نور علی نور یہدی اللہ لنورہ من یشاء
کتاب شریف صحیفہ لطیف کنز احادیث و مفاتیح ترجمہ مشکوۃ المصابیح اعنی
ربع ثانی
مظاہر حق
من تصنیفات
عالم نحریر فاضل بے نظیر محدث لمعی مولانا مولوی محمد قطب الدین خان صاحب دہلوی دامت برکاتہ
مطبع منشی نولکشور میں مقام لکھنؤ طبع ہوا

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

كِتَابُ الْجَنَائِزِ

كتاب بیچ بیان جنازون کے **ف** جنائز جمع جنازہ کی اور جنازہ ساتہ زیر جیم کے اور زبر جیم کے بمعنی میت کے تخت پر ہو اور ساتہ زیر کے فصیح تر ہی اور بعضون نے کہا کہ جنازہ ساتہ زبر جیم کے بمعنی میت کے اور زیر سے بمعنی تخت کے کہ جسپر میت کو رکھکر لیجاتے ہین اور بعضون نے بالعکس کہا ہی یعنی جنازہ جیم کے زیر سے میت کو کہتے ہین اور جیم کی زبر سے تخت کو کہتے ہین ع ح

بَابُ عِيَادَةِ الْمَرِيْضِ وَثَوَابِ الْمَرَضِ

باب ہی بیچ بیان پوچھنے بیمار کے اور ثواب بیماری کے

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

فصل پہلی

عَنْ اَبِیْ مُوْسٰى قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَطْعِمُوا الْجَائِعَ وَعُوْدُوا الْمَرِيْضَ وَفُكُّوا الْعَانِيَ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ روایت ہی ابی موسی سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کھلاؤ بھوکے کو یعنی مضطر اور مسکین اور فقیر کو اور پوچھو بیمار کو اور چھڑا دو قیدی کو یعنی دشمن کے ہاتھ سے نقل روایت کی یہ بخاری نے **ف** یہ سب امر واسطے وجوب علی الکفایہ کے ہین پس اگر ایک بجالاوے ساقط ہوتا ہے گناہ اور ون کے ذمہ سے لیکن تاہم سنت اور باعث ثواب ہی اور اگر کوئی بھی بجا نہ لاوے سب گنہگار ہونگے کذا ذکرہ علی اور حضرت شیخ رحمہ اللہ نے لکھا ہی کہ بھوکے کو کھلانا سنت ہی اگر حد اضطرار یعنی ہلاکت کو نہ پہنچی اور فرض ہی اگر اضطرار کو پہنچے اور فرض کفایہ ہے اگر متعین نہو کوئی یعنی مثلاً ایک شہر مین کئی آدمی ذی مقدور ہون اور فرض عین ہی اگر متعین ہو یعنی مثلاً ایک شہر مین ایک ہی شخص مقدور رکہتا ہو اور اور مفلس ہون اور بیمار پرسی بھی سنت ہی اگر کوئی خبرگیران بیمار کا ہو اور واجب ہی اگر کوئی خبرگیران اوس کا نہو

وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَقُّ الْمُسْلِمِ عَلَى الْمُسْلِمِ خَمْسٌ رَدُّ السَّلَامِ وَعِيَادَةُ الْمَرِيْضِ وَاتِّبَاعُ الْجَنَائِزِ وَاِجَابَةُ الدَّعْوَةِ وَتَشْمِيْتُ الْعَاطِسِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے حق مسلمان کے مسلمان پر پانچ ہین جواب دینا سلام کا اور پوچھنا بیمار کو اور ساتہ جانا جنازہ کی اور قبول کرنا دعوت کا اور جواب دینا چھینک والے کا روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** یہ پانچون باتین فرض کفایہ ہین اور کرنا سلام کا سنت ہی وہ بھی حقوق اسلام سے ہے چنانچہ آگے حدیث مین آویگا لیکن یہ سنت افضل فرض سے ہی اس لیے کہ اس مین تواضع ہی اور سبب ہی ادائے واجب کا اور پوچھنا بیمار کو اور ساتھ جانا جنازے کے اور اپنا دعوت مستثنی ہی اس سے یعنی بدعتی و فاسق وغیرہ سے کہ نہ خبر پوچھے نہ اونکے جنازے کے ساتہ جاوے اور قبول نہ دعوت کا

یعنی اگر کوئی بلاوے مدد کرنیکے لیے تو قبول کر اور جاوے اور بعضون نے کہا کہ ضیافت کے لیے بلاوے تو حاضر ہووے بشرطیکہ اوسمین گناہ نہو
اور امام غزالی نے کہا کہ جو کہانا از راہ مفاخرت اور نام و نمود کے پکاوین نہ قبول کرے اور سلف یعنی صحابہ اور اگلے علما مکروہ جانتے
تھے اوسکو اور جواب دینا چھینک والیکا یعنی اگر وہ الحمد للہ کہے تو اوسکو خطاب مین کہتے یرحمک اللہ لکھا ہے شرح السنۃ مین کہ
یہہ سب حق اسلام کے ہین برابر ہین اونمین سب مسلمان نیک بھی اور بد بھی یعنی گنہگار غیر مبتدع مگر فاسق کیا جاوے نیک ساتھ بشاشت اور
مصافحہ کے نہ فاجر علی الاعلان گناہ کرنیوالا ﴿ع ج﴾ وعنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حق المسلم علی المسلم ست
قیل ما ہن یا رسول اللہ قال اذا لقیتہ فسلم علیہ واذا دعاک فاجبہ واذا استنصحک فانصح لہ واذا عطس
فحمد اللہ فشمتہ واذا مرض فعدہ واذا مات فاتبعہ رواہ مسلم اور روایت ہے اونہین ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نے حق مسلمان کے مسلمان پر چھہ ہین عرض کیا گیا کیا ہیں وہ اے رسول خدا کے فرمایا جسوقت کہ ملاقات کرے تو
مسلمان سے پس سلام کر اوسپر اور جسوقت بلاوے تجکو یعنی مدد کرنے کو یا ضیافت کے لیے پس قبول کر اور جسوقت خیر خواہی
چاہے تجھ سے پس خیر خواہی کر واسطے اوسکے اور جسوقت چھینکے پھر الحمد للہ کہے پس جواب دے اوسکو یعنی یرحمک اللہ کہہ اور جب بیمار ہو
پس پوچھہ اوسکو اور جسوقت مرجاوے ساتھ جا اوسکے یعنی نماز و دفن کے لیے روایت کی یہہ مسلم نے ف اور جب بیمار ہو پس پوچھ اگرچہ
ایکبار ہو اور یہہ جو مشہور ہے کہ بعض اوقات مین عیادت بیمار کی نہ کیجاوے کچہ اصل اسکی نہین بلکہ باطل ہے اور اس حدیث مین بیان خیر خواہی
کا زیادہ ہے اور اس مین حقوق مسلمان کو مسلمان پر چھہ فرمائی اور اوپر کی حدیث مین پانچ پس مراد حصر نہین ہے حقوق مسلمانی کے بہت ہین تمام
مین کچہ کچہ اون مین سے بیان فرمائی ہین اور یہہ بھی ہو سکتا ہے کہ یہہ احکام وحی مین بتدریج یعنی ٹھہر ٹھہر کر نازل ہوئی ہون یعنی پہلے پانچ نازل ہوئے
ہون پھر چھہ ﴿ع ج﴾ وعن البراء بن عازب قال امرنا النبی صلی اللہ علیہ وسلم بسبع ونہانا عن سبع امرنا
بعیادۃ المریض واتباع الجنائز وتشمیت العاطس ورد السلام واجابۃ الداعی وابرار المقسم ونصر المظلوم ونہانا عن خاتم
الذہب وعن الحریر والاستبرق والدیباج والمیثرۃ الحمراء والقسی وآنیۃ الفضۃ وفی روایۃ وعن الشرب فی الفضۃ فانہ
من شرب فیہا فی الدنیا لم یشرب فیہا فی الآخرۃ متفق علیہ اور روایت ہے براء بن عازب سے کہا حکم کیا ہمکو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
سات چیزونکا اور منع فرمایا سات چیزون سے حکم کیا ہمکو ساتھ عیادت بیمار کے اور جانیکے ہمراہ جنازہ کے اور جواب دینے چھینکنے والے کے
اور جواب دینے سلام کے اور قبول کرنے بلانیوالے کے اور سچا کرنے قسم کہانیوالے کے اور مدد کرنے مظلوم کے اور منع فرمایا ہمکو پہننے
انگوٹھی سونے کی سے اور پہننے ریشم کے سے اور اطلس کے سے اور دیبا کے سے اور استعمال کرنے زین پوش سرخ کے سے اور کپڑے قسی کے سے اور منع فرمایا استعمال
کرنے باسن چاندی کے سے اور ایک روایت مین ہے پینے سے چاندی کے باسن مین اسلیے کہ تحقیق جو شخص پیویگا اوس مین دنیا مین نہ پیویگا اوس مین
بیچ آخرت کے روایت کی یہہ بخاری اور مسلم نے ف سچا کرنے قسم کہانیوالے کے یعنی اگر کوئی شخص قسم کہاوے ایک امر آیندہ پر اور تو قادر ہووے اوپر
پورا کرنے قسم اوسکی کے اور اوس مین گناہ نہو مثلاً اگر قسم کہاوے کہ مین تجھ سے جدا نہین ہونیکا یہانتک کہ کرے تو ایسا کام اور تو قادر ہووے اوسکے
کرنے پر پس کر تاکہ اوسکی قسم ٹوٹے نہین اور بعضون نے کہا کہ معنی یہہ ہین کہ اگر کوئی کسیکو قسم دلاوے کہ تجھے خدا کی قسم یہہ کام کر تو مستحب ہے اوسکو
کرے وہ کام واسطے تعظیم نام پروردگار کے اگرچہ لازم نہین اور مدد کرنے مظلوم کی واجب ہے داخل ہے اس مین مسلمان اور ذمی اور مدد
کبھی ہوتی ہے مدد ساتھ قول کے اور کبھی ساتھ فعل کے اور میثرہ اوس زین پوش کو کہتے ہین کہ روئی بھری ہوتی ہے اوسمین اور اوسکو

رہین یہ پڑھا اگر مٹی مین اوسکو تمیز نہین کر سکتے ہین عادات عجم سے ہے کہ وہ از راہ تکبر کے حریر و دیبا وغیرہ سے بناتے ہین پس اگر حریر کا ہو
ہر رنگ کا حرام ہوا اور اگر حریر کا نہو اور جو سرخ تو مکروہ ہے اور نہین تو نہین اور قسی نام ایک کپڑیکا ہے کہ ریشم اور کتان سے
بنا جاتا ہے منسوب طرف قس کے کہ وہ ایک قریہ ہے مصر کا اور استعمال کرنے چاندی کے باسن سے منع فرمایا اور یہی حکم سونیکے باسن کا ہے
بلکہ اس سے بھی زیادہ گناہ ہے اوسکا استعمال کرنا اور یہہ چیزین جو مذکور ہوئین مردون کو منع ہین سوای باسن چاندی کے کہ مرد اور
عورتون کو دونو کو استعمال اونکا درست نہین اور نہ پئیگا اوس مین آخرۃ مین ظاہر یہہ ہے کہ کہا جاوے کہ وہ چیز کا نہین آخرت مین
عذاب اپنے تک یا وقت وقوف اور حساب سے یا جنت مین ایک مدت تک نہین پینے کا پھر پیویگا اور
ایسی نہی فرمادی نہ پہنے ریشم سے ہے اس حدیث مین من لبسہ فی الدنیا لم یلبسہ فی الآخرۃ اور ایسی ہی نہ پیئے شراب ہے
اس حدیث مین من شربہا فی الدنیا لم یشربہا فی الآخرۃ ؂ع ؂ح **وعن** ثوبان قال
قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ الْمُسْلِمَ اِذَا عَادَ اَخَاہُ الْمُسْلِمَ لَمْ یَزَلْ فِیْ خُرْفَۃِ الْجَنَّۃِ حَتّٰی یَرْجِعَ رَوَاہُ مُسْلِمٌ
اور روایت ہے ثوبان سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق مسلمان جسوقت پوچھتا ہے بھائی اپنے مسلمان کو ہمیشہ رہتا ہے
بیچ میوہ خوری بہشت کی یہانتک کہ پھرے روایت کی یہہ مسلم نے **ف** یعنی بسبب سعی کرنیکے طرف عیادت بیمار کے لائق جنت اور میوہ خوری
اوسکی کے ہوتا ہے ؂ع **وعن** اَبِیْ ہُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰہَ تَعَالٰی یَقُوْلُ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ یَا ابْنَ
اٰدَمَ مَرِضْتُ فَلَمْ تَعُدْنِیْ قَالَ یَا رَبِّ کَیْفَ اَعُوْدُکَ وَاَنْتَ رَبُّ الْعَالَمِیْنَ قَالَ اَمَا عَلِمْتَ اَنَّ عَبْدِیْ فُلَانًا مَرِضَ فَلَمْ تَعُدْہُ
اَمَا عَلِمْتَ اَنَّکَ لَوْ عُدْتَہٗ لَوَجَدْتَنِیْ عِنْدَہٗ یَا ابْنَ اٰدَمَ اسْتَطْعَمْتُکَ فَلَمْ تُطْعِمْنِیْ قَالَ یَا رَبِّ کَیْفَ اُطْعِمُکَ وَاَنْتَ رَبُّ
الْعٰلَمِیْنَ قَالَ اَمَا عَلِمْتَ اَنَّہُ اسْتَطْعَمَکَ عَبْدِیْ فُلَانٌ فَلَمْ تُطْعِمْہُ اَمَا عَلِمْتَ اَنَّکَ لَوْ اَطْعَمْتَہٗ لَوَجَدْتَ ذٰلِکَ
عِنْدِیْ یَا ابْنَ اٰدَمَ اسْتَسْقَیْتُکَ فَلَمْ تَسْقِنِیْ قَالَ یَا رَبِّ کَیْفَ اَسْقِیْکَ وَاَنْتَ رَبُّ الْعٰلَمِیْنَ قَالَ اسْتَسْقَاکَ عَبْدِیْ
فُلَانٌ فَلَمْ تَسْقِہٖ اَمَا عَلِمْتَ اَنَّکَ لَوْ سَقَیْتَہٗ وَجَدْتَ ذٰلِکَ عِنْدِیْ رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق اللہ تعالی فرماویگا دن قیامت کے اے بیٹے آدم کے بیمار ہوا مین پس نہ پوچھا تو نے مجھکو کہیگا اے رب میرے کسطرح
پوچھتا مین تجھکو اور تو پالنے والا ہے عالمون کا یعنی اور پاک ہے بیماری سے فرماویگا اللہ تعالی کیا نجانا تو نے کہ تحقیق بندہ میرا فلانا بیمار ہوا پس
نہ پوچھا تو نے اوسکو کیا نجانا تو نے یہہ کہ اگر پوچھتا تو اوسکو البتہ پاتا مجھکو نزدیک اوسکے یعنی رضا میری اے بیٹے آدم کے کھانا مانگا مین نے تجھ سے
پس نہ کھلایا تو نے مجھکو کہیگا اے رب میرے کسطرح کھلاتا مین تجھکو اور تو ہے پالنے والا عالمون کا یعنی اور تو کسیکا محتاج نہین فرماویگا اللہ تعالی کیا
نجانا تو نے یہہ کہ کھانا مانگا تھا تجھ سے بندے میرے فلانے نے پس نہ کھلایا تو نے اوسکو کیا نہ جانا تو نے یہہ کہ اگر کھلاتا اوسکو البتہ پاتا تو اوسکو یعنی ثواب
اوسکا نزدیک میرے اے بیٹے آدم کے پانی مانگا مین نے تجھ سے پس نہ پلایا تو نے مجھکو کہیگا اے رب میرے کسطرح پلاتا مین تجھکو اور تو پالنے والا عالمون کا ہے
یعنی تجھکو کسی چیز کی احتیاج نہین نہ پانی کی نہ اور کسی چیز کی فرماویگا پانی مانگا تجھ سے بندے میرے فلانے نے پس نہ پلایا تو نے اوسکو کیا نہ جانا تو نے یہہ
کہ اگر پلاتا اوسکو پاتا تو اوسکو یعنی ثواب اوسکا نزدیک میرے روایت کی یہہ مسلم نے **ف** عیادت مریض کے کہ زمین اللہ تعالی نے فرمایا کہ اگر عیادت کرتا پاتا
مجھکو نزدیک اوسکے اور کھلانے اور پلانے کے حق مین فرمایا تا ثواب اوسکا نزدیک میرے اس سے معلوم ہوا کہ عیادت افضل ہے کھلانے
اور پلانے سے ؂ع **وعن** ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلٰی اَعْرَابِیٍّ یَعُوْدُہٗ وَکَانَ اِذَا دَخَلَ عَلٰی مَرِیْضٍ

يَعُودُهُ فَقَالَ لَا بَأْسَ طَهُورٌ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ فَقَالَ لَهُ لَا بَأْسَ طَهُورٌ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ قَالَ كَلَّا بَلْ حُمّٰى تَفُورُ عَلٰى شَيْخٍ كَبِيرٍ تُزِيرُهُ
الْقُبُورَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَعَمْ إِذَنْ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہی ابن عباس سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم
تشریف لے گئے ایک گنوار کے پاس واسطے پوچھنے حال بیماری اوسکی کے اور تھے حضرت جب جاتے بیمار پر کہ پوچھیں اوسکو فرماتے
نہین کچھ ڈر یعنی غم نکھا اس بیماری ہی اس لیے کہ پاک کرنیوالی ہے بیماری یعنی گناہون سے اگر چاہے اللہ پس فرمایا حضرت نے اوسکو اوسطرح
کے نہین کچھ ڈر پاک کرنیوالی ہے یہ بیماری اگر چاہے اللہ کہا گنوار نے ہرگز نہین یون بلکہ تپ ہی کہ جوش مارتی ہی اوپر بوڑھے بڑے کے پہنچاویگی
یہ تپ اوسکو قبرون سے یعنی مار ڈالے گی پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پس ہان اسطرح ہی ہوگا اب روایت کی یہ بخاری نے **ف**
اس حدیث سے کمال تواضع حضرت کی معلوم ہوئی کہ گنوار کی خبر کو تشریف لے گئے تعلیم ہی امت کے لیے کہ ادنی کی خبر پرسی کیا کریں
اور ہان اسطرح سی ہوگا یعنی غصے ہوے حضرت اوسپر کہ مین نے ایسا ثواب بیماری کا بیان کیا اور راہ صبر و شکر کی بتائی اور باوجود اسکے
تو نے انکار اس نعمت کا کیا تو اب یون ہی ہوویگا جسطرح تو کہتا ہی اس لیے کہ نہین ہی جزا کفران نعمت کی مگر محروم ہونا اوسی
نعمت سے اور احتمال ہی کہ وہ بیمار کافر ہو لیکن علما نے کہا ہے کہ ظاہر یہہ ہے کہ مسلمان تھا لیکن بیوقوف اور جٹ گنوار تھا بسبب
شدت درد کے بیتاب ہوکر اسطرح کہہ بیٹھا + ع + وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا اشْتَكٰى
مِنَّا إِنْسَانٌ مَسَحَهُ بِيَمِينِهِ ثُمَّ قَالَ أَذْهِبِ الْبَأْسَ رَبَّ النَّاسِ وَاشْفِ أَنْتَ الشَّافِي لَا شِفَاءَ إِلَّا شِفَاؤُكَ شِفَاءً
لَا يُغَادِرُ سَقَمًا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی عائشہ سے کہ کہا تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جسوقت کہ بیمار ہوتا ہم مین سے
کوئی آدمی پھیرتے اوسپر داہنا ہاتھ اپنا پھر فرماتے دور کر بیماری کو اے پروردگار آدمیون کے اور شفا دے تو ہی شفا دینے والا
نہین شفا مگر شفا تیری وہ شفا کہ نچھوڑے کسی بیماری کو روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے وَعَنْهَا قَالَتْ كَانَ إِذَا اشْتَكَى الْإِنْسَانُ
الشَّيْءَ مِنْهُ أَوْ كَانَتْ بِهِ قَرْحَةٌ أَوْ جُرْحٌ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِإِصْبَعِهِ بِسْمِ اللّٰهِ تُرْبَةُ أَرْضِنَا بِرِيقَةِ
بَعْضِنَا لِيُشْفٰى سَقِيمُنَا بِإِذْنِ رَبِّنَا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی انہین عائشہ سے کہ کہا جسوقت کہ شکایت کرتا آدمی کسی
چیز کی یعنی کسی عضو کی بدن اپنے سے یعنی جب کوئی عضو دکھتا کسیکا یا ہوتا پھوڑا یا زخم کہتے نبی صلی اللہ علیہ وسلم اشارہ کرکر
ساتھ اونگلی اپنی کے برکت حاصل کرتا ہون ساتھ نام اللہ کے یہہ مٹی زمین ہماری کے ملی ہوئی تھی ساتھ لعاب بعضے ہماری کے
کہتے ہین ہم یہہ تاکہ شفا دیا جاوے بیمار ہمارا ساتھ حکم پروردگار ہمارے کے روایت کی یہہ بخاری اور مسلم نے **ف** آیا ہی کہ آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم لعاب مبارک اونگلی پر لگاتے اور رکھتے اوسکو خاک پر پھر رکھتے اونگلی خاک آلودہ اوپر جگہ درد کے اور پھیرتے
جاتے اوسکو اوس جگہ اور پڑھتے بسم اللہ آخر تک اور یہہ ایک سر ہے اسرار الہی سے بیچ علاج پھوڑون اور زخمون کے اس سر کو
حضرت ہی جانتے ہون گے ہماری عقلین قاصر ہین اسکو معلوم کرنے سے لیکن قاضی بیضاوی نے از راہ احتمال کے بیان
کیا ہی کہ طب سے معلوم ہوتا ہی کہ لعاب مین کو تاثیر ہی بیچ تبدیل مزاج کے اور وطن کی مٹی کو بھی تاثیر ہی بیچ حفظ مزاج کے حتی کہ لکھا ہی حکما نے کہ
مسافر کو چاہیے کہ کچھ خاک اپنے وطن کی ساتھ رکھے اور تھوڑی سی پانی کے پاس مین ڈال دے اور وہ پانی پیتا رہے تا امن مین رہے تغیر مزاج سے
اس لیے حضرت یہہ فعل کرتے ہون اور اور بھی شارحین نے وجہیں اسکی بیان کی ہین یہہ سب احتمالات ہین حقیقت وہی ہی جو پہلے ذکر ہوئی
اور کہا اشرف نے کہ یہہ حدیث دلالت کرتی ہی اوپر جائز ہونے رقیہ یعنی منتر کے جبتک کہ اوسمین کوئی حرام چیز نہو مانند سحر اور کلمہ کفر کے

هَامَّةٍ وَمِنْ كُلِّ عَيْنٍ لَامَّةٍ وَيَقُوْلُ اِنَّ اَبَاكُمَا كَانَ يُعَوِّذُ بِهِمَا اِسْمٰعِيْلَ وَاِسْحٰقَ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَفِيْ اَكْثَرِ نُسَخِ الْمَصَابِيْحِ بِهِمَا
عَلٰى لَفْظِ التَّثْنِيَةِ اور روایت ہے ابن عباس سے کہ کہا تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پناہ مین دیتے حضرت حسنؓ اور حضرت حسینؓ
کو ساتھ اون دعا کے پناہ مین دیتا ہون تمکو ساتھ کلمات اللہ تعالی کے کہ پورے ہین برائی ہر شیطان کے سے اور ہر جانور زہریلے مار ڈالنے
والے کے سے اور ہر آنکھ نظر لگانیوالے کے سے اور فرمایا حضرت نے کہ تحقیق باپ تمھارے یعنی حضرت ابراہیم پناہ مین دیتے تھے ساتھ
ان کلمات کے اسمعیل و اسحٰق کو روایت کی یہہ بخاری نے اور بیچ اکثر نسخون مصابیح کے لفظ بہما کا ساتھ ضمیر تثنیہ کے ہے ف
مراد کلمات اللہ تعالی کے سے یا معلومات اوسکے ہین یا نام پاک اوسکے یا کتابین اوسکی اور ہر شیطان سے یعنی ہر سرکش اور حد سے
بڑھ جانیوالے کی برائی سے خواہ وہ جنات مین سے ہو یا آدمیون مین سے یا جانورون مین سے اور ہامہ اوس جانور زہریلے کو
کہتے ہین کہ جسکے کاٹے سے آدمی مر جاوے مانند سانپ وغیرہ کے اور جس زہریلے کے کاٹے سے مرے نہین اوسکو سامہ کہتے ہین مانند
بچھو اور زنبور کے اور کبھی حشرات الارض کو بھی ہوام کہتے ہین اور ساتھ ضمیر تثنیہ کے کہ پھرتی ہے طرف دو کلمون کے کہ جسمین
داخل ہوا ہے لیکن یہہ تکلف ہے اسلیے کہا ہے طیبی نے کہ یہہ بسبب سہو لکھنے والے کے ہے صحیح ساتھ ضمیر مفرد ہی کے ہے ع ح وعن
اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ يُّرِدِ اللّٰهُ بِهٖ خَيْرًا يُّصِبْ مِنْهُ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت
ہے ابی ہریرہؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جس شخص کو کہ ارادہ کرتا ہے اللہ تعالی ساتھ اوسکے بھلائی کا ہو جاتا ہے وہ
مصیبت زدہ واسطے حصول بھلائی کے نقل کی یہہ بخاری نے ف مصیبت کہتے ہین ہر امر ناخوش کو پس پہونچنا مصیبت کا
ہمیشہ از راہ قہر ہی کے نہین ہے بلکہ کبھی بسبب مہربانی کے بھی ہوتی ہے کہ گناہ جھڑتے ہین اوس سے اگر صبر کرے اور راضی رہے
اوپر علامت مہر کی ہے اور اگر جزع فزع کرے اور خفا ہووے علامت قہر کی ہے ح وعن اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا يُصِيْبُ الْمُسْلِمَ مِنْ نَّصَبٍ وَّلَا وَصَبٍ وَّلَا هَمٍّ وَّلَا حُزْنٍ وَّلَا اَذًى وَّلَا غَمٍّ حَتَّى الشَّوْكَةِ يُشَاكُهَا
اِلَّا كَفَّرَ اللّٰهُ بِهَا مِنْ خَطَايَاهُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے ابی سعید خدری سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا نہین پہونچتا مسلمان
کو کوئی رنج اور نہ کوئی دکھ اور نہ کوئی فکر اور نہ غم اور نہ ایذا اور نہ غم یہانتک کہ کانٹا کہ چبھایا جاتا ہے اوسکو مگر جھاڑتا ہے اللہ تعالی بسبب اوسکے گناہ
اوسکے نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے ف معانی لفظ ہم وغیرہ کے آپس مین قریب قریب ہین اور فرق ہم و غم مین یہہ ہے کہ ہم امر آیندہ مین ہوتا ہے
کہ کوئی امر مشکل درپیش کلتا ہو اور بقصد کرنے اوسکی کے رنج کھینچے اور غم امر گذشتہ مین ہوتا ہے حاصل یہہ کہ کسیطرح کا رنج مسلمان کو پہونچے باعث
جھڑنے گناہ صغیرہ کا ہوتا ہے ع وعن عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ دَخَلْتُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يُوْعَكُ
فَمَسَسْتُهٗ بِيَدِيْ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّكَ لَتُوْعَكُ وَعْكًا شَدِيْدًا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَجَلْ اِنِّيْ اُوْعَكُ
كَمَا يُوْعَكُ رَجُلَانِ مِنْكُمْ فَقَالَ فَقُلْتُ ذٰلِكَ لِاَنَّ لَكَ اَجْرَيْنِ فَقَالَ اَجَلْ ثُمَّ قَالَ مَا مِنْ مُّسْلِمٍ يُّصِيْبُهٗ اَذًى مِّنْ مَّرَضٍ فَمَا
سِوَاهُ اِلَّا حَطَّ اللّٰهُ بِهٖ سَيِّاٰتِهٖ كَمَا تَحُطُّ الشَّجَرَةُ وَرَقَهَا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے عبد اللہ بن مسعود سے کہ کہا گیا مین حضرت نبی
صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور حضرت بخار مین تھے پس لگایا مین نے اونکو ہاتھ اپنا پھر کہا مین نے اے رسول خدا کے آپکو ہوتا ہے بخار سخت پس فرمایا نبی
صلی اللہ علیہ وسلم نے ہان تحقیق مجھے بخار ہوتا ہے مانند بخار دو شخصون کے تم مین سے کہا ابن مسعود نے پس کہا مین نے یہہ اسواسطے کہ ہووے آپکے تمھارے
دگنا ثواب پس فرمایا ہان پھر فرمایا کہ نہین کوئی مسلمان کہ پہونچے اوسکو ایذا مرض سے اور وہ چیز کہ سوا اوسکے مگر دور کرتا ہے اللہ تعالی

بسبب اوسکے گرنا اوسکے میں کہ جھاڑتا ہے درخت پتہ اپنے نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے **وعن عائشة** قالت ما رأيت أحداً الوجع عليه أشد من رسول الله صلى الله عليه وسلم متفق عليه اور روایت ہے عائشہ سے کہا نہیں دیکھا مین نے کسیکو کہ بیماری اوسپر سخت تر ہو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی بیماری سے روایت کی یہہ بخاری اور مسلم نے ﴿ **وعنها** قالت مات النبي صلى الله عليه وسلم بين حاقنتي وذاقنتي فلا أكره شدة الموت لأحد أبداً بعد النبي صلى الله عليه وسلم رواه البخاري اور روایت ہے انہین عائشہ سے کہا وفات ہوئی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو درمیان ہنسلی میرے کے اور ٹھوڑی میری کے پس نہین مکروہ جانتی مین سختی موت کی واسطے کسیکے کبھی پیچھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے روایت کی یہہ بخاری نے **ف** یعنی وفات ہوئی حضرت کی اوس حال مین کہ تکیہ کیے ہوئے تھے مجھپر پس مین خوب جانتی ہون شدت موت اونکی سے پس نہین مکروہ جانتی اخ یعنی مین گمان کرتی تھی پہلے کہ سختی موت کی ہوتی ہے بسبب کثرت گناہون کے پس جب دیکھی مین نے سختی حضرت کی وفات کی جانا مین نے کہ سختی موت کی نہین ہے علامت بری ہونے خاتمہ کے بلکہ وہ ہوتی ہے واسطے بلند ہونے درجات کے اور آسانی موت کی نہین ہے بزرگی والا حضرت کو بطریق اولی ہوتی ﴿ **وعن كعب بن مالك** قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم مثل المؤمن كمثل الخامة من الزرع تفيئها الرياح تصرعها مرة وتعدلها أخرى حتى يأتيه أجله ومثل المنافق كمثل الأرزة المجذية التي لا يصيبها شيء حتى يكون انجعافها مرة واحدة متفق عليه اور روایت ہے کعب بن مالک سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مثل مومن کے مانند مثل پہلی تر و تازہ کھیتی کے ہے جھکاتی ہین اوسکو باوین گرا دیتی ہین اوسکو کبھی اور سیدھا کر دیتی ہین کبھی یہانتک کہ آتی ہے اوسکو موت یعنی اسیطرح مسلمان کو کبھی گرا دیتا ہے حادثہ ضعف بیماری کا اور کبھی سیدھا اور درست کر دیتی ہے تندرستی اور مثل منافق کے مانند مثل درخت صنوبر کے ہے کہ محکم اور ثابت ہوتا ہے کہ نہین پہونچتی اوسکو کوئی چیز یعنی بسبب باد وغیرہ جھکتا ہے نہ گرتا ہے یہانتک کہ ہوتا ہے اکھڑنا اوسکا ایکدفعہ یعنی اسیطرح منافق ہمیشہ توانا اور تندرست ہوتا ہے بغیر ضعف اور بیماری کے ایکبارگی ہی گر پڑتا ہے اور مرتا ہے نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے **ف** حاصل حدیث کا یہہ ہے کہ مومن نہین خالی ہوتا بیماری سے یا کمی مال کے یا ذلت سے اور یہہ سب علامتین سعادت کی ہین لیکن بشرط صبر اور رضا اور شکر کے اور منافق اور فاسق کو کم ہوتی ہین بیماریان اور مصیبتین تاکہ نہ حاصل ہو اونکو کفارہ اور نہ ثواب ﴿ **وعن أبي هريرة** قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم مثل المؤمن كمثل الزرع لا تزال الريح تميله ولا يزال المؤمن يصيبه البلاء ومثل المنافق كمثل شجرة الأرزة لا تهتز حتى تستحصد متفق عليه اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مثل مومن کے مانند مثل کھیتی کے ہے ہمیشہ رہتی ہین باوین جھکاتی اوسکو اور ہمیشہ رہتا ہے مومن پہونچتی ہے اوسکو بلا اور مثل منافق کے مانند مثل درخت صنوبر کے ہے کہ نہین ہلتا یہانتک کہ اوکھاڑا جاتا ہے نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے **ف** یعنی اسیطرح منافق کو بلا کم پہونچتی ہے دنیا مین تاکہ نہ ہلکا ہو عذاب سے عقبی مین ﴿ **وعن جابر** قال دخل رسول الله صلى الله عليه وسلم على أم السائب فقال ما لك تزفزفين قالت الحمى لا بارك الله فيها فقال لا تسبي الحمى فإنها تذهب خطايا بني آدم كما يذهب الكير خبث الحديد رواه مسلم اور روایت ہے جابر سے کہا تشریف لائے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ام سائب کے پاس پھر فرمایا کیا ہے واسطے تیرے کانپتی ہے کہا اوس نے تپ ہے نہ برکت دیوے اللہ اوس میں پس فرمایا حضرت نے مت برا کہہ تپ کو اس لیے کہ تحقیق تپ دور کرتی ہے گناہ بنی آدم کے جیسے دور کرتی ہے بھٹی میل لوہے کا

نقل کی یہہ مسلم نے ت ایک روایت مین آیا ہی کہ اللہ تعالی دور کرتا ہی مومن سے تمام خطائین اوسکی بسبب ایک شب کی تپ کے اور آیا ہی کہ تپ ایک رات کی جھاڑتی ہے گناہ ایک برس کے ع ٥ وعن ابی موسی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا مرض العبد او سافر کتب لہ بمثل ما کان یعمل مقیما صحیحا رواہ البخاری اور روایت ہی ابی موسی سے کہ کہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جسوقت کہ بیمار ہوتا ہی بندہ یا سفر کرتا ہی یعنی اور فوت ہوتی ہین اوس سے بسبب اوسکے نوافل اوراد لکھا جاتا ہے واسطے اوسکے مانند اوس چیز کے کہ عمل کرتا تھا گھر مین تندرست نقل کی یہہ بخاری نے وعن انس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الطاعون شہادۃ لکل مسلم متفق علیہ اور روایت ہی انس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے طاعون شہادت ہی ہر مسلمان کو نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے ف یعنی جو کوئی طاعون مین صبر کرتا ہی اور بھاگ نہین اور اوس مین مرجاتا ہی ثواب شہید کا سا پاتا ہی اور طاعون کہتے ہین مرض عام اور وبا کو نا سد ہوجاتی ہی بسبب اوسکی ہوا مزاج اور بدن اور بعضے ذکر کیا کہ طاعون خاص بیماری کو کہتے ہین کہ زخم پڑ جاتے ہین بدن پر نرم جگہون مین مانند بغلون وغیرہ اور گرد اوسکے سیاہی ہوتی ہی یا سبزی یا سرخی ع ح ٥ وعن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الشہداء خمسۃ المطعون والمبطون والغریق وصاحب الھدم والشہید فی سبیل اللہ متفق علیہ اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے شہدا پانچ ہین ایک طاعون زدہ دوسرا جو پیٹ کی بیماری سے مرے یعنی دستون اور استسقا وغیرہا تیسرا ڈوبنے والا بدون اختیار کے چوتھا دیوار یا چھت کے نیچے دبنے والا پانچوان شہید بیچ راہ خدا کے نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے ف ڈوبنے سے ظاہر یہہ ہے کہ درجہ شہادت کا اوس ڈوبنے والے کو ہوگا کہ بارادہ گناہ کے کشتی پر نہ بیٹھا ہوگا اور حقیقی شہید اخیر ہی کا ہی اور اور حکمی ہین یعنی انکو بھی ثواب شہیدون کا سا ملتا ہی جاننا چاہیے کہ شہدا حکمی کہ وارد ہوے ہین حدیثون مشہورہ مین بہت ہین جمع کیا ہی انکو سیوطی وغیرہ نے پانچ تو یہی ہین جو مذکور ہوے اور اور یہہ ہین ذات الجنب والا اور جو جل کر مرے اور عورت جو مرے ساتھ جمع کے یعنی پیٹ سے یا جنکر یا باکرہ اور عورت کہ مرے حمل سے جننے تک یا دودھ چھٹانے تک اور سل والا یعنی دق والا اور مسافر اور جو گر کر پڑے سواری پر سے اللہ کی راہ مین یعنی جہاد مین اور مرابط یعنی نگہبانی کرنیوالا سرحد اسلام پر اور گر پڑنے والا کہ پھر مرجاوے جسکو کھا جاوین درندے یعنی شیر وغیرہ اور جو کوئی قتل کیا جاوے واسطے مال اپنے کے یا اہل یا دین یا خون اپنے کے یا مظلمہ کے یعنی حق کے اور میت اللہ کی راہ مین یعنی جو جہاد مین اپنی موت سے مرجاوے اور رغبت کرنیوالا شہادت مین کہ مرجاوے بچھونون پر اور حضرت علی سے روایت ہی کہ جسکو قید کرے بادشاہ از راہ ظلم کے پھر مرجاوے قیدخانہ مین پس وہ شہید ہی اور جو مارا جاوے ظلم سے یا مرجاوے اوسے مار زمین پس وہ شہید ہی اور جو کوئی مرے گواہی دیتا ہوا توحید کی پس وہ شہید ہی اور انس سے روایت ہی بطریق مرفوع کے کہ تپ شہادت ہی اور عبیدۃ بن الجراح سے روایت ہی کہ کہا اونہون نے کہ کہا مین نے یا رسول اللہ کون سا شہیدون مین بزرگ تر ہی اللہ کے نزدیک فرمایا وہ شخص کہ کھڑا ہو طرف امام ظالم کے پس کرے اوسکو امر بالمعروف اور منع کرے اوسکو منکر سے پس مار ڈالے وہ امیر اوسکو اور ابی موسی سے ہی کہ جسکو کچل ڈالے گھوڑا یا اونٹ یا مرے کاٹنے سے زہریلے جانور کے پس وہ شہید ہی اور ابن عباس سے ہی کہ جو کوئی عاشق ہوا اور عفیف رہا اور چھپایا محبت کو پھر مرگیا پس وہ شہید ہی اور روایت ہی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ جسکو دوران سر ہو کشتی مین اور قے آوے اوسکو اجر شہید کا ہی اور ابن مسعود سے ہی بطریق مرفوع کے کہ اللہ تعالی نے لازم کی غیرت عورتون پر اور جہاد مردون پر پھر

جسنے صبر کیا اون عورتون مین سے یعنی جو کنواری مرے ہو گا اوسکو ثواب شہید کا اور حضرت عائشہ سے روایت ہے بطریق مرفوع کے
کہ جسنے کہی دن مین پچیس بار یہ دعا اللہم بارک لی فی الموت وفیما بعد الموت پھر مرا بچھونے اپنے پر دیتا ہے اوسکو اللہ ثواب شہید کا
اور روایت ہے ابن عمر سے بطریق مرفوع کہ کہ جسنے نماز پڑہی ضحی کی اور روزے رکہے تین ان کے ہر مہینے مین اور نہ چھوڑی وتر سفر مین اور
نہ حضر مین لکہا جاتا ہے اوسکو ثواب شہید کا اور روایت ہے کہ مین جنگل مین رہنیوالا ساتہ سنت کے نزدیک فساد امت کے اور جو کہ مرے طلب علم مین
اور مراد طلب علم سے یہہ ہے کہ مشغول ہو علم کے حاصل کرنے اور تعلیم کرنے اور تالیف کرنے مین اور حاضر ہو مجلس علم مین اور جو
کوئی جیتا ہے اس حالت مین کہ مدارات کرنیوالا ہو لوگون کے پس وہ شہید ہے اور جو لاوے غلہ طرف مسلمانون کی اور جو کوئی کماوے اپنی
بیوی اور اولاد اور لونڈی غلام اپنے کے لیے پس وہ شہید ہے اور مرتث یعنی جو کہ بعد زخمی ہونیکے فائدہ اوٹہاوے شہید ہے اور ایسی ہی
جبنی اگر مارڈالین اوسکو کافر لڑائی مین اور شرق یعنی جسکے گلے مین پانی پہنس گیا اور دم گہٹ کر مر گیا اور حدیث مین آیا ہے کہ
جو مسلمان اپنے مرض مین پڑہے دعا یونس کی لا اله الا انت سبحانک انی کنت من الظالمین چالیس بار پہر مرے اپنے اوسی مرض مین پاوے گا
ثواب شہید کا اور اگر اچہا ہو جاوے اچہا ہوتا ہے اس حال مین کہ مغفرت کیجاتی ہے اوسکی اور آیا ہے کہ تاجر سچا امانت دار شہدا کے ساتہ ہو گا دن قیامت
کے اور جو کوئی مرے شب جمعہ مین شہید ہے اور آیا ہے کہ موذن للہ اذان دینے والا مانند شہید کے ہے کہ لوٹتا ہو اپنے خون مین اور
جب مرتا ہے تو نہین کیڑے پڑتے اوسکی قبر مین اور آیا ہے کہ فرمایا حضرت نے کہ جسنے درود بہیجا مجہپر ایکبار رحمت بہیجتا ہے اللہ
اوسپر دس بار اور جو کوئی درود بہیجتا ہے مجہپر دس بار رحمت بہیجتا ہے اللہ اوسپر سو بار اور جو کوئی درود بہیجتا ہے مجہپر سو بار لکہتا ہے اللہ
درمیان دونون آنکہون اوسکی کے برات یعنی خلاصی نفاق سے اور خلاصی آگ سے اور رکہیگا اوسکو اللہ دن قیامت کے ساتہ شہیدون کے
اور آیا ہے کہ جو کوئی کہے صبح کو تین بار اعوذ باللہ السمیع العلیم من الشیطان الرجیم اور پڑہے تین آیتین اخیر سورہ حشر کی متعین
کرتا ہے اللہ تعالی ساتہ اوسکے ستر ہزار فرشتے کہ دعا بخشش کے کرتے ہین اوسپر شام تک پہر اگر مر جاتا ہے اس دن مین شہید مرتا ہے
اور جو کوئی پڑہتا ہے شام کو یہی ثواب پاتا ہے اور آیا ہے کہ وصیت کی حضرت نے ایک شخص کو کہ جب کرے خوابگاہ اپنی پڑہے اخیر سورہ
حشر کا اور فرمایا اگر مریگا تو شہید مریگا اور جو کوئی مرتا ہے مرگ سے شہید ہوتا ہے اور جو کوئی مرتا ہے حج یا عمرہ مین شہید ہے اور جو کوئی
مرتا ہے باوضو شہید ہے اور ایسی ہی رمضان کے مہینے مین یا مرے بیت المقدس مین یا مکے یا مدینہ مین شہید ہے یا مرے دباہٹ کی بیماری سے
اور جسکو پہونچے آفت اور مرے وہ صبر کرنیوالا اوسپر اور بڑی بلا پر شہید ہے اور پڑہے دعا مقالید السموات والارض آخر تک کہ فضیلت اوسکی حدیث مین
بہت آئی ہے جو کوئی پڑہے صبح شام شہید ہے یا مرے نو برس کا ہو کر یا آسیب وہ یا مرے اور ماباپ اوسکے اوس سے راضی ہون اور بیوی
نیکبخت کہ مرجاوے اور خاوند اوس سے راضی ہو اور ایسی ہی امام عادل اور حاکم شرعی یعنی قاضی کہ حکم کرے حق اور جو کوئی مدد کرے ساتہ
ایک کلمہ کے یا چلنے کے واسطے مسلمان ضعیف کے شہید ہے ح ہ د طوالع الانوار حاشیہ در مختار **وعن** عائشۃ قالت سالت
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن الطاعون فاخبرنی انه عذاب یبعثه اللہ علی من یشاء وان اللہ جعله رحمة
للمؤمنین لیس من احد یقع الطاعون فیمکث فی بلده صابرا محتسبا یعلم انه لا یصیبه الا ما کتب اللہ له الا کان له مثل اجر شهید
رواہ البخاری۔ اور روایت ہے عائشہ سے کہ کہا پوچہا مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے حقیقت طاعون کی تو خبر دی مجکو یہ کہ عذاب
ہے بہیجتا ہے اوسکو اللہ اپنے بندون مین سے جسپر چاہے اور بخشش اللہ نے گردانا ہے اوسکو رحمت واسطے مومنون کے یعنی جو کہ صبر کرتے ہین اوسپر نہین کوئی کہ

طاعون یعنی اوسکے شہر مین پھر ٹھہرا رہے بیچ شہر اپنے کے صبر کرنیوالا اور طلب کرنیوالا ثواب کا یعنی ثواب ہی کیلیے ٹھہرا رہا نادر شکر کی
جانتا ہو یہہ کہ نہین پہونچے گی اوسکو مگر وہ چیز کہ لکھی ہے اللہ نے واسطے اوسکے مگر کہ ہوتا ہے واسطے اوسکے مانند ثواب شہید کی روایت کی
یہہ بخاری نے و **عن** اسامة بن زيد قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم الطاعون رجز أرسل على طائفة من
بني إسرائيل أو على من كان قبلكم فإذا سمعتم به بأرض فلا تقدموا عليه وإذا وقع بأرض وأنتم بها فلا تخرجوا
فرارا منه متفق عليه اور روایت ہے اسامہ بن زید سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے طاعون عذاب ہے بھیجا گیا تھا ایک
جماعت پر بنی اسرائیل سے یا فرمایا اون لوگون پر کہ پہلے تمسے تھے یعنی راوی کو شک ہوا ہے کہ پہلی بات کہی یا دوسری پس جسوقت
کہ سنو تم طاعون ایک زمین مین پس نجاؤ اوس مین اور جسوقت کہ ہوا ایک زمین مین اور ہو تم اوس مین پس نکلو بھاگ کر اوس سے نقل کی یہہ بخاری اور
مسلم نے **ف** ایک جماعت بنی اسرائیل سے مراد وہ ہین کہ جنکو کہا گیا تھا ادخلوا الباب سجدا پس مخالفت کی اونہون نے فرمایا اللہ تعالی
فأنزلنا عليهم رجزا من السماء کہا ابن ملک نے پس بھیجا اللہ نے اونپر طاعون پس مر گئے ایک ساعت مین اون مین سے چوبیس ہزار بڑے بوڑھے
اونکی تفسیرون مین بیان اسکا مفصل لکھا ہے اور جانا وہان اس لیے منع ہے کہ نفس کو ہلاکت مین ڈالنا لازم آتا ہے اور بھاگے نہین اس لیے کہ تقدیر سے
بھاگنا ہے پس مبتلا وبا مین یہی ہے کہ جہان ہو وہ وہان جاوے نہین اور اگر کہین پہلے سے تھا اور وہان وبا آگئی بھاگے نہین جو کوئی بھاگ کر
گا مرتکب گناہ کبیرہ کا ہوگا اور مردود ہو وہ اور سوای وبا کے اور بعضی جگہو مین بھاگنا آیا ہی ہے جیسے کوئی ایک گھر مین ہو اور زلزلہ آوے یا آگ لگ جاوے
یا دیوار ٹیڑھی کے نیچے بیٹھا ہو اور غالب ظن ہلاکت کا ہو تو جائز ہے بھاگنا وہان ہے ع ح ہ و **عن** أنس قال سمعت النبي صلى الله
عليه وسلم يقول قال الله سبحانه وتعالى إذا ابتليت عبدي بحبيبتيه ثم صبر عوضته منهما الجنة يريد عينيه رواه
البخاري اور روایت ہے انس سے کہ کہا سنا مین نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے تھے کہ فرماتا ہے اللہ تعالی کہ پاک ہے وہ اور بلند ہے جسوقت کہ
مبتلا کرتا ہون مین بندے اپنے کو ساتھ دو پیاریون اوسکی کے پھر صبر کرتا ہے دیتا ہون مین اوسکو عوض اون دونون کے بہشت ارادہ کرتے تھے
حضرت دو پیاریون سے آنکھین اوسکی نقل کی یہہ بخاری نے **ف** یعنی جسکو اندھا کرتا ہون اوسکو اوسکے عوض مین بہشت دیتا ہون
یعنی داخل کرونگا بہشت مین ساتھ نجات پانیوالون کے یا منازل مخصوصہ دونگا اوس مین پس جو مبتلا ہووے اسمین اوسکو چاہیے کہ صبر کرے
اور ظاہر و باطن مین برا نجانے اوسکو اور جانے کہ اندھا ہونا از راہ غضب الہی کے نہین ہے بلکہ واسطے دور کرنے گناہون کے اور بلند ہونے
درجات کے اور بچانے کے بدنظری سے ہے ایک بزرگ جب آخر عمر مین اندھے ہو گئے تو فرماتے تھے کہ جو خلوت کہ تمام عمر مین چاہتا تھا اب حاصل
ہوئی ہے ع ح ہ **الفصل الثانی** فصل دوسری **عن** علي قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول
ما من مسلم يعود مسلما غدوة إلا صلى عليه سبعون ألف ملك حتى يمسي وإن عاده عشية إلا صلى عليه سبعون
ألف ملك حتى يصبح وكان له خريف في الجنة رواه الترمذي وأبو داود روایت ہے حضرت علی سے کہ کہا سنا مین نے
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ فرماتے تھے نہین کوئی مسلمان کہ عیادت کرے مسلمان کی اول روز یعنی دوپہر کے پہلے مگر کہ دعا کرتے ہین
اوسکے لیے رحمت و مغفرت کی ستر ہزار فرشتے یہانتک کہ شام کرے اور نہین عیادت کرتا اوسکی آخر روز یعنی بعد زوال کے مگر کہ دعا کرتے ہین
اوسکے لیے رحمت و مغفرت کی ستر ہزار فرشتے یہانتک کہ صبح ہو اور ہوتا ہے واسطے اوسکے باغ بہشت مین نقل کی یہہ ترمذی اور ابو داود نے و **عن** زيد بن
أرقم قال عادني النبي صلى الله عليه وسلم من وجع كان بعيني رواه أحمد وأبو داود اور روایت ہے زید بن ارقم سے کہ کہا

عیادت کی میری نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے سبب درد کے تھا آنکھوں میری میں نقل کی یہ احمد اور ابوداؤد نے **ف** اس حدیث سے معلوم
ہوا کہ سنت ہے عیادت کرنی آنکھ دکھنے کے دکھنے میں اور ایک روایت میں آیا ہے کہ تین بیماریوں میں کہ نہ عیادت کیا جاوے صاحب
درد والا یعنی جسکی آنکھ دکھے اور داڑھ کا درد والا اور دنبل والا انتہی یہ حدیث جامع صغیر میں لکھی ہے پس ان دونوں حدیثوں میں تعارض ہے
تطبیق اس طرح ہے کہ نہ عیادت کرے اسکی وہ شخص کہ تکلف کرے واسطے اوسکے بیمار اور گران ہو اوس پر آنا اسکا پس محتاج ہوگا طرف
کھولنے آنکھ کے دردمیں اور محتاج ہوگا طرف کلام کرنے کے داڑھ کے درد میں اور اس سے بہت ضرر ہوگا اوسکو اور محتاج ہوگا طرف
بیٹھنے کے اچھی ہیات پر ساتھ تکلف کے دنبل والا اور جس صورت میں کہ گران نہو اوسکا پس نہیں مضائقہ عیادت کا حاصل یہہ کہ روایت متن
کی محمول ہے صورت اخیرہ پر اور روایت جامع صغیر کی محمول ہے پہلی صورت پر یہ مولانا عبدالعزیز رح **وعن** انس قال قال رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم من توضأ فأحسن الوضوء وعاد أخاه المسلم محتسبا بوعد من جهنم مسيرة ستين خريفا
رواه أبو داود اور روایت ہے انس سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ وضو کرے پس اچھا وضو کرے یعنی پورا اور عیادت
کرے بھائی اپنے مسلمان کی بقصد ثواب کے دور کیا جاتا ہے دوزخ سے مقدار ساٹھ برس کے نقل کی یہ ابوداؤد نے **ف** اس سے معلوم ہوا کہ
وضو کرنا عیادت کے لیے سنت ہے اور حکم وضو کا شاید اس لیے فرمایا کہ عیادت عبادت ہے اور وضو سے عبادت کامل و افضل ہوتی ہے اور
اس حال میں دعا کریگا تو خوب قبول ہوگی ع ہ **وعن** ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما من مسلم
يعود مسلما فيقول سبع مرات أسأل الله العظيم رب العرش العظيم أن يشفيك إلا شفي إلا أن يكون قد حضر
أجله رواه أبو داود والترمذي اور روایت ہے ابن عباس سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں کوئی مسلمان کہ پوچھے
بیمار مسلمان کو پھر کہے سات بار سوال کرتا ہوں میں اللہ بزرگ پروردگار عرش بڑے سے یہہ کہ شفا دے تجکو مگر کہ شفا دیا جاتا ہے وہ مگر یہ
کہ حاضر ہوا اجل اوسکی یعنی یہہ مرض لاعلاج ہے روایت کی یہ ابوداؤد اور ترمذی نے **وعنه** أن النبي صلى الله عليه وسلم
كان يعلمهم من الحمى ومن الأوجاع كلها أن يقولوا بسم الله الكبير أعوذ بالله العظيم من شر كل عرق نعار ومن شر
حر النار رواه الترمذي وقال هذا حديث غريب لا يعرف إلا من حديث إبراهيم بن إسمعيل وهو يضعف في الحديث
اور روایت ہے اونہیں سے یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم تھے سکھلاتے صحابہ کو واسطے تپ کے اور واسطے سب دردون کے یہہ کہ کہیں یعنی بیمار ساتھ نام اللہ
بزرگ کے پناہ مانگتا ہوں میں ساتھ اللہ بزرگ کے برائی ہر رگ جوش مارنے والی سے اور برائی گرمی آگ کی سے نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا
یہ حدیث غریب ہے نہیں پہچانی جاتی مگر حدیث ابراہیم بیٹے اسمعیل کے سے اور وہ ضعیف گنا جاتا ہے حدیث میں **ف** رگ جوش مارنیوالی کی
یعنی خون جو جوش مارے رگ میں پناہ چاہا ہے اس سے اس لیے کہ جب خون غالب ہوتا ہے ایذا دیتا ہے کہ تپ اور اور امراض پیدا ہوتے
ہیں اور یہہ حدیث ابن ابی شیبہ اور ترمذی اور ابن ماجہ اور ابن ابی الدنیا اور ابن سنی اور حاکم نے روایت کی ہے اور تصحیح کی ہے اسکی
بیہقی نے دعوات میں ع ہ **وعن** أبي الدرداء قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول من اشتكى منكم شيئا
أو اشتكاه أخ له فليقل ربنا الله الذي في السماء تقدس اسمك أمرك في السماء والأرض كما رحمتك في السماء فاجعل
رحمتك في الأرض اغفر لنا حوبنا وخطايانا أنت رب الطيبين أنزل رحمة من رحمتك وشفاء من شفائك على هذا
الوجع فيبرأ اور روایت ہے ابی درداء سے کہا سنا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے جو کوئی بیمار ہو تم میں سے کچھ بیمار ہو بھائی

اوسکا پس چاہیے کہ کہے رب ہمارا اللہ ہے ایسا اللہ کہ آسمان مین ہے یعنی رحمت اوسکی یا امر اوس کا یا بڑی سلطنت اوسکی آسمان مین ہے یا وہ ایسا ہے
کہ عبادت کیا جاتا ہے آسمان مین جیسا کہ وہ عبادت کیا جاتا ہے زمین مین پاک ہے نام تیرا یعنی سب نقصانون سے حکم تیرا مانا گیا ہے بیچ آسمان
اور زمین کے مین جیسا کہ رحمت تیری آسمان مین ہے پس گردان رحمت اپنی زمین مین بخش تو ہمارے لیے گناہ ہمارے بڑے اور چھوٹے تو ہے پروردگار
پاکیزون کا یعنی محبان پرور کار ساز اونکا نازل کر رحمت یعنی رحمت عظیمہ اپنی رحمت مین سے یعنی جو کہ پھیل رہی ہے ہر چیز پر اور شفا اپنی شفا
مین سے اس بیماری پر پس اچھا ہو جاوے نقل کی یہ ابو داؤد نے **ف** جیسا کہ رحمت تیری آسمان مین ہے یعنی سب جگہ اور سب وہان کے
رہنے والون پر ہے بخلاف زمین اور زمین والون کے کہ رحمت خاص بعضون کو ہوتی ہے اور بعضون پر نہین یعنی مومنون پر ہوتی ہے نہ کافرون پر گرچہ
رحمت عام سب پر ہے بموجب قول اللہ تعالی کے رحمتی وسعت کل شیء اور مراد پاکیزون سے مومن ہین پاک شرک سے یا متقی جو کہ بچتے ہین برے افعال
اقوال سے ع ہ **وعن** عبد اللہ بن عمرو قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا جاء الرجل یعود مریضا
فلیقل اللهم اشف عبدك ينكأ لك عدوا او يمشي لك الى جنازة رواه ابو داود اور روایت ہے عبد اللہ بن عمرو سے کہ کہا
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ آوے آدمی عیادت کرے مریض کی پس چاہیے کہ کہے یا الٰہی شفا دے بندے اپنے کو تا ایذا دیوے واسطے تیرے
دشمن کو یعنی دشمنان دین کو زخمی کرے اور قتل کرے یا چلے واسطے خوشی تیری کے طرف جنازہ کے یعنی نماز کے لیے نقل کی یہ ابو داؤد نے
وعن علي بن زيد عن امية انها سالت عائشة عن قول الله عز وجل ان تبدوا ما في انفسكم او تخفوه يحاسبكم به الله
وعن قوله ومن يعمل سوءا يجز به فقالت ما سالني عنها احد منذ سالت رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال هذه
معاتبة الله العبد بما يصيبه من الحمى والنكبة حتى البضاعة يضعها في يد قميصه فيفقدها فيفزع لها حتى ان العبد
ليخرج من ذنوبه كما يخرج التبر الاحمر من الكير رواه الترمذي اور روایت ہے علی بن زید تابعی سے کہ نقل کی امیہ سے یہ کہ
اوس نے پوچھے عائشہ سے معنی قول اللہ عز وجل کے کہ اگر ظاہر کرو تم وہ چیز کہ تمہارے دلون مین ہے یا چھپاؤ اوسکو حساب کریگا تمہی ساتھ
اوسکے اللہ اور پوچھے معنی قول اللہ تعالی کے اور جو شخص کہ عمل کرے برا یعنی صغیرہ یا کبیرہ بدلا دیا جاویگا ساتھ اوسکے یعنی دنیا مین یا عقبیٰ مین
پس کہا حضرت عائشہ نے نہین پوچھا مجھ سے اس مسئلہ کو کسی نے جب سے کہ پوچھا تھا مین نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے پس فرمایا یہ محاسبہ اور
جزا کہ مذکور ہین ان دونون آیتون مین عتاب کرنا خدا کا ہے بندے پر ساتھ اوس چیز کے کہ پہونچتی ہے اوسکو تپ سے اور رنج سے یہانتک کہ کوئی
چیز دل مین سے رکھتا ہے اوسکو بیچ آستین کرتے کے پس نہین پاتا اوسکو پھر غمگین ہوتا ہے بسبب نہ پانے اوسکے کہ دور کیے جاتے ہین اوس سے گناہ
اوسکے ہمیشہ یہی حال ہوتا رہتا ہے یہانتک کہ بندہ البتہ نکلتا ہے اپنے گناہون سے جیسا کہ نکلتا ہے بھٹی سے سونا اور چاندی سرخ یعنی بسبب پڑنے
کے آگ مین نقل کی یہ ترمذی نے **ف** باعث پوچھنے معنی دونون آیتون کا یہ تھا کہ پہلی آیت دلالت کرتی ہے کہ بندے حساب کیے جاتے ہین
دلون کے خطرون اور بری اندیشون پر اور دوسری آیت سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ لوگ سزا دیے جاتے ہین ہر عمل پر تھوڑا ہو یا بہت پس مشکل ہوا یہ امر
صحابہ پر اور متحیر ہوے کہ کیا کرین اس لیے کہ ممکن نہین پرہیز کرنا اوس سے پس امیہ نے حضرت عائشہ سے مطلب ان آیات کا پوچھا اونہون نے
جواب دیا حاصل اسکا یہ ہے کہ معنی آیتون کے یہ نہین ہین کہ حساب لیگا اللہ مومنون سے تمام دلکی باتون پر اور عذاب کریگا بسبب تمام
گناہون اونکے کے دن قیامت کے بلکہ اس محاسبہ اور جزا سے مراد یہ ہے کہ بسبب گناہ کے مواخذہ از راہ عتاب کے دنیا مین کرتا ہے کہ بیمار اور غم
مین گرفتار کرتا ہے تا پاک ہو گناہون سے اور معنی عتاب کے یہ ہین کہ ایک شخص اپنے دوست پر غصہ کرے ظاہر مین بسبب کسی بے ادبی کے کہ ہو جاوے

اوس پر اور دل میں اوسکی محبت ہو ع ح وعن اَبِی مُوْسٰی اَنَّ رَسُوْلَ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا یُصِیْبُ عَبْدًا
نَکْبَۃٌ فَمَا فَوْقَہَا اَوْ دُوْنَہَا اِلَّا بِذَنْبٍ وَمَا یَعْفُوا اللہُ عَنْہُ اَکْثَرُ وَقَرَأَ وَمَا اَصَابَکُمْ مِنْ مُصِیْبَۃٍ فَبِمَا کَسَبَتْ اَیْدِیْکُمْ وَ
یَعْفُوْ عَنْ کَثِیْرٍ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ اور روایت ہے ابی موسیٰ سے یہ کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہیں پہونچتی
بندیکو تھوڑی ایذا اور وہ چیز کہ زیادہ ہو اس سے یا کم اس سے مگر بسبب گناہ کے اور وہ گناہ کہ بخشتا ہے اللہ اوسکو یعنی بغیر سزا دینے کے
اوسپر دنیا اور آخرت میں زیادہ ہیں اون گناہوں سے کہ سزا دیتا ہے اوپر اور پڑھی حضرت نے یہ آیت اور جو چیز کہ پہونچتی ہے تمکو مصیبت سے
پس سبب اوس چیز کے کہ کمایا ہاتھوں تمہارے نے یعنی ذاتوں تمہاری نے اور معاف کرتا ہے بہت سے یعنی بہت گناہوں کو یا بہت
گنہگاروں سے نقل کی یہ ترمذی نے **ف** مصیبت سے یعنی مرض اور سختی وغیرہ ما بسبب اعمال بد تمہاری کے ہے یہ خاص ہے گنہگاروں
کے لیے اور غیر گنہگاروں کو جو پہونچتی ہے مصیبت واسطے بلند ہونے درجوں اونکی کے لیکن وہ بسبب شامت گناہوں ہی کے جانتے ہیں
نقل ہے کہ ایک بزرگ کے تسمہ جوتی کو چوہا کتر گیا وہ روتے تھے اور کہتے تھے آہ کیا گناہ کیا ہے میں نے کہ سزا اوسکی یہ پائی میں نے ع ح
وعن عَبْدِ اللہِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ الْعَبْدَ اِذَا کَانَ عَلٰی طَرِیْقَۃٍ حَسَنَۃٍ مِنَ الْعِبَادَۃِ
ثُمَّ مَرِضَ قِیْلَ لِلْمَلَکِ الْمُوَکَّلِ بِہٖ اُکْتُبْ لَہٗ مِثْلَ عَمَلِہٖ اِذَا کَانَ طَلِیْقًا حَتّٰی اُطْلِقَہٗ اَوْ اَکْفِتَہٗ اِلَیَّ اور روایت ہے عبداللہ بن عمرو سے
کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق بندہ جسوقت ہوتا ہے راہ نیک پر عبادت سے پھر بیمار ہوتا ہے یعنی اور نہیں قادر ہوتا
اوس عبادت پر کہا جاتا ہے یعنی اللہ تعالیٰ فرماتا ہے واسطے فرشتے کے کہ متعین ہے ساتھ اوسکے یعنی نیکی لکھنے کے لیے لکھ واسطے اوسکے
مانند عمل اوسکے کے جسوقت کہ تھا تندرست یہانتک کہ تندرست کروں اوسکو یا ملالوں اوسکو اپنی طرف یعنی مرے **وعن** اَنَسٍ اَنَّ
رَسُوْلَ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا ابْتُلِیَ الْمُسْلِمُ بِبَلَاءٍ فِیْ جَسَدِہٖ قِیْلَ لِلْمَلَکِ اُکْتُبْ لَہٗ صَالِحَ عَمَلِہِ الَّذِیْ کَانَ یَعْمَلُ
فَاِنْ شَفَاہُ غَسَلَہٗ وَطَہَّرَہٗ وَاِنْ قَبَضَہٗ غَفَرَ لَہٗ وَرَحِمَہٗ رَوَاہُمَا فِیْ شَرْحِ السُّنَّۃِ اور روایت ہے انس سے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ
وسلم نے فرمایا کہ جسوقت کہ مبتلا کیا جاتا ہے مسلمان ساتھ بیماری کے بیچ بدن اپنی کے کہا جاتا ہے واسطے فرشتے نیکی لکھنے والے کے لکھ واسطے اوسکے
اچھا عمل اوسکا جو کہ تھا کرتا یعنی پہلے اس بیماری کے پس اگر شفا دے اوسکو اللہ نے دھوتا ہے اوسکو اور پاک کرتا ہے اوسکو یعنی گناہوں
سے اور اگر مارتا ہے اوسکو بخشتا ہے واسطے اوسکے اور رحم کرتا ہے اوسکو نقل کیں یہ دونوں حدیثیں بغوی نے شرح السنۃ
میں **وعن** جَابِرِ بْنِ عَتِیْکٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الشَّہَادَۃُ سَبْعٌ سِوَی الْقَتْلِ فِیْ سَبِیْلِ اللہِ اَلْمَطْعُوْنُ
شَہِیْدٌ وَالْغَرِیْقُ شَہِیْدٌ وَصَاحِبُ ذَاتِ الْجَنْبِ شَہِیْدٌ وَالْمَبْطُوْنُ شَہِیْدٌ وَصَاحِبُ الْحَرِیْقِ شَہِیْدٌ وَالَّذِیْ یَمُوْتُ تَحْتَ
الْہَدْمِ شَہِیْدٌ وَالْمَرْاَۃُ تَمُوْتُ بِجُمْعٍ شَہِیْدٌ رَوَاہُ مَالِکٌ وَاَبُوْدَاؤدَ وَالنَّسَائِیُّ اور روایت ہے جابر بن عتیک سے کہ کہا فرمایا رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے شہادتیں سات ہیں سوائے مارے جانیکے راہ خدا میں جو وبا میں مرے شہید ہے اور جو ڈوبے شہید ہے اور ذات الجنب
والا شہید ہے اور پیٹ کی بیماری سے مرے شہید ہے یعنی استسقا ہو یا دست آویں وغیرہ ذالک اور جل کر مرے شہید ہے اور وہ شخص کہ مرے
دب کر دیوار وغیرہ کے نیچے شہید ہے اور وہ عورت کہ مرے پیٹ سے یا باکرہ شہید ہے روایت کی یہ مالک اور ابوداؤد اور نسائی نے
ف شہادتیں یعنی حکمیات ہیں بلکہ زیادہ ہیں جیسیکہ اور حدیثوں میں مذکور ہیں اور ذات الجنب بیماری مشہور ہے کہ پہنسیاں اندر پہلو
کے تر یک شل و سینہ کے ہوتی ہیں اور علامت اوسکی یہ ہوتی ہے کہ دم رکتا ہے اور تپ اور کھانسی ہوتی ہے ع ٥ **وعن** سَعْدٍ قَالَ سُئِلَ

النبي صلى الله عليه وسلم اي الناس اشد بلاء قال الانبياء ثم الامثل فالامثل يبتلي الرجل على حسب دينه فان كان
في دينه صلبا اشتد بلاؤه وان كان في دينه رقة هون عليه فما زال كذلك حتى يمشي على الارض ما له ذنب
رواه الترمذي وابن ماجة والدارمي وقال الترمذي هذا حديث حسن صحيح اور روایت ہے سعد سے کہ کہا پوچھے
گئے حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کہ کون آدمیون مین سخت تر ہے از روی بلا کے یعنی محنت و مصیبت کو فرمایا انبیا پھر جو مشابہ ہو
انبیا کے پھر وہ کہ بہت مشابہ اولیا کے مبتلا کیا جاتا ہے آدمی موافق دین اپنے کے پس اگر ہوتا ہے بیچ دین اپنے سخت سخت ہوتی ہے
بلا اوسکی اور اگر ہوتی ہے اوسکے دین مین نرمی ہلکی اور کم کیجاتی ہے اوسپر بلا پس ہمیشہ رہتا ہے یعنی سخت دین والا اسیطرح یعنی گرفتار
بلا اور مصیبت ہوتی ہے اوسکی بسبب اوسکے یہانتک کہ چلتا ہے زمین پر نہین ہوتا واسطے اوسکے کوئی گناہ نقل کی یہہ ترمذی اور ابن ماجہ
اور دارمی نے اور کہا ترمذی نے یہہ حدیث حسن صحیح ہے **ف** انبیا بہت ابتلا و بلا ہوتے ہین اس لیے کہ وہ لذت پاتے ہین
ساتہ بلا کے جیسیکہ اور لوگ لذت پاتے ہین ساتہ نعمتون کے اور پھر بہت مشابہ اونکے یعنی اولیا اور صلحا بلا مین گرفتار ہوتے ہین
لیکن اون سے کم تاکہ ثواب بہت پاوین پھر جو کم ہوتے ہین اون سے درجہ مین بلا مین بھی کم گرفتار ہوتے ہین اور سخت دین والے کی
بلا بھی سخت ہوتی ہے اس لیے کہ یقین والا ہوتا ہے پس صبر کرتا ہے اوسپر اور جانتا ہے کہ مین لائق اسی کے ہون بسبب گناہون کے پس کامل
ہوتا ہے ایمان اوسکا اور قوی ہوتی ہے محبت اوسکی اور دور ہوتے ہین گناہ اوسکے اور بلند ہوتی ہین درجات اوسکے اور نرم دین والے
پر بلا کم ہوتی ہے تا وہ بے صبری نکرے اور دین سے نہ نکل جاوے بسبب قوی ہونے ایمان کے ٥ ع ٥ ح **وعن**
عائشة قالت ما اغبط احدا بهون موت بعد الذي رأيت من شدة موت رسول الله صلى الله عليه وسلم
رواه الترمذي والنسائي اور روایت ہے عائشہ سے کہ کہا نہین آرزو کرتی مین کسیکو ساتہ آسانی موت کے بعد اسکے کہ دیکھی مین نے
سختی وفات رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے روایت کی یہہ ترمذی اور نسائی نے **ف** یعنی اول آرزو کرتی تھی مین آسانی
موت کی پیشتر کہ حضرت کی موت کی سختی دیکھی نہ آرزو ہے اور اعتقاد کیا مین نے کہ بھلائی سختی موت مین ہے نہ آسانی مین ع ٥
وعنها قالت رأيت النبي صلى الله عليه وسلم وهو بالموت وعنده قدح فيه ماء وهو يدخل يده في
القدح ثم يمسح وجهه ثم يقول اللهم اعني على منكرات الموت او سكرات الموت رواه الترمذي وابن ماجة
اور روایت ہے اونہین سے کہ کہا دیکھا مین نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو اور وہ تھے حالت وفات مین اور نزدیک اونکے پیالہ تھا کہ اوس مین تھا
پانی اور وہ ڈالتے تھے اپنا ہاتہ پیالے مین پھر پھیرتے اپنے موںہہ پر پھر فرماتے یا الٰہی مدد کر تو میری اوپر دفع کرنے سختی موت کے
یا فرمایا شدت موت کی نقل کی یہہ ترمذی اور ابن ماجہ نے **ف** پانی سے ہاتہ بھگو کر پھیرتے تھے واسطے دفع کرنے گرمی موت کے
اور حضرت کو جو ایسی سکرات موت کی ہوئی اسکی بہت سی وجہین شارحین نے لکھی ہین ایک اون مین یہہ ہے کہ یہہ سختی واسطے تسلی امت
کی تھی کہ جب دیکھینگے نقل ہونا روح پاک حضرت کا بین یہہ صورت ہوئی تو صبر کرینگے اور آسانی ہوگی جان کنی مین ٥ ح ٥ **وعن**
انس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا اراد الله بعبده الخير عجل له العقوبة في الدنيا واذا اراد الله
بعبده الشر امسك عنه بذنبه حتى يوافيه به يوم القيامة رواه الترمذي اور روایت ہے انس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نے جسوقت کہ ارادہ کرتا ہے اللہ تعالی ساتہ بندہ اپنے کے بھلائیکا جلدی دیتا ہے واسطے اوسکے سزا گناہون کی دنیا مین

اور جس وقت ارادہ کرتا ہے اللہ ساتھ بندے اپنے کے برائی کا بند رکھتا ہے اوس سے یعنی سزا کو بسبب گناہ اوسکے یہاں تک کہ پوری سزا
دیگا اوسکو بسبب گناہ کے دن قیامت کے نقل کی یہ ترمذی نے **ف** پہلے کو دنیا میں سزا دیتا ہے اس لیے کہ عذاب دنیا سہل ہے اور
مدت دنیا کی کم ہے جلد گذر جاتی ہے اور دوسرے کی سزا قیامت پر موقوف رکھتا ہے اس لیے کہ عذاب وہاں کا اشد ہے ح ٥
وعنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان عظم الجزاء مع عظم البلاء وان الله عز وجل اذا
احب قوما ابتلاهم فمن رضي فله الرضاء ومن سخط فله السخط رواه الترمذي وابن ماجة اور روایت ہے انہیں
سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق بڑی جزا ساتھ بڑی بلا کے ہے اور تحقیق اللہ عز وجل جس وقت کہ دوست رکھتا ہے ایک قوم کو مبتلا
کرتا ہے اونکو پس جو شخص کہ راضی ہوا یعنی ساتھ بلا کے پس واسطے اوسکے رضا ہے یعنی اللہ کی اور جو شخص کہ ناراض ہوا بلا سے پس واسطے اوسکے
غصہ ہے اللہ کی طرف سے نقل کی یہ ترمذی اور ابن ماجہ نے **ف** جب دوست رکھتا ہے مبتلا کرتا ہے ایک قوم کو اسی طرح جب دشمن رکھتا ہے
ایک قوم کو مبتلا کرتا ہے اونکو یعنی دونوں کی سیرت کہ سمجھی جاتی ہے سیاق سے کہ کما فمن رضي آخر تک حاصل اسکا یہ ہے کہ رضا اور غصہ بندہ کا علامت رضا
اور غصہ پروردگار کی ہے صحابہ رضی اللہ عنہم آپس میں سوال کرتے تھے اگر کسی شے کا معلوم ہونا اور رضا اللہ تعالی کا بندے سے جواب دیتے تھے کہ اگر بندہ خدا سے راضی ہے
خدا بھی اوس سے راضی ہے اور اگر ناراض ہے خدا بھی اوس سے ناراض ہے ح ٥ **وعن** ابي هريرة قال قال رسول الله
صلى الله عليه وسلم لا يزال البلاء بالمؤمن او المؤمنة في نفسه وماله وولده حتى يلقى الله وما عليه من خطيئة
رواه الترمذي وروى مالك نحوه وقال الترمذي هذا حديث حسن صحيح اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیشہ رہتی ہے بلا مومن مرد مسلمان کو یا عورت مسلمان کو بیچ ذات اوسکی کے اور مال اوسکے کے اور اولاد
اوسکی کے یہانتک کہ ملاقات کرتا ہے اللہ تعالی سے یعنی بعد مرنے کے اور نہیں ہوتی اوس پر کوئی خطا یعنی بخشی جاتی ہیں سب خطائیں
بسبب بلاؤں کے نقل کی یہ ترمذی نے اور نقل کی مالک نے مانند اسکے اور کہا ترمذی نے یہ حدیث حسن صحیح ہے ٥ **وعن** محمد بن خالد
السلمي عن ابيه عن جده قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان العبد اذا سبقت له من الله منزلة لم
يبلغها بعمله ابتلاه الله في جسده او في ماله او في ولده ثم صبره على ذلك حتى يبلغه المنزلة التي سبقت له من الله رواه احمد
وابو داود اور روایت ہے محمد بن خالد سلمی سے کہ نقل کی انہوں نے باپ سے اپنے اور اوسکے باپ نے نقل کی اوسکے دادا سے یعنی اپنے باپ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نے تحقیق بندہ جس وقت کہ مقدر ہوتا ہے واسطے اوسکے اللہ کی طرف سے ایک مرتبہ یعنی مرتبہ عالی جنت میں کہ نہیں پہنچ سکتا اوس مرتبہ کو اپنے عمل کے
مبتلا کرتا ہے اوسکو اللہ بیچ بدن اوسکے میں یا مال اوسکے میں یا اولاد اوسکی میں پھر عطا کرتا ہے اوسکو صبر اس پر یہانتک کہ پہنچاتا ہے اوسکو اوس
مرتبہ میں کہ مقدر تھا واسطے اوسکے اللہ کی طرف سے نقل کی یہ احمد اور ابو داود نے **ف** اس سے معلوم ہوا کہ بندہ بسبب صبر کرنے کے
بلا پر اوس مرتبہ اور مقام کو پہونچتا ہے کہ بسبب طاعت اور عبادت کے نہیں پہونچتا ح ٥ **وعن** عبد الله بن شخير قال قال
رسول الله صلى الله عليه وسلم مثل ابن ادم والى جنبه تسع وتسعون منية ان اخطأته المنايا وقع في الهرم حتى
يموت رواه الترمذي وقال هذا حديث غريب اور روایت ہے عبد اللہ بن شخیر سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نے پیدا کیا گیا ابن آدم اس حال میں کہ طرف پہلو اوسکے کے یعنی قریب اوسکے ننانوے بلائیں جھکتی ہیں اگر چوک
گئیں وہ اوس سے یعنی نہ پہونچیں اوسکو بلائیں واقع ہوتا ہے بڑھاپے میں یہانتک کہ مرتا ہے نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا یہ حدیث غریب ہے

ف یعنی آدمی گھرا ہوا بلاؤں اور مصیبتوں سے بے اندازہ میں سو ہے کہ خلاصی نہیں اون سے اگر نادر گا خلاصی تو آ
پڑتا ہے بڑھاپے میں کہ دردی دوا اور بلا کی نہ انتہا ہے اور آخر کو اوس میں مرنے سے نہیں بچتا حاصل یہہ کہ دنیا قیدخانہ
مومن کا ہے اور جنت کافر کی پس لائق ہے مومن کو یہہ کہ ہو صابر اللہ کے حکم پر اور راضی اوسپر کہ مقدر کیا ہے اللہ نے
اوس کے لیے حدیث قدسی میں آیا ہے کہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے جو صبر کرے میری بلا پر اور نہ شکر کرے میری نعمتوں پر اور نہ راضی
ہو ساتھ قضا میری کے پس ڈھونڈے رب سواے میرے خیال کرنا چاہیے کہ کیا غضب ہے بے صبر اور ناشکر پر اور راضی کرنا
بقضا نمو اللہم احفظنا منہ وارزقنا الصبر والشکر والرضا ۔ ع ح ۔ **وعن** جابر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
یود اہل العافیة یوم القیمة حین یعطی اہل البلاء الثواب لو ان جلودہم کانت قرضت فی الدنیا بالمقاریض
رواہ الترمذی وقال ہذا حدیث غریب اور روایت ہے جابر سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے آرزو
کرینگے اہل عافیت کے یعنی جو کہ دنیا میں سلامت رہتے تھے بلاؤں سے وہ آرزو کرینگے دن قیامت کے جس وقت
کر دیے جاوینگے مبتلا بلا ثواب بہت کا کہ کاش تحقیق چمڑے اون کے کاٹے جاتے دنیا میں ساتھ قینچیوں کے یعنی
تا ثواب ملتا اونکا سا نقل کی یہہ ترمذی نے اور کہا یہہ حدیث غریب ہے **وعن** عامر الرام قال ذکر رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم الاسقام فقال ان المؤمن اذا اصابہ السقم ثم اعفاہ اللہ عز وجل منہ کان کفارة لما مضی
من ذنوبہ وموعظة لہ فیما یستقبل وان المنافق اذا مرض ثم اعفی کان کالبعیر عقلہ اہلہ ثم ارسلوہ
فلم یدر لم عقلوہ ولم ارسلوہ فقال رجل یا رسول اللہ وما الاسقام واللہ ما مرضت قط فقال قم عنا
فلست منا رواہ ابو داؤد اور روایت ہے عامر رامی سے کہ کہا ذکر کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بیماریوں کا پس فرمایا
تحقیق مومن جس وقت پہنچتی ہے اوسکو بیماری پھر عافیت دیتا ہے اوسکو اللہ عز وجل اوس بیماری سے ہوتی ہے بیماری کفارہ
واسطے گذری ہوئی گناہوں اوسکی کے اور نصیحت ہوتی ہے واسطے اوسکے یعنی تنبیہ ہوتی ہے پس توبہ کرتا ہے اور پرہیز کرتا ہے
زمانہ آیندہ میں اور تحقیق منافق جس وقت بیمار ہوتا ہے پھر عافیت دیا جاتا ہے ہوتا ہے مانند اونٹ کے کہ باندھا اوسکو
مالک اوس کے نے پھر چھوڑ دیا اوسکو پس نہ جانا اونٹ نے کہ کسواسطے باندھا اوسکو اور کیوں چھوڑا اوسکو پس کہا ایک شخص نے
یا رسول اللہ بیماری کیا چیز ہے نہیں بیمار رہا میں کبھی پس فرمایا حضرت نے اوٹھ کھڑا ہو ہم میں سے پس نہیں تو ہم میں سے
نقل کی یہہ ابو داؤد نے **ف** تحقیق مومن الخ یعنی جب مومن بیماری سے اچھا ہوتا ہے متنبہ ہوتا ہے اور جانتا ہے کہ بیماری بسبب گناہوں
کے ہوئی تھی پس نادم ہوتا ہے اور آیندہ کو بچتا ہے گناہوں سے اور منافق کا حال بعد صحت کے ایسا ہوتا ہے جیسے اونٹ کو باندھا اور پھر چھوڑ دیا
وہ نہیں جانتا کہ کیوں باندھا اوسکو اور کیوں چھوڑا یعنی منافق کو تنبہ نہیں ہوتا اور نہ نصیحت پکڑتا ہے اور نہ توبہ کرتا ہے پس نہیں مفید ہوتی اوسکو
بیماری نہ گذشتہ گناہوں کا کفارہ ہوتی ہے اور نہ زمانہ آیندہ میں نصیحت ہوتی ہے اولئک کالانعام بل ہم اضل اولئک ہم الغافلون اور نہیں
تو ہم میں سے یعنی اہل طریقہ ہمارے سے نہیں ہے اس لیے کہ نہیں مبتلا ہوا بیماری سے بلاؤں میں ۔ ع ح ۔ **وعن** ابی سعید قال
قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا دخلتم علی المریض فنفسوا لہ فی اجلہ فان ذلک لا یرد شیئا ویطیب بنفسہ
رواہ الترمذی وابن ماجة وقال الترمذی ہذا حدیث غریب اور روایت ہے ابی سعید سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم

تو جسوقت کہ داخل ہو تم بیمار پر یعنی خبر پوچھنے کے لیے پس دور کرو غم اوسکا بیچ مدت زندگانی اوسکی کے یعنی کہو کہ غم نکہا کچہ ڈر نہیں شفا
پاویگا تو دراز ہوگی عمر تیری اس لیے کہ یہہ نہیں پھیرتا کسی چیز کو کہ مقدر ہے اور خوش ہوجاتا ہے دل اوسکا نقل کی یہہ ترمذی اور ابن ماجہ
نے اور کہا ترمذی نے یہہ حدیث غریب ہے ف کہا ہے بعضون نے مستحب ہے مریض کے لیے مسواک کرنی جبکہ قریب ہو وقت نزع کا
چنانچہ حضرت سے منقول ہے صحیحین میں کرنا مسواک کا وقت انتقال کے اور کہا ہے بعضون نے کہ اس سے سہل ہوتا ہے نکلنا
روح کا اور اسیطرح مستحب ہے لگانا خوشبو کا واسطے ملائکہ کے اور اسیطرح مستحب ہے پہننا پاکیزہ کپڑوں کا اور اسیطرح پڑھنا نماز کا اور اسیطرح
نہانا مستحب ہے ۰ ع ۰ وعن سليمان بن صرد قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من قتله بطنه لم يعذب
في قبره رواه احمد والترمذي وقال هذا حديث غريب اور روایت ہے سلیمان بن صرد سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ
وسلم نے جسکو کہ مارا پیٹ اوسکے نے یعنی پیٹ کی علت سے مرگیا مثل استسقا کے اور دستون وغیرہ کے نہیں عذاب کیا جاویگا بیچ قبر اپنی کے
روایت کی یہہ احمد اور ترمذی نے اور کہا ترمذی نے یہہ حدیث غریب ہے ف اس لیے کہ بسبب سختی اس مرض کے جھڑجاتے ہیں گناہ اور یہہ
شہید مرتا ہے جیسیکہ اوپر گذر چکا ہے اور شہید کی حق میں صحیح مسلم میں ایک حدیث آئی ہے کہ شہید کے لیے بخشی جاتی ہے ہر چیز یعنی سب گناہ
سوای دین کے یعنی حقوق آدمیون کے واللہ تعالی اعلم ع ۰

الفصل الثالث فصل تیسری

عن انس قال كان غلام يهودي يخدم النبي صلى الله عليه وسلم فمرض فاتاه النبي صلى الله عليه وسلم يعوده فقعد عند رأسه فقال له اسلم فنظر الى ابيه وهو عنده فقال اطع ابا القاسم فاسلم فخرج النبي صلى الله عليه وسلم وهو يقول الحمد لله الذي انقذه من النار رواه البخاري روایت ہے انس سے کہ کہا تھا ایک لڑکا یہودی خدمت کرتا تھا نبی
صلی اللہ علیہ وسلم کی پس بیمار ہوا وہ پس آئے اوسکے پاس حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم عیادت کو پس بیٹھے نزدیک سر اوسکے کے پھر کہا اوسکو اسلام لا تو پس دیکھا لڑکے نے
طرف باپ اپنے کے اور وہ تھا پاس اوسکے پس کہا باپ اوسکے نے اطاعت کر ابوالقاسم کی یعنی حضرت کی پس اسلام لایا پھر نکلے حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور وہ کہتے تھے
تعریف ہے واسطے اللہ کے ایسا اللہ کہ بچایا اوسکو آگ سے یعنی بسبب اسلام لانے کے نقل کی یہہ بخاری نے ف بیٹھنا
نزدیک سر اوسکے کے سر کے پاس بیٹھنا مستحب ہے عیادت میں اور اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جائز ہے خدمت کروانی کافر ذمی سے
اور جائز ہے عیادت اوسکی اور کتاب خزانہ میں لکھا ہے کہ نہیں مضائقہ ساتھ عیادت یہودی کے اور اختلاف کیا ہے علما نے بیچ عیادت مجوسی کے
اور فاسق کے بھی عیادت کرنے میں اختلاف کیا ہے اور صحیح تر یہہ ہے کہ کچہ مضائقہ نہیں اور ظاہر اس حدیث کا مؤید ہے
مذہب امام ابوحنیفہ کا وہ کہتے ہیں اسلام لانا لڑکے کا صحیح ہے اور لکھا ہے علما نے کہ نام اوس لڑکے کا عبدالقدوس تھا ۰ ع ۰ ح ۰
وعن ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من عاد مريضا نادى مناد من السماء طبت وطاب ممشاك وتبوأت من الجنة منزلا رواه
ابن ماجة اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ عیادت کرے بیمار کی پکارتا ہے پکارنے والا یعنی فرشتہ آسمان سے خوش رہو تم
تجکو دنیا میں اور آخرت میں اور اچھا ہوئے چلنا تیرا آخرت میں یا دنیا میں اور پکڑا تونے بہشت میں ایک مرتبہ نقل کی یہہ ابن ماجہ نے ف اس میں اشارہ ہے اسکی طرف کہ
عیادت کرنی بیمار کی اللہ کے لیے افضل ہے ح ۰ وعن ابن عباس قال ان عليا خرج من عند النبي صلى الله عليه وسلم في وجعه الذي توفي فيه فقال
الناس يا ابا الحسن كيف اصبح رسول الله صلى الله عليه وسلم قال اصبح بحمد الله بارئا رواه البخاري اور روایت ہے ابن عباس سے کہ کہا تحقیق
حضرت علی نکلے حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے بیچ اوس بیماری حضرت کی کہ وفات پائی بیچ اوسکے پس کہا لوگون نے اے ابوالحسن کیسی ہے حضرت علی کی کس طرح صبح کی سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم

وسلم نے کہ صبح کی شکر خدا کا اچھی ہونیوالی بیماری سے یعنی شکر کر کے اچھے ہیں نقل کی یہ بخاری نے **ف** معنی یہ ہیں کہ قریب صحت ہیں یہ اونکے سننے والے گمان ہو سکے کہا بالطریق فال نیک کے اسی سبب سے کہ جو کوئی حال بیمار کا پوچھے اسطرح جواب نیک دے

وعن عطاء بن أبي رباح قال قال لي ابن عباس ألا أريك امرأة من أهل الجنة قلت بلى قال هذه المرأة السوداء أتت النبي صلى الله عليه وسلم فقالت يا رسول الله إني أصرع وإني أتكشف فادع الله لي فقال إن شئت صبرت ولك الجنة وإن شئت دعوت الله أن يعافيك فقالت أصبر فقالت إني أتكشف فادع الله أن لا أتكشف فدعا لها متفق عليه اور روایت ہے عطا بن ابی رباح سے کہ کہا کہا مجھ سے ابن عباس نے کیا نہ دکھلاؤں میں تجکو ایک عورت اہل بہشت سے کہا میں نے ہاں کہا یہ عورت کالی آئی یہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پس کہا اے رسول خدا کے تحقیق میں مرگی کی بیماری میں مبتلا ہوتی ہوں اور میں ڈرتی ہوں ستر کھل جانے سے حالت بیخودی میں پس دعا کرو اللہ سے میرے لیے پس فرمایا اگر چاہے تو صبر کر اور تیرے لیے بہشت اور اگر چاہے تو دعا کروں میں اللہ سے یہ کہ شفا دے تجکو پس کہا عورت نے صبر کرونگی پھر کہا عورت نے کہ تحقیق میں ڈرتی ہوں ستر کھل جانے سے پس دعا کیجیے اللہ سے یہ کہ نہ کھلوں میں پس دعا کی حضرت نے واسطے اوسکے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** نام اوس عورت کا سعیرہ تھا یا سقیرہ یا شکیرہ ساتھ تین سین مہملہ کے اور ایک روایت میں آیا ہے کہ وہ کنگھی کرنیوالی حضرت خدیجہ کی تھی اور اس میں اشارہ ہے طرف اسکے کہ جائز ہے ترک کرنا دوا اور دعا کا ساتھ صبر کرنیکے بلا پر اور راضی ہونے کے قضا پر بلکہ ظاہر اس حدیث کا دلالت اسپر کرتا ہے کہ ہمیشہ رہنا مرض کا ساتھ صبر کے افضل ہے عافیت سے لیکن بہ نسبت بعض افراد کے یعنی ان لوگوں کے کہ نہ معطل کرے مرض نفع رسانی مسلمانوں کی سے اور دلالت کرتا ہے اسپر کہ چھوڑ دینا دوا کا افضل ہے اگرچہ دوا کرنی سنت ہے ساتھ حدیث ابی داؤد کے کہ کہا صحابہ نے کیا دوا کریں ہم فرمایا دوا کرو اس لیے کہ اللہ تعالیٰ نے نہیں پیدا کی ہے کوئی بیماری مگر کہ رکھی ہے اوسکی دوا سوا بڑھاپے کے اور دوا کرنی منافی توکل کے نہیں اس لیے کہ اسیر کرنا اسباب کا ہے اور حضرت نے بھی دوا کی ہے حالانکہ حضرت سردار ہیں متوکلوں کے اور باوجود اسکے ترک کرنا دوا کا ازراہ توکل کے جیسے کیا حضرت ابوبکرؓ نے فضیلت ہے

وعن يحيى بن سعيد قال إن رجلا جاءه الموت في زمن رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال رجل هنيئا له مات ولم يبتل بمرض فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم ويحك ما يدريك لو أن الله ابتلاه بمرض فكفر عنه من سيئاته رواه مالك مرسلا اور روایت ہے یحییٰ بن سعید سے کہ کہا یہ کہ ایک شخص آئی اوسکو موت یعنی اچانک بیچ زمانے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پس کہا ایک دوسرے شخص نے مبارک ہووے واسطے اسکے مرگ کہ مرا اور نہیں گرفتار ہوا ساتھ کسی مرض کے پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے وائے تجکو کس چیز نے معلوم کروایا تجکو یعنی نہ تعریف کر یہ بیماری نیکی اگر تحقیق اللہ تعالیٰ مارتا اوسکو ساتھ بیماری کے پس دور کرتا برائیاں اوسکی نقل کی یہ مالک نے بطریق ارسال کے

وعن شداد بن أوس والصنابحي أنهما دخلا على رجل مريض يعودانه فقالا له كيف أصبحت قال أصبحت بنعمة قال شداد أبشر بكفارات السيئات وحط الخطايا فإني سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول إن الله عز وجل يقول إذا أنا ابتليت عبدا من عبادي مؤمنا فحمدني على ما ابتليته فإنه يقوم من مضجعه ذلك كيوم ولدته أمه من الخطايا ويقول الرب تبارك وتعالى أنا قيدت عبدي وابتليته فأجروا له ما كنتم تجرون له وهو صحيح رواه أحمد اور روایت ہے شداد بن اوس اور صنابحی سے یہ کہ داخل ہوئے دونوں ایک شخص بیمار پر عیادت کرتے تھے اوسکی پس کہا دونوں نے اوسکو کس طرح صبح کی تو نے کہا صبح کی میں نے ساتھ نعمت کے یعنی بہت رضا و تسلیم تقصیر کر اور حال خوش رکھتا ہوں کہا شداد نے خوشخبری ہو تجھ

جھڑ جاتی ہین اور بندہ ہو جاتا ہے خطاؤن سے کہ اس سبب سے کہ تحقیق سنا ہے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے کہ تحقیق اللہ عز وجل
فرماتا ہے جس وقت کہ مین مبتلا کرتا ہون بندہ مومن کو اپنے بندون مین سے پس تعریف کرتا ہے میری اوپر مبتلا کرنے میری کے اوسکو پس تحقیق
وہ کھڑا ہوتا ہے اوس خوابگاہ اپنی سے کہ جہان بیمار پڑا تھا پاک ہو کر گناہون سے مانند اوس دن کے کہ جنا تھا اوسکو ماں اوسکی نے پاک گناہون سے
اور فرماتا ہے پروردگار برکت والا اور بلند یعنی قید کیا بندے اپنے کو اور آزمایا اوسکو پس جاری رکھو اور لکھو واسطے اوسکے وہ عمل کہ تھے تم
جاری کرتے اور لکھتے واسطے اوسکے اوس حالت مین کہ وہ تندرست تھا نقل کی یہ احمد نے ۞ وعن عائشة قالت قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا
كثرت ذنوب العبد ولم يكن له ما يكفرها من العمل ابتلاه الله بالحزن ليكفرها عنه رواه احمد اور روایت ہے حضرت عائشہ سے کہ فرمایا رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نے جس وقت بہت ہو جاتے ہین گناہ بندے کے اور نہین ہوتی واسطے اوسکے کوئی چیز اعمال نیک سے کہ جبار کرے اونکو مبتلا کرتا ہے اللہ اوسکو ساتھ غم کے تاکہ جبار کرے گناہون کو
اوس غم کے سبب سے نقل کی احمد نے ف ایک روایت مین آیا ہے کہ اللہ تعالی دوست رکھتا ہے ہر قلب غمگین کو روایت کی یہ طبرانی اور حاکم نے ۞
وعن جابر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من عاد مريضا لم يزل يخوض الرحمة حتى يجلس فاذا جلس
اغتمس فيها رواه مالك واحمد اور روایت ہے جابر سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ عیادت کرتا ہے بیمار کی ہمیشہ
پیٹھا رہتا ہے دریای رحمت مین یہانتک کہ بیٹھے پاس بیمار کے پس جس وقت بیٹھتا ہے ڈوب جاتا ہے دریای رحمت مین نقل کی یہ مالک اور احمد نے
وعن ثوبان ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال اذا اصاب احدكم الحمى فان الحمى قطعة من النار فليطفئها
عنه بالماء فليستنقع في نهر جار وليستقبل جريته فيقول بسم الله اللهم اشف عبدك وصدق رسولك بعد صلوة
الصبح قبل طلوع الشمس ولينغمس فيه ثلث غمسات ثلثة ايام فان لم يبرأ في ثلث فخمس فان لم يبرأ في خمس فسبع
فان لم يبرأ في سبع فتسع فانها لا تكاد تجاوز تسعا باذن الله عز وجل رواه الترمذي وقال هذا حديث غريب
اور روایت ہے ثوبان سے یہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس وقت کہ پہنچے ایک تمھارے کو تپ پس تحقیق تپ جو ہے ٹکڑا ہے آگ کا پس چاہیے
کہ بجھاوے اوسکو اپنے سے ساتھ پانی کے پس چاہیے کہ داخل ہو نہر جاری مین اور کھڑا ہو سامنے بہاؤ پانی کے پس کہے شفا طلب
کرتا ہوا ساتھ نام اللہ کے یا الہی شفا دے بندے اپنے کو اور سچا کر رسول اپنے کو یعنی کر اوس کے اس قول کو سچا اس طرح کہ شفا دے مجھکو کرے یہ
فعل بعد نماز صبح کے پہلے نکلنے آفتاب کے اور مارے اوسمین تین غوطے تین دن پس اگر نہ اچھا ہوا تین دن مین پھر پانچ دن پس اگر نہ اچھا ہوا پانچ دن مین پس سات دن پس اگر
نہ اچھا ہوا سات دن مین پس نو دن پس تحقیق تجاوز کرے گی تپ نو دن سے ساتھ حکم اللہ عز وجل کی یعنی بعد اس عمل کے جاتی رہے گی نقل کی
یہ ترمذی نے اور کہا یہ حدیث غریب ہے ف لفظ ولینغمس بیان ہے فلیستنقع کا اور یہ عبارت احتمال رکھتی ہے کہ تین غوطے تین روز مین ہون
اور یہ بھی احتمال ہے کہ ہر روز تین ہون اور یہ علاج مخصوص ہے ساتھ بعض انواع تپ صفراوی کے کہ اہل حجاز کو ہوتی ہے اس لیے کہ بعض تپ مین کہ پانی مضر ہوتا ہے اور باعث ہلاکت
ہوتا ہے پس نہین لائق ہے مریض کو اوسکے لیے نہانا مگر بعد مشورت طبیب حاذق ثقہ کے اور کہا خطابی نے کہ غلطی کی ایک شخص نے پس غوطہ
ملا پانی مین بسبب تپ کے پس رک گئی حرارت اندر بدن اوسکے کے پس سخت بیمار رہا قریب تھا کہ ہلاک ہو جاوے پس جب اچھا ہوا
بری ایک بات منہہ سے نکالی کہ اوسکا ذکر کرنا خوب نہین اور یہ نہ سمجھا کہ اس مسئلہ مین بسبب نہ جاننے معنی حدیث کے برا یعنی یہہ نہ جانا کہ
یہہ حکم ہر طرح کی تپ کے لیے نہین ہے ۞ وعن ابي هريرة قال ذكرت الحمى عند رسول الله صلى الله عليه وسلم
فسبها رجل فقال النبي صلى الله عليه وسلم لا تسبها فانها تنفي الذنوب كما تنفي النار خبث الحديد رواه ابن ماجة اور روایت ہے

ابی ہریرہ سے کہا ذکر کی گئی تپ نزدیک رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پس برا کہا اسکو ایک شخص نے پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم
نے مت برا کہہ اسکو اس لیے کہ یہہ تپ دور کرتی ہے گناہونکو جیسے کہ دور کرتی ہے آگ میل لوہے کو نقل کی یہہ ابن ماجہ نے **ف**
پس شکرگزاری چاہیے نہ کہ ناشکری لکھا ہے مشائخ رحمہم اللہ نے کہ بلا میں بھی شکر کرنا چاہیے جیسے کہ نعمت میں اسلیے کہ بلا نازل کرنے میں بھی
مہربانی خفیہ ہے ۰ ح ۰ **وعنہ** قَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَادَ مَرِیْضًا فَقَالَ اَبْشِرْ فَاِنَّ اللّٰہَ تَعَالٰی یَقُوْلُ
ھِیَ نَارِیْ اُسَلِّطُھَا عَلٰی عَبْدِیَ الْمُؤْمِنِ فِی الدُّنْیَا لِتَکُوْنَ حَظَّہٗ مِنَ النَّارِ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ رَوَاہُ اَحْمَدُ وَابْنُ مَاجَۃَ وَالْبَیْھَقِیُّ
فِیْ شُعَبِ الْاِیْمَانِ اور روایت ہے اونہیں سے کہ کہا تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے عیادت کی ایک بیمار کی پس فرمایا خوش وقت ہو اسلیے
کہ اللہ تعالی فرماتا ہے تپ آگ ہے میری غالب کرتا ہوں اوسکو اپنے بندے مومن پر دنیا میں تاکہ ہو بدلا اوسکے حصہ اوسکا آگ دوزخ سے دن قیامت کے
نقل کی یہہ احمد اور ابن ماجہ نے اور بیہقی نے شعب الایمان میں **ف** یعنی یہہ جو فرمایا ہے اللہ تعالی نے وَاِنْ مِّنْکُمْ اِلَّا وَارِدُھَا یعنی نہیں کوئی
تم میں سے مگر کہ داخل ہوگا دوزخ میں یعنی قیامت کو پس مومن کو تپ چڑھتی ہے دنیا میں برابر داخل ہونیکے یہہ حصہ اوسکا ہے اوس سے
یعنی عذاب جو بسبب داخل ہونیکے ہوگا اوس سے امن میں رہیگا اوسکے بدلے یہان تپ آتی ہے اور داخل ہونا سب کو ہوگا اسلیے
کہ پل صراط دوزخ پر کھڑا ہوگا اوسپر سے سب گذرینگے لیکن مومن کے ساتھ قید کامل کی لگانی چاہیے یعنی یہہ بات مومن کامل کے لیے
ہوتی ہے یہہ اسلیے کہا کہ بعضے گنہگار مومن عذاب دیے جاوینگے ساتھ آگ کے پس وہ اس قید سے نکل جاوینگے ۰ ع ۰ ومولانا
وعن اَنَسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ الرَّبَّ سُبْحَانَہٗ وَتَعَالٰی یَقُوْلُ وَعِزَّتِیْ وَجَلَالِیْ لَا اُخْرِجُ اَحَدًا
مِنَ الدُّنْیَا اُرِیْدُ اَغْفِرُ لَہٗ حَتّٰی اَسْتَوْفِیَ کُلَّ خَطِیْئَۃٍ فِیْ عُنُقِہٖ بِسَقَمٍ فِیْ بَدَنِہٖ وَاِقْتَارٍ فِیْ رِزْقِہٖ رَوَاہُ رَزِیْنٌ
اور روایت ہے انس سے یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تحقیق رب پاک و برتر فرماتا ہے قسم ہے عزت اپنی کی اور بزرگی اپنی کی نہیں
نکالونگا میں کسیکو دنیا میں سے کہ ارادہ کرتا ہوں میں کہ بخشوں میں اوسکو یہانتک کہ پورا دوں میں بدلا ہر گناہ کا کہ اوسکی گردن پر ہے
بسبب بیماری کے بیچ بدن اوسکے کے اور تنگی کے بیچ رزق اوسکے کے نقل کی یہہ رزین نے **ف** یعنی گناہ جو اوسکے ذمہ ہوتے ہیں بدلا
اوسکا دنیا میں دیدیتا ہوں کہ بیمار اور محتاج کرتا ہوں پس بخشا جاتا ہے اور عذاب آخرت سے نجات پاتا ہے مقصود یہہ کہ فقر اور بیماری
بلا دور کرتے ہیں گناہوں کو ۰ ح ۰ **وعن** شَقِیْقٍ قَالَ مَرِضَ عَبْدُ اللّٰہِ فَعُدْنَاہُ فَجَعَلَ یَبْکِیْ فَعُوْتِبَ فَقَالَ اِنِّیْ لَا اَبْکِیْ
لِاَجْلِ الْمَرَضِ لِاَنِّیْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ الْمَرَضُ کَفَّارَۃٌ وَاِنَّمَا اَبْکِیْ اَنَّہٗ اَصَابَنِیْ عَلٰی حَالِ
فَتْرَۃٍ وَلَمْ یُصِبْنِیْ فِیْ حَالِ اجْتِھَادٍ لِاَنَّہٗ یُکْتَبُ لِلْعَبْدِ مِنَ الْاَجْرِ اِذَا مَرِضَ مَا کَانَ یُکْتَبُ لَہٗ قَبْلَ اَنْ یَّمْرَضَ فَمَنَعَہٗ
مِنْہُ الْمَرَضُ رَوَاہُ رَزِیْنٌ اور روایت ہے شقیق سے کہ کہا بیمار ہوئے عبد اللہ بن مسعود پس عیادت کی ہمنے اونکی پس شروع کیا رونا
پس غصہ کیا لوگوں نے اونپر یعنی اس گمان پر کہ وہ رنج بیماری اور محبت حیات سے روتے ہیں پس کہا تحقیق میں نہیں روتا واسطے بیماری کے
اسلیے کہ میں نے سنا ہے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے بیماری سبب ہے جھڑنے گناہ کا اور سوا اسکے نہیں کہ روتا ہوں
میں اسلیے کہ پہنچی مجکو بیماری بیچ حالت سستی یعنی بڑھاپے کے اور نہیں پہنچی مجکو حالت قوۃ یعنی جوانی میں سو اسلیے کہ لکھا جاتا ہے ہم
واسطے بندے کے ثواب جسوقت کہ بیمار ہوتا ہے جیسا کہ لکھا جاتا تھا اوسکے لیے پہلے بیمار ہونے کے پس باز رکھا اوس بندے کو اوس
عمل سے بیماری نے نقل کی یہہ رزین نے **ف** یعنی ایام جوانی کی حالت صحت میں عمل بہت ہوتے ہیں بیماری میں بھی بہت لکھے جاتے

اور بڑھاپے کی حالت صحت میں عمل کم ہو سکتے ہیں دو بیماری میں بھی قلم لکھتے ہیں کو اسکی جوانی میں بیمار ہوتا کہ عمل بہت لکھتے۔ ح د **وعن**
أَنَسٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَعُوْدُ مَرِيْضًا إِلَّا بَعْدَ ثَلٰثٍ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَالْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْإِيْمَانِ
اور روایت ہے انس سے کہ کہا تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نہیں عیادت کرتے کسی مریض کی مگر بعد تین دن کے نقل کی یہہ ابن ماجہ نے اور بیہقی
نے شعب الایمان میں **ف** جمہور علما کا یہ مذہب ہے کہ عیادت مقید ساتھ کسی ماضی کی تعین جب چاہے کرے خواہ اول ہو خواہ آخر اور کہا ہے کہ یہہ حدیث
ضعیف ہے اور بعضوں نے کہا کہ یہہ حدیث موضوع ہے ح د **وعن** عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ إِذَا دَخَلْتَ عَلٰى مَرِيْضٍ فَمُرْهُ يَدْعُوْ لَكَ فَإِنَّ دُعَاءَهُ كَدُعَاءِ الْمَلَائِكَةِ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہے عمر بن الخطاب سے
کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جب داخل ہو تو بیمار پاس پس کہہ اوسکو کہ دعا کرے تیرے لیے اسواسطے کہ دعا اوسکی مانند دعا فرشتون کے
ہے نقل کی یہہ ابن ماجہ نے **ف** مانند دعا ملائکہ کے سبب اسلیے کہ بیمار کو مشابہت ملائکہ کے ساتھ بہت ہوتی ہے بسبب بخشے گئے گناہ
یا بسبب ہمیشہ یاد کرنے کے اللہ کو اور دعا اور زاری اور التجا کرنے کے ح ع د **وعن** ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ مِنَ السُّنَّةِ تَخْفِيْفُ
الْجُلُوْسِ وَقِلَّةُ الصَّخَبِ فِي الْعِيَادَةِ عِنْدَ الْمَرِيْضِ قَالَ وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا كَثُرَ لَغَطُهُمْ وَاخْتِلَافُهُمْ
قُوْمُوْا عَنِّيْ رَوَاهُ رَزِيْنٌ اور روایت ہے ابن عباس سے کہ کہا سنت سے ہے کم بیٹھنا اور کم غل کرنی عیادت میں نزدیک بیمار کے کہا
ابن عباس نے فرمایا رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جب بہت ہوئے غل اور اختلاف صحابہ میں اوٹھہ کھڑے رہو میرے پاس سے نقل کی
یہہ رزین نے **ف** یعنی اس سے معلوم ہوا کہ غل کرنی بیمار کے پاس مکروہ ہے اور تفصیل اسکی یہہ ہے کہ روایت ہے ابن عباس سے کہ جب
حضرت کا انتقال کا وقت قریب پہنچا اور لوگ گھر میں بہت سے تھے چنانچہ اونمین حضرت عمر بھی تھے فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے لاؤ یعنی
دوات وغیرہ لکھو نمین تمہارے لیے خط یعنی وصیت نامہ کہ نہ گمراہ ہو تم بعد اسکے پس کہا حضرت عمرؓ نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پر بیماری
غالب ہے اور تمہارے پاس قرآن موجود ہے کافی ہے تمکو کتاب اللہ پس اختلاف کیا اہل بیت نے اور اور لوگون نے کہ بعضا کہتا تھا لاؤ حضرت کے
پاس یعنی دوات وغیرہ لکھدین واسطے تمہارے رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم اور بعضا اون میں سے کہتا تھا جو کچھ کہ حضرت عمرؓ نے کہا پس جب بہت
ہوئی غل اور اختلاف فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اوٹھہ کھڑے رہو میرے پاس سے یہہ روایت بخاری و مسلم میں ہے رافضی اس سے
یہہ نکالتے ہین کہ حضرت خلافت کے مقدمہ مین کچھہ لکھنے حضرت عمرؓ نے منع کیا جواب اسکا ابن حجر نے یہہ لکھا ہے کہ گویا حضرت
صلی اللہ علیہ وسلم نے جب ارادہ کیا لکھنے کا پس واقع ہوا اختلاف دلمین آیا حضرت کے کہ مصلحت بیچ نہ لکھنے کے ہے پس چھوڑ دیا
حضرت نے لکھنا اپنے اختیار سے کیونکہ حضرت اگر مصمم ارادہ کرتے ایک چیز کے لکھنے کا تو مقدور نہ تھا حضرت عمر وغیرہ کا کہ دم مارتے
اوسمین اور بعد اس قصہ کے حضرت زندہ رہے قریب تین دن کے کہ نہ تھی حضرت پاس عمرؓ اور نہ صحابہ بلکہ اہل بیت مثل حضرت علیؓ
اور عباس کے حاضر رہتے تھے پس اگر مصلحت دیکھتے حضرت بیچ لکھنے کے خلافت وغیرہ کے مقدمہ مین تو ضرور لکھتے اوسکو علاوہ اسکے
اکتفا کیا حضرت نے خلافت کے مقدمہ مین ساتھ اوس چیز کے کہ قریب نص جلی کے تھی یعنی امام کرنا حضرت ابو بکرؓ کا لوگون کے لیے اپنی بیماری
مین اور اسی سبب سے کہا حضرت علیؓ نے سبھون کے سامنے جبکہ خطبہ پڑھا واسطے بیعت کرنیکے ابی بکرؓ سے کہ پسند کیا حضرت ابو بکر کو
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے واسطے دین ہمارے کے کیا نہ پسند کرین ہم اونکو واسطے دنیا اپنی کے تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
نے بھیجا کسیکو حضرت ابو بکر کے پاس کہ نماز پڑھا لوگونکو اور مین بیٹھا ہوا تھا اونکے پاس دیکھتے تھے مجھے یعنی اور باوجود اسکے مجھے امام کیا

اور ابوبکر ان مین سے ہین کہ فرمایا ہے اللہ تعالی نے جنکے حق مین اپنی قولوں کو ثانی اثنین اور کہا ابوسفیان بن حرب نے حضرت علی سے اگر چاہے تو تو البتہ بھر دون میدان مدینہ کا ابوبکر کی لڑائی کے لیے گھوڑون اور پیادون سے پس غصہ ہوئے اوپر حضرت علی اور برا کہا اور ڈانٹا اوسکو تا جان لیوے وہ اور اور لوگ یہہ کہ ابوبکر ایسے خلیفہ ہین کہ نہین شک بیچ حقیت خلافت اون کی کوح ہ

وعن انس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم العیادۃ فواق ناقۃ وفی روایۃ سعید بن المسیب مرسلا افضل العیادۃ سرعۃ القیام رواہ البیہقی فی شعب الایمان اور روایت ہے انس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ افضل زمانہ عیادت کا اسقدر اوس زمانے کے ہے کہ درمیان دو دفعہ دوہنے اونٹنی کے اور بیچ روایت سعید بن مسیب کے بطریق ارسال کے بہترین عیادت کی وہ عیادت ہے کہ اوسمین جلدی اوٹھ کھڑا ہو نقل کی یہہ بیہقی نے شعب الایمان مین ف حاصل پہلی روایت کا یہہ ہے کہ اونٹنی کا دودھ دو بار یا تین بار کرکر دوہتے ہین ایکبار دوہا پھر ذرا ٹھہر گئے اور بچہ کو تھنون سے لگا دیا تا دودھ خوب اوترے پھر دوہا پس بیچ دو بار دوہنے کے درمیان مین زمانہ تھوڑا سا ہوتا ہے پس فرمایا کہ افضل یہہ ہے کہ عیادت کے لیے جاوے تو اسقدر ٹھہرے تا بیمار تکلیف نپاوے ایک شخص کہتے ہین کہ ہم سری سقطی کی عیادت کو گئے اونکو مرض الموت تہا پس بہت بیٹھے ہم اونکے پاس اور اونکو پیٹ مین درد تہا پھر کہا ہمنے اونکو دعا کرو ہمارے لیے اوںھون نے کہا یا الہی سکہا انکو کیفیت عیادت کرنے مریض کی غرض کہ اونھون نے اشارہ کیا کہ کم بیٹھنا چاہیے بیمار کے پاس جب اوسکی عیادت کے لیے جاوے اور جس صورت مین جانے کہ بیمار زیادہ بیٹھنے کو دوست رکھتا ہو بسبب یارانے کے یا تبرک کے یا خدمت کرینکے تو وہ مستثنی ہے یعنی اوس صورت مین جلدی اوٹھنا افضل نہین ح ہ

وعن ابن عباس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم عاد رجلا فقال لہ ما تشتھی قال اشتھی خبز بر قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم من کان عندہ خبز بر فلیبعث الی اخیہ ثم قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذا اشتھی مریض احدکم شیئا فلیطعمہ رواہ ابن ماجۃ اور روایت ہے ابن عباس سے یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے عیادت کی ایک شخص کی پس فرمایا واسطے اوسکے کس چیز کو کھانیکو دل چاہتا ہے تیرا کہا اوسنے دل چاہتا ہے میرا گیہون کی روٹی کھانے کو فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جسکے پاس ہو روٹی گیہون کی پس چاہیے کہ بھیج دے طرف بھائی اپنے کے پھر فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جسوقت کہ خواہش کرے بیمار ایک تم مین سے کسی چیز کی پس چاہیے کہ کھلاوے اوسکو نقل کی یہہ ابن ماجہ نے ف مراد خواہش سے خواہش صادق ہے اور وہ نشانی صحت کی ہے اور یہہ بھی ہے کہ کبھی نقصان نہین کرتا بعضی بیمارون کو کھانا اوس چیز کا کہ دل چاہے اگر تھوڑی ہو بلکہ تقویت اور صحت ہوتی ہے ولیکن یہہ بات اوس چیز مین ہے کہ ضرر اوسکا غالب نہو حاصل کلام کا یہہ کہ یہہ حکم جو فرمایا کلی نہین جزئی ہے یعنی سبکے لیے نہین ہے بعضون کے لیے ہے اور طیبی نے کہا کہ یہہ مبنی ہے توکل پر یا ناامیدی پر حیات کے یعنی جسکے جینے کی توقع نہووے اوسکے لیے فرمایا کہ جو مانگے کھلا دو اوسکو ح ہ وعن عبد اللہ بن عمرو قال توفی رجل بالمدینۃ ممن ولد بھا فصلی علیہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال یا لیتہ مات بغیر مولدہ قالوا ولم ذلک یا رسول اللہ قال ان الرجل اذا مات بغیر مولدہ قیس لہ من مولدہ الی منقطع اثرہ فی الجنۃ رواہ النسائی وابن ماجۃ اور روایت ہے عبد اللہ بن عمرو سے کہ کہا وفات ہوئی ایک شخص کی مدینہ مین اون شخصون مین سے کہ پیدا کیا گیا تھا مدینہ مین پس نماز جنازہ پڑھی اوسپر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پھر فرمایا کاشکے مرا ہوتا بغیر جگہہ پیدائش اپنی سبکے

... ہوا جو بستی وطن سے یعنی رسول خدا کے فرمایا تحقیق آدمی جسوقت مرتا ہے غیر وطن اپنے مین ناپا جاتا ہے واسطے اوسکے وطن اوسکے سے تا منقطع ہونے نشان قدم اوسکے کے جنت مین نقل کی یہہ نسائی اور ابن ماجہ نے **ف** یعنی جب آدمی سفر مین مرتا ہے تو جتنی مسافت اوسکے وطن مین اور اوس جگہ مین کہ مرا ہو موتی ہے اوسقدر جنت مین جگہ اوسکو ملتی ہے اور ظاہر یہہ معلوم ہوتا ہے کہ مراد سفر سے سفر طاعت ہو یعنی جہاد وغیرہ وع ہ د مولانا ہ **وعن** ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَوْتُ غُرْبَۃٍ شَہَادَۃٌ رَوَاہُ ابْنُ مَاجَۃَ اور روایت ہے ابن عباس سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مرنا مسافرۃ مین شہادۃ ہے نقل کی یہہ ابن ماجہ نے **وعن** اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ مَاتَ مَرِیْضًا مَاتَ شَہِیْدًا اَوْ وُقِیَ فِتْنَۃَ الْقَبْرِ وَغُدِیَ وَرِیْحَ عَلَیْہِ بِرِزْقِہٖ مِنَ الْجَنَّۃِ رَوَاہُ ابْنُ مَاجَۃَ وَالْبَیْہَقِیُّ فِیْ شُعَبِ الْاِیْمَانِ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ مریض بیمار ہو کر مرتا ہے شہید ہو یا بچایا جاتا ہے فتنہ قبر کے اور دیا جاتا ہے وقت صبح کے اور وقت شام کے یعنی ہمیشہ روزی اپنی بہشت سے نقل کی یہہ ابن ماجہ نے اور بیہقی نے شعب الایمان مین **ف** صحیح نسخون مین لفظ مریضًا ہی کا واقع ہوا ہے اور بعضے نسخون مین متغیر کر کے غریبًا لکھدیا ہے بدلے مریضًا کے لیکن واقع ہوا ہے صحیح ابن ماجہ مین مرابطًا اسی سبب سے لکھا ہے سیرک نے اپنے نسخہ کے حاشیہ مین صواب مرابطًا یعنی صواب لفظ مرابطًا کا ہے پھر اوسکے نیچے لکھا ہے کذا فی سنن ابن ماجۃ فی باب ما جاء من مات مرابطًا مات شہیدًا پھر بعضون نے مرض سے مرض عام مراد لیا ہے اور بعضون نے مرض خاص یعنی استسقاء مراد لیا ہے اور بعضون نے اسہال اور کہتا ہون مین یعنی ملا علی قاری کہتے ہین کہ ان قیدون کی کچھہ حاجت نہین بلکہ حدیث مین غلطی کی ہے راوی نے ساتھہ اتفاق حفاظ کے کہ حدیث من مات مرابطًا ہے نہ من مات مریضًا دع د **وعن** الْعِرْبَاضِ بْنِ سَارِیَۃَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ یَخْتَصِمُ الشُّہَدَاءُ وَالْمُتَوَفَّوْنَ عَلٰی فُرُشِہِمْ اِلٰی رَبِّنَا عَزَّ وَجَلَّ فِی الَّذِیْنَ یُتَوَفَّوْنَ مِنَ الطَّاعُوْنِ فَیَقُوْلُ الشُّہَدَاءُ اِخْوَانُنَا قُتِلُوْا کَمَا قُتِلْنَا وَیَقُوْلُ الْمُتَوَفَّوْنَ اِخْوَانُنَا مَاتُوْا عَلٰی فُرُشِہِمْ کَمَا مُتْنَا فَیَقُوْلُ رَبُّنَا اُنْظُرُوْا اِلٰی جِرَاحِہِمْ فَاِنْ اَشْبَہَتْ جِرَاحُہُمْ جِرَاحَ الْمَقْتُوْلِیْنَ فَاِنَّہُمْ مِنْہُمْ وَمَعَہُمْ فَاِذَا جِرَاحُہُمْ قَدْ اَشْبَہَتْ جِرَاحَہُمْ رَوَاہُ اَحْمَدُ وَالنَّسَائِیُّ اور روایت ہے عرباض بن ساریہ سے یہہ کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جھگڑین گے شہدا اور وہ لوگ کہ مرے ہین اپنے بچھونون پر یعنی گھرون مین مرے ہین اور شہید حقیقی نہین ہوے طرف اپنے پروردگار عز وجل کے بیچ حق اون لوگون کے کہ مرے ہین طاعون یعنی وبا سے پس کہین گے شہید یہہ یعنی جو کہ طاعون سے مرے ہین بھائی ہمارے ہین یعنی مشابہ ہمارے ہین پس ہوں وین ساتھہ ہمارے مرتبہ ہمارے مین بیان مشابہت کا یہہ ہے کہ قتل کیے گئے جیسے قتل کیے گئے ہم اور کہین گے وہ کہ وفات دیے گئے بھائی ہمارے ہین یعنی مانند ہمارے ہین مرے اپنے بچھونون پر جیسے مرے ہم پس فرماویگا پروردگار ہمارا دیکھو طرف زخمون اونکی کے پس اگر مشابہ ہون زخم اون کے زخم مارے گیون کے پس تحقیق وہ اونمین سے ہین یعنی ملحق ساتھہ اونکے ہین ثواب مین اور ساتھہ اونکے ہین یعنی حشر و مرتبہ مین پس دیکھین گے تو ناگہان زخم اونکے مشابہ ہونگے زخمون اونکی کو نقل کی یہہ احمد اور نسائی نے **ف** قتل کیے گئے ہین جیسے ہم قتل کیے گئے یعنی جیسے ہم زخمی ہو کر کفار کے ہاتھہ سے مرے و لیسے ہی ہم جنات کی نیزہ سے زخمی ہو کر مرے لکھا ہے علما نے کہ اہل طاعون کو کبھی ایسا معلوم ہوتا ہے کہ گویا کوئی اون کو نیزہ سے

مارا اسی لیے طاعون نام ہوا طعن سے یعنی نیزہ مارنے کے اور اس سے معلوم ہوا کہ جو طاعون سے مرا شہیدون میں سے ہے
اور ساتھ ہے اون کے ٥ ح ٥ وَعَنْ جَابِرٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْفَارُّ مِنَ الطَّاعُوْنِ
كَالْفَارِّ مِنَ الزَّحْفِ وَالصَّابِرُ فِيْهِ لَهٗ اَجْرُ شَهِيْدٍ رَوَاهُ اَحْمَدُ اور روایت ہے جابر سے یہ کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا کہ بھاگنے والا بیماری طاعون یعنی وبا کی سے مانند بھاگنے والے کی ہے لڑائی کفار کی سے اور صبر کرنیوالا اوس میں واسطے اوسکے ہے
ثواب شہید کا نقل کی یہ احمد نے **ف** کہا طیبی نے کہ مشابہت دی گناہ کبیرہ ہونے میں اوسی اور سا اگر اعتقاد کرے کہ اگر نہ بھاگونگا
تو ضرور مر جاونگا اور اگر بھاگونگا تو سلامت رہونگا کفر ہے اور ظاہر حدیث سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ صبر کرنے والے کو طاعون میں
ثواب شہید کا ہوتا ہے اگرچہ نہ مرے ٥ ح ٥

بَابُ تَمَنِّى الْمَوْتِ وَذِكْرِهٖ

باب بیچ حکم آرزو کرنے موت
کے اور فضیلت یاد کرنے اوسکے کے **ف** آرزو کرنی موت کی بسبب ضرر دنیا کے مانند مرض یا محتاجگی وغیرہ کے مکروہ ہے اسلیے
کہ علامت بے صبری کی اور نہ راضی ہونیکی ساتھ تقدیر الٰہی کی ہے اور واسطے محبت اور شوق دیدار الٰہی کے اور خلاص ہونیکی اس
سرای فانی اور محنت اسکی سے اور پہنچنے کی ملک آخرت اور نعمتوں اوسکی کو نشانی ایمان کی اور کمال ایمان کی ہے اوسیطرح مکروہ نہیں ہے اسلیے
خوف ضرر دین کے اور یاد کرنا موت کا کنایہ ہے اس سے کہ خوف الٰہی رکھے اور عمل کرے بمقتضای اوسکے اور توبہ اور استغفار کرے اور مقدم
رکھے نفع آخرت کو والا یاد کرنا اور یاد رکھنا موت کا بغیر عمل کے کچھ مفید نہیں بلکہ سبب قساوت قلب کا ہوتا ہے جیسا کہ یاد کرنا حق سبحانہ
کا ساتھ غفلت کے نسأل اللہ العافیۃ ٥ ح ٥

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

فصل پہلی عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَتَمَنّٰى اَحَدُكُمُ الْمَوْتَ اِمَّا مُحْسِنًا فَلَعَلَّهٗ اَنْ يَّزْدَادَ خَيْرًا وَاِمَّا مُسِيْئًا فَلَعَلَّهٗ اَنْ يَّسْتَعْتِبَ
رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ آرزو کرے ایک تمہارا مرنے کی اگر نیک کار ہے
تو پس شاید کہ زیادہ کرے نیکی یعنی بسبب درازگی عمر کے اور اگر ہے بدکار تو پس شاید کہ وہ رضامندی چاہے اللہ تعالی سے یعنی ساتھ توبہ
کرنیکے اور ادای حقوق لوگوں کی نقل کی یہ بخاری نے وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَتَمَنّٰى
اَحَدُكُمُ الْمَوْتَ وَلَا يَدْعُ بِهٖ مِنْ قَبْلِ اَنْ يَّأْتِيَهٗ اِنَّهٗ اِذَا مَاتَ انْقَطَعَ اَمَلُهٗ وَاِنَّهٗ لَا يَزِيْدُ الْمُؤْمِنَ عُمْرُهٗ اِلَّا
خَيْرًا رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے اونہیں سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ آرزو کرے ایک تمہارا مرنے کی
یعنی دل سے اور نہ دعا کرے ساتھ موت کے یعنی زبان سے پہلے اس سے کہ آوے اوسکو موت تحقیق جس وقت مرتا ہے منقطع ہوتی ہے امید اوسکی
یعنی زیادہ بھلائی کرنیکی اور تحقیق نہیں زیادہ کرتی مومن کو درازگی عمر اوسکی مگر بھلائی نقل کی یہ مسلم نے **ف** یعنی بسبب صبر کرنے
کے بلا پر اور شکر کرنے کے نعمتوں پر اور راضی رہنے کے تقدیر پر اور فرمانبرداری کرنے امر مولی کے ثواب بڑھتا ہی جاتا ہے ٥ ع ٥
وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَتَمَنَّيَنَّ اَحَدُكُمُ الْمَوْتَ مِنْ ضُرٍّ اَصَابَهٗ فَاِنْ كَانَ
لَا بُدَّ فَاعِلًا فَلْيَقُلْ اَللّٰهُمَّ اَحْيِنِيْ مَا كَانَتِ الْحَيٰوةُ خَيْرًا لِّيْ وَتَوَفَّنِيْ اِذَا كَانَتِ الْوَفَاةُ خَيْرًا لِّيْ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ
اور روایت ہے انس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ آرزو کرے ایک تمہارا مرنیکی بسبب ضرر کے کہ پہونچے اوسکو یعنی
مالی ہو یا بدنی پس اگر ہے ضرور آرزو کرنیوالا موت کی پس چاہیے کہ کہے یا الٰہی زندہ رکھ مجھکو جب تک کہ ہو زندگی بہتر میرے لیے یعنی کم
اور مار مجھکو جس وقت کہ ہو مرنا بہتر میرے لیے یعنی جنہیں نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** فتوی دیا نووی نے کہ نہیں مکروہ آرزو کرنی موت کی بسبب خوف فتنہ دینی کے بلکہ مستحب ہے

اس لیے آرزو کرنی موت کی شافعی اور عمر بن عبد العزیز وغیرہما سے اور اسیطرح مستحب ہے آرزو کرنی شہادت کی چنانچہ
اسکی تصریح ثابت ہوئی ہے حضرت عمر وغیرہ سے بلکہ ثابت ہوا ہے صحابہ سے کہ اونہوں نے آرزو کی موت کی بیچ طاعون عمواس کی پس
اس سے معلوم ہوا کہ مستحب ہے آرزو کرنی شہادت کی اگرچہ ساتھ مانند طاعون کے ہو اور مسلم میں ہے کہ جسنے مانگی شہادت صدق دل سے
دیا جاتا ہے شہادت یعنی ثواب اوسکا اگرچہ نہ ہووے شہادت اوسکو اور مستحب ہے آرزو کرنی موت کی مدینہ منورہ میں اسلیے کہ بخاری میں ہے
کہ حضرت عمر نے دعا کی اللہم ارزقنی شہادۃ فی سبیلک واجعل موتی ببلد رسولک اور زندگی مرنے سے بہتر جب تک کہ طاعت زیادہ ہو
گناہ سے اور زمانہ خالی ہو فتنہ اور محنت سے اور جب امر بالعکس ہو یعنی گناہ زیادہ ہوں طاعت سے اور زمانہ خالی نہ ہو فتنہ اور محنت سے
تو مرنا بہتر ہے جینے سے ۲ع د وَعَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اَحَبَّ لِقَاءَ
اللّٰهِ اَحَبَّ اللّٰهُ لِقَاءَهُ وَمَنْ كَرِهَ لِقَاءَ اللّٰهِ كَرِهَ اللّٰهُ لِقَاءَهُ فَقَالَتْ عَائِشَةُ اَوْ بَعْضُ اَزْوَاجِهٖ اِنَّا لَنَكْرَهُ الْمَوْتَ قَالَ
لَيْسَ ذٰلِكَ وَلٰكِنَّ الْمُؤْمِنَ اِذَا حَضَرَهُ الْمَوْتُ بُشِّرَ بِرِضْوَانِ اللّٰهِ وَكَرَامَتِهٖ فَلَيْسَ شَيْءٌ اَحَبَّ اِلَيْهِ مِمَّا اَمَامَهٗ فَاَحَبَّ
لِقَاءَ اللّٰهِ وَاَحَبَّ اللّٰهُ لِقَاءَهُ وَاِنَّ الْكَافِرَ اِذَا حُضِرَ بُشِّرَ بِعَذَابِ اللّٰهِ وَعُقُوْبَتِهٖ فَلَيْسَ شَيْءٌ اَكْرَهَ اِلَيْهِ مِمَّا اَمَامَهٗ
فَكَرِهَ لِقَاءَ اللّٰهِ وَكَرِهَ اللّٰهُ لِقَاءَهُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِيْ رِوَايَةِ عَائِشَةَ وَالْمَوْتُ قَبْلَ لِقَاءِ اللّٰهِ اور روایت ہے عبادہ بن صامت سے
کہ کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ دوست رکھے اللہ کی ملاقات کو دوست رکھتا ہے اللہ تعالی اوسکی ملاقات کو اور جو ناخوش
رکھتا ہے اللہ کی ملاقات کو ناخوش رکھتا ہے اللہ ملاقات اوسکی کو پس کہا حضرت عائشہ نے یا کسی اور نے حضرت کی بیبیوں میں سے
کہ تحقیق ہم ناخوش رکھتے ہیں مرنے کو فرمایا نہیں ہے یہ ولیکن مومن جسوقت آتی ہے اوسکو موت خوشخبری دیا جاتا ہے ساتھ راضی ہونے
خدا کے اوس سے اور بزرگ رکھنے اللہ تعالی کے اوسکو پس نہیں کوئی چیز یعنی دنیا اور زینت دنیا سے بہت پیاری طرف اوسکی اوس چیز سے
کہ آگے اوسکے ہے یعنی مرتبہ اور بزرگی نزدیک اللہ کے پس دوست رکھتا ہے مومن ملاقات اللہ کی اور دوست رکھتا ہے اللہ ملاقات اوسکی
اور تحقیق کافر جسوقت کہ حاضر ہوتی ہے اوسکو موت خبر دیا جاتا ہے ساتھ عذاب خدا کے یعنی قبر میں اور سزا اوسکی کے یعنی عذاب دوزخ
کے پس نہیں کوئی چیز ناخوش تر طرف اوسکی اوس چیز سے کہ آگے اوسکے ہے پس ناخوش رکھتا ہے کافر اللہ کی ملاقات کو اور ناخوش رکھتا ہے
اللہ اوسکی ملاقات کو یعنی دور کرتا ہے اپنی رحمت سے اور مزید نعمت سے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے اور بیچ روایت عائشہ کے اور موت
پہلی ملاقات اللہ کی ف مشہور یہ ہے کہ مراد ملاقات خدا تعالی سے موت ہے اور تحقیق یہ ہے کہ مراد ملاقات خدا تعالی سے موت
نہیں ہے بلکہ پھرنا طرف دار آخرت کی اور طلب کرنا اوس چیز کا کہ اوسکے پاس ہے اور نہ مائل ہونا طرف دنیا کے اور نہ راضی ہونا
ساتھ حیات دنیا کی پس جسنے ترک کی دنیا اور مبغوض رکھا اوسکو دوست رکھا ملاقات خدا کو اور جسنے اختیار کیا دنیا کو اور مائل ہوا
طرف اوسکے مکروہ رکھا ملاقات خدا کو پھر محبت ملاقات خدا کی لازم کرنے والی محبت موت کی ہے کہ وسیلہ اوسکا ہے اور حضرت عائشہ
یہی سمجھیں تہیں کہ مراد ملاقات خدا تعالی سے موت ہے حضرت نے اوسکو بیان فرمایا ساتھ لفظ لیس الامر کذلک کی یعنی نہیں مراد
ملاقات خدا سے موت اور یہ کہ بحکم جبلت طبعی کے محبوب ہو اور بالفعل آرزو اوسکی کرنی چاہیے بلکہ جو کوئی طالب رضای حق
کا اور مشتاق اوسکی ملاقات کا ہوتا ہے ہمیشہ بلحاظ وسیلہ ہونے اور محبت ارادی اختیاری کی محبت موت کی رکھتا ہے اور ناخوشی
اوسکا آخر وقت میں بحکم طبیعت کے پیدا ہوتا ہے جیسا کہ فرمایا ولکن المؤمن آخر تک اور موت پہلی ملاقات اللہ کی ہے یعنی نہیں

ممکن دیکھنا اللہ تعالیٰ کا پہلے موت کے بلکہ بعد اوسکے یا مراد یہ ہے کہ جو کوئی دوست رکھتا ہے ملاقات خدا کو دوست رکھتا ہے موت کو
اس لیے کہ پہونچتا ہے بسبب اوسکے طرف ملاقات خدا کے اور نہیں متصور ہے وجود ملاقات کا پہلے موت کے اور اسمین دلالت ہے
اسپر کہ ملاقات غیر ہے موت کی ع ح وَعَنْ اَبِیْ قَتَادَةَ اَنَّهٗ كَانَ يُحَدِّثُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ
سَلَّمَ مُرَّ عَلَيْهِ بِجَنَازَةٍ فَقَالَ مُسْتَرِيْحٌ اَوْ مُسْتَرَاحٌ مِنْهُ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا الْمُسْتَرِيْحُ وَالْمُسْتَرَاحُ مِنْهُ قَالَ
اَلْعَبْدُ الْمُؤْمِنُ يَسْتَرِيْحُ مِنْ نَصَبِ الدُّنْيَا وَاَذَاهَا اِلٰى رَحْمَةِ اللّٰهِ وَالْعَبْدُ الْفَاجِرُ يَسْتَرِيْحُ مِنْهُ الْعِبَادُ وَالْبِلَادُ
وَالشَّجَرُ وَالدَّوَابُّ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے ابی قتادہ سے یہ کہ وہ حدیث کرتے تھے کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
کے پاس لائے جنازہ پس فرمایا یہ راحت پانے والا ہے یا اس سے اوروں کو راحت ہوئی پس عرض کیا صحابہ نے یا رسول اللہ کون ہے
راحت پانے والا اور کون ہے جس سے اوروں کو راحت ہوتی ہے پس فرمایا بندہ مومن راحت پاتا ہے بسبب مکر رنج دنیا کے سے
اور ایذا اوسکی سے اور جاتا ہے طرف رحمت خدا کے اور بندہ فاجر یعنی گنہگار راحت پاتے ہیں شر اوسکے سے بندے اور شہر اور
درخت اور جانور نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف رنج دنیا کے سے یعنی مشقت جو بسبب اعمال و احوال کے اوٹھاتا ہے
مرنے سے اوس سے راحت پاتا ہے اور ایذا دنیا کی سے یعنی گرمی اور سردی یا ایذا اہل دنیا کے سے اس لیے کہا مسروق نے کہ نہیں
رشک لیجاتا میں کسی چیز پر بسبب کسی چیز کے مانند رشک لیجانے کے مومن پر کہ رکھا جاتا ہے قبر میں امن میں ہوتا ہے عذاب اللہ
کے سے اور راحت پاتا ہے دنیا سے اور کہا ابو داؤد نے دوست رکھتا ہوں میں موت کو واسطے اشتیاق جانے کے طرف رب اپنی کے
اور دوست رکھتا ہوں مرض کو واسطے کفارہ گناہوں کے اور دوست رکھتا ہوں فقر کو تواضع کے لیے واسطے رب اپنے کے اور
راحت پاتے ہیں بندے یوں کہ جب وہ خلاف شرع باتیں کرتا تھا اگر لوگ منع کرتے ایذا دیتا وہ اونکو اور اگر سکوت کرتے ضرر پہونچاتے
اپنے دین و دنیا کو اب جو مرا اس سے چھٹکارا پایا اور راحت پا شہروں وغیرہ کا یوں ہے کہ بسبب ہونے گناہ و ظلم کے حاصل
ہوتا ہے فساد عالم میں اور خلل پڑتا ہے ارکان دین میں اور دشمن رکھتا ہے اوسکو خدا تعالیٰ پس ایذا اوٹھاتی ہے بسبب اوسکے
زمین اور جو کچھ کہ زمین پر ہے اور بسبب شومی گناہ اوسکی کے مینہ نہیں برستا جب مرا مینہ برسا اور ہری ہوئی ہر چیز زمین پر اور راحت
پائی سبھوں نے ع ح وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ اَخَذَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَنْكِبِيْ فَقَالَ
كُنْ فِي الدُّنْيَا كَاَنَّكَ غَرِيْبٌ اَوْ عَابِرُ سَبِيْلٍ وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يَقُوْلُ اِذَا اَمْسَيْتَ فَلَا تَنْتَظِرِ الصَّبَاحَ وَاِذَا اَصْبَحْتَ
فَلَا تَنْتَظِرِ الْمَسَاءَ وَخُذْ مِنْ صِحَّتِكَ لِمَرَضِكَ وَمِنْ حَيَاتِكَ لِمَوْتِكَ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہے عبد اللہ بن عمر سے
کہ کہا پکڑا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مونڈھا میرا یعنی واسطے اہتمام اور آگاہ کرنے کے پھر فرمایا ہو تو دنیا میں گویا کہ تو مسافر
ہے بلکہ گذرنے والا راہ کا اور تھے ابن عمر کہتے جس وقت کہ شام کرے تو پس نہ انتظار کر صبح کا اور جس وقت کہ صبح کرے تو پس نہ انتظار کر
شام کا اور غنیمت جان تندرستی اپنی کو واسطے بیماری اپنی کے اور زندگی اپنی کو واسطے موت اپنی کے نقل کی یہ بخاری نے ف لفظ منکبی ساتھ سکون ی کے ہے
مفرد اور ایک نسخہ میں ساتھ تشدید حرف ی کے ہے تثنیہ اور گویا کہ تو مسافر ہے یعنی رغبت نہ کر طرف دنیا کے اس لیے کہ تو
سفر کرنے والا ہے اوس سے طرف آخرت کے پس نہ ٹھہرا اوسکو وطن اپنا اور نہ الفت پکڑ ساتھ لذتوں اوسکی کے اور یکسو ہو
لوگوں سے اور نہ خلط ہو ساتھ اونکے اس لیے کہ تو جدا ہوئے گا اون سے اور نہ خیال کر اپنی بقا کا اوس میں اور نہ تعمر

بلکہ ساتھ اوس چیز کے کہ نہین تعلق کرتا ساتھ اوسکے مسافر غیر وطن اپنے مین اور نہ مشغول ہو اوسمین ساتھ اوس چیز کے کہ نہین مشغول ہوتا ساتھ اوسکے مسافر کو ارادہ رکھتا ہے جانیکا طرف اہل اور وطن اپنے کی اور بلکہ گذرنے والا راہ کا اسمین زیادہ مبالغہ ہے اس لیے کہ مسافر تو کبھی سکونت بھی اختیار کر لیتا ہے شہروں مین سفر کے مین بخلاف گذرنے والے راہ کے کہ وہ نہین سکونت کرتا اور جسوقت کہ شام کرے تو انتظار یعنی ہووے موت شام صبح سامنے تیرے اور کم کر آرزو اور جلدی کر عمل کرنے مین نہ تاخیر کر دن کی عمل کو رات تک اور نہ رات کی عمل کو دن تک ع غنیمت شمار ای صبح جمال پروانہ دکر این معاملہ تا صبحدم نخواہد ماند + اور ظاہر یہ ہے کہ یہ اور ما بعد اوسکا کلام ابن عمر کا ہووےگا لیکن ذکر کیا ہے اسکو احیاء العلوم مین مرفوعاً اور غنیمت جان تندرستی کو یعنی تندرستی مین جسقدر عمل ہو سکے کر تا بیماری مین ویسا ہی ثواب پاوے گا اگرچہ وہ عمل نہ کر سکے گا اور غنیمت جان زندگی کو یعنی عمل کر اوسمین جو ہو سکے تا ثواب بعد موت کے پاوے ع غنیمت دان جوانا دولت حسن و جوانی را نہ پنداری کہ ایام جوانی جاودان باشد

ع ح ٥ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبْلَ مَوْتِهِ بِثَلٰثَةِ اَيَّامٍ يَقُوْلُ لَا يَمُوْتَنَّ اَحَدُكُمْ اِلَّا وَهُوَ يُحْسِنُ الظَّنَّ بِاللّٰهِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے جابر سے کہ کہا سنا مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے تین دن پہلے وفات اونکی سے کہ فرماتے تھے نہ مرے کوئی تمہارا مگر کہ وہ نیک رکھتا ہو گمان ساتھ اللہ کے نقل کی یہ مسلم نے **ف** یعنی امیدوار کرم اور مغفرت اوسکی کا ہو اور اعتماد کرے وعدہ کرم کے پر لکھا ہے علماء نے کہ نشان سعادت کا یہ ہے کہ بیچ حیات کے خوف غالب ہو اور جب موت کے قریب پہونچے امید غالب ہو اور یہ بھی لکھا ہے کہ مراد ساتھ نیک رکھنے گمان کے نیک کرنا اعمال کا ہے یعنی اچھے کرو اعمال اپنے حیات مین تا اچھا ہو گمان تمہارا ساتھ خدا کے نزدیک موت کے اس لیے کہ جسکے عمل برے ہوں گے پہلے موت کے برا ہوگا گمان اوسکا نزدیک موت کے اور یہ بھی لکھا ہے کہ حقیقت امید کی یہ ہے کہ عمل کرے اور امید رکھے اور خدمت مولی کرے اور نظر اوسکی ہر حال پر رکھے نہ امید جھوٹی کہ باز رکھے عمل سے اور باعث ہووے گناہوں پر وہ امید نہیں ہے بلکہ آرزو اور غرور ہے کہا حسن بصری نے کہ کہتا ہے ایک تمہارا اچھا رکھتا ہوں گمان اپنا ساتھ پروردگار اپنے کے جھوٹھ کہتا ہے اگر گمان اپنا اچھا رکھتا ساتھ پروردگار کے اچھے کرتا عمل ح ٥

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ فصل دوسری

عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنْ شِئْتُمْ اَنْبَأْتُكُمْ مَا اَوَّلُ مَا يَقُوْلُ اللّٰهُ لِلْمُؤْمِنِيْنَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَمَا اَوَّلُ مَا يَقُوْلُوْنَ لَهٗ قُلْنَا نَعَمْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ يَقُوْلُ لِلْمُؤْمِنِيْنَ هَلْ اَحْبَبْتُمْ لِقَائِيْ فَيَقُوْلُوْنَ نَعَمْ يَا رَبَّنَا فَيَقُوْلُ لِمَ فَيَقُوْلُوْنَ رَجَوْنَا عَفْوَكَ وَمَغْفِرَتَكَ فَيَقُوْلُ قَدْ وَجَبَتْ لَكُمْ مَغْفِرَتِيْ رَوَاهُ فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ وَاَبُوْ نُعَيْمٍ فِي الْحِلْيَةِ روایت ہے معاذ بن جبل سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اگر چاہو تم خبر دوں مین تمکو اوس چیز کی کہ اول فرماوے گا اللہ واسطے مومنوں کے دن قیامت کے اور اوس چیز کے کہ پہلے کہیں گے مومن واسطے اللہ کے عرض کیا ہمنے کہ ہاں اے رسول خدا کے فرمایا تحقیق اللہ تعالی فرماویگا مومنوں کو کیا دوست رکھتے تھے تم ملاقات میری کو کہینگے ہاں اے رب ہمارے پس فرماویگا اللہ کیوں دوست رکھا تمنے ملاقات میری کو پس کہینگے امید رکھتے تھے ہم درگذر کرنے تیرے کی اور بخشش تیرے کی پس فرماویگا اللہ تعالی ثابت ہوئی واسطے تمہارے بخشش میری نقل کی یہ شرح السنہ مین اور ابو نعیم نے حلیہ مین **ف** احتمال ہے یہ کہ ہو مراد ملاقات سے رجوع کرنا طرف دار آخرت کے اور یہ

بھی احتمال ہے کہ مراد ملاقات سے دوست ہو اور بعد لفظ لم کے کہا ابن ملک نے اَیْ بِسَبَبِ آذَیْتُمْ یعنی یون گناہ کیا تم نے اور صحیح یہ ہے کہ لم احبتم لقائی یعنی کیون دوست رکھا تم نے ملنا میرا ۱۲ع **وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَکْثِرُوْا ذِکْرَ ھَاذِمِ اللَّذَّاتِ الْمَوْتِ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَالنَّسَائِیُّ وَابْنُ مَاجَۃَ** اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بہت کرو یاد کھونے والی لذتون کی کہ موت ہے نقل کی یہ ترمذی اور نسائی اور ابن ماجہ نے **ف** صحیح یہی ہے کہ لفظ ہاذم ذال المعجمہ سے بمعنی قطع کرنے والیکی اور بعضون نے دال مہملہ سے بمعنی ڈھانے والی کے جو نقل کیا ہے صحیح نہین کسی راوی کو غلطی ہو گئی ہے اور موت کی یاد کرنے سے غفلت دور ہوتی ہے اور دنیا مین مشغول ہونے سے باز رہتا ہے اور رجوع کرتا ہے طرف طاعت کو کہ توشہ آخرت ہو اور زیادہ کیے نسائی نے یہ الفاظ فَاِنَّہٗ لَا یُذْکَرُ فِیْ کَثِیْرٍ اِلَّا قَلَّلَہٗ وَلَا فِیْ قَلِیْلٍ اِلَّا کَثَّرَہٗ یعنی نہین یاد کی جاتی موت بیچ بہت مال کے مگر کم کر دیتی ہے اوسکو یعنی بہت مال تھوڑا معلوم ہونے لگتا ہے بسبب بے رغبتی اور فانی جاننے اوسکے کے اور نہین یاد کی جاتی کمی مال مین مگر کہ زیادہ کر دیتی ہے اوسکو یعنی جب دنیا کو فانی جانا قناعت کرتا ہے تھوڑے مال پر اور بہت جانتا ہے اوسکو ۱۲ع **وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ اِنَّ نَبِیَّ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ ذَاتَ یَوْمٍ لِاَصْحَابِہٖ اسْتَحْیُوْا مِنَ اللّٰہِ حَقَّ الْحَیَاءِ قَالُوْا اِنَّا نَسْتَحْیِیْ مِنَ اللّٰہِ یَا نَبِیَّ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ قَالَ لَیْسَ ذٰلِکَ وَلٰکِنْ مَنِ اسْتَحْیٰی مِنَ اللّٰہِ حَقَّ الْحَیَاءِ فَلْیَحْفَظِ الرَّاْسَ وَمَا وَعٰی وَلْیَحْفَظِ الْبَطْنَ وَمَا حَوٰی وَلْیَذْکُرِ الْمَوْتَ وَالْبِلٰی وَمَنْ اَرَادَ الْاٰخِرَۃَ تَرَکَ زِیْنَۃَ الدُّنْیَا فَمَنْ فَعَلَ ذٰلِکَ فَقَدِ اسْتَحْیٰی مِنَ اللّٰہِ حَقَّ الْحَیَاءِ رَوَاہُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِیُّ وَقَالَ ھٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ** اور روایت ہے ابن مسعود سے کہا یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک روز اپنے صحابہ کو کہ حیا کرو اللہ سے حق حیا کا یعنی جیسیکہ واجب اور لائق ہے حیا کرنی یعنی ڈرو اللہ سے جیسا کہ چاہیے ڈرنا اوس سے کہا صحابہ نے تحقیق ہم حیا کرتے ہین اللہ سے اے نبی خدا کے یعنی کہ بجا لاتے ہین ہم اوامر و نواہی اوسکی فی الجملہ اور تعریف ہے واسطے اللہ کے یعنی اوپر توفیق دینے اوسکی کے ہمکو اوسپر فرمایا حضرت نے نہین حق حیا کا یہ کہ کہتے ہو تم ہم حیا کرتے ہین ولیکن جو کوئی حیا کرے اللہ تعالی سے حق حیا کا پس چاہیے کہ محافظت کرے سر کی اور اوس چیز کی کہ سر مین ہے اور چاہیے کہ محافظت کرے پیٹ کی اور اوس چیز کی کہ جمع کیا ہے پیٹ نے اور چاہیے کہ یاد رکھے موت کو اور ہڈیون کے بوسیدہ ہونے کو اور جو شخص کہ ارادہ کرتا ہے آخرۃ کا چھوڑتا ہے زینت دنیا کی پس جسنے کیا یہ یعنی جو کہ مذکور ہوا پس تحقیق حیا کی اوسنے اللہ سے حق حیا کا نقل کی یہ احمد اور ترمذی نے اور کہا یہ حدیث غریب ہے **ف** محافظت کرے سر کی یعنی نہ استعمال کرے اوسکو بیچ غیر خدمت خدا کے کہ نہ سجدہ کرے بت کو اور نہ اور کسی کو اور نہ نماز پڑھے لوگون کو دکھلانے کے لیے اور نہ جھکا دے سر کو سوائے خدا کے اور کسی کے لیے پس جیسے یہان جھک جھک کر سلام کرتے ہین برا ہے اور نہ بلند کرے سر کو از راہ تکبر کے اور اوس چیز کے کہ سر مین ہے یعنی زبان اور آنکھ اور کان کو گناہ سے بچا دے کہ زبان سے غیبت اور جھوٹ وغیرہ نہ بولے اور آنکھ سے نامحرم اور گناہ کی چیزین نہ دیکھے اور کان سے کسی کی غیبت اور جھوٹ مثل کہانی وغیرہ کے نہ سنے اور محافظت کرے پیٹ کی یعنی حرام اور شبہ کی چیزین نہ کھا دے اور اوس چیز کے کہ جمع کیا ہے پیٹ نے یعنی جو چیزین کہ متصل پیٹ کے ہین مانند ستر اور پاؤن اور ہاتھ اور دل کے اون کو بھی گناہ سے بچا دے کہ ستر سے حرام کاری نہ کرے اور پاؤن سے گناہ کی جگہ مین مانند میلے اور تماشے اور

پس زبان کو بچا دے اور ہاتھوں سے کسی کو مارے نہیں اور نہ کسی کا مال چوری وغیرہ کر کرے اور نہ ہاتھ لگا دے
نامحرم کو اور دل میں عقیدہ برا اور برے خطرے اور ریا وغیر خدا کی نہ رکھے اور ہڈیوں کے بوسیدہ ہونے کو کہ ایک دن ہوگا کہ
قبر میں ہماری بوسیدہ اور خاک ہونگی اور جو کوئی جانتا ہے کہ دنیا فانی ہے زہد کرتا ہے اوس میں اور چھوڑ دیتا ہے
لذات اور شہوات اوسکی جیسے کہ آگے فرمایا وَمَنْ اَرَادَ الْاٰخِرَةَ آخر تک یعنی جو کوئی آخرۃ کے ثواب کو اور نعمتوں اوسکی کو چاہتا ہے
تو چھوڑ دیتا ہے زینت دنیا کو اس سبب سے کہ یہ دونوں چیزیں جمع نہیں ہوتیں اور یہ درجہ کمال کے یہانتک کہ اتقیاء کے لیے
بھی یعنی اولیا کے لیے اور کہا توربشتی نے کہ سخت بہت ذکر کرنا اس حدیث کا ٥ ع ٥ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو
قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تُحْفَةُ الْمُؤْمِنِ الْمَوْتُ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ اور روایت
ہے عبداللہ بن عمرو سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحفہ مومن کا موت ہے نقل کی یہ بیہقی نے شعب الایمان میں
ف یعنی مومن کے حق میں مرنا بمنزلہ تحفہ کی ہے اللہ تعالی کی طرف سے کہ اسکے سبب سے ثواب اور درجات آخرت کو پہنچتا ہے
٥ ع ٥ وَعَنْ بُرَيْدَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُؤْمِنُ يَمُوْتُ بِعَرَقِ الْجَبِيْنِ رَوَاهُ
التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہے بریدہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مومن مرتا ہے ساتھ
پسینہ پیشانی کے نقل کی یہ ترمذی اور نسائی اور ابن ماجہ نے ف بعضوں نے کہا کہ یہ کنایہ ہے جان کنی کی شدت سے کہ اوسکے
سبب سے گناہ جھڑتے ہیں اور درجے بلند ہوتے ہیں اور بعضوں نے کہا ہے کہ یہ کنایہ ہے اس سے کہ مشقت اوٹھاتا ہے
مومن طلب حلال میں اور ریاضت کرتا ہے عبادت میں تا دم مرگ اور بعضوں نے کہا ہے کہ پسینا آجانا پیشانی پر وقت موت کے
علامت بھلائی کی ہے اور بعضوں نے کہا کہ مراد یہ ہے کہ مومن پر مشقت اور شدت نہیں ہے بسبب موت کے سوا
عرق پیشانی کے واللہ اعلم ٧ ع ٥ وَعَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ خَالِدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَوْتُ الْفُجَاءَةِ
اَخْذَةُ الْاَسَفِ رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَزَادَ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ وَرَزِيْنٌ فِيْ كِتَابِهٖ اَخْذَةُ الْاَسَفِ لِلْكَافِرِ
وَرَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِ اور روایت ہے عبداللہ بن خالد سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مرنا ناگہان پکڑنا غضب
کا ہے نقل کی یہ ابوداود نے اور زیادہ کیا بیہقی نے شعب الایمان میں اور رزین نے کتاب اپنی میں کہ پکڑنا غضب کا واسطے
کافر کے ہے اور رحمت ہے مومن کے لیے ف پکڑنا غضب کا ہے یعنی مرنا ناگہانی نشانیوں غضب الہی سے ہے بندہ پر اس لیے
کہ نہ مہلت دی اوسکو کہ سامان درست کرتا سفر آخرۃ کا یعنی توبہ اور عمل صالح کرتا لکھا ہے علماء نے کہ یہ بات کافروں کے لیے
ہے اور اونکے لیے کہ اچھے طریقہ پر نہیں ہیں جیسا کہ آگے کی روایت میں آیا ہے حاصل یہ کہ ناگہان مرنا نیکوں کے لیے نیک ہے
اور بدوں کے لیے برا ح ٥ وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ دَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى شَابٍّ وَّهُوَ فِي الْمَوْتِ فَقَالَ
كَيْفَ تَجِدُكَ قَالَ اَرْجُو اللّٰهَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَاِنِّيْ اَخَافُ ذُنُوْبِيْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَجْتَمِعَانِ
فِيْ قَلْبِ عَبْدٍ فِيْ مِثْلِ هٰذَا الْمَوْطِنِ اِلَّا اَعْطَاهُ اللّٰهُ مَا يَرْجُوْ وَاٰمَنَهٗ مِمَّا يَخَافُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ
وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ اور روایت ہے انس سے کہ کہا داخل ہوئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم ایک جوان پر اور وہ تھا
حالت جانکنی میں پس فرمایا حضرت نے کس طرح پاتا ہے تو اپنے کو یعنی کس طرح جانتا ہے اوسوقت اپنا امیدوار رحمت خدا کا

یا رسول اللہ کہ وہ کیا غضب ہے کہا امید رکھتا ہوں اللہ تعالیٰ سے اے رسول خدا کے یعنی پاتا ہوں اپنے کو امید وار اسکی رحمت کا اور باوجود اسکے تحقیق میں ڈرتا ہون اپنے گناہوں سے پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں جمع ہوتے خوف و امید بندے کے دل میں بیچ مانند اس وقت کے مگر کہ دیتا ہے اوسکو اللہ تعالیٰ وہ چیز کہ امید رکھتا ہے یعنی رحمت اپنی اور امن میں رکھتا ہے اوسکو اوس چیز سے کہ ڈرتا ہے یعنی عذاب سے نقل کی یہہ ترمذی اور ابن ماجہ نے اور کہا ترمذی نے یہہ حدیث غریب ہے ف بیچ مانند اس وقت کے مراد یہہ ہے کہ اس وقت میں یا مانند اسکے میں پھر مراد اس وقت سے وقت سکرات موت کا ہے اور مانند اس وقت کے وہ اوقات ہیں کہ آدمی کنارہ موت پر ہو اون میں حکماً جیسے وقت لڑائی کا اور قصاص کا اور مانند اسکے ٥ ع ٥ **اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ** فصل تیسری **عَنْ جَابِرٍ** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا تَمَنَّوُا الْمَوْتَ فَاِنَّ ھَوْلَ الْمُطَّلَعِ شَدِیْدٌ وَّاِنَّ مِنَ السَّعَادَۃِ اَنْ یَّطُوْلَ عُمْرُ الْعَبْدِ وَیَرْزُقَہُ اللّٰہُ عَزَّوَجَلَّ الْاِنَابَۃَ رَوَاہُ اَحْمَدُ روایت ہے جابر سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ آرزو کرو مرنے کی اس لیے کہ ہول جانکنی کا سخت ہے اور تحقیق نیک بختی سے ہے یہہ کہ دراز ہو عمر بندے کی اور نصیب کرے اوسکو اللہ عزوجل رجوع کرنا طرف طاعت اپنی کے نقل کی یہہ احمد نے ف مطلع کہتے ہیں بلند جگہہ کو کہ اوسپر چڑھ کر کسی چیز کو دیکھتے ہیں اور مراد مطلع سے یہاں سکرات موت اور شدائد اوسکے ہیں کہ اول ان میں آدمی گرفتار ہو لیتا ہے جب مرتا ہے حاصل حدیث کا یہہ کہ فائدہ آرزوی موت میں کچھ نہیں بندہ جو اکثر آرزو کرتا ہے موت کی بسبب قلت صبر و غم اور دل تنگی کے کرتا ہے پس مرنے وقت تو غم اور دل تنگی زیادہ ہو گی بلکہ اس صورت میں مستحق غضب الٰہی کا بھی ہوگا کیونکہ اسکی آرزو کرتا ہے اور اس سے معلوم ہوا کہ آرزو موت کی بسبب بیصبری اور تنگدلی کے منع ہے اور وہ جو بسبب شوق دیدار الٰہی کے اور محبت اوس عالم کی ہو جائز ہے اور نیک بختی سے الخ منع جو فرمایا آرزو کرنی موت کی سے یہہ دوسری علت اوسکی ہے یعنی آرزو موت کی نکرو اس لیے کہ وہ خود آنیوالی ہے چند روز دنیا میں رہنا اور توشہ راہ آخرت کا تیار کرنا غنیمت ہے کہ الدنیا مزرعۃ الآخرۃ یعنی دنیا کھیتی آخرت کی ہے یہاں عمل کریگا تو وہاں کام آوینگی ٥ ع ٥ ح ٥ **وَعَنْ اَبِیْ اُمَامَۃَ** قَالَ جَلَسْنَا اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَذَکَّرَنَا وَرَقَّقَنَا فَبَکٰی سَعْدُ بْنُ اَبِیْ وَقَّاصٍ فَاَکْثَرَ الْبُکَاءَ فَقَالَ یَا لَیْتَنِیْ مِتُّ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَا سَعْدُ اَعِنْدِیْ تَتَمَنَّی الْمَوْتَ فَرَدَّدَ ذٰلِکَ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ قَالَ یَا سَعْدُ اِنْ کُنْتَ خُلِقْتَ لِلْجَنَّۃِ فَمَا طَالَ عُمْرُکَ وَحَسُنَ مِنْ عَمَلِکَ فَھُوَ خَیْرٌ لَّکَ رَوَاہُ اَحْمَدُ اور روایت ہے ابی امامہ سے کہ کہا بیٹھے ہم متوجہ ہو کر طرف رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پس نصیحت کی ہمکو حضرت نے اور نرم کیے دل ہمارے یعنی بسبب یاد دلانے احوال آخرت کے پس روئے سعد بن ابی وقاص اور بہت روئے پھر کہا اے کاش کہ میں مرجاتا یعنی لڑکپنے میں تو گنہگار نہوتا اور عذاب آخرت سے نجات پاتا پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اے سعد کیا نزدیک میرے آرزو کرتا ہے مرنے کی پس مکرر فرمایا اسکو تین بار پھر فرمایا اے سعد اگر ہے تو پیدا کیا گیا بہشت کے لیے پس جسقدر کہ دراز ہو گی عمر تیری اور اچھا ہو گا عمل تیرا پس وہ بہتر ہے تیرے لیے نقل کی یہہ احمد نے ف کیا نزدیک میرے آرزو کرتا ہے یعنی بعد میرے تو آرزو کرنی موت کی کچھ وجہ بھی ہو سکتی ہے میرے ہوتے ہوئے کیونکر مرنا چاہتا ہے کہ دیکھنا جمال با کمال میرے کا اور شرف صحبت میری کا بہتر ہے ہر نعمت سے اگرچہ حاصل ہو وین تجکو بعد مرنے کے درجات اور نعمتیں

وہان کی غرض کہ میرے چہرہ مبارک پر نظر کرنے کو کوئی چیز نہین پہونچ سکتی کہ یہہ دنیا مین بہشت نقد ہے ایک درویش سے پوچھا
کہ مومن کو جینا بہتر یا مرنا کہا کہ بیچ زمانہ نبوت کے جینا بہتر تھا اور بعد اوسکے مرنا بہتر اور اخیر جملہ کے بعد دوسری شق تردید کی محذوف ہو
وہ یہہ ہے وان کنت خلقت للنار فلا خیر فی موتک ولیس الاسراع الیہ یعنی اور اگر ہے تو پیدا کیا گیا آگ کے لیے پس نہین بھلائی مرنے
مین اور نہین اچھی ہے جلدی کرنی طرف اوسکے ٥ ع ٥ **وَعَنْ** حَارِثَةَ بْنِ مُضَرِّبٍ قَالَ دَخَلْتُ عَلَى خَبَّابٍ وَقَدِ اكْتَوَى
سَبْعًا فَقَالَ لَوْلَا أَنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا يَتَمَنَّ أَحَدُكُمُ الْمَوْتَ لَتَمَنَّيْتُهُ وَلَقَدْ رَأَيْتُنِي
مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا أَمْلِكُ دِرْهَمًا وَإِنَّ فِي جَانِبِ بَيْتِي الْآنَ لَأَرْبَعِينَ أَلْفَ دِرْهَمٍ قَالَ ثُمَّ
أُتِيَ بِكَفَنِهِ فَلَمَّا رَآهُ بَكَى وَقَالَ وَلٰكِنْ حَمْزَةُ لَمْ يُوجَدْ لَهُ كَفَنٌ إِلَّا بُرْدَةٌ مَلْحَاءُ إِذَا جُعِلَتْ عَلَى رَأْسِهِ قَلَصَتْ
عَنْ قَدَمَيْهِ وَإِذَا جُعِلَتْ عَلَى قَدَمَيْهِ قَلَصَتْ عَنْ رَأْسِهِ حَتّٰى مُدَّتْ عَلَى رَأْسِهِ وَجُعِلَ عَلَى قَدَمَيْهِ الْإِذْخِرُ
رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ إِلَّا أَنَّهُ لَمْ يَذْكُرْ ثُمَّ أُتِيَ بِكَفَنِهِ إِلٰى آخِرِهٖ اور روایت ہے حارثہ بن مضرب سے کہ کہا گیا مین خباب
کے پاس اس حال مین کہ داغ لیے تھے اونہون نے سات جگہہ بدن پر پس کہا اگر نہ سنا ہوتا مینے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ
فرماتے نہ آرزو کرے ایک تمہارا مرنے کی البتہ آرزو کرتا مین اوسکی اور تحقیق دیکھا مینے اپنے تئین ساتھ رسول خدا صلی اللہ علیہ
وسلم کے کہ نہین مالک تھا مین ایک درہم کا اور تحقیق بیچ کونے گھر میرے کے اب چالیس ہزار درہم ہین کہا حارث نے پھر لایا گیا خباب کے
پاس کفن اون کا کہ نفیس تھا پس جب دیکھا اوسکو روتے اور کہا اگرچہ جائز ہے یہہ ولیکن حمزہ نہین پیدا ہوا واسطے اوسکے کفن
مگر چادر سفید و سیاہ خطون کی جسوقت کہ ڈالی جاتی سر پر کوتاہی کرتی اور کھل جاتی قدمون سے اور جسوقت ڈالی جاتی پاؤن پر
کوتاہی کرتی سر اونکے سے یہانتک کہ کھینچی گئی اونکے سر پر اور رکھی گئی اونکے پاؤن پر اذخر نقل کی یہہ احمد اور ترمذی نے لیکن ترمذی نے نہین ذکر کیا
ثم اتی بکفنہ آخر تک **ف** خباب بن ارت صحابی قدیم الاسلام ہین اور بسبب ظاہر کرنے اسلام کے اول ہی ایذا دیے گئے ہین
اور حاضر ہوے بدر مین اور اور جہادون مین اور بدن پر داغ لینے سے منع بھی فرمایا ہے پس کہا بعضون نے کہ منع اسلیے
فرمایا تھا کہ وہ اعتقاد کرتے تھے کہ شفا اس سے ہوتی ہے اور جس صورت مین اعتقاد کرے کہ یہہ سبب ہے اور شافی اللہ ہے
پس کچھہ مضائقہ نہین اسکا یا نہی محمول ہے اسپر کہ نہو اوسکی ضرورت اور آرزو موت کی خباب نے یا تو بیقراری مین بسبب شدت مرض
کے کہ جسکے لیے داغ کہلاتے تھے یا بسبب خوف تونگری کے کہ اسکے سبب سے آخر کو گنہ مین نہ گرفتار ہو جاؤن اور ظاہر دوسری ہی
بات ہے چنانچہ موید ہے اسکا جملہ مابعد کا ولقد رأیتنی آخر تک اور حضرت حمزہ بیٹے عبد المطلب کے سید الشہدا ہین چچا تھے پیغمبر خدا صلی اللہ
علیہ وسلم کے اور اذخر وہان ایک گھاس ہے خوشبودار چھتون کے تختون پر بھی بچھاتے ہین اور اور بہت کام آتی ہے اور یہہ حدیث
دلالت کرتی ہے اسپر کہ فقیر صابر افضل ہے غنی شاکر سے اس لیے کہ تاسف کیا ایسے بڑے صحابی نے اپنے حال پر ٥ ع ٥

بَابُ مَا يُقَالُ عِنْدَ مَنْ حَضَرَهُ الْمَوْتُ

باب بیچ بیان اوس چیز کے کہ کہی جاتی ہے نزدیک
اوسکے کہ حاضر ہوئی اوسکو موت **ف** یعنی علامت تکی لکھا ہے علما نے کہ علامت موت کی یہہ ہے کہ پاؤن سست
ہو جاتے ہین کہ اگر کھڑے کرین تو کھڑے نہو سکین اور ناک کا بانسا ٹیڑہا ہو جاتا ہے اور کنپٹیان بیٹھہ جاتی ہین اور پوست سینہ کا
لٹک جاتا ہے آور نزع ساتھہ اوس چیز کے کہ کہی جاوے تلقین لا الہ الا اللہ کی اور انا للہ پڑھنا اور دعا خیر کرنی اور پڑھنا یس کا

اور مانند اون کے ہے جیسیکہ حدیثوں میں مذکور ہیں ٥ ح ٥ **اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ** فصل پہلی عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ وَّاَبِیْ
هُرَيْرَةَ قَالَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقِّنُوْا مَوْتَاكُمْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ روایت ہے ابی سعید
اور ابی ہریرہ سے کہ کہا دونوں نے فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تلقین کرو اون شخصوں کو کہ قریب مرنیکے ہیں کلمہ لا الہ الا اللہ
نقل کی یہہ مسلم نے **ف** تلقین کے معنی ہیں سمجھانا اور یہان مراد پڑھنا اس کلمہ کا ہے روبرو قریب المرگ کے تا وہ بھی سنکر
پڑھے حکم نہ کرے پڑھنے کا اسلیے کہ شاید انکار کر بیٹھے اور جمہور علما کے نزدیک یہہ تلقین مستحب ہے ٥ ع ٥ **وَعَنْ**
اُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا حَضَرْتُمُ الْمَرِيْضَ اَوِ الْمَيِّتَ فَقُوْلُوْا خَيْرًا فَاِنَّ الْمَلٰٓئِكَةَ
يُؤَمِّنُوْنَ عَلٰى مَا تَقُوْلُوْنَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے ام سلمہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جس وقت کہ حاضر ہو تم
مریض کے پاس یا قریب المرگ کے پاس پس کہو بھلائی اسلیے کہ فرشتے کہتے ہین آمین اوس چیز پر کہ تم کہتے ہو یعنی دعا بھی کرتے ہو یا بری
نقل کی یہہ مسلم نے **ف** مراد میت سے یا تو میت حکمی ہے یعنی قریب المرگ یا میت حقیقی پس اگر میت حکمی مراد ہے تو او شک راوی کا ہے
اور اگر میت حقیقی مراد ہے تو او تنویع کے لیے ہے اور کہو بھلائی یعنی دعا کرو اپنے لیے اچھی اور بیمار کے لیے شفا کی اور
میت کے لیے مغفرۃ کی ٥ ع ٥ **وَعَنْهَا** قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ مُّسْلِمٍ تُصِيْبُهُ مُصِيْبَةٌ
فَيَقُوْلُ مَا اَمَرَهُ اللّٰهُ بِهٖ اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ اَللّٰهُمَّ اْجُرْنِيْ فِيْ مُصِيْبَتِيْ وَاَخْلِفْ لِيْ خَيْرًا مِّنْهَا اِلَّا اَخْلَفَ
اللّٰهُ لَهٗ خَيْرًا مِّنْهَا فَلَمَّا مَاتَ اَبُوْ سَلَمَةَ قُلْتُ اَيُّ الْمُسْلِمِيْنَ خَيْرٌ مِّنْ اَبِيْ سَلَمَةَ اَوَّلُ بَيْتٍ هَاجَرَ اِلٰى رَسُوْلِ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ اِنِّيْ قُلْتُهَا فَاَخْلَفَ اللّٰهُ لِيْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے
اونہیں ام سلمہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں کوئی مسلمان کہ پہونچے اوسکو مصیبت یعنی تھوڑی
ہو یا بہت پس کہے وہ چیز کہ حکم کیا اوسکو اللہ نے یعنی انا للہ وانا الیہ راجعون یا الہی دے ثواب مجکو بسبب میری مصیبت کے
اور بدلا دے واسطے میرے بہتر اوس سے یعنی اوس چیز سے کہ میرے ہاتھہ سے گئی اس مصیبت مین مگر دیتا ہے اللہ تعالی
بدلا واسطے اوسکے بہتر اوس سے پس جبکہ مرے ابو سلمہ کہا مینے کون مسلمان بہتر ہوگا ابو سلمہ سے اول صاحب خانہ کہ ہجرۃ کی طرف
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پھر مینے کہے یہہ کلمے پس عوض دیا اللہ تعالی نے مجھے عوض مین ابو سلمہ کے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو
یعنی حضرت کے نکاح مین آئی نقل کی یہہ مسلم نے **ف** معنی انا للہ آخر تک کی یہہ ہین کہ ہم اور جو چیز کہ ہماری کہلاتی ہے ملک اور
پیدائش خدا کی ہین اور ہم اوسیکی طرف رجوع کرنیوالے ہین پس اس آیت مین تسلیم اور اقرار ہے اسکا کہ ہم اور جو چیز ملک مین ہماری ہے
اور جو چیز منسوب ہو طرف ہمارے عاریت ہین مالک وہی ہے اور اوسی سے ابتدا ہماری ہے اور اوسیکی طرف انتہا پس جب آدمی
اپنے دل مین یہہ مضمون جمائے اور صبر کرے مصیبت پر کہ پہونچے اوسکو آسان ہوتی ہے اوس پر مصیبت
اور نرے الفاظ اسکے پڑھنے ساتھہ جزع وفزع کے کچھ مفید نہین اور اگر کوئی کہے کہ حکم اسکے پڑھنے کا
کہان ہے کہ کہا کہی وہ چیز کہ حکم کیا اوسکو اللہ نے جواب یہہ کہ اسکے پڑھنے والے کی فضیلت بیان فرمائی
ہے گویا حکم ہی کیا ہے اور لفظ اجرنی ساتھہ جزم ہمزہ کے اور پیش جیم کے اور ساتھہ مد ہمزہ کے اور زیر جیم کے ہے اور
معنی دونون کے ایک ہی ہین اور جب مرے ابو سلمہ الخ ام سلمہ کہتی ہین کہ مینے یہہ حدیث حضرت سے سنی تھی جب ابو سلمہ خاوند میرے

حضرت کے سامنے ہوے تو لا محبہ بجالاے امر حضرت کے اور حاصل کرنے اس فضیلت کے چاہیئے کہ یہی کلمات پڑہوں پھر انہوں میں خیال کیا ہے کہ ابو سلمہ سے کونسا شخص بہتر ہے کہ جسکو اللہ تعالی بدلے اوسکے خاوند بہتر کریگا بعد از ان ابو سلمہ کی فضیلت بیان کی کہ اول صاحب خانہ لغ یعنی عیال سمیت جو لوگ ہجرت کرکے مکہ سے مدینہ میں گئے تھے اون میں سے سب سے پہلے ابو سلمہ ہی عیال سمیت ہجرت کرکے حضرت پاس حاضر ہوے تھے اور یہ حضرت کے بہائی تھے رضاعی یعنی دودہ شریک اور حضرت کی پھوپی کے بیٹے بہی تھے پہر ام سلمہ کہتی ہیں کہ باوجود اس خلجان کے میں نے یہی کلمات پڑہے اوسکے سبب سے حضرت کی نکاح میں آئی کہ افضل البشر ہیں دع ٭ وَعَنْهَا قَالَتْ دَخَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى اَبِيْ سَلَمَةَ وَقَدْ شَقَّ بَصَرُهٗ فَاَغْمَضَهٗ ثُمَّ قَالَ اِنَّ الرُّوْحَ اِذَا قُبِضَ تَبِعَهُ الْبَصَرُ فَضَجَّ نَاسٌ مِّنْ اَهْلِهٖ فَقَالَ لَا تَدْعُوْا عَلٰى اَنْفُسِكُمْ اِلَّا بِخَيْرٍ فَاِنَّ الْمَلٰٓئِكَةَ يُؤَمِّنُوْنَ عَلٰى مَا تَقُوْلُوْنَ ثُمَّ قَالَ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِاَبِيْ سَلَمَةَ وَارْفَعْ دَرَجَتَهٗ فِي الْمَهْدِيِّيْنَ وَاخْلُفْهُ فِيْ عَقِبِهٖ فِي الْغَابِرِيْنَ وَاغْفِرْ لَنَا وَلَهٗ يَا رَبَّ الْعٰلَمِيْنَ وَافْسَحْ لَهٗ فِيْ قَبْرِهٖ وَنَوِّرْ لَهٗ فِيْهِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے اونہیں سے کہ کہا داخل ہوے رسول خدا صلی اللہ علیہ سلم ابو سلمہ پر اور حال یہ کہ تحقیق پہتر اگئیں تہیں آنکہیں اوسکی پس بند کیا آنکہوں اوکی کو پہر فرمایا تحقیق روح جسوقت قبض کی جاتی ہے جاتی رہتی ہے ساتہہ اوسکے بینائی پس چلائے لوگ اہل اوسکے سے یعنی اس لیے کہ دیکہے کہ وہ مرگیا پس فرمایا نہ دعا کرو اپنے نفسوں پر مگر ساتہہ بہلائی کے یعنی واویلا اور بد دعا مکرو اسلیے کہ تحقیق فرشتے آمین کہتے ہیں اوپر اوسکے جو کہتے ہو تم یعنی تمہاری دعا پر خواہ بہلی ہو خواہ بُری پہر فرمایا حضرت نے یا الہی بخش واسطے ابی سلمہ کے اور بلند کر درجہ اوسکا بیچ اونکے کہ سیدہی راہ دکہائی گیے ہیں اور جانشین یعنی کارساز ہو اوسکا بیچ پس ماندوں اوسکے کے کہ باقی ہیں بیچ باقی رہنیوالے لوگوں کے اور بخش واسطے ہمارے اور واسطے اوسکے اے پروردگار عالموں کے اور کشادگی کر قبر اوسکی میں اور روشنی کر اوسکے لیے اوس میں نقل کی یہہ مسلم نے ف تحقیق روح الخ یہہ علت ہے اغماض یعنی آنکہیں بند کرنیکی یعنی بند کیا میں نے آنکہوں کو اس لیے کہ روح جب قبض کی جاتی ہے بینائی بہی اوسکے ساتہہ جاتی رہتی ہے پس نہیں فائدہ آنکہیں کہلی رکہنے میں دع ٭ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ تُوُفِّيَ سُجِّيَ بِبُرْدٍ حِبَرَةٍ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے عائشہ سے کہ کہا تحقیق پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم جسوقت کہ وفات کیے گیے ڈہانکے گئے ساتہہ چادر یمن کے نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ فصل دوسری

عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كَانَ اٰخِرُ كَلَامِهٖ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ دَخَلَ الْجَنَّةَ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ روایت ہے معاذ بن جبل سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ سلم نے جسکا ہو دے آخری کلام لا الٰہ الا اللہ داخل ہوگا بہشت میں نقل کی یہہ ابو داود نے ف مراد یہہ ہے کہ جو لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ سمیت کہہ دے تا خیر میں داخل ہوگا بہشت میں یا تو پہلے عذاب کے دخول خاص ہوگا یا بعد عذاب دیے جانیکے بقدر گناہوں کے اور اول ظاہر تر ہے تاکہ امتیاز ہو اوسکو بسبب اسکے اور مومنین سے کہ جنکا آخری کلام یہہ کلمہ تہا اور ظاہر یہہ ہے کہ کلام شامل ہے لسانی اور نفسانی کو یعنی خواہ اس کلمہ کو زبان سے بکے یا دل سے سب سے ثواب پاویگا اور اسمیں شک نہیں کہ زبان و دل ہر دونوں سے کہنا افضل ہے ح ٭ وَعَنْ مَعْقِلِ بْنِ يَسَارٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِقْرَءُوْا سُوْرَةَ يٰسٓ عَلٰى مَوْتَاكُمْ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْ دَاوٗدَ وَابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہے معقل بن یسار سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پڑہو سورہ یٰس اپنے مردوں پر نقل کی

یہہ احمد اور ابو داؤد و ابن ماجہ نے **ف** مراد مُردون سے قریب المرگ ہین شاید حکمت اسکی پڑہنے مین یہہ ہے کہ تا قریب المرگ لذت ذوق کا
حاصل کرے اور بچے کہ اسمین ہے یعنی ذکر اللہ اور احوال قیامت اور بعث اور سوا اسکے عجیب عجیب مضمون ہین آسان اور احتمال ہے کہ مردون سے مراد
حقیقی مردے ہون پھر اونکے گھر مین پڑہیے پہلے دفن کے یا سرہانے قبر کے بعد دفن کے اور ابن مردویہ وغیرہ نے ایک حدیث روایت کی ہے
کہ فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین کوئی میت یعنی قریب المرگ یا میت حقیقی کہ پڑہی جاوے نزدیک سر اوسکے یٰس مگر کہ آسانی
کرتا ہے اللہ اوسپر اور نقل کی ہے حدیث ابن عدی وغیرہ نے کہ جو کوئی زیارت کرے قبر والدین اپنے کی یا ایک کی یعنی ماں کی یا باپ کی ہر جمعہ
مین پھر پڑہے ہے نزدیک اونکے سورہ یٰس مغفرت کی جاتی ہے واسطے اوسکے بقدر گنتی تمام حرفون اوسکے کے ع مراد جمعہ سے دن جمعہ کا
ہے یا سارا ہفتہ ٥ **وعن** عَائِشَةَ قَالَتْ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبَّلَ عُثْمَانَ بْنَ مَظْعُوْنٍ وَهُوَ مَيِّتٌ وَهُوَ يَبْكِيْ
حَتّٰى سَالَ دُمُوْعُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى وَجْهِ عُثْمَانَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ اور روایت
ہے عائشہ سے کہ کہا تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بوسہ دیا عثمان بن مظعون پر اوس حالت مین کہ وہ میت تھے اور حضرت روتے
تھے یہانتک کہ بہی آنسو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اوپر چہرہ عثمان کے نقل کی یہہ ترمذی و ابو داؤد و ابن ماجہ نے **ف** مہاجرین مین سے
اول انتقال مدینہ منورہ مین عثمان بن مظعون ہی کا ہوا ہے اور اول بقیع مین بہی دفن کیے گئے بعد انکے دفن کے وہ مقبرہ ٹھہرا
اور حضرت نے دست مبارک سے پتھر اوٹھا کر انکی قبر پر رکھا نشان کے لیے اور اس حدیث سے یہہ معلوم ہوا کہ بوسہ دینا مسلمان کو
بعد مرنیکے یعنی پہلے دفن سے اور رونا اوسپر آنسوون سے جائز ہے ٥ ع ٥ **وعنها** قَالَتْ اِنَّ اَبَا بَكْرٍ قَبَّلَ النَّبِيَّ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مَيِّتٌ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہے اونہین عائشہ سے کہ کہا تحقیق ابو بکر
صدیق نے بوسہ دیا حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر اوس وقت کہ اونکی وفات ہو چکی تھی نقل کی یہہ ترمذی اور ابن ماجہ نے **وعن**
حُصَيْنِ بْنِ وَحْوَحٍ اَنَّ طَلْحَةَ بْنَ الْبَرَاءِ مَرِضَ فَاَتَاهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعُوْدُهُ فَقَالَ اِنِّيْ لَا اَرٰى
طَلْحَةَ اِلَّا قَدْ حَدَثَ بِهِ الْمَوْتُ فَاٰذِنُوْنِيْ بِهٖ وَعَجِّلُوْا فَاِنَّهٗ لَا يَنْبَغِيْ لِجِيْفَةِ مُسْلِمٍ اَنْ تُحْبَسَ بَيْنَ ظَهْرَانَيْ
اَهْلِهٖ رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ اور روایت ہے حصین بن وحوح سے کہ طلحہ بن براء بیمار ہوئے پس آئے اونکے پاس نبی صلی اللہ علیہ وسلم
عیادت کرتے تھے اونکی پس فرمایا تحقیق مین نہین گمان کرتا طلحہ کو مگر کہ پیدا ہوئی اوسکو موت پس خبر کر دینا تم مجکو ساتھ مرنے اونکے
یعنی تا آؤنگا اور نماز اونپر پڑہونگا اور جلدی کرو یعنی بیچ تجہیز تکفین دفن کے پس تحقیق نہین لائق واسطے مردے مسلمان کے یہہ کہ
روک رکھا جاوے درمیان لوگون اوسکے نقل کی یہہ ابو داؤد نے **ف** اگر دیر کر دفن کرین تو خوف ہے سڑ جانیکا اور سڑ جاویگا
تو لوگ نفرت کہا وینگے اسمین حقارت اور بے عزتی اوسکی ہے اور مومن کو اللہ تعالیٰ نے معظم و مکرم کیا ہے پس اس لیے فرمایا
کہ جلد دفن کرین ٥ ع ٥ **الفصل الثالث** فصل تیسری **عن** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ جَعْفَرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ لَقِّنُوْا مَوْتَاكُمْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْحَلِيْمُ الْكَرِيْمُ سُبْحَانَ اللّٰهِ رَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ
قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كَيْفَ لِلْاَحْيَاءِ قَالَ اَجْوَدُ وَاَجْوَدُ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ روایت ہے عبد اللہ بن جعفر سے کہ کہا فرمایا
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تلقین کرو تم اپنے قریب المرگون کو یہہ کلمہ نہین کوئی معبود مگر اللہ بردبار بزرگ پاک ہے اللہ پروردگار
عرش بڑے کا سب تعریف واسطے اللہ کے پروردگار عالمون کا عرض کیا صحابہ نے اے رسول خدا کے کیسا سکھلانا اسکا تندرستونکو

فرمایا بہتر اور بہتر نقل کی یہ ابن ماجہ نے **ف** روایت کی ہے ابن عساکر نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ کہا میں نے سنے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہتے تھے جو کہے اوسکو نزدیک وفات اپنی کے داخل ہوگا جنت میں وہ یہہ ہیں لا الہ الا اللہ الحلیم الکریم تین بار الحمد للہ رب العالمین تین بار بعد ازان تبارک الذی بیدہ الملک یحیی ویمیت وہو علی کل شئ قدیر ۔ **وَعَنْ** اَبِیْ ہُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الْمَیِّتُ تَحْضُرُہُ الْمَلٰئِکَۃُ فَاِذَا کَانَ الرَّجُلُ صَالِحًا قَالُوْا اُخْرُجِیْ اَیَّتُہَا النَّفْسُ الطَّیِّبَۃُ کَانَتْ فِی الْجَسَدِ الطَّیِّبِ اُخْرُجِیْ حَمِیْدَۃً وَاَبْشِرِیْ بِرَوْحٍ وَرَیْحَانٍ وَرَبٍّ غَیْرِ غَضْبَانَ فَلَا یَزَالُ یُقَالُ لَہَا ذٰلِکَ حَتّٰی تَخْرُجَ ثُمَّ یُعْرَجُ بِہَا اِلَی السَّمَاءِ فَیُفْتَحُ لَہَا فَیُقَالُ مَنْ ہٰذَا فَیَقُوْلُوْنَ فُلَانٌ فَیُقَالُ مَرْحَبًا بِالنَّفْسِ الطَّیِّبَۃِ کَانَتْ فِی الْجَسَدِ الطَّیِّبِ اُدْخُلِیْ حَمِیْدَۃً وَاَبْشِرِیْ بِرَوْحٍ وَرَیْحَانٍ وَرَبٍّ غَیْرِ غَضْبَانَ فَلَا یَزَالُ یُقَالُ لَہَا ذٰلِکَ حَتّٰی تَنْتَہِیَ اِلَی السَّمَاءِ الَّتِیْ فِیْہَا اللّٰہُ وَاِذَا کَانَ الرَّجُلُ السُّوْءُ قَالَ اُخْرُجِیْ اَیَّتُہَا النَّفْسُ الْخَبِیْثَۃُ کَانَتْ فِی الْجَسَدِ الْخَبِیْثِ اُخْرُجِیْ ذَمِیْمَۃً وَاَبْشِرِیْ بِحَمِیْمٍ وَغَسَّاقٍ وَاٰخَرَ مِنْ شَکْلِہٖ اَزْوَاجٌ فَمَا یَزَالُ یُقَالُ لَہَا ذٰلِکَ حَتّٰی تَخْرُجَ ثُمَّ یُعْرَجُ بِہَا اِلَی السَّمَاءِ فَیُسْتَفْتَحُ لَہَا فَیُقَالُ مَنْ ہٰذَا فَیُقَالُ فُلَانٌ فَیُقَالُ لَا مَرْحَبًا بِالنَّفْسِ الْخَبِیْثَۃِ کَانَتْ فِی الْجَسَدِ الْخَبِیْثِ اِرْجِعِیْ ذَمِیْمَۃً فَاِنَّہَا لَا تُفْتَحُ لَکِ اَبْوَابُ السَّمَاءِ فَتُرْسَلُ مِنَ السَّمَاءِ ثُمَّ تَصِیْرُ اِلَی الْقَبْرِ رَوَاہُ اِبْنُ مَاجَۃَ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کوئی قریب المرگ ہوتا ہے آتے ہیں اوسکے پاس فرشتے پس جس وقت کہ ہوتا ہے مرد نیک کہتے ہیں یعنی ملائکہ رحمت کے نکل اے جان پاک کہ تھی بدن پاک مین نکل اوس حالت مین کہ تعریف کی گئی ہے یعنی نزدیک خدا اور خلق کے اور خوشوقت ہو ساتھہ راحت کے اور رزق پاک کے بہشت میں اور ساتھہ ملاقات رب غیر غضبناک کے پس ہمیشہ رہتی ہے وہ جان کہ کہا جاتا ہے اوسکو یہہ یعنی جو کہ مذکور ہوا یہانتک کہ باہر نکلتی ہے یعنی جوش سے پھر لیجاتے ہین اوسکو طرف آسمان کے پھر کھولا جاتا ہے دروازہ آسمان کا واسطے اوسکے یعنی بعد کھلوانے فرشتون کے پاس پہلے ہی پس کہا جاتا ہے یعنی دربان آسمان کے کہتے ہین کون ہے یہہ پس کہتے ہین فرشتے جو کہ اوسکو لیجاتے ہین فلانا شخص ہے یعنی روح فلانے کی ہے کہ نام و نشان اوسکا ذکر کرتے ہین پس کہا جاتا ہے خوشوقتی ہو جان پاک کو کہ تھی بدن پاک مین داخل ہو اوس حالت مین کہ تعریف کی گئی ہے اور خوشوقت ہو ساتھہ راحت اور رزق پاک کی اور ساتھہ ملاقات پروردگار کی کہ نہیں غصے پس ہمیشہ رہتی ہے جان کہ کہا جاتا ہے واسطے اوسکے یہہ یہانتک کہ پہنچتی ہے اوس آسمان تک کہ اوس میں ہے رحمت خاص خدا کی یعنی عرش پر جسکا ہوتا ہے آدمی برا یعنی کافر کہتا ہے ملک الموت نکل تو اے جان بد کہ تھی بدن بد مین نکل تو درحالیکہ برائی کی گئی ہے اور خوشوقت ہو ساتھہ پانی گرم کے اوس پیپ کے اور ساتھہ اور عذابون طرح طرح کے مانند اوسکے یعنی جو کہ مذکور ہوا پس ہمیشہ رہتی ہے جان کہا جاتا ہے واسطے اوسکے یہہ یہان تک کہ نکلتی ہے یعنی ساتھہ کراہت کی پھر لیجاتے ہین اوسکو طرف آسمان کے یعنی واسطے ظاہر کرنے ذلت اوسکی کے پس کھلوائے جاتے ہین واسطے اوسکے دروازے آسمان کے پس کہا جاتا ہے کون ہے یہہ پس کہا جاتا ہے فلانا شخص پھر کہا جاتا ہے نہ خوشوقتی ہو جان ناپاک کو کہ تھی بدن ناپاک مین پھر جا برائی کی گئی پس تحقیق نہیں کھولے جاوینگے تیرے لیے دروازے آسمان کے پھر ڈالی جاتی ہے آسمان سے پھر پھر آتی ہے طرف قبر کے نقل کی یہہ ابن ماجہ نے **ف** آنے مین اوسکے پاس فرشتے ظاہر تر یہہ ہے کہ فرشتے رحمت کے اور عذاب کے حاضر دونون ہوتے ہیں پھر اگر نیک دیکھتے ہین فرشتے رحمت کے اپنا کام کرتے ہیں اور اگر بدکار دیکھتے ہین فرشتے عذاب کے اپنا کام کرتے ہین اور مراد صالح سے یا تو مومن ہے یا وہ شخص کہ ادا کرے

حقوق اللہ تعالیٰ کے اور حقوق اوسکے بندون کے اور فاسق سکوت عنہ ہے یعنی اسکا ذکر نہین کیا جیسا کہ طریقہ کتاب سنت کا ہے تاکہ رہے وہ درمیان خوف و رجا کے اور پھر آتی ہے طرف قبر کے اور ہوتی ہے ہمیشہ قید کی گئی اسفل السافلین مین بخلاف روح مومن کے کہ سیر کرتی ہے آسمان و زمین مین اور میوے کھاتی ہے جنت مین جہان چاہتی ہے اور جگہ پکڑتی ہے طرف قندیلون کے نیچے عرش کے اوسکو تعلق رہتا ہے اپنے بدن کے ساتھ بھی تعلق کلی اسطرح کہ پڑھتا ہے وہ قرآن اپنی قبر مین اور نماز پڑھتا ہے اور چین کرتا ہے اور سوتا ہے مانند سونے دولہا کی اور دیکھتا ہے طرف منازل اپنی کے جنت مین بحسب مقام اور مرتبے اپنی کے بس امر روح کا اور احوال برزخ کا اور آخرۃ کا تمام خوارق عادات یعنی خلاف عادات سے ہے بیرنج من شکل نخالفہ انکوہ ع ہ **وعنہ** اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا خَرَجَتْ رُوْحُ الْمُؤْمِنِ تَلَقَّاھَا مَلَکَانِ یُصْعِدَانِھَا قَالَ حَمَّادٌ فَذَکَرَ مِنْ طِیْبِ رِیْحِھَا وَذَکَرَ الْمِسْکَ قَالَ وَیَقُوْلُ اَھْلُ السَّمَاءِ رُوْحٌ طَیِّبَۃٌ جَاءَتْ مِنْ قِبَلِ الْاَرْضِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْکِ وَعَلٰی جَسَدٍ کُنْتِ تَعْمُرِیْنَہٗ فَیُنْطَلَقُ بِہٖ اِلٰی رَبِّہٖ ثُمَّ یَقُوْلُ انْطَلِقُوْا بِہٖ اِلٰی اٰخِرِ الْاَجَلِ قَالَ وَاِنَّ الْکَافِرَ اِذَا خَرَجَتْ رُوْحُہٗ قَالَ حَمَّادٌ وَذَکَرَ مِنْ نَتْنِھَا وَذَکَرَ لَعْنًا وَیَقُوْلُ اَھْلُ السَّمَاءِ رُوْحٌ خَبِیْثَۃٌ جَاءَتْ مِنْ قِبَلِ الْاَرْضِ فَیُقَالُ انْطَلِقُوْا بِہٖ اِلٰی اٰخِرِ الْاَجَلِ قَالَ اَبُوْ ھُرَیْرَۃَ فَرَدَّ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ رَیْطَۃً کَانَتْ عَلَیْہِ عَلٰی اَنْفِہٖ ھٰکَذَا رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جسوقت کہ نکلتی ہے روح مومن کی لیتے ہین اوسکو دو فرشتے لیکر چڑھتے ہین اوسکو کہا حماد نے کہ راوی حدیث کا ہے ابی ہریرہ سے پس ذکر کیا حضرت نے یا ابوہریرہ نے خوشبوئی اوس روح کا اور ذکر کیا مشک کا یعنی کہا کہ آتی ہے اوس سے بو مشک کی اسطرح اس لیے کہا کہ راوی کو الفاظ کہ بعینہ سنے تھی یاد نہی فرمایا حضرت نے اور کہتے ہین اہل آسمان روح پاک آئی زمین کی طرف سے بعد ازان روح کو خطاب کرکر کہتے ہین رحمت بھیجو اللہ تجہپر اور تیرے بدن پر کہ آباد رکھتی تھی تو اوسکو پس لیجاتے ہین اوسکو طرف پروردگار اوسکے کے یعنی عرش پروردگار اوسکے کے پھر فرماتا ہے پروردگار لیجاؤ اسکو ڈھیل دیجاوے قیامت تک فرمایا حضرت نے اور تحقیق کافر جسوقت کہ نکلتی ہے روح اوسکی کہا حماد نے اور ذکر کیا حضرت نے یا ابوہریرہ نے بدبو اوسکی کا اور ذکر فرمایا لعنت کا اور کہتے ہین اہل آسمان روح ناپاک آئی زمین کیطرف سے پس کہا جاتا ہے لیجاؤ اسکو مہلت دیجاوے قیامت تک کہا ابوہریرہ نے پس رکھی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے چادر یعنی کونہ چادر کا کہ تھی حضرت پر اوپر ناک اپنی کے اسطرح سے نقل کی مسلم نے **ف** لیجاؤ اسکو یعنی تاکہ ٹھیرے جنت مین یا نزدیک اوسکے آخر اجل تک پھر ہمارے پاس آتا ہے اور مراد اجل سے یہان مدت برزخ ہے اور برزخ اوس عالم کو کہتے ہین کہ درمیان ہین مرنے اور قیامت کو ہے اور اسطرح سے یعنی ابوہریرہ نے چادر ناک پر رکھکر بتائی کہ اسطرح سے حضرت کہ تھا اور حضرت کو گویا از راہ مکاشفہ کے روح کا فر کی معلوم ہوئی اور بدبو اوسکی آئی اسلیے کونہ چادر کا رکھا ع ح ح **وعنہ** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا حُضِرَ الْمُؤْمِنُ اَتَتْ مَلٰٓئِکَۃُ الرَّحْمَۃِ بِحَرِیْرَۃٍ بَیْضَاءَ فَیَقُوْلُوْنَ اُخْرُجِیْ رَاضِیَۃً مَّرْضِیَّۃً عَنْکِ اِلٰی رَوْحِ اللّٰہِ وَرَیْحَانٍ وَّرَبٍّ غَیْرِ غَضْبَانَ فَتَخْرُجُ کَاَطْیَبِ رِیْحِ الْمِسْکِ حَتّٰی اِنَّہٗ لَیُنَاوِلُہٗ بَعْضُھُمْ بَعْضًا حَتّٰی یَاْتُوْا بِہٖ اَبْوَابَ السَّمَاءِ فَیَقُوْلُوْنَ مَا اَطْیَبَ ھٰذِہِ الرِّیْحَ الَّتِیْ جَاءَتْکُمْ مِّنَ الْاَرْضِ فَیَاْتُوْنَ بِہٖ اَرْوَاحَ الْمُؤْمِنِیْنَ فَلَھُمْ اَشَدُّ فَرَحًا بِہٖ مِنْ اَحَدِکُمْ بِغَائِبِہٖ یَقْدَمُ عَلَیْہِ فَیَسْاَلُوْنَہٗ مَاذَا فَعَلَ فُلَانٌ مَاذَا فَعَلَ فُلَانٌ فَیَقُوْلُوْنَ دَعُوْہُ فَاِنَّہٗ کَانَ فِیْ غَمِّ الدُّنْیَا فَیَقُوْلُ قَدْ مَاتَ اَمَا اَتَاکُمْ فَیَقُوْلُوْنَ قَدْ ذُھِبَ بِہٖ اِلٰی اُمِّہِ الْھَاوِیَۃِ وَاِنَّ الْکَافِرَ اِذَا حُضِرَ اَتَتْہُ مَلٰٓئِکَۃُ الْعَذَابِ

بِمِسْحٍ فَيَقُولُونَ اخْرُجِي سَاخِطَةً مَسْخُوطًا عَلَيْكِ إِلَى عَذَابِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ فَتَخْرُجُ كَأَنْتَنِ رِيحِ جِيفَةٍ حَتّٰى يَأْتُونَ بِهِ بَابَ
الْأَرْضِ فَيَقُولُونَ مَا أَنْتَنَ هٰذِهِ الرِّيحَ حَتّٰى يَأْتُونَ بِهِ أَرْوَاحَ الْكُفَّارِ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالنَّسَائِيُّ اور روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہا فرمایا
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جس وقت کہ آتی ہے مومن کو موت لاتے ہین فرشتے رحمت کے سفید ریشمی کپڑا پھر کہتے ہین روح کو نکل تو
اوس حال مین کہ راضی ہے تو اللہ سے اور راضی کیا گیا ہے تجھسے طرف رحمت خدا کے اور رزق خوب کی اور طرف پروردگار کے کہ نہین غضب
پس نکلتی ہے روح مانند بہترین خوشبو مشک کی یہانتک کہ تحقیق لیتے ہین اوس روح کو بعضے فرشتے بعضون سے یعنی ہاتھون ہاتھ لیجاتے
ہین ازراہ تعظیم وتکریم کے یہانتک کہ لاتے ہین اوسکو دروازون آسمان پر پس کہتے ہین فرشتے آپسمین کیا خوب ہے یہہ خوشبو کہ آئی تمکو
زمین کیطرف سے پھر لاتے ہین اوسکو طرف ارواح مومنون کے یعنی جہان اونکی ارواح رہتی ہین علیین مین یا جنت مین یا دروازہ
جنت پر یا نیچے عرش کے بجسے ہیہ اپنے کے پس وہ بہت خوش ہوتی ہین بسبب آنے اوس روح کے ایک تمہارا یسی ساتھ
غایب اپنے کے کہ آتا ہے اوسکے پاس یعنی جیسا کوئی سفر سے آتا ہے اور اوسکے گھر کے لوگ اوس سے نہایت خوش ہوتے ہین اسیطرح سے ایک
مومن کی روح جانے سے اور روحین خوش ہوتی ہین پھر پوچھتی ہین ارواحین مومنون کی اس روح سے کہ کیا کیا فلانے یعنی کیا حال
ہے فلانے فلانے شخصون کا یعنی نام لیکر پوچھتی ہین احوال اون اشخاص کا کہ دنیا مین اونکو چھوڑ کر مرے تھے پس کہتی ہین ارواح کہ
آپس مین چھوڑ دو اسکو اس لیے کہ یہہ تھی غم دنیا مین یعنی جب راحت پاویگی تب پوچھنا پس کہتی ہے یہہ روح یعنی بعد راحت پانیکے کہ
تحقیق مر گیا یعنی فلانا کہ تم احوال پوچھتے ہو کیا نہین آیا تمہارے پاس پس کہتی ہین وے روحین کہ تحقیق لیگئے اوسکو طرف ماں اوسکی کے کہ آگ
دوزخ ہے اور تحقیق کافر جس وقت کہ آتی ہے اوسکو موت لاتے ہین اوسکے پاس فرشتے عذاب کے ٹاٹ پھر کہتے ہین فرشتے روح کافر کو
نکل تو طرف عذاب اللہ عزوجل کی ناخوش اور ناخوشی کی گئی تجھپر پس نکلتی ہے روح بدبودار مانند نہایت بدبو مردار کی یہانتک کہ لاتے ہین اوسکو
طرف دروازے زمین کے پس کہتے ہین فرشتے کیا بری ہے یہہ بو یہانتک کہ لاتے ہین اوسکو طرف ارواح کفار کے نقل کی یہہ احمد و نسائی
نے ف ریشمی کپڑا جو لاتی ہین شاید روح کو اوس مین لپیٹ کر لیجاتے ہین اور کیا حال ہے فلانے فلانے شخصونکا یعنی ملامت کرتے ہین
ناخوش ہووین سنکر اور دعا کرین اونکے لیے ساتھ استقامت کی یا گناہ کرتے ہین تاکہ غمگین ہووین اوسپر اور بخشش مانگین اوسکے لیے
اور طرف دروازے زمین کے کہا طیبی نے کہ مراد یہہ ہے طرف دروازے آسمان و زمین والیکہ پہلا آسمان ہے جیسکہ دلالت کرتی ہے
اسپر اوپر کی حدیث ثم یعرج الی السماء اور احتمال ہے کہ مراد ہو ساتھ دروازے کی زمین پس دیکھاتی ہے طرف اسفل السافلین کے
کہتا ہون مین یعنی ملا علی کہتے ہین کہ یہی صواب یعنی بہتر ہے اور طرف ارواح کفار کے کہ جگہہ اونکی سجین ہے اور سجین نام ایک جگہہ کا ہے
بیچ گہراو جہنم کے ۱۲ ع ○ وَعَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي جَنَازَةِ رَجُلٍ مِنَ الْأَنْصَارِ
فَانْتَهَيْنَا إِلَى الْقَبْرِ وَلَمَّا يُلْحَدْ فَجَلَسَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجَلَسْنَا حَوْلَهُ كَأَنَّ عَلٰى رُؤُوسِنَا الطَّيْرَ وَفِي يَدِهِ عُودٌ يَنْكُتُ
بِهِ فِي الْأَرْضِ فَرَفَعَ رَأْسَهُ فَقَالَ اسْتَعِيذُوا بِاللهِ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا ثُمَّ قَالَ إِنَّ الْعَبْدَ الْمُؤْمِنَ إِذَا كَانَ فِي انْقِطَاعٍ
مِنَ الدُّنْيَا وَإِقْبَالٍ مِنَ الْآخِرَةِ نَزَلَ إِلَيْهِ مَلَائِكَةٌ مِنَ السَّمَاءِ بِيضُ الْوُجُوهِ كَأَنَّ وُجُوهَهُمُ الشَّمْسُ مَعَهُمْ كَفَنٌ مِنْ أَكْفَانِ الْجَنَّةِ
وَحَنُوطٌ مِنْ حَنُوطِ الْجَنَّةِ حَتّٰى يَجْلِسُوا مِنْهُ مَدَّ الْبَصَرِ ثُمَّ يَجِيءُ مَلَكُ الْمَوْتِ عَلَيْهِ السَّلَامُ حَتّٰى يَجْلِسَ عِنْدَ رَأْسِهِ فَيَقُولُ أَيَّتُهَا النَّفْسُ
الطَّيِّبَةُ [illegible]

فِيْ يَدِهٖ طَرْفَةَ عَيْنٍ حَتّٰى يَأْخُذُوْهَا فَيَجْعَلُوْهَا فِيْ ذٰلِكَ الْكَفَنِ وَفِيْ ذٰلِكَ الْحَنُوْطِ وَيَخْرُجُ مِنْهَا كَأَطْيَبِ نَفْحَةِ مِسْكٍ وُجِدَتْ
عَلٰى وَجْهِ الْأَرْضِ اور روایت ہے براء بن عازب سے کہ کہا نکلے ہم ساتھ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بیچ جنازے ایک شخص کے انصار میں سے پس پہنچے ہم
طرف قبر کے اور ہنوز نہیں دفن کیا گیا تھا وہ پس بیٹھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور بیٹھے ہم گرد حضرت کے گویا کہ ہمارے سروں پر جانور تھے پرند
یعنی سر جھکا کر چپکے بیٹھے اور دائیں بائیں نہ دیکھتے تھے اور حضرت کے ہاتھہ میں ایک لکڑی تھی کہ کریدتے تھے اور خط کھینچتے تھے ساتھ اوسکے
زمین میں یعنی جیسے متفکر کرتے ہیں پھر اوٹھایا سر اپنا اور فرمایا پناہ مانگو ساتھ اللہ کے عذاب قبر کے سے دو بار فرمایا یا تین بار پھر فرمایا تحقیق بندہ
مومن جسوقت کہ ہوتا ہے بیچ منقطع ہونیکی دنیا سے اور متوجہ ہونیکی طرف آخرۃ کی یعنی قریب نزع کے پہنچتا ہے تو اوترتے ہیں طرف اوسکی فرشتے
آسمان سے نہایت روشن ہوتے ہیں منہہ اونکے گویا کہ منہہ اونکے ہیں آفتاب ساتھ اونکے کفن ہوتا ہے کفنوں یعنی ریشمی کپڑوں بہشت کے سے
اور خوشبو ہوتی ہے خوشبوؤں بہشت کیسی یعنی مشک و عنبر وغیرہ کا سا یہانتک کہ بیٹھتے ہیں سامنے اوسکے جہانتک کہ پہنچے نگاہ یعنی اس طرح بیٹھتے ہیں سب کمال ادب سے
منتظر ہوتے ہیں روح نکلنے کے پھر آتے ہیں ملک الموت علیہ السلام یہانتک کہ بیٹھتے ہیں نزدیک سر اوسکے پس کہتے ہیں اے جان پاک نکل طرف
بخشش کے اللہ کی طرف سے اور خوشنودی اوسکی کے فرمایا حضرت نے پس نکلتی ہے جان بہتی ہوئی جیسا بہتا ہے قطرہ پانی کا مشک میں سے
یعنی آسانی و نرمی سے پس لیتے ہیں اوسکو ملک الموت پس جب لیتے ہیں اوسکو ملک الموت نہیں چھوڑتے اور فرشتے اوس جان کو ملک الموت کے
ہاتھہ میں ایک پلک رہنے یعنی بسبب اشتیاق کے جلدی سے اوسکو لے لیتے ہیں یہانتک کہ لیتے ہیں اوسکو وہ فرشتے اور رکھتے ہیں اوسکو
اوس کفن میں اور اوس خوشبو میں اور نکلتی ہے اوس روح سے خوشبو مانند بہترین خوشبوؤں مشک کے کہ پائی جاوین اوپر زمین کے یعنی تمام زمین
ابتدائی پیدائش دنیا سے فنا ہونے اوسکی تک **ف** اس سے معلوم ہوا کہ مومن کی جان سہل نکلتی ہے اور اور روایت میں آیا ہے کہ مومن
پر بھی بڑی سختی ہوتی ہے اسوقت تطبیق انمیں یون دی گئی ہے کہ سختی روح مومن پر نکلنے سے پہلے ہوتی ہے اور وقت نکلنے کے سہل نکلتی
ہے بخلاف روح کافر کے کہ اوسکی روح نکلتی بھی ہے تو ایسی ہے واللہ اعلم مولانا **قال** فَيَصْعَدُوْنَ بِهَا فَلَا يَمُرُّوْنَ يَعْنِيْ بِهَا عَلٰى مَلَاءٍ
مِّنَ الْمَلٰٓئِكَةِ إِلَّا قَالُوْا مَا هٰذَا الرُّوْحُ الطَّيِّبُ فَيَقُوْلُوْنَ فُلَانُ بْنُ فُلَانٍ بِأَحْسَنِ أَسْمَائِهِ الَّتِيْ كَانُوْا يُسَمُّوْنَهٗ بِهَا فِي الدُّنْيَا حَتّٰى
يَنْتَهُوْا بِهَا إِلَى السَّمَاءِ الدُّنْيَا فَيَسْتَفْتِحُوْنَ لَهٗ فَيُفْتَحُ لَهُمْ فَيُشَيِّعُهٗ مِنْ كُلِّ سَمَاءٍ مُقَرَّبُوْهَا إِلَى السَّمَاءِ الَّتِيْ تَلِيْهَا حَتّٰى يُنْتَهٰى بِهٖ
إِلَى السَّمَاءِ السَّابِعَةِ فَيَقُوْلُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ اكْتُبُوْا كِتَابَ عَبْدِيْ فِيْ عِلِّيِّيْنَ وَأَعِيْدُوْهُ إِلَى الْأَرْضِ فَإِنِّيْ مِنْهَا خَلَقْتُهُمْ وَفِيْهَا
أُعِيْدُهُمْ وَمِنْهَا أُخْرِجُهُمْ تَارَةً أُخْرٰى قَالَ فَتُعَادُ رُوْحُهٗ فِيْ جَسَدِهٖ فَيَأْتِيْهِ مَلَكَانِ فَيُجْلِسَانِهٖ فَيَقُوْلَانِ لَهٗ مَنْ رَّبُّكَ فَيَقُوْلُ رَبِّيَ اللّٰهُ فَيَقُوْلَانِ لَهٗ مَا دِيْنُكَ فَيَقُوْلُ
دِيْنِيَ الْإِسْلَامُ فَيَقُوْلَانِ لَهٗ مَا هٰذَا الرَّجُلُ الَّذِيْ بُعِثَ فِيْكُمْ فَيَقُوْلُ هُوَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَقُوْلَانِ لَهٗ وَمَا عِلْمُكَ
فَيَقُوْلُ قَرَأْتُ كِتَابَ اللّٰهِ فَاٰمَنْتُ بِهٖ وَصَدَّقْتُ فَيُنَادِيْ مُنَادٍ مِّنَ السَّمَاءِ أَنْ صَدَقَ عَبْدِيْ فَافْرِشُوْهُ مِنَ الْجَنَّةِ وَأَلْبِسُوْهُ مِنَ
الْجَنَّةِ وَافْتَحُوْا لَهٗ بَابًا إِلَى الْجَنَّةِ قَالَ فَيَأْتِيْهِ مِنْ رَوْحِهَا وَطِيْبِهَا وَيُفْسَحُ لَهٗ فِيْ قَبْرِهٖ مَدَّ بَصَرِهٖ فرمایا حضرت نے پس لے جاتے
ہیں فرشتے اوس جان کو پس نہیں گذرتے فرشتے یعنی ساتھ اوس جان کے کسی جماعت پر فرشتوں سے یعنی وہ فرشتے کہ درمیان آسمان و زمین کے ہیں
مگر کہتے ہیں کون سے یہہ روح پاک پس کہتے ہیں فرشتے لانیوالے فلانا بیٹا فلانے کا یعنی اوسکی روح ہے بیان کرتے ہیں اوسکو ساتھ بہترین
ناموں یعنی وصفوں اور لقبوں اوسکے کے کہ تھے اہل دنیا ذکر کرتے اوسکو ساتھ اونکے دنیا میں اسیطرح سوال و جواب ہوتا رہتا ہے یہانتک کہ
لے پہنچتے ہیں اوسکو آسمان دنیا تک [illegible]

اوسکا اونکے لیے پس ساتھ ہوتے ہیں اوسکے آسمان سے مقرب ہر اسکے کا اوس آسمان میں ہر آسمان تک کہ متصل ہو اوسکے یہانتک کہ پہنچایا جاتا ہے اوسکو ساتوین
آسمان تک پس فرماتا ہے اللہ تعالی عزوجل لکھو یعنی ثابت رکھو نامہ اعمال بندہ میرے کا علیین میں اور پھیر لیجاؤ اوسکو طرف زمین کے یعنی
بدن اوسکے کے کہ مدفون ہے زمین میں تا متعلق ہو ساتھ بدن کے خوب طرح اور مستعد ہو واسطے سوال و جواب کے اس لیے کہ تحقیق مین نے زمین ہی
سے پیدا کیا ہے اونکو یعنی بدنون بنی آدم کے کو اور اسمین پھر بھیجتا ہون اونکو یعنی بدنون اور ارواحون اون کیکو اور اوسی سے نکالونگا
اونکو دوسری بار فرمایا حضرت نے پس پھر ڈالی جاتی ہے روح اوسکی اوسکے بدن مین پھر آتے ہیں اوسکے پاس دو فرشتے یعنی منکر نکیر پس
بٹھلاتے ہیں اوسکو پھر کہتے ہیں اوسکو کون ہے رب تیرا پس کہتا ہے رب میرا اللہ ہے پھر کہتے ہیں اوسکو کیا ہے دین تیرا پس کہتا ہے دین میرا
اسلام ہے پھر کہتے ہیں اوسکو کون ہے یہ شخص کہ بھیجا گیا تم میں یعنی محمد صلی اللہ علیہ وسلم پس کہتا ہے وہ رسول اللہ کے ہیں صلی اللہ علیہ
وسلم پھر کہتے ہیں فرشتے اوسکو کس سبب سے جانا تو نے یعنی رسول ہونا اونکا پس کہتا ہے پڑھی مین نے کتاب اللہ اور ایمان لایا مین ساتھ
اوسکے اور سچ جانا مین نے یعنی دل سے پس اوس سے رسول ہونا حضرت کا معلوم ہوا پھر پکارتا ہے پکارنیوالا آسمان سے یعنی زبانی اللہ
تعالی کے یہ کہ سچا ہے بندہ میرا پس بچھاؤ اوسکے لیے بچھونے بہشت کے اور پہناؤ اوسکو لباس بہشت کے اور کھولدو اوسکے لیے
دروازہ طرف بہشت کے فرمایا حضرت نے پس آتی ہے اوسکو ہوا اوسکی اور خوشبو پھر کشادگی کیجاتی ہے اوسکے لیے قبر اوسکی بقدر
پہنچنے نگاہ اوسکی کے **ف** اور ایک روایت مین آیا ہے کہ عرش تک روح کو لیجاتے ہیں اور یہان آیا کہ ساتوین آسمان تک لیجاتے ہیں
پس شاید بعضی روحین عرش تک جاتی ہوں اور بعضی ساتوین آسمان تک اور علیین نام ایک جگہ کا ہے ساتوین آسمان پر کہ اوس جگہ نامۂ اعمال
نیکونکے رہتے ہیں اور کون ہے یہ شخص شاید کہ بعضون سے یون پوچھتے ہون اور بعضون سے اسطرح کہ کون ہے نبی تیرا جیسا کہ اور
روایت مین آیا ہے ملا ناصح ۔ **قال** فیاتیہ رجل حسن الوجہ حسن الثیاب طیب الریح فیقول ابشر بالذی یسرک ھذا
یومک الذی کنت توعد فیقول لہ من انت فوجھک الوجہ یجیء بالخیر فیقول انا عملک الصالح فیقول رب اقم الساعۃ
رب اقم الساعۃ حتی ارجع الی اھلی ومالی فرمایا حضرت نے اور آتا ہے اوسکے پاس ایک شخص خوبرو اچھے کپڑے پہنے خوشبودار
پس کہتا ہے خوش وقت ہو ساتھ اوس چیز کے کہ خوش کرے تجکو یعنی وہ نعمتین تیرے لیے مہیا ہیں کہ نہ کسی آنکھ نے دیکھین نہ کسی کان نے
سنین یہ وہ دن ہے کہ وعدہ دیا جاتا تھا تو یعنی دنیا مین پس کہتا ہے میت اوسکو کون ہے تو پس چہرہ تیرا کامل ہے حسن جمال مین لاتا ہے
بھلائیکو اور خوشخبری دیتا ہے اوسکی پس کہتا ہے وہ شخص کہ مین ہون عمل نیک تیرا کہ ایسی صورت پکڑ آیا ہون پس کہتا ہے میت اے پروردگار میرے
قائم کر قیامت اے پروردگار میرے قائم کر قیامت تا کہ جاؤن مین طرف اہل و مال اپنے کے **ف** مراد اہل سے حورین اور خادم ہیں اور مال سے
محل اور باغ جنت کے اور اور چیزین وہانکی کہ قسم مال سے ہیں یا مراد اہل سے قرابتی مومن ہیں اور مال سے حور و قصور وغیرہ ع ۔ **قال**
وَاِنَّ الْعَبْدَ الْکَافِرَ اِذَا کَانَ فِی انْقِطَاعٍ مِنَ الدُّنْیَا وَاِقْبَالٍ مِنَ الْاٰخِرَۃِ نَزَلَ اِلَیْہِ مِنَ السَّمَاءِ مَلٰئِکَۃٌ سُوْدُ الْوُجُوْہِ مَعَھُمُ
الْمُسُوْحُ فَیَجْلِسُوْنَ مِنْہُ مَدَّ الْبَصَرِ ثُمَّ یَجِیْءُ مَلَکُ الْمَوْتِ حَتّٰی یَجْلِسَ عِنْدَ رَاْسِہٖ فَیَقُوْلُ اَیَّتُھَا النَّفْسُ الْخَبِیْثَۃُ اُخْرُجِیْ اِلٰی
سَخَطٍ مِنَ اللہِ قَالَ فَتَفَرَّقُ فِیْ جَسَدِہٖ فَیَنْتَزِعُھَا کَمَا یُنْتَزَعُ السَّفُّوْدُ مِنَ الصُّوْفِ الْمَبْلُوْلِ فَیَاْخُذُھَا فَاِذَا اَخَذَھَا لَمْ یَدَعُوْھَا
فِیْ یَدِہٖ طَرْفَۃَ عَیْنٍ حَتّٰی یَجْعَلُوْھَا فِیْ تِلْکَ الْمُسُوْحِ وَیَخْرُجُ مِنْھَا کَاَنْتَنِ رِیْحِ جِیْفَۃٍ وُجِدَتْ عَلٰی وَجْہِ الْاَرْضِ فَیَصْعَدُوْنَ
بِھَا فَلَا یَمُرُّوْنَ بِھَا عَلٰی مَلَاءٍ مِنَ الْمَلٰئِکَۃِ اِلَّا قَالُوْا مَا ھٰذَا الرُّوْحُ الْخَبِیْثُ فَیَقُوْلُوْنَ فُلَانُ بْنُ فُلَانٍ بِاَقْبَحِ اَسْمَائِہِ الَّتِیْ کَانَ

يُسَمّٰى بِهَا فِي الدُّنْيَا حَتّٰى يُنْتَهٰى بِهِ إِلَى السَّمَاءِ الدُّنْيَا فَيُسْتَفْتَحُ لَهُ فَلَا يُفْتَحُ لَهُ ثُمَّ قَرَأَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُفَتَّحُ لَهُمْ أَبْوَابُ السَّمَاءِ وَلَا يَدْخُلُونَ
الْجَنَّةَ حَتّٰى يَلِجَ الْجَمَلُ فِي سَمِّ الْخِيَاطِ فَيَقُولُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ اكْتُبُوا كِتَابَهُ فِي سِجِّينٍ فِي الْأَرْضِ السُّفْلٰى فَتُطْرَحُ رُوحُهُ طَرْحًا ثُمَّ
قَرَأَ وَمَنْ يُشْرِكْ بِاللّٰهِ فَكَأَنَّمَا خَرَّ مِنَ السَّمَاءِ فَتَخْطَفُهُ الطَّيْرُ أَوْ تَهْوِي بِهِ الرِّيحُ فِي مَكَانٍ سَحِيقٍ فَتُعَادُ رُوحُهُ فِي جَسَدِهِ وَيَأْتِيهِ
مَلَكَانِ فَيُجْلِسَانِهِ فَيَقُولَانِ لَهُ مَنْ رَبُّكَ فَيَقُولُ هَاهْ هَاهْ لَا أَدْرِي فَيَقُولَانِ لَهُ مَا دِينُكَ فَيَقُولُ هَاهْ هَاهْ لَا أَدْرِي
فَيَقُولَانِ لَهُ مَا هٰذَا الرَّجُلُ الَّذِي بُعِثَ فِيكُمْ فَيَقُولُ هَاهْ هَاهْ لَا أَدْرِي فَيُنَادِي مُنَادٍ مِنَ السَّمَاءِ أَنْ كَذَبَ فَافْرِشُوهُ مِنَ النَّارِ
وَافْتَحُوا لَهُ بَابًا إِلَى النَّارِ فَيَأْتِيهِ مِنْ حَرِّهَا وَسَمُومِهَا وَيُضَيَّقُ عَلَيْهِ قَبْرُهُ حَتّٰى تَخْتَلِفَ فِيهِ أَضْلَاعُهُ فرمایا حضرتؐ نے اور تحقیق بندہ
کافر جسوقت کہ ہوتا ہے بیچ منقطع ہونیکے دنیا سے اور متوجہ ہونیکی طرف آخرت کی اوترتے ہیں اوسکی طرف آسمان سے فرشتے یعنی عذاب کے کلموہے
ساتھ اوسکے ہوتے ہیں ٹاٹ پس بیٹھتے ہیں روبرو اوسکے جہانتک کہ پہنچے نگاہ پھر آتا ہے ملک الموت یہانتک کہ بیٹھتا ہے نزدیک سر اوسکے کے
پس کہتا ہے اے جان خبیث نکل طرف عذاب کے اللہ کی طرف سے فرمایا حضرتؐ نے پس پراگندہ ہوتی ہے جان بیچ بدن کافر کے یعنی چھپتی پھرتی
ہے اور خوش نہیں رکھتی ہے نکلنے کو بسبب خوف عذاب کے کہ دیکھتی ہے آثار اوسکی بخلاف روح مومن کی کہ وہ جلدی نکل آتی ہے خوشی سے بسبب دیکھنے انوار
و آثار کرم کے پس کھینچتا ہے ملک الموت اوس روح کو یعنی نکالتا ہے ساتھ سختی اور زور کے جیسا کھینچا جاتا ہے آنکڑہ صوف تر سے کہ وقت کھینچنے کے
اوس صوف میں سے کچھ اوسکو لگ آتا ہے یعنی اسیطرح روح کافر کی جب کھینچی جاتی ہے انتہا اور رگوں سے ساتھ سختی اور قوت کے تو ایسا حال
ہوتا ہے کہ جیسے کہ اوسکے ساتھ نکل آیا رگوں میں سے کچھ پس لیتا ہے ملک الموت اوسکو پس جب لیتا ہے اوسکو نہیں چھوڑتے فرشتے روح کو
اوسکی ہاتھ میں قدر چشمک نگاہ کے یہانتک کہ رکھتے ہیں اوسکو بیچ اون ٹاٹون کے اور پھیلتی ہے اوس روح سے نہایت بوی بد مانند بوی مردار کے
کہ پائی جاوے روی زمین پر پس لے چڑھتے ہیں اوسکو پس نہیں گذرتے ساتھ اوسکے کسی جماعت پر فرشتوں میں سے مگر کہ کہتے ہیں فرشتے کون ہے
یہ روح ناپاک پس کہتے ہیں فرشتے لانے والے یہ فلانا بیٹا فلانے کا ہے ذکر کرتے ہیں ساتھ بدترین ناموں اوسکے کے جو کہ تھا ذکر کیا جاتا
ساتھ اونکے دنیا میں یہانتک کہ پہنچایا جاتا ہے اوسکو طرف آسمان دنیا کے پس کھلوایا جاتا ہے اوسکے لیے دروازہ آسمان کا پس نہیں کھولا جاتا
واسطے اوسکے پھر پڑھی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یعنی سند کے لیے یہ آیت نہیں کھولے جاتے واسطے کافروں کے دروازے آسمان کے
یعنی کوئی دروازہ دروازوں میں سے اور نہ داخل ہونگے بہشت میں یہانتک کہ داخل ہو اونٹ بیچ ناکے سوئی کے یعنی جیسے یہ امر نہیں
ہوسکتا ہے دشوار ہے ویسی ہی داخل ہونا کافر کا جنت میں کبھی نہیں ہوسکیگا محال ہے اسکو تعلیق بالمحال کہتے ہیں پس فرماتا ہے اللہ عز وجل
لکھو نامہ اعمال اسکا سجین میں کہ نام ایک جگہ کا ہے نیچے ساتوین زمین کے کہ نیچے کی زمین ہے پس پھینکی جاتی ہے روح اوسکی پھینکنا کر
پھر پڑھی حضرتؐ نے یہ آیت اور جو شخص کہ شریک کرے ساتھ اللہ کے پس گویا گرا آسمان سے منہ کے بل یعنی بلندی ایمان توحید سے پستی کفر و شرک
میں پڑا پس اوچک لیتے ہیں اوسکو پرندے یعنی ہلاک ہوتا ہے یا پھینک دیتی ہے اوسکو باد بیچ مکان دور کے یعنی دور ہوتا ہے رحمت خدا سے
پس پھر ڈالی جاتی ہے روح اوسکی بدن اوسکے میں اور آتے ہیں اوسکے پاس دو فرشتے پس بٹھاتے ہیں اوسکو پھر کہتے ہیں واسطے اوسکے کون ہے رب تیرا
پس کہتا ہے ہاہ ہاہ نہیں جانتا میں پھر کہتے ہیں اوسکو کیا ہے دین تیرا پس کہتا ہے ہاہ ہاہ نہیں جانتا میں پھر کہتے ہیں واسطے
اوسکے کون ہے یہ شخص کہ بھیجا گیا تم میں پس کہتا ہے ہاہ ہاہ نہیں جانتا میں پھر پکارتا ہے پکارنے والا آسمان کی طرف سے کہ جھوٹا ہے
پس بچھاؤ اسکے لیے بچھونا آگ کا اور کھولدو اسکے لیے دروازہ طرف دوزخ کے پس آتی ہے اوسکو گرمی اوسکی اور ہوا گرم اوسکی اور تنگ کیجاتی

اور پھر تیرا اوسکی جاتا ہے کہ منکر اور ہر اور ہر گل آتی ہین قبرین پسلیان اوسکی ف سجین ایک جگہ ہے کہ اوس دوزخ مین ساتوین زمین کے نیچے اوس مین
نامۂ اعمال کافرون کو رکھے جاتے ہین اور اسمین اشارہ ہے اسکی طرف کہ دوزخ ساتوین زمین کے نیچے ہے اور بیچ مکان دود کے اسمین
اشارہ ہے اسکی طرف کہ ڈالا شیطان نے اوسکو گمراہی مین اور دور پڑا مقام قرب سے اور یہ آیۃ یعنی دوسری سند ہے تری اس قول حضرت کی
فی سجین فی الارض السفلی فتطرح روحہ طرحا نرمہ کہ بیان ہے حال کافر کا اور رہا وہ ایک کلمہ ہے کہ متحیر ہوتا ہے اور قبر کافر کو تو سطح
بھیجتی ہے جیسیکہ مذکور ہوا اور بعض مومنون کے سیلیے بلکہ اکابر مومنین کے سیلیے یعنی اولیاء اللہ کے سیلیے متعلقہ قبر کا یعنی بھیجنا اون بہ شدت
کو مین ملتی ہے جیسے مانشتیاق والی انیر بھیکو گلے لگانی ہے ع ح ۰ وَيَأْتِيهِ رَجُلٌ قَبِيحُ الْوَجْهِ قَبِيحُ الثِّيَابِ مُنْتِنُ الرِّيحِ
فَيَقُولُ أَبْشِرْ بِالَّذِي يَسُوؤُكَ هَذَا يَوْمُكَ الَّذِي كُنْتَ تُوعَدُ فَيَقُولُ مَنْ أَنْتَ فَوَجْهُكَ الْوَجْهُ يَجِيءُ بِالشَّرِّ فَيَقُولُ أَنَا عَمَلُكَ
الْخَبِيثُ فَيَقُولُ رَبِّ لَا تُقِمِ السَّاعَةَ اور آتا ہے اوسکے پاس ایک شخص بدشکل برے کپڑے پہنے بدبو آتی ہوئی پس کہتا ہے خوش ہو ساتھ
ساتھ اوس چیز کے کہ ناخوش کرے تجکو یہ وہ دن ہے جسکا وعدہ دیا جاتا تھا تجکو پس کہتا ہے مردہ کون ہے تو پس چہرہ تیرا نہایت برا لاتا ہے برائی
پس کہتا ہے مین ہون عمل تیرا بد پھر کہتا ہے مردہ اے پروردگار میرے نہ قائم کر تو قیامت کو وَفِي رِوَايَةٍ نَحْوَهُ وَزَادَ فِيهِ إِذَا خَرَجَ
رُوحُهُ صَلَّى عَلَيْهِ كُلُّ مَلَكٍ بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ وَكُلُّ مَلَكٍ فِي السَّمَاءِ وَفُتِحَتْ لَهُ أَبْوَابُ السَّمَاءِ لَيْسَ مِنْ أَهْلِ بَابٍ إِلَّا
وَهُمْ يَدْعُونَ اللَّهَ أَنْ يُعْرَجَ بِرُوحِهِ مِنْ قِبَلِهِمْ وَتُنْزَعُ نَفْسُهُ يَعْنِي الْكَافِرَ مَعَ الْعُرُوقِ فَيَلْعَنُهُ كُلُّ مَلَكٍ بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ وَكُلُّ مَلَكٍ فِي السَّمَاءِ
وَتُغْلَقُ أَبْوَابُ السَّمَاءِ لَيْسَ مِنْ أَهْلِ بَابٍ إِلَّا وَهُمْ يَدْعُونَ اللَّهَ أَنْ لَا يُعْرَجَ رُوحُهُ مِنْ قِبَلِهِمْ رَوَاهُ أَحْمَدُ اور ایک روایت مین
مانند اسکے اور زیادہ ہے اوسمین جسوقت کہ نکلتی ہے روح مومن کی رحمت بھیجتا ہے اوسپر ہر فرشتہ کہ درمیان آسمان و زمین کے ہے اور
ہر فرشتہ کہ آسمان مین ہے اور کھولے جاتے ہین اوسکے لیے دروازے آسمان کے اور نہین کوئی دروازے والا یعنی ہر آسمان کے دروازے والے مگر کہ وہ دعا
مانگتے ہین اللہ تعالی سے یہ کہ چڑھائی جاوے روح اوسکی اونکی طرف سے یعنی تاکہ مشرف ہون بسبب ساتھہ جنیکہ وغیرہ کے اور کھینچی جاتی ہے جان اوسکی یعنی کافر
کی ساتھہ رگون کے پس لعنت کرتے ہین اوسکو سب فرشتے درمیان آسمان و زمین کے اور ہر فرشتہ آسمان مین یعنی آسمان دنیا مین اور بند کیے
جاتے ہین دروازے آسمان کے نہین کوئی دروازے والا یعنی آسمان دنیا کے دروازون سے مگر کہ وہ دعا کرتے ہین اللہ تعالی سے یہ کہ
نہ چڑھائی جاوے روح اوسکی ہماری طرف سے نقل کی یہ احمد نے ف ساتھہ رگون کے یہ اشارہ ہے اسپر کہ ناخوشی سے نکلتی ہے جان اوسکی اور
بہت کھینچکر نکالتے ہین اوسکو اور کمال تعلق ہوتا ہے اوسکو بدن کے ساتھہ ع وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ كَعْبٍ عَنْ أَبِيهِ
قَالَ لَمَّا حَضَرَتْ كَعْبًا الْوَفَاةُ أَتَتْهُ أُمُّ بِشْرٍ بِنْتُ الْبَرَاءِ بْنِ مَعْرُورٍ فَقَالَتْ يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ إِنْ لَقِيتَ فُلَانًا فَاقْرَأْ عَلَيْهِ
مِنِّي السَّلَامَ فَقَالَ غَفَرَ اللَّهُ لَكِ يَا أُمَّ بِشْرٍ نَحْنُ أَشْغَلُ مِنْ ذَلِكَ قَالَتْ يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَمَا سَمِعْتَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ أَرْوَاحَ الْمُؤْمِنِينَ فِي طَيْرٍ خُضْرٍ تَعْلُقُ بِشَجَرِ الْجَنَّةِ قَالَ بَلَى قَالَتْ فَهُوَ ذَاكَ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ
وَالْبَيْهَقِيُّ فِي كِتَابِ الْبَعْثِ وَالنُّشُورِ اور روایت ہے عبد الرحمن بن کعب سے کہ نقل کی اپنے باپ سے یعنی کعب سے کہا جبکہ آئی کعب کو موت
آئی اونکے پاس ام بشر بیٹی براء بن معرور کی پس کہا اے ابا عبد الرحمن کہ کنیت ہے کعب کی اگر ملے تو یعنی بعد مرنے کے فلانے سے پس کہیو اوسکو
میری طرف سے سلام پس کہا کعب نے بخشے اللہ تجکو اے ام بشر ہم جو ہین زیادہ مشغول ہونگے اس سے کہا ام بشر نے اے ابا عبد الرحمن کیا نہین سنا تو نے
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے تحقیق روحین مومنون کی بیچ قالب جانورون سبز کے کہاوین گی میوے درختون بہشت کے

کہا ہان کہا ام بشر نے پس یہی وہ ہے یعنی یہہ وہ فضل و کرامت ہو کہ امید رکھی جاتی ہے تیرے لیے نقل کی یہہ ابن ماجہ نے اور بیہقی نے کتاب
البعث والنشور مین **ف** عبد الرحمن بزرگ تابعین سے تھے اور انکے باپ کعب بن مالک جلیل القدر صحابی تھے اور براء بن معرور بھی صحابی
ہین انصار مین سے ام بشر انکی بیٹی تھین انہون نے کعب سے وقت انتقال کے کہا کہ فلانیکو میری طرف سے سلام کہنا اگر ملے تو اوسسے ظاہر ہوتا ہے
کہ نام لیا ہو اونے براء کا یا بشر کا پس کعب نے کہا بخشے تجکو اللہ یہہ عبارت وہان بولتے ہین کہ جہان کسی سے ایسی بات سنتے ہین کہ کہنی
نہ چاہیے تھی یعنی یہہ کیا کہتی ہے تو ہم ہو وہین زیادہ مشغول ہونگے اس سے کہ وہان کسیکو پہچانین اور سلام و پیام کسیکا پہنچائین یعنی ہم بد
ایسے ہی حالمین گرفتار ہون گا کہ اپنی بھی خبر نہوگی یہہ جاسے خبر اورونکی اور اسیطرح سب اپنی اپنی حالت مین گرفتار ہونگے حاصل یہہ کہ
وہان کون آپ مین ہوگا کہ کسیکو سلام پہنچاوے اور وہ پھر جواب بولے آگے اس قسم کا جواب یا ام بشر نے کہ تو ان مین سے نہین ہے
کہ گرفتار ہوگی بلکہ تو مومنون مین سے ہو کہ جن کے حق مین حضرت نے ایسا اور ایسا فرمایا ہے یعنی نہایت خوشحالی مین ہوگا اور ایک روایت مین آیا ہے
کہ ارواح مومنون کی بیچ قالبون جانور سبز کے ہونگی چرینگی جنت مین اور کہاوین گی میوے وہانکے اور پیوین گی پانی وہان کے
اور جگہ پکڑینگی سونے کی قندیلون مین نیچے عرش کے ﴿ع﴾ **وعنه** عن ابیه انه کان یحدث ان رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ
وسلم قال انما نسمة المؤمن طائر تعلق فی شجر الجنة حتی یرجعه اللّٰہ فی جسده یوم یبعثه رواه مالك والنسائی
والبیهقی فی کتاب البعث والنشور اور روایت ہو عبد الرحمن سے کہ نقل کی اپنے باپ سے کہ وہ حدیث کرتے تھے یہہ کہ رسول خدا صلی اللّٰہ
علیہ وسلم نے فرمایا سوائے اسکے نہین کہ روح مومن کی بیچ پرندہ جانور کے میوہ کہاتی ہے بیچ درختون بہشت کے یہان تک کہ پھر لاویگا اسکو
اللّٰہ بیچ بدن اوسکے اوسدن کہ اوٹھاویگا اوسکو یعنی قیامت کو نقل کی یہہ مالک اور نسائی نے اور بیہقی نے کتاب البعث والنشور مین **ف**
اگر کوئی کہے کہ آدمی کی روح کو جب بدن جانور کا ملا تو اسکا رتبہ گھٹ گیا کہ آدمی سے جانور ہوا اور قلب حقیقت کا لازم آیا جواب یہہ کہ روح کو
جانور کے بدن کے ساتھ ایسا تعلق نہین ہوتا ہے کہ جیسا اس بدن کے ساتھ ہوتا ہے اور تصرف اسمین کرتی ہے بلکہ ایسا ہوتا ہو کہ جیسے آدمی
صندوق مین رکھدیتے ہین احتیاط کے لیے پس اسمین بھی اوسکی تعظیم و تکریم ہی ہو اور بعضون نے کہا ہے کہ یہہ بات خاص شہدا کے لیے ہے
اور بعضے کہتے ہین مومنون کے لیے سب ہے ظاہر حدیث سے یہی معلوم ہوتا ہے ﴿ع﴾ **وعن** محمد بن المنکدر قال دخلت علی جابر بن
عبد اللّٰہ وهو یموت فقلت اقرأ علی رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم السلام رواه ابن ماجة اور روایت ہو محمد بن منکدر سے کہ کہا گیا
مین جابر بن عبد اللّٰہ کے پاس اور وہ تھے قریب مرنے کے پس کہا مینے کہنا رسول خدا صلی اللّٰہ علیہ وسلم سے سلام میرا نقل کی یہہ ابن ماجہ نے **باب**

غسل المیت و تکفینه

باب ہے بیچ بیان غسل میت کے اور کفن دینے کے **ف** یعنی اس باب مین آداب نہلانے اور کفنانے میت کے
مذکور ہین اور نہلانا میت کا فرض کفایہ ہے سب علما کے نزدیک یعنی اگر بعضے نہلا دینگے سب کے ذمہ سے فرض ساقط ہوجاویگی ورنہ سب گنہگار ہونگے اور
اختلاف ہو اسمین کہ غسل میت مین نیت شرط ہو یا نہین ظاہر یہی ہے کہ شرط ہے کہا یہہ شیخ ابن ہمام نے ﴿ع﴾

الفصل الاول

عن ام عطیة قالت دخل علینا رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم ونحن نغسل ابنته فقال اغسلنها ثلثا او خمسا او
اکثر من ذلك ان رأیتن ذلك بماء وسدر واجعلن فی الاخرة کافورا او شیئا من کافور فاذا فرغتن فآذننی فلما فرغنا
اذناه فالقی الینا حقوه فقال اشعرنها ایاه وفی روایة اغسلنها وترا ثلثا او خمسا او سبعا وابدان بمیامنها ومواضع
الوضوء منها وقالت فضفرنا شعرها ثلثة قرون فالقیناها خلفها متفق علیه روایت ہو ام عطیہ صحابیہ سے کہ کہا آئے ہمارے پاس

سول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور ہم نہلاتی تھیں بیٹی اونکی یعنی حضرت زینب کو پس فرمایا کہ نہلاؤ اونکو تین بار یا پانچ بار یا زیادہ اس سے اگر دیکھو تم بہ سبب
یعنی اگر احتیاج ہو اسکی ساتھ پانی کے اور پتے بیری کے یعنی پانی میں پتے جوش کرو اور اوس سے نہلاؤ کہ اس سے پاکی اور ستھرائی خوب ہوتی ہے
اور ڈالو آخر بار میں کافور یا فرمایا کچھہ کافور سے پس جبکہ فارغ ہو تم خبر کرو مجکو پس جبکہ فارغ ہوئیں ہم خبر کی ہمنے اونکو پس ڈالا طرف ہماری
حضرت نے تہہ بند اپنا پھر فرمایا بدن سے لگا دو اوسکے اس تہہ بند کو یعنی کفن کے نیچے رکھو اس طرح کہ بدن سے لگا رہے اور ایک روایت
میں ہے کہ غسل دو اوسکو طاق تین بار یا پانچ یا سات اور شروع کرو اوسکو داہنی طرف سے اور اعضاء وضو اوسکے سے اور کہا ام عطیہ نے پس گوندھیں
ہمنے بالوں اونکو کی تین چوٹیاں پھر ڈالا ہمنے اونکو اوسکے پیچھے نقل کی یہہ بخاری و مسلم نے **ف** لفظ اونکا اس میں ترتیب کے لیے ہے نہ تخییر کے
لیے اس لیے کہ اگر پاک ہو جاوے پہلی غسل میں تو مستحب ہے تین بار نہلانا اور مکروہ ہے تجاوز کرنا اس سے اور اگر پاک ہو دو بار یا تین بار میں مستحب ہے
پانچ بار و الا سات بار اور زیادہ سات بار سے نہیں آیا اگر زیادتی کریں اسپر تو مکروہ ہے کذا ذکر القاضی ابن ملک وغیرہ اور اولی یہہ ہے
کہ دو بار تو بیری کے پتوں کے پانی سے نہلاوے جیسا کہ ظاہر ہوتا ہے کتاب ہدایہ سے اور ابو داؤد میں ہے ابن سیرین سے کہ انہوں نے غسل
سیکھا تھا ام عطیہ سے وہ نہلاتی تھی بیری کے پتوں سے دو بار اور تیسری بار ساتھہ پانی کافور کے اور کہا شیخ ابن ہمام نے کہ مراد یہہ ہے
اس حدیث میں کہ کافور پانی میں ملا دے چنانچہ جمہور یہی کہتے ہیں اور کوئی کہتے ہیں کہ کافور حنوط میں یعنی میت کی خوشبو میں ڈالے اور بعد نہلانے
اور خشک کرنے کے بدن کے بدنکو لگا دے اور لکہا ہے علماء نے کہ اگر کافور نہ ہاتھہ لگے تو مشک قائم مقام اوسکے ہوتا ہے اور بیری کے پتوں سے
میل خوب دور ہوتی ہے اور جلدی مردہ بگڑتا نہیں اور دفع ہوتی ہیں اس سے اور کافور سے جانور موذی اور تہہ بند حضرت نے صاحبزادی کے
لیے عنایت کیا تا برکت اوسکی اونکو پہنچے اس سے معلوم ہوا کہ مستحب ہے برکت ڈھونڈھنی ساتھہ لباس صالحین کے بعد موت کے جیسے کہ
پہلے موت کے ہے لیکن یہہ چاہیے کہ وہ کپڑا کفن کے کپڑوں سے زیادہ نہو اور شروع کرو اوسکے داہنی طرف سے یعنی داہنی ہاتھہ اور پہلو اور
پانوں سے ابتدا کرو اور واو مواضع الوضوء میں مطلق جمع کے لیے ہے پس اعضاء وضو کے پہلے دہونے چاہییں پھر اور اعضاء اور مراد
اعضاء وضو سے وہ ہیں کہ جنکا دہونا فرض ہے پس کلی اور ناک میں پانی دینا ہمارے نزدیک نہیں ہے اور مستحب کہا ہے بعضے علماء نے
یہہ کہ نہلانیوالا اونگلی پر کپڑا لپیٹے اور ملے اوس سے دانتوں کو اور تالو کو اور دونوں کلوں کو اندر سے اور نتھنوں کو اور اسپر عمل ہے لوگوں کا
اب اور مختار یہہ ہے کہ مسح کرے سر پر اور پانوں بعد غسل کے نہ دہوئی جاویں بلکہ پہلے جب اعضاء وضو کے دہوئے پانوں بھی دہووے
اور نہ دہووے پہلے ہاتھہ میت کے بلکہ شروع کرے منہ سے بخلاف جنبی کے اس لیے کہ جنبی ہاتھہ پاک کرتا ہے اور اعضاء دہونے کے
لیے اور میت نہلایا جاتا ہے اور کے ہاتھہ سے اوسکے ہاتھوں کے دہونے کی حاجت نہیں اور امام ابو حنیفہ کے نزدیک بال عورت کے
کہلے ہی رہنے دی گوندھی نہیں ع ۵ **وعن** عائشة قالت ان رسول الله صلى الله عليه وسلم كفن في ثلثة اثواب يمانية
بيض سحولية من كرسف ليس فيها قميص ولا عمامة متفق عليه اور روایت ہے عائشہ سے کہ کہا تحقیق رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم کفن دیے گئے بیچ تین کپڑوں سفید یمن کے اور سحول کے بنی ہوئی روئی کی نہ تھا اون میں کرتا سیا ہوا اور نہ پگڑی نقل کی یہہ بخاری
و مسلم نے **ف** اور نہ تھا اون میں کرتا اور نہ پگڑی معنی اسکے یہہ ہیں کہ کرتا اور عمامہ بالکل حضرت کے کفن میں نہ تھی اور بعضوں نے یہہ
معنی کہے ہیں کہ کرتا اور عمامہ تین کپڑوں میں نہ تھی بلکہ سوائے تین کپڑوں کی تھی اس صورت میں لازم آیا کہ کپڑے کفن کے پانچ تھے
لیکن صحیح اول ہی معنی ہیں اسلیے کہ ثابت ہوا ہے کہ نہ تھی حضرت کو کفن کی مگر تین کپڑے اور اسی پر مترتب ہوتا ہے اختلاف علماء کا ہیں

کہ آیا مستحب ہے یہ کہ ہوں کفن میں قمیص اور عمامہ یا نہوں کہا امام مالک اور شافعی اور احمد نے کہ مستحب ہے کہ تین لفافہ ہوں نہوں اونمین قمیص اور
نہ عمامہ اور کہا حنیفہ نے کہ تین کپڑے ہوں ازار یعنی لنگی اور قمیص یعنی کفنی اور لفافہ یعنی پوٹ کی چادر پس حدیث مین جو نفی قمیص کی ہے تو وہ
اسمین یہ تاویل کرتے ہین کہ سیا ہوا قمیص نہ تھا بغیر سیا تھا جسکو یہان کفنی کہتے ہین انتہی اور سحولیہ منسوب ہے سحول کی طرف اور سحول نام ایک
بستی کا ہے یمن مین م ع ص ح ○ وعن جابر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا کفن احدکم اخاہ فلیحسن
کفنہ رواہ مسلم اور روایت ہے جابر سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جسوقت کہ کفن دیوے ایک تمہارا اپنے بھائی کو
پس چاہیے کہ اچھا دے کفن اوسکو نقل کی یہ مسلم نے ف روایت کی ابن عدی نے کہ اچھی دو کفن مردونکو اس لیے کہ وہ ملاقات کرتے ہین
آپسمین قبرون اپنی مین اور کفن اچھا یہ ہے کہ پورا ہو اور لطیف سفید ہو بغیر اسراف کے پس اچھے سے یہ مراد نہین ہے کہ جو اسراف سے کفن دیتے
ہین از راہ ناموری اور تکبر کے کہ وہ اشد حرام ہے اور نیا کپڑا اور دہویا ہوا دونون برابر ہین اوسمین اور کہا تورپشتی نے کہ مسرفون نے جو اختیار
کیا ہے کہ کپڑے بہت بھاری قیمت کے کفن مین دیتے ہین وہ شرع مین منع ہے واسطے ضائع ہونے مال کے م ح ص ح ○ وعن عبد اللہ
بن عباس قال ان رجلا کان مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم فوقصتہ ناقتہ وھو محرم فمات فقال رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم اغسلوہ بماء وسدر وکفنوہ فی ثوبیہ ولا تمسوہ بطیب ولا تخمروا راسہ فانہ یبعث یوم القیمۃ ملبیا متفق
علیہ اور روایت ہے عبد اللہ بن عباس سے کہ کہا تحقیق ایک شخص تھا ساتھ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پس گرا ان توڑی اوسکی اونٹنی اوسکی نے اور وہ تھا
محرم یعنی حج کی نیت کیے ہوے پس مر گیا پھر فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے غسل دو اوسکو ساتھ پانی اور بیری کے اور کفنا دو اوسکو دو کپڑون اوسکی مین اور
نہ لگاؤ اوسکو خوشبو اور نہ ڈھانکو اوسکا سر پس تحقیق وہ اوٹھایا جاویگا دن قیامت کے لبیک کہتا ہوا نقل کی یہ بخاری و مسلم نے ف اس حدیث
سے معلوم ہوتا ہے کہ محرم اگر مر جاوے تو کفن بھی اوسکو لباس مین بطور لباس محرم کے کرو اور خوشبوئی نہ لگاوو چنانچہ مذہب شافعی اور احمد کا ہے
اور امام ابو حنیفہ اور امام مالک کے نزدیک محرم اور غیر محرم برابر ہین اور حضرت نے جو اس محرم کو دو کپڑون مین کفنایا بسبب ضرورت کے تھا
کہ وہ سواے اون کپڑون کے اور کپڑا نرکھتا تھا اور خوشبو لگانے اور سر ڈھانکنے کو جو منع فرمایا خاص اوسکے لیے تھا نہ سبکے لیے واللہ اعلم م ح
وسنذکر حدیث خباب قتل مصعب بن عمیر فی باب جامع المناقب ان شاء اللہ تعالی اور ذکر کرینگے ہم حدیث خباب کی کہ
سرا اوسکا یہ ہے قتل مصعب بن عمیر کا باب جامع مناقب کے اگر چاہے اللہ تعالی

الفصل الثانی

فصل دوسری عن ابن عباس
قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم البسوا من ثیابکم البیاض فانہا من خیر ثیابکم وکفنوا فیہا موتاکم ومن خیر اکحالکم
الاثمد فانہ ینبت الشعر ویجلو البصر رواہ ابو داود والترمذی وروی ابن ماجۃ الی موتاکم روایت ہے ابن عباس سے کہ کہا
فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پہنو تم سفید کپڑے اسواسطے کہ وہ بہترین کپڑون تمہارے سے ہین کفناؤ سفید کپڑون مین اپنے مردونکو اور بہتر
سرمون تمہارے مین اثمد ہے اسلیے کہ تحقیق وہ جماتا ہے پلکون کے بالون کو اور روشن کرتا ہے بینائی کو نقل کی یہ ابو داود و ترمذی نے اور روایت کی ابن ماجہ
نے لفظ موتاکم تک ف کفنانا سفید کپڑون مین یہ امر استحباب کے لیے ہے کہا ابن ہمام نے کہ اولی سفید ہے اور مضائقہ نہین بردیمنی چادر کا
اور کتان کا اور ایسا کفن مردون کو اور جائز ہے عورتون کے لیے ریشمی اور زعفرانی اور سرخ کیونکہ جسکو جو چیز زندگی مین پہننی جائز ہے کفن بھی اوسکا
بعد مرنے کے جائز ہے اور اثمد کہتے ہین اوسے سرمہ کو کہ جسکو یہان لوگ لگاتے ہین اور افضل یہ ہے کہ اوسکو سوتے وقت لگا دے واسطے اتباع
حضرت کے اور اسوقت خوب تاثیر کرتا ہے د ع ○ وعن علی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تغالوا فی الکفن فانہ یسلب

سَلَبًا سَرِيعًا رَوَاهُ اَبُوْدَاؤدَ اور روایت ہے حضرت علی سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ بہت مہنگا کپڑا لگاؤ کفن میں اسپر تحقیق وہ چھینا
جاتا ہے چھیننا جلد نقل کی یہہ ابوداؤد نے ف یعنی جلدی پرانا ہو جاتا اور خراب ہو جاتا ہے پس کیا حاجت ہے نفیس اور بہاری قیمت کی غرض مکسن ہے اسراف
کرنا کفن میں اور مستحب اور خوب ہے اوسط کے درجہ کا ع ہ وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ اَنَّهٗ لَمَّا حَضَرَهُ الْمَوْتُ دَعَا بِثِيَابٍ جُدُدٍ فَلَبِسَهَا
ثُمَّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ الْمَيِّتُ يُبْعَثُ فِيْ ثِيَابِهِ الَّتِيْ يَمُوْتُ فِيْهَا رَوَاهُ اَبُوْدَاؤدَ اور روایت ہے ابی سعید خدری
سے یہہ کہ جب آئی اونکو موت منگوائے نئے کپڑے پھر پہنا اونکو پھر کہا سنا مین نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے میت اوٹھایا جاتا ہے اون
کپڑون مین کہ مرتا ہے نقل کی یہہ ابوداؤد نے ف ظاہر اس حدیث سے یہہ معلوم ہوا کہ ابو سعید نے جو کپڑے پہنے واسطے عمل کرنیکی اس حدیث پر پہنے اور مراد
اس سے ظاہر معنی اوسکے ہین کہ مردہ کپڑون مین اوٹھیگا لیکن یہہ سے مشکل اس لئے کہ حدیث صحیح مین وارد ہوا ہے کہ اوٹھینگے لوگ ننگے بدن اور ننگے پاؤن
پس معنی اسکو علماء نے یہہ لکھے ہین کہ مراد کپڑون سے حدیث مین اعمال ہین کہ مرتا ہے اونپر آدمی عرب اعمال کو کبھی کپڑے بھی کہتے ہین اسلیئے کہ
جیسے کہ کپڑے بدن سے لگے رہتے ہین ویسے ہی عمل بھی تعلق بدن سے ہوتے ہین چنانچہ تاویل آیہ ثیابک فطہر کی بھی بعضون نے یہہ کی ہے کہ اعمال
اپنے پس درست کر اور ابو سعید نے جو نئے کپڑے پہنے واسطے ستھرائی اور طہارت کے پہنے تھے اوس وقت مین اتفاقا یہہ حدیث بھی حضرت کی اونکو یاد
آگئی بیان کر دی یہہ کہ نئے کپڑے پہننے کی سند کی بیان کی اور یا یہہ کہ قبرون سے اوٹھینگے کپڑے پہنے ہوئے اور محشر مین ننگے ہونگے ح م ع ہ
وَعَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خَيْرُ الْكَفَنِ الْحُلَّةُ وَخَيْرُ الْاُضْحِيَّةِ الْكَبْشُ الْاَقْرَنُ رَوَاهُ
اَبُوْدَاؤدَ وَرَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ عَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ اور روایت ہے عبادہ بن صامت سے کہ نقل کی حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کہ فرمایا
بہترین کفن حلہ ہے اور بہترین قربانی مینڈھا سینگون والا نقل کی یہہ ابوداؤد نے اور نقل کی یہہ ترمذی اور ابن ماجہ نے ابی امامہ سے ف حلہ ہے یعنی بہترین کفن لنگی اور
چادر ہے اوپر قمیص یعنی کفنی کی اور یہہ کفن سنت ہے یا یہہ کہ بدون قمیص کی مراد ہونا اس صورت مین معنی یہہ ہونگے کہ ایک کپڑے پر اکتفا نکرے
بلکہ دو کپڑے بہتر ہین کہ کفن کفایہ اور ادنی درجہ مین اور اگر تین ہون سنت اور سر کمال کا ہے اور دنبہ سینگون کا اکثر فربہ اور قیمتی ہوتا ہے اس لیے
اسکو بہتر فرمایا ہ ع ح وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقَتْلٰى اُحُدٍ اَنْ يُّنْزَعَ عَنْهُمُ الْحَدِيْدُ وَالْجُلُوْدُ
وَاَنْ يُّدْفَنُوْا بِدِمَائِهِمْ وَثِيَابِهِمْ رَوَاهُ اَبُوْدَاؤدَ وَابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہے ابن عباس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
بیچ حق شہداء احد کے یہہ کہ اوتارا جاوے اونسے لوہا یعنی زرہین اور ہتھیار اور چمڑے یعنی پوستین وغیرہ اور بغیر بھری ہوئین خون کی اور یہہ کہ دفن
کیے جاوین خون سمیت اور کپڑون سمیت یعنی جو کپڑے کہ خون مین بھرے ہون نقل کی یہہ ابوداؤد اور ابن ماجہ نے ف امام شافعی کے نزدیک
نہ غسل ہے شہید کے لیے اور نہ نماز اور امام ابو حنیفہ رح کے نزدیک غسل نہین لیکن نماز ہے ع

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ فصل تیسری

عَنْ سَعْدِ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ عَوْفٍ اُتِيَ بِطَعَامٍ وَكَانَ صَائِمًا فَقَالَ قُتِلَ مُصْعَبُ بْنُ عُمَيْرٍ
وَهُوَ خَيْرٌ مِّنِّيْ كُفِّنَ فِيْ بُرْدَةٍ اِنْ غُطِّيَ رَاْسُهٗ بَدَتْ رِجْلَاهُ وَاِنْ غُطِّيَ رِجْلَاهُ بَدَا رَاْسُهٗ وَاُرَاهُ قَالَ وَقُتِلَ حَمْزَةُ وَهُوَ
خَيْرٌ مِّنِّيْ ثُمَّ بُسِطَ لَنَا مِنَ الدُّنْيَا مَا بُسِطَ اَوْ قَالَ اُعْطِيْنَا مِنَ الدُّنْيَا مَا اُعْطِيْنَا وَلَقَدْ خَشِيْنَا اَنْ تَكُوْنَ حَسَنَاتُنَا عُجِّلَتْ
لَنَا ثُمَّ جَعَلَ يَبْكِيْ حَتّٰى تَرَكَ الطَّعَامَ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ روایت ہے سعد بن ابراہیم سے کہ نقل کی اپنے باپ سے یہہ کہ عبد الرحمن صحابی کے
پاس لائے کھانا یعنی وقت افطار کے اور وہ تھے روزہ سے پس کہا کہ مارے گئے مصعب بن عمیر اور وہ تھے بہتر مجھ سے کفنائے گئے ایک چادر مین
اگر ڈہانکا جاتا تھا سر اونکا کھل جاتے تھے پاؤن اونکے اور اگر ڈہانکے جاتے تھے پاؤن کھل جاتا تھا سر اونکا یعنی پھر سر ڈہانکا گیا اور پاؤن

اذخر پر رکھدی چنانچہ باب جامع المناقب مین حدیث اس مضمون کی آئی ہے اور کہا ابراہیم راوی نے کہ گمان کرتا ہون مین عبدالرحمن کو
کہ یہ بھی کہا اور مارے گئے حمزہ اور وہ تھے بہتر مجھسے یعنی اونکا کفن بھی ایسا ہی تھا جیسا کہ اوپر مذکور ہوا پھر کشادہ کی گئی واسطے ہمارے
دنیا اور سقدر کہ کشادہ کی گئی یا کہا دی گئی ہمکو دنیا اوسقدر کہ دی گئی درتحقیق ڈرتے ہین ہم یہہ کہ ہووے ثواب نیکیون ہماری کا جلدی
دیا گیا واسطے ہمارے پھر شروع کیا رونا یعنی بسبب اسی ڈر کے جو مذکور ہوا یہانتک کہ چھوڑ دیا کھانا نقل کی یہہ بخاری نے **ف** عبدالرحمن
عشرہ مبشرہ سے ہین اور مصعب بڑی جلیل القدر اور فضلای صحابہ اور اہل بدر سے ہین اور احد مین شہید ہوئے اور حالت کفر مین بڑی
فراغت والے تھے جب مسلمان ہوئے نہایت زہد وفقر اختیار کیا منقول ہے کہ ایکبار یہہ حضرت پاس حاضر ہوئے تسمہ کمر مین باندہے ہوے
فرمایا حضرت نے صحابہ کو کہ دیکھو اس شخص کو کہ روشن کیا ہے اللہ تعالی نے دل اسکا ساتھ ایمان کے دیکھا مینے اسکو مکہ مین کہ ماں باپ اسکے
اسکو اچھے سے اچھا کھانا کھلاتے تھے اور دیکھا مین کہ دوسو درہم کا لباس پہنتا محبت خدا اور رسول کہ مین اپنے تئین اس حال کو پہنچایا اور حضرت
حمزہ بن عبدالمطلب چچا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے تھے کہ حضرت نے انکو سید الشہدا فرمایا اور اہل بدر اور شہدا احد سے ہین اور
ڈرتے ہیں ہم یعنی ڈرتے ہین اس سے کہ داخل ہو جاوین اون لوگون مین کہ جنکے حق مین اللہ تعالی نے فرمایا ہے مَنْ كَانَ يُرِيدُ الْعَاجِلَةَ
عَجَّلْنَا لَهُ فِيهَا مَا نَشَاءُ لِمَنْ نُرِيدُ ثُمَّ جَعَلْنَا لَهُ جَهَنَّمَ يَصْلَاهَا مَذْمُومًا مَدْحُورًا یعنے جو کوئی ارادہ کرتا ہے دنیا کا جلدی دیتے ہین ہم واسطے اوسکے دنیا مین
وہ چیز کہ چاہتے ہین ہم واسطے اوسکے کہ چاہتے ہین ہم پھر گردانتے ہین ہم اوسکے لیے دوزخ داخل ہوگا اوس مین برائی کیا گیا راندہ ہوا از بسکہ اونپر خوف غالب تھا یہہ
خیال آیا کہ مبادا انمین داخل ہو جاوین والا معنے آیت کے یہہ ہین کہ جو ارادہ کرتا ہے دنیا ہی کا اور نہین ارادہ کرتا سواے اسکے کچھ اور سب انعام کرتے
ہین دنیا مین جو کچھ کہ چاہتے ہین ہم نہ جو کچھ کہ وہ چاہتا ہے واسطے اوسکے کہ چاہتے ہین نہ واسطے ہر چاہنے والے کے حاصل یہہ کہ یہہ آیت بیچ
حق شہرے طالب دنیا وغیرہ کے فرمائی ہے عبدالرحمن ایسے نہ تھے لیکن خوف غالب تھا ڈرے کہ بسبب اس فراغت کہ ہم بھی کہین انمین نہ
ہون اور چھوڑ دیا کھانا باوجود شدۃ احتیاج کے کہ روزہ سے تھے اس لیے کہ جب خوف غالب ہوتا ہے باز رکھتا ہے مائل ہونے سے طرف
لذتون کے اور اس حدیث مین دلیل ہے اسپر کہ وقت ضرورت کہ جسقدر کفن میسر ہو وہی سنت ہو ع ص ح ه **وعن جابر قال اتی رسول اللہ**
صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَبْدَ اللهِ بْنَ أُبَيٍّ بَعْدَ مَا أُدْخِلَ حُفْرَتَهُ فَأَمَرَ بِهِ فَأُخْرِجَ فَوَضَعَهُ عَلَى رُكْبَتَيْهِ فَنَفَثَ فِيهِ مِنْ رِيقِهِ وَأَلْبَسَهُ
قَمِيصَهُ قَالَ وَكَانَ كَسَا عَبَّاسًا قَمِيصًا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے جابر سے کہ کہا آئے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم عبداللہ بن ابی
کے پاس بعد اسکے کہ رکھا گیا تھا اپنی قبر مین پھر حکم فرمایا اوسکے نکالنے کے لیے یعنی قبر سے پس نکالا گیا پھر رکھا اوسکو حضرت نے اپنے
گھٹنون پر پس ڈالا منہ اوسکے مین آب دہن اپنا اور پہنایا اسکو اپنا کرتا کہا جابر نے اور تھا عبداللہ بن ابی پہنایا تھا عباس کو کرتا نقل کی
یہہ بخاری ومسلم نے **ف** عبداللہ بن ابی رئیس تھا منافقون کا اور نفاق ظاہر رکھتا تھا جب حضرت عباس کہ چچا حضرت کے تھے
روز بدر کے بندی کر کر لائے تھے تو وہ ننگے تھے اور پیراہن کسیکا اونکو ٹھیک آتا تھا بسبب دراز قد ہونے اونکے عبداللہ بن ابی نے کہ یہہ
بھی دراز قد تھا کرتا اپنا انکو پہنایا پس حضرت نے کرتا اپنا اوسکو پہنایا اوسی کرتے کے بدلا اوتار نیکو لیے تا منافق کا احسان اونپر نرہ جاوے اور
اسمین ایک اشکال وارد ہوتا ہے کہ قرآن مجید مین اللہ تعالی نے فرمایا ولا تصل علی احد منہم مات ابدا ولا تقم علی قبرہ یعنی جو مراکسی منافقون مین سے
کہ مر گیا ہو اور مت کھڑا ہو اوسکی قبر پر اور باوجود اسکے حضرت عبداللہ کی گور پر تشریف لیگیے اور کرتا پہنایا اور آب دہن اوسکے منہ مین ڈالا
جواب اسکا علما نے یہہ لکھا ہے کہ یہہ واقعہ پہلے اوترنے آیت کے تھا اور حضرت کو غرض اس سے بدلا اوتارنا تھا جیسا کہ اوپر مذکور ہوا اور تالیف

دعا طلب کی اور کہے بیٹے کی کہ وہ مومن تھا پاک نفاق سے اور بہت تعریف کی اسکی تب اسکے حق میں یہ دعا ہے اور شہیدوں میں ذکر ہے **ف** وقت
جب آدمی مرنے لگے تو قبلہ رخ کریں اسطرح کہ چیت لٹا دیں اور پاؤں قبلہ کی طرف کریں اور سر ذرا اونچا کریں تاکہ قبلہ رخ ہو جاوے اور تلقین کریں
شہادت یعنی اوسکے پاس پڑھیں اشہد ان لا الہ الا اللہ وان محمدا رسول اللہ پس جب وہ مر جاوے تو باندھ دیں کلے اوسکا تاکہ منہ بند ہو جاوے اور کوئی چیز
منہ میں نہ گھس جاوے اور بند کریں آنکھیں اوسکی اور مستحب ہے جلدی دفن کرنا اوسکو جب ارادہ کریں نہلانے کا تو تختہ کو دھونی اگر وغیرہ کی طاق بار دیں
اوسکو لٹا دیں اور کپڑے اتار دیں اور ستر اوسکا ڈھانک دیں ایک کپڑے سے کہ لمبا ہو ناف سے زانو تک اور ہاتھ پر کپڑا لپیٹ کر استنجا کرا دیں اور وضو کروا دیں بغیر کلی اور ناک
میں پانی دینے کے اور نہلاویں ایسے پانی سے کہ جوش کی ہو اوس میں بیری کی پتی یا اشنان اگر ہم پہنچے ورنہ خالص پانی سے اور دھوویں
سر اور ڈاڑھی اوسکی ساتھ خطمی کے اور اگر وہ نہ ملے تو صابون وغیرہ سے دھوویں اور لٹا دیں پہلے بائیں کروٹ پھر نہلاویں یہاں تک کہ پہنچے
پانی اوس کروٹ تک کہ تختہ سے لگی ہے پھر داہنی کروٹ لٹا کر نہلاویں اسیطرح سے کہ پانی بائیں کروٹ تک پہنچے پھر بٹھاویں مردے کو اور سہارا دے کے
پیٹ اوسکا آہستہ پھر اگر نکلے پیٹ سے کچھ تو دھو ڈالے اور پھر غسل اور وضو نہ کروا دے اور پونچھے اوسکے بدن کو کپڑے سے اور لگا دے حنوط
یعنی خوشبو مرکب سر اور ڈاڑھی کو اور کافور اون اعضا کو لگا دے کہ سجدہ میں زمین کو لگتے ہیں یعنی پیشانی وغیرہ اور کنگھی نہ کرے بالوں اور ڈاڑھی
کو اور نہ کترے ناخن اور بال اوسکے اور ختنہ کرے جسکا ختنہ نہ ہوا ہو پھر کفنا دے اور کفن مسنون مرد کے لیے یہ ہے کہ کفنی ہو مونڈھوں
سے قدم تک اور ازار اور لفافہ یعنی چادر سر سے قدم تک اور کفن کفایہ ازار اور لفافہ اور کفن مسنون عورت کا یہ ہے کہ کفنی اور اوڑھنی اور
ازار اور لفافہ اور سینہ بند اور اوڑھنی لمبی ہو دو ہاتھ کی اور چوڑی ایک بالشت کی اور سینہ بند تین ہاتھ کا لمبا اور چوڑا اوسکا بغلوں کے نیچے
سے گھٹنوں تک اور باقی کپڑے ایسے ہی ہوں جیسے مرد کے کفن میں مذکور ہوئے پس جو کوئی زیادہ کرے اسپر یا کم کرے اوسنے ظلم کیا اور
کفن کفایہ عورت کا ازار اور اوڑھنی اور لفافہ اور ضرورت کیوقت ایک بھی کپڑا کافی ہے اور نہ اقتصار کرے ایک پر بلا ضرورت اور دھونی دے
کفن کو خوشبو کی طاق پہلے پہنانے کی اور کفناوے یوں کہ اول لفافہ یعنی پوٹ کی چادر بچھاوے پھر اوسپر ازار یعنی ازار کی چادر پھر کفنی پہنا کر
ازار پر لٹا دے اور ہاتھ دونوں طرف پھیلا دے سینہ پر نہ رکھے پھر لپیٹے ازار بائیں طرف اوسکی سے پھر داہنی طرف سے پھر لفافہ کو یوں ہی
لپیٹے اور عورت کو پہنا دے کفنی اور اوسکے بالوں کو دو حصے کر کر اوسکے سینہ پر اوپر کفنی کے ڈالے پھر اوڑھنی اوڑھا دے پھر ازار سے لپیٹے
پھر لفافہ پھر سینہ بند بھی اوپر لپیٹے اور سر کی اور پاؤں کی طرف سے کفن باندھ دیا جاوے اگر خوف ہو کھل جانے کا ملتقی الابحر اور مجمع شرح ملتقی

باب المشی بالجنازة والصلوة علیها

اور چلنے
باب ہے بیچ بیان چلنے کے ساتھ جنازہ کے اور نماز پڑھنے
اوسکی کے **ف** جنازے کے ساتھ پیادہ چلنا اور سوار چلنا دونوں جائز ہیں لیکن پیادہ پا چلنا افضل ہے اور سوار کو چاہیے کہ جنازہ کے
پیچھے چلے اور پیادہ کو آگے بھی چلنا روا ہے اور پیچھے بھی لیکن پیچھے چلنا افضل ہے اور نماز جنازے کی فرض کفایہ ہے یعنی اگر بعض پڑھ لیں سب کے
ذمہ سے فرضیت ساقط ہو جائیگی ورنہ سب گنہگار ہونگے اور شرط صحت نماز کی اسلام میت کا ہے اور طہارت اوسکی اور رکھنا جنازہ
کا آگے مصلی کے پس اس قید سے جائز نہیں ہے غائب پر اور نہ اوسپر کہ جانور کے پیٹھ پر ہو یا لوگوں کے کندھوں پر اور نہ اوسپر کہ مصلی کی جگہ
کے پیچھے رکھا ہو اور اگر بغیر نہلائے دفن کر دیا جاوے اور ممکن نہ ہو باہر نکالنا اوسکو بغیر قبر کھودنے کے تو ساقط ہو جاتی ہے شرط طہارت کی
اور نماز ادا کیجاوے قبر پر بغیر غسل کے اور اگر ممکن ہو نکالنا نکال کر غسل دیں اور نماز پڑھیں اور اگر نادانستہ بغیر غسل کے نماز پڑھی
اور بعد قبر کھودنے نکالکر غسل دیا پھر نماز پڑھیں ه

الفصل الاول

فصل پہلی عن ابی هریرة قال قال رسول الله

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَسْرِعُوْا بِالْجَنَازَةِ فَاِنْ تَكُ صَالِحَةً فَخَيْرٌ تُقَدِّمُوْنَهَا اِلَيْهِ وَاِنْ تَكُ سِوٰى ذٰلِكَ فَشَرٌّ تَضَعُوْنَهٗ
عَنْ رِقَابِكُمْ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جلدی کرو ساتھ جنازے کے پس اگر ہو وہ جنازہ
یعنی میت نیک پس بھلائی ہے یعنی بھلائی ہے اوسکے لیے پہنچاؤ اوسکو طرف بھلائی کے اور اگر ہے غیر اسکے پس بری رکھو اوسکو اپنی گردنوں سے
نقل کی یہہ بخاری و مسلم نے ف جلدی کرو ساتھ جنازے کے یعنی جنازہ دفن کرنے لیجاؤ تو جلدی چلو اور جلدی سے دوڑنا نہیں مراد ہے بیچ کی چال چلے
کہ جلد جلد قدم اوٹھاوے اور پاس پاس قدم رکھے حاصل یہہ کہ چال معمولی سے زیادہ ہو اور دوڑنے سے کم اگے جلدی چلنے کا فائدہ بیان
فرمایا کہ اگر وہ نیک ہے الخ یعنی اگر ہے حال اوس میت کا اچھا پس جلدی لیجاؤ اوسکو تاکہ پہنچے ثواب آخرت کو جلدی اور اگر حال اوسکا برا ہے تو بھی
جلدی لیجاؤ تاکہ پھینکو بری کو اپنی گردنوں سے ع ٥ وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا وُضِعَتِ
الْجَنَازَةُ فَاحْتَمَلَهَا الرِّجَالُ عَلٰى اَعْنَاقِهِمْ فَاِنْ كَانَتْ صَالِحَةً قَالَتْ قَدِّمُوْنِيْ وَاِنْ كَانَتْ غَيْرَ صَالِحَةٍ قَالَتْ لِاَهْلِهَا يَا وَيْلَهَا
اَيْنَ تَذْهَبُوْنَ بِهَا يَسْمَعُ صَوْتَهَا كُلُّ شَيْءٍ اِلَّا الْاِنْسَانَ وَلَوْ سَمِعَ الْاِنْسَانُ لَصَعِقَ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہے ابی سعیدؓ سے
کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جسوقت کہ تیار کیا جاتا ہے جنازہ پس اوٹھاتے ہیں اوسکو لوگ اپنی گردنوں پر پس اگر ہوتا ہے نیکبخت
کہتا ہے جلدی لیجاؤ مجکو یعنی طرف منزل بہتر کے اور اگر ہوتا ہے بدبخت کہتا ہے اپنے لوگوں کو اے مصیبت کہاں لیجاتے ہو اوسکو یعنی مجکو سنتی ہے آواز اوسکی
ہر چیز سواے آدمی کے اور اگر سنے آدمی البتہ مر جاوے یا بیہوش ہو جاوے ف مومن جلدی چلنے کو کہتا ہے اس لیے کہ نعمتیں جنت کی دیکھتا ہے
اور بدبخت بسبب دیکھنے عذاب کے واویلا کرتا ہے اور میت کلام حقیقیہ کرتا ہے اگرچہ روح نکل جاتی ہے اللہ تعالیٰ قادر ہے اسپر یہہ ایسا ہی ہے جیسے
قبر میں زندہ کیا جاتا ہے سوال کے لیے ع ٥ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا رَاَيْتُمُ الْجَنَازَةَ فَقُوْمُوْا
فَمَنْ تَبِعَهَا فَلَا يَقْعُدْ حَتّٰى تُوْضَعَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے اوسیسے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جب دیکھو تم جنازے کو پس
کھڑے ہو جاؤ پس جو شخص کہ ساتھ ہو اوسکے یعنی بعد نماز کے پس نہ بیٹھے یہاں تک کہ رکھا جاوے جنازہ یعنی لوگوں کے کندھوں سے زمین پر رکھا جاوے
یا قبر میں نقل کی یہہ بخاری و مسلم نے ف یعنی جب جنازہ گھر میں سے نکلے تو دیکھکر کھڑے ہو جاؤ واسطے تکریم میت اور تعظیم ایمان اوسکے یا بسبب
ہول موت کے یہہ اشارہ ہے اسپر کہ موت سے بے پروا نہ ہونا چاہیے بلکہ بیقرار ہو کر اور ڈر کر اوٹھ کھڑا رہے اور جب تک کہ نہ جاوے زمین پر بیٹھے نہیں
بلکہ کندھا دینے کے لیے ساتھ رہے اور کہا بعض علماء ہمارے نے کہ جب ارادہ کرے جنازے کے ساتھ جانیکا تو اوٹھ کھڑے رہنا مکروہ ہے
اکثروں کے نزدیک اور بعضوں نے کہا کہ اختیار رکھتا ہے چاہے کھڑا رہے چاہے بیٹھا رہے اور بعضوں نے کہا دونوں مستحب ہیں اور کہا جمہور نے
کہ یہہ حدیثیں منسوخ ہیں ساتھ حدیث حضرت علیؓ کے کہ آگے آتی ہے ع ٥ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ مَرَّتْ جَنَازَةٌ فَقَامَ لَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقُمْنَا مَعَهٗ فَقُلْنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّهَا يَهُوْدِيَّةٌ فَقَالَ اِنَّ الْمَوْتَ فَزَعٌ فَاِذَا رَاَيْتُمُ الْجَنَازَةَ فَقُوْمُوْا مُتَّفَقٌ
عَلَيْهِ اور روایت ہے جابرؓ سے کہ کہا گذرا ایک جنازہ پس اوٹھ کھڑے ہوے اوسکے لیے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور کھڑے ہوے ہم ساتھ اونکے
پس کہا ہمنے اے رسول خدا کے یہہ جنازہ یہودیہ کا یعنی نہ مسلمان کا کہ جسکی تکریم اور تعظیم ایمان کے لیے اوٹھیں پس فرمایا حضرتؐ نے تحقیق موت جائے
گھبراہٹ اور ڈر کی ہے پس جب دیکھو جنازہ اوٹھ کھڑے ہو یعنی اگرچہ کافر کا ہو نقل کی یہہ بخاری مسلم نے وَعَنْ عَلِيٍّ قَالَ رَاَيْنَا رَسُوْلَ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَ فَقُمْنَا وَقَعَدَ فَقَعَدْنَا يَعْنِيْ فِي الْجَنَازَةِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَفِيْ رِوَايَةِ مَالِكٍ وَاَبِيْ دَاوٗدَ قَامَ فِي
الْجَنَازَةِ ثُمَّ قَعَدَ بَعْدُ اور روایت ہے حضرت علیؓ سے کہ کہا دیکھا ہمنے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کھڑے ہوے پس کھڑے ہوے ہم اور بیٹھے پس بیٹھے ہم

یعنی بیچ دیکھنے جنازے کے نقل کی یہہ مسلم نے اور یہی ہے روایت مالک کی اور ابی داؤد کی یہہ ہے کہ کھڑے ہوئے جنازے کے لیے پھر بیٹھے بعد اوسکے
ف پہلی روایت کے دو معنی ہیں ایک تو یہہ کہ کھڑے ہوتے حضرت جنازے کو دیکھکر ہم بھی کھڑے ہوئے اور جب گذر گیا
اور غائب ہوا نظر سے بیٹھے حضرت اور ہم بھی بیٹھے دوسرے یہہ کہ چند مدت جنازہ کو دیکھکر کھڑے ہوکر پھر بیٹھے رہتے اور نہ اوٹھتے
پس معلوم ہوا کہ منسوخ ہوا کھڑا ہوجانا ساتھ فعل اخیر کے یعنی یہہ حکم پہلے تھا اب موقوف ہوا اور دوسری روایت کے بھی یہی دونوں معنی ہیں اور دوسرے
معنی ظاہر ہیں ٥ح ٥ وعن ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من اتبع جنازة مسلم ايمانا واحتسابا
وكان معه حتى يصلى عليها ويفرغ من دفنها فانه يرجع من الاجر بقيراطين كل قيراط مثل احد ومن صلى عليها
ثم رجع قبل ان تدفن فانه يرجع بقيراط متفق عليه اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ
جاوے ساتھ جنازے مسلمان کے سبب لانے ایمان کے یعنی فرمودہ شرع پر اور واسطے طلب کرنے ثواب کے اور رہے ساتھ اوسکے یہانتک کہ نماز پڑھی
اوسپر اور فراغت پاوے دفن اوسکی سے پس تحقیق وہ پھرتا ہے اجر لیکر برابر دو قیراط کے ہر قیراط مانند احد کے اور جو شخص کہ نماز پڑھے جنازے پر
پھر پھر جاوے پہلے دفن سے پس وہ پھرتا ہے ثواب لیکر برابر ایک قیراط کے نقل کی یہہ بخاری و مسلم نے ف قیراط کہتے ہیں دینار کے بارہویں
حصہ کو اور یہاں قیراط سے مراد حصہ عظیم ہے یعنی بہت بڑا ٥ع ٥ وعنه ان النبي صلى الله عليه وسلم نعى للناس النجاشي اليوم
الذي مات فيه وخرج بهم الى المصلى فصف بهم وكبر اربع تكبيرات متفق عليه اور روایت ہے ابی ہریرہ سے یہہ کہ نبی صلی اللہ
علیہ وسلم نے پہنچائی خبر نجاشی کے مرنے کی لوگوں کو جسدن کہ وہ مرا اور نکلے ساتھ صحابہ کے طرف عیدگاہ کے پھر صف باندھی ساتھ اونکے اور
تکبیریں کہیں چار نقل کی یہہ بخاری و مسلم نے ف نجاشی لقب ہے بادشاہ حبشہ کا اور نام اس نجاشی کا کہ حضرت نے جسپر نماز پڑھی اصحمہ تھا اول
دین نصاری پر تھا پھر ایمان لایا حضرت پر اور صحابہ جو ہجرت کرکر وہاں گئے تو خوب خدمتگذاری کی پس جب وہ مرا تو حضرت نے وہ خبر
بیان کی اور عیدگاہ میں جاکر نماز پڑھی اوسکے جنازے کی اور ہدایہ میں لکھا ہے کہ نماز پڑھی جاوے میت پر مسجد جماعت میں اسلیے
کہ فرمایا ہے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کوئی نماز پڑھے میت پر مسجد میں پس نہیں ثواب واسطے اوسکے اور کہا ابن ہمام
نے کہ خلاصہ میں لکھا ہے کہ مکروہ ہے نماز برابر ہے کہ میت اور قوم ہوں مسجد میں یا ہو میت خارج مسجد کے اور قوم سب یا بعض مسجد
میں ہوں انتہی اور بعضوں نے کہا کہ نہیں مکروہ ہے جب ہو میت خارج مسجد کے پھر بعضوں نے کہا ہے کہ کراہت تحریمی ہے اور بعضوں نے
کہا تنزیہی اور اس حدیث سے شافعی یہہ نکالتے ہیں کہ نماز جنازے کی غائب پر جائز ہے اور حنفیہ کے نزدیک نہیں جائز وہ کہتے ہیں کہ احتمال ہے
کہ جنازہ نجاشی کا سامنے حضرت کے آگیا ہو اسلیے کہ اللہ تعالی قادر ہے اسپر کہ دیوار و پہاڑ وغیرہ جو درمیان میں حائل تھے ہٹا دیے ہوں حضرت
کو جنازہ معلوم ہوتا ہو پس یہہ خصوصیت حضرت کی ہوتی اور کو نہیں درست چنانچہ منقول ہے حضرت ابن عباس سے بغیر اسناد کے
کہ کہا ابن عباس نے کہ کھولا گیا سریر یعنی جنازہ نجاشی کا یہانتک کہ دیکھا اوسکو اور نماز پڑھی اوسپر ٥ع ٥ح وعن عبد الرحمن
بن ابي ليلى قال كان زيد بن ارقم يكبر على جنائزنا اربعا وانه كبر على جنازة خمسا فسألناه فقال كان رسول الله
صلى الله عليه وسلم يكبرها رواه مسلم اور روایت ہے عبدالرحمن بن ابی لیلی سے کہ کہا تھے زید بن ارقم صحابی تکبیریں کہتے ہمارے
جنازوں پر چار اور اونہوں نے تکبیریں کہیں ایک جنازہ پر پانچ پس پوچھا ہمنے اونسے کہ ہمیشہ چار تکبیریں کہتے تھے آج پانچ
کیوں کہیں پس کہا اونہوں نے کہ تھے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم پانچ تکبیریں کہتے نقل کی یہہ مسلم نے ف پانچ تکبیریں کہنے یعنی

کبھی کبھی چار ابتدا میں اجماع ہے سب علماء کا اسپر کہ چار تکبیریں ہیں نماز جنازہ میں اور حضرت سے اور صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے زیادہ
بھی منقول ہیں لیکن لکھا ہے علماء نے کہ آخر امر حضرت سے چار ہی ثابت ہوئی ہیں پس سوای چار کے جو منقول ہیں منسوخ ہیں اور زید رضی اللہ عنہ
اگر نسخ کے قائل نہوں تو کچھ ضرر اجماع میں نہیں آتا ہے ح ۴ **وَعَنْ** طَلْحَةَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَوْفٍ قَالَ صَلَّيْتُ خَلْفَ ابْنِ عَبَّاسٍ
عَلٰى جَنَازَةٍ فَقَرَأَ فَاتِحَةَ الْكِتَابِ فَقَالَ لِتَعْلَمُوْا اَنَّهَا سُنَّةٌ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہے طلحہ بن عبداللہ بن عوف تابعی سے
کہ کہا نماز پڑھی میں نے پیچھے ابن عباس کے جنازے پر پس پڑھی سورۂ فاتحہ یعنی بعد تکبیر اولی کی اور کہا پڑھی میں نے سورۂ فاتحہ تاکہ جانو تم کہ یہ
سنت ہے نقل کی یہ بخاری نے **ف** کہا امام ابوحنیفہ نے کہ مراد سنت سے یہ ہے کہ پڑھنا فاتحہ کا نماز جنازہ میں واجب نہیں انتہی یعنی فاتحہ اگر
پڑھی جاوے بمکان ثنا کے تو قائم ہوتی ہے مقام سنت کے اور کہا ابن ہمام نے کہ نہ پڑھے سورۂ فاتحہ مگر یہ کہ پڑھے ساتھ نیت ثنا کے اور نہیں
ثابت ہوا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پڑھنا اسکا اور موطا میں ہے کہ ابن عمر رضہ نہ پڑھتے تھے اسکو نماز جنازہ میں انتہی اور امام شافعی کے نزدیک
پڑھنا اسکا واجب ہے پس مراد سنت سے ہوا وینکے نزدیک یہ ہے کہ طریقہ روایت کیا گیا دین میں سے پس اس تاویل سے نفی وجوب کی نہوئی ح ۵
وَعَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ صَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى جَنَازَةٍ فَحَفِظْتُ مِنْ دُعَائِهِ وَهُوَ يَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لَهُ
وَارْحَمْهُ وَعَافِهِ وَاعْفُ عَنْهُ وَاَكْرِمْ نُزُلَهُ وَوَسِّعْ مُدْخَلَهُ وَاغْسِلْهُ بِالْمَاءِ وَالثَّلْجِ وَالْبَرَدِ وَنَقِّهِ مِنَ الْخَطَايَا كَمَا نَقَّيْتَ
الثَّوْبَ الْاَبْيَضَ مِنَ الدَّنَسِ وَاَبْدِلْهُ دَارًا خَيْرًا مِنْ دَارِهِ وَاَهْلًا خَيْرًا مِنْ اَهْلِهِ وَزَوْجًا خَيْرًا مِنْ زَوْجِهِ وَاَدْخِلْهُ الْجَنَّةَ
وَاَعِذْهُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَمِنْ عَذَابِ النَّارِ وَفِيْ رِوَايَةٍ وَقِهِ فِتْنَةَ الْقَبْرِ وَعَذَابَ النَّارِ قَالَ حَتّٰى تَمَنَّيْتُ اَنْ اَكُوْنَ اَنَا
ذٰلِكَ الْمَيِّتَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے عوف بن مالک سے کہ کہا نماز پڑھی رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک جنازے پر پس یاد رکھی میں نے
دعا انکی یعنی حضرت کی کہ وہ فرماتے تھے یعنی بعد تیسری تکبیر کے یا الٰہی بخش اسکو اور رحمت کر اسپر یعنی قبول کر طاعتیں اسکی اور خلاص کر اسکو
مکروہات سے اور معاف کر اس سے یعنی تقصیریں اسکی اور بہتر کر مہمانی اسکی یعنی جنت میں اور کشادہ کر قبر اسکی اور پاک کر اسکو ساتھ پانی کے اور برف کی اور اولے کی یعنی پاک کر گناہوں سے
ساتھ طرح طرح کی مغفرتوں کی اور پاکیزہ کر اسکو گناہوں سے جیسے کہ پاکیزہ کرتا ہے تو کپڑے سفید کو میل سے اور بدلہ دے اسکو گھر یعنی اس عالم میں بہتر گھر
اسکے سے یعنی اُس عالم میں اور اہل یعنی خادم بہتر اہل اسکے سے اور بی بی بہتر بی بی اسکی سے اور داخل کر اسکو جنت میں یعنی ابتداً اور پناہ دے اسکو عذاب قبر سے
یا کہا عذاب برزخ کے سے اور ایک روایت میں ہے کہ بچا اسکو فتنۂ قبر کے سے یعنی متحیر ہونے سے فرشتوں کے جواب میں اور عذاب آگ سے کہا عوف نے
کہ جب سنی یہ دعا حضرت سے اوس میت کے لیے سنی تو رشک لیگیا میں یہانتک کہ آرزو کی میں نے کہ ہوتا میں یہ میت یعنی تاکہ حضرت میرے لیے یہ دعا کرتے
نقل کی یہ مسلم نے **ف** بی بی بہتر بی بی اسکی سے یعنی حور عین یا یہ عورتیں دنیا میں سے بھی بسبب اشکال رہا کہ عورتیں دنیا کی ہوں گی جنت میں افضل حوروں سے
بسبب نماز روزے وغیرہ کے جیسا کہ وارد ہوا ہے یہ حدیثیں اور فقہ میں لکھا ہے کہ مستحب ہے اس دعا کو آہستہ پڑھنا اور حضرت نے پکار کر پڑھی تعلیم کے لیے
اور یہ دعا نسائی اور ترمذی نے بھی روایت کی ہے اور بخاری نے لکھا ہے کہ دعائیں جو میت کے لیے وارد ہوئی ہیں یہ سب سے صحیح تر ہے ح ۶
وَعَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَنَّ عَائِشَةَ لَمَّا تُوُفِّيَ سَعْدُ بْنُ اَبِيْ وَقَّاصٍ قَالَتْ اُدْخُلُوْا بِهِ الْمَسْجِدَ حَتّٰى اُصَلِّيَ عَلَيْهِ
فَاُنْكِرَ ذٰلِكَ عَلَيْهَا فَقَالَتْ وَاللّٰهِ لَقَدْ صَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى ابْنَيْ بَيْضَاءَ فِي الْمَسْجِدِ سُهَيْلٍ وَاَخِيْهِ
رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے ابی سلمہ بن عبدالرحمن سے یہ کہ جب وفات ہوئی سعد بن ابی وقاص کی کہا حضرت عائشہ نے داخل کرو انکو مسجد میں
تاکہ نماز پڑھوں میں انپر پس انکار کیا گیا یہ حضرت عائشہ پر پس فرمایا حضرت عائشہ نے قسم ہے خدا کی البتہ تحقیق نماز پڑھی ہے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے

اوپر دونون بیٹون بیضاء کی مسجد مین یعنی سہیل اور بھائی اوسکی کے نقل کی یہہ مسلم نے ف نام سہیل کی بھائی کا سہل تھا اور بیضا اونکی ماں کا نام ہے
اور نماز جنازہ کی مسجد مین پڑہنی نزدیک امام شافعی کے درست ہے بموجب اس حدیث کے اور نزدیک امام اعظم کے مکروہ ہے بموجب اس حدیث کے کہ اس مین منع ہے
انکار کا حضرت عائشہ پر انکار کیا صحابہ نے اسواسطے کہ معمول نہ تھا حضرت کا کہ نماز جنازہ مسجد مین پڑہین چنانچہ قریب مسجد کے ایک جگہ مقرر تھی کہ وہان
نماز جنازہ پڑہتے تھے اور ابو داؤد مین منع کی حدیث بھی موجود ہے مضمون اوسکا یہہ ہے کہ جو کوئی پڑہے نماز جنازہ کی مسجد مین پس نہین ثواب واسطے اوسکے
اور حضرت عائشہ نے جو یہہ حدیث ذکر کی کہ حضرت نے نماز پڑہی تو یہہ بسبب عذر کے تھا کہ مینہہ برستا تھا یا معتکف تھے چنانچہ ایک روایت مین یہہ صریح آیا ہے
کہ حضرت معتکف تھے اسلیے مسجد مین پڑہی ع ح ہ **وعن** سمرة بن جندب قال صليت وراء رسول الله صلى الله عليه
وسلم على امرأة ماتت في نفاسها فقام وسطها متفق عليه اور روایت ہے سمرہ بن جندب سے کہا نماز پڑہی مینے پیچھے رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نے اوپر جنازہ ایک عورت کے کہ مر گئی تھی بیچ نفاس اپنے کے پس کہڑے ہوئے بیچ مین اوسکی نقل کی یہہ بخاری و مسلم نے ف شافعی کہتے ہین
کہ عورت کے کولون کے سامنے کہڑا ہووے نماز پڑہنے کے لیے اور مرد کے سر کے سامنے بیچ حدیث سند اونکی ہے بیچ حق نماز عورتون کے اور دوسری بات اور حدیث
سے ثابت کی ہے اور ہمارے مذہب مین یہہ ہے کہ کہڑا ہووے سامنے سینے کے خواہ مرد ہو خواہ عورت کہا شیخ ابن ہمام نے کہ یہہ حدیث منافی سینے کے سامنے
کہڑے ہونیکی نہین اس لیے کہ سینہ وسط ہے یعنی درمیان مین پڑا ہے اعضا کے اس لیے کہ اوپر اوسکے سر اور ہاتہہ ہین اور نیچے اوسکے پیٹ اور پانون اور
احتمال ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سینے کے سامنے کہڑے ہوئے ہون مائل طرف کولون کے راوی نے بسبب نزدیک ہونے دونو چیزون کے آپس مین گمان
کیا کہ درمیان مین اوسکے سامنے کولون کے کہڑے ہوئے اور تمنی نے کہا کہ روایت ہے ابی حنیفہ اور ابی یوسف سے بھی کہ کہڑا ہووے امام عورت کے کولون کے سامنے
ع ح ہ **وعن** ابن عباس ان رسول الله صلى الله عليه وسلم مر بقبر دفن ليلا فقال متى دفن هذا قالوا البارحة قال أفلا
آذنتموني قالوا دفناه في ظلمة الليل فكرهنا أن نوقظك فقام فصففنا خلفه فصلى عليه متفق عليه اور روایت ہے ابن عباس
سے یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم گذرے ایک قبر پر کہ دفن کیا گیا تھا مردہ اوسمین رات کو پس فرمایا کب دفن کیا گیا ہے یہہ عرض کیا صحابہ نے کہ آج کی
رات فرمایا پس کیون نہ خبر کی تمنے مجکو عرض کیا صحابہ نے دفن کیا ہمنے اسکو بیچ اندہیری رات کے پس مکروہ جانا ہمنے جگانا آپکا پہر کہڑے ہوئے حضرت
پس صف باندہی ہمنے پیچھے حضرت کے پس نماز پڑہی اوسپر نقل کی بخاری و مسلم نے ف نام اس مردہ کا طلحہ بن براء بن عمیر تھا ع ہ **وعن**
أبي هريرة أن امرأة سوداء كانت تقم المسجد أو شاب ففقدها رسول الله صلى الله عليه وسلم فسأل عنها أو عنه
فقالوا مات قال أفلا كنتم آذنتموني قال فكأنهم صغروا أمرها أو أمره فقال دلوني على قبره فدلوه فصلى عليها
ثم قال إن هذه القبور مملوءة ظلمة على أهلها وإن الله ينورها لهم بصلاتي عليهم متفق عليه ولفظه لمسلم
اور روایت ہے ابی ہریرہ سے یہہ کہ ایک عورت تھی کالی جہاڑو دیتی تھی مسجد مین یعنی مسجد نبوی مین یا تھا ایک جوان یعنی جہاڑو دیتا تھا پس نہ پایا اوسکو رسول
خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پس پوچھا احوال اوس عورت کے سے یا مرد جوان کے سے کہ کیا ہوا اور کہان گیا عرض کیا صحابہ نے کہ مر گیا یا مر گئی فرمایا
پس کیون نہ خبر کی مجکو یعنی تا نماز پڑہتا اوسکی کہا ابوہریرہ نے پس گویا کہ صحابہ نے حقیر جانا حال اوس عورت کا یا اوس شخص کا یعنی یہہ خیال کیا کہ کیا ہے
یہہ کہ جسکے لیے حضرت کو تکلیف دین پس حقیقت مین تعلیم حضرت کی منظور تھی پس فرمایا بتلاؤ مجکو قبر اوسکی پس بتلائی اوسکو پس نماز پڑہی اوسپر پہر فرمایا
تحقیق یہہ قبرین بہری ہوتی ہین تاریکی سے مردون پر اور تحقیق اللہ تعالی روشن کرتا ہے قبرون کو واسطے مردون کے بسبب نماز میری کے اوپر
نقل کی یہہ بخاری و مسلم نے اور لفظ اسکی واسطے مسلم کے ف یا تھا ایک جوان یہہ شک راوی ہے کہ عورت جہاڑو دیتی تھی یا جوان دیتا تھا

اور یہ جو قبریں بھری ہیں اندھیرے سے وہ قبریں ہیں کہ جنپر ممکن تھا نماز پڑھنا حضرت کا اور اختلاف ہے اسمیں کہ نماز پڑھنی قبر پر جائز ہے یا نہیں جمہور علما اسپر ہیں کہ
مشروع ہے خواہ پہلے پڑھ چکا ہو یا نہ پڑھ چکے ہوں اور ابراہیم نخعی اور ابوحنیفہ اور مالک اسپر ہیں کہ اگر ولی نے نہ پڑھ چکا ہو تو درست ہے اور اگر پڑھ چکا ہو تو نہیں درست لیکن
ابوحنیفہ کے نزدیک ایک شرط یہ بھی ہے کہ اگر پھٹ گیا ہو میت قبر میں تو درست ہے اور پھٹ گیا ہو تو نہیں درست بعضوں نے اندازہ اسکا تین دن کا
کیا ہے کہ تین دن تک گمان ہوتا ہے کہ نہیں پھٹا اور تین دن یا زیادہ کا ہو تو جانے کہ پھٹ گیا اور امام ابوحنیفہ کہتے ہیں کہ حدیثوں میں جو نماز پڑھنا حضرت کا
قبروں پر آیا ہے خصوصیات حضرت کی سے ہے کہ حضرت قبروں کے نورانی ہونے کے لیے پڑھتے تھے اور کو مطلق نہیں درست ہے صح ۰ وعن
كُرَيْبٍ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ اَنَّهُ مَاتَ لَهُ ابْنٌ بِقُدَيْدٍ اَوْ بِعُسْفَانَ فَقَالَ يَا كُرَيْبُ انْظُرْ مَا اجْتَمَعَ لَهُ
مِنَ النَّاسِ قَالَ فَخَرَجْتُ فَاِذَا نَاسٌ قَدِ اجْتَمَعُوْا لَهُ فَاَخْبَرْتُهُ فَقَالَ تَقُوْلُ هُمْ اَرْبَعُوْنَ قَالَ نَعَمْ قَالَ اَخْرِجُوْهُ فَاِنِّيْ سَمِعْتُ
رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَا مِنْ رَجُلٍ مُسْلِمٍ يَمُوْتُ فَيَقُوْمُ عَلٰى جَنَازَتِهٖ اَرْبَعُوْنَ رَجُلًا لَا يُشْرِكُوْنَ بِاللّٰهِ شَيْئًا
اِلَّا شَفَّعَهُمُ اللّٰهُ فِيْهِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے کریب مولی ابن عباس کی سے کہ نقل کی عبداللہ ابن عباس سے یہ کہ مرا انکا بیٹا قدید میں یا عسفان میں
کہ نام جگہوں کا ہے قریب مکہ کے پس کہا ابن عباس نے اے کریب دیکھ کس قدر جمع ہوئے ہیں لوگ اسکی نماز کے لیے کہا کریب نے پھر نکلا میں پس ناگہان
لوگ بہت جمع ہو گئے تھے اوسکے لیے پس خبر دی میں نے انکو پھر کہا کیا کہتا ہے تو یعنی گمان کرتا ہے کہ ہونگے وہ چالیس کہا کہ ہاں کہا ابن عباس نے
کہ نکالو جنازہ کو پس تحقیق میں نے سنا ہے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے نہیں کوئی شخص مسلمان کہ مرے پس کھڑے ہوں جنازہ پر اوسکے چالیس آدمی
کہ نہ شریک کرتے ہوں ساتھ اللہ کے کسیکو مگر کہ قبول کرتا ہے اللہ شفاعت انکی میت کے حق میں نقل کی یہ مسلم نے وعن عَائِشَةَ عَنِ
النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا مِنْ مَيِّتٍ تُصَلِّيْ عَلَيْهِ اُمَّةٌ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ يَبْلُغُوْنَ مِائَةً كُلُّهُمْ يَشْفَعُوْنَ لَهٗ اِلَّا شُفِّعُوْا
فِيْهِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے عائشہ سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا نہیں کوئی میت کہ نماز پڑھے اوسپر ایک جماعت مسلمانوں سے
کہ پہنچیں سو کو سب شفاعت کریں واسطے اوسکے مگر کہ قبول کیجاتی ہے شفاعت انکی میت کے حق میں نقل کی یہ مسلم نے ف پہلی حدیث میں
چالیس آدمی فرمائے اور اسمیں سو ظاہر یہ ہے کہ اول سو کی جمع ہونیکی فضیلت اوتری ہوگی پھر از راہ فضل و کرم کے اپنے بندوں کے حال پر چالیس کے
جمع ہونیکی بھی فضیلت فرمائی ہو اور احتمال ہے کہ مراد دونوں عددوں سے کثرت ہو دوسرے نہ عدد خاص ۲ح ۰ وعن اَنَسٍ قَالَ مَرُّوْا بِجَنَازَةٍ
فَاَثْنَوْا عَلَيْهَا خَيْرًا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجَبَتْ ثُمَّ مَرُّوْا بِاُخْرٰى فَاَثْنَوْا عَلَيْهَا شَرًّا فَقَالَ وَجَبَتْ فَقَالَ
عُمَرُ مَا وَجَبَتْ فَقَالَ هٰذَا اَثْنَيْتُمْ عَلَيْهِ خَيْرًا فَوَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ وَهٰذَا اَثْنَيْتُمْ عَلَيْهِ شَرًّا فَوَجَبَتْ لَهُ النَّارُ اَنْتُمْ شُهَدَاءُ اللّٰهِ فِي
الْاَرْضِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِيْ رِوَايَةٍ اَلْمُؤْمِنُوْنَ شُهَدَاءُ اللّٰهِ فِي الْاَرْضِ اور روایت ہے انس سے کہ کہا گذری صحابہ پر ایک جنازہ پر پس
تعریف کی اوسپر بھلائی کی پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ واجب ہوئی پھر گذری ایک اور جنازے پر پس ذکر کیا اوسپر برائی کا پس فرمایا نبی صلی اللہ
علیہ وسلم نے کہ واجب ہوئی پس کہا حضرت عمر نے کیا واجب ہوئی فرمایا حضرت نے وہ شخص کہ تعریف کی تمنے اوسپر بھلائی کی پس واجب ہوئی اوسکے لیے
بہشت اور یہ شخص کہ جسپر ذکر کیا تمنے برائی کا پس واجب ہوئی اوسکے لیے دوزخ تم گواہ ہو خدا کی زمین میں نقل کی یہ بخاری و مسلم نے اور
ایک روایت میں ہے کہ مومن گواہ ہیں اللہ کی زمین میں ف واجب ہوئی جنت یعنی ثابت ہوئی جنت بر تقدیر صحیح ہونے اوس چیز کی
کہ تعریف کی اوسپر اگر مراد حالت تعریف ہے اور واجب ہوئی دوزخ یعنی بر تقدیر صحیح ہونے برائی کی کہ ذکر کی یا اگر مراد اوس حالت پر اور کہا مظہر نے
کہ یہ حکم عام نہیں کہ ہر شخص کی حق میں گواہی دیں اوسکے حق میں ایک جماعت ساتھ خیر و شر کے بلکہ امید جنت کی ہے جنہ پہلے کے لیے

اور نہ خوف ہو دوزخ کا دوسرے کو لیے اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جو حکم واجب کی جنت اور دوزخ کا کیا تو بسبب اسکے کہ مطلع کر دیا ہوا اونکو اللہ تعالی
نے اسپر اور کہا زین ہو ہیں تم ذکر کرتا کسیکو ساتھ بھلائی اور برائی کے واجب نہیں کرتا جنت اور نار کو لیکن یہہ علامت ہے اونکی جنتی اور دوزخی ہونیکی
اور مراد تعریف کرنا اور برا کہنا نیکبختوں اور متقیوں کا ہے کہ وہ بغیر اغلاط نفسانیہ کے کہتے ہیں وہ علامت جنتی اور دوزخی کی ہے والا اگر کوئی
فاسق کسی صاحب اہل فسق کی تعریف کرے یا ایک نیکبخت کی برائی بیان کرے کچھ اعتبار نہیں اور تم گواہ اللہ کے ہو یہہ بات باعتبار اکثر کے فرمائی کہ اکثر
آدمی جیسا ہوتا ہے ویسا ہی اللہ تعالی لوگوں سے کہواتا ہے پس کہنا اونکا علامت واقع میں ہونیکی ہے اور یہہ معنی نہیں ہیں کہ جو کچھ کہیں صحابہ اور
مومن بیچ حق ایک شخص کے کہ یہہ مستحق جنت یا دوزخ کا ہے تو ویسا ہی ہوتا ہے جو کوئی مستحق جنت کا ہوتا ہے نہیں ہوتا دوزخی بسبب کہنے اونکے
اور جو کوئی مستحق دوزخ کا ہوتا ہے اونکے کہنے سے جنتی نہیں ہو جاتا کیا نہیں دیکھتا ہے تو کہ نہیں جائز ہے کسیکو قطعی جنتی کہنا یا قطعی دوزخی
کہنا اگرچہ گواہی دیں اوسکی سب لیے جماعت کثیرہ بلکہ امید کیجاویگی جنت کی اوسکے لیے کہ گواہی دیں جماعت ساتھ بھلائی کی اور خوف کیا جاویگا دوزخ کا
اوسکے لیے کہ گواہی دیں جماعت ساتھ برائی کے م ع ح **وعن** عمر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ايما مسلم شهد له
اربعة بخير ادخله الله الجنة قلنا وثلثة قال وثلثة قلنا واثنان قال واثنان ثم لم نسأله عن الواحد رواه البخاري
اور روایت ہے حضرت عمر سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو مسلمان کہ گواہی دیں واسطے اوسکے چار شخص ساتھ بھلائی کے داخل کریگا اوسکو
اللہ بہشت میں کہا ہم نے اور اگر تین شخص گواہی دیں یعنی تو بھی داخل کریگا بہشت میں فرمایا اور اگر تین بھی گواہی دیں تو بھی داخل کریگا کہا ہم نے اور اگر دو گواہی دیں فرمایا
اور دو بھی پھر نہ پوچھا ہم نے اوس سے حال ایک کا نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے **ف** داخل کریگا جنت میں یعنی بسبب فضل اپنے کے اور بھلائی اوسکی کے
اور کبھی یہہ بھی ہوتا ہے کہ بخش دیتا ہے اللہ تعالی گناہ اسکے اور داخل کرتا ہے اوسکو جنت میں واسطے سچ کرنے گمان مومنوں کے بیچ ہونے اوسکے
صالح چنانچہ اسیلیے کہا گیا ہے السنة الخلق اقلام الحق یعنی زبانیں خلق کی قلم حق کی ہیں ش ع **وعن** عائشة قالت قال رسول الله
صلى الله عليه وسلم لا تسبوا الاموات فانهم قد افضوا الى ما قدموا رواه البخاري اور روایت ہے عائشہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ برا کہو مردوں کو اس لیے کہ تحقیق وہ پہونچے ساتھ جزا اوس چیز کے کہ آگے بھیجی نقل کی یہہ بخاری و مسلم نے **ف** نہ برا کہو یعنی لعن طعن
اور گالیاں وغیرہ مردوں کو اگرچہ ہوں فاجر وکافر مگر جسکا مرنا کفر پر یقینا معلوم ہو تو مضائقہ نہیں مانند فرعون اور ابو جہل اور ابو لہب کے اس لیے
کہ جیسا اونہوں نے کیا اوسکا بدلا پایا اگر نیک کار تھے تو ثواب ملا اونکو برا کہنا نہیں چاہیے اور اگر بدکار تھے شاید کہ اللہ تعالی نے بخش دیا ہو اور اگر نہ بخشا ہو تو تمہیں برا کہنے
کیا فائدہ م ع ح **وعن** جابر ان رسول الله صلى الله عليه وسلم كان يجمع بين الرجلين من قتلى احد في ثوب واحد ثم يقول
ايهم اكثر اخذا للقرآن فاذا اشير له الى احدهما قدمه في اللحد وقال انا شهيد على هؤلاء يوم القيمة وامر بدفنهم
بدمائهم ولم يصل عليهم ولم يغسلوا رواه البخاري اور روایت ہے جابر سے یہہ کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم تھے جمع کرتے
دو شخصوں کو شہداء احد میں سے بیچ ایک کپڑے کے پھر فرماتے تھے کون سے کو انمیں سے زیادہ قرآن یاد ہے پس جب اشارہ کیا جاتا واسطے
حضرت کی طرف ایک کے اون میں سے آگے کرتے اوسکو قبر میں اپنی جانب قبلہ کے گویا وہ امام ہوتا بسبب قاری ہونیکے اور فرماتے میں گواہی
دونگا اونپر دن قیامت کو کہ یہہ راہ خدا میں مارے گئے ہیں اور حکم فرمایا ساتھ دفن کرنے اونکے خون سمیت اور نہ نماز پڑھی اونپر اور
نہ نہلائے گئے نقل کی یہہ بخاری نے **ف** کپڑے کی اون وقت تھی واسطے ضرورت کے ایک کپڑے میں دو دو دفن کیے اور اس حدیث سے
[illegible] اور نماز نہ پڑھنے میں اختلاف ہے [illegible]

کہتے ہیں کہ یہ قرب ہو اور امام ابو حنیفہ کہتے ہیں کہ قرب ہے سند اونکی بہت مدیثین ہین دح ٥ وعن جابر بن سمرة قال أتي النبي صلى
الله عليه وسلم بفرس معرور فركبه حين انصرف من جنازة ابن الدحداح ونحن نمشي حوله رواه مسلم اور روایت ہے
جابر بن سمرہ سے کہ کہا لایا گیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گھوڑا بغیر زین کا پس سوار ہوئے آپ اوسپر جس وقت کہ پھرے جنازے سے ابن دحداح کیسے اور ہم
چلتے تھے گرد حضرت کے نقل کی یہ مسلم نے ف جب تک وقت سوار نہوئے اور فرمایا کہ ملائکہ پیادہ چلتے ہیں کیا ہو تا مناسب نہیں اور پھر جو آپ سوار ہوئے پس اتفاق
ہو علما کا اسپر کہ پھرتے ہوئے سوار ہونا کچھ مکروہ نہیں دع دح ٥ الفصل الثاني فصل دوسری عن المغيرة بن شعبة أن النبي
صلى الله عليه وسلم قال الراكب يسير خلف الجنازة والماشي يمشي خلفها وأمامها وعن يمينها وعن يسارها قريبا منها
والسقط يصلى عليه ويدعى لوالديه بالمغفرة والرحمة رواه أبو داود وفي رواية أحمد والترمذي والنسائي وابن
ماجة قال الراكب خلف الجنازة والماشي حيث شاء منها والطفل يصلى عليه وفي المصابيح عن المغيرة بن زياد روایت
ہے مغیرہ بن شعبہ سے یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا کہ سوار چلے پیچھے جنازے کے اور پیادہ چلے پیچھے جنازے کے اور آگے اوسکے اور داہنے اوسکے اور بائین اوسکے
پاس پاس اوسکے اور کچا بچا نماز پڑہی جاوے اوسپر اور دعا کیجاوے واسطے ماں باپ اوسکی کے ساتھ بخشش اور رحمت کے یعنی اگر ہوں لوگ مسلمان
نقل کی یہہ ابو داود نے اور بیچ روایت احمد اور ترمذی اور نسائی اور ابن ماجہ کی لون ہے کہ فرمایا سوار چلے پیچھے جنازے کے اور پیادہ جس طرف
چاہے جنازے کے چلے اور لڑکا کہ مرجاوے نماز جنازے کی پڑہی جاوے اوسپر اور مصابیح مین یہہ روایت مغیرہ بن زیاد سے ہے ف سوار چلے
پیچھے جنازے کے یہہ تو محمول ہے علما پر یا بیان جواز پر اور پیادہ کو پیچھے چلنا افضل ہمارے نزدیک ہے اور آگے چلنا افضل ہے شافعی کے نزدیک
اور داہنے بائین چلنا جائز ہے اور چاروں طرف چلنے مین افضل یہہ ہے کہ پاس سے تا مددگار رہے اوٹھانے مین جنازے کے اور کچا بچا
جو نکل پڑے تو ہمارے نزدیک اور شافعی کے نزدیک نماز جب اوسپر پڑہی آتی ہو کہ علامت حیات کی پائی جاتی ہو وقت پیدا ہونیکے مانند آواز
کرنیکے یا حرکت کرنے عضو کے اور پھر مرجاوے اور امام احمد کے نزدیک نماز پڑہی جاوے اوسپر جبکہ چار مہینے اور دس دن کے بعد پیدا ہوا گرچہ
وقت نکلنے کے آواز وغیرہ نہ معلوم ہوا اور کہا ابن ہمام نے کہ معتبر اسمین یہہ ہے کہ اکثر اوسکا نکل چکے اور وہ زندہ ہو یعنی اگر آدھے سے زیادہ نکلا اور
حرکت کرتا ہو تو نماز پڑہی جاوے اور کم مین نہین اور دعا کیجاوے واسطے ماں باپ کے الخ مستحب ہے ہمارے نزدیک بعد تکبیر اولی کے پڑھے سبحانک اللہم
وبحمدک آخر تک اور بعد دوسری تکبیر کے درود پڑھے جو کہ التحیات مین پڑھتے ہین اور بعد تیسری تکبیر کے پڑھے اللہم اغفر لحینا آخر تک اور لڑکے کے
جنازے پر پڑھے اللہم اجعلہ لنا فرطا واجعلہ لنا ذخرا واجعلہ لنا شافعا ومشفعا اور دوسری روایت مین بجائی سقط کے لفظ طفل کا واقع ہوا ہے
ظاہر مراد وہی سقط یعنی کچا بچا ہو ورالا لڑکے پر نماز پڑھنے مین کیا کلام ہے اور مصابیح مین مغیرہ بن زیاد ہی لکھا ہے علما نے کہ یہہ تحریف ہے
معلوم نہین کہ کیونکر یہہ تحریف واقع ہوئی اسلیے کہ پایا نہین گیا ہے مغیرہ بن زیاد اسلامہ صحابہ میں لیکن تابعین مین اور یہہ حدیث روایت کی
گئی ہے مغیرہ بن شعبہ سے دع ٥ ج ٥ وعن الزهري عن سالم عن أبيه قال رأيت رسول الله صلى الله عليه وسلم وأبا بكر
وعمر يمشون أمام الجنازة رواه أحمد وأبو داود والترمذي والنسائي وابن ماجة وقال الترمذي وأهل الحديث
كأنهم يرونه مرسلا اور روایت ہے زہری سے کہ نقل کی سالم سے اور سالم نے اپنے باپ سے نقل کی یعنی عبداللہ بن عمر سے کہ کہا عبداللہ نے
کہ دیکھا مینے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو اور ابوبکر اور عمر کو چلتے تھے آگے جنازے کے نقل کی یہہ احمد اور ابو داود اور ترمذی اور نسائی اور ابن ماجہ نے
اور کہا ترمذی نے اور اہل حدیث گویا جانتے ہین اس حدیث کو مرسل ف یہہ حدیث دلیل شافعی اور احمد کی ہے کہ اونکے نزدیک آگے چلنا

افضل ہے اور امام ابو حنیفہ نے حدیث ابن مسعود پر عمل کر کے کہا ہے کہ پیچھے چلنا افضل ہے اور پیچھے چلنے میں فائدہ یہ ہے کہ عبرت پکڑتے ہیں لوگ جنازے کو
دیکھکر اور مستعد ہوتے ہیں کہ جاتا ہوں کے لیے اور اشارہ ہے اسکی طرف کہ وہ مانند رخصت کرنیوالوں کے ہیں اور مکروہ ہے جنازے کے ساتھ چلنے والوں کو
تکلم کرنا اور بلند آواز سے ذکر کرنا اور قرآن پڑھنا بلکہ یاد کرے اللہ کو اپنے دل میں اور اہل حدیث اس حدیث کو مرسل کہتے ہیں کہ راوی اسکا زہری ہے
یا سالم کہ تابعی ہیں اور واقع میں یہ حدیث مرفوع ہے کہ ابن عمر سے ہے اور وہ صحابی ہیں ۰ ع ح ۰ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ
قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْجَنَازَةُ مَتْبُوْعَةٌ وَلَا تَتْبَعُ لَيْسَ مَعَهَا مَنْ تَقَدَّمَهَا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْ دَاوٗدَ وَابْنُ مَاجَةَ قَالَ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْ مَاجِدٍ
الرَّاوِيْ رَجُلٌ مَجْهُوْلٌ اور روایت ہے عبد اللہ بن مسعود سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جنازہ تابع کیا گیا ہے کہ لوگ پیچھے اسکے
چلیں اور نہیں تابع کہ وہ پیچھے لوگوں کے رہے نہیں ہوتا ساتھ اسکے وہ شخص کہ آگے بڑھ گیا اس سے یعنی ثواب ہمراہی کا نہیں پاتا پورا نقل کی یہ
ترمذی و ابو داؤد و ابن ماجہ نے کہا ترمذی نے ابو ماجد راوی مرد مجہول ہے **ف** یہ حدیث مؤید ہے ہمارے مذہب کی کہ پیچھے چلنا جنازے کے
افضل ہے اور پہلی حدیث جو گذری احتمال ہے کہ وہ بیان جواز کے لیے کرتے ہوں اور ابو ماجد راوی مجہول ہے مجہول ہونا راوی متاخر کا
نہیں ضرر کرتا مجتہد کو یعنی ابو ماجد امام اعظم رح سے پیچھے ہے اسکا مجہول ہونا مضر نہیں اس لیے کہ ان تک راوی اچھے ہیں ۰ ع ح ۰ وَعَنْ
اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَبِعَ جَنَازَةً وَحَمَلَهَا ثَلٰثَ مِرَارٍ فَقَدْ قَضٰى مَا عَلَيْهِ مِنْ حَقِّهَا رَوَاهُ
التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ وَقَدْ رُوِيَ فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَمَلَ جَنَازَةَ سَعْدِ بْنِ
مُعَاذٍ بَيْنَ الْعَمُوْدَيْنِ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص ساتھ ہو وے جنازے کے اور اوٹھاوے
اسکو تین بار پس تحقیق ادا کیا حق اوسکا کہ اسپر تھا روایت کی یہ ترمذی نے اور کہا یہ حدیث غریب ہے اور تحقیق روایت کی گئی شرح السنہ میں
یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اوٹھایا جنازہ سعد بن معاذ کا درمیان دو لکڑیوں جنازے کے **ف** تین بار یعنی مدد کرے اوٹھانے والوں جنازے کی راہ
میں پھر چھوڑ دے تا راحت پکڑے پھر اوٹھاوے تھوڑی دور راہ میں اسطرح کرے تین بار اور ادا کیا حق اوسکا یعنی مومن کا جو مومن پر حق ہے کہ ساتھ
جنازے کے جاوے اور مددگار ہے اوٹھانے میں وہ حق اسطرح اوٹھانے میں ادا ہو جاتا ہے نہ یہ کہ اور حقوق مانند غیبت اور دین وغیرہ کے ادا
ہو جاتے ہیں اور درمیان دو لکڑیوں جنازے کے یہ مذہب شافعی ہے کہ اوٹھاوے جنازے کو تین آدمی اسطرح کہ کھڑا ہو ایک تو آگے جنازے کے درمیان دونوں
لکڑیوں کے یعنی دونوں ڈنڈوں کے اور دو آدمی پیچھے اوسکے ہر ایک اون دونوں میں سے رکھے لکڑی کندھے پر یہ بات وقت اوٹھانے جنازے کے
ہے پھر مضائقہ نہیں اسکا کہ مدد کرے اوسکی جو چاہے جسطرح چاہے اور افضل نزدیک امام ابو حنیفہ کے تربع ہے یعنی اوٹھاویں اسکو چار آدمی
اور رکھیں لکڑیاں اوسکی کندھوں پر روایت کیا گیا ہے یہ ابن مسعود سے اور احتمال ہے کہ اوٹھانا تین آدمیوں کا جو روایت کیا گیا یہ کمی
کے سبب سے ہو یا مانند تنگی مکان کے یا قلت اوٹھانے والوں کے ۰ ع ح ۰ وَعَنْ ثَوْبَانَ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فِيْ جَنَازَةٍ فَرَاٰى نَاسًا رُكْبَانًا فَقَالَ اَلَا تَسْتَحْيُوْنَ اِنَّ مَلٰٓئِكَةَ اللّٰهِ عَلٰى اَقْدَامِهِمْ وَاَنْتُمْ عَلٰى ظُهُوْرِ الدَّوَابِّ رَوَاهُ
التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَرَوٰى اَبُوْ دَاوٗدَ نَحْوَهٗ قَالَ التِّرْمِذِيُّ وَقَدْ رُوِيَ عَنْ ثَوْبَانَ مَوْقُوْفًا روایت ہے ثوبان سے کہا
نکلے ہم ساتھ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بیچ ایک جنازے کے پس دیکھا لوگوں کو سوار فرمایا کیا نہیں حیا کرتے تم کہ تحقیق فرشتے خدا کے اوپر قدموں اپنے کے ہیں
اور تم اوپر پیٹھ جانوروں کے ہو روایت کی یہ ترمذی اور ابن ماجہ نے اور روایت کی ابو داؤد نے مانند اسکے کہا ترمذی نے اور تحقیق روایت
کی گئی ہے یہ ثوبان سے موقوف **ف** اوپر ایک حدیث میں گذرا ہے کہ چلے سوار پیچھے جنازے کے اور اس سے مطلق سوار ہو کر چلنا منع معلوم

ہوتا ہو پس تطبیق ان دونوں حدیثوں میں یہہ ہے کہ وہ معذور کے حق میں ہو کہ بیمار ہو یا لنگڑا ہو یا کچھہ اور عذر رکھتا ہو تو اوسکو پیچھے جنازے کے
سوار ہو کر چلنا جائز ہے اور یہہ غیر معذور کے حق میں ہو اس لیے روایات فقہ میں آیا ہے کہ اگر ضرورت ہو سوار چلنا جائز ہے بلا کراہت اور موقوف
یعنی یہہ قول ثوبان کا ہو حضرت کی حدیث نہیں لیکن یہہ بہ حکم معنی مرفوع کے ہے اس لیے کہ بغیر سنے کے حضرت سے وہ نہیں ایسی خبر دے سکتے ع ح د

وعن ابن عباس ان النبي صلى الله عليه وسلم قرأ على الجنازة بفاتحة الكتاب رواه الترمذي وابو داود وابن ماجة
اور روایت ہے ابن عباس سے یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پڑھی جنازے پر سورۂ فاتحہ روایت کی یہہ ترمذی و ابو داود و ابن ماجہ نے ف
یعنی سورۂ فاتحہ نماز جنازے میں پڑھی جیسے کہ حدیث ابن عباس کی بیچ میں گذری یا جنازے پر بعد از نماز کے یا پہلے نماز کے بقصد تبرک کے پڑھی ہو
واللہ اعلم اور ترمذی نے کہا کہ اسناد اسکی قوی نہیں اور ابراہیم کہ راوی اس حدیث کا ہو منکر الحدیث ہو جو کچھ کہ اس میں ثابت ہوا ہے قول ابن عباس ہی
کا ہو کہ قرأت فاتحہ کی سنت ہو یعنی نماز جنازے میں اور لکھا ہے علماء نے کہ یہہ قول صریح نہیں ہے بیچ رفع کے یعنی اس قول سے یہہ نہیں ثابت
ہوتا کہ حضرت نے سورۂ فاتحہ پڑھی ح ہ

وعن ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا صليتم على الميت فاخلصوا له الدعاء رواه ابو داود وابن ماجة اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جس وقت
پڑھو تم نماز میت پر پس خالص کرو واسطے اوسکے دعا یعنی کسیکے دکھانے سنانے کا خیال نہو خالص اللہ ہی کی خوشنودی منظور ہو اور دل سے
دعا کرو نقل کی یہہ ابو داود و ابن ماجہ نے

وعنه قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا صلى على الجنازة قال
اللهم اغفر لحينا وميتنا وشاهدنا وغائبنا وصغيرنا وكبيرنا وذكرنا وانثانا اللهم من احييته منا فاحيه على
الاسلام ومن توفيته منا فتوفه على الايمان اللهم لا تحرمنا اجره ولا تفتنا بعده رواه احمد وابو داود
والترمذي وابن ماجة ورواه النسائي عن ابراهيم الاشهلي عن ابيه وانتهت روايته عند قوله وانثانا
وفي رواية ابي داود فاحيه على الايمان وتوفه على الاسلام وفي اخره ولا تضلنا بعده اور روایت ہو ابی ہریرہ سے
کہ کہا تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جس وقت پڑھتے نماز جنازے پر فرماتے یا الٰہی بخشش کر واسطے زندوں ہماری کے اور مردوں ہمارے کے
اور حاضر ہمارے کو اور غائب ہمارے کو اور چھوٹوں ہمارے کو اور بڑوں ہمارے کو اور مردوں ہمارے کو اور عورتوں ہماری کے یا الٰہی جسکو کہ زندہ رکھے
تو ہمارے میں سے پس زندہ رکھہ اوسکو اسلام پر اور جسکو مارے تو ہم میں سے پس مار اوسکو ایمان پر یا الٰہی نہ محروم رکھہ ہمکو ثواب اوسکے سے یعنی ثواب کے
بسبب مصیبت اوسکی کے کہ ہمکو حاصل ہوا ہے اوس سے محروم نکر اور نہ فتنے میں ڈال ہمکو پیچھے اسکے روایت کی یہہ احمد اور ابو داود اور ترمذی اور
ابن ماجہ نے اور روایت کی یہہ نسائی نے ابراہیم اشہلی سے کہ اون نے نقل کی اپنے باپ سے اور تمام ہوئی روایت اوسکی لفظ انثانا تک
اور بیچ روایت ابی داود کے پس زندہ رکھہ اوسکو ایمان پر اور مار اوسکو اسلام پر اور اخیر میں اوسکے یہہ ہو اور نہ گمراہ کر ہمکو پیچھے اوسکے

وعن واثلة بن الاسقع قال صلى بنا رسول الله صلى الله عليه وسلم على رجل من المسلمين فسمعته يقول اللهم ان
فلان بن فلان في ذمتك وحبل جوارك فقه من فتنة القبر وعذاب النار وانت اهل الوفاء والحق اللهم اغفر له
وارحمه انك انت الغفور الرحيم رواه ابو داود وابن ماجة اور روایت ہے واثلہ بن اسقع سے کہ کہا نماز پڑھی ساتھہ ہمارے
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص پر مسلمانوں میں سے پس سنا میں حضرت کو کہ فرماتے تھے یا الٰہی تحقیق فلانا بیٹا فلانیکا بیچ امان تیری کے ہو
یعنی اس لیے کہ ایمان رکھتا تھا تجھپر اور چنگل مارنیوالا ہے ساتھہ قرآن کے کہ وہ اسنے مارنیوالا ہے پس بچا اسکو فتنہ قبر کے سے یعنی عذاب

اوسکے اور عذاب آگ کے سے اور تو صاحب وفا کا ہے کہ جو عہد اور وعدہ بندوں کے ساتھ کیا ہے پورا کرتا ہے اور تو صاحب حق کا
ہے کہ جو کچھ کہتا ہے اور کرتا ہے حق ہے یا الٰہی بخشش کر واسطے اسکے اور رحم کر اسپر تحقیق تو بخشنے والا مہربان ہے روایت کی یہ ابو داؤد
و ابن ماجہ نے **ف** لفظ حبل کے کئی معنی ملا علی قاری نے نقل کیے ہیں اور اخیر کو لکھا ہے کہ ظاہر تر یہ ہے کہ معنی اسکے یہ ہوں کہ وہ
تعلق پکڑنیوالا اور چنگل مارنیوالا ساتھ قرآن کے تھا پس لفظ حبل سے مراد قرآن ہے جیسے کہ اس آیت میں واعتصموا بحبل اللہ یعنی چنگل مارا
ساتھ کتاب اللہ کے اور مراد لفظ جوار سے امان ہے اور اضافت اس میں بیانیہ ہے یعنی قرآن ایسا قرآن کہ چنگل مارنا ساتھ اوسکے باعث ہوتا ہے
امان اور اسلام اور ایمان اور معرفت وغیرہ ذلک کا ع ح ٥ **وعن** ابن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذکروا
محاسن موتاکم وکفوا عن مساویہم رواہ ابو داؤد والترمذی اور روایت ہے ابن عمر سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
یاد کرو نیکیاں اپنے مُردوں کی اور بند رہو ذکر کرنے برائیوں اونکی سے روایت کی یہ ابو داؤد و ترمذی نے **ف** یاد کرو نیکیاں اپنے
موتٰی کی اس لیے کہ وقت ذکر کرنے صالحین کے اوترتی ہے رحمت اور یہ امر استحباب کے لیے ہے اور بند رہو ذکر کرنے برائیوں اونکی سے
یہ امر وجوب کے لیے ہے یعنی واجب ہے کہ برائی اونکی نہ ذکر کرو کہا ہے حجۃ الاسلام نے کہ غیبت میت کی اشد ہے غیبت زندہ سے اس لیے کہ زندہ سے
بخشوا لینا ممکن ہے دنیا میں بخلاف میت کے کہ اوس سے نہیں بخشوا سکتا اور کتاب ازہار میں لکھا ہے کہ کہا علماء نے جو دیکھے نہلانیوالا میت
میں کوئی اچھی چیز مانند روشن ہونے چہرہ اوسکے اور خوشبو آنیکی اس میں سے تو مستحب ہے بیان کرنا اوسکا اور اگر دیکھے اوس میں بری چیز مثلاً
بو آتی ہو اوس میں سے یا کالا ہو جاوے منہ یا بدن یا بدل جاوے صورت اوسکی تو حرام ہے بیان کرنا اوسکا ع ح ٥ **وعن** نافع
ابی غالب قال صلیت مع انس بن مالک علی جنازۃ رجل فقام حیال رأسہ ثم جاؤا بجنازۃ امرأۃ من قریش فقالوا
یا ابا حمزۃ صل علیہا فقام حیال وسط السریر فقال لہ العلاء بن زیاد ہکذا رأیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
قام علی الجنازۃ مقامک منہا ومن الرجل مقامک منہ قال نعم رواہ الترمذی وابن ماجۃ وفی روایۃ ابی داؤد
نحوہ مع زیادۃ وفیہ فقام عند عجیزۃ المرأۃ اور روایت ہے نافع سے کہ کنیت اوسکی ابی غالب ہے کہا کہ نماز پڑھی میں نے ساتھ
انس بن مالک کے اوپر جنازہ ایک شخص کے یعنی عبداللہ بن عمیر کے پس کھڑے ہوئے مقابل سر اوسکی کے پھر لائے لوگ جنازہ ایک عورت قریش کے
میں سے پس کہا اے ابا حمزہ کہ کنیت ہے انس کی نماز پڑھ اس جنازے پر پس کھڑے ہوئے مقابل درمیان تخت کے پس کہا اوسکو علاء بن زیاد نے
کہ اسطرح سے دیکھا تو نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کھڑے ہوئے جنازے پر یعنی عورت کے جنازے پر بیچ جگہہ کھڑے ہوئے تیری کے
اوس عورت سے اور کھڑے ہوتے مرد سے جگہ کھڑے ہونے تیری کے مرد سے یعنی حضرت کو دیکھا تو نے کہ کھڑے ہوئے جنازے مرد پر مقابل سر اوسکے
کے جنازے پر مقابل درمیان کے کہا کہ ہاں نقل کی یہہ ترمذی اور ابن ماجہ نے اور بیچ روایت ابی داؤد کے مانند اسکے ساتھ زیادتی کے اور اوسمیں
ہے کہ پس کھڑے ہوتے نزدیک کولے عورت کے **ف** اس میں جو اختلاف کیا ہے اماموں نے مذکور اوسکا پہلی فصل میں ہو چکا ہے جو چاہے
دیکھ لے

الفصل الثالث فصل تیسری

عن عبد الرحمن بن ابی لیلٰی قال کان سہل بن حنیف وقیس بن
سعد قاعدین بالقادسیۃ فمروا علیہما بجنازۃ فقاما فقیل لہما انہا من اہل الارض ای من اہل الذمۃ فقالا
ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مرت بہ جنازۃ فقام فقیل لہ انہا جنازۃ یہودی فقال الیست نفسا متفق
علیہ روایت ہے عبدالرحمن بن ابی لیلی سے کہ کہا تھے سہل بن حنیف اور قیس بن سعد بیٹھے ہوئے قادسیہ میں پس گذرا گیا اونپر ایک جنازہ

پس کھڑے ہوگئے دونوں پھر کہا گیا اونکو کہ تحقیق یہہ جنازہ زمینداروں سے ہے یعنی ذمیوں سے پس کہا دونوں صحابیوں نے کہ تحقیق رسول
خدا صلی اللہ علیہ وسلم گذرا اون پاس جنازہ پس کھڑے ہوئے پس کہا گیا اونکو کہ تحقیق یہہ جنازہ یہودی کا ہے فرمایا کیا نہیں ہے یہہ جاندار نقل کی
یہہ بخاری و مسلم نے **ف** قادسیہ نام ہے ایک جگہ کا کہ پندرہ کوس ہے کوفہ سے اور ذمیوں سے یعنی زمینداروں سے مراد ذمی ہیں انکو زمیندار
کہا بسبب زراعت اور کم رتبہ ہونے اونکے کے یا بسبب اسکے کہ مسلمانوں نے مقرر رکہا اونکو زمین پر اور خراج لیا اور کیا نہیں یہہ جاندار کہ ساتھہ موت
اسکی کے ڈر ہے اور عبرت پکڑنی حال یہہ کہ موت مقام ڈر اور عبرت کا ہے اس لیے اوٹھ کھڑا ہوا ہیں اور اوپر گذر ہی چکا ہے کہ منسوخ ہوا اونکا
کھڑا ہونا ساتھہ روایت حضرت علی رض کی پس شاید کہ ان دو صحابیوں کو علم منسوخ ہونیکا نہوا ہو ع ہ **وعن** عبادة بن الصامت قال
كان رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا تبع جنازة لم يقعد حتى توضع في اللحد فعرض له حبر من اليهود فقال له انا هكذا
نصنع يا محمد قال فجلس رسول الله صلى الله عليه وسلم وقال خالفوهم رواه الترمذي وابو داود وابن ماجة و
قال الترمذي هذا حديث غريب وبشر بن رافع الراوي ليس بالقوي اور روایت ہے عبادہ بن صامت سے کہ کہا تھے رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم جسوقت کہ جاتے ساتھہ جنازے کے نہ بیٹھتے یہانتک کہ رکہا جاتا قبر میں پس پیش آیا حضرت کو ایک عالم یہودیوں میں سے پس کہا
اونسے حضرت کو کہ تحقیق ہم اسطرح سے کرتے ہیں اے محمد یعنی کھڑے رہتے ہیں یہانتک کہ رکہا جاتا ہے مردہ قبر میں کہا راوی نے پس بیٹھے
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم یعنی بعد اسکے کھڑے نرہتے دفن کرنے تک اور فرمایا مخالفت کرو یہودیوں کی روایت کیے یہہ ترمذی و ابو داود
و ابن ماجہ نے اور کہا ترمذی نے یہہ حدیث غریب ہے اور بشر بن رافع کہ راوی ہے حدیث کا نہیں قوی **وعن** علي رض قال كان رسول
الله صلى الله عليه وسلم امرنا بالقيام في الجنازة ثم جلس بعد ذلك وامرنا بالجلوس رواه احمد اور روایت ہے علی رض
سے کہ کہا تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہمکو ساتھہ کھڑے ہوجانے کے وقت دیکھنے جنازے کے پھر بیٹھے پیچھے اسکے اور فرمایا ہمکو ساتھ
بیٹھنے کے نقل کی یہہ احمد نے **ف** ظاہر اس حدیث سے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ مکروہ ہے کھڑے ہوجانا بعد اسکے ع ہ **وعن** محمد بن
سيرين قال ان جنازة مرت بالحسن بن علي وابن عباس فقام الحسن ولم يقم ابن عباس فقال الحسن اليس قد قام
رسول الله صلى الله عليه وسلم لجنازة يهودي قال نعم ثم جلس رواه النسائي اور روایت ہے محمد بن سیرین سے
کہ کہا تحقیق ایک جنازہ گذرا حضرت حسن بن علی اور ابن عباس پر پس کھڑے ہوئے حسن اور نہ کھڑے ہوئے ابن عباس پھر کہا حسن نے
کیا نہیں کھڑے ہوئے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم واسطے جنازہ یہودی کی کہا ابن عباس نے ہاں کھڑے ہوئے پھر بیٹھے نقل کی یہہ نسائی نے **ف**
یعنی پہلے اسطرح تھا کہ حضرت جنازے کو دیکھکر اوٹھہ کھڑے رہتے لیکن بعد ازاں بیٹھے رہتے اور نہ اوٹھتے پس کھڑا ہونا منسوخ ہوا اور حضرت حسن رض
کو یہہ نسخ ہونا نہ پہنچا ہوگا اس لیے انکار کیا ع ہ **وعن** جعفر بن محمد عن ابيه ان الحسن بن علي كان جالسا فمر عليه
بجنازة فقام الناس حتى جاوزت الجنازة فقال الحسن انما مرت جنازة يهودي وكان رسول الله صلى الله عليه وسلم
على طريقها جالسا وكره ان تعلو رأسه جنازة يهودي فقام رواه النسائي اور روایت ہے جعفر بن محمد سے یعنی جعفر صادق
سے کہ نقل کی اپنے باپ سے یعنی محمد باقر سے یہہ کہ حسن بن علی تھے بیٹھے ہوئے پس گذر گیا اونپر جنازہ پس کھڑے ہوئے لوگ یعنی وہ کہ جنکو نسخ نہیں پہنچا
تھا یہانتک کہ گذر گیا جنازہ پس کہا حسن نے سوائے اسکے نہیں کہ گذرا گیا جنازہ یہودی کا اور تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اوسکی راہ کے
بیٹھے ہوئے اور مکروہ جانا یہہ کہ بلند ہو سر اونکے سے جنازہ یہودی کا پس کھڑے ہوئے نقل کی یہہ نسائی نے **ف** یعنی حضرت کہ بسبب دیکھنے جنازہ

یہودی کے کھڑے ہوتے تھے سبب تھا کہ چاہا کہ سر مبارک سے نہ ہو یہودی کا اوپر پس انکار کیا حضرت حسن نے لوگوں کے کھڑے ہونے پر جنازہ کو
دیکھ کر سبب انکار کی کہ ابن عباس نے کیا تھا سبب کھڑے ہونے کے پس شاید کہ ان کو پہنچا ہوا اور حسن تحقیق کے کہ بعد دونوں تحقیق کے یہ ثابت
ہوا ہو کہ کھڑا ہونا حضرت کا اس سبب تھا پھر منسوخ ہوا اور سبب کھڑے ہونے کو مختلف سمجھے کبھی یہ سبب جانا کہ کھڑے ہوں اور کبھی واسطے بزرگی کے اور
کے اور کبھی واسطے ناخوشی بو کی کہ جنازہ بلند ہو سر مبارک سے اور یہ حدیث منقطع ہے اس لیے کہ امام محمد باقر نہیں تھے حضرت حسن کے
زمانہ میں ۔ وعن ابی موسی ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا مرت بك جنازۃ یھودی او نصرانی
او مسلم فقوموا لھا فلستم لھا تقومون انما تقومون لمن معها من الملائکة رواہ احمد روایت ہے ابی موسیٰ سے یہ کہ رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا جس وقت گذرے تجھ پر جنازہ یہودی کا یا نصرانی کا یا مسلمان کا پس کھڑے ہو جاؤ اوسکے لیے پس نہیں تم اوسکے لیے
کھڑے ہوتے سوا اسکے نہیں کہ کھڑے ہوتے ہو واسطے اونکے جو ساتھ ہیں اوسکے فرشتے نقل کی یہ احمد نے ف سبب کھڑے ہونیکے
مختلف تھے چنانچہ بیان اسکا اوپر کی حدیث میں ہو چکا ہے اور یہ حکم بیشک تھا پھر منسوخ ہوا اسکا بیان بھی اوپر گذر گیا ۔ وعن مالک
بن ھبیرۃ قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول ما من مسلم یموت فیصلی علیه ثلثة صفوف من المسلمین
الا اوجب فکان مالك اذا استقل اهل الجنازة جزاهم ثلثة صفوف لهذا الحدیث رواہ ابو داود وفی روایة الترمذی
قال كان مالك بن هبيرة اذا صلى على جنازة فتقال الناس عليها جزاهم ثلثة اجزاء ثم قال قال رسول الله صلى الله عليه
وسلم من صلى عليه ثلثة صفوف اوجب وروى ابن ماجة نحوه روایت ہے مالک بن ہبیرہ سے کہا سنا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ
وسلم کو کہ فرماتے تھے نہیں کوئی مسلمان کہ مرے پس نماز پڑھیں اوس پر تین صفیں مسلمانوں کی مگر کہ واجب کیا ہے اللہ تعالیٰ بہشت اور مغفرت اوسکو پس تھے مالک
جس وقت کہ کم جانتے آدمیوں کو تقسیم کرتے اونکو تین صفیں موجب اس حدیث کے نقل کی یہ ابو داود نے اور بیچ روایت ترمذی کے یوں ہے کہ کہا راوی نے
تھے مالک بن ہبیرہ جس وقت کہ نماز پڑھتے جنازہ پر یعنی ارادہ کرتے نماز پڑھنے کا پس کم جانتے لوگوں کو اوس پر تقسیم کرتے لوگوں کو تین حصے یعنی تین صفیں
پھر کہتے فرمایا ہے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جس پر نماز پڑھیں تین صفیں واجب کرتا ہے اللہ تعالیٰ بہشت کو اور روایت کی ابن ماجہ نے مانند اسکے
ف واجب کرتا ہے اللہ تعالیٰ بہشت کو مسئلہ ہے عقائد کا کہ واجب ہے ہر ایک پر یہ کہ اعتقاد کرے کہ نہیں واجب اللہ پر کچھ اور یہاں فرمایا کہ واجب کرتا ہے
اللہ تعالیٰ بہشت کو پس اون دونوں باتوں میں منافات ہوئی جواب یہ ہے کہ یہ واجب ہے ازراہ فضل اور وعدہ اوسکی ہے پس یہ واجب لغیرہ ہوا منع جو ہے
واجب لذاتہ ہے یہ اور کہا بعض نے لکھا ہے کہ نماز جنازہ میں سب صفوں سے افضل پچھلی صف ہے واسطے تواضع کی اور سوا جنازہ کی اور نمازوں میں اول کی
صف افضل ہے اور نہ دعا کرے میت کے لیے بعد نماز جنازہ کے اس لیے کہ یہ مشابہ ہوتا ہے ساتھ زیادتی کے نماز جنازہ میں ۔ وعن
ابی هریرة عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی الصلوة علی الجنازة اللهم انت ربها وانت خلقتها وانت هديتها الى الاسلام
وانت قبضت روحها وانت اعلم بسرها وعلانيتها جئنا شفعاء فاغفر له رواه ابو داود اور روایت ہے ابی ہریرہ سے نقل کی نبی
صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ پڑھتے تھے نماز جنازہ میں یہ دعا یا الٰہی تو پروردگار اسکا ہے تو نے پیدا کیا اسکو اور تو نے ہدایت کیا اسکو طرف اسلام کے اور تو نے قبض کی روح
اسکی اور تو دانا تر ہے ساتھ باطن اسکی کے اور ظاہر اسکی کے اور آئے ہیں ہم شفاعت کرنیوالے پس بخش اسکو نقل کی یہ ابو داود نے ۔ وعن سعید بن المسیب
قال صلیت وراء ابی هریرة علی صبی لم یعمل خطیئة قط فسمعته یقول اللهم اعذه من عذاب القبر رواه مالك اور روایت ہے
سعید بن مسیب سے کہا کہ نماز پڑھی میں نے پیچھے ابی ہریرہ کے ایک لڑکے پر کہ نہ کیا تھا اوس نے کوئی گناہ ہرگز پس سنا میں نے ابو ہریرہ کو کہ کہتے تھے یعنی نماز میں

یا الٰہی پناہ دے اسکو عذاب قبر سے نقل کی یہہ مالک نے ف کہا ابن حجر نے کہ یہہ کلام بطریق خطیئہ لفظ صیغہ کا مشتبہ ہے بلند ہی کی اس لیے کہ نہیں متصور عذاب الم
مین کہ گناہ وکا انتہی اور پناہ دے عذاب قبر سے کہا بعض علما نے کہ نہیں مراد ہو ساتھ عذاب قبر کے یہان عقوبت اور سوال بلکہ مراد ہو رنج بسبب غم وحسرت اور
وحشت اور ضغطہ کے اور یہہ سب کو ہویگا لڑکونکو اور غیر لڑکونکو کذا ذکرہ سیوطی اور علما نے اختلاف کیا ہے بیچ سوال ہونے لڑکوں کے قبر مین صحیح یہہ ہے کہ نہین ہونیکا
اس لیے کہ عذاب ہونا غیر مکلف کو مخالف ہے قاعدہ شرع کے واللہ اعلم ع ح ہ **وعن** البخاری تعلیقا قال یقرء الحسن علی الطفل فاتحۃ
الکتاب ویقول اللھم اجعلہ لنا سلفا وفرطا وذخرا واجرا اور روایت ہے بخاری سے بطریق تعلیق کے یعنی نقل کی حدیث ترجمۃ الباب مین بن
سند کہا پڑھتے تھے حسن بصری لڑکے پر جنازہ کی نماز مین سورۃ فاتحہ یعنی بعد تکبیر اولی کے جگہہ سبحانک اللھم کے اور کہتے یعنی بعد تیسری تکبیر کے یا الٰہی کر دے
اسکو ہمارے لیے پیش رو اور پیش رو اور ذخیرہ اور ثواب ف سلف وہ مال ہے کہ آگے بھیجے آدمی منفعت کے لیے اور فرط وہ شخص کہ لشکر کے آگے جا کر
سر انجام آب ودانہ وغیرہ کا کرے لشکر کے لیے اور یہان مراد دونون سے یہہ ہے کہ یہہ لڑکا باعث منفعت ہماری کا ہو کہ شفاعت کرے اور ذخیرہ وہ مال
کہ ذخیرہ کرین واسطے وقت حاجت کہ کام آوے ع ح ہ **وعن** جابر ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال الطفل لا یصلی علیہ ولا
یرث ولا یورث حتی یستھل رواہ الترمذی وابن ماجۃ الا انہ لم یذکر ولا یورث اور روایت ہے جابر سے یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ
وسلم نے فرمایا لڑکا یعنی کچا بچہ نہ نماز پڑھی جاوے اوسپر اور نہ وارث ہو کسیکا اور نہ وارث کیا جاوے کوئی اوسکا یہانتک کہ آواز کرے وقت پیدا ہونے
کے یعنی جبتک کہ ظاہر ہو نشانی زندگی کی جیسیکہ اوپر گذرا نقل کی یہہ ترمذی اور ابن ماجہ نے مگر یہہ کہ ابن ماجہ نے نہیں ذکر کیا ولا یورث **وعن**
ابی مسعود الانصاری قال نھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان یقوم الامام فوق شیء والناس خلفہ یعنی اسفل منہ
رواہ الدارقطنی فی المجتبی فی کتاب الجنائز اور روایت ہے ابی مسعود انصاری سے کہا منع فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یہہ کہ کھڑا ہو
امام یعنی تنہا اوپر ایک چیز کے اور لوگ پیچھے اوسکے ہون یعنی نیچے اوس سے ہون روایت کی یہہ دار قطنی نے مجتبی مین بیچ کتاب جنائز کے ف
اس سے معلوم ہوا کہ اگر فقط امام نیچے کھڑا ہو اور لوگ اونچے تو بطریق اولی منع ہوگا اور یہہ حکم سب نمازون مین ہے خصوصیت نماز جنازہ کی نہیں اور لفظ
حدیث بھی مخصوص نہیں لیکن محل اوسکا کہ اس باب مین لائے ہین گو کہ ورود حدیث کا اوسمین تھا شاید لوگونکو عادت ہو کہ نماز جنازہ کو مین اسطرح کو
ہو اس منع کو گئے اوس سے واللہ اعلم ح ع ہ

باب دفن المیت

باب ہے بیچ بیان دفن کرنے مردونکے

الفصل الاول

فصل پہلی **عن** عامر بن سعد بن ابی وقاص ان سعد بن ابی وقاص قال فی مرضہ الذی ھلک فیہ الحدوا لی لحدا وانصبوا
علی اللبن نصبا کما صنع برسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رواہ مسلم روایت ہے عامر بن سعد بن ابی وقاص سے یہہ کہ سعد بن ابی وقاص
نے کہا بیچ اوس مرض اپنے کے کہ وفات ہوئی اوسمین بناؤ میرے دفن کے لیے لحد اور کھڑی کرو مجپر کچی اینٹین کھڑی کرنا جیسا کیا گیا ساتھ پیغمبر خدا
صلی اللہ علیہ وسلم کے یعنی حضرت کی قبر پر روایت کی یہہ مسلم نے ف لحد کہتے ہین اوسکو کہ قبر مین قبلہ کیطرف کا واک کرتے ہین جسکو یہان
بغلی قبر کہتے ہین اور اس سے معلوم ہوا کہ مستحب ہے لحد کرنا اور کہا ابن ہمام نے کہ سنت ہمارے نزدیک لحد ہے مگر کہ ہو ضرورت یعنی زمین نرم ہو
اور خوف ہو جانیکا ہو تو شق کرے یعنی جیسے یہان قبرین بنتی ہین اور کھڑی کرو مجپر کچی اینٹین یعنی اینٹون سے اوسکا واک کو بند کر دینا
اور لکھا ہے علما نے حضرت کی قبر کا واک نو اینٹون سے بند ہوا تھا ع ہ **وعن** ابن عباس قال جعل فی قبر رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم قطیفۃ حمراء رواہ مسلم اور روایت ہے ابن عباس سے کہ کہا ڈالی گئی بیچ قبر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک لوئی سرخ
روایت کی یہہ مسلم نے ف شقران جیلو آنحضرت کے نے اوس لوئی کو بغیر کہے صحابہ کے قبر مین رکھ دیا تھا اور کہا شقران نے کہ مکروہ جانا

بیر کہ استعمال کرے اوسکو کوئی پیچھے حضرت کے اور کہا بعض عالموں نے کہ یہہ رکھنا لونگا خصائص آنحضرت کسے تھا اور کہا بعضے عالموں نے
کہ جھاڑا حضرت علی اور حضرت عباس شقران سے بسبب رکھنے اوسکی کے قبر میں اور کہا ابن عبدالبر نے کتاب استیعاب میں کہ وہ نکالا گیا قبر سے
پہلے ڈالنے مٹی کے اور علماء نے مکروہ کہا ہے کپڑا بچھانا مردہ کے نیچے اس لیے کہ اسراف اور ضائع کرنا مال کا ہے ٥ ع ح ٥ وَعَنْ سُفْيَانَ
التَّمَّارِ اَنَّهٗ رَاٰى قَبْرَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُسَنَّمًا رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہے سفیان کھجور بیچنے والے سے یہہ کہ دیکھی اوسنے
قبر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی بطور کوہان اونٹ کے نقل کی یہہ بخاری نے ف امام مالک اور امام ابوحنیفہ اور احمد نے دلیل پکڑی ہے ساتھ
اس حدیث کے اور اور حدیثوں صحیحہ کے اوپر کہ بطور کوہان کے بنانا قبر کا افضل ہے سطح بنانے سے اور امام شافعی نے کہا سطح افضل ہے ح
وَعَنْ اَبِي الْهَيَّاجِ الْاَسَدِيِّ قَالَ قَالَ لِيْ عَلِيٌّ اَلَا اَبْعَثُكَ عَلٰى مَا بَعَثَنِيْ عَلَيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ
لَا تَدَعَ تِمْثَالًا اِلَّا طَمَسْتَهٗ وَلَا قَبْرًا مُشْرِفًا اِلَّا سَوَّيْتَهٗ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے ابی الہیاج اسدی تابعی سے کہ کہا فرمایا مجھکو حضرت علی
نے کیا نہ بھیجوں میں تجھکو اوپر اوس کام کے کہ بھیجا مجھکو اوس پر پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ کام یہہ ہے کہ نہ چھوڑ تو کسی تصویر کو مگر کہ مٹادے اوسکو اور نہ
کسی قبر بلند کو مگر کہ برابر کردے اوسکو نقل کی یہہ مسلم نے ف کہا ہے علماء نے کہ تصویر رکھنی حرام ہے اور مٹانا اوسکا واجب ہے اور نہیں جائز ہے مٹانا
روبرو اوسکے اور برابر کرے یعنی پست کردے ایسی کہ قبر زمین کی مواسد کہ نمود اوسکی باقی رہے کہ مقدار اوسکی بقدر بالشت کے ہی جو کہ سنت ہے آیا ہے
لکھا ہے کہ کہا علماء نے کہ مستحب ہے یہہ کہ بلند ہو قبر بقدر بالشت کے اور مکروہ ہے زیادہ اس سے اور مستحب ہے ڈھا دینا زیادہ کا ع ح ٥ وَعَنْ جَابِرٍ
قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يُّجَصَّصَ الْقَبْرُ وَاَنْ يُّبْنٰى عَلَيْهِ وَاَنْ يُّقْعَدَ عَلَيْهِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے جابر سے
کہ کہا منع فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے گچ کرنی قبر کے سے اور عمارت بنانے سے قبر پر بیٹھنے سے قبر پر روایت کی مسلم نے ف
لکھا ہے ازہار میں کہ منع قبروں کی گچ کرنے سے واسطے کراہت کے ہے اور یہہ بھی دونوں صورتوں کو شامل ہے خواہ چنائی اس پر کرے خواہ قبر کے اوپر گچ کرے
اور عمارت بنانی قبر پر درست نہیں اور واجب ہے ڈھا دینا اوسکا اگرچہ ہو مسجد اور کہا توربشتی نے کہ بنا محتمل ہے دونو چیزوں کو خواہ قبر پر مکان
پتھر وغیرہ سے بنا دے خواہ خیمہ وغیرہ کھڑا کرے منع دونوں میں ہے کیونکہ کچھ فائدہ نہیں پھر کہا توربشتی نے کہ اسکے منع ہونیکا یہہ بھی سبب ہے کہ یہہ
فعل جاہلیت کا ہے یعنی تھے کافر کہ سایہ کرتے تھے میت پر برسوں تک اور قبر پر بیٹھنے سے اسلیے منع فرمایا کہ یہہ منافی ہے اکرام مومن کے
اسمیں حقیر جاننا اوسکا لازم آتا ہے اور بعضوں نے کہا بیٹھنے سے یہہ مراد ہے کہ غم کے مارے قبر ہی پر بیٹھا رہے جیسے یہاں بعضے آدمی فقیر
ہو بیٹھتے ہیں قبر پر اس سے منع فرمایا ٥ ع ٥ وَعَنْ اَبِيْ مَرْثَدٍ الْغَنَوِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَجْلِسُوْا عَلَى
الْقُبُوْرِ وَلَا تُصَلُّوْا اِلَيْهَا رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے ابی مرثد غنوی سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ بیٹھو قبروں پر اور نہ نماز پڑھو
طرف قبروں کے نقل کی یہہ مسلم نے ف کہا ابن ہمام نے کہ مکروہ ہے بیٹھنا قبر پر اور روندنا اوسکو پس یہہ جو لوگ کرتے ہیں کہ جب کوئی قرابتی
میں سے ایک جا پائی دفن کیا جاتا ہے اور اوسکے گرد اور قبریں مدفون ہوئی ہیں تو اونکو روندتے ہوئے اونکے قرابتی کی قبر پاس پہنچتے ہیں یہہ مکروہ ہے اور نہیں مکروہ
روندنا قبر کا حاجت کے لیے یعنی قبر کھودنیکے لیے یا دفن کرنیکے لیے قبروں پر پاؤں رکھکر جانا جائز ہے اور مستحب ہے کہ ننگے پاؤں قبروں میں جاوے
کذا فی شرعۃ الاسلام اور مکروہ ہے سونا نزدیک قبر کے اور تکیہ کرنا اوسپر اور استنجا کرنا پاس اوسکے نہایت مکروہ ہے اور مکروہ ہے ہر چیز کہ نہیں معہود یعنی نہیں
ثابت سنت سے اور معہود سنت سے نہیں ہے مگر زیارت اوسکی اور دعا کرنی پاس اوسکے کھڑے ہو کر جیسے کہ کرتے تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم وقت نکلنے کی طرف بقیع

پڑھتا ہے تو صریح کفر ہے والا مکروہ تحریمی ہے اور یہی حکم ہے جنازہ کا اگر سامنے رکھا ہو بلکہ کراہت اوسمین زیادہ ہے اور انہیں اہل کے بھی گرفتار ہو رہے ہیں کہ نماز
باندھ کے چاروں کعبہ کے پاس کہدیتے ہیں اور پھر اونکی طرف نماز پڑھتے ہیں ح ع ۰ اگر کوئی کہے کہ ملا علی قاری نے جو کہا کہ نہیں معہود سنت سے مگر زیارت
اور دعا اخیر اسسے معلوم ہوا کہ قراءت قرآن کی بھی قبر پر سنت نہیں اور مکروہ ہے باوجودیکہ اکثر احادیث و آثار سے پڑھنا قرآن کا قبر پر ثابت ہے چنانچہ
اونمیں سے بعضی حدیثیں تیسری فصل میں بیچ شرح حدیث ابن عمر کے نقل کی ہیں جواب یہہ کہ قراءت قرآن کی داخل ہے دعا میں اسلیے کہ وہ بھی دعا ہے کما
پس وہ مکروہ نہیں ۰ موکا ۰ وعن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لان یجلس احدکم علی جمرۃ فتحرق
ثیابہ فتخلص الی جلدہ خیر لہ من ان یجلس علی قبر رواہ مسلم اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے البتہ
یہہ کہ بیٹھے ایک تمہارا انگارے پر کہ جلاوے کپڑے اوسکے پس پہنچے انگارا طرف بدن اوسکی کے بہتر ہے واسطے اوسکے اسسے کہ بیٹھ جاوے قبر پر نقل کیا ہے
مسلم نے **ف** یعنی اگر کوئی آگ پر بیٹھ جاوے اور وہ کپڑوں کو جلا کر جلد تک پہنچ جاوے تو سہل ہے قبر پر بیٹھنے سے یعنی ضرر اسکا زیادہ ہے اوسکے ضرر
سے **الفصل الثانی** فصل دوسری **عن** عروۃ بن الزبیر قال کان بالمدینۃ رجلان احدہما یلحد والآخر
لا یلحد فقالوا ایہما جاء اولا عمل عملہ فجاء الذی یلحد فلحد لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رواہ فی شرح السنۃ روایت
ہے عروہ بن زبیر سے کہ کہا تھے مدینہ میں دو شخص یعنی گورکن کہ ایک اونمیں سے یعنی ابو طلحہ انصاری لحد کرتا تھا یعنی بغلی قبر کھودتا تھا اور دوسرا یعنی ابو عبیدہ
بن جراح نہ لحد کرتا تھا بلکہ شق کرتا تھا یعنی جیسی یہاں قبر بنتی ہے پس کہا صحابہ نے یعنی اتفاق کیا بعد وفات حضرت کے اسپر کہ جونسا اونمیں سے
آوے پہلے کرے کام اپنا یعنی اگر لحد والا پہلے آوے لحد کھودے حضرت کے لیے اور اگر شق والا پہلے آوے شق کھودے پس آیا وہ شخص کہ لحد کرتا تھا پس
لحد کی واسطے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے روایت کی یہہ شرح السنہ میں **ف** ابو عبیدہ بن الجراح عشرہ مبشرہ سے ہیں اور اس سے معلوم ہوا کہ اگرچہ لحد
افضل ہے لیکن شق بھی مشروع ہے اسلیے کہ اگر نا مشروع ہوتی تو ابو عبیدہ کا ہے کو کھودا کرتے ح ۰ **وعن** ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم اللحد لنا والشق لغیرنا رواہ الترمذی وابو داود والنسائی وابن ماجۃ ورواہ احمد عن جریر بن عبد اللہ
اور روایت ہے ابن عباس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے لحد واسطے ہمارے ہے اور شق واسطے غیر ہمارے کے روایت کی یہہ ترمذی و ابو داود و نسائی
و ابن ماجہ نے اور روایت کی یہہ احمد نے جریر بن عبد اللہ سے **ف** علما نے اس حدیث کے کئی معنی لکھے ہیں لیکن ظاہر تر یہہ ہیں کہ لحد واسطے ہمارے ہے یعنی جماعت
انبیاء کے اور شق جائز ہے واسطے غیر ہمارے کے ح ۰ **وعن** ہشام بن عامر ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال یوم احد احفروا
واوسعوا واعمقوا واحسنوا وادفنوا الاثنین والثلاثۃ فی قبر واحد وقدموا اکثرہم قرآنا رواہ احمد والترمذی
وابو داود والنسائی وروی ابن ماجۃ الی قولہ واحسنوا اور روایت ہے ہشام بن عامر سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا دن احد کے کہ کھودو قبریں اور فراخ کرو اور گہرا کرو اور اچھا کرو قبر کو یعنی ہموار اور صاف کرو خاک اور کوڑے کرکٹ سے اور دفن کرو دو کو اور تین کو
ایک قبر میں اور آگے کرو یعنی جانب قبلہ کے رکھو اوسکو کہ بہت یاد رکھتا ہو اون میں قرآن روایت کی یہہ احمد اور ترمذی اور ابو داود اور نسائی نے
اور روایت کی ابن ماجہ نے لفظ احسنوا تک **ف** فرمایا دن احد کے یعنی جب جنگ ختم ہو چکی اور ارادہ کیا دفن کرنے شہدا کا تو فرمایا کھودو قبریں
یہہ امر وجوب کے لیے ہے اور باقی استحباب کے لیے اور گہرا کرو اس سے معلوم ہوا کہ گہرا کرنا قبر کا سنت ہے اسلیے کہ اس سے محفوظ رہتا ہے میت درندوں
سے اور کہا بعضوں نے کہ قبر اتنی گہری کرے کہ اگر آدمی کھڑا ہو کر ہاتھ اونچا کرے تو سر انگلیوں کی کنارے قبر کے برابر ہوں اور ایک قبر میں دو تین کو
دفن کرنا وقت ضرورت کے درست ہے اور بے ضرورت نہیں درست اور یہہ جو فرمایا کہ جسکو قرآن زیادہ یاد ہو اوسکو آگے کرو تو اس میں اشارہ ہے

طرف تعظیم کرے عالم باعمل کی زندگی مین بھی اور مرے پر بھی اور ایک نماز جیسے ایک میت پر ہوتی ہے ویسے ہی زیادہ پر بھی ہو سکتی ہے پس جب
جمع ہوون کئی جنازے تو چاہیے علیحدہ علیحدہ ہر میت پر نماز پڑھی جاوے سب کو ملکر ایک نماز پڑھ لے پھر آگے رکھنے مین چاہیے آگے پیچھے
رکھو جانب قبلہ کے اور چاہیے طول مین کھڑا نہ باندھ کر اور انفس کے پاس کھڑا ہووے ع دح **وعن** جابر قال لما کان یوم احد جاءت
عمتی بابی لتدفنه فی مقابرنا فنادی منادی رسول الله صلی الله علیه وسلم ردوا القتلی الی مضاجعهم رواه احمد والترمذی
وابو داود والنسائی والدارمی ولفظه للترمذی اور روایت ہے جابر سے کہا جبکہ ہوا دن احد کا لائین پھوپی میری باپ میرے کو
تاکہ دفن کرین اونکو مقبرہ ہمارے مین پس پکارا پکارنیوالے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے نے کہ پھیر دو تم شہیدون کو طرف جگہ شہید ہونے انکی کے
نقل کی یہ احمد اور ترمذی اور ابو داود اور نسائی اور دارمی نے اور لفظ اسکی واسطے ترمذی کے ہین **ف** جبکہ ہوا دن احد کا یعنی جب جنگ
احد ہوئی اور بعض مسلمان شہید ہوئے اور میرا باپ بھی شہیدون مین سے تھا لائی میری پھوپی میرے باپ کو تاکہ دفن کرے ہمارے گورستان مین کہ بقیع تھا
پس حضرت کی طرف سے ایک شخص نے ندا کی کہ جہان مارے گئے ہین وہین دفن کرو اور اسیطرح جو کوئی مرے ایک شہر مین نقل کیا جاوے طرف دوسرے
شہر کے کہا یہ بعض علما ہمارے نے ازہار مین لکھا ہے کہ یہ قوی تر دلیل ہے بیچ تحریم نقل کرنے مردون کے اور صحیح ہو نقلہ اسید اور
ظاہر یہ ہے کہ نہی نقل کی خاص ہے ساتھ شہدا کے اور ظاہر تر یہ ہے کہ حمل کیجاوے نہی نقل کرنے اونکی کے بعد دفن اونکے پر اور بغیر عذر پر یعنی بعد
دفن کرنیکے بغیر عذر کے نقل کرنا منع ہے اور طیبی نے کہا کہ اگر ضرورت ہو جائز ہے نقل کرنا میت کا اور بے ضرورت درست نہین اور شیخ ابن الہمام
نے کہا کہ اگر نقل کرین یعنی لیجاوین اوسکو پہلے دفن کرنے اور درست کرنے قبر کے ایک دو کوس تک تو مضائقہ نہین اسلیے کہ مقبرہ اتنی دور
ہوا کرتے ہین اور مستحب ہے کہ دفن کیا جاوے بیچ مقبرہ اس شہر کے کہ مرا ہو اوسمین حضرت عائشہ رض کے بھائی عبدالرحمن بن ابی بکر ایک منزل پر تھے
مکہ سے وہان مر گئے پھر جنازہ اونکا لائے مکہ مین پس جب حضرت عائشہ انکی زیارت کو آئین تو کہا اگر مین تیری موت کے وقت حاضر ہوتی تو نقل نکرتی مین
اور دفن کرتی اوسی جگہ کہ جہان مرا تھا اور بعد دفن کرنے اور خاک ڈالنے کے درست نہین ہے کھودنا قبر کا بیچ فتوی مدت کے اور نہ بہت کے
مگر بعذر اور عذر یہ ہے کہ ظاہر ہوئی کہ زمین غصب کی تھی یا لیلیوے اوسکو شفیع اور کتنے ہی صحابہ مین سرزمین کفرستان مین دفن کیے گئے اور وہان سے
نقل نہ کیے گئے اور اگر مالک زمین کا چاہے کہ زمین کو ہموار کرے اور زراعت کرے کھینچتا ہو اوسکو اور یہ بھی عذر ہے کہ لحد مین مال کسیکا یا کپڑا
کسیکا رہ جاوے یعنی اس صورت مین بھی کھودنا جائز ہے اور کہا شیخ ابن الہمام نے کہ متفق ہین مشائخ اسپر کہ اگر ایک عورت کا بیٹا دفن کیا گیا بیچ غیر شہر
اپنے کے اور وہ عورت وہان حاضر نہ تھی پھر صبر نکر سکی اور چاہتی ہو نقل کرنا گنجائش نہین رکھتا کہ نقل کرے پس جائز رکھنا بعض متاخرین کا
اوسکو معتبر نہین اور کہا صاحب ہدایہ نے یعنی اپنی کسی کتاب سواے ہدایہ کے کہ جب مر جاوے کوئی کسی شہر مین تو مکروہ ہے نقل کرنا طرف دوسرے
شہر کے اس لیے کہ مشغول ہونا ہوتا ہے بیفائدہ بات مین اور تاخیر ہوتی ہے دفن مین اور اگر بغیر غسل کے یا بغیر نماز کے دفن کیا جاوے
تو نکالا نجاوے بالاتفاق اور دفن نہ کیا جاوے گھر مین کہ رہتا تھا اوسمین اس لیے کہ یہ خاصہ انبیا صلوات اللہ وسلامہ علیہم کا ہے ع م ح
وعن ابن عباس قال سل رسول الله صلی الله علیه وسلم من قبل راسه رواه الشافعی اور روایت ہے ابن عباس سے کہ
کہ نکالے گئے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم یعنی وقت رکھنے کے قبر مین اپنی سر کی طرف سے روایت کی شافعی نے **ف** صورت اسکی یون تھی کہ رکھا
گیا جنازہ پائنتی قبر کے پھر نکالے گئے حضرت سر کی طرف سے اور رکھے گئے قبر مین شافعی کے ہان یونہین رکھتے ہین اور ہمارے نزدیک سنت
یہ ہے کہ رکھا جاوے جنازہ قبر کے قبلہ کی طرف اور اوٹھا کر رکھا جاوے قبر مین [illegible]

آیا ہو اور حنفیہ کو جواسطرح رکھا سبب ہی تھا کہ حجرۂ شریفہ میں اسقدر وسعت نہ تھی کہ جانب قبلہ سے اوتارتے اس لیے کہ قبر شریف دیوار سے ملی ہوئی ہے
اور ایک جواب حنفیوں کی طرف سے یہہ ہے کہ حضرت کا اوتارنا قبر میں مضطرب آیا ہے چنانچہ ابو داؤد نے روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم
داخل کیے گئے قبر میں جانب قبلہ سے اور سرہانے سے نہیں نکالے گئے اور مانند اسکے ابن ماجہ نے بھی روایت کی ہے پس جب تعارض ہوا
دونوں حدیثوں میں ساقط ہوئیں دونوں ○ع○ح○ **وعنہ** اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ دَخَلَ قَبْرًا لَیْلًا فَاُسْرِجَ لَہٗ سِرَاجٌ
فَاَخَذَ مِنْ قِبَلِ الْقِبْلَۃِ وَقَالَ رَحِمَکَ اللّٰہُ اِنْ کُنْتَ لَاَوَّاھًا تَلَّاءً لِلْقُرْاٰنِ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ فِیْ شَرْحِ السُّنَّۃِ اِسْنَادُہٗ ضَعِیْفٌ
اور روایت ہے ابن عباس سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم داخل ہوے ایک قبر میں اسکو یعنی ایک شخص کے دفن کرنیکے لیے پس روشن کیا گیا حضرت کے لیے
چراغ پس لیا حضرت نے میت کو جانب قبلہ سے اور فرمایا رحمت کرے تمکو اللہ تحقیق تھا تو بہت رونیوالا بسبب خوف خدا کے اور بہت تلاوت
کرنیوالا قرآن کا یعنی ان دونوں چیزوں کے سبب سے مستحق رحمت و مغفرت کا ہوا تو روایت کی یہہ ترمذی نے اور کہا شرح السنہ میں اسناد اسکی ضعیف ہے
ف کہا ترمذی نے کہ یہہ حدیث حسن صحیح ہے اور اس باب میں حدیث جابر اور یزید بن ثابت سے بھی آئی ہے اور اس حدیث سے معلوم ہوا کہ رات کو
دفن کرنا مکروہ نہیں جیسا کہ بعضوں نے لکھا ہے اور یہہ حدیث سند ہے حنفیہ کی کہ اونکے ہان قبلہ کی طرف سے اوتارنا میت کو سنت ہے ○ح○ح○
وعن ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ اِذَا اُدْخِلَ الْمَیِّتُ الْقَبْرَ قَالَ بِسْمِ اللّٰہِ وَبِاللّٰہِ وَعَلٰی مِلَّۃِ رَسُوْلِ اللّٰہِ
وَفِیْ رِوَایَۃٍ وَعَلٰی سُنَّۃِ رَسُوْلِ اللّٰہِ رَوَاہُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِیُّ وَابْنُ مَاجَۃَ وَرَوٰی اَبُوْدَاوٗدَ الثَّانِیَۃَ اور روایت ہے ابن عمر سے یہہ کہ تحقیق نبی
صلی اللہ علیہ وسلم تھے جسوقت کہ داخل کرتے میت کو قبر میں کہتے رکھتا ہوں میں ساتھ اللہ کے اور ساتھ حکم اللہ کے اور اوپر شریعت رسول خدا کے
اور ایک روایت میں اوپر طریقہ رسول اللہ کے روایت کی یہہ احمد نے اور ترمذی اور ابن ماجہ نے اور روایت کی ابو داؤد نے روایت دوسری
ف دوسری روایت میں لفظ سنت ہے بجای ملت کے **وعن** جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ اَبِیْہِ مُرْسَلًا اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
حَثٰی عَلَی الْمَیِّتِ ثَلٰثَ حَثَیَاتٍ بِیَدَیْہِ جَمِیْعًا وَاَنَّہٗ رَشَّ عَلٰی قَبْرِ ابْنِہٖ اِبْرَاھِیْمَ وَوَضَعَ عَلَیْہِ حَصْبَاءَ رَوَاہُ فِیْ شَرْحِ السُّنَّۃِ
وَرَوَی الشَّافِعِیُّ مِنْ قَوْلِہٖ رَشَّ اور روایت کی امام جعفر صادق بیٹے محمد کے نے اپنے باپ سے یعنی امام باقر سے بطریق ارسال کے کہ
نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ڈالیں میت پر تین لپیں ساتھ دونوں ہاتھوں اپنے کے اکٹھا کر کر اور تحقیق حضرت نے چھڑکا پانی اوپر قبر بیٹے اپنے ابراہیم کے
اور رکھی قبر پر سنگریزے یعنی نشان کے لیے نقل کی یہہ شرح السنہ میں اور روایت کی شافعی نے لفظ رش سے **ف** روایت کی حمد نے ساتھ
اسناد ضعیف کے کہ حضرت کہتے تھے ساتھ پہلے لپ کے منہا خلقناکم اور ساتھ دوسرے لپ کے وفیہا نعیدکم اور ساتھ تیسرے
کے ومنہا نخرجکم تارۃ اخری انتہی اور کہا ابن ملک نے کہ سنت ہے واسطے اوسکے کہ حاضر ہو میت کے ساتھ قبر پر یہہ کہ لپ
کر ڈالے مٹی قبر میں بعد بنانے کے اور سنت ہے چھڑکنا پانی کا بھی قبر پر اور منقول ہے کہ کہا گیا ایک شخص کو خواب میں کہ
کیا کیا اللہ نے ساتھ تیرے کہا وزن کی گئیں نیکیاں میری پس غالب آئیں برائیاں نیکیوں پر پس گرے ایک تھیلی
نیکیوں کے پلہ میں جھک گیا وہ پس کھولا میں تھیلی کو پس ناگاہ اوس میں مٹھی مٹی کی تھی جو کہ ڈالی تھی میں ایک مسلمان کی قبر میں ذکرہ فی المواہب
○ع○ **وعن** جَابِرٍ قَالَ نَھٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنْ یُّجَصَّصَ الْقُبُوْرُ وَاَنْ یُّکْتَبَ عَلَیْھَا وَاَنْ تُوْطَاَ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ
اور روایت ہے جابر سے کہ کہا منع کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یہہ کہ گچ کیجاویں قبریں اور یہہ کہ لکھا جاوے اونپر اور یہہ کہ روندی جاویں
قبریں نقل کی یہہ ترمذی نے **ف** گچ کرنے سے منع فرمایا اس لیے کہ اس میں ایک طرح کی زینت اور تکلف ہے اور مٹی سے لیپنا قبر کو جائز ہے اور مکروہ ہے

لکھنا نام اللہ اور رسول اور قرآن کا قبر پر ناجائز اور پامال ہونا اوپر نشانیوں کا اور کتبہ بعضے علماؤں نے درست رکھا ہے
لکھنا نام اللہ کا اور قرآن کا دیوار مسجد وغیرہ پر اور اسی طرح کرنا پتھر وغیرہ پر نام غیر میت کا لکھا کر اور بعضوں نے لکھا ہے کہ نام میت کا
درست ہے لکھنا جائز ہے کہ بھی نام مٹے بعد گذرنے مدت کے ح **وعنه** قَالَ رُشَّ قَبْرُ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَكَانَ الَّذِي رَشَّ الْمَاءَ عَلَى قَبْرِهِ بِلَالُ بْنُ رَبَاحٍ بِقِرْبَةٍ بَدَأَ مِنْ قِبَلِ رَأْسِهِ حَتَّى انْتَهَى إِلَى رِجْلَيْهِ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي دَلَائِلِ
النُّبُوَّةِ اور روایت ہے جابر سے کہا پانی چھڑکا گیا قبر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اور تھا وہ شخص جسنے ڈالا پانی اوپر قبر حضرت کے بلال بن رباح ساتھ
مشک کے شروع کیا چھڑکنا سر کی طرف سے یہانتک کہ پہنچا دونوں پاؤں تک روایت کی بیہقی نے دلائل النبوۃ میں **وعن** الْمُطَّلِبِ بْنِ أَبِي
وَدَاعَةَ قَالَ لَمَّا مَاتَ عُثْمَانُ بْنُ مَظْعُونٍ أُخْرِجَ بِجَنَازَتِهِ فَدُفِنَ أَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا أَنْ يَأْتِيَهُ بِحَجَرٍ
فَلَمْ يَسْتَطِعْ حَمْلَهَا فَقَامَ إِلَيْهَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَحَسَرَ عَنْ ذِرَاعَيْهِ قَالَ الْمُطَّلِبُ قَالَ الَّذِي يُخْبِرُنِي عَنْ رَسُولِ
اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى بَيَاضِ ذِرَاعَيْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ حَسَرَ عَنْهُمَا ثُمَّ حَمَلَهَا
فَوَضَعَهَا عِنْدَ رَأْسِهِ وَقَالَ أُعَلِّمُ بِهَا قَبْرَ أَخِي وَأَدْفِنُ إِلَيْهِ مَنْ مَاتَ مِنْ أَهْلِي رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ اور روایت ہے مطلب بن
ابی وداعہ سے کہا جبکہ مرے عثمان بن مظعون نکالا گیا جنازہ اونکا پس دفن کیے گئے اور حکم کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو
کہ لاوے حضرت کے پاس پتھر یعنی بڑا پتھر علامت کے لیے رکھا جاوے پس نہ اوٹھا سکا وہ شخص اوس پتھر کو پھر کھڑے ہوئے طرف اوسکی رسول
صلی اللہ علیہ وسلم اور آستینیں چڑھائیں دونوں ہاتھوں کی کہا مطلب نے کہ کہا اوس شخص نے کہ خبر دی مجھکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے گویا
کہ میں دیکھتا ہوں طرف سفیدی دونوں ہاتھوں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے اوس وقت کہ کھولا اون دونوں کو پھر اوٹھایا اوسکو پس رکھا اوسکو
سرہانے قبر عثمان کے اور فرمایا نشان کیا میں نے ساتھ اسکے اپنے بھائی کے قبر کا اور دفن کرونگا میں پاس اسکے اوس شخص کو کہ مریگا اہل میرے
سے روایت کی یہ ابو داؤد نے **ف** مطلب بن وداعہ صحابی ہیں اسلام لائے دن فتح مکہ کے اور یہ حدیث روایت کی ہے اور صحابی سے بسبب غائب
ہونیکی اوسوقت اور عثمان بن مظعون بھائی تھے حضرت کے دودھ شریک اسلام لائے بعد تیرہ آدمیوں کے اور حاضر ہوئے بدر میں اور مدینہ
میں اول یہی مرے ہیں مہاجروں میں سے اور انکے پاس اول دفن کیے گئے حضرت ابراہیم صاحبزادے حضرت کے اور لکھا ہے ازہار میں کہ
معلوم ہوا اس سے کہ مستحب ہے یہ کہ رکھی جاوے قبر پر نشانی پہچان کے لیے اور ایک جگہ گاڑے جاویں اقرباء ع ح ۵ **وعن** الْقَاسِمِ
بْنِ مُحَمَّدٍ قَالَ دَخَلْتُ عَلَى عَائِشَةَ فَقُلْتُ يَا أُمَّاهُ اكْشِفِي لِي عَنْ قَبْرِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَصَاحِبَيْهِ فَكَشَفَتْ
لِي عَنْ ثَلَاثَةِ قُبُورٍ لَا مُشْرِفَةٍ وَلَا لَاطِئَةٍ مَبْطُوحَةٍ بِبَطْحَاءِ الْعَرْصَةِ الْحَمْرَاءِ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ اور روایت ہے قاسم بن محمد
سے کہا گیا میں حضرت عائشہ پاس پس کہا میں نے اے ماں میری کھولدو میرے لیے قبر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اور دونوں یاروں کی
کے یعنی حضرت ابوبکر و عمر کے پس کھولدیں میرے لیے تینوں قبریں نہ تھیں بہت بلند اور نہ متصل ساتھ زمین کے یعنی بلکہ بلند بالشت بھر تھیں
بچھی ہوئی تھیں کنکریاں سرخ میدان کی یعنی جو کہ گرد مدینہ مطہرہ کے ہے روایت کی یہ ابو داؤد نے **ف** کھولدیں یعنی یہ قبریں حضرت عائشہ رضی
عنہا کے حجرے میں تھیں اور چھت تک دیوار اوسکا کھلا ہوا تھا اور دروازہ پر پردہ پڑا رہتا تھا جب چاہتے کہ مشرف ساتھ زیارت کے ہوں تو پردہ
اوٹھا کر اندر جاتے ح ۵ **وعن** الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي جَنَازَةِ رَجُلٍ
مِنَ الْأَنْصَارِ فَانْتَهَيْنَا إِلَى الْقَبْرِ وَلَمَّا يُلْحَدْ بَعْدُ فَجَلَسَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةِ وَجَلَسْنَا مَعَهُ

رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَائِیُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَزَادَ فِیْ اٰخِرِهٖ كَاَنَّ عَلٰی رُءُوْسِنَا الطَّیْرَ اور روایت ہے براء بن عازب سے کہا نکلے ہم ساتھ
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے بیچ جنازے ایک شخص کے انصار میں سے پس پہنچے ہم طرف قبر کے اور دفن نہ کیا گیا تھا وہ ہنوز یعنی قبر نہ کھدچکی تھی
پس بیٹھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سامنے قبلہ کے اور بیٹھے ہم ساتھ حضرت کے یعنی گرد اونکے روایت کی یہہ ابو داؤد اور نسائی اور ابن ماجہ نے
اور زیادہ کیا ابن ماجہ نے بیچ آخر اسکے یہہ کہ گویا ہمارے سروں پر تھے پرندے جانور یعنی نہایت چپ سر جھکائے ہوئے بیٹھے تھے **ف** یہہ حدیث باب
ما یقال عند من حضرہ الموت کی دوسری فصل میں گذر چکی ہے اور وہ دراز ہی اس سے **وَعَنْ** عَائِشَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ كَسْرُ عَظْمِ الْمَیِّتِ كَكَسْرِهٖ حَیًّا رَوَاهُ مَالِكٌ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہے حضرت عائشہ سے یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا توڑنا مردے کی ہڈی کا مانند توڑنے زندہ کی ہڈی کے ہے یعنی گناہ میں نقل کی یہہ مالک اور ابو داؤد اور ابن ماجہ نے **ف** اسمین اشارہ
ہو اسکی طرف کہ حقارت کرنی میت کی منع ہے جیسے کہ منع ہے حقارت کرنی زندہ کی اور میت ایذا اور لذت پاتا ہے مانند زندے کے ع ٥ **اَلْفَصْلُ**
الثَّالِثُ فصل تیسری **عَنْ** اَنَسٍ قَالَ شَهِدْنَا بِنْتَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ تُدْفَنُ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ
وَسَلَّمَ جَالِسٌ عَلَی الْقَبْرِ فَرَاَیْتُ عَیْنَیْهِ تَدْمَعَانِ فَقَالَ هَلْ فِیْكُمْ مِّنْ اَحَدٍ لَّمْ یُقَارِفِ اللَّیْلَةَ فَقَالَ اَبُوْطَلْحَةَ اَنَا قَالَ
فَانْزِلْ فِیْ قَبْرِهَا فَنَزَلَ فِیْ قَبْرِهَا رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ روایت ہے انس سے کہ کہا حاضر تھا میں اوس وقت کہ بیٹی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے
یعنی ام کلثوم بیوی حضرت عثمان کی دفن کیجاتی تھیں اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھے تھے پاس قبر کے پس دیکھیں میں نے آنکھیں حضرت کی کہ آنسو
بہاتی تھیں پھر فرمایا کیا ہے تم میں کوئی شخص کہ نہ صحبت کی ہو عورت اپنی سے آج کی رات پس کہا ابو طلحہ نے میں ہوں فرمایا پس اوتر انکی
قبر میں پس اوترے قبر میں روایت کی یہہ بخاری نے **ف** کیا ہے تم میں کوئی شخص الخ کہا حضرت نے یہہ بارادہ اسکے کہ معلوم کریں یہہ کہ عثمان نے
کسی عورت سے صحبت کی ہے یا نہیں پس نہ کہا حضرت عثمان نے کہ نہیں صحبت کی ہے یعنی پس معلوم ہوا کہ انہوں نے اپنی کسی لونڈی یا اور
بی بی سے صحبت کی تھی اور ایک نکتہ اور ہے اسمین خوب ہے کہ حضرت نے یہہ اس لیے پوچھا کہ صحبت کرنی اگرچہ منع نہیں ہے لیکن نہ کرنے میں ایک طرح کی
مشابہت ہوتی ہے ملائکہ کے ساتھ تو حضرت نے چاہا کہ جسنے عنقریب صحبت نہ کی ہو اور اس سے مشابہ ملائکہ کے ہو وہ دفن کرے اور ابو طلحہ
اجنبی نے جو اوتارا یہہ خصوصیات اوسکے سے تھا یا اشارہ تھا طرف بیان جواز کے کہا ابن ہمام نے کہ نہ داخل کرے کسی عورت کو قبر میں اور نہ نکالے
اوسکو کوئی سوای مرد کے اس لیے کہ چھونا اجنبی کا عورت کو ساتھ حائل کے یعنی کپڑے وغیرہ کے وقت ضرورت کے جائز ہے اوسکی زندگی میں اور اسیطرح بعد
مرنے اوسکے کے پس جب مر جاوے عورت اور نہ محرم ہو کوئی اوسکا دفن کریں اوسکو نیکبخت ضعیف ہمسایہ اوسکے کے پھر ہوں ضعیف پس جوان
نیکبخت دفن کریں اور اگر ہو محرم اگرچہ دودھ کے سبب سے ہو یا سسرال کا ہو اوتر کر دفن کرے اور اگر کوئی کہے کہ علما لکھتے ہیں کہ خاوند اور محارم
اولی ہیں نسبت بیگانوں سے پس انکو حضرت عثمان اور آنحضرت نے کیوں نہ دفن کیا جواب یہہ کہ احتمال ہے کہ حضرت کو اور حضرت عثمان کو
کچھ عذر ہوگا اسلیے نہ اوترے ع ٥ مولانا **وَعَنْ** عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قَالَ لِابْنِهٖ وَهُوَ فِیْ سِیَاقِ الْمَوْتِ اِذَا اَنَا مُتُّ
فَلَا تَصْحَبْنِیْ نَائِحَةٌ وَّلَا نَارٌ فَاِذَا دَفَنْتُمُوْنِیْ فَشُنُّوْا عَلَیَّ التُّرَابَ شَنًّا ثُمَّ اَقِیْمُوْا حَوْلَ قَبْرِیْ قَدْرَ مَا یُنْحَرُ
جَزُوْرٌ وَّیُقْسَمُ لَحْمُهَا حَتّٰی اَسْتَاْنِسَ بِكُمْ وَاَعْلَمَ مَاذَا اُرَاجِعُ بِهٖ رُسُلَ رَبِّیْ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے عمرو بن العاص سے
کہ کہا اپنے بیٹے کو یعنی عبداللہ کو اوس حالت میں کہ وہ نزع میں تھے جسوقت کہ مروں میں پس نہ ساتھ میرے کوئی نوحہ کرنیوالی اور نہ آگ پس جب ارادہ
دفن میرے کا کرو پس ڈالو مجھ پر مٹی ڈالنا بسہولت یعنی تھوڑی تھوڑی پھر کھڑے رہو گرد قبر میری کے یعنی واسطے دعا ثابت رہنے وغیرہ کی بقدر ذبح کرنے کے

اینٹ کو جب و اینٹ ونقیب کی جائے گوشت اوسکا یا مانند آدم کے کہ دوزخ میں سبب تھا ہے اور جانورون میں یعنی جانور وحشی کہ کب جو اینٹ یا بہت
فرشتون پر وردگار انہی کے کو روایت کی یہ مسلم نے **ف** اور نہ آگ عادت تھی اہل جاہلیت کی کہ آگ ساتھ میت کے لیجاتے تھے واسطے
تجربہ باکرا در تا خوشبو جلا دین اور دارو کلام میں آوسے اسے منع فرمایا اسیطرح یہاں بعضی جنازون کے ساتھ اگر سوز بتی جو لیجاتے ہین یا شعلین اور
اونہمیں شامل فرماتے جلائے جاتے ہین پاکر و آگ لیجا ساتھ جنازہ ہے منع ہوا سبب تھا اور یعنی سبب تھا اور دکار او قرارت اور استغفار تھا او کے
چنانچہ حدیث ابی داؤد کو مین آیا ہے کہ حضرت جب فارغ ہوتے دفن کسی شخص کے سے کھڑے ہوتے اوسپر اور فرماتے استغفار کرو واسطے بھائی اپنے کے اور مانگو واسطے اوسکے
ثابت رہنا اسیلئے کہ اب پوچھا جاتا ہے ۔ **وعن** عبد اللہ بن عمر قال سمعت النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقول
اذا مات احدکم فلا تحبسوہ واسرعوا بہ الی قبرہ ولیقرأ عند رأسہ فاتحۃ البقرۃ وعند رجلیہ بخاتمۃ البقرۃ
رواہ البیہقی فی شعب الایمان وقال والصحیح انہ موقوف علیہ ۔ روایت ہے عبداللہ بن عمر سے کہ کہا سنا مین نے نبی صلی اللہ
علیہ وسلم سے فرماتے جسوقت کہ مرے ایک تمہارا پس نہ بند رکھو اوسکو اور جلدی پہنچاؤ اوسکو طرف قبر اوسکی کے اور چاہیے کہ پڑہی جاوے نزدیک سر اوسکے
ابتدا سورۂ بقر یعنی مفلحون تک اور نزدیک پانون اوسکے کے خاتمہ سورۂ بقرہ کا روایت کی بیہقی نے شعب الایمان میں اور کہا اور صحیح یہ ہے کہ موقوف ہے
عبداللہ بن عمر پر **ف** نہ بند رکھو یعنی تاخیر نہ کرو میت کے دفن کرنے مین بغیر عذر کے کہا ابن ہمام نے مستحب ہے جلدی کرنے تجہیز میت مین جسوقت
کہ وہ مرے اور آگے کا جملہ یعنی اسرعوا الخ تاکید ہے اسکی یا اشارہ ہے طرف اسکے کہ جنازہ لیکے جلدی چلنا سنت ہے یعنی بیچ کے چال چلے نہ دوڑے
اور نہ آہستہ چلے اور خاتمہ سورہ بقرہ کا یعنی آمن الرسول سے آخر تک آور کہا احمد بن حنبل نے کہ جب داخل ہو تم مقابر میں پس پڑھو سورہ فاتحہ اور
معوذتین اور قل ہو اللہ احد اور بخشو ثواب انکا اہل مقابر کو پس وہ پہنچتا ہے طرف انکی اور مقصود زیارت قبور سے زیارت کرنیوالے کو لیے ہے کہ عبرت پکڑے اور
مردونکو لیے ہے کہ فائدہ اوٹھاوین اسکی دعا سے انتہی اور حضرت علی سے روایت ہے بطریق مرفوع کہ جو کوئی گذرے مقابر پر اور پڑہے قل ہو اللہ احد گیارہ بار پھر بخشے ثواب اوسکا
مردون کو دیا جاتا ہے ثواب بقدر عدد مردون کے اور روایت ہے ابو ہریرہ سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو کوئی داخل ہو مقابر مین پھر
پڑہے فاتحۃ الکتاب قل ہو اللہ احد اور الہکم التکاثر پھر کہے کہ مینے گردانا ثواب و بخشا کہ جو پڑہا مینے کلام تیرے سے واسطے اہل مقابر کے مومنین اور مومنات کے
تو ہووین اموات شفیع اوسکے لیے طرف اللہ تعالی کے اور کہا حماد مکی نے کہ نکلا مین ایک رات طرف مقابر مکے کے پھر رکھا مینے سر اپنا ایک قبر پر
اور سو رہا مین پس دیکھا مینے اہل مقابر کو کہ حلقے حلقے بنا کر بیٹھے مین پس کہا مینے قائم ہوئی قیامت کہا اونہون نے نہین و لیکن ایک شخص نے ہمارے
بھائیون مین سے پڑہی قل ہو اللہ احد اور بخشا ثواب اوسکا پس ہم بانٹتے ہین اوسکو مدت ایک برس سے اور انس سے روایت ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
فرمایا جو کوئی داخل ہووے مقابر مین پس پڑہے سورۂ یسین ہلکا کرتا ہے اللہ عذاب اون سے اور ہووے اوسکے واسطے نیکیاں بقدر گنتی مردون کے کہ اوس مین
ہین آور لکہا ہے سیوطی شافعی نے شرح الصدور میں کہ اختلاف کیا گیا ہے بیچ پہنچنے ثواب قرآن کے واسطے میت کے پس جمہور سلف یعنی صحابہ و غیرہم
سے اگلے علما اور تینوں امام رحمہم اللہ کہتے ہین کہ پہنچتا ہے آور ہمارے امام شافعی نے اختلاف کیا ہے انتہی ۔ پھر جو کچھ کہ امام شافعی سند لائے ہین
سیوطی نے کئی جواب دیکر پہنچنا عبادۃ بدنی کا ثابت کیا ہے جو چاہے اس مقام کو شرح الصدور یا مرقات مین دیکھ لے ۔ **وعن** ابن
ابی ملیکۃ قال لما توفی عبد الرحمن بن ابی بکر بالحبشی وھو موضع فحمل الی مکۃ فدفن بھا فلما قدمت عائشۃ
اتت قبر عبد الرحمن بن ابی بکر فقالت **شعر** وکنا کندمانی جذیمۃ حقبۃ من الدھر حتی قیل لن یتصدعا
فلما تفرقنا کانی ومالکا لطول اجتماع لم نبت لیلۃ معا ثم قالت واللہ لو حضرتک ما دفنت الا حیث مت

وَلَوْ شَهِدْتُكَ مَا زُرْتُكَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہے ابن ابی ملیکہ سے کہا وفات ہوئی عبدالرحمن بن ابی بکر کی بیچ حبشی کے اور وہ ہی ایک جگہ ہے پھر لائی گئی
طرف مکہ کی پھر دفن کیے گئے مکہ میں پس جبکہ آئیں حضرت عائشہ مکہ میں حج کو لیے آئیں قبر عبدالرحمن بن ابی بکر کی پاس کہ بھائی تھے انکے پس کہا اور تھے ہم مانند دو ہمنشینوں جذیمہ کے
آپس میں مدت دراز سے یہانتک کہ کہا گیا ہرگز نہ جدا ہونگے پس جب جدا ہوئے ہم گویا میں اور مالک واسطے درازی صحبت کے ساتھ رہنے کے نہیں گذاری ہم نے ایک رات اکٹھے
پھر کہا حضرت عائشہ نے قسم ہے اللہ کی اگر حاضر ہوتی میں تیرے پاس وقت مرنے کے نہ دفن کیا جاتا تو مگر اوسی جگہ کہ مرا تھا تو یعنی اسلیے کہ نقل کرنا میت کا خلاف سنت ہے
اور فضل ہے اور اگر حاضر ہوتی میں تیرے پاس وقت وفات کے نہ زیارت کرتی میں تیری نقل کی یہ ترمذی نے **ف** حبشی نام ایک موضع کا ہے قریب مکہ کے اور بعضوں نے
کہا ہے کہ ایک منزل ہے مکہ سے اور پس کہا یعنی حضرت عائشہ نے دو بیتیں پڑھیں حسب حال اپنے بھائی کے فراق میں اور یہ بیتیں تمیم بن نویرہ کی ہیں کہیں تمیم نے بیچ مرثیہ
بھائی اپنے مالک بن نویرہ کے کہ اوسکو خالد بن ولید نے حضرت ابوبکر کی خلافت میں مار ڈالا تھا معنی بیتوں کے یہ ہیں کہ تمیم کہتا ہے کہ تھے ہم مانند دو ہمنشینوں جذیمہ کے
مدت دراز سے جذیمہ نام ایک بادشاہ کا ہے کہ عراق اور جزیرہ عرب اپنے تصرف میں رکھتا تھا اور اس بادشاہ کے دو ہمنشین تھے مالک اور عقیل کہ چالیس برس تک دونوں
ہمنشین اور ندیم اوسکے رہے اور اونکو نعمان نے مارا اونکے قتل کا بھی قصہ عجیب ہے مقامات حریری میں مذکور ہے پس تمیم اپنے بھائی کے مرثیہ میں کہتا ہے کہ ہم اور تو ہمنشین اور
محبت رکھنے والے رہتے تھے اور جدا نہ تھے ایک مدت مانند دو ہمنشینوں جذیمہ کے کہ وہ اسطرح آپس میں اخلاص اور ہمنشینی ایک مدت سے رکھتے تھے کہ لوگ بسبب جمع ہونیکے
مدت دراز تک کہتے تھے کہ یہ ہرگز جدا نہونگے پھر تمیم کہتا ہے کہ پس جب جدا ہوئے ہم یعنی میں اور مالک بسبب مرنے مالک کے تو گویا میں اور مالک واسطے جمع ہونیکے ایک مدت تک
ایک رات بھی ساتھ نہیں رہے تھے یعنی وہ مدت دراز آئی ہو یا خوابی آور نہ زیارت کرتی میں یعنی دوبارہ اسلیے کہ حضرت نے لعنت کی ہے عورتوں زیارت کرنیوالیوں
قبروں کو لیکن ابسکہ تجھے مرتے ہوئے نہ دیکھا تھا زیارت تیری قبر کی کی تا قائم مقام ملاقات کے ہو ع ح **وَعَنْ** اَبِيْ رَافِعٍ قَالَ سَلَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَعْدًا وَرَشَّ عَلٰى قَبْرِهِ مَاءً رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہے ابی رافع سے کہا نکالا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
سعد کو جنازہ میں سے سر کیطرف سے اور چھڑکا اونکی قبر پر پانی روایت کی یہ ابن ماجہ نے **ف** یہ سند ہے امام شافعی کے اور ہمارے نزدیک محمول ہے ضرورت پر
بیان ہو اسکا مفصل بنانا اسکا دوسری فصل میں حدیث ابن عباس میں ہو چکا ہے ع ہ **وَعَنْ** اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ صَلّٰى عَلٰى جَنَازَةٍ ثُمَّ اَتَى الْقَبْرَ فَحَثٰى عَلَيْهِ مِنْ قِبَلِ رَأْسِهِ ثَلَاثًا رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے یہ کہ رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھی ایک جنازہ پر پھر آئے نزدیک قبر کے پس ڈالیں اوسپر سر کیطرف سے تین لپین مٹی کی روایت کی یہ ابن ماجہ نے **وَعَنْ**
عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ قَالَ رَاٰنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُتَّكِئًا عَلٰى قَبْرٍ فَقَالَ لَا تُؤْذِ صَاحِبَ هٰذَا الْقَبْرِ اَوْ لَا تُؤْذِهِ رَوَاهُ اَحْمَدُ
اور روایت ہے عمرو بن حزم سے کہ کہا دیکھا مجکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے تکیہ کیے ہوئے قبر پر پس فرمایا نہ ایذا دے صاحب اس قبر کو یا فرمایا نہ ایذا دے اوسکو
روایت کی یہ احمد نے **ف** شاید مراد یہ ہے کہ اوسکی روح ناخوش ہوتی ہے تکیہ لگانے سے اس لیے کہ اس میں حقارت اوسکی لازم آتی ہے ع ح ہ +

بَابُ الْبُكَاءِ عَلَى الْمَيِّتِ

باب ہے رونیکا میت پر **ف** رونا میت پر بغیر نوحہ اور چلانے کے جائز ہے مگر وہ یہ ہے کہ چلاوے اور نوحہ
کرے اور تعریف میت کی باظہار کرے جیسے کہ عادت اہل جاہلیت کی تھی اور جاہل بتلا دے ذکر اوسکی خوبیوں کا کرنا کہ بطور ندبہ یعنی بیان کی نہو مکروہ نہیں
اور مستحب ہے تعزیت کرنی اور معنی تعزیت کے یہ ہیں کہ مصیبت زدہ کو صبر کرنیکو کہے اور تسلی کرے اوسکی اور تعزیت ایکبار سے زیادہ نکرے اور یہ جمع ہونا
بیچ مکان میت کے سوم کو اور دسویں چہلم اور تکلفات کرنے اور صرف کرنا مال کا بغیر وصیت کے حق یتیموں میں سب بدعت ہے اور حرام مجدالدین صاحب قاموس کے
مصنف نے سفر السعادت میں لکھا ہے کہ عادت نہ تھی کہ میت کیلیے سوای وقت نماز جنازہ کے جمع ہوں اور قرآن پڑھیں اور ختم پڑھیں گور پر اور نہ غیر گور پر
اور یہ سب بدعت ہیں انتہی اگر گھر میں یا مسجد میں بیٹھنا جائز ہے اوس لیے کہ خبر موت [illegible]

اور دیکھا اسکو پھر گئے ہم اسکے پاس بعد اسکے یعنی بعد چند ساعت کے اور ابراہیم تھے حالت نزع میں جان دیتے ہوئے پس ہوئیں دونوں آنکھیں حضرت کی جاری ہوتی آنسو اوپر
پس عرض کیا حضرت سے عبدالرحمن بن عوف نے اور تم بھی روتے ہو یا رسول اللہ فرمایا حضرت نے اے بیٹے عوف کے تحقیق یہ رحمت ہے یعنی رونا پھر اسکے بعد پھر روئے اور پھر فرمایا
تحقیق آنکھیں آنسو بہاتی ہیں اور دل غمگین ہے اور نہیں کہتے ہم اوپر زبان کے مگر وہ چیز کہ راضی ہو رب ہمارا اور تحقیق ہم بسبب جدائی تیری کے اے ابراہیم
البتہ غمگین ہیں روایت کی بخاری اور مسلم نے **ف** ابو سیف کا نام براء تھا اور انکی بیبی کا نام ام سیف مرضعہ انصاریہ وہ دایہ تھیں حضرت ابراہیم کی
اور انکے خاوند کے سبب لوہار کا پیشہ تھا اور حضرت ابراہیم صاحبزادے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سولہ مہینے یا سترہ مہینے کی عمر تھی کہ وفات پائی پس اول مرتبہ
دیکھا ابراہیم کی حالت نزع کا کہ حضرت اس وقت تشریف لیگئے اور پیار کیا اور رونے پر کہا عبدالرحمن نے کہ لوگ تو روتے ہیں آپ بھی روتے ہیں باوجود اس
منع اور عزت کے حضرت نے فرمایا کہ رحمت ہے یعنی اسکو مشاہدہ حال میت کا دیکھکر رحم آتا ہے یہ رونا اسکا ہے کہ سبب دل کے ہے جیسا کہ تم لوگ خیال کیا اور دل
غمگین ہو اس میں ایسا ماہر ہو اسکی طرف جو غمگین ہو وہ پس سنگدلی کی ہے اور جو نہ روئیں پس قلت رحمت کی ہے نہ صبر حال یعنی ماتم کرنا اور رونا کمال
ہم بیتاب ہیں کمال کے حال اسکے ہے کہ صبر میں بیتاب ہو اور رونا ہو پس جائز ہے کہ دوسرے رونا حق کو حق ادا کرے **وعن** اسامة بن زيد قال
ارسلت ابنة النبي صلى الله عليه وسلم اليه ان ابنا لي قبض فاتنا فارسل يقرئ السلام ويقول ان لله ما اخذ وله ما
اعطى وكل عنده باجل مسمى فلتصبر ولتحتسب فارسلت اليه تقسم عليه ليأتينها فقام ومعه سعد بن عبادة ومعاذ بن
جبل وابي بن كعب وزيد بن ثابت ورجال فرفع الى رسول الله صلى الله عليه وسلم الصبي ونفسه تتقعقع ففاضت عيناه فقال سعد يا
رسول الله ما هذا فقال هذه رحمة جعلها الله في قلوب عباده فانما يرحم الله من عباده الرحماء متفق عليه اور روایت
ہے اسامہ بن زید سے کہا بھیجا بیٹی نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے یعنی حضرت زینب نے کسیکو طرف حضرت کے کہ بیٹا میرا مرتا ہے پس آئیے میرے پاس پس بھیجا حضرت نے
اسکو سلام کہلا بھیجا اور یہ فرمایا کہ تحقیق اللہ ہی کی ہے وہ چیز جو کہ لے لی اور اسی کیلئے ہے وہ چیز کہ دی یعنی اولاد وغیرہ پس ایکو ہلاک ہونے میں جزع فزع
نہ چاہیے اسلیے کہ امانت لے لیتا ہے اور ہر چیز نزدیک اسکے ہے ساتھ میعاد معین کے وہ مدت ہوگی تیرے بیٹے کی بھی اتنی ہی قدر تھی کہ صبر چاہیے کہ صبر
کرے اور ثواب چاہے پھر بھیجا یعنی دوبارہ بیٹی حضرت کی نے آدمی طرف حضرت کے قسم دی حضرت کو کہ اللہ تشریف لائیے پس کھڑے ہوئے حضرت اور
تھے ساتھ حضرت کے سعد بن عبادہ اور معاذ بن جبل اور ابی بن کعب اور زید بن ثابت اور اور لوگ صحابہ میں سے پس اٹھایا گیا طرف حضرت کی لڑکا یعنی حضرت
کی گود میں دیا لڑکا اور روح اسکی حرکت کرتی تھی یعنی جانکنی کی حالت تھی پس بہ نکلیں دونوں آنکھیں حضرت کی پھر کہا سعد نے اے رسول خدا کے کیا ہے
یہ پس فرمایا یہ رحمت ہے کہ پیدا کیا اسکو اللہ نے بیچ دلوں بندوں اپنے کے سوا اسکے نہیں کہ رحم کرتا ہے اللہ تعالی اپنے بندوں میں سے مگر رحمت کرنیوالوں پر روایت
کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** گمان کیا سعد نے کہ سب اقسام رونیکے حرام ہیں اور حضرت شاید بھول کر رونے لگے کیا حضرت نے اسکو کہ رونا آنسو
سے نہیں حرام و مکروہ بلکہ وہ رحمت ہے اور حرام جو ہے نوحہ ہے اور گریبان چاک کرنا اور منہ پیٹنا **وعن** عبد الله بن عمر قال اشتكى
سعد بن عبادة شكوى له فاتاه النبي صلى الله عليه وسلم يعوده مع عبد الرحمن بن عوف وسعد بن ابي وقاص وعبد الله
بن مسعود فلما دخل عليه وجده في غاشية فقال قد قضي قالوا لا يا رسول الله فبكى النبي صلى الله عليه وسلم
فلما راى القوم بكاء النبي صلى الله عليه وسلم بكوا فقال الا تسمعون ان الله لا يعذب بدمع العين ولا بحزن القلب
ولكن يعذب بهذا واشار الى لسانه او يرحم وان الميت ليعذب ببكاء اهله عليه متفق عليه اور روایت ہے عبداللہ
بن عمر سے کہا بیمار ہوئے سعد بن عبادہ بیمار ہونا کہ تھی وہ کوئی یعنی انکو معلوم نہیں کہ کیا بیماری تھی پس آئے انکے پاس نبی صلی اللہ علیہ وسلم انکی عیادت کرنیکو

ساتھ عبدالرحمن بن عوف کی اور سعد بن ابی وقاص کے اور عبداللہ بن مسعود کی پس جب گئے اونکے پاس پایا اونکو بیہوشی مین پس فرمایا حضرت نے کیا
تحقیق مرگیا کہا اصحاب نے کہ نہین یارسول اللہ پس روئے حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم یعنی از راہ مہربانی کے اور پس جبکہ دیکھا اصحاب نے رونا
نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا روئے پھر فرمایا کیا نہین سنتے ہو تم یعنی سنو کہ تحقیق اللہ نہین عذاب کرتا ساتھ آنسوؤن آنکھون کے اور ساتھ غم کرنے دل کے لیکن
عذاب کرتا ہے ساتھ اسکے اور اشارہ کیا طرف زبان اپنی کے یا رحم کرتا ہے یعنی اگر زبان سے کلمات ناشکری کے یا بے ادبی کے جناب الٰہی مین بولا یا نوحہ کیا
مستحق عذاب کا ہوتا ہے اور اگر حمد کہی اور انا للہ پڑھی لائق رحمت اور ثواب کے ہوتا ہے اور تحقیق مردہ البتہ عذاب کیا جاتا ہے بسبب رونے لوگون اسکے کے
اوپر روایت کی یہہ بخاری اور مسلم نے **ف** بسبب رونے لوگون اوسکی کے یعنی آواز بلند کر کر رونے سے عذاب کیا جاتا ہے اور تحقیق اسکی تیسری فصل مین
آویگی انشاء اللہ تعالیٰ ع **وعن** عبد الله بن مسعود قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ليس منا من ضرب الخدود وشق
الجيوب ودعا بدعوى الجاهلية متفق عليه اور روایت ہے عبداللہ بن مسعود سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین اہل طریقہ
ہمارے پیرو وہ شخص کہ پیٹے رخسارے اور پھاڑے گریبان اور پکارے پکارنا جاہلیت کا یعنی وقت رونے کے وہ چیز کہے کہ نہین جائز شرعاً مانند نوحہ اور واویلا
کرنیکی روایت کی بخاری اور مسلم نے **ف** پیٹنا رخسارے اور پھاڑنا گریبان ایک حکم مین ہے وہ کہ پگڑی پھینک دے اور سر پیٹے اور بال نوچے
وعن ابي بردة قال اغمي على ابي موسى فاقبلت امرأته ام عبد الله تصيح برنة ثم افاق فقال الم تعلمي وكان
يحدثها ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال انا بريء ممن حلق وصلق وخرق متفق عليه ولفظه لمسلم
اور روایت ہے ابی بردہ سے کہا بیہوش ہوئے ابی موسیٰ پس شروع کیا اونکی عورت ام عبداللہ نے کہ چلا کر روتی تھی پھر ہوش مین آئے ابو موسیٰ پس
کہا کیا نہین جانتی تو اور حال یہہ کہ حدیث کرتے تھے اوسکو یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مین بیزار ہون اوس سے کہ منڈوائے بال
سر کے یعنی مصیبت مین اور چلا کر روئے اور پھاڑے کپڑے اپنے روایت کی یہہ بخاری اور مسلم نے اور لفظ اسکے ہین مسلم کے **ف** یہہ افعال ایام جاہلیت
مین اکثر عورتون سے سرزد ہوتی تھی مسلمان کو بہت پرہیز کرنا چاہیے ان سے کہ حضرت بیزار ہوتے ہین ع **وعن** ابي مالك الاشعري
قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اربع في امتي من امر الجاهلية لا يتركونهن الفخر في الاحساب والطعن في الانساب
والاستسقاء بالنجوم والنياحة وقال النائحة اذا لم تتب قبل موتها تقام يوم القيمة وعليها سربال من قطران
ودرع من جرب رواه مسلم اور روایت ہے ابی مالک اشعری سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے چار چیزین ہین میری امت
مین کام جاہلیت کے سے کہ نہین چھوڑینگے اونکو یعنی اکثر لوگ فخر کرنا حسب مین اور طعن کرنا نسب مین اور پانی طلب کرنا بسبب تارون کے
اور نوحہ کرنا اور فرمایا عورت نوحہ کرنیوالی جسوقت توبہ نکی ہو پہلے مرنے اپنی کے کھڑی کی جاویگی دن قیامت کو موقف مین اور اوسپر ہوگا
کرتا قطران کا اور کرتا خارش کا روایت کی یہہ مسلم نے **ف** فخر کرنا حسب مین حسب کہتے ہین اون خصلتون کو کہ اچھا جانتا ہے اونکو آدمی اپنی
مین مانند شجاعت اور فصاحت وغیرہ کی اور طعن کرنا لوگون کے نسب مین یعنی عیب کرے لوگون کے نسب مین کہ فلانے کا باپ ایسا تھا فلانے کا دادا ایسا
تھا ان دونو چیزون مین تعظیم اپنی اور حقارت لوگون کی لازم آتی ہے اور یہہ دونون مذموم ہین مگر بسبب اسلام اور کفر کے یعنی بسبب اسلام کے اپنے
کو بزرگ جانے اور بسبب کفر کے دوسرے کو حقیر جانے تو جائز ہے اور پانی طلب کرنا بسبب تارون کے یعنی توقع مینہ کی کرنی بسبب تارون کے یعنی فلانا
تارا فلانی منزل مین آویگا تو مینہ برسیگا حاصل یہ ہے کہ یہہ اعتقاد کرنا کہ مینہ برسنا بسبب نکلنے فلانے تارے کے ہے یہہ حرام ہے واجب یہہ ہے کہ کہے برسا مینہ ہم پر
بسبب فضل اللہ تعالیٰ کے اور نوحہ کرنا یعنی واویلا کرنا اور اچھی خصلتین میت کی شمار کرنی مثلاً کہ بڑا شجاع تھا اور ایسا تھا اور ویسا تھا اور قطران

ایک دوا ہی مربودار سیاہ رنگ کی ہوتی ہے درخت ایلوے سے کہ ہندی میں اوسکو مسبر کہتے ہیں اور اوسکو ادویون خارشتی کو ملتی ہیں اور آنکھ و سینہ بہت
سرایت کرتی ہے اور جلدی بھڑکتی ہے پس مطلب اس عبارت کا تا آخر حدیث یہہ ہے کہ مسلط ہوگی اوسپر خارش اور اوسپر لیس گے قطران تا ایذا
زیادہ ہو عیاذاً باللہ منہ م ج **وعن** انس قال مرّ النبی صلی اللہ علیہ وسلم بامرأۃ تبکی عند قبر فقال اتقی اللہ واصبری
قالت الیک عنی فانک لم تصب بمصیبتی ولم تعرفہ فقیل لہا انہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم فاتت باب النبی
صلی اللہ علیہ وسلم فلم تجد عندہ بوابین فقالت لم اعرفک فقال انما الصبر عند الصدمۃ الاولیٰ متفق علیہ
اور روایت ہے انس سے کہ کہا گذرے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نزدیک ایک عورت کی کہ آواز سے روتی تھی ایک قبر کے پاس پس فرمایا ڈر عذاب خدا
یعنی نوحہ مت کر و الا عذاب کی جاویگی اور صبر کر کہا عورت نے ایک طرف ہو مجھسے اس لیے کہ تو میری سی مصیبت میں گرفتار نہیں ہوا ہے اور نہ پہچانا
اوس عورت نے حضرت کو پھر کہا گیا اوسکو کہ تحقیق یہہ تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پس آئی وہ عورت دروازہ پر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پس نپایا کہ
دروازہ کے دربانون کو یعنی جیسے بادشاہوں کے اور امیرون کے دروازون پر ہوتے ہیں پس کہا نہ پہچانا تھا میں نے آپکو پس فرمایا حضرت نے کہ نہیں
اعتبار صبر کا مگر نزدیک صدمہ پہلے کے روایت کی یہہ بخاری اور مسلم نے **ف** اور اس عورت نے حضرت کو بغیر پہچانے جواب دیا اور پھر پشیمانہ
ہوئی حاصل یہی اس قول سے کہ کسینے کہا ہو کہ دیکھ طرف اوس کلام کے کہ سنے اور نہ دیکھ طرف اوس شخص کے کہ کہتا ہو اور آخیر جملہ حدیث کے معنی یہ
ہیں کہ صبر کامل اور پسندیدہ کہ جسپر ثواب ملے وہی ہوتا ہے کہ ابتدائے مصیبت میں کرے و الا آخیر کو تو آپ ہی صبر آجاتا ہے اور ان حدیثون سے معلوم ہوا کہ
حرام ہے نوحہ کرنا اور میت کی بھلائیون کا شمار کرنا مثلاً کہے کہ کیا کڑیل جوان تھا اور مانند اسکے اور حرام ہے پکار کر رونا اور پیٹنا رخسارونکا
اور پھاڑنا گریبان کا اور بکھیرنا اونکا اور مونڈنا بالون کا اور نوچنا بالون کا اور کالا کرنا منہہ کا اور ڈالنا مٹی کا سر پر اور اسیطرح اور کام کرنے کہ دلالت کی بیقراری
کرین ع **وعن** ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یموت لمسلم ثلثۃ من الولد فیلج النار الا
تحلۃ القسم متفق علیہ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں مرتے تین فرزند کسی مسلمان کے پھر داخل
ہووے آگ میں مگر واسطے کھولنے قسم کی روایت کی یہہ بخاری اور مسلم نے **ف** یعنی اللہ تعالیٰ نے کلام اللہ میں فرمایا ہے وان منکم الا واردہا
تقدیر اسکی یوں ہے وان منکم واللہ الا واردہا یعنی نہیں کوئی تم میں سے قسم ہے خدا کی مگر کہ داخل ہوگا دوزخ میں اگرچہ ایک آن ہی کیوں جاوے
مانند بجلی کے اور ہوا کے یعنی پل صراط اوسپر کھڑا ہوگا اور سب اوسپر سے گذرینگے بد ایذا پاوینگے اور نیک کچھ ایذا نہیں پاوینگے پس فرمایا
کہ جسکے تین فرزند مرینگے وہ دوزخ میں نہیں داخل ہوویگا مگر اوسیقدر کہ یہہ قسم سچ ہو جاوے یعنی فقط گذر ہی پل صراط پر سے ہوویگا اس قسم
کے سچ ہونیکے لیے اور عذاب نہیں پاویگا عرب کیا کرتے ہیں کہ یہہ کام کیا میں نے واسطے کھولنے قسم کے یعنی اسیقدر کیا کہ سبب اسکے عہدہ سوگند سے
برآون اور اسکے لیے ادنی فعل کو ایک آن خفیف این کرسے کافی ہے ع ج **وعنہ** قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ و
سلم لنسوۃ من الانصار لا یموت لاحداکن ثلثۃ من الولد فتحتسبہ الا دخلت الجنۃ فقالت امرأۃ منہن او اثنان
یا رسول اللہ قال او اثنان وفی روایۃ لمسلم ثلثۃ لم یبلغوا الحنث اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول
خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے واسطے کتنی عورتون کے انصار میں سے کہ نہیں مرتے واسطے کسیکے تم میں سے تین فرزند پھر چاہے ثواب مگر داخل ہوگی
بہشت میں پس کہا ایک عورت نے اون میں سے یا دو فرزند مرین اے رسول خدا کے یعنی فرمائیے کہ تین مرین یا دو خصوصیت تین ہی کی نہیں فرمایا
حضرت نے یا دو مرین تو بھی یہی بشارت ہے روایت کی یہہ مسلم نے اور ایک روایت بخاری مسلم کی میں یون ہے کہ مرین تین فرزند کہ نہیں پہونچے

عمل میت پر اور اب محروم ہو دوسرے اس سعادت سے اور مصیبات سمجھی جاتی ہے آیت مذکورہ سے اسطرح کہ اوس میں کافرون کے حق میں فرمایا ہے کہ نہ روئے اوپر آسمان اور زمین یعنی علوم ہوا کہ مسلمان پر روتے ہیں ج **وعن** ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

مَنْ كَانَ لَهُ فَرَطَانِ مِنْ أُمَّتِي أَدْخَلَهُ اللّٰهُ بِهِمَا الْجَنَّةَ فَقَالَتْ عَائِشَةُ فَمَنْ كَانَ لَهُ فَرَطٌ مِنْ أُمَّتِكَ قَالَ وَمَنْ كَانَ لَهُ فَرَطٌ يَا مُوَفَّقَةُ فَقَالَتْ فَمَنْ لَمْ يَكُنْ لَهُ فَرَطٌ مِنْ أُمَّتِكَ قَالَ فَأَنَا فَرَطُ أُمَّتِي لَنْ يُصَابُوا بِمِثْلِي رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ اور روایت ہے ابن عباس سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ شخص کہ مرگئے ہوں واسطے اوسکے دو فرزند پہلے بالغ ہونیکے امت میری میں سے داخل کریگا اوسکو اللہ سبب اون دونون کے بہشت میں پھر کہا عائشہ نے پس جو شخص کہ مرگیا ہو واسطے اوسکے ایک فرزند آپکی امت میں سے فرمایا اور جو شخص کہ مرگیا ہو واسطے اوسکے ایک فرزند پس یہی حکم ہے اے توفیق دی گئی پس کہا حضرت عائشہ نے پس وہ شخص کہ نہ مرا ہو واسطے اوسکے ایک بھی فرزند امت آپکی سے یعنی تو وہ کیا کرے فرمایا پس میں ہون میر منزل امت اپنی کا نہیں مصیبت پہنچائی گئی مانند مصیبت میری کے روایت کی یہہ ترمذی نے اور کہا یہہ حدیث غریب ہے **ف** فرط اوسکو کہتے ہیں کہ قافلہ سے پہلے جاکر منزل پر پانی وغیرہ قافلہ کے لیے تیار کرتا ہے اور مراد یہان سوای فرط اخیر کے وہ فرزند ہے کہ پہلے بالغ ہونیکے مرجاوے اوسکو فرط اس لیے کہا کہ پہلے جاکر درستی نعمتوں بہشت کی کرتا ہے ماباپ کے لیے یعنی شفاعت کر کے جنت میں لیجائیگا اور توفیق دی گئی بھلائیوں کی اور اچھی باتونکو پوچھنے کی حضرت نے اس لقب جامع فضائل و کمالات سے حضرت عائشہ کو ندا کیا اور میں ہون میر منزل امت اپنی کا یعنی پہلے سے جاتا ہون اور شفاعت کر کے جنت میں لیجاؤنگا اس لیے کہ ثواب بقدر مشقت کے ہوتا ہے پس میرا اوٹھ جانا بڑی مصیبت ہوا انکے حق میں اس برابر کوئی مصیبت ہو ہی نہیں سکتی ج ح **وعن** أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا مَاتَ

وَلَدُ الْعَبْدِ قَالَ اللّٰهُ تَعَالَى لِمَلَائِكَتِهِ قَبَضْتُمْ وَلَدَ عَبْدِي فَيَقُولُونَ نَعَمْ فَيَقُولُ قَبَضْتُمْ ثَمَرَةَ فُؤَادِهِ فَيَقُولُونَ نَعَمْ فَيَقُولُ مَاذَا قَالَ عَبْدِي فَيَقُولُونَ حَمِدَكَ وَاسْتَرْجَعَ فَيَقُولُ اللّٰهُ ابْنُوا لِعَبْدِي بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ وَسَمُّوهُ بَيْتَ الْحَمْدِ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ اور روایت ہے ابی موسی اشعری سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جسوقت مرتا ہے فرزند کسی بندہ کا یعنی مومن کا فرماتا ہے اللہ تعالی فرشتون اپنی کو یعنی ملک الموت اور تابع دارون اوسکے کو کہ قبض کی تمنے روح فرزند بندے میرے کی پس کہتے ہیں کہ ہان پھر فرماتا ہے اللہ تعالی قبض کیا تمنے میوہ دل اوسکے کا پس کہتے ہیں کہ ہان پھر فرماتا ہے اللہ تعالی کہ کیا کہا بندہ میرے نے کہتے ہیں تعریف کی تیری اور انا للہ وانا الیہ راجعون کہا پس فرماتا ہے اللہ تعالی کہ بناؤ میرے بندے کیلیے ایک گھر بہشت میں اور نام رکھو اوسکا بیت الحمد روایت کی یہہ احمد اور ترمذی نے **ف** اوس گھر کا نام بیت الحمد اس لیے رکھا گیا کہ وہ ملتا ہے بدلے میں حمد و تسلیم کے کہ مصیبت میں کی تھی ح خ **وعن** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

مَنْ عَزَّى مُصَابًا فَلَهُ مِثْلُ أَجْرِهِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ مَرْفُوعًا إِلَّا مِنْ حَدِيثِ عَلِيِّ بْنِ عَاصِمٍ الرَّاوِي وَقَالَ وَرَوَاهُ بَعْضُهُمْ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سُوقَةَ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ مَوْقُوفًا اور روایت ہے عبداللہ بن مسعود سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ تسلی دے مصیبت زدہ کو پس واسطے اوسکے ہے مانند ثواب اوسکے کے روایت کی یہہ ترمذی اور ابن ماجہ نے اور کہا ترمذی نے یہہ حدیث غریب ہے نہیں پہچانتے ہم اسکو مرفوع مگر حدیث علی بن عاصم راوی کی سے اور کہا ترمذی نے کہ روایت کیا اسکو بعضے محدثون نے محمد بن سوقہ سے ساتھ اس اسناد کے موقوف

ابن مسعود پر ف مصیبت زدہ عام ہے خواہ کسی کے مرنے کی مصیبت میں گرفتار ہوا ہو یا سوا اوسکے پس جو کوئی مصیبت زدہ کو صبر کرنیکو کہتا ہے
اور تسلی دیتا ہے خواہ اوسکے پاس جاکر تسلی دے یا لکھ بھیجے تو اوسکو بھی ویسا ہی ثواب ملتا ہے جیسا مصیبت زدہ کو صبر کرنے پر ہوتا ہے
اس لیے کہ یہ باعث ہوا ہے صبر کا الدال علی الخیر کفاعلہ یعنی جو کوئی نیک بات کا رستا بتاتا ہے اوسکو بھی ثواب مانند کرنے والے اوسکے ہوتا ہے اور موقوف
ہے ابن مسعود پر لیکن حکم مرفوع میں ہے اور قوت دیتی ہے اوسکو حدیث ابن ماجہ کی مامن مسلم یعزی اخاہ بمصیبۃ الا کساہ اللہ من حلل
الکرامۃ یوم القیمۃ یعنی نہیں کوئی مسلمان کہ تعزیت کرے بھائی اپنے کی مصیبت میں مگر کہ پہنا ویگا اوسکو اللہ جوڑے بزرگی کے دن قیامت
کے سند اسکی حسن ہے مرتب ۲ وعن ابی برزۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من عزی ثکلی کسی بردا
فی الجنۃ رواہ الترمذی وقال ھذا حدیث غریب اور روایت ہے ابی برزہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو
شخص کہ تسلی دے اوس عورت کو کہ مرگیا ہو بیٹا اوسکا پہنایا جائیگا لباس عمدہ بہشت میں روایت کی یہ ترمذی نے اور کہا یہ حدیث
غریب ہے وعن عبد اللہ بن جعفر قال لما جاء نعی جعفر قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم اصنعوا لال جعفر
طعاما فقد اتاھم ما یشغلھم رواہ الترمذی وابو داؤد وابن ماجۃ اور روایت ہے عبد اللہ بن جعفر سے کہ کہا جبکہ
آئی خبر جعفر کے مرنے کی فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے یعنی اہل بیت کو کہ تیار کرو واسطے لوگوں جعفر کے کھانا پس تحقیق آئی ہے اونکو وہ چیز کہ
باز رکھتی ہے اونکو کھانا پکانے سے یعنی خبر جعفر کے مرنے کی یہ ترمذی اور ابو داؤد اور ابن ماجہ نے ف اس حدیث میں دلیل
ہے اسپر کہ مستحب ہے قرابتیوں اور ہمسایوں کو کھانا پکا کر بھیجنا اہل میت کے لیے اور کھانا اسقدر ہو کہ وہ پیٹ بھر کر کھاویں ایک رات دن
اور بعضوں نے کہا کہ حلال ہے تین دن تک کہ ایام تعزیت کے ہیں اور اختلاف کیا ہے علما نے بیچ کھانے غیر اہل مصیبت کے اوس کھانیکو
اور ابو القاسم نے کہا کہ مضائقہ نہیں اوسکے ہے کہ مشغول ہو تجہیز و تکفین میت کی میں پھر جب پکایا جاوے اہل میت کے لیے کھانا تو سنت ہے
کہ بہت کہہ کر اونکو کھانیکے لیے تا ضعیف نہو ویں اونکو بسبب کھانیکے از راہ حیا کے یا بسبب زیادتی غم کے اور یہ کھانا بھیجنا واسطے عورتوں نوحہ کرنیوالیوں
کے سخت حرام ہے اس لیے کہ مدد کرنی ہوتی ہے گناہ پر اور تیار کرنا کھانیکا اہل میت کو واسطے جمع ہونے لوگوں کے بدعت مکروہ ہے بلکہ ثابت
ہوا ہے جریر رض سے کہ گنتے تھے ہم اوسکو نیاحت سے یعنی نوحہ کرنے سے اور اس سے صریح حرام ہونا اسکا معلوم ہوتا ہے اور کہا غزالی نے کہ مکروہ ہے
کھانا اوس سے کہتا ہوں میں یعنی ملا علی قاری کہتے ہیں کہ یہ جب ہے کہ نہو مال یتیم یا غائب کا سے اور اگر یتیم یا غائب کے مال میں سے ہوگا تو وہ حرام ہے
بلا خلاف ع ح **الفصل الثالث** فصل تیسری عن المغیرۃ بن شعبۃ قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم یقول من نیح علیہ فانہ یعذب بما نیح علیہ یوم القیمۃ متفق علیہ روایت ہے مغیرہ بن شعبہ سے کہ کہا سنا میں نے
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے جسپر کہ نوحہ کیا جاتا ہے پس تحقیق وہ عذاب کیا جاویگا بسبب نوحہ کیے جانیکے دن قیامت کے روایت کی یہ
بخاری اور مسلم نے وعن عمرۃ بنت عبد الرحمن انھا قالت سمعت عائشۃ وذکر لھا ان عبد اللہ بن عمر
یقول ان المیت لیعذب ببکاء الحی علیہ تقول یغفر اللہ لابی عبد الرحمن اما انہ لم یکذب ولکنہ نسی او
اخطأ انما مر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی یھودیۃ یبکی علیھا فقال انھم لیبکون علیھا وانھا
لتعذب فی قبرھا متفق علیہ اور روایت ہے عمرہ بیٹی عبد الرحمن کی سے یہ کہ کہا عمرہ نے کہ سنا میں نے حضرت عائشہ سے اور حال یہ کہ ذکر
کیا گیا واسطے اونکے یہ کہ عبد اللہ بن عمر کہتے ہیں کہ میت البتہ عذاب کیا جاتا ہے بسبب رونے زندہ کے اوسپر کہتی تہیں حضرت عائشہ بخشے اللہ ابو عبد الرحمن کو

کر گئیں ہیں عبداللہ بن عمر کی خبردار ہو تحقیق عبداللہ نہیں جھوٹ بولا ولیکن وہ بھول گیا یعنی جو کچھ کہ حضرت سے سنا کہ یہ صورت خاص میں فرمایا تھا
یا خطا کی کہ عام مراد لیا سوا اسکے نہیں کہ گذرے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نزدیک قبر ایک عورت یہودیہ کی کہ رویا جاتا تھا اوسپر پس فرمایا
تحقیق اہل اوسکے روتے ہیں اوسپر اور تحقیق وہ البتہ عذاب کی جاتی ہے اپنی قبر میں روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے ف حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا یہ کلام بطور تعریض ہے کہ کوئی ایک بات کہنے میں خطا کرتا ہے
اور وہ عذاب کیجاتی ہے قبر میں پس حضرت نے خاص اس یہودیہ کے حق میں فرمایا تھا اور اور کفار بھی اوسکے حکم میں ہیں اور اوسکے لیے بھی
یہ نہ فرمایا کہ وہ بسبب رونے اونکے عذاب کیجاتی ہے بلکہ یہ فرمایا کہ وہ عذاب میں ہے اور خوار و ملعون جیسا کہ حال کافر کا ہوتا ہے
اور یہ روتے ہیں اور اوسکو عزیز رکھتے ہیں اور مرحوم جانتے ہیں پس حاصل حضرت عائشہ کے اعتراض کا یہ ہے کہ حضرت نے اوس عورت کو
بسبب کفر فرمایا تھا کہ وہ عذاب کیجاتی ہے اور ابن عمر سمجھے کہ حضرت نے بطریق کلیہ کے فرمایا کہ میت بسبب زندوں کے قبر میں عذاب کیا
جاتا ہے پس یہ اعتراض حضرت عائشہ نے اپنے اجتہاد سے کیا اور یہ اعتراض جب وارد ہو کہ یہ حدیث خاص اس قصہ میں سنی گئی ہو حالانکہ یہ
ثابت ہوئی ہے ساتھ الفاظ مختلفہ اور روایات متعددہ کے ابن عمر سے اور راویوں سے بھی مقید بھی اور مطلق بھی پس صورت خاص کہاں ہے اور اسمیں جمع
علما نے اختلاف کیا ہے آگے مذکور ہوگا انشاء اللہ تعالیٰ ؏ ح **وعن** عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ اَبِیْ مُلَیْکَةَ قَالَ تُوُفِّیَتْ بِنْتٌ لِعُثْمَانَ
بْنِ عَفَّانَ بِمَکَّةَ فَجِئْنَا لِنَشْهَدَهَا وَحَضَرَهَا ابْنُ عُمَرَ وَابْنُ عَبَّاسٍ وَاِنِّیْ لَجَالِسٌ بَیْنَهُمَا فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ لِعَمْرِو بْنِ
عُثْمَانَ وَهُوَ مُوَاجِهُهٗ اَلَا تَنْهٰی عَنِ الْبُکَاءِ فَاِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ الْمَیِّتَ لَیُعَذَّبُ بِبُکَاءِ اَهْلِهٖ
عَلَیْهِ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ قَدْ کَانَ عُمَرُ یَقُوْلُ بَعْضَ ذٰلِكَ ثُمَّ حَدَّثَ فَقَالَ صَدَرْتُ مَعَ عُمَرَ مِنْ مَکَّةَ حَتّٰی اِذَا کُنَّا
بِالْبَیْدَاءِ فَاِذَا هُوَ بِرَکْبٍ تَحْتَ ظِلِّ سَمُرَةٍ فَقَالَ اذْهَبْ فَانْظُرْ مَنْ هٰؤُلَاءِ الرَّکْبُ فَنَظَرْتُ فَاِذَا هُوَ صُهَیْبٌ
قَالَ فَاَخْبَرْتُهٗ فَقَالَ ادْعُهٗ فَرَجَعْتُ اِلٰی صُهَیْبٍ فَقُلْتُ ارْتَحِلْ فَالْحَقْ اَمِیْرَ الْمُؤْمِنِیْنَ عُمَرَ فَلَمَّا اَنْ اُصِیْبَ عُمَرُ
دَخَلَ صُهَیْبٌ یَبْکِیْ یَقُوْلُ وَاَخَاهُ وَاصَاحِبَاهُ فَقَالَ عُمَرُ یَا صُهَیْبُ اَتَبْکِیْ عَلَیَّ وَقَدْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ
وَسَلَّمَ اِنَّ الْمَیِّتَ لَیُعَذَّبُ بِبَعْضِ بُکَاءِ اَهْلِهٖ عَلَیْهِ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ فَلَمَّا مَاتَ عُمَرُ ذَکَرْتُ ذٰلِكَ لِعَائِشَةَ
فَقَالَتْ یَرْحَمُ اللّٰهُ عُمَرَ لَا وَاللّٰهِ مَا حَدَّثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الْمَیِّتَ لَیُعَذَّبُ بِبُکَاءِ اَهْلِهٖ عَلَیْهِ
وَلٰکِنْ اِنَّ اللّٰهَ یَزِیْدُ الْکَافِرَ عَذَابًا بِبُکَاءِ اَهْلِهٖ عَلَیْهِ وَقَالَتْ عَائِشَةُ حَسْبُکُمُ الْقُرْاٰنُ وَلَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِّزْرَ اُخْرٰی
قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ عِنْدَ ذٰلِكَ وَاللّٰهُ اَضْحَكَ وَاَبْکٰی قَالَ ابْنُ اَبِیْ مُلَیْکَةَ فَمَا قَالَ ابْنُ عُمَرَ شَیْئًا مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ اور روایت ہے
عبداللہ بن ابی ملیکہ سے کہ کہا وفات کی گئی بیٹی عثمان بن عفان کی مکہ میں پس آئے ہم تاکہ حاضر ہوں نماز جنازہ اور دفن اوسکے میں اور حاضر
ہوئے اوسکے لیے ابن عمر اور ابن عباس بھی پس تحقیق میں بیٹھا ہوا تھا درمیان اون دونوں کے پس کہا عبداللہ بن عمر نے واسطے عمرو بن عثمان کے
کہ وہ سامنے تھے اونکے کیا نہیں منع کرتے تم یعنی اپنے اہل کو رونے سے یعنی ساتھ آواز اور نوحہ کے اس لیے کہ تحقیق پیغمبر خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ تحقیق میت البتہ عذاب کیا جاتا ہے بسبب رونے اہل اوسکی کے اوسپر پس کہا ابن عباس نے کہ تحقیق تھے حضرت عمر کہتے
تھے کچھ اسمیں سے یعنی اس میں عام رونا منع معلوم ہوتا ہے اور وہ خاص رونے کو منع کرتے تھے کہ جو ساتھ آواز کے یا نوحہ کے ہو نزدیک قریب المرگ کے
پھر حدیث کی ابن عباس نے پس کہا ہمراہ میں تھا حضرت عمر کے مکہ سے یہانتک کے جسوقت پہنچے ہم بیدا میں کہ نام ایک ضلع کا ہے درمیان مکہ
اور مدینہ کے پس ناگہاں عمر ملے ساتھ ایک قافلہ کے نیچے درخت کیکر کے پس کہا یعنی مجھکو جا تو پس دیکھ کون ہیں اس قافلہ میں پس دیکھا میں نے تو

مین شہید ہوئے بیٹھے یعنی مسجد مین پہچانا جاتا تھا حضرت کے چہرۂ مبارک مین غم اور مین دیکھتی تھی سوراخ دروازے کے سے یعنی درزِ لب
دروازے کے سے پس آیا حضرت کے پاس ایک شخص اور کہا کہ تحقیق عورتین جعفر کی کرتے ہین ایسا اور ایسا اور ذکر کیا رونا اونکا پس حکم فرمایا
حضرت نے اوسکو یہہ کہ منع کرے اونکو پھر گیا وہ پھر آیا حضرت کے پاس دوسری بار نہ مانا عورتون نے کہنا اوسکا پھر فرمایا حضرت نے کہ منع کر اونکو پھر آیا
حضرت کے پاس تیسری بار یعنی وہ گیا اور منع کیا اور اونھون نے نہ مانا پھر آیا تیسری بار کہا قسم ہے اللہ کی غلبہ کیا عورتون نے ہمپر یا رسول اللہ پس
گمان کیا حضرت عائشہ نے یہہ کہ فرمایا حضرت نے پس ڈال دے اونکے مونہہ مین مٹی پس کہا مینے یعنی عائشہ نے اوس شخص کو کہ خاک آلودہ کرے اللہ
ناک تیری نہین بجالاتا جو کچھ کہ حکم کرتے ہین تجکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور نہ چھوڑا تو نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو رنج پہنچانے سے
روایت کی یہہ بخاری اور مسلم نے **ف** ڈال اونکے مونہہ مین مٹی ظاہر یہہ ہے کہ یہہ کنایہ ہے اس سے کہ چھوڑ دے اونکو بحال خود واسطے نہ نفع دینے
نصیحت کے اونکو حالت جزع و فزع مین اور لفظ ارغم اللہ سے آخر تک کا حاصل یہہ ہے کہ حضرت عائشہ نے اوس شخص کو کہا کہ ذلیل کرے تجکو خدا
اس لیے کہ ایذا دی تو نے حضرت کو اور نہ چھوڑا رنج پہنچانا حضرت کا کہ حضرت کو رنج ہوتا ہے اسکے سننے سے کہ وہ مرتکب کبیرہ کے ہین
اور باز نہین رہتین منع کرنے سے کیون نہ خوب ڈانٹ کر منع کیا حضرت کو ایذا ہوتی ہے **وعن** اُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ لَمَّا مَاتَ اَبُوْ سَلَمَةَ
قُلْتُ غَرِيْبٌ وَفِيْ اَرْضِ غُرْبَةٍ لَاَبْكِيَنَّهُ بُكَاءً يُتَحَدَّثُ عَنْهُ فَكُنْتُ قَدْ تَهَيَّاْتُ لِلْبُكَاءِ عَلَيْهِ اِذْ اَقْبَلَتِ امْرَاَةٌ تُرِيْدُ اَنْ
تُسْعِدَنِيْ فَاسْتَقْبَلَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَتُرِيْدِيْنَ اَنْ تُدْخِلِي الشَّيْطٰنَ بَيْتًا اَخْرَجَهُ اللّٰهُ مِنْهُ مَرَّتَيْنِ
وَكَفَفْتُ عَنِ الْبُكَاءِ فَلَمْ اَبْكِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے ام سلمہ سے کہ کہا جبکہ مرے ابو سلمہ کہ خاوند اول تھے ام سلمہ کے کہا مینے کہ ابو سلمہ
تھے مسافر اور بیچ زمین مسافرت کے البتہ روونگی مین اونکو رونا کہ نقل کیا جاویگا وہ رونا یعنی لوگون مین کہ ایسا روئی کہ کوئی نہین رویا پس تھی
مین تحقیق تیاری کی تھی رونے کی اوپر اوسکے ناگاہ آئی ایک عورت اور ارادہ رکھتی تھی کہ شریک ہو میرے یعنی رونے مین پس سامنے آئے اوسکے رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم پس فرمایا کیا ارادہ کرتی ہے تو کہ داخل کرے شیطان کو اس گھر مین کہ نکالا اوسکو اللہ نے اوس گھر مین سے دوبار پس بند
رہی مین رونے سے پس نہ روئی مین یعنی جو رونا کہ برا تھا یعنی نوحہ کر کر روایت کی یہہ مسلم نے **ف** تیاری کی رونیکی یعنی قصد کیا رونیکا اور
مہیا کیا اسباب رونیکا یعنی سیاہ کپڑے وغیرہ اور شاید کہ انکو جب تک معلوم نہوگا کہ نوحہ کرنا حرام ہے اور مراد دوبار سے یا تو یہہ ہے کہ ایکبار
جس وقت کہ مسلمان ہوئے اور دوسری بار جبکہ دنیا سے باسلام نکلے یا دوبار سے مراد یہہ ہے کہ ایکبار جبکہ ہجرت مکہ سے طرف حبشہ کے کی اور
دوسری بار جبکہ وہان سے ہجرت کر کر مدینہ مین داخل ہوئے ع **وعن** النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ قَالَ اُغْمِيَ عَلٰى عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ رَوَاحَةَ
فَجَعَلَتْ اُخْتُهٗ عَمْرَةُ تَبْكِيْ وَاجَبَلَاهُ وَاكَذَا وَكَذَا تُعَدِّدُ عَلَيْهِ فَقَالَ حِيْنَ اَفَاقَ مَا قُلْتِ شَيْئًا اِلَّا قِيْلَ لِيْ اَنْتَ كَذٰلِكَ
فَادَّنِيْ بِدَايَةٍ فَلَمَّا مَاتَ فَلَمْ تَبْكِ عَلَيْهِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہے نعمان بن بشیر سے کہ کہا بیہوشی ڈالی گئی عبداللہ بن رواحہ پس
شروع کیا بہن اونکی عمرہ نے رونا اور یہہ کہنا اے پہاڑ افسوس اور ایسی اور ایسی گنتی تھی اوسپر یعنی خوبیان اوسکی پس کہا عبداللہ نے جس وقت کہ
ہوش مین آئی یعنی بہن سے کہ نہین کہا تو نے کچھ مگر کہ کہا گیا واسطے میرے بطور تنبیہ کے ایسا ہی تھا یعنی اگر کسی نے مثلا واجبلاہ کہا تو کہا گیا کہ کیون
تو پہاڑ ہے کہ بناہ پکڑتے ہین ساتھ تیرے اور زیادہ کیا ایک روایت مین کہ پس جب مرے عبداللہ نہ روئی بہن اوسپر روایت کی یہہ بخاری نے
ف بیہوشی ڈالی گئی یعنی ایک دفعہ بیمار ہوئے کہ قریب مرگ کے پہنچے اوس مین بیہوشی ہوئی اگرچہ مرے نہین اوس بیماری مین بلکہ شہید ہوئے غزوہ موتہ مین
وعن اَبِيْ مُوْسٰى قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَا مِنْ مَيِّتٍ يَمُوْتُ فَيَقُوْمُ بَاكِيْهِمْ فَيَقُوْلُ وَاجَبَلَاهُ

وَا سَيِّدَاهُ وَنَحْوَ ذٰلِكَ إِلَّا وُكِّلَ بِهِ مَلَكَانِ يَلْهَزَانِهِ وَيَقُوْلَانِ أَهٰكَذَا كُنْتَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ
حَسَنٌ اور روایت ہے ابی موسی سے کہا سنا مینے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ فرماتے تھے نہیں کوئی میت کہ مرے پس کھڑا ہو روئیوالا اونکا پس
کہے وا جبلاہ اور واسیداہ اور ساتھہ اسکے مگر کہ متعین کرتا ہے اللہ تعالی ساتھ میت کے دو فرشتے کہ گھونسے مارتے ہیں اوسکے سینہ میں اور کہتے ہیں کیا
ایسا ہی تھا تو روایت کی یہہ ترمذی نے اور کہا یہہ حدیث غریب حسن ہے **ف** مراد میت سے میت حقیقی ہے یا قریب المرگ اور کہا سیوطی نے شرح الصدور
میں جاننا چاہئے کہ اس حدیث کے ان المیت لیعذب ببکاء اہلہ علیہ کے اختلاف کیا ہے علماء نے بیچ عذاب ہونے میت کے بسبب رونے اہل اوسکی کے
اوسپر اسمین کئی مذہب ہیں ایک تو یہہ کہ یہہ حدیث ظاہر اپنی پر ہے مطلق یعنی قید وصیت یا کافر وغیرہ کی نہیں جس حال پکار کر روئے اور
نوحہ کیے اہل کیطرف عذاب ہوتا ہے اور یہی رای عمر اور ابن عمر کی بھی ہے دوسرا یہہ کہ نہیں عذاب کیا جاتا بسبب رونے کے مطلق تیسرا یہہ کہ با
وسکو حال کے ہے یعنی وہ عذاب کیا جاتا ہے حالت رونے اونکے میں اوسپر اور عذاب بسبب گناہوں اوسکے کے ہوتا ہے نہ بسبب رونے کے
چوتھا یہہ کہ خاص یہہ کافر کے حق میں ہے اور یہہ دونو قول عایشہ رضی اللہ عنہا سے ہیں اور پانچواں یہہ کہ یہہ خاص ہے ساتھہ اوسکے کہ ہو
نوحہ طریقہ اوسکا سے اور یہی مذہب بخاری کا ہے اور چھٹا یہہ کہ یہہ اوسکے حق میں ہے کہ وصیت کر جاوے ساتھہ اسکے یعنی جو کہہ جاوے
وارثوں سے کہ میرے بعد نوحہ کرنا اوسکو عذاب ہوگا اسلیے کہ یہہ اوسیکا فعل ہے اور ساتواں یہہ کہ یہہ اوسکے حق میں ہے کہ نہ وصیت کرے
ساتھہ ترک اسکی کے پس ہوگی وصیت اسکی ترک کی اوسکو واجب جبکہ جانے حال اہل اپنی کے کہ کرینگے وہ آٹھواں یہہ کہ عذاب کیا جاتا ہے بسبب اون باتو
کے کہ بیان کرکر روتے ہیں اہل اوسپر اور وہ ہوں بری شرعا جیسے کہ کہتے تھے اہل جاہلیت اے بیوہ کرنیوالی عورتوں کی اور اے یتیم کرنیوالے
اولادوں کی اور اے خراب کرنیوالے گھروں کے نواں یہہ کہ مراد ساتھہ عذاب کرنے کے غصہ کرنا ملائکہ کا ہے اوسکو ساتھہ اوس چیز کے کہ بیان کرتے
ہیں اہل اوسکی جیسے کہ اوپر مذکور ہوا دسواں یہہ کہ عذاب کیا جاتا ہے بسبب نوحہ کے قبر میں انتہی اور بعضوں نے لکھا ہے کہ مراد ساتھہ عذاب کے یہہ ہے کہ رنج
ہوتا ہے میت کو بسبب رونے اہل اوسکی کے اوسپر جیسے کہ رنج ہوتا ہے بسبب سختی اور گناہوں اونکے کے اور خوشی ہوتی ہے بسبب نیکی اعمال
کے اور حاصل یہہ کہ اگر میت سبب ہوگا اس گناہ کا یعنی وصیت کر جاویگا نوحہ کرنے کی یا راضی ہوگا ساتھہ اسکے پس عذاب محمول ہوگا حقیقت پر والا
محمول ہوگا رنج اوٹھانے پر برابر ہے کہ ہو نزع کے وقت یا بعد موت کے اور برابر ہے اسمین کافر اور مومن اور اس سے تطبیق حاصل ہو جاتی ہے
اس آیت میں ولا تزر وازرة وزر اخری اور درمیان حدیثوں مطلقہ کے کہ اس باب میں آئی ہیں ع **وَعَنْ** اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ مَاتَ
مَیِّتٌ مِنْ اٰلِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاجْتَمَعَ النِّسَاءُ يَبْكِيْنَ عَلَيْهِ فَقَامَ عُمَرُ يَنْهَاهُنَّ وَيَطْرُدُهُنَّ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعْهُنَّ يَا عُمَرُ فَاِنَّ الْعَيْنَ دَامِعَةٌ وَالْقَلْبَ مُصَابٌ وَالْعَهْدَ قَرِيْبٌ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالنَّسَائِيُّ اور روایت ہے
ابی ہریرہ سے کہ کہا مر گیا ایک مردہ اولاد رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے سے یعنی حضرت زینب جیسا کہ حدیث مابعد میں نام اونکا صریح مذکور ہے پس جمع
ہوئیں عورتیں روتی تھیں اوسپر پس کھڑے ہوئے حضرت عمر منع کرتے تھے اونکو یعنی اقربا کو اور ہانکتے مار کر اونکو یعنی اجنبیوں کو پس فرمایا رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نے چھوڑ دے اے عمر اونکو اسلیے کہ آنکھیں روتی ہیں اور دل مصیبت زدہ ہے اور وقت مرنیکا نزدیک ہے روایت کی یہہ احمد اور نسائی نے
ف ظاہر یہہ ہے کہ وہ عورتیں کچھ آواز سے روتی ہونگی بغیر بلند کرنے آواز کے پس منع کیا انکو حضرت عمر نے کہ کہیں ایسا نہو کہ اس سے بڑھکر نوحہ
جو منع ہے شرع میں کرنے لگیں پس حضرت نے حضرت عمر کو منع فرمایا اور عذر انکا بیان کیا ع **وَعَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ مَاتَتْ زَيْنَبُ
بِنْتُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَكَتِ النِّسَاءُ فَجَعَلَ عُمَرُ يَضْرِبُهُنَّ بِسَوْطِهِ فَاَخَّرَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ

بِيَدِهٖ وَقَالَ مَهْلًا يَا عُمَرُ ثُمَّ قَالَ اِيَّاكُنَّ وَنَعِيْقَ الشَّيْطَانِ ثُمَّ قَالَ اِنَّهٗ مَهْمَا كَانَ مِنَ الْعَيْنِ وَمِنَ الْقَلْبِ فَمِنَ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَمِنَ الرَّحْمَةِ وَمَا كَانَ مِنَ الْيَدِ وَمِنَ اللِّسَانِ فَمِنَ الشَّيْطَانِ رَوَاهُ اَحْمَدُ اور روایت ہے ابن عباسؓ سے کہ کہا مری زینب بیٹی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پس رونے لگیں عورتیں پس شروع کیا حضرت عمرؓ نے مارنا انکو ساتھ کوڑے اپنی کے پس ہٹایا عمرؓ کو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ہاتھ سے اور فرمایا آہستگی کر اے عمر پھر فرمایا عورتو بچو اور رکھو اپنی کو آواز شیطان کی سے یعنی چلا کر اور بیان کر کر رونا پھر فرمایا جو کچھ کہ ہو آنکھ سے یعنی آنسو اور دل سے یعنی غم پس وہ اللہ کی طرف سے ہے اور سبب رحمت کا ہے یعنی پسند ہیں اوسکو یہ چیزیں اور جو ہو ہاتھ سے اور زبان سے پس وہ شیطان سے ہے روایت کی یہ احمد نے **ف** جو ہو ہاتھ سے یعنی منہ پیٹنا اور کپڑے پھاڑنے اور بال کسوٹنے اور زبان سے یعنی چلانا اور نوحہ یعنی بیان کرنا یا وہ باتیں کہنی کہ رب کو ناپسند ہوں پس وہ شیطان سے ہے یعنی اوسکے بہکانے سے ہے یا وہ پسند کرتا ہے اس چیز کو ع

وَعَنِ الْبُخَارِيِّ تَعْلِيْقًا قَالَ لَمَّا مَاتَ الْحَسَنُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ ضَرَبَتِ امْرَاَتُهُ الْقُبَّةَ عَلٰى قَبْرِهٖ سَنَةً ثُمَّ رُفِعَتْ فَسَمِعَتْ صَائِحًا يَقُوْلُ اَلَا هَلْ وَجَدُوْا مَا فَقَدُوْا فَاَجَابَهٗ اٰخَرُ بَلْ يَئِسُوْا فَانْقَلَبُوْا اور روایت ہے بخاری سے بطریق تعلیق کے یعنی بغیر سند کو کہ کہا جب کہ حسن بیٹے حسن بیٹے علی کے گذر گیا عورت اونکی نے خیمہ اونکی قبر پر برس بھر پھر اوٹھا لیا پھر سنا آواز کرنیوالے کو یعنی ہاتف غیبی کو کہ کہتا ہے خبردار ہو کیا پایا اوس چیز کو کہ گم کیا تھا پس جواب دیا اوسکو دوسرے ہاتف غیبی نے بلکہ نا امید ہوئے اور پھر گئے **ف** خیمہ کھڑا کیا اور آپ بھی وہین رہین برس دن تک اور درد مصیبت اور غم فراق اونکا ہر روز تازہ ہوتا تھا اور ظاہر یہ ہے کہ خیمہ اونھون نے کھڑا کیا اس لیے کہ جمع ہون دوست ذکر کے لیے اور قراءۃ قرآن کے لیے اور آوین لوگ دعا مغفرت اور رحمت کے لیے ع ج

وَعَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ وَاَبِيْ بَرْزَةَ قَالَا خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ جَنَازَةٍ فَرَاٰى قَوْمًا قَدْ طَرَحُوْا اَرْدِيَتَهُمْ يَمْشُوْنَ فِيْ قُمُصٍ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَبِفِعْلِ الْجَاهِلِيَّةِ تَاْخُذُوْنَ اَوْ بِصَنِيْعِ الْجَاهِلِيَّةِ تَشَبَّهُوْنَ لَقَدْ هَمَمْتُ اَنْ اَدْعُوَ عَلَيْكُمْ دَعْوَةً تَرْجِعُوْنَ فِيْ غَيْرِ صُوَرِكُمْ قَالَ فَاَخَذُوْا اَرْدِيَتَهُمْ وَلَمْ يَعُوْدُوْا لِذٰلِكَ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہے عمران بن حصین اور ابی برزہ سے کہ کہا دونون نے کہ نکلے ہم ساتھ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ ایک جنازہ کے پس دیکھا کئی شخصونکو کہ پھینک دی تھین اونھون نے اپنی چادرین چلتے تھے کرتون مین پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا فعل جاہلیت پر عمل کرتے ہو یا ساتھ کام جاہلیت کے مشابہت کرتے ہو تحقیق قصد کیا مین نے یہ کہ بددعا کرون تم پر ایسی بددعا کہ پھر جاؤ تم طرف گھر دن اپنی کے غیر صورتون اپنی مین یعنی بندر یا سور وغیرہ ہو کر جاؤ کہا راوی نے پس لیلین اون شخصون نے اپنی چادرین اور پھر دوبارہ ایسا کام نہ کیا روایت کی یہ ابن ماجہ نے **ف** اس سے معلوم ہوا کہ اوس زمانہ مین رسم تھی کہ چادر کرتے پر اوڑھتے تھے اور رسم جاہلیت کی یہہ تھی کہ جب جنازہ کے ساتھ چلتے تو چادر رہ اوتار دیتے یہ اشارہ تھا پریشانی حال پر کہا طیبی نے کہ جب ادنی تغیر پر یعنی چادر اوتار کر چلنے پر یہ وعید شدید وارد ہوا تو کیا حال ہوگا اکثر رسمین بری بڑی پر ح ع

وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ تُتْبَعَ جَنَازَةٌ مَعَهَا رَانَّةٌ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہے ابن عمرؓ سے کہ کہا منع کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے کہ ساتھ جایا جاوے اوس جنازہ کے کہ اوسکے ساتھ نوحہ کرنیوالی ہو یہہ نقل کی یہہ احمد اور ابن ماجہ نے **ف** جنازہ کے ساتھ چلنا سنت ہے لیکن بسبب ایک منع فعل کے اس فعل کو ترک کیجیے اور اسکو اوسی طرح اگر کوئی اور چیز خلاف شرع ہوتی ہو تو بھی ترک کرے اور یہ حدیث اصل معتبر ہے اسکی کہ جس مجلس دعوت مین خلاف شرع بات ہو وہان نجاوے اگرچہ قبول دعوت سنت ہے لیکن بسبب منع فعل کے ترک کرے اوسکو ح ع

پھر فرمایا قسم ہے اوس ذات کی کہ جان میری اوسکے ہاتھ میں ہے تحقیق کہ بچہ حمل کا گرا ہوا البتہ کھینچیگا ماں اپنی کو ساتھ آنول نال اپنی کے طرف بہشت کے
جبکہ صبر کرے اور گنے ماں اوسکی اوسکے مرنے کو ثواب نقل کی یہہ احمد نے اور روایت کی ابن ماجہ نے قول والذی نفسی بیدہ سے ف ساتھ
آنول نال کے یہاں اشارہ ہے طرف علاقہ کے کہ درمیان اوسکے اور ماں اوسکی کے ہے گویا آنول نال ایک رسی کے ہو جائیگی کہ کھینچیگا ساتھ اوسکے اوسکو
طرف بہشت کے اور اسمیں اشارہ ہے طرف اسکے کہ جب ایسے بچہ کا کہ جسکے ساتھ دلکو تعلق نہیں ہوتا اوسکا یہہ ثواب ہوا تو جسکے ساتھ دلکو تعلق ہوتا ہے
اوسکا کیا کچھ ثواب ہوگا ع ح **وَعَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَدَّمَ ثَلٰثَةً مِّنَ
الْوَلَدِ لَمْ يَبْلُغُوا الْحِنْثَ كَانُوْا لَهٗ حِصْنًا حَصِيْنًا مِّنَ النَّارِ فَقَالَ اَبُوْ ذَرٍّ قَدَّمْتُ اثْنَيْنِ قَالَ وَاثْنَيْنِ قَالَ اُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ اَبُو الْمُنْذِرِ سَيِّدُ
الْقُرَّاءِ قَدَّمْتُ وَاحِدًا قَالَ وَوَاحِدًا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ اور روایت ہے عبداللہ بن مسعود سے کہا فرمایا رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نے جس شخص نے کہ آگے بھیجے ہوں تین اپنی اولاد میں سے کہ نہ پہنچے ہوں حد بلوغ کو یعنی پہلے مرے ہوں اسکے مرنے سے ہو جاوینگے
واسطے اوسکے پناہ مضبوط آگ دوزخ سے پس کہا ابوذر نے آگے بھیجے ہیں میں نے دو فرمایا اور دو بھی کہا ابی بن کعب نے کہ کنیت اونکی ابوالمنذر ہے سردار
قاریوں کے آگے بھیجا ہے میں نے ایک لڑکا فرمایا حضرت نے اور ایک بھی یعنی ایک بھی پناہ ہوگا آگ سے نقل کی یہہ ترمذی اور ابن ماجہ نے اور کہا ترمذی
نے یہہ حدیث غریب ہے ق **وَعَنْ** قُرَّةَ الْمُزَنِيِّ اَنَّ رَجُلًا كَانَ يَاْتِي النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعَهٗ ابْنٌ لَهٗ فَقَالَ لَهُ
النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَتُحِبُّهٗ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَحَبَّكَ اللّٰهُ كَمَا اُحِبُّهٗ فَفَقَدَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ
مَا فَعَلَ ابْنُ فُلَانٍ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَاتَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَا تُحِبُّ اَنْ لَّا تَاْتِيَ بَابًا مِّنْ اَبْوَابِ
الْجَنَّةِ اِلَّا وَجَدْتَّهٗ يَنْتَظِرُكَ فَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لَهٗ خَاصَّةً اَمْ لِكُلِّنَا قَالَ بَلْ لِكُلِّكُمْ رَوَاهُ اَحْمَدُ اور روایت ہے قرہ
مزنی سے یہہ کہ ایک شخص تھا آتا حضرت پاس اور ہوتا اوسکے ساتھ بیٹا اوسکا پس فرمایا اوسکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا دوست رکھتا ہے
تو اوسکو یعنی محبت کہ تیرے ساتھ ہی رہتا ہے کہا اوسنے یا رسول اللہ دوست رکھے تمکو اللہ جیسا کہ دوست رکھتا ہوں میں اوسکو پھر نہ پایا
اوسکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے یعنی ساتھ اوسکے پس فرمایا کیا ہوا بیٹا فلانے کا عرض کیا صحابہ نے یا رسول اللہ مر گیا بیٹا اوسکا پس فرمایا
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یعنی اوسکے باپ کو جبکہ حاضر ہوا کہ کیا نہیں دوست رکھتا تو اوسکو کہ نہ آوے گا کسی دروازہ پر دروازوں
بہشت کے سے مگر کہ پاویگا تو اوسکو منتظر ہوگا تیرا یعنی تاکہ شفاعت کرے تیری اور لیجاوے ساتھ اپنے جنت میں پس کہا ایک شخص نے
اے رسول اللہ کے واسطے اسی کے لیے ہے یہہ بشارت یا ہم سب کے لیے پس فرمایا تم سب کے لیے نقل کی یہہ احمد نے **وَعَنْ** عَلِيٍّ قَالَ
قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ السِّقْطَ لَيُرَاغِمُ رَبَّهٗ اِذَا اَدْخَلَ اَبَوَيْهِ النَّارَ فَيُقَالُ اَيُّهَا السِّقْطُ الْمُرَاغِمُ رَبَّهٗ
اَدْخِلْ اَبَوَيْكَ الْجَنَّةَ فَيَجُرُّهُمَا بِسَرَرِهٖ حَتّٰى يُدْخِلَهُمَا الْجَنَّةَ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہے حضرت علی سے کہا فرمایا رسول
صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق کچا بچہ البتہ جھگڑیگا پروردگار اپنے سے جبکہ داخل کرے گا پروردگار ماں باپ اوسکی کو آگ میں یعنی ارادہ کریگا
داخل کرنیکا پس کہا جاویگا اے کچے بچے جھگڑنیوالے پروردگار اپنے سے داخل کر ماں باپ اپنے کو بہشت میں پس کھینچیگا اونکو ساتھ آنول نال اپنی
کے یہانتک کہ داخل کریگا اونکو بہشت میں روایت کی یہہ ابن ماجہ نے **وَعَنْ** اَبِيْ اُمَامَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَقُوْلُ
اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى ابْنَ اٰدَمَ اِنْ صَبَرْتَ وَاحْتَسَبْتَ عِنْدَ الصَّدْمَةِ الْاُوْلٰى لَمْ اَرْضَ لَكَ ثَوَابًا دُوْنَ الْجَنَّةِ رَوَاهُ
ابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہے ابی امامہ سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ کہا فرماتا ہے اللہ تعالی اے بیٹے آدم کے اگر صبر کرے تو یعنی اول

اور ثواب چاہے وقت صدمہ پہلے کے نہیں ہی ہوتا میں تیرے لیے ثواب کا سوائے بہشت کے یعنی اسکو بدلے میں بہشت ہی میں داخل کرونگا
روایت کی یہ ابن ماجہ نے **وَعَنِ** الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا مِنْ مُسْلِمٍ وَلَا مُسْلِمَةٍ يُصَابُ
بِمُصِيبَةٍ فَيَذْكُرُهَا وَإِنْ طَالَ عَهْدُهَا فَيُحْدِثُ لِذٰلِكَ اسْتِرْجَاعًا إِلَّا جَدَّدَ اللهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى لَهُ عِنْدَ ذٰلِكَ فَأَعْطَاهُ
مِثْلَ أَجْرِهَا يَوْمَ أُصِيبَ بِهَا رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ اور روایت ہے حسین بن علی سے کہ نقل کرتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ
وسلم سے کہا نہیں کوئی مرد مسلمان اور نہ عورت مسلمان پہنچی اسکو مصیبت پھر یاد کرے اسکو اگرچہ دراز ہو زمانہ مصیبت کا پس کہے
واسطے اسکے انا للہ وانا الیہ راجعون مگر کہ تازہ کر دیتا ہے یعنی ثابت کرتا ہے اللہ تعالی نزدیک اسکے ثواب پس دیتا ہے اسکو مانند ثواب اوس
مصیبت کے جس دن پہنچایا گیا تھا وہ مصیبت یعنی اور صبر کیا تھا اوسپر روایت کی یہ احمد نے اور بیہقی نے شعب الایمان میں **وَعَنْ**
أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا انْقَطَعَ شِسْعُ أَحَدِكُمْ فَلْيَسْتَرْجِعْ فَإِنَّهُ مِنَ الْمَصَائِبِ
اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جس وقت کہ ٹوٹ جاوے تسمہ جوتی کا ایک تمہارے پس چاہیے کہ کہو انا للہ
وانا الیہ راجعون اس لیے کہ یہ بھی مصیبتوں سے ہے **ف** شاید مراد تسمہ ٹوٹنے سے ادنی مصیبت ہے یعنی اگر ادنی مصیبت پہنچے تو بھی یہ پڑھنا
چاہیے ایک روایت میں آیا ہے کہ پڑھی حضرت نے یہ آیت وقت چراغ گل ہونے کے **وَعَنْ** أُمِّ الدَّرْدَاءِ قَالَتْ سَمِعْتُ أَبَا الدَّرْدَاءِ
يَقُولُ سَمِعْتُ أَبَا الْقَاسِمِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ اللهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى قَالَ يَا عِيسَى إِنِّي بَاعِثٌ مِنْ بَعْدِكَ أُمَّةً
إِذَا أَصَابَهُمْ مَا يُحِبُّونَ حَمِدُوا اللهَ وَإِنْ أَصَابَهُمْ مَا يَكْرَهُونَ احْتَسَبُوا وَصَبَرُوا وَلَا حِلْمَ وَلَا عَقْلَ فَقَالَ يَا رَبِّ
كَيْفَ يَكُونُ هٰذَا لَهُمْ وَلَا حِلْمَ وَلَا عَقْلَ قَالَ أُعْطِيهِمْ مِنْ حِلْمِي وَعِلْمِي رَوَاهُمَا الْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ اور روایت
ہے ام درداء سے کہا سنا میں نے ابو درداء کو کہتے تھے سنا میں نے ابو القاسم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے تحقیق اللہ تبارک وتعالی نے فرمایا حضرت
عیسی کو اے عیسی تحقیق میں پیدا کرونگا پیچھے تیرے ایک امت جس وقت کہ پہنچیگی اونکو وہ چیز کہ دوست رکھتے ہیں یعنی کوئی نعمت شکر
کرینگے اللہ کا اور اگر پہنچیگی اونکو وہ چیز کہ مکروہ جانتے ہیں یعنی کوئی مصیبت امید ثواب کی رکھینگے اور صبر کرینگے اور حال یہ کہ نہیں ہے
بردباری اور نہ عقل یعنی ایسی بردباری و عقل کہ کسبی ہو یا کامل پس کہا حضرت عیسی نے اے رب میرے کس طرح ہوگا یہ واسطے اونکے حال آنکہ نہ بردباری ہے اور نہ عقل
فرمایا دونگا میں اونکو اپنے حلم میں سے اور علم میں سے روایت کی یہ دونوں بیہقی نے شعب الایمان میں **ف** یہاں مراد امت سے
صلحا حضرت کی امت کے ہیں اور نہیں ہے بردباری اور نہ عقل حاصل یہ کہ اللہ تعالی نے فرمایا کہ بسبب مصیبت کے بردباری اور عقل جاتی
رہیگی اور باوجود اسکے صبر کرینگے اور امیدوار ثواب کے رہینگے یعنی یہ دو صفتیں ایسی ہیں کہ بسبب انکے آدمی تامل کر کے جزع فزع کرنے
سے باز رہتا ہے اور نفع اور ضرر اللہ تعالی کی طرف سے جانتا ہے پس باوجود نہونے اونکے صبر کرنا عجیب ہے حضرت عیسی نے عرض کیا کہ جب
بردباری اور عقل نہوگی تو کیونکر صبر کرینگے اور امیدوار ثواب کے رہینگے فرمایا کہ دونگا میں حلم اور علم اپنا یعنی علم اور حلم اپنے پاس سے بلا کسب دونگا کہ
بسبب اوسکے صبر کرینگے اور امیدوار ثواب کے رہینگے

بَابُ زِيَارَةِ الْقُبُوْرِ

باب ہے بیچ بیان زیارت کرنے قبروں کے یعنی فضائل اور آداب اور مقصود اوسکے

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

فصل پہلی **عَنْ** بُرَيْدَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَيْتُكُمْ عَنْ زِيَارَةِ الْقُبُوْرِ فَزُوْرُوْهَا وَنَهَيْتُكُمْ عَنْ لُحُوْمِ الْأَضَاحِيِّ فَوْقَ ثَلٰثٍ فَأَمْسِكُوْا مَا بَدَا لَكُمْ
وَنَهَيْتُكُمْ عَنِ النَّبِيْذِ إِلَّا فِيْ سِقَاءٍ فَاشْرَبُوْا فِي الْأَسْقِيَةِ كُلِّهَا وَلَا تَشْرَبُوْا مُسْكِرًا رَوَاهُ مُسْلِمٌ روایت ہے بریدہ سے کہ کہا

فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا تھا میں نے تمکو زیارت کرنے قبرون کے سے پس زیارت کرو اونکی اور منع کیا تھا میں نے تمکو کھانے گوشت قربانی
کے سے بعد تین دن کے پس رکھو جبتک کہ خواہش ہو واسطے تمھارے اور منع کیا تھا سے تمکو نبیذ سے مگر بیچ مشک کے پس پیو سب مشکیزون
ورنہ پیو چیز نشے کی روایت کی یہہ مسلم نے ف منع کیا تھا میں تمکو یعنی ابتدا اسلام مین حضرت نے قبرون کی زیارت سے منع فرمایا تھا اسلیے
زمانہ جاہلیت کا قریب تھا مبادا ایسی باتین قبرون پر کرین کہ باعث کفر کے ہون جب دیکھا کہ اسلام دلون مین مضبوط ہوا اجازت دی پس زیارت
قبرون کی مستحب ہے سب علماء کے نزدیک اس لیے کہ اس سے دل نرم ہوتا ہے اور موت یاد آتی ہے اور جانتا ہے کہ دنیا فانی ہے اور اور بہت
فائدے ہین اور عمدہ فائدہ یہہ ہے کہ مردون کے لیے دعا اور استغفار ہوتی ہے اور حدیث مین آیا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بقیع مین تشریف
لے جاتے تھے اور سلام بھیجتے تھے وہان کے مردون پر اور استغفار کرتے تھے اونکے لیے اور علماء نے اختلاف کیا ہے اسمین کہ آیا عورتون
کے حق مین نہی باقی ہے یا اونکو بھی زیارت کرنی درست ہے صحیح یہہ ہے کہ عورتین سوای حضرت کے مزار کی اور قبرون کی زیارت نکرین چنانچہ یہہ
مسئلہ باب مواضع الصلوۃ مین بیچ فائدے حدیث لعن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم زائرات القبور آخر تک کی مفصل مع روایات فقہیہ کے لکھا
گیا ہے جو چاہے وہان دیکھ لے اور کہا نووی نے کہ زیارت کی کئی قسمین ہین ایک تو فقط واسطے یاد کرنے موت اور آخرت کے ہے پس اسکے
لیے تو کافی ہے دیکھنا قبرون کا بغیر پہچاننے مردون اونکے کے دوسرے واسطے دعا وغیرہ کے پس وہ مسنون ہے ہر مسلمان کے لیے اور تیسری
برکت حاصل کرنیکے لیے ہے پس وہ زیارت اچھی لوگونکی قبرونکی ہے اسلیے کہ اونکے لیے برزخ مین تصرفات اور برکات ہین ان گنت اور چوتھی واسطے
ادا حق دوست اور قرابتی کی ہے جیسا کہ حدیث ابی نعیم کی مین آیا ہے کہ جو کوئی زیارت کرے ماں باپ کی یا ایک کی دن جمعہ کے تو ہوتی ہے مانند
حج کے اور پانچوین مہربانی اور افسوس کے لیے ہوتی ہے جیسا کہ آیا ہے حدیث مین کہ جو کوئی گزرتا ہے اوپر قبر مومن بھائی اپنی کے اور سلام کرتا ہے
اوسپر تو وہ پہچانتا ہے اوسکو اور جواب سلام کا دیتا ہے اور آداب زیارت کے یہہ ہین کہ مونہہ قبر کی طرف اور پیٹھ قبلہ کی طرف کرکے سامنے میت کے
مونہہ کے کھڑا ہووے اور سلام کرے اور قبر کو ہاتھہ نہ لگاوے اور چومے نہین اوسکو اور جھکے نہین اور مونہہ خاک پر ملے کہ یہہ عادت
نصاری کی ہے اور پڑھنا قرآن کا قبر کے پاس مکروہ نہین اور مستحب ہے کہ وقت زیارت کے پڑھے سورۃ اخلاص سات بار اور بخشے ثواب اوسکا
میت کو اور زیارت کرنی جمعہ کو افضل ہے اور دنون سے خصوصا اول روز مین چنانچہ حرمین شریفین مین یہی معمول ہے کہ اول روز جمعہ
جنت معلی اور بقیع مین زیارت کے لیے جاتے ہین اور آیا ہے کہ دیا جاتا ہے میت کو علم و ادراک روز جمعہ کے زیادہ اور دنون سے اور زیادہ
پہچانتا ہے اوس مین زیارت کرنیوالے کو اور دنون سے اور مکروہ ہے روندنا قبرون کا بغیر ضرورت کے اور مستحب ہے کہ پڑھے دعا جو دی میت کی
وارث سے بعد مرنیکے سات دن تک اور منع کیا تھا مین نے کھانے گوشت قربانی کے سے یعنی ابتدا اسلام مین لوگ محتاج تھے قدرت والی
اگر کوئی نہ کرتا تھا اس لیے حضرت نے قربانی کرنیوالون کو فرما دیا تھا کہ تین دن سے زیادہ نہ رکھا کرین گوشت قربانی کا بلکہ محتاج ہو تکو دیدیا
کرین پھر جب فراخی کی اللہ تعالی نے لوگون پر اور احتیاج اونکو نرہے اجازت دی حضرت نے کہ جتنے دنون تک چاہو رکھو اور منع کیا تھا مین نے
نبیذ اسکو کہتے ہین کہ کھجور یا انگور کو پانی مین بھگو رکھتے ہین بعد ازان پیتے ہین یہہ حلال ہے جب تک کہ نشہ کرنیوالی نہووے پس حضرت
نے ابتدا اسلام مین فرما دیا تھا کہ نبیذ مشک مین رکھی جایا کرے اس لیے کہ مشک پتلی ہوتی ہے اوس مین جلدی گرم ہو کر نشہ کرنیوالی نہین
ہوتی اور اور باسنون مین رکھنے سے منع فرمایا تھا کہ لاکھی باسنون وغیرہ مین نہ رکھی جاوے اس لیے کہ اور باسنون مین بسبب گرمی کے جلدی
تیز ہو کر نشہ کرنیوالی ہو جاتی ہے اور ان ایام مین شراب عنقریب ہی حرام ہوئی تھی ہنوز لذت شراب کی لوگ بھولے نہ تھے خوف ہوا کہ

اور اسی پر عمل ہے تمام مسلمین کا سوا ابن حجر کے کہ اونھون نے کہا کہ سنت ہے نزدیک ہمارے یہ ہے کہ بحالت دعا مین قبلہ کی طرف منھ کرے اور کہا
مظہر نے کہ زیارت میت کی مانند ملاقات اوسکی کے ہے بحالت حیات اوسکی مین منھ کرے سامنے منھ اوسکی کے پھر اگر تھا زندگی مین کہ جب ملتا تھا
اوس سے بیٹھتا تھا دور بسبب تعظیم اوسکی کے عظیم القدر پس اسیطرح زیارت اوسکی مین کھڑا رہے یا بیٹھے دور اوس سے اور اگر بیٹھتا تھا قریب اوس سے
بحالت حیات اوسکی مین اسیطرح بیٹھے قریب اوسکی جب زیارت کرے اوسکی اور جب زیارت کرے پڑھے سورۃ فاتحہ اور قل ہو اللہ احد تین بار پھر دعا
کرے اوسکے لیے اور نہ ہاتھ لگاوے قبر کو اور نہ بوسہ دے اوسپر اس لیے کہ یہ عادت نصاریٰ کی ہے ع۔ مراد عظیم القدر سے یہ ہے
کہ وہ یا تو ناتی مین بڑا ہو مانند والدین وغیرہما کے یا دین مین بڑا ہو استاد وغیرہ کے۔ مولانا **اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ** فصل تیسری

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلَّمَا كَانَ لَيْلَتُهَا مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْرُجُ مِنْ اٰخِرِ اللَّيْلِ اِلَى الْبَقِيْعِ فَيَقُوْلُ اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ دَارَ قَوْمٍ مُّؤْمِنِيْنَ وَاَتَاكُمْ مَا تُوْعَدُوْنَ غَدًا مُؤَجَّلُوْنَ وَاِنَّا اِنْ شَاءَ اللّٰهُ بِكُمْ لَاحِقُوْنَ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِاَهْلِ بَقِيْعِ الْغَرْقَدِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ روایت ہے عائشہ سے کہ کہا تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جسوقت ہوتی تھی نوبت
اونکی کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے نکلتے آخر شب مین طرف مقبرہ مدینہ کے پھر فرماتے سلام ہے تمپر اے قوم مومنین اور آئی تمھارے پاس
چیز کہ تمسے تم وعدہ دیے جاتے تھے یعنی ثواب وعذاب کل کو یعنی قیامت کو تم ڈھیل دیے گئے ہو یعنی مدت معین تک اور تحقیق ہم اگر چاہا اللہ نے
ساتھ تمھارے ملنے والے ہین یا الٰہی بخش بقیع غرقد والونکو روایت کی یہ مسلم نے **ف** بقیع نام ایک جگہ کا ہے باہر مدینہ کے کہ اوس مین قبرین
مدینہ والون کی ہین اور اسمین پہلے درخت غرقد کی کہ نام ایک درخت کا ہے بہت تھی اس لیے اوسکو بقیع غرقد کہا ع

وَعَنْهَا قَالَتْ كَيْفَ اَقُوْلُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ تَعْنِىْ فِىْ زِيَارَةِ الْقُبُوْرِ قَالَ قُوْلِىْ اَلسَّلَامُ عَلٰى اَهْلِ الدِّيَارِ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُسْلِمِيْنَ وَيَرْحَمُ اللّٰهُ الْمُسْتَقْدِمِيْنَ مِنَّا وَالْمُسْتَاْخِرِيْنَ وَاِنَّا اِنْ شَاءَ اللّٰهُ بِكُمْ لَلَاحِقُوْنَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے عائشہ سے کہ کہا کسطرح کہون مین یا رسول اللہ
مراد رکھتی تھی اس سوال سے کہ کیا کہون مین بیچ زیارت کرنے قبرون کے فرمایا کہہ سلام ہے اوپر صاحب گھرون کے مومنون مین سے اور
مسلمانون مین سے اور رحم کرے اللہ ہم سے پہل کرنیوالون پر اور پیچھے رہنے والون پر اور تحقیق ہم اگر چاہا اللہ نے ساتھ تمھارے البتہ ملنے
والے ہین روایت کی یہ مسلم نے **ف** روایت ہے ابن عباس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نہین کوئی گذرتا اپنے بھائی
مومن کی قبر پر کہ وہ پہچانتا تھا اوسکو دنیا مین پھر سلام کرے اوسپر مگر کہ پہچانتا ہے وہ اوسکو اور جواب دیتا ہے اوسکو سلام کا ع

وَعَنْ مُحَمَّدِ بْنِ النُّعْمَانِ يَرْفَعُ الْحَدِيْثَ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ زَارَ قَبْرَ اَبَوَيْهِ اَوْ اَحَدِهِمَا فِىْ كُلِّ جُمُعَةٍ غُفِرَ لَهٗ وَكُتِبَ بَرًّا رَوَاهُ الْبَيْهَقِىُّ فِىْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ مُرْسَلًا اور روایت ہے محمد بن نعمان سے پہنچاتے تھے حدیث طرف نبی صلی اللہ علیہ
وسلم کے فرمایا جو کوئی زیارت کرے اپنے ماں باپ کی قبر کو یا ایک کو اون مین سے ہر روز جمعہ مین یا ہر ہفتہ مین بخشش کیجاتی ہے واسطے اوسکے
اور لکھا جاتا ہے یعنی دیوان اعمال مین نیکی کرنیوالا ساتھ ماں باپ کے روایت کی بیہقی نے شعب الایمان مین بطریق ارسال کے +

وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كُنْتُ نَهَيْتُكُمْ عَنْ زِيَارَةِ الْقُبُوْرِ فَزُوْرُوْهَا فَاِنَّهَا تُزَهِّدُ فِى الدُّنْيَا وَتُذَكِّرُ الْاٰخِرَةَ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہے ابن مسعود سے یہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
منع کیا تھا مین تمکو زیارت کرنے قبرون کے سے پس زیارت کرو قبرون کی پس تحقیق زیارت کرنا بے رغبت کرتا ہے دنیا سے اور یاد دلاتا ہے
آخرت کو نقل کی یہ ابن ماجہ نے **ف** بے رغبت کرتا ہے دنیا سے کہ جب انجام کار یہ ہے تو اس مین دل لگانا بیجا ہے اور یاد دلاتا ہے

آخرت کو کہ سوائے اس عالم کے ایک عالم اور ہے کہ وہاں جانا اوس سے معلوم ہوا کہ قبروں میں جا کر نظر عبرت سے دیکھے اور موت یاد کرے کہ یاد کرنا موت کا توڑنے والا
لذتوں کا ہے اور آسان کرنے والا کدورتوں کا ۔ع۔ح وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَعَنَ زَوَّارَاتِ الْقُبُوْرِ
رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِیُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَقَالَ التِّرْمِذِیُّ هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ وَقَالَ قَدْ رَاٰی بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ اَنَّ هٰذَا كَانَ قَبْلَ اَنْ یُّرَخِّصَ
النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْ زِیَارَةِ الْقُبُوْرِ فَلَمَّا رَخَّصَ دَخَلَ فِیْ رُخْصَتِهِ الرِّجَالُ وَالنِّسَاءُ وَقَالَ بَعْضُهُمْ اِنَّمَا كُرِهَ زِیَارَةُ الْقُبُوْرِ
لِلنِّسَاءِ لِقِلَّةِ صَبْرِهِنَّ وَكَثْرَةِ جَزَعِهِنَّ تَمَّ كَلَامُهُ ۱ه روایت ہے ابی ہریرہ سے یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے لعنت فرمائی عورتوں
بہت زیارت کرنے والیوں قبروں کی کو روایت کی یہہ احمد و ترمذی اور ابن ماجہ نے اور کہا ترمذی نے یہہ حدیث حسن صحیح ہے اور کہا ترمذی نے کہ گئے ہیں بعضے
اہل علم اسپر کہ تحقیق یہہ یعنی لعن کرنا تھا پہلے اسکے کہ اجازت دیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم بیچ زیارت کرنے قبروں کے پس جبکہ اجازت دی
داخل ہوئے بیچ اجازت کے مرد و عورت اور کہا بعضے عالموں نے سوای اسکے نہیں کہ مکروہ جانا حضرت نے زیارت کرنا قبروں کا عورتوں کے لیے
واسطے کم صبر کرنے اونکے کے اور بہت جزع فزع کرنے اون کی کے تمام ہوا کلام ترمذی کا وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ اَدْخُلُ بَیْتِیَ
الَّذِیْ فِیْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَاِنِّیْ وَاضِعٌ ثَوْبِیْ وَاَقُوْلُ اِنَّمَا هُوَ زَوْجِیْ وَاَبِیْ فَلَمَّا دُفِنَ عُمَرُ مَعَهُمْ فَوَاللّٰهِ مَا
دَخَلْتُهُ اِلَّا وَاَنَا مَشْدُوْدَةٌ عَلَیَّ ثِیَابِیْ حَیَاءً مِّنْ عُمَرَ رَوَاهُ اَحْمَدُ اور روایت ہے عائشہ سے کہ کہا تھی میں داخل ہوتی اپنے گھر میں
کہ اوس میں مدفون تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم یعنی اور ابو بکر بھی مدفون تھے اوس حالت میں کہ تحقیق میں رکھتی یعنی اوتارتی بدن سے کپڑا اپنا یعنی
چادر اور کہتی میں یعنی اپنے دل میں سوائے اسکے نہیں شان یہہ ہے کہ مدفون ہیں خاوند میرے یعنی حضرت اور باپ میرا یعنی ابو بکر اور دونو
اجنبی نہیں ہیں پس جبکہ دفن کیے گئے عمر رضی اللہ عنہ ساتھ اونکے یعنی اوس مکان میں پس قسم ہے اللہ کی نہیں داخل ہوتی میں گھر میں مگر میں باندھی
ہوئی ہوتی اپنے پر کپڑے اپنے واسطے حیا کے عمر سے کہ وہ اجنبی تھے روایت کی یہہ احمد نے ف اس میں دلیل ہے اسپر کہ لحاظ میت
کا کرے وقت زیارت کے مانند لحاظ اوسکی کے حالت حیات اوسکی میں اور شرح الصدور میں روایت ہے عقبہ بن عامر صحابی سے کہا کہ اگر دونوں
میں آگ یا پانوں رکھوں تیزی تلوار کی پر یہانتک کہ کٹ جاوے پانوں میرا محبوب تر ہے طرف میرے اس سے کہ چلوں میں کسی شخص کی
قبر پر اور برابر ہے میرے نزدیک کہ قبروں میں بول و براز کروں میں یا بازار میں سامنے لوگوں کے کہ لوگ دیکھتے ہوں اور ابن ابی الدنیا
نے سیم بن عنیر سے روایت کی ہے کہ وہ گذرے ایک مقبرہ پر اوس حال میں کہ اونکو زور کا پیشاب لگا ہوا تھا پس کہا لوگوں نے اونکو کہ اترکر
پیشاب کرلو کہا سبحان اللہ قسم ہے اللہ کی میں حیا کرتا ہوں مردوں سے جیسے کہ حیا کرتا ہوں زندوں سے انتہی تمام ہوئی کتاب الصلوۃ فضل و کرم
خدا تعالی کے سے صلی اللہ علی خیر خلقہ محمد و آلہ و اصحابہ اجمعین لا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم ۔ع۔ح

كِتَابُ الزَّكٰوةِ

کتاب بیچ بیان زکوۃ کے ف زکوۃ نماز کے ساتھ مذکور ہے کلام مجید میں بیاسی جگہ پس یہہ دلیل ہے اوپر کمال اتصال کے ان دونوں میں اور فرض کی گئی
ہے زکوۃ دوسرے سال ہجری میں پہلے رمضان کے اور نہیں واجب ہے یہہ انبیا پر بالاجماع اور زکوۃ کے معنی ہیں بڑھنا اور پاک کرنا پس لی جاتی
ہے زکوۃ اس لیے کہتے ہیں کہ اس سے مال بڑھتا ہے اور پاک ہوتا ہے بسبب نکلنے حق غیر کے یعنی فقرا کے اوس سے اور بڑھتا ہے ثواب دینے والے کا اور
پاک ہوتا ہے وہ گناہوں سے اور زکوۃ کو صدقہ بھی کہتے ہیں اس لیے کہ دلیل ہے دینے والے کی صدق پر بیچ دعوی صحت ایمان کے اور صدقہ فطر
واجب کیا گیا دوسرے سال ہجری میں اور زکوۃ فرض کی گئی مکہ میں بالاجمال اور بیان کی گئی مفصل مدینہ میں اور منکر زکوۃ کا کافر ہوتا ہے اور تارک
اوسکا گنہگار ہے قتل کیا جاوے نہ دیوے اگر اسکا کذا فی محیط السرخسی اور واجب ہوتی ہے علی الفور وقت تمام ہونے سال کے یہانتک کہ گنہگار

ہوتا ہو تو اوسکی تاخیر سے بلا عذر تو بروایت رازی مین ہو کہ حل التراخی سے مرنا تک گنہگار ہوتا ہے نزدیک موت کے اور صحیح تر اول ہی ہو کذا فی
النہایۃ اور زکوۃ فرض ہو مسلمان حر عاقل بالغ مالک نصاب پر کہ برس دن تک ملک مین رہا اور فارغ ہو دین سے اور حاجت اصلی سے اور نامی ہو
خواہ حقیقۃً ہو خواہ تقدیراً اور ملکیت کامل ہو اوس مین پس نہین واجب ہے کافر پر اور نہ غلام پر اور نہ دیوانہ پر اور نہ لڑکے پر اور نہ اوس مالک نصاب پر
کہ برس گذرے اوسپر اور اگر اول سال اور آخر سال مالک نصاب کا ہوا اور درمیان مین نقص ہو تو زکوۃ دینی آویگی اس لیے کہ یہہ بھی ساری ہی سال کے حکم مین
ہو اور نہین فرض ہے زکوۃ قرضدار پر قرض کی قدر مین لیکن اگر زیادہ ہو مال قرض سے اور پہنچے حد نصاب کو واجب ہوگی اوس مین زکوۃ
اور قرض مین یہہ بھی قید ہو کہ بندون مین سے کوئی مطالبہ اوسکا کر سکے پس دین نذر اور کفارات اور فطرہ اور مانند اوسکی کا مانع وجوب زکوۃ
کا نہین اس لیے کہ انمین مطالبہ بندون مین سے کسیکو نہین پہنچتا اور دین زکوۃ کا کہ حاکم کو اوسکا مطالبہ پہنچتا ہو اللہ تعالی کی طرف سے
بھی مانع ہے وجوب زکوۃ کا اور حاکم کو مطالبہ پہنچتا ہے مالی ظاہری مین یعنی مواشی مین اور مال تجارت مین کہ شہر مین لا دے یا شہر سے
لیجاوے اور نقدی مین اور مال تجارت مین کہ شہر مین تجارت کرتا ہو مطالبہ نہین پس دین اول مانع وجوب زکوۃ کا ہو اور دوسرا نہین اور اگر
عورت تقاضا مہر کا کرتی ہو مانع ہے والا نہین اور بحر الرائق وغیرہ مین ہے کہ دین مانع ہے زکوۃ کا اور صدقہ فطر کا اور یہی مذہب معتمد
ہے اور دین مطلق مانع ہو خواہ معجل ہو یا موجل اگرچہ مہر ہو یکہ ہو موجل طلاق تک یا موت تک اور بعضون نے کہا کہ مہر موجل مانع نہین ہے
اس لیے کہ کوئی مطالبہ اسکا نہین کرتا عادۃً بخلاف معجل کے اور بعضون نے کہا کہ اگر ہو خاوند ارادہ رکھنے والا ادا کا تو مانع ہوتا ہے
والا نہین اس لیے کہ وہ نہین گنا جاتا ہے دین کذا فی غایۃ البیان انتہی اور عورت اعتبار کیجاتی ہو غنیہ بسبب مہر کے جبکہ ہو خاوند تونگر یہہ
صاحبین کے نزدیک ہو اور بموجب قول اخیر ابی حنیفہ رح کے نہین اعتبار کیجاتی ہے غنیہ بسبب اسکے کہ کہا گیا ہے کہ یہہ اختلاف درمیان انکے مہر
معجل مین ہو اور بسبب مہر موجل کے نہین اعتبار کی جاتی ہے غنیہ اتفاقاً اور یہہ جو کہا کہ وہ نصاب فارغ ہو حاجت اصلی سے مراد حاجت اصلی سے
گھر رہنے کا اور کپڑے بدن کے اور اسباب گھر کا اور جانور سواری کا اور غلام خدمت کا اور ہتھیار استعمال کے اور کتابین علم کی اہل علم کے لیے
اور اوزار حرفہ کے اہل حرفہ کے لیے پس مثلاً اگر ایک نے مکان لیا نیت تجارت سے اور پھر اوس مین رہنے لگا زکوۃ اوس مین نہین واجب
اور اگر مکان نیت تجارت سے لیا اور فارغ ہو اسکے رہنے سے اوس مین زکوۃ واجب ہے اسیطرح اور چیزونکو سمجھ لے اور اگر مکان یا غلام
وغیرہ فارغ ہون اسکی حاجت سے اور ساتھ نہین نیت تجارت کی ہو تو زکوۃ اون مین واجب نہین اور یہہ جو کہا کہ ملکیت کامل ہو مراد اس سے یہہ ہے
کہ مالک ہو اصل اوس چیز کا اور تصرف کا پس مکاتب پر زکوۃ فرض نہین اس لیے کہ مالک ہے تصرف کا نہ اصل اوس چیز کا اور مال ضمار مین بھی
زکوۃ نہین اس لیے کہ اصل اوس چیز کا مالک ہے اور اوسکے تصرف مین نہین اور مال ضمار اوسکو کہتے ہین کہ اوس تک آدمی پہنچ نہ سکے وہ کئی
قسم پر ہے ایک تو وہ مال کہ جاتا رہے اور دوسرا وہ کہ جنگل مین دفن کر کر جگہ اوسکی بھول گیا اور تیسرا وہ کہ دریا مین ڈوب جاوے اور چوتھی وہ کہ
کوئی غصب کر لے اور گواہ نہون اوسپر اور پانچوان وہ کہ ظالم نے بطریق ڈنڈ کے لیا اور چھٹا وہ کہ کوئی قرض لیکر منکر ہو گیا اور گواہ نہون اوسپر
پس اگر ان مالون مین سے کوئی مال ہاتھ لگے تو اوس مین زکوۃ پچھلے دنون کی نہین ہے بخلاف اوس مال کے کہ گھر مین دفن کر کر بھول گیا
وہ جب ملیگا تو پچھلے دنون کی زکوۃ دیوےگا اور بخلاف اوس قرض کے کہ لینے والا اقرار کرتا ہو خواہ لینے والا تونگر ہو خواہ مفلس اور یا انکار
کرتا ہو لیکن گواہ ہون اوسکے اور یا قاضی جانتا ہو اوس مین زکوۃ دینی آویگی اس تفصیل سے کہ اگر وہ قرض بدل مال تجارت کے ہو تو جب پانچوان
حصہ نصاب کا یعنی بقدر ساڑھے دس روپیہ پیسہ ہی کل کی بابت وصول ہون تو پچھلے دنون کی زکوۃ دے اور جو قرض کہ بدل مال تجارت کے نہو

جیسے کپڑے گھر کے پہننے کے یا غلام خدمت کا یا گھر رہنے کا اور اونکا مول ملنے والے کے ذمہ قرض رہا پھر اسمین جب
کی دینی آوے گی کہ بقدر نصاب کے یعنی دوسو درہم کہ جسکے ساڑھے باون روپے سید ہی کل کے ہوتے ہین وصول ہوا اور جو قرض بدلا اور چیز
کے ہو کہ مال نہین جیسے مہر اور وصیت اور بدل خلع وغیرہ کہ اوسمین جب زکوٰۃ دینی آوے گی کہ بقدر نصاب کے وصول ہوا اور برس اوسپر
گذر جاوے یعنی پچھلی زکوٰۃ نہین دینی آوے گی بلکہ اوس برس کی کہ اوسکے قبضہ مین سے دیویگا اور یہہ حکم اوسکو لیے ہی کہ پہلے سے صاحب
نصاب نہوا اور اگر صاحب نصاب ہو پہلے سے تو اوسکے حق مین یہہ مال بمنزلہ مال مستفاد کے ہوگا پہلے مال کے ساتھ اسکی بھی زکوٰۃ
دیگا گذرنا برس کا شرط نہین اور شرط ادا کرنی زکوٰۃ کی یہہ ہے کہ دیتے وقت نیت کرے کہ زکوٰۃ دیتا ہون یا جسوقت زکوٰۃ نکالے اپنا
مین سے اوسوقت نیت کر لے اور اگر سارا مال للہ دے اور نیت نہ کرے زکوٰۃ کی تو زکوٰۃ ساقط ہو جاتی ہی بشرطیکہ کسی اور چیز
کی نیت سے نہ دے اور اگر تھوڑا سا مال دیگا تو جتنا دیا ہی اوسکی زکوٰۃ امام محمدؒ کے نزدیک ادا ہو جائیگی اور امام ابو یوسفؒ کے نزدیک اوس
بھی نہین ادا ہو گی اور مکروہ ہے حیلہ کرنا واسطے ساقط کرنے زکوٰۃ کے اور اگر غلام خریدا تجارت کے لیے پھر نیت کی خدمت
لینے کی تو وہ تجارت کا نہین رہتا خدمت ہی کا ہو جاتا ہی اوس مین زکوٰۃ نہین اور اگر خدمت کی نیت سے لیا اور پھر تجارت کی نیت کی
تو تجارت کا نہین ہو جاتا جبتک کہ بیچ نہین جب بیچے گا تو اوسکے مول مین زکوٰۃ دینی آوے گی اور نصاب زکوٰۃ اوسقدر مال کو کہتے مین کہ
اوس مین زکوٰۃ دینی واجب ہو اور اوس سے کم مین نہو مثلاً چاندی یا مال تجارت کا دوسو درہم کی قدر ہو چنانچہ آگے اسکے نصاب
حدیثون مین مذکور ہین اور نصاب دو طرح کی ہوتی ہے نامی اور غیر نامی یعنی بڑھنے والی اور نہ بڑھنے والی پھر نامی دو قسم ہی حقیقی اور تقدیری
حقیقی مال سوداگری کا ہے کہ نفع سے بڑھتا ہے اور جانور کہ بسبب بچونکے بڑھتے ہین اور تقدیری سونا چاندی کہ ظاہر مین نہ بڑھتا مگر
لیکن صلاحیت رکھتا ہے بڑھنے کی اور غیر نامی جیسے مکان اور اسباب سوای حاجت اصلی کے پھر نصاب نامی کے ہونے سے زکوٰۃ دینی فرض
ہوتی ہے اور زکوٰۃ یعنی اور نذر کا لینا اور اور صدقات واجبہ کا لینا نہین درست ہوتا اور صدقہ فطر کا دینا اور قربانی کا کرنا واجب ہوتا
اور غیر نامی پر زکوٰۃ دینی نہین آتی مگر زکوٰۃ کا مال اور نذر کا اور اور صدقات واجبہ کا لینا نہین درست ہوتا اور صدقہ فطر کا دینا اور قربانی
کا کرنا واجب ہوتا ہی ع ج ب ح منتقی الابحر وبحر و درمختار و عالمگیری و مولانا

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

فصل پہلی عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ
اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بَعَثَ مُعَاذًا اِلَی الْیَمَنِ فَقَالَ اِنَّکَ تَاْتِیْ قَوْمًا اَھْلَ کِتٰبٍ فَادْعُھُمْ اِلٰی شَھَادَۃِ اَنْ
لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ فَاِنْ ھُمْ اَطَاعُوْا لِذٰلِکَ فَاَعْلِمْھُمْ اَنَّ اللّٰہَ قَدْ فَرَضَ عَلَیْھِمْ خَمْسَ صَلَوٰتٍ فِی الْیَوْمِ
وَاللَّیْلَۃِ فَاِنْ ھُمْ اَطَاعُوْا لِذٰلِکَ فَاَعْلِمْھُمْ اَنَّ اللّٰہَ قَدْ فَرَضَ عَلَیْھِمْ صَدَقَۃً تُؤْخَذُ مِنْ اَغْنِیَائِھِمْ فَتُرَدُّ عَلٰی فُقَرَائِھِمْ
فَاِنْ ھُمْ اَطَاعُوْا لِذٰلِکَ فَاِیَّاکَ وَکَرَائِمَ اَمْوَالِھِمْ وَاتَّقِ دَعْوَۃَ الْمَظْلُوْمِ فَاِنَّہٗ لَیْسَ بَیْنَھَا وَبَیْنَ اللّٰہِ حِجَابٌ مُتَّفَقٌ
عَلَیْہِ روایت ہی ابن عباس سے یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بھیجا معاذ کو یمن کی طرف یعنی امیر یا قاضی بنا کر اور فرمایا تحقیق تو
جاتا ہی ایک قوم اہل کتاب کے پاس یعنی یہود و نصاری پاس پس بلا اونکو طرف گواہی دینے اسکی کہ نہین کوئی معبود مگر اللہ اور تحقیق محمد رسول اللہ کے
ہین پس اگر اونھون نے مان لیا اسکو پس خبر دے اونکو کہ اللہ نے فرض کین ہین اون پر پانچ نمازین دن رات مین پھر اگر مانا اونھونے
پس خبر دار کر اونکو کہ اللہ نے فرض کی ہی اون پر زکوٰۃ لیجاوے اونکے غنیون سے یعنی جو کہ مالک نصاب کے ہین اور دیجاوے اون کے فقیرون کو پھر
اگر مانین اسکو پس بچ تو لینے اچھے مال اونکے سے یعنی چھانٹ کر اچھا مال اونکا نہ لیجو بلکہ اونکے مال کو تین حصہ کیجیو اچھا برا بیچ کا زکوٰۃ مین

مال لیجا اور بچ تو بددعا مظلوم کے سے یعنی زکوۃ کے لینے مین اور ان چیزون مین یعنی نہ لے وہ چیز کہ واجب نہین اوسپر یا اندازہ دیا اوسکو زیادہ
بددعا کرے اسواسطے کہ نہین درمیان دعا مظلوم کے اور درمیان قبول کرنے اللہ کے اوسکو کوئی پردہ روایت کی یہہ بخاری اور مسلم نے **ف**
اہل کتاب کے پاس ان مشرک اور ذمی بھی تھے مگر غلبہ اہل کتاب ہی کا تھا اس لیے اونہین کو ذکر کیا اور کہا ابن ملک نے کہ یہہ حدیث دلالت کرتی
ہے اسپر کہ واجب ہے بلانا کفار کو طرف اسلام کے پہلے لڑنیکے لیکن یہہ جب ہے کہ نہ پہنچا اونکو دعوت یعنی بلانا طرف اسلام کے اور جبکہ پہنچ جاوے
اونکو دعوت پس نہین واجب بلکہ مستحب ہے ع۔ **وعن ابي هريرة** قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ما من صاحب
ذهب ولا فضة لا يؤدي منها حقها الا اذا كان يوم القيمة صفحت له صفائح من نار فاحمي عليها في نار جهنم
فيكوى بها جنبه وجبينه وظهره كلما بردت اعيدت له في يوم كان مقداره خمسين الف سنة حتى يقضى
بين العباد فيرى سبيله اما الى الجنة واما الى النار اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین کوئی
سونا رکھنے والا اور نہ چاندی رکھنے والا کہ نہ ادا کرے اوس سے حق اوسکا کہ زکوۃ ہے مگر جب کہ ہوگا دن قیامت کا بنائے جاوینگے واسطے اوسکے تختے آگ کے
یعنی تختے سونے چاندی کے بنین گے لیکن آگ مین ایسے گرم کیے جاوینگے کہ گویا آگ کے ہوگئے جیسا کہ فرمایا پس گرم کیے جاوینگے بیچ
آگ دوزخ کے پس داغ دیے جاوینگے ساتھ اون تختون کے پہلو اوسکے اور پیشانی اوسکی اور پیٹھ اوسکی جبکہ ٹھنڈے کیے جاوینگے یعنی بدن سے
اور ڈالے جاوینگے آگ مین پھر لائے جاوینگے یعنی جبکہ ٹھنڈے ہوجاوینگے تو آگ مین ڈالے جاوینگے گرم کرنیکے لیے اور نکالکر پھر داغ دینگے
ہمیشہ یون ہی کرتے رہینگے اوس دن مین کہ ہے مقدار اوسکے پچاس ہزار برس کی یہانتک کہ حکم کیا جاوے درمیان بندون کے پس دیکھے راہ اپنی
یا طرف بہشت کی یا طرف دوزخ کے **ف** مقدار اوسکی پچاس ہزار برس کی یعنی کافرون کو دن قیامت کا ایسا دراز معلوم ہوگا اور باقی گنہگارون
کو دراز معلوم ہوگا بقدر گناہ اونکی کے اور مومن کامل کو وہ دن بقدر دو رکعتون نماز کے معلوم ہوگا اور دیکھے راہ اپنی یا طرف بہشت کی یعنی اگر
اوسکو اور گناہ نہوگا سواے اسکے اور یہہ عذاب گناہ ترک زکوۃ کا جھاڑ دیگا داخل بہشت مین ہوگا اور یا طرف دوزخ کے یعنی اگر اوسکے
اور گناہ ہوگا سواے اسکے یا اس عذاب سے گناہ ترک زکوۃ کا نہ جھڑیگا داخل دوزخ مین ہوگا اور یہانتک کہ حکم کیا جاوے درمیان بندون کے اس مین اشارہ
ہے طرف اسکے کہ زکوۃ نہ دینے والے عذاب مین ہونگے اور باقی خلق حساب مین ہے قيل يا رسول الله فالابل قال ولا صاحب ابل لا يؤدي
منها حقها ومن حقها حلبها يوم وردها الا اذا كان يوم القيمة بطح لها بقاع قرقر اوفر ما كانت لا يفقد منها
فصيلا واحدا تطؤه باخفافها وتعضه بافواهها كلما مر عليه اولاها رد عليه اخراها في يوم كان مقداره خمسين
الف سنة حتى يقضى بين العباد فيرى سبيله اما الى الجنة واما الى النار کہا گیا یا رسول اللہ یہہ حکم نقد کا ہے اور
اونٹونکا کیا حکم ہے یعنی اونکی زکوۃ نہ دے تو کیا عذاب ہوگا فرمایا نہین کوئی مالک اونٹ کا کہ نہ ادا کیا ہو اون مین سے حق اونکا یعنی زکوۃ
اور اونکے بعضے حق اونکے سے دودھ دوہنا ہے دن پانی پلانے اونکی کے مگر جس وقت کہ ہوگا دن قیامت کا منہہ کے بل گرا دیا جاویگا مالک اونٹ
کا روبرو اونٹون کے بیچ میدان ہموار کے اوس حالت مین کہ ہونگے اونٹ کامل تر گنتی مین اور موٹاپے مین نہ کم کریگا مالک اونٹ کا اون مین
سے ایک بچہ اونٹ کو یعنی سب اونٹ اوسکے وہان موجود ہوسنگے حتی کہ سب بچے بھی ساتھ ہون گے اور اونٹ کے اور اونٹ خوب فربہ ہو سنگے
تا روندنے مین تکلیف زیادہ ہو کچلیں گے اوسکو ساتھ پانون اپنی کے اور کاٹین گے اوسکو ساتھ دانتون اپنی کے جبکہ گذریگی اوسپر پہلی جماعت
لائی جاویگی اوسپر پچھلی جماعت یعنی اسیطرح سے چلا جاویگا کہ ایک قطار کے پیچھے دوسری قطار اونٹون کی چلیگی اوس دن مین کہ ہے مقدار

اوسکی پچاس ہزار برس کی یہانتک کہ حکم کیا جاویگا درمیان بندون کے پس دیکھیگا راہ اپنی طرف بہشت کی اور یا طرف دوزخ کے **ف** دودھ دوہنا
اون پانی پلانے کے تیسرے دن یا چوتھے دن اونٹونکو پانی پلانے جاتے ہین تو عرب مین معمول تھا کہ لوگ پانی پر جمع ہوتے تھے اور
انکے تھنون کے اونکو دودھ دھوکر پلاتے تھے پس حق واجب ہونیکا اگرچہ وہی زکوۃ ہو لیکن منجملہ حقوق اونکے سے حق مستحب بھی ہے کہ جب ان
اونٹ پانی پینیکو جاوین تو دودھ دوہکر مسکینون کو پلاوے پس ہے یہی مستحب لیکن از راہ مروت اور ادائے شکر حق کے گویا کہ حکم واجب کا ہے کہ تاکید
اس لیواسطے فرمایا کہ ظاہر حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ بسبب اس حق کے بھی عذاب ہوگا ع ح **قِيلَ** يَا رَسُولَ اللّٰهِ فَالْبَقَرُ
وَالْغَنَمُ قَالَ وَلَا صَاحِبُ بَقَرٍ وَلَا غَنَمٍ لَا يُؤَدِّي مِنْهَا حَقَّهَا إِلَّا إِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ بُطِحَ لَهَا بِقَاعٍ قَرْقَرٍ لَا يَفْقِدُ مِنْهَا
شَيْئًا لَيْسَ فِيهَا عَقْصَاءُ وَلَا جَلْحَاءُ وَلَا عَضْبَاءُ تَنْطَحُهُ بِقُرُونِهَا وَتَطَؤُهُ بِأَظْلَافِهَا كُلَّمَا مَرَّ عَلَيْهِ أُولَاهَا رُدَّ عَلَيْهِ
أُخْرَاهَا فِي يَوْمٍ كَانَ مِقْدَارُهُ خَمْسِينَ أَلْفَ سَنَةٍ حَتَّى يُقْضَى بَيْنَ الْعِبَادِ فَيَرَى سَبِيلَهُ إِمَّا إِلَى الْجَنَّةِ
وَإِمَّا إِلَى النَّارِ کہا گیا یا رسول اللہ کیا حال ہوگا مالک گایون کا اور مالک بکریکا فرمایا اور نہین مالک گایون کا اور نہ مالک بکریکا کہ ادا
کرے اونسے حق اونکا مگر جسوقت ہوگا دن قیامت کا ڈالا جاویگا میدان ہموار مین نہ کم کریگا اون مین سے کچھ نہ ہوگی اونمین کوئی بکری
گائین کہ مڑی ہون سینگ اوسکے اور نہ منڈے اور نہ سینگ ٹوٹی یعنی سبہون کے سینگ سلامت ہونگے تا خوب سینگ مارین گے اوسکو ساتھ
سینگون اپنی کے اور کچلین گے اوسکو ساتھ کھرون اپنی کے جب گذریگی اوسپر پہلی جماعت لائی جاویگی اوسپر پچھلی جماعت اوس دن مین کہ ہوگی مقدار
اوسکی پچاس ہزار برس کی یہانتک کہ حکم کیا جاویگا درمیان بندون کے پس دیکھیگا راہ اپنی یا طرف بہشت کی اور یا دوزخ کے **قِيلَ** يَا رَسُولَ اللّٰهِ
فَالْخَيْلُ قَالَ فَالْخَيْلُ ثَلَاثَةٌ هِيَ لِرَجُلٍ وِزْرٌ وَهِيَ لِرَجُلٍ سِتْرٌ وَهِيَ لِرَجُلٍ أَجْرٌ فَأَمَّا الَّتِي هِيَ لَهُ وِزْرٌ فَرَجُلٌ رَبَطَهَا رِيَاءً
وَفَخْرًا وَنِوَاءً عَلَى أَهْلِ الْإِسْلَامِ فَهِيَ لَهُ وِزْرٌ وَأَمَّا الَّتِي هِيَ لَهُ سِتْرٌ فَرَجُلٌ رَبَطَهَا فِي سَبِيلِ اللّٰهِ ثُمَّ لَمْ يَنْسَ حَقَّ اللّٰهِ
فِي ظُهُورِهَا وَلَا رِقَابِهَا فَهِيَ لَهُ سِتْرٌ وَأَمَّا الَّتِي هِيَ لَهُ أَجْرٌ فَرَجُلٌ رَبَطَهَا فِي سَبِيلِ اللّٰهِ لِأَهْلِ الْإِسْلَامِ فِي مَرْجٍ وَرَوْضَةٍ
فَمَا أَكَلَتْ مِنْ ذٰلِكَ الْمَرْجِ أَوِ الرَّوْضَةِ مِنْ شَيْءٍ إِلَّا كُتِبَ لَهُ عَدَدَ مَا أَكَلَتْ حَسَنَاتٌ وَكُتِبَ لَهُ عَدَدَ أَرْوَاثِهَا وَأَبْوَالِهَا
حَسَنَاتٌ وَلَا تَقْطَعُ طِوَلَهَا فَاسْتَنَّتْ شَرَفًا أَوْ شَرَفَيْنِ إِلَّا كَتَبَ اللّٰهُ لَهُ عَدَدَ آثَارِهَا وَأَرْوَاثِهَا حَسَنَاتٍ وَلَا مَرَّ بِهَا
صَاحِبُهَا عَلَى نَهْرٍ فَشَرِبَتْ مِنْهُ وَلَا يُرِيدُ أَنْ يَسْقِيَهَا إِلَّا كَتَبَ اللّٰهُ لَهُ عَدَدَ مَا شَرِبَتْ حَسَنَاتٍ کہا گیا یا رسول اللہ کیا
حکم ہے گھوڑونکا فرمایا پس گھوڑے تین طرح کے ہوتے ہین ایک تو ہوتے ہین آدمی کے لیے سبب گناہ کے اور ایک ہوتے ہین آدمی کے لیے پردہ اور ایک ہوتے ہین آدمی
کے لیے سبب ثواب کے پس وہ گھوڑے کہ واسطے اوسکے سبب گناہ کے ہین پس گھوڑے اوس شخص کے ہین کہ باندھا اونکو ریا اور فخر کے لیے اور واسطے دشمنی کے
اہل اسلام کی پس یہ گھوڑے اوسکے لیے سبب گناہ کے ہین اور وہ گھوڑے کہ اوسکے لیے پردہ ہین پس گھوڑے اوس شخص کے ہین کہ باندھا اونکو راہ خدا
مین پھر نہ بھولا حق اللہ کا بیچ پیٹھون اونکی کے اور نہ گردنون اونکی کے پس گھوڑے اوسکے لیے پردہ ہین اور وہ گھوڑے کہ اوسکے لیے موجب ثواب کے
ہین پس گھوڑے اوس شخص کے ہین کہ باندھا اونکو راہ خدا مین اہل اسلام کے لیے بیچ چراگاہ کے اور سبزی کے پس نہین کھاتے ہین اوس چراگاہ
یا سبزی سے کچھ مگر لکھی جاتی ہین اوسکے لیے نیکیان بقدر گنتی اوس چیز کے کہ کھائی یعنی گھاس وغیرہ اور لکھی جاتے ہین اوسکے لیے بمقدار گنتی
لید اونکی کے اور پیشاب اونکی کے نیکیان یعنی اس لیے کہ یہ چیزین بھی اوسکی باعث زندگی کے ہین اور نہین توڑتی وہ گھوڑے رسی یعنی رسّا
اپنی کو پھر دوڑے تو [illegible]

چوکر سے قید ہوتی اور نہیں گذرتا اون کو مالک اوسکا سیرابی پس ہوئی اوس نہر اور نہیں ارادہ کرتا تھا کہ پلادے اونکو مگر کہ لکھتا ہے اللہ تعالی واسطے اوسکے
نیکیان موافق گنتی اوس چیز کے کہ پیا ف یعنی وہ نیت پانی پلانیکی نہیں رکھتا تھا بلکہ بغیر قصد اوسکی کے پانی پیا اوسکا یہ ثواب ہے گا پس اگر قصد
کرکے پلاوے گا کیا کچھ ثواب پاویگا آور اوپر جو فرمایا پس گھوڑی کو کہ اسکو جواب علی اسلوب الحکیم کہتے ہین یعنی گویا حضرت نے فرمایا کہ مت پوچھ حال نر خر کا حق
واجب گھوڑون کا بلکہ پوچھ وہ بھی اور جو کچھ کہ پہنچتا ہے نفع اور ضرر اونکو پالنے والے کو اور پایک تین قسم ہین آدمی کے لیے پردہ کہ اون سے پردہ آدمی کا
ڈھکا رہتا ہے لوگ نہین جانتے کہ فقیر محتاج ہے اور محفوظ رکھتی ہین اوس کو سوال اور اظہار حاجت سے روبرو لوگون کے اور ریا اور فخر کیلیے یعنی لوگون کی دکھاوے کو کہ دیکھین
حشمت اسکی اور جانین کہ یہ مجاہد ہے اور واقع مین ایسا نہین اور فخر سے مراد یہ ہے کہ گھوڑا پالے اس نیت سے کہ اپنے سوا اوروں پر فخر اپنا بیان
کرے نگا اور اوسکے آگے دوسری قسم مین جو کہا راہ خدا مین تو مراد اس سے جہاد نہین ہے بلکہ مراد یہ ہے کہ اچھی نیت سے باندھے کہ اللہ
کی فرمان برداری مین کام آوین یعنی اپنی سواری کے لیے باندھتا حاجتون مشروع کے لیے سوار ہووے اور فقر و احتیاج اپنی لوگون سے
چھپاوے جیسا کہ اور روایت مین آیا ہے ربطها تغنیا وتعففا یعنی باندھے گھوڑی غنا حاصل کرنیکے لیے اور بچنے کے لیے مانگنے سے یعنی بوجہ
چڑھ کر سوداگری کے لیے جاوے یا کھیتی پر اور وقت جانے وان کر اور اور کسی ضرورت کی کسی سے مانگنا نہ پڑے بس ہوگا وہ پردہ کہ محفوظ رکھیگا سوال
و اظہار حاجت سے اور راہ خدا سے یہ مراد اس لیے لی کہ تا تکرار نہ لازم آوے کہ تیسری قسم مین راہ خدا سے جہاد مراد ہے اور نہ بھولا حق اللہ کا بیچ پیٹھون
اونکی کے یعنی سوار ہوا اون پر اچھے کامون کے لیے اور مانگے دیا سواری کو لیے اور گھوڑیون پر چھوڑنے کے لیے اور نہ گردنون اونکی کے
یعنی زکوۃ اون کی ادا کی آور شافعیہ کہتے ہین کہ مراد یہ ہے کہ خبرگیری اون کی کے ساتھ گھانس و دانہ وغیرہ کی اور دور کیا ضرر اون سے اور یہ
اختلاف اس لیے ہے کہ ہمارے نزدیک گھوڑون مین زکوۃ ہے اگر جنگل مین چرین پھر گھوڑون والا مختار ہے کہ ہر گھوڑی پیچھے ایک دینار دیوے
یا قیمت مشخص کرے اونکی اور ہر دو سو درہمون مین سے پانچ درہم دیوے جیسا کہ حساب زکوۃ کا ہے اور شافعی اور صاحبین کے نزدیک گھوڑون
مین زکوۃ نہین ہے دلیل اون کی یہ حدیث ہے کہ فرمایا حضرت نے نہین مسلمان پر اوسکے غلام مین اور گھوڑی مین صدقہ اور دلیل ابو حنیفہ کی
یہ حدیث ہے کہ فرمایا حضرت نے ہر گھوڑی سے کہ جنگل مین چرے ایک دینار ہے اور قیمت مشخص کرنی گھوڑی کی روایت کی گئی ہے حضرت عمر
سے اور شافعی نے جو حدیث روایت کی ہے اوپر گھوڑی غازی کے محمول ہے کہ سوار ہوتا ہو اوسپر اور ایسے ہی غلام خدمت کرنیوالا مراد ہے
اور راہ خدا مین واسطے اہل اسلام کے کہ جہاد کرے اون پر اور مسلمانون کو دے تا سوار ہو کر جہاد کرین ع ح **قِيلَ** يَا رَسُولَ اللهِ
فَالْحُمُرُ قَالَ مَا أُنْزِلَ عَلَيَّ فِي الْحُمُرِ شَيْءٌ إِلَّا هٰذِهِ الْآيَةُ الْفَاذَّةُ الْجَامِعَةُ فَمَنْ يَعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا يَرَهُ وَمَنْ يَعْمَلْ
مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا يَرَهُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ کہا گیا یا رسول اللہ کیا ہے حکم گدھون کا فرمایا نہین اوتارا گیا مجھ پر گدھون کے مقدمہ مین
کچھ حکم مگر یہ آیت یکتا جامع سب نیکیون اور بدیون کی پس جو شخص کہ عمل کرے مقدار ایک ذرہ کے بھلائی دیکھیگا اوسکو اور جو شخص کہ عمل کرے
مقدار ایک ذرہ کے برائی دیکھیگا اوسکو روایت کی یہ مسلم نے ف یعنی اگر کسیکو گدھا مانگے دیگا سواری کے لیے واسطے جانیکو نیک کام
کو ثواب پاویگا اور اگر گناہ کے لیے سوار ہونے کو دیگا گنہگار ہوگا ع **وَعَنْهُ** قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
مَنْ آتَاهُ اللهُ مَالًا فَلَمْ يُؤَدِّ زَكٰوتَهُ مُثِّلَ لَهُ مَالُهُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ شُجَاعًا أَقْرَعَ لَهُ زَبِيبَتَانِ يُطَوَّقُهُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ثُمَّ يَأْخُذُ
بِلِهْزِمَتَيْهِ يَعْنِي شِدْقَيْهِ ثُمَّ يَقُولُ أَنَا مَالُكَ أَنَا كَنْزُكَ ثُمَّ تَلَا وَلَا يَحْسَبَنَّ الَّذِينَ يَبْخَلُونَ الْآيَةَ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ
اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جس شخص کو کہ دیا اللہ نے مال پس نہ ادا کی زکوۃ اوسکی بنایا جائیگا

اوسکے لیے مال اوسکا دن قیامت کو سانپ گنجا واسطے اوسکے ہونگے دو نقطے سیاہ آنکھون پر بطور طوق کے ڈالا جاویگا وہ سانپ اوسکی
گردن مین دن قیامت کو پھر پکڑیگا دونو طرفین منہ اوسکے کی یعنی دونو باچھین اوسکی پھر کہیگا مین ہون مال تیرا مین ہون گنج تیرا پھر
پڑھی یہہ آیت اور نہ گمان کرین وہ لوگ کہ بخل کرتے ہین آخر آیت تک روایت کی یہہ بخاری نے **ف** سانپ گنجا یعنی اوسکے سر کے
بال جھڑ گئے ہونگے یہہ علامت ہے بہت زہریلے ہونے اور درازی عمر اوسکی کی اور آیہ حضرت نے سند کے لیے پڑھی کہ سنو اللہ تعالی کی بھی یہی
فرمایا ہے ساری آیت یون ہے وَلَا يَحْسَبَنَّ الَّذِينَ يَبْخَلُونَ بِمَا آتَاهُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهِ هُوَ خَيْرًا لَّهُمْ بَلْ هُوَ شَرٌّ لَّهُمْ سَيُطَوَّقُونَ مَا بَخِلُوا بِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ یعنی
اور نہ گمان کرین وہ لوگ کہ بخل کرتے ہین ساتھ اوس چیز کو کہ دی اونکو اللہ نے فضل اپنے سے یعنی مال بلکہ وہ بہتر ہے اون کے
لیے بلکہ برا ہے اونکے لیے قریب ہے کہ طوق ڈالے جاوینگے اوس چیز کا کہ بخل کرتے ہین ساتھ اوسکے دن قیامت کو یعنی وہ مال
طوق ہوکر پڑیگا گردنون مین انکی **وَعَنْ** اَبِيْ ذَرٍّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا مِنْ رَجُلٍ يَكُوْنُ لَهٗ اِبِلٌ اَوْ بَقَرٌ
اَوْ غَنَمٌ لَا يُؤَدِّيْ حَقَّهَا اِلَّا اُتِيَ بِهَا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اَعْظَمَ مَا يَكُوْنُ وَاَسْمَنَهٗ تَطَأُهٗ بِاَخْفَافِهَا وَتَنْطَحُهٗ بِقُرُوْنِهَا كُلَّمَا جَازَتْ
اُخْرٰهَا رُدَّتْ عَلَيْهِ اُوْلٰهَا حَتّٰى يُقْضٰى بَيْنَ النَّاسِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے ابی ذر سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا
نہین کوئی شخص کہ ہون واسطے اوسکے اونٹ یا گائین یا بکریان نہ دے حق اونکا یعنی زکوۃ مگر لائے جاوینگے وہ دن قیامت کے اوس حالت
مین کہ وہ بہت بڑے ہونگے اور بہت موٹی کہ چلین گی اوسکو ساتھ پاؤن اپنے کے اور ماریگی اوسکو ساتھ سینگون اپنے کے جبکہ
گذرین گے آخر اون کے پھر لائے جاوین اوسپر پہلے اونکے یہانتک کہ حکم کیا جاوے درمیان آدمیون کے روایت کی
یہہ بخاری اور مسلم نے **وَعَنْ** جَرِيْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَتَاكُمُ الْمُصَدِّقُ
فَلْيَصْدُرْ عَنْكُمْ وَهُوَ عَنْكُمْ رَاضٍ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے جریر بن عبداللہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جبکہ آوے
تمہارے پاس زکوۃ لینے والا یعنی امام کی طرف سے کہ جسکو ساعی اور عامل کہتے ہین پس چاہیے کہ پھرے تم سے اس حالت مین کہ وہ تم سے راضی ہو
روایت کی یہہ مسلم نے **ف** یعنی زکوۃ پوری ادا کرو تا وہ تم سے راضی جاوے **وَعَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ اَوْفٰى قَالَ كَانَ النَّبِيُّ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَتَاهُ قَوْمٌ بِصَدَقَتِهِمْ قَالَ اللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى اٰلِ فُلَانٍ فَاَتَاهُ اَبِيْ بِصَدَقَتِهِ فَقَالَ اللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى
اٰلِ اَبِيْ اَوْفٰى مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِيْ رِوَايَةٍ اِذَا اَتَى الرَّجُلُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِصَدَقَتِهِ قَالَ اللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَيْهِ
اور روایت ہے عبداللہ بن ابی اوفی سے کہ کہا تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم جسوقت کہ لاتی اونکے پاس قوم زکوۃ اپنی فرماتے یا الہی رحمت بھیج فلانے
شخص کی آل پر پس لایا حضرت کے پاس باپ میرا زکوۃ اپنی پس فرمایا الہی رحمت بھیج ابی اوفی پر روایت کی یہہ بخاری اور مسلم نے اور ایک روایت
مین جسوقت کہ لاتا کوئی شخص نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس زکوۃ اپنی کہتے یا الہی رحمت بھیج اوسپر **ف** دعا کرنے کسیکے لیے ساتھ لفظ صلوۃ
کے تنہا درست نہین سوائے انبیا کے اور انبیا کے ساتھ کسی پر صلوۃ بھیجے تو درست ہے پس حضرت جو زکوۃ لانیوالون پر صلوۃ بھیجتے تھے یہہ خاصہ
حضرت کا ہے اور کو نہین درست مولانا **وَعَنْ** اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ بَعَثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عُمَرَ عَلَى الصَّدَقَةِ
فَقِيْلَ مَنَعَ ابْنُ جَمِيْلٍ وَخَالِدُ بْنُ الْوَلِيْدِ وَالْعَبَّاسُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا يَنْقِمُ ابْنُ جَمِيْلٍ اِلَّا اَنَّهٗ كَانَ
فَقِيْرًا فَاَغْنَاهُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ وَاَمَّا خَالِدٌ فَاِنَّكُمْ تَظْلِمُوْنَ خَالِدًا قَدِ احْتَبَسَ اَدْرَاعَهٗ وَاَعْتُدَهٗ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَاَمَّا الْعَبَّاسُ
فَهِيَ عَلَيَّ وَمِثْلُهَا مَعَهَا ثُمَّ قَالَ يَا عُمَرُ اَمَا شَعَرْتَ اَنَّ عَمَّ الرَّجُلِ صِنْوُ اَبِيْهِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا

بھیجا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے عمر کو یعنی عامل کر کر زکوٰۃ لینے پر پس کہا گیا یعنی خبر دی گئی کہ زکوٰۃ نہ دی ابن جمیل نے اور خالد بن ولید صحابی نے اور عباس نے پس فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں انکار کیا نعمت خدا کا ابن جمیل نے مگر اس سبب سے کہ وہ تھا فقیر پس غنی کیا اوسکو اللہ نے اور رسول اوسکے نے اور خالد پر تحقیق تم ظلم کرتے ہو یعنی اوسواسطے کہ نہیں ہے اوسپر زکوٰۃ اس لیے کہ اوسنے تحقیق وقف کر رکھی ہیں زرہیں اپنی اور سامان لڑائیکا یعنی ہتھیار اور جانور اور اسباب لڑائی کا خدا کی راہ میں یعنی اور تم اوسکو سوداگری مال جانتے ہو اور عباس پس زکوٰۃ اوسکی مجھپر ہے اور مثل اوسکی ساتھ اوسکے پھر فرمایا اے عمر کیا نہیں جانتا تو کہ چچا آدمی کا مانند باپ اوسکی کی ہو یعنی پس عباس کو بجای باپ میرے کی جان اور تعظیم اونکی کر اور ایذا مت دے روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** ابن جمیل پہلے منافق تھا پھر مسلمان ہوا اور محتاج تھا اوسنے حضرت سے التماس دعا کی کی مجھے ثروت ہووے میں شکر گذاری کرونگا پس حضرت نے اوسکے لیے دعا کی اور وہ غنی ہوا پس چاہیے تھا اوسکو شکر کرنا اوسنے کفران نعمت کیا کہ زکوٰۃ کا بھی انکار کیا حضرت نے اوسپر از راہ زجر کے کلام مذکور فرمایا اور غنی کیا اللہ اور رسول اوسکے نے حضرت نے غنی کرنیکو نسبت اپنی طرف اس لیے کیا کہ حضرت کی دعا سے وہ غنی ہوا تھا اور حضرت عباس چچا تھے حضرت کے اونکی زکوٰۃ جو حضرت نے اپنے ذمہ فرمائی سبب اسکا یہ تھا کہ حضرت نے اون سے دوگنی زکوٰۃ لیلی تھی ایک تو اوسی سال کی کہ جسکی مانگتے تھے اور ایک سال آیندہ کی جیسا کہ فرمایا ومثلہا معہا یعنی اور مانند زکوٰۃ حال کے ساتھ اوسکی کہ وہ زکوٰۃ سال آیندہ کی ہو **وَعَنْ** اَبِیْ حُمَیْدِ السَّاعِدِیِّ قَالَ اسْتَعْمَلَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ رَجُلًا مِّنَ الْاَزْدِ یُقَالُ لَہٗ ابْنُ اللُّتْبِیَّۃِ عَلَی الصَّدَقَۃِ فَلَمَّا قَدِمَ قَالَ ھٰذَا لَکُمْ وَھٰذَا اُھْدِیَ لِیْ فَخَطَبَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَحَمِدَ اللّٰہَ وَاَثْنٰی عَلَیْہِ ثُمَّ قَالَ اَمَّا بَعْدُ فَاِنِّیْ اَسْتَعْمِلُ رِجَالًا مِّنْکُمْ عَلٰی اُمُوْرٍ مِّمَّا وَلَّانِیَ اللّٰہُ فَیَاْتِیْ اَحَدُھُمْ فَیَقُوْلُ ھٰذَا لَکُمْ وَھٰذِہٖ ھَدِیَّۃٌ اُھْدِیَتْ لِیْ فَھَلَّا جَلَسَ فِیْ بَیْتِ اَبِیْہِ اَوْ بَیْتِ اُمِّہٖ فَیَنْظُرَ اَیُھْدٰی لَہٗ اَمْ لَا وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِہٖ لَا یَاْخُذُ اَحَدٌ مِّنْہُ شَیْئًا اِلَّا جَآءَ بِہٖ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ یَحْمِلُہٗ عَلٰی رَقَبَتِہٖ اِنْ کَانَ بَعِیْرًا لَّہٗ رُغَآءٌ اَوْ بَقَرًا لَّہٗ خُوَارٌ اَوْ شَاۃً تَیْعَرُ ثُمَّ رَفَعَ یَدَیْہِ حَتّٰی رَاَیْنَا عُفْرَۃَ اِبْطَیْہِ ثُمَّ قَالَ اَللّٰھُمَّ ھَلْ بَلَّغْتُ اَللّٰھُمَّ ھَلْ بَلَّغْتُ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہے ابی حمید ساعدی سے کہ کہا عامل کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے زکوٰۃ لینے پر ایک شخص کو قوم ازد میں سے کہا جاتا تھا اوسکو ابن لتبیہ پس جبکہ آیا ابن لتبیہ یعنی مدینہ میں کہا یعنی مسلمانوں سے کہ اسقدر مال واسطے تمہارے ہے یعنی زکوٰۃ اموال کی ہے مستحق اسکے تم ہو اور اسقدر تحفہ بھیجا گیا ہے میرے لیے پس خطبہ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پس حمد کی اللہ کی اور تعریف کی اوسپر پھر فرمایا بعد حمد و ثنا کے تحقیق میں عامل کرتا ہوں کئی شخصوں کو تم میں سے اوپر کاموں کے اون کاموں میں سے کہ حاکم کیا ہے مجکو اللہ نے پھر آتا ہے ایک اون کا یعنی اون کاموں سے پس کہتا ہے یہ تمہارے لیے ہے اور یہ تحفہ دیا گیا ہے مجکو پس کیوں نہ بیٹھا اپنے باپ کے گھر میں یا اپنی ماں کے گھر میں پس دیکھتا کیا تحفہ بھیجا جاتا ہے اوسکو یا نہیں قسم ہے اوس ذات کی کہ جان میری بیچ ہاتھ قدرت اوسکی کے ہے نہیں لیگا کوئی اوس میں سے کچھ مگر لاویگا اوسکو دن قیامت کے اس حال سے کہ اوٹھائے ہوگا اوسکو اپنی گردن پر یعنی رسوائی کے لیے اگر ہوگا اونٹ ہوگی واسطے اوسکے آواز یا ہوگا بیل ہوگی واسطے اوسکے آواز یا ہوگی بکری آواز کرتی پھر اوٹھائے حضرت نے دونو دست مبارک اپنے یہانتک کہ دیکھی ہمنے سفیدی حضرت کی بغلوں کی یعنی بہت اونچے اوٹھائے ہاتھ پھر فرمایا یا الٰہی تحقیق میں نے پہنچایا یعنی جو تو نے فرمایا تھا یا الٰہی تحقیق میں نے پہنچایا روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** اس کہنے کیا تحفہ بھیجا جاتا ہے یعنی یہ تحفہ کہ بھیجا گیا ہے اوسکے لیے بسبب عاملی کے ہے اگر عامل نہ ہوتا اور گھر میں بیٹھا رہتا تو کاہیکو بھیجتا اس سے معلوم ہوا کہ اگر تحفہ بھیجے کوئی دوست یا قرابتی عامل کا کہ ہمیشہ اوسکے لیے تحفہ بھیجتا تھا نہ بسبب اس عمل کے تو جائز ہے لینا اوسکا جیسا

ہے تو بہ خیانت ہو نہ کہ ہدیہ یا رشوت کہا ہے کہ یعنی یہ میں جانتا ہوں کہ یہ قبول کرنے تھا اس لیے کہ نہیں دیتا ہو اوسکو کوئی
بیٹھ کر اوس گھر میں اوسکو پھوڑے وہ کیونکہ وہ ہدیہ اوسے جائز نہیں تھی ع ۲ ح قَالَ الْخَطَّابِيُّ وَفِي قَوْلِهٖ هَلَّا جَلَسَ فِي بَيْتِ
أَبِيْهِ وَأُمِّهٖ فَيَنْظُرَ أَيُهْدٰى إِلَيْهِ أَمْ لَا دَلِيْلٌ عَلٰى أَنَّ كُلَّ أَمْرٍ يُتَذَرَّعُ بِهٖ إِلٰى مَحْظُوْرٍ فَهُوَ مَحْظُوْرٌ وَكُلُّ دَخِيْلٍ فِي الْعُقُوْدِ يُنْظَرُ هَلْ
يَكُوْنُ حُكْمُهٗ عِنْدَ الْاِنْفِرَادِ كَحُكْمِهٖ عِنْدَ الْاِقْتِرَانِ أَمْ لَا هٰكَذَا فِي شَرْحِ السُّنَّةِ کہا خطابی نے اور بیچ قول اوس کے کہ کیون نہ بیٹھا
گھر مان اپنی کے یا باپ اپنی کے پس دیکھتا کیا تحفہ بھیجا جاتا ہے طرف اوسکی یا نہیں دلیل ہے اسپر کہ جو چیز کہ وسیلہ کیا جاوے ساتھ اوس چیز کے
طرف ایک کام حرام کے پس وہ وسیلہ بھی حرام ہے اور جو عقد داخل ہو بیچ عقدون کے یعنی مثل بیع اور ہبہ اور نکاح اور مانند اوسکی کے دیکھا جاوے
کہ آیا ہے حکم اوسکا نزدیک جدا ہونیکے مانند حکم اوسکی کے وقت نزدیک ہونیکے یا نہیں یعنی پس پہلی بات صحیح ہے اور دوسری نہیں صحیح اسیطرح ہے
شرح سنت مین ف پس جو وسیلہ بھی حرام ہو داخل ہے اسمین قرض کہ حاصل کرے نفع کو اور گھر گرو کیا کہ رہے وہ اوسمین گرو لینے والا بغیر
کرایہ کے اور جانور گرو کیا گیا کہ سوار ہو اوس پر اور فائدہ اوٹھاوے اوس سے بغیر عوض کے اور مثال دوسرے قاعدہ کی یہ ہے کہ بیچی
کسیکے ہاتھ ایک چیز دس روپیہ کی سو روپیہ کو تاکہ قرض دے اوسکو بیچنے والا اوسکو ہزار روپیہ مثلا اور اوس قرض کا نفع اوس چیز کے
ثمن مین سمجھ لے پس یہ نہیں درست اس لیے کہ اگر فقط وہ چیز ہی بیچتا تو وہ کاہیکو لیتا اوس قرض کے لالچ سے لی ہے گویا سو قرض کا
اوس چیز کے مول مین ادا کیا اور جہان وہ عقد ایسی ہون کہ اگر ایک کو دوسرے سے جدا کرین تو بھی روا رکھی تو وہ درست ہے مثلا اسی صورۃ
مذکورہ مین دس روپیہ کی چیز دس ہی روپیہ کو بیچتا اور یہ دونون قاعدے جو خطابی نے حدیث سے نکالے پس پہلا قاعدہ تو موافق ہے
مذہب ہمارے کے بھی اور مذہب شافعی کے بھی اس لیے قواعد مقررہ سے ہے کہ وسائل حکم مقاصد کا رکھتے ہین
پس وسیلہ طاعت کا ہے طاعت اور وسیلہ معصیت کا معصیت کا اور دوسرا قاعدہ موافق مذہب مالک اور احمد کے ہے کہ منع کرتے ہین حیلون کو
کہ جنکو سبب ربا وغیرہ سے نکلتے ہین اور ابو حنیفہ اور شافعی خیر ہما مباح رکھتے ہین پس نہیں وہ قائل اس قاعدہ کے اور اس ہی کوئی یہ نہ سمجھے
یہ مسئلہ کہ بطور مثال کے ذکر کیا امام ابو حنیفہ کے نزدیک درست ہے بلکہ یہ اون کے نزدیک بھی نہیں درست بسبب اور قاعدہ کے اور اور
بعض حیلے اون کے نزدیک درست ہین اس لیے کہا کہ وہ قائل اس قاعدہ کے نہیں ہے ع - مولانا وَعَنْ عَدِيِّ بْنِ عَمِيْرَةَ قَالَ قَالَ
رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنِ اسْتَعْمَلْنَاهُ مِنْكُمْ عَلٰى عَمَلٍ فَكَتَمَنَا مِخْيَطًا فَمَا فَوْقَهٗ كَانَ غُلُوْلًا يَأْتِيْ بِهٖ يَوْمَ الْقِيَامَةِ
رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے عدی بن عمیرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جسکو عامل کرین ہم تم مین سے کسی کام پر پھر چھپاوے
ہم سے مقدار سوئی کے اور زیادہ اوس سے چھپانے مین یا برابر اوسکے ہو کہ یہ چھپانا خیانت لاویگا اوسکو دن قیامت کے یعنی ازراہ فضیحت کے
روایت کی یہ مسلم نے **اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ** فصل دوسری عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ وَالَّذِيْنَ يَكْنِزُوْنَ
الذَّهَبَ وَالْفِضَّةَ كَبُرَ ذٰلِكَ عَلَى الْمُسْلِمِيْنَ فَقَالَ عُمَرُ أَنَا أُفَرِّجُ عَنْكُمْ فَانْطَلَقَ فَقَالَ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ إِنَّهٗ كَبُرَ عَلٰى أَصْحَابِكَ هٰذِهِ
الْاٰيَةُ فَقَالَ إِنَّ اللّٰهَ لَمْ يَفْرِضِ الزَّكٰوةَ إِلَّا لِيُطَيِّبَ مَا بَقِيَ مِنْ أَمْوَالِكُمْ وَإِنَّمَا فَرَضَ الْمَوَارِيْثَ وَذَكَرَ كَلِمَةً لِتَكُوْنَ لِمَنْ بَعْدَكُمْ
قَالَ فَكَبَّرَ عُمَرُ ثُمَّ قَالَ لَهٗ أَلَا أُخْبِرُكَ بِخَيْرِ مَا يَكْنِزُ الْمَرْءُ الْمَرْأَةُ الصَّالِحَةُ إِذَا نَظَرَ إِلَيْهَا سَرَّتْهُ وَإِذَا أَمَرَهَا أَطَاعَتْهُ
وَإِذَا غَابَ عَنْهَا حَفِظَتْهُ رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ روایت ہے ابن عباس سے کہ کہا جب اوتری یہ آیت اور جو لوگ کہ جمع کرتے ہین سونا اور روپا بھاری
ہوئی یہ آیت مسلمانون پر پس کہا عمر نے مین دور کرونگا اس فکر کو تم سے پس گئے عمر اور کہا اے نبی اللہ کے تحقیق بھاری ہوئی تمہارے یارون پر

یہہ آیت فرمایا تحقیق اللہ تعالیٰ نے نہین فرض کی زکوٰۃ مگر اس لیے کہ پاک کرے اوس چیز کو کہ باقی رہا ہے مال تمھارے سے اور سوای اسکی نہین کہ مقرر کی ہو میراث اور ذکر کیا ایک کلمہ کہ ہو میراث واسطے اوس شخص کے کہ پیچھے تمھارے رہے پس کہا ابن عباس نے اللہ اکبر کہا عمرؓ نے یعنی بسبب خوشی کے کہ دفع ہوا اشکال اونکے سے حاصل ہوا پھر فرمایا حضرتؐ نے واسطے عمرؓ کے کیا نہ خبر دون مین تمکو ساتھ بہترین اوس چیز کے کہ جمع کرے آدمی وہ نیک عورت نیکبخت ہے جبکہ دیکھے طرف اوسکی خوش کرے اوسکو اور جب حکم کرے اوسکو فرمانبرداری کرے اوسکی اور جب غائب ہو اوس سے محافظت کرے اوسکی روایت کی یہہ ابو داؤد نے **ف** ساری آیت یون ہے وَالَّذِیْنَ یَکْنِزُوْنَ الذَّھَبَ وَالْفِضَّۃَ وَلَا یُنْفِقُوْنَھَا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ فَبَشِّرْھُمْ بِعَذَابٍ اَلِیْمٍ یعنی جو لوگ جمع کرتے ہین سونا اور چاندی اور خرچ نہین کرتے راہ خدا مین پس خبر دے اونکو عذاب دردناک کی یعنی یاد کرو آگ دوزخ کی ہین گرم کر کر داغی جاوینگے اون سے پیشانیان اور پہلو اور پیٹھین اونکی پس جب یہہ آیت اتری تو صحابہ پر گران ہوئی اس لیے کہ وہ ظاہر آیت سے یہہ سمجھے کہ مطلق جمع کرنا مال کا منع ہے پھر حضرت عمرؓ نے عرض کیا حضرتؐ سے جو کہ مذکور ہوا حضرتؐ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے زکوٰۃ تو اسی لیے فرض کی ہے کہ باقی مال پاک ہو جاوے پس جب زکوٰۃ ادا کی تو باقی مال پاک ہوا اگر جمع کرے تو کچھ مضائقہ نہین ہے آیت مذکورہ مین جو وعید آیا ہے مال کے جمع کرنے پر تو وہ اسی صورت مین ہے کہ زکوٰۃ نہ دے اور اگر زکوٰۃ دیکر جمع کرے داخل اس وعید مین نہین اور ذکر کیا کلمہ یہہ قول ابن عباسؓ راوی کا ہے کہ حضرتؐ نے بعد قول وانما فرض المواریث کے ایک کلمہ اور ذکر کیا کہ مجھے یاد نہ رہا یا مجھے اسیقدر رہا کہ فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے میراث اسیلیے فرض کی ہے کہ ہو میراث طیب تمھارے پچھلون کے لیے کہ وارث ہین یعنی اگر مطلق جمع کرنا مال کا منع ہوتا تو نہ فرض کرتا اللہ تعالیٰ زکوٰۃ اور نہ میراث پھر جبکہ بیان کیا حضرتؐ نے صحابہ سے کہ جمع کرنا مال کا منع نہین ہے جبتک کہ زکوٰۃ ادا کرتے رہین اور دیکھا خوش ہونا صحابہ کا بسبب اسکے رغبت دلائی اونکو طرف اوس چیز کے کہ وہ بہتر ہے مال سے کہ وہ عورت ہے نیکبخت و خوبصورت اس لیے کہ سونا روپا نہین نفع دیتا تجکو مگر بعد جانیکے تیرے پاس سے بخلاف بیوی کے وہ جبتک ساتھ تیرے ہے رفیق تیرے ہے دیکھتا ہے تو خوش کرتی ہے تجکو اور حاجت روائی تیری ہوتی ہے اوس سے اور طاعت تیری کرتی ہے اور غائبانہ نگہبانی تیرے مال اور اولاد کی کرتی ہے اور اولاد اوس سے پیدا ہوتی ہے کہ قوت بازو ہوتی ہے حیات مین اور جانشین ہوتی ہے بعد مرنیکے اور اوربہت کام آتی ہے اور روایت مرفوع مین آیا ہے کہ جسنے نکاح کیا پس تحقیق مضبوط کیا دو تہائی دین اپنا۔

ع-ح وَعَنْ جَابِرِ بْنِ عَتِیْکٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ سَیَاْتِیْکُمْ رُکَیْبٌ مُبْغَضُوْنَ فَاِذَا جَاءُوْکُمْ فَرَحِّبُوْا بِھِمْ وَخَلُّوْا بَیْنَھُمْ وَبَیْنَ مَا یَبْتَغُوْنَ فَاِنْ عَدَلُوْا فَلِاَنْفُسِھِمْ وَاِنْ ظَلَمُوْا فَعَلَیْھِمْ وَاَرْضُوْھُمْ فَاِنَّ تَمَامَ زَکٰوتِکُمْ رِضَاھُمْ وَلْیَدْعُوْا لَکُمْ رَوَاہُ اَبُوْدَاؤدَ اور روایت ہے جابر بن عتیکؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے آویگا تمھارے پاس تھوڑا سا قافلہ یعنی عامل آوینگے زکوٰۃ لینے کو کہ دشمن رکھے گئے ہین یعنی بحکم طبیعت کے لوگ اونکو دشمن رکھتے ہین اس لیے کہ مال لینے کو آتے ہین پس جسوقت آوین تمھارے پاس پس کہو اونکو مرحبا یعنی خوشوقت آئے تم اور خالی کر دو درمیان اون کے اور درمیان اوس چیز کے کہ طلب کرین یعنی مال زکوٰۃ کا اون کے روبرو حاضر کر دو کوئی چیز حائل اور مانع درمیان میں نہ رکھو پس اگر زکوٰۃ لینے مین عدل کرین گے پس اپنے لیے کرین گے یعنی ثواب عدل کا پاوینگے اور اگر ظلم کرین گے پس وبال ان پر ہے اور راضی کرو زکوٰۃ لینے والونکو اس لیے کہ پوری زکوٰۃ تمھاری خوشنودی اون کی ہے اور چاہیے کہ دعا کرین عامل تمھارے لیے روایت کی یہہ ابو داؤد نے **ف** اگر ظلم کرین گے مراد یہہ ہے کہ اگرچہ ظالم جانو اونکو بحسب اعتقاد اور گمان اپنے کے یا بالفرض والتقدیر ظلم کرین یہہ مبالغہ فرمایا والا اگر حقیقۃً ظلم کرین راضی کرنا ظالم کا کیونکر ہو سکتا ہے راضی کرو یعنی خوب کوشش کرو واسطے راضی کرنے مین حتی الامکان کہ وہ اونکو زکوٰۃ واجب بغیر ڈھیل اور خیانت کے اگرچہ اصل واجب زکوٰۃ

ساتھ ادا مال کے ادا ہو جاتی ہے لیکن راضی کرنا کمال اوسکا ہے اور مستحب ہے زکوٰۃ لینے والے کو کہ دعا کرے زکوٰۃ دینے والے کے واسطے سے ع

وَعَنْ جَرِيْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ جَاءَ نَاسٌ يَعْنِي مِنَ الْأَعْرَابِ إِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوْا إِنَّ نَاسًا مِنَ الْمُصَدِّقِيْنَ يَأْتُوْنَا فَيَظْلِمُوْنَا قَالَ أَرْضُوْا مُصَدِّقِيْكُمْ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَإِنْ ظَلَمُوْنَا قَالَ أَرْضُوْا مُصَدِّقِيْكُمْ وَإِنْ ظُلِمْتُمْ رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ اور روایت ہے جریر بن عبداللہ سے کہ کہا آئے کتنے آدمی یعنی گنواروں میں سے طرف رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پس عرض کیا کہ تحقیق کتنے لوگ زکوٰۃ لینے والوں میں سے آتے ہیں ہمارے پاس پھر ظلم کرتے ہیں ہمپر فرمایا راضی کرو زکوٰۃ لینے والوں کو عرض کیا انھوں نے یا رسول اللہ اگرچہ ظلم کریں ہمپر فرمایا راضی کرو اپنی زکوٰۃ لینے والوں کو اگرچہ ظلم کیے جاؤ تم روایت کی یہ ابو داؤد نے **ف** یعنی راضی کرو انکو اگرچہ تمہارے اعتقاد میں ظالم ہوں بسبب محبت مال کے ع۔

وَعَنْ بَشِيْرِ بْنِ الْخَصَاصِيَّةِ قَالَ قُلْنَا إِنَّ أَهْلَ الصَّدَقَةِ يَعْتَدُوْنَ عَلَيْنَا أَفَنَكْتُمُ مِنْ أَمْوَالِنَا بِقَدْرِ مَا يَعْتَدُوْنَ قَالَ لَا رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ اور روایت ہے بشیر بن خصاصیہ سے کہ کہا ہمنے یعنی پیغمبر خدا کو کہ تحقیق زکوٰۃ لینے والے زیادتی کرتے ہیں ہمپر یعنی مقدار واجب سے زیادہ لیتے ہیں کیا چھپا دیں ہم اپنے مالوں میں سے اسقدر کہ زیادتی کرتے ہیں فرمایا کہ نہیں روایت کی یہ ابو داؤد نے **ف** حضرت نے چھپانے کی اجازت اس لیے نہ دی کہ شاید وہ جسے زیادتی گمان کرتے ہیں زیادتی جانتے تھے اور واقع میں ایسا نہ تھا سو لانا۔

وَعَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيْجٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعَامِلُ عَلَى الصَّدَقَةِ بِالْحَقِّ كَالْغَازِيْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ حَتّٰى يَرْجِعَ إِلٰى بَيْتِهِ رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ اور روایت ہے رافع بن خدیج سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے عامل زکوٰۃ کے لینے پر ساتھ حق کے مانند غازی کے ہے راہ خدا میں یہانتک کہ پھر کر آوے طرف گھر اپنے کے روایت کی یہ ابو داؤد اور ترمذی نے **ف** ساتھ حق کے یعنی عامل ہوتا ہے واسطے طلب ثواب کے اور از راہ صدق و اخلاص کے اوسکو ثواب غازی کا سا ہوتا ہے ع۔

وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ جَدِّهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا جَلَبَ وَلَا جَنَبَ وَلَا تُؤْخَذُ صَدَقَاتُهُمْ إِلَّا فِيْ دُوْرِهِمْ رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ اور روایت ہے عمرو بن شعیب سے کہ نقل کی اپنے باپ سے اوس نے نقل کی اپنے دادا سے اون نے نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا نہ کھینچ منگانا مواشی کو زکوٰۃ لینے کے لیے اور نہ دور جا رہے مواشی والا اور نہ لیجاوے زکوٰۃ مواشی کی مگر بیچ مکانوں اونکی کے روایت کی یہ ابو داؤد نے **ف** مراد جلب سے یہ ہے کہ عامل زکوٰۃ دینے والوں کے مکان سے دور اوترے اور وہاں مواشی منگا بھیجے زکوٰۃ لینے کے لیے اور جنب یہ ہے کہ مواشی والا مکان سے دور جا رہے اور عامل کو تکلیف اوٹھا کر وہاں جانا پڑے ان دونوں باتوں سے منع فرمایا اسلیے کہ پہلی بات میں ضرر زکوٰۃ دینے والے کو ہوتا ہے اور دوسری میں زکوٰۃ لینے والے کو اسکا حاصل یہ ہے کہ نہ زکوٰۃ دینے والا دور چلا جاوے اور نہ زکوٰۃ لینے والا دور اوترے بلکہ قریب زکوٰۃ دینے والوں کے اوترے اور اونکے گھروں میں جا کر بوجہ سہولت زکوٰۃ لیا کرے ح۔

وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنِ اسْتَفَادَ مَالًا فَلَا زَكٰوةَ فِيْهِ حَتّٰى يَحُوْلَ عَلَيْهِ الْحَوْلُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَذَكَرَ جَمَاعَةً أَنَّهُمْ وَقَفُوْهُ عَلَى ابْنِ عُمَرَ اور روایت ہے ابن عمر سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کوئی حاصل کرے مال پس نہیں زکوٰۃ ہے اوس مال میں یہانتک کہ گذرے اوسپر برس روایت کی یہ ترمذی نے اور ذکر کیا ترمذی نے ایک جماعت کو کہ تحقیق اونھوں نے موقوف کیا ہے اس حدیث کو ابن عمر پر **ف** یعنی قول ہے ابن عمر کا اور کہا ابن ملک نے کہ معنی اس حدیث کی یہ ہیں کہ کسی پر زکوٰۃ بسبب مال کے دینی فرض ہو اور درمیان برس کے کچھ اور مال اوسکو ہاتھ لگے

ادہی جنس کا تو جب تک وہ برس نہ گذرے زکوٰۃ [illegible]

اصل مال پر جا ہوا اسپر برس گذرے یا نہ گذرے مثلا ایک کے پاس اسی بکریاں تھیں گذری اون پر چھ مہینے پھر ہاتھ لگیں اوسکو اکتالیس بکریاں
ادھر مول کی یا ارث مین یا اور طرح تو نہین واجب وسپر اکتالیس بکریون کی زکوۃ نزدیک شافعی اور احمد کے یہانتک کے تمام ہو اوان پر برس خرید کے وقت
سے یا ارث کے وقت سے اور ابو حنیفہ اور مالک کے نزدیک اوس مال مستفاد یعنی جو کچھ ہاتھ لگا تابع اصل مال کے ہے پس جب تمام ہوگا سال اوسپر تو واجب ہونگی
دو بکریاں یعنی سب پر اس لیے کہ نصاب بکریون کی چالیس ہین کہ چالیس بکریون مین ایک بکری دینی آتی ہے ایک سو بیس تک اور جب ایکسو اکیس ہو تی ہین
تو دو بکریاں دینی آتی ہین سو صورت مذکورہ مین ایکسو اکیس ہو گئیں دو بکریاں اوسمین دینگے پس حنفی اس حدیث کے معنی یہہ لیتے ہین کہ جو کوئی پاوے
اور حاصل کرے مال ابتداءً تو اوسپر زکوۃ نہین جبتک کہ برس پورا ہو پس مال سے مال مستفاد مراد نہین ہے ع وَعَنْ عَلِيٍّ اَنَّ الْعَبَّاسَ سَاَلَ
رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي تَعْجِيْلِ صَدَقَتِهِ قَبْلَ اَنْ تَحِلَّ فَرَخَّصَ لَهُ فِي ذٰلِكَ رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ
مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ اور روایت ہے علی رضی سے یہہ کہ حضرت عباسؓ نے پوچھا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے بیچ شتابی ادا کرنے زکوۃ اپنی کے
پہلے تمام ہونے برس کے پس اجازت دی اونکو اسمین روایت کی یہہ ابو داؤد اور ترمذی اور ابن ماجہ اور دارمی نے **ف** ہمارے نزدیک اور اور
اکثر امامون کے نزدیک پہلے گذرنے برس کے زکوۃ دینی درست ہے بشرطیکہ مالک ہو مقدار نصاب کا ع وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ
جَدِّهٖ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَطَبَ النَّاسَ فَقَالَ اَلَا مَنْ وَلِيَ يَتِيْمًا لَهٗ مَالٌ فَلْيَتَّجِرْ فِيْهِ وَلَا يَتْرُكْهُ حَتّٰى تَاْكُلَهُ الصَّدَقَةُ
رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ فِيْ اِسْنَادِهٖ مَقَالٌ لِاَنَّ الْمُثَنَّى بْنَ الصَّبَّاحِ ضَعِيْفٌ اور روایت ہے عمرو بن شعیب سے کہ نقل کی انہو
نے باپ سے یعنی شعیب سے اور اوس نے نقل کی اپنے دادا سے یعنی عبداللہ سے کہ کہا اوس نے یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ فرمایا لوگونکو فرمایا خبردار ہو جو کوئی والی
ہو کسی یتیم کا اور یتیم کیلیے مال ہو یعنی بقدر نصاب کے پس چاہیے کہ سوداگری کرے اوس مال کی اور نہ چھوڑے اوسکو بے تجارت یہانتک کہ کہا جاوے
اوسکو صدقہ دینا یعنی زکوۃ دیتے دیتے مال تمام ہو جاوے روایت کی یہہ ابو داؤد اور ترمذی نے اور کہا ترمذی نے بیچ اسناد اسکی گفتگو ہے اس لیے
کہ مثنی بن صباح راوی حدیث کا ضعیف ہے **ف** لڑکے کے مال مین فرض ہونا زکوۃ کا مذہب امام شافعی اور امام مالک اور امام احمد رحمہم اللہ کا ہے
اور نزدیک امام اعظم رحمہ اللہ کے لڑکے کے مال مین یتیم ہو یا غیر یتیم زکوۃ فرض نہین اس لیے کہ ایک اور حدیث مین آیا ہے کہ اوٹھایا گیا ہے قلم تکلیف کا
تین شخصون سے ایک سونے والے سے یہانتک کہ جاگے اور دوسرے لڑکے سے یہانتک کہ بالغ ہو اور تیسرے دیوانہ سے
یہانتک کہ ہوشیار ہو روایت کی یہہ حدیث ابو داؤد اور نسائی اور حاکم نے اور کہا حاکم نے اس حدیث کی تصحیح یہی کی ہے ع

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ فصل تیسری

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ لَمَّا تُوُفِّيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاسْتُخْلِفَ اَبُوْبَكْرٍ بَعْدَهٗ وَكَفَرَ مَنْ كَفَرَ
مِنَ الْعَرَبِ قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ لِاَبِيْ بَكْرٍ كَيْفَ تُقَاتِلُ النَّاسَ وَقَدْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُمِرْتُ اَنْ
اُقَاتِلَ النَّاسَ حَتّٰى يَقُوْلُوْا لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ فَمَنْ قَالَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ عَصَمَ مِنِّيْ مَالَهٗ وَنَفْسَهٗ اِلَّا بِحَقِّهٖ وَحِسَابُهٗ عَلَى اللّٰهِ فَقَالَ
اَبُوْبَكْرٍ وَاللّٰهِ لَاُقَاتِلَنَّ مَنْ فَرَّقَ بَيْنَ الصَّلٰوةِ وَالزَّكٰوةِ فَاِنَّ الزَّكٰوةَ حَقُّ الْمَالِ وَاللّٰهِ لَوْ مَنَعُوْنِيْ عَنَاقًا كَانُوْا يُؤَدُّوْنَهَا اِلٰى
رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقَاتَلْتُهُمْ عَلٰى مَنْعِهَا قَالَ عُمَرُ فَوَاللّٰهِ مَا هُوَ اِلَّا اَنْ رَاَيْتُ اَنَّ اللّٰهَ شَرَحَ صَدْرَ اَبِيْ بَكْرٍ لِلْقِتَالِ
فَعَرَفْتُ اَنَّهُ الْحَقُّ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا جبکہ وفات ہوئی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی اور خلیفہ ہوئے ابو بکر بعد انکے اور کافر ہو
وہ لوگ کہ کافر ہوئے عرب سے کہا عمر بن الخطاب نے ابی بکر کو یعنی جبکہ اونھون نے ارادہ لڑنیکا کیا کسطرح لڑتے ہو تم لوگون سے یعنی اہل ایمان سے اور حال آنکہ فرمایا رسول
خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ امر کیا گیا ہون مین یہہ کہ لڑون لوگون سے یہانتک کہ کہین لا الہ الا اللہ یعنی اسلام لاوین پھر جسنے کہا لا الہ الا اللہ

بچا لیا مجھ سے مال اپنا اور جان اپنی مگر ساتھ حق اسلام کے اور حساب اوسکا اللہ پر ہے پس کہا ابو بکر صدیق نے قسم ہے اللہ کی البتہ لڑونگا اوس شخص سے
کہ فرق کریگا درمیان نماز و زکوۃ کے اس لیے کہ تحقیق زکوۃ حق مال کا ہے یعنی جیسے نماز حق نفس کا ہے قسم ہے اللہ کی اگر نہ دینگے مجھکو بچہ بکری کا کہ تھے ادا
کرتے اوسکو طرف رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی تو لڑونگا مین اونسے منع کرنے اوسکے پر کہا عمر نے پس قسم ہے اللہ کی نہ تھا امر یہ مگر کہ جانا مین نے یہ کہ اللہ نے
کھول دیا دل ابی بکر کا یعنی ساتھ الہام کے واسطے لڑنے کے پس جانا مین نے بھی یعنی لڑنا حق ہے روایت کی یہہ بخاری اور مسلم نے **ف** کافر ہوا جو کوئی کہ
کافر ہوا یعنی غطفان اور بنی سلیم وغیرہم سے نے زکوۃ نہ دی حضرت ابو بکر نے اونکو کافر کہا یا تو اس لیے کہ اونھون نے انکار کیا وجوب زکوۃ کا
پس مراد کفر سے کفر حقیقی ہوگا اس لیے کہ وجوب زکوۃ کا قطعی ہے پس انکار اوسکا کفر ہے یا اس لیے کافر کہا کہ اونھون نے انکار کیا زکوۃ کے دینے کا پس اطلاق
کفر کا بطریق تغلیظ و تشدید کی ہوگا پس حضرت ابو بکر نے اونسے ارادہ لڑنے کا کیا حضرت عمر نے اول ظاہر حال اونکا دیکھکر اونکو کفر سے نہ جانکر کیا
اور اعتراض کیا حضرت ابو بکر پر اور آخر کو جب حقیقت حال کی معلوم ہوئی موافق ہوئی ساتھ ابی بکر کے اور اقرار کیا کہ حق یہی ہے جو ابو بکر فرماتے
ہین اور جسنے کہا لا الہ الا اللہ مراد اوس سے کلمہ توحید ہے کہ وہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ ہے اسلیے کہ اجماع ہے اسپر کہ نرا لا الہ الا اللہ کہنا [illegible]
مین اور ساتھ حق اسلام کے یعنی اگر دیت کسی پر لازم ہوگی یا اور کسیکا کسی پر کچھ آتا ہوگا تو مال لیا جاویگا اور قصاص وغیرہ مین قتل کرینگے
اور حساب اوسکا اللہ پر ہے یعنی جو کوئی لا الہ الا اللہ کہے اور ظاہر کرے اسلام کو ہم اوسکے لیے حکم اسلام کا کرینگے اور لڑنا اوس سے ترک کرینگے اور
تفتیش نہین کرینگے باطن اوسکی کو کہ آیا مخلص ہے یا نہین حال باطن اوسکی کا سپرد کرینگے علم الہی پر وہ آپ سمجھ لیگا اگر اوسنے دل سے کلمہ نہ کہا ہوگا
مانند منافقون کی اور فرق کرے درمیان نماز اور زکوۃ کے کہ وجوب نماز کا قائل ہو اور وجوب زکوۃ کا منکر ہو یا نماز پڑھے اور زکوۃ نہ دے اور عناق کہتے ہین
بکری کے بچہ کو کہ برس دن سے کم کا ہو یہہ کہا از راہ مبالغہ کے یعنی طلب کرینگے حق واجب کو حقیقت اسکی نہین مراد اس لیے کہ بکری کا بچہ زکوۃ مین نہین
دیا جاتا اور نہ بچون مین زکوۃ ہے ادنی درجہ یہہ ہے کہ مسنہ یعنی برس برس دن کے ہون اور اگر بچے بڑون کے ساتھ ہون گے تو اون مین زکوۃ دینی آویگی
مگر دینا ہر حال مسنہ ہی کا چاہیے ایسا ہی حال گائے اور اونٹون کا ہے کہ مسنہ چاہیے اور گائے مین مسنہ دو برس کا ہوتا ہے اور اونٹ مین پانچ برس کا
اور لڑونگا مین بیچ اوسکے یا تو بسبب کفر اور مرتد ہوجانے اونکے کے اگر منکر ہون وجوب زکوۃ کو یا واسطے محافظت شعار اسلام کی اور سد باب فتنہ
کے اگر نہ دی ہو بغیر انکار کے اور بعض روایتون مین آیا ہے کہ اور صحابہ نے حتی کہ حضرت علی نے بھی منع کیا حضرت ابو بکر کو اور کہا کہ اول عہد خلافت
کا ہے اور مخالف بہت ہین مبادا فتور اسلام مین پڑے توقف کرنا چاہیے حضرت ابو بکر نے کہا کہ اگر سب لوگ ایکطرف ہون اور مین تنہا ایکطرف
ہون تو بھی لڑونگا یہہ کمال شجاعت حضرت ابو بکر کی تھی ع ح **وَعَنْهُ** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَکُوْنُ کَنْزُ اَحَدِکُمْ
یَوْمَ الْقِیٰمَةِ شُجَاعًا اَقْرَعَ یَفِرُّ مِنْهُ صَاحِبُهٗ وَهُوَ یَطْلُبُهٗ حَتّٰی یُلْقِمَهٗ اَصَابِعَهٗ رَوَاهُ اَحْمَدُ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے ہوگا گنج ایک تمہارے کا دن قیامت کے سانپ گنجا بھاگیگا اوس سے مالک اوسکا اور وہ ڈھونڈھتا ہوگا اوسکو یہانتک کہ
لقمہ کریگا انگلیان اوسکی روایت کی یہہ احمد نے **ف** گنج سے مراد وہ مال ہے کہ جمع کر رکھا اور زکوۃ نہ ادا کی اور اسکا حکم متن مین [illegible]
اور اخیر کی عبارت کے معنون مین دو احتمال ہین ایک تو یہہ کہ لقمہ کریگا سانپ انگلیان مالک مال کی اس لیے کہ ہاتھ سے مال کماکر جمع کر رکھا اور زکوۃ
نہ دی اس صورت مین لفظ اصابعہ بدل ہوگا ضمیر سے اور دوسرا احتمال یہہ ہے کہ مالک مال کا بطور لقمہ کے سانپ کے موتھہ مین انگلیان اپنی دیدیگا
جیسی عادت ہے کہ وقت خوف کے سانپ وغیرہ سے انگلیان اوسکے موتھہ مین دیدیتے ہین لیکن دوسرے معنون مین کلام ہے ع **وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ**
عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا مِنْ رَجُلٍ لَا یُؤَدِّیْ زَکٰوةَ مَالِهٖ اِلَّا جَعَلَ اللّٰہُ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ فِیْ عُنُقِهٖ شُجَاعًا ثُمَّ قَرَاَ عَلَیْنَا مِصْدَاقَهٗ

مِن کِتَابِ اللّٰہِ وَلَا یَحْسَبَنَّ الَّذِیْنَ یَبْخَلُوْنَ بِمَا اٰتٰھُمُ اللّٰہُ مِنْ فَضْلِہٖ الْاٰیَۃ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَالنَّسَائِیُّ وَابْنُ مَاجَۃَ اور روایت ہے ابن مسعود سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا نہیں کوئی شخص کہ نہ ادا کرے زکوٰۃ مال اپنے کی مگر کر دیگا اللہ یعنی لٹکاویگا دن قیامت کے بیچ گردن اوسکی کے ایک سانپ جھڑ ہے بہر ہے مطابق اسکی کتاب اللہ میں سے یہہ آیت اور نہ گمان کریں وہ لوگ کہ بخیلی کرتے ہیں ساتھہ اوسکے کہ دی انکو اللہ نے فضل اپنے سے آخر آیت تک روایت کی یہہ ترمذی اور نسائی اور ابن ماجہ نے **ف** پہلی فصل میں تمام آیت لکھی گئی ہے **وَعَنْ** عَائِشَۃَ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ مَا خَالَطَتِ الزَّکٰوۃُ مَالًا قَطُّ اِلَّا اَھْلَکَتْہُ رَوَاہُ الشَّافِعِیُّ وَالْبُخَارِیُّ فِیْ تَارِیْخِہٖ وَالْحُمَیْدِیُّ وَزَادَ قَالَ یَکُوْنُ قَدْ وَجَبَ عَلَیْکَ صَدَقَۃٌ فَلَا تُخْرِجُھَا فَیُھْلِکُ الْحَرَامُ الْحَلَالَ وَقَدِ احْتَجَّ بِہٖ مَنْ یَّرٰی تَعَلُّقَ الزَّکٰوۃِ بِالْعَیْنِ ھٰکَذَا فِی الْمُنْتَقٰی وَرَوَی الْبَیْھَقِیُّ فِیْ شُعَبِ الْاِیْمَانِ عَنْ اَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ بِاِسْنَادِہٖ اِلٰی عَائِشَۃَ وَقَالَ اَحْمَدُ فِیْ خَالَطَتْ تَفْسِیْرُہٗ اَنَّ الرَّجُلَ یَاْخُذُ الزَّکٰوۃَ وَھُوَ مُوْسِرٌ اَوْ غَنِیٌّ وَاِنَّمَا ھِیَ لِلْفُقَرَاءِ اور روایت ہے عائشہ سے کہا سنا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے نہیں ملتی زکوٰۃ کسی مال میں کبھی مگر ہلاک کر دیتی ہے اوسکو روایت کی یہہ شافعی نے اور بخاری نے بیچ تاریخ اپنی کے اور حمیدی نے اور زیادہ کیا حمیدی نے یعنی مراد اس حدیث کے نقل کی کہ بخاری نے کہا کہ واجب ہوتی ہے تجھپر زکوٰۃ پس نہیں نکالتا تو اوسکو یعنی پس زکوٰۃ ملی رہے اوس مال میں پس ہلاک کرتا ہے حرام حلال کو اور تحقیق دلیل پکڑی ہے ساتھہ اس حدیث کی یعنی بموجب تفسیر مذکور کے اوس شخص نے کہ اعتقاد کیا ہے تعلق ہونا زکوٰۃ کا ساتھہ عین کے نہ ذمہ پر اسیطرح منتقی میں ہے اور روایت کی بیہقی نے شعب الایمان میں احمد بن حنبل سے ساتھہ اسناد اپنی کے حضرت عائشہ تک اور کہا احمد نے بیچ لفظ خالطت کے کہ تفسیر اوسکی یعنی معنی اوسکے یا تاویل اوسکی یہہ ہے کہ ایک شخص لیتا ہے زکوٰۃ اور ہے وہ دولتمند یا غنی اور سوا اسکے نہیں کہ زکوٰۃ فقیروں کے لیے ہے **ف** ہلاک کر دیتی ہے یعنی وہ مال ضائع ہو جاتا ہے یا نقصان آجاتا ہے اوس میں یا برکت جاتی رہتی ہے یا لائق نفع اوٹھانے کے نہیں رہتا اس لیے کہ حرام قابل نفع کے نہیں شرعًا اور متعلق ہونا زکوٰۃ کا ساتھہ عین کے یعنی امام شافعی اور امام کہتے ہیں تعلق زکوٰۃ کا ساتھہ عین مال کے ہے ذمہ پر نہیں یعنی جس مال کی زکوٰۃ دی تو اوسی مال میں سے دے قیمت اوسکی دینی جائز نہیں پس یہہ بات اونہوں نے لفظ خالطت سے نکالی ہے اور امام اعظم رح کے نزدیک زکوٰۃ ذمہ پر ہے تعلق اوسکا ساتھہ عین مال کے نہیں اور یا غنی یہہ شک راوی ہے کہ لفظ موسر کا کہا یا غنی کا اور جاننا چاہیے کہ معنی حدیث کے دو بیان ہوے ایک تو یہہ کہ زکوٰۃ مال کی نہ دے اور زکوٰۃ مال میں ملی رکھے اور دوسرے یہہ کہ غنی یعنی مالک نصاب کا ہو کر زکوٰۃ لے تو دونوں صورتوں میں مال زکوٰۃ ہلاک کر دیتا ہے اور مال کو اور استدلال مذکور مبنی پہلے ہی معنوں پر ہے + ع ح مسئلہ مذکورہ میں جو اختلاف کیا ہے علما نے دلیلیں حنفیوں کی ملا علی قاری نے اور حضرت شیخ رحمہما اللہ نے خوب خوب لکھی ہیں بخوف درازگی کے اس کتاب میں نہیں لکھیں جو چاہے اونکی شرحوں میں دیکھ لے

بَابُ مَا یَجِبُ فِیْہِ الزَّکٰوۃُ

یہہ باب ہے بیچ بیان اوس چیز کے کہ واجب ہوتی ہے اوس میں زکوٰۃ **ف** اتفاق رکھتے ہیں سب امام اوپر واجب ہونے زکوٰۃ کے چارپایوں میں یعنی اونٹ اور گائیں اور بکری اور دنبہ اور بھیڑ اور بھینس میں جو چرنے والے ہوں خواہ مادہ اور نر سوا اونکے اور چارپایوں میں زکوٰۃ نہیں لیکن گھوڑوں میں امام ابو حنیفہ کے نزدیک ہے آگے تحقیق اسکی آویگی اور اتفاق رکھتے ہیں اوپر واجب ہونے زکوٰۃ کے سونے چاندی میں اور اوس چیز میں کہ تجارت کے لیے ہو اور اختلاف کیا ہے بیچ ساگوں کے اور ترکاریوں اور میووں کے کہ بیچ ان تک نہیں اور اماموں کے نزدیک واجب نہیں زکوٰۃ انمیں اور کھجور اور کشمش میں واجب ہے جبکہ پہنچیں پانچ وسق کو اس سے کم میں نہیں ہے اور امام ابو حنیفہ کے نزدیک عشر یعنی دسواں حصہ واجب ہے ہر چیز میں کہ زمین سے پیدا ہو کم ہو یا بہت مگر بانس اور لکڑی اور گھانس میں نہیں ہے دلیل امام صاحب کی یہہ حدیث حضرت کی ہے ما اخرجتہ الارض ففیہ العشر یعنی جو چیز نکالے زمین اوس میں دسواں حصہ ہے اور معنی وسق کے بیچ فائدہ حدیث آیندہ کے

لَيْسَ عَلَى الْمُسْلِمِ صَدَقَةٌ فِي عَبْدِهِ وَلَا فِي فَرَسِهِ وَفِي رِوَايَةٍ قَالَ لَيْسَ فِي عَبْدِهِ صَدَقَةٌ إِلَّا صَدَقَةُ الْفِطْرِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں مسلمان پر زکوۃ فرض بیچ غلام اوسکی کے اور نہ بیچ گھوڑے اوسکی کے اور ایک روایت میں ہے کہ فرمایا نہیں بیچ غلام اوسکی کے زکوۃ مگر صدقہ فطر کا روایت کی یہہ بخاری اور مسلم نے **ف** یعنی جو گھوڑے اور غلام تجارت کے لیے نہوں ان میں زکوۃ نہیں ہے یہی مذہب ہے امام شافعی اور صاحبین وغیرہم کا لیکن امام ابوحنیفہ کے نزدیک جو گھوڑے اور گھوڑیاں ملی ہوئی اکثر سال جنگل میں چرتے رہوں انمیں بھی زکوۃ ہے کہ فی راس ایک دینار دے یا قیمت اوسکی تشخیص کر کے دو سو درہم میں سے پانچ درہم دے اور فتاوی قاضیخان اور درمختار اور فتاوی عالمگیری میں لکھا ہے کہ فتوی صاحبین کے قول پر ہے کہ انمیں زکوۃ نہیں **وَعَنْ** أَنَسٍ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ كَتَبَ لَهُ هَذَا الْكِتَابَ لَمَّا وَجَّهَهُ إِلَى الْبَحْرَيْنِ بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ هٰذِهِ فَرِيْضَةُ الصَّدَقَةِ الَّتِي فَرَضَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْمُسْلِمِيْنَ وَالَّتِي أَمَرَ اللهُ بِهَا رَسُوْلَهُ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَنْ سُئِلَهَا مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ عَلَى وَجْهِهَا فَلْيُعْطِهَا وَمَنْ سُئِلَ فَوْقَهَا فَلَا يُعْطِ فِي أَرْبَعٍ وَعِشْرِيْنَ مِنَ الْإِبِلِ فَمَا دُوْنَهَا مِنَ الْغَنَمِ مِنْ كُلِّ خَمْسٍ شَاةٌ فَإِذَا بَلَغَتْ خَمْسًا وَعِشْرِيْنَ إِلٰى خَمْسٍ وَثَلَاثِيْنَ فَفِيْهَا بِنْتُ مَخَاضٍ أُنْثٰى فَإِذَا بَلَغَتْ سِتًّا وَثَلَاثِيْنَ إِلٰى خَمْسٍ وَأَرْبَعِيْنَ فَفِيْهَا بِنْتُ لَبُوْنٍ أُنْثٰى فَإِذَا بَلَغَتْ سِتًّا وَأَرْبَعِيْنَ إِلٰى سِتِّيْنَ فَفِيْهَا حِقَّةٌ طَرُوْقَةُ الْجَمَلِ فَإِذَا بَلَغَتْ وَاحِدَةً وَسِتِّيْنَ إِلٰى خَمْسٍ وَسَبْعِيْنَ فَفِيْهَا جَذَعَةٌ فَإِذَا بَلَغَتْ سِتًّا وَسَبْعِيْنَ إِلٰى تِسْعِيْنَ فَفِيْهَا بِنْتَا لَبُوْنٍ اور روایت ہے انس سے یہہ کہ ابوبکر نے لکھا اونکے لیے یہہ حکم نامہ جبکہ متوجہ کیا اونکو طرف بحرین کے کہ نام ایک موضع کا ہے قریب بصرہ کے شروع کرتا ہوں میں ساتھ نام اللہ کے کہ رحمن ہے اور رحیم ہے یہہ ہے بیان صدقہ فرض کا وہ کہ فرض کیا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مسلمانوں پر یعنی ساتھ حکم اللہ تعالی کے اور وہ صدقہ کہ حکم کیا اللہ نے ساتھ اوسکے رسول اپنے کو صلی اللہ علیہ وسلم پس جو شخص کہ سوال کیا جاوے صدقہ کو مسلمانوں میں سے اوپر طور اوسکی کے پس دیوے اوسکو اور جو سوال کیا جاوے زیادہ اوس سے پس نہ دیوے واجب ہے بیچ چوبیس اونٹوں کے اور جو کم ہے چوبیس سے بکری ہے اسطرح کہ ہر پانچ میں ایک بکری پس جب پہنچیں پچیس کو پینتیس تک پس ان میں ایک ہوتی برس کی مادہ پس جسوقت پہنچیں چھتیس کو پینتالیس تک پس اون میں ہے بوتی دو برس کی مادہ اور جسوقت کہ پہنچیں چھیالیس کو ساٹھ تک پس ان میں ہے حقہ یعنی اونٹنی تین برس کی قابل جست کرنے اونٹ کے پس جسوقت کہ پہنچیں اونٹ اکسٹھ کو پچہتر تک پس ان میں ہے بوتی چار برس کی کہ پانچویں برس میں لگی ہو اور جسوقت پہنچیں چہتر کو نوے تک پس ان میں ہیں دو بوتیاں دو دو برس کی **ف** اور جو سوال کیا جاوے زیادہ پس نہ دے اور اوپر حدیث میں گذرا کہ راضی کر چاہیے زکوۃ لینے والوں کو اگرچہ ظلم کیے جاویں پس یہ حدیث خلاف ہے اسکا جواب یہہ ہے کہ اوس حدیث میں جو زکوۃ لینے والے مذکور ہوئے صحابہ تھے وہ ظالم نہ تھے اور نسبت ظلم کی اونکی طرف بموجب گمان زکوۃ دینے والوں کی تھی اور اس حدیث میں سوا صحابہ کے اور لوگ مراد ہیں پس کچہ منافات نہیں ہے ع **فَإِذَا بَلَغَتْ** إِحْدَى وَتِسْعِيْنَ إِلٰى عِشْرِيْنَ وَمِائَةٍ فَفِيْهَا حِقَّتَانِ طَرُوْقَتَا الْجَمَلِ فَإِذَا زَادَتْ عَلٰى عِشْرِيْنَ وَمِائَةٍ فَفِيْ كُلِّ أَرْبَعِيْنَ بِنْتُ لَبُوْنٍ وَفِيْ كُلِّ خَمْسِيْنَ حِقَّةٌ اور جسوقت کہ پہنچیں اکیانوے کو ایک سو بیس تک پس ان میں ہیں دو اونٹنیاں تین تین برس کی قابل جست کرنے اونٹ کے اور جسوقت کہ ہوں زیادہ ایکسو بیس پر پس ہر چالیس میں بوتی دو برس کی ہے اور بیچ ہر پچاس کے اونٹنی تین برس پوری کی **ف** کہا قاضی نے کہ دلالت کرتی ہے یہہ حدیث اوپر استقرار حساب کے بعد تجاوز کرنیکے حد مذکور سے یعنی جب زیادہ ہوں اونٹ ایکسو بیس سے تو نہ از سر نو شروع کیجاوے زکوۃ اور یہی مذہب ہے اکثر اہل علم کا اور کہا نخعی اور ثوری اور ابوحنیفہ نے کہ از سر نو شروع کیجاوے پس جب زیادہ ہوں ایکسو بیس سے پانچ تو لازم آویگی دو حقے اور ایک بکری پھر ہر پانچ میں بکری چوبیس تک پھر بنت مخاض وغیرہ بموجب ترتیب پہلی کے دلیل اونکی یہہ حدیث ہے کہ اونٹ جب زیادہ ہوں ایکسو بیس سے از سر نو شروع کیجاوے زکوۃ اور مانند اسکے حضرت علی سے بھی منقول ہے اور نہ آیا

اونٹوں میں زیادہ ہو یا قیمت اوسکی بخلاف گائے اور بکری کی کہ انمیں نر اور مادہ برابر ہیں ٭ ع وَمَنْ لَمْ يَكُنْ مَعَهُ إِلَّا أَرْبَعٌ مِنَ الْإِبِلِ

فَلَيْسَ فِيهَا صَدَقَةٌ إِلَّا أَنْ يَشَاءَ رَبُّهَا فَإِذَا بَلَغَتْ خَمْسًا فَفِيهَا شَاةٌ وَمَنْ بَلَغَتْ عِنْدَهُ مِنَ الْإِبِلِ صَدَقَةُ الْجَذَعَةِ وَلَيْسَتْ عِنْدَهُ جَذَعَةٌ وَعِنْدَهُ حِقَّةٌ فَإِنَّهَا تُقْبَلُ مِنْهُ الْحِقَّةُ وَيَجْعَلُ مَعَهَا شَاتَيْنِ إِنِ اسْتَيْسَرَتَا لَهُ أَوْ عِشْرِينَ دِرْهَمًا وَمَنْ بَلَغَتْ عِنْدَهُ صَدَقَةُ الْحِقَّةِ وَلَيْسَتْ عِنْدَهُ الْحِقَّةُ وَعِنْدَهُ الْجَذَعَةُ فَإِنَّهَا تُقْبَلُ مِنْهُ الْجَذَعَةُ وَيُعْطِيهِ الْمُصَدِّقُ عِشْرِينَ دِرْهَمًا أَوْ شَاتَيْنِ وَمَنْ بَلَغَتْ عِنْدَهُ صَدَقَةُ الْحِقَّةِ وَلَيْسَتْ عِنْدَهُ إِلَّا بِنْتُ لَبُونٍ فَإِنَّهَا تُقْبَلُ مِنْهُ بِنْتُ لَبُونٍ وَيُعْطِي شَاتَيْنِ أَوْ عِشْرِينَ دِرْهَمًا وَمَنْ بَلَغَتْ صَدَقَتُهُ بِنْتَ لَبُونٍ وَعِنْدَهُ حِقَّةٌ فَإِنَّهَا تُقْبَلُ مِنْهُ الْحِقَّةُ وَيُعْطِيهِ الْمُصَدِّقُ عِشْرِينَ دِرْهَمًا أَوْ شَاتَيْنِ وَمَنْ بَلَغَتْ صَدَقَتُهُ بِنْتَ لَبُونٍ وَلَيْسَتْ عِنْدَهُ وَعِنْدَهُ بِنْتُ مَخَاضٍ فَإِنَّهَا تُقْبَلُ مِنْهُ بِنْتُ مَخَاضٍ وَيُعْطِي مَعَهَا عِشْرِينَ دِرْهَمًا أَوْ شَاتَيْنِ وَمَنْ بَلَغَتْ صَدَقَتُهُ بِنْتَ مَخَاضٍ وَلَيْسَتْ عِنْدَهُ وَعِنْدَهُ بِنْتُ لَبُونٍ فَإِنَّهَا تُقْبَلُ مِنْهُ وَيُعْطِيهِ الْمُصَدِّقُ عِشْرِينَ دِرْهَمًا أَوْ شَاتَيْنِ فَإِنْ لَمْ تَكُنْ عِنْدَهُ بِنْتُ مَخَاضٍ عَلَى وَجْهِهَا وَعِنْدَهُ ابْنُ لَبُونٍ فَإِنَّهُ يُقْبَلُ مِنْهُ وَلَيْسَ مَعَهُ شَيْءٌ

اور وہ شخص کہ نہ تھے اوسکے مگر چار اونٹ پس نہیں ہے ان میں زکوۃ واجب مگر یہ کہ چاہے مالک اوسکا تو بطریق نفل کے دے پس جس وقت کہ ہوں پانچ اونٹ تو اون میں ہے ایک بکری اور جو شخص کہ ہوں اوسکے پاس اونٹ اسقدر کہ واجب ہوا اون میں اونٹنی چار برس کی کہ پانچویں میں لگی ہو یعنی ... سے پچھتر تک میں یہی آتی ہے اور نہو نزدیک اوسکے چار برس کی اور ہو اوسکے پاس تین برس کی پس تحقیق قبول کی جاوے اوس سے تین برس کی اور دیوے زکوۃ دینے والا ساتھ اوسکے دو بکریاں اگر میسر ہوں اوسکو یا دے بیس درم اور جو شخص کہ اونٹ ہوں اوس پاس اسقدر کہ واجب ہے اون میں اونٹنی تین برس کی کہ چھیالیس سے ساٹھ تک میں یہ ہی آتی ہے اور نہو اوسکے پاس تین برس کی اور ہو اوسکے پاس چار برس کی پس قبول کی جاوے اوس سے چار برس کی اور دیوے اوسکو زکوۃ لینے والا بیس درم یا دو بکریاں اور جو شخص کہ ہوں اوسکے پاس اونٹ اسقدر کہ واجب ہو اون میں اونٹنی تین برس کی اور نہو اوسکے پاس مگر دو برس کی پس تحقیق قبول کی جاوے اوس سے دو برس کی اور دیوے زکوۃ دینے والا دو بکریاں یا بیس درم اور جو شخص کہ ہوں اوسکے پاس اونٹ اسقدر کہ واجب ہو ان میں اونٹنی دو برس کی کہ چھتیس سے پینتالیس تک میں وہ آتی ہے اور ہو اوسکے پاس تین برس کی پس قبول کی جاوے اوس سے تین برس کی اور دیوے اوسکو زکوۃ لینے والا بیس درم یا دو بکریاں اور جو شخص کہ ہوں اوسکے پاس اونٹ اسقدر کہ واجب ہو ان میں اونٹنی دو برس کی اور نہو وہ اوسکے پاس اور ہو اوسکے پاس ایک برس کی پس تحقیق قبول کی جاوے اوس سے برس دن کی اور دیوے زکوۃ دینے والا ساتھ اوسکے بیس درم یا دو بکریاں اور وہ شخص کہ ہوں اوسکے پاس اونٹ اسقدر کہ واجب ہے اون میں اونٹنی برس روز کی کہ پچیس سے پینتیس تک میں وہی آتی ہے اور نہیں وہ اوسکے پاس اور ہے اوسکے پاس دو برس کی پس قبول کی جاوے اوس سے اور دیوے اوسکو زکوۃ لینے والا بیس درم یا دو بکریاں اور اگر نہو نزدیک اوسکے اونٹنی برس روز کی قابل دینے کے اور ہو اوسکے پاس اونٹ دو برس کا نر قبول کیا جاوے اوس سے اور نہیں ساتھ اوسکے کوئی چیز اور واجب ہے لینا نر دینا قابل ذکر کہا ابن ملک نے فی اوسکے معنوں میں تین احتمال ہیں یا تو یہ کہ نہو اوسکے پاس اونٹنی برس روز کی اصلا یا نہو تندرست بلکہ بیمار ہو یا بہت کمی ہو یا اوسط درجہ کی نہو بلکہ نہایت خوب ہے بہر تقدیر اوسکا حال تو یہ ہوا اور ہو اوسکے پاس ابن لبون یعنی دو برس کا اونٹ نر اونٹنی تو وہ قبول کیا جاوے اور اوسکے ساتھ کچھ اور جبر نقصان کیلیے لیا یا نہیں آتا اس سے معلوم ہوا کہ افضلیت انوثت کا جبر نقصان ساتھ زیادتی سن کے ہو جاتا ہے

وَفِي صَدَقَةِ الْغَنَمِ فِي سَائِمَتِهَا إِذَا كَانَتْ أَرْبَعِينَ إِلَى عِشْرِينَ وَمِائَةٍ شَاةٌ فَإِذَا زَادَتْ عَلَى عِشْرِينَ وَمِائَةٍ إِلَى مِائَتَيْنِ فَفِيهَا شَاتَانِ فَإِذَا زَادَتْ عَلَى مِائَتَيْنِ إِلَى ثَلَاثِمِائَةٍ فَفِيهَا ثَلَاثُ شِيَاهٍ فَإِذَا زَادَتْ عَلَى ثَلَاثِمِائَةٍ فَفِي كُلِّ مِائَةٍ

شَاةٌ فَإِذَا كَانَتْ سَائِمَةُ الرَّجُلِ نَاقِصَةً مِّنْ أَرْبَعِيْنَ شَاةً وَاحِدَةً فَلَيْسَ فِيْهَا صَدَقَةٌ إِلَّا أَنْ يَّشَاءَ رَبُّهَا وَلَا تُخْرَجُ فِي الصَّدَقَةِ هَرِمَةٌ وَّلَا ذَاتُ عَوَارٍ وَّلَا تَيْسٌ إِلَّا مَا شَاءَ الْمُصَدِّقُ وَلَا يُجْمَعُ بَيْنَ مُتَفَرِّقٍ وَّلَا يُفَرَّقُ بَيْنَ مُجْتَمِعٍ خَشْيَةَ الصَّدَقَةِ وَمَا كَانَ مِنْ خَلِيْطَيْنِ فَإِنَّهُمَا يَتَرَاجَعَانِ بَيْنَهُمَا بِالسَّوِيَّةِ وَفِي الرِّقَّةِ رُبُعُ الْعُشْرِ فَإِنْ لَّمْ تَكُنْ إِلَّا تِسْعِيْنَ وَمِائَةً فَلَيْسَ فِيْهَا شَيْءٌ إِلَّا أَنْ يَّشَاءَ رَبُّهَا رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور یہ زکوٰۃ بکریوں کی کہ چرنے والی ہوں جبکہ ہوں بکریاں چالیس ایک سو بیس تک تو ایک بکری واجب ہے اور
جس وقت زیادہ ہوں ایک سو بیس سے دو سو تک پس ان میں دو بکریاں اور جس وقت زیادہ ہوں دو سو پر پس ان میں تین بکریاں تین سو تک اور جب زیادہ ہوں
تین سو پر پس ہر سو میں ایک بکری اور جبکہ ہوں بکریاں چرنے والی آدمی کی کم چالیس سے ایک بھی پس نہیں ہے ان میں زکوٰۃ مگر یہ کہ چاہے مالک اوسکا تو
بطریق نفل کے دے اور نہ دی جاوے زکوٰۃ میں بڑھیا اور نہ عیب والی یعنی خواہ اونٹنی ہو خواہ بکری خواہ گائے اور نہ بوک مگر اوس وقت کہ چاہے زکوٰۃ لینے والا یعنی
اگر وہ چاہے بوک لینا کسی مصلحت کے لیے تو درست ہے اور نہ جمع کیے جاویں جانور متفرق اور نہ جدا کیے جاویں اکٹھے واسطے خوف زکوٰۃ کے اور جو نصاب کے
ہوں دو شریکوں میں پس وہ رجوع کریں آپس میں ساتھ برابری کے اور چاندی میں چالیسواں حصہ دینا فرض ہے اور اگر نہ ہوں اوس پاس مگر ایک سو نوے درم
پس نہیں ان میں کچھ زکوٰۃ مگر یہ کہ چاہے مالک اوسکا بطریق نفل کے دے نقل کی یہ بخاری نے ف چرنے والیوں یعنی زکوٰۃ جانوروں میں بکری ہو یا گائے
یا اونٹ جب واجب ہوتی ہے کہ اکثر برس یعنی آدھے برس سے زیادہ جنگل میں چارہ چرتی ہوں اور اگر اکثر برس گھر سے کھلانا پڑتا ہو
تو ان جانوروں میں زکوٰۃ واجب نہیں ہے اور جبکہ ہوں بکریاں چالیس الخ یعنی چالیس سے کم میں کچھ زکوٰۃ واجب نہیں جب چالیس
ہوں تو ان میں ایک بکری واجب ہوتی ہے اور جب چالیس سے زیادہ ہوں تو ایک سو بیس تک ایک ہی بکری واجب ہے آگے تین سو تک کا حال مفصل
مذکور ہے اور جب زیادہ ہوں تین سو پر یعنی ایک سو اور بڑھ جاویں چار سو ہو جاویں تب چار بکریاں آویں گی اکثر اہل علم کا قول یہی ہے اور کہا حسن صالح نے کہ اگر ایک بھی بڑھیگی
تین سو پر تو چار بکریاں دینی آویں گی اور نہ عیب والی یہ کہ جب سارا مال اوسکا یا بعض مال بے عیب ہو اور اگر سب عیب دار ہو تو لیوے ایک درمیانی
کو اور نہ بوک یعنی بوک لینے کو اس لیے منع کیا کہ مالک کو ضرر ہوگا اس لیے کہ بچے لینے کو رکھتا ہے اور بعضوں نے کہا اس لیے منع کیا کہ گوشت اوسکا برا اور بدبودار ہوتا ہے
اور نہ جمع کیے جاویں الخ مذہب شافعی میں زکوٰۃ گلہ پر دینی آتی ہے اور اعتبار مالکوں کا نہیں ہے اور ابو حنیفہ کے مذہب میں اعتبار مالکوں کا ہے نہ گلہ کا
پس اگر مثلاً ایک شخص کی بکریاں اسی ہوں گی دو گلوں میں تو امام شافعی کے نزدیک دو بکریاں لیویں گے اور امام ابو حنیفہ کے نزدیک ایک اور اگر دو شخصوں کی
اسی بکریاں ایک گلہ میں ہوں گی تو امام شافعی کے نزدیک ایک ہی بکری لیویں گے اور امام ابو حنیفہ کے نزدیک دو لیں گے پس معنی اس قول کے کہ لا یجمع بین متفرق الخ
نزدیک شافعی کے یہ ہیں کہ یہ نہی مالک کو ہے کہ اگر مثلاً چالیس بکریاں اسکی ہوں اور چالیس اور کسی کی تو ملا نہ دیوے واسطے کم کرنے زکوٰۃ کے یعنی اگر
دو گلہ چالیس چالیس کے ہوں گے تو دو بکریاں آویں گی اور ملا دیگا تو ایک دیگی پس یہ منع ہے اور نہ جدا کرے مثلاً بیس بکریاں اسکی کسی اور کی بیس
بکریوں میں ملی ہوں تو جدا نہ کرے واسطے ساقط کرنے زکوٰۃ کے اور نزدیک ابو حنیفہ کے یہ نہی ساعی کے لیے ہے یعنی زکوٰۃ لینے والا کر لیوے کہ متفرق کو جمع
نہ کرے مثلاً دو شخصوں کے پاس بکریاں ہیں اتنی اتنی کہ ہر ایک پاس جدا نصاب سے کم ہے جب دونوں ملیں تو نصاب پوری ہو مثلاً بیس بیس دونوں
پاس تو ان کو جمع نہ کرے زکوٰۃ لینے کے لیے اور نہ جدا کرے اکٹھی کو یعنی جس وقت کہ ہوں مثلاً ایک شخص کے پاس اسی بکریاں چالیس ایک جگہ
اور چالیس ایک جگہ تو نہ اعتبار کرے ان کو دو نصابیں اور نہ لیوے ان میں سے دو بکریاں بلکہ لیوے ایک ہی اس لیے کہ ملک ایک کی ہے اور جو نصاب کے
بیان اسکا یہ ہے کہ مثلاً دو آدمی ہیں دو سو بکریوں میں شریک ایک کی چالیس بکریاں ہیں اور دوسرے کی ایک سو ساٹھ پس واجب ہوں گی اول پر
ایک بکری اور دوسرے پر بھی ایک بکری یہ تقسیم ہو نیگا کہ واجب ہے سو یہ دو خمس ایک بکری کا اور باقی دوسرے پر شرح ہے یعنی زکوٰۃ لینے والا

تو ایک ایک بکری ہر ایک شریک سے لیگا پھر وہ دونوں رجوع کرین آپسمین ساتھ برابری کے یعنی چالیس بکریوں والا تین خمس بکری کی دیگا دوسرے شریک کو جسکی ایکسو اٹھارہ بھیڑ بکریان ہین چالیس والی پر دو خمس ہین کے موافق اوسکے حصہ کے اور باقی دوسرے پر موافق اوسکے حصہ کے یہ معنی ہین یتراجعان بینہما بالسویہ کے مولانا عبدالعزیز بن شیخ ولی اللہ رحمہما اللہ **وعن** عبد اللہ بن عمر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال فیما سقت السماء والعیون او کان عثریا العشر وما سقی بالنضح نصف العشر رواہ البخاری اور روایت ہے عبداللہ بن عمر سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا بیچ اوس چیز کے کہ پانی پلایا آسمان نے اور چشمون نے یا ہو زمین تر و تازہ تو دسوان حصہ واجب ہوتا ہے اور جو زمین کہ پلائی گئی کوئیں کے پانی سے ساتھ بیل کے یا اونٹ کے اوس مین بیسوان حصہ روایت کی یہ بخاری نے **ف** پانی پلایا آسمان نے یعنی جس زمین مین مینہ اور نالون اور نہرون کا پانی دیا اوس سے جو کھیتی وغیرہ پیدا ہو تو دسوان حصہ زکوٰۃ مین ہے اور عثری اوس زمین کو کہتے ہین کہ پانی دیجاے ساتھ جانور کے اور جانور کہتے ہین ایک گڑھے کو کہ کھودا جاتا ہے زمین مین بطور تالاب کے اور اوسمین سے پانی پہنچتا ہے کھیتی تک مین اور بعضون نے کہا کہ عثری کہتے ہین اوس کھیتی کو کہ تر و تازہ رہتی ہے ہمیشہ بسبب قریب ہونے پانی کے ۶ ح **وعن** ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم العجماء جرحہا جبار والبئر جبار والمعدن جبار وفی الرکاز الخمس متفق علیہ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جانور کو زخم پہنچانا اوسکا معاف ہے اور کوئین کھدوائی مین کوئی مرجاوے گر کر معاف ہے اور کان کھدوائی مین اگر کوئی مرجاوے تو معاف ہے اور رکاز مین پانچوان حصہ واجب ہوتا ہے روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** جانور یعنی گھوڑا یا بیل وغیرہ اگر زخمی کرے کسیکو یا تلف کرے کوئی چیز یا مار ڈالے کسیکو اور نہو اوسپر کوئی سوار یا ساتھ اوسکے کوئی کھینچنے والا یا ہانکنے والا اور ہووے دن تو زخمی کرنا اور تلف کرنا اوسکا معاف ہے یعنی اوسکے مالک پر کچھ ضمان یعنی بدلہ نہین اور اگر اوسپر کوئی سوار ہو یا اوسکے ساتھ کوئی ہانکنے یا کھینچنے والا ہو تو وہ ضمان دیگا اس لیے کہ اس مین تقصیر اوسکی ہے اور اسیطرح اگر رات کو چھوٹ کر زخمی یا تلف کرے تو بھی بدلا دیگا کہ قصور مالک کا ہے اس لیے کہ رات کو عادت ہے جانورون کے باندھنے کی کیون نہ باندھا اگرچہ حدیث سے عام معلوم ہوتا ہے لیکن یہ قیدین اور حدیثون سے اور دلیلون سے نکالی ہین اور کوئی اگر کسیکو مزدوری کو لگا دے کنوان کھودنے کو اور وہ مزدور اوسمین گر پڑے کھدوانے والے پر کچھ ضمان یعنی خون بہا نہین آویگا اسیطرح اگر کنوان اپنی ملک مین کھودے یا موات مین یعنی زمین افتادہ مین کہ مالک اوسکا معلوم نہین اور اوس مین کوئی آدمی جا گرے اور مر جاوے تو بدلا نہین اور اگر رستہ مین کھودے یا غیر کی ملک مین بغیر اوسکے اذن کے پس ضمان یعنی خون بہا اوپر عاقلہ کھودنیوالے کے آویگا اور اسیطرح حکم اسکا ہے کہ کوئی ایک جگہ کھودوا دے سونا یا چاندی یا فیروزہ یا مٹی وغیرہ کے نکالنے کے لیے اور عاقلہ کہتے ہین اونکو کہ ہو اوسکے ساتھ ایک کار بار نوکری مین مثلاً سپاہی کے عاقلہ فوج کے سب سپاہی ہین اور اگر وہ نہون تو اوسکے قبیلہ کے لوگ عاقلہ ہین اور رکاز سے مراد نزدیک ابو حنیفہ کے کان ہے اور نزدیک اہل حجاز کے دفینہ اہل جاہلیت کا اور معنی اول مناسب تر ہین ساتھ سیاق حدیث کے اور ایک روایت مین آیا ہے کہ حضرت سے پوچھا کہ رکاز کیا ہے فرمایا سونا اور چاندی کہ پروردگار نے پیدا کیا ہے زمین مین دن پیدائش اوسکی کے پھر جاننا چاہیے کہ کان مین سے جو چیزین نکلتی ہین تین قسم پر ہین ایک تو جمی ہوئی ہین لائق پگھلنے اور منطبع ہونیکی یعنی جسپر سکہ وغیرہ کا نقش ہو سکے جیسے سونا چاندی اور لوہا اور مانند انکی اور دوسری وہ کہ جمی ہوئی نہین ہین مانند پانی اور رال گندھک کی اور تیسری وہ کہ منطبع نہ ہو سکین مانند چونا اور ہڑتال اور تمام پتھرون کے مانند یاقوت وغیرہ کے پس نہین واجب ہے خمس مگر قسم اول مین اور اوس مین گذر ا ہے کہ نزدیک امام شافعی کے نزدیک فقط سونے اور چاندی مین ہے اور چیزون مین نہین ۶ ح

الفصل الثانی فصل دوسری

عن علی قال قال رسول صلی اللہ علیہ وسلم [illegible]

وَمِائَةٍ شَيْءٌ فَإِذَا بَلَغَتْ مِائَتَيْنِ فَفِيهَا خَمْسَةُ دَرَاهِمَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ وَفِي رِوَايَةٍ لِأَبِي دَاوُدَ عَنِ الْحَارِثِ الْأَعْوَرِ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ زُهَيْرٌ أَحْسِبُهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ هَاتُوا رُبْعَ الْعُشْرِ مِنْ كُلِّ أَرْبَعِينَ دِرْهَمًا دِرْهَمٌ وَلَيْسَ عَلَيْكُمْ شَيْءٌ حَتَّى تَتِمَّ مِائَتَيْ دِرْهَمٍ فَإِذَا كَانَتْ مِائَتَيْ دِرْهَمٍ فَفِيهَا خَمْسَةُ دَرَاهِمَ فَمَا زَادَ فَعَلَى حِسَابِ ذٰلِكَ وَفِي الْغَنَمِ فِي كُلِّ أَرْبَعِينَ شَاةً شَاةٌ إِلَى عِشْرِينَ وَمِائَةٍ فَإِذَا زَادَتْ وَاحِدَةٌ فَشَاتَانِ إِلَى مِائَتَيْنِ فَإِنْ زَادَتْ فَثَلَاثُ شِيَاهٍ إِلَى ثَلَاثِمِائَةٍ فَإِذَا زَادَتْ عَلَى ثَلَاثِمِائَةٍ فَفِي كُلِّ مِائَةٍ شَاةٌ فَإِنْ لَمْ تَكُنْ إِلَّا تِسْعٌ وَثَلَاثُونَ فَلَيْسَ عَلَيْكَ فِيهَا شَيْءٌ وَفِي الْبَقَرِ فِي كُلِّ ثَلَاثِينَ تَبِيعٌ وَفِي الْأَرْبَعِينَ مُسِنَّةٌ وَلَيْسَ عَلَى الْعَوَامِلِ شَيْءٌ

روایت ہے حضرت علی سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق معاف کی میں نے زکوۃ گھوڑوں میں سے اور غلاموں میں سے یعنی اگر تجارت کے لیے نہ ہوں تو زکوۃ اون میں نہیں اور گھوڑوں میں جو اختلاف ہے بیان اوسکا اوپر ہو چکا پس دو زکوۃ چاندی کی ہر چالیس درہم میں سے ایک درہم یعنی بعد اسکے کہ بقدر نصاب کے ہوں کہ دو سو درہم ہیں اور نہیں بیچ ایک سو نوے کے کچھ زکوۃ یعنی دو سو سے کم میں زکوۃ نہیں پس جس وقت کہ ہوں دو سو درہم پس اون میں ہیں پانچ درہم زکوۃ روایت کی یہ ترمذی اور ابوداود نے اور ایک روایت میں ابوداود کی بیچ حارث اعور سے کہ نقل کی حضرت علی سے کہا زہیر نے کہ راوی ہے حارث سے گمان کرتا ہوں میں حارث کو کہ کہا روایت کی حضرت علی نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا دو یعنی ہر برس چالیسواں حصہ چالیس درہم میں سے ایک درہم اور نہیں تم پر کچھ یہاں تک کہ پورے ہوں دو سو درہم اور جس وقت کہ ہوں دو سو درہم پس ان میں ہیں واجب پانچ درہم پس جو زیادہ ہو دو سو پر پس اسی حساب سے اوس میں زکوۃ واجب ہوتی ہے اور بکریوں میں ہر چالیس بکریوں میں ایک بکری ہے ایک سو بیس تک اور جس وقت کہ زیادہ ہو ایک اوپر ایک سو بیس کے پس دو بکریاں ہیں دو سو تک اور جس وقت زیادہ ہو ایک دو سو پر پس تین بکریاں ہیں تین سو تک پس جس وقت زیادہ ہوں تین سو سے پس بیچ ہر سو کے ایک بکری ہے پس اگر نہ ہوں تیری بکریاں مگر انتالیس پس نہیں بیچ تجھ پر اون میں کچھ اور بیچ گائے کی کہ ہر تیس میں ایک بیل برس روز کا اور چالیس میں ایک گائے دو برس کی اور نہیں کام والوں میں کچھ ف یعنی جو زیادہ ہو امام مذہب صاحبین کا یہی ہے کہ جسقدر دو سو درہم سے زیادہ ہو اوس کا حساب کر کر چالیسواں حصہ زکوۃ میں دے اور امام اعظم رح کے نزدیک جس وقت کہ زیادہ ہوں دو سو درہم سے چالیس درہم تو اون میں زکوۃ واجب ہوتی ہے اور اگر چالیس تک نہ پہنچیں تو اون میں زکوۃ نہیں دو ہی سو کی زکوۃ دے اور انہوں نے حمل کیا ہے اس حدیث کو اسپر کہ مراد زیادہ ہونے سے دو سو درہم پر زیادہ ہونا چالیس درہم کا ہے تاکہ تطبیق ہو جاوے سب حدیثوں میں اور بیل برس روز کا اسمیں نر مادہ برابر ہیں چاہے بیل دے چاہے گائے جیسا کہ آگے کی روایت میں آتا ہے جاننا چاہیے کہ گایوں اور بکریوں میں دینا مادہ ہی کا مقرر نہیں ہے بخلاف اونٹوں کے اس لیے کہ اونٹوں میں مادہ افضل ہوتی ہے نہ گائیں بکریوں میں اور کہا ابن حجر نے کہ اگر زیادہ ہوں بیل یا گائیں چالیس سے تو اون میں کچھ نہیں دینا آتا یہاں تک کہ ساٹھ ہوں جب ساٹھ ہونگی تو دو تبیعی یعنی برس برس روز کے بیل یا گائیں دینی آویگی پھر ہر چالیس میں ایک مسنہ یعنی گائیں یا بیل دو دو برس کے اور ہر تیس میں ایک تبیعہ دینا آویگا پس مثلا ستر ہوں گی تو ایک مسنہ اور ایک تبیعہ اور جب اسی ہوں تو دو مسنہ جب نوے ہوں تو تین تبیعی جب سو ہوں دو تبیعی اور ایک مسنہ دے اسیطرح ہر تیس میں تبیعہ اور ہر چالیس میں مسنہ دیا کرے انتہی یہ جو کہا کہ اگر زیادہ ہوں چالیس سے تو اون میں کچھ نہیں دینا آتا یہ مذہب صاحبین کا ہے اور امام اعظم صاحب کے نزدیک جتنی زیادہ ہوں گی چالیس سے حساب کر کر زکوۃ اونکی بھی دیجاویگی ساٹھ تک جب ساٹھ ہوں گی تو دو تبیعی دینگی باقی بدستور مذکور پس چالیس سے ایک زیادہ ہو گی تو چالیسواں حصہ مسنہ کا دیگا یا تیسواں حصہ تبیع کا یعنی اسکی قیمت کا چالیسواں یا تیسواں حصہ دیگا اسیطرح اور زیادتی کو سمجھ لے روایت معتبر ہمارے مذہب کی نزدیک صاحب ہدایہ اور تابعین وغیرہ کے یہی ہے اور بھینس کی زکوۃ ایسی ہے جیسے گائیں کی اور بھیڑ دنبہ کی زکوۃ مانند زکوۃ بکری کی ہے اور نہیں کام والوں میں کچھ یعنی جو جانور کام میں آویں مثلا بیل ہل چلانے

یا کنوئیں کے پانی کھاتے میں یا لادی میں ہوں اگر ہوں گے تو بہ نصاب کو پہنچیں زکوٰۃ ان میں واجب نہیں ایسا ہی حکم اونٹ وغیرہ کا ہے اور مذہب تینوں اماموں کا یہی ہے لیکن امام مالک کے نزدیک ان میں بھی زکوٰۃ ہے ع ح **وعن** معاذ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم لما وجّہہ الی الیمن امرہ ان یاخذ من البقر من کل ثلثین تبیعا او تبیعۃ ومن کل اربعین مسنۃ رواہ ابو داود والترمذی والنسائی والدارمی اور روایت ہے معاذ سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جبکہ بھیجا ان کو طرف یمن کے یعنی عامل کر کے حکم کیا ان کو یہ کہ لیویں ہر تیس گایوں میں سے ایک بیل برس روز کا یا گائے برس روز کی اور ہر چالیس گایوں میں سے ایک گائے دو برس کی یا بیل دو برس کا روایت کی یہ ابو داود اور ترمذی اور نسائی اور دارمی نے ز **وعن** انس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم المعتدی فی الصدقۃ کمانعہا رواہ ابو داود والترمذی اور روایت ہے انس سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے زیادتی کرنے والا زکوٰۃ لینے میں یعنی جو قدر واجب سے زیادہ لے مانند منع کرنے والے زکوٰۃ کے ہے یعنی جیسے گناہ زکوٰۃ نہ دینے میں ہے ویسا ہی گناہ زیادہ لینے میں ہے روایت کی یہ ابو داود اور ترمذی نے ز **وعن** ابی سعید الخدری ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لیس فی حب ولا تمر صدقۃ حتی یبلغ خمسۃ اوسق رواہ النسائی اور روایت ہے ابی سعید خدری سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہیں غلہ میں اور نہ کھجوروں میں زکوٰۃ یہاں تک کہ پہونچے پانچ وسق کو یعنی تیس من کو روایت کی یہ نسائی نے ز **ف** بیان اسکا اس باب کی پہلی حدیث میں ہو چکا ہے **وعن** موسی بن طلحۃ قال عندنا کتاب معاذ بن جبل عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ قال انما امرہ ان یاخذ الصدقۃ من الحنطۃ والشعیر والزبیب والتمر مرسل رواہ فی شرح السنۃ اور روایت ہے موسیٰ بن طلحہ سے کہا ہمارے پاس خط ہے معاذ بن جبل کا کہ نقل کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ کہ معاذ نے کہا سوا اسکے نہیں کہ حکم کیا حضرت نے ان کو یعنی مجکو یہ کہ لیویں زکوٰۃ گیہوں اور جو اور انگور اور کھجور میں ہے یہ حدیث مرسل ہے روایت کی یہ شرح السنہ میں **ف** اسکے معنی یہ نہیں ہیں کہ نہیں واجب زکوٰۃ مگر انہیں چار چیزوں میں بلکہ واجب ہے نزدیک شافعی کے اور چیزوں میں بھی اور کہتے ہیں میں اور وہ قوت ہو اور ہمارے نزدیک ہر چیز میں کہ اوگے زمین میں قوت ہو یا نہ ہو پس انہیں چار چیزوں کو ذکر اس لیے کیا کہ یہ چیزیں یہاں اکثر ہوتی تھیں ع ح **وعن** عتاب بن اسید ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال فی زکوٰۃ الکروم انہا تخرص کما یخرص النخل ثم تؤدی زکوٰتہ زبیبا کما تؤدی زکوٰۃ النخل تمرا رواہ الترمذی وابو داود اور روایت ہے عتاب بن اسید سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بیچ زکوٰۃ انگوروں کے کہ تحقیق کن کیے جاویں جیسے کہ کن کیے جاتے ہیں کھجوریں پھر دیجاوے زکوٰۃ اسکی درحالیکہ انگور خشک ہوں جیسے کہ دیجاتی ہے زکوٰۃ کھجوروں کی درحالیکہ کھجوریں خشک ہوں روایت کی یہ ترمذی اور ابو داود نے **ف** یعنی جب پیدا ہوویں انگور اور کھجوروں میں شیرینی تو اندازہ کرے شخص ماہر کہ یہ انگور یا کھجوریں جب خشک ہوں گے تو کس قدر رہیں گی جب خشک ہوں تو دسواں حصہ زکوٰۃ میں لیں امام صاحب کے نزدیک جسقدر کہ ہوں اور صاحبین اور شافعی کے نزدیک اگر حد نصاب کو یعنی پانچ وسق کو پہونچیں تو دسواں حصہ دیں ع ح **وعن** سہل بن ابی حثمۃ حدث ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یقول اذا خرصتم فخذوا ودعوا الثلث فان لم تدعوا الثلث فدعوا الربع رواہ الترمذی وابو داود والنسائی اور روایت ہے سہل بن ابی حثمہ سے حدیث کی یہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم تھے فرماتے جس وقت کہ کن کرو یعنی کھجور و انگور کا پس یعنی دو تہائی اور چھوڑو تہائی کی قدر پھر اگر نہ چھوڑو تہائی پس چھوڑو چوتھائی روایت کی یہ ترمذی اور ابو داود اور نسائی یہ خطاب ہے زکوٰۃ لینے والوں کو کہ جب تخمینہ کرو مقدار زکوٰۃ کی تو اس میں سے دو تہائی لو اور تہائی مالک کے چھوڑ دو ازراہ احسان کے

ہوا اور یہ دلیل حدیث کی ان کے نزدیک یہ ہے کہ یہود خیبر کے حق میں فرمایا کہ حضرت نے مساقات کی تھی اونسے اسپر کہ آدھی کھجوریں وہ لیں اور آدھی حضرت پس حکم فرمایا
اندازہ کرنیوالیکو کہ چھوڑ دے تہائی یا چوتہائی از راہ احسان کے اور تقسیم کرے انکو آدھی حضرتکو دیوے اور آدھی انکو ع **وعن** عائشة قالت كان النبي صلى الله
عليه وسلم يبعث عبد الله بن رواحة الى يهود فيخرص النخل حين يطيب قبل ان يؤكل منه رواه ابوداود اور روایت ہے عائشہ
سے کہ کہا تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم بھیجتے عبداللہ بن رواحہ کو طرف یہود کی یعنی یہود خیبر کے پس اٹکل کرتے کھجوروں کا جس وقت کہ شیرینی ظاہر ہوتی اون میں پہلے اس سے
کہ کھائی جائیں روایت کی یہ ابوداود نے **وعن** ابن عمر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم في العسل في كل عشرة ازق
زق رواه الترمذي وقال في اسناده مقال ولا يصح عن النبي صلى الله عليه وسلم في هذا الباب كثير شيء اور روایت ہے ابن عمر سے کہ کہا فرمایا رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نے بیچ زکوۃ شہد کے کہ ہر دس مشکوں میں ہے ایک مشک ہے روایت کی یہ ترمذی نے اور کہا اسکی اسناد میں گفتگو ہے اور نہیں صحیح ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اس باب میں بہت سی روایتیں

ف علما میں اختلاف ہے امام شافعی کے نزدیک شہد میں زکوۃ نہیں اور امام ابوحنیفہ کے نزدیک اس میں دسواں حصہ ہے کم ہو یا زیادہ اگر عشری زمین میں
ہو اور دلیل انکی یہ حدیث ہے ما اخرجت الارض ففيه العشر اور جو شہد پہاڑ میں ہو اس میں بھی عشر ہے امام صاحب کے نزدیک ح **وعن** زينب
امرأة عبد الله قالت خطبنا رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال يا معشر النساء تصدقن ولو من حليكن فانكن اكثر
اهل جهنم يوم القيامة رواه الترمذي اور روایت ہے زینب بی بی عبداللہ بن مسعود کی سے کہ کہا خطبہ فرمایا ہمکو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
پس فرمایا اے گروہ عورتوں کے صدقہ دو یعنی زکوۃ مال کی اگرچہ اپنے زیور سے ہو اس لیے کہ تحقیق تم اکثر دوزخی ہوگی دن قیامت کے روایت کی یہ ترمذی نے

ف دوزخی ہوگی بسبب محبت دنیا کے کہ باعث ہے ترک زکوۃ کے اور تقید دنیا کے اور اختلاف کیا ہے علما نے بیچ زکوۃ زیور عورت کے امام ابوحنیفہ کے
نزدیک مطلق زیور میں زکوۃ ہے اور یہی قول قدیم امام شافعی کا ہے اور کہا امام مالک اور احمد نے کہ نہیں ہے زکوۃ اوس زیور میں کہ مباح ہے استعمال اوسکا پس جسکا
استعمال حرام ہے اوسمیں زکوۃ ہے یہی ہے اور یہی قول جدید امام شافعی کا ہے اور دلیل امام ابوحنیفہ رح کی یہ حدیث ہے اور اور بہت سی حدیثیں ہیں
زیور مباح اور غیر مباح کا بیان مرقاۃ اور کتابوں شافعی مذہب کے میں ہے جو چاہے دیکھ لے **وعن** عمرو بن شعيب عن ابيه عن
جده ان امرأتين اتتا رسول الله صلى الله عليه وسلم وفي ايديهما سواران من ذهب فقال لهما تؤديان زكوته
قالتا لا فقال لهما رسول الله صلى الله عليه وسلم اتحبان ان يسوركما الله بسوارين من نار قالتا لا قال فاديا
زكوته رواه الترمذي وقال هذا حديث قد روى المثنى بن الصباح عن عمرو بن شعيب نحو هذا والمثنى بن
الصباح وابن لهيعة يضعفان في الحديث ولا يصح في هذا الباب عن النبي صلى الله عليه وسلم شيء اور روایت ہے عمرو بن
شعیب سے کہ نقل کی اپنے باپ سے اور انہوں نے نقل کی اپنے دادا سے یہ کہ دو عورتیں آئیں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور انکے ہاتھوں میں دو کنگن
تھے سونیکے پس فرمایا حضرت نے اون دونوں کو کہ دیتی ہو زکوۃ انکی کہا دونوں نے کہ نہیں فرمایا اون دونوں کو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
کیا دوست رکھتی ہو یہ کہ پہنا دے تمکو اللہ دو کنگن آگ کے کہا انھوں نے کہ نہیں فرمایا پس دو زکوۃ اسکی یعنی سونیکی روایت کی یہ ترمذی نے
اور کہا یہ حدیث تحقیق روایت کی مثنی بن صباح نے عمرو بن شعیب سے مانند اسکے اور مثنی بن صباح اور ابن لہیعہ کہ وہ بھی راوی اس حدیث کا ہے
ضعیف کیے جاتے ہیں حدیث میں اور نہیں صحیح اس باب میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کچھ **ف** یہ حدیث بھی دلالت کرتی ہے اسپر کہ زکوۃ زیور
میں واجب ہے اور بہت حدیثیں اس میں صحیح کہ وہ مذکور ہیں چنانچہ مرقاۃ میں مذکور ہیں جو چاہے دیکھ لے **وعن** ام سلمة قالت كنت البس
اوضاحا من ذهب فقلت يا رسول الله اكنز هو فقال ما بلغ ان تؤدى زكوته فزكي فليس بكنز رواه مالك وابوداود

اور روایت ہے ام سلمہ سے کہا تھی مین پہنتی وضح سونیکی کہ نام ایک زیور کا ہے پس کہا مینے یا رسول اللہ کیا گنج ہے یہہ پس فرمایا جو پہونچے اسقدر کو کہ دیجاوے زکوٰۃ اوسکی یعنی حد نصاب کو پہنچے پھر زکوٰۃ دی گئی پس نہین گنج روایت کی یہہ مالک اور ابو داؤد نے **ف** کیا گنج ہے یہہ یعنی کلام اللہ مین جو وعید آیا ہے مال جمع کرنے پر اس آیت مین والذین یکنزون الذہب والفضۃ آخر آیۃ تک یہہ بھی اوس مین داخل ہے پس فرمایا کہ جب مال حد نصاب کو پہنچا اور زکوٰۃ دی گئی تو وہ داخل اس وعید مین نہین کلام اللہ مین اوس مال جمع کرنے پر وعید ہے کہ بغیر زکوٰۃ کے جمع کرے ۱۲ ع

وعن سمرۃ بن جندب ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یأمرنا ان نخرج الصدقۃ من الذی نعد للبیع رواہ ابوداؤد اور روایت ہے سمرہ بن جندب سے یہہ کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم تھے حکم کرتے ہمکو یہہ کہ نکالین ہم زکوٰۃ اوس چیز کی کہ تیار کی ہو ہمنے بیچنے کے لیے یعنی سوداگری کے لیے روایت کی یہہ ابو داؤد نے

وعن ربیعۃ بن ابی عبد الرحمن عن غیر واحد ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اقطع لبلال بن الحارث المزنی معادن القبلیۃ وہی من ناحیۃ الفرع فتلک المعادن لا تؤخذ منہا الا الزکوٰۃ الی الیوم رواہ ابو داؤد اور روایت ہے ربیعہ بن ابی عبد الرحمن سے کہ انھون نے نقل کی بہت یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جاگیر کر دین واسطے بلال بن حارث مزنی کے کانین قبل کی اور قبل ہے جانب فرع کے پس وہ کانین نہین لیجاتی اون سے مگر زکوٰۃ اب تک روایت کی یہہ ابو داؤد نے **ف** جاگیر کر دین یعنی انکو کانین موضع قبل کی دین تا جو کچھ اون مین سے نکالین اپنی رعیت کرین اور قبلیہ منسوب ہے طرف قبل کے اور قبل نام ہے ایک موضع کا نواحی فرع سے اور فرع بھی نام ایک جگہہ کا ہے درمیان مکہ اور مدینہ کے کانین نہین لیجاتی اون سے مگر زکوٰۃ کہ چالیسوان حصہ ہے یعنی نہین لیجاتی خمس جیسکہ حکم کانو کا ہے اور یہہ مذہب امام مالک اور امام شافعی کا ہے ایک قول کی اور نزدیک امام ابو حنیفہ کے اور شافعی کے بموجب ایک قول کے کانون مین خمس ہے اور تیسرا قول امام شافعی سے یہہ ہے کہ اگر پاوے مشقت سے سو تو چالیسوان حصہ دے والا خمس دے پس حنفی اسکا یہہ جواب دیتے ہین کہ نہین ہے اسمین یہہ کہ حضرت نے اس بات کا حکم کیا پس جائز ہے یہہ کہ دیتے ہو طرف سے اپنے اجتہاد کے اور ہم تمسک کرتے ہین ساتھ کتاب اور سنت صحیحہ اور قیاس کے اب تفصیل اسکی مرقات مین ہے جو چاہے دیکھ لے ۱۲ ع

الفصل الثالث فصل تیسری

عن علی ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لیس فی الخضراوات صدقۃ ولا فی العرایا صدقۃ ولا فی اقل من خمسۃ اوسق صدقۃ ولا فی العوامل صدقۃ ولا فی الجبہۃ صدقۃ قال الصقر الجبہۃ الخیل والبغال والعبید رواہ الدارقطنی روایت ہے حضرت علی سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہین زکوٰۃ اور نہ عاریت کی درختون مین زکوٰۃ اور پانچ وسق سے کم مین زکوٰۃ اور نہ کام کرنیوالے جانورون مین زکوٰۃ اور نہ جبہہ مین زکوٰۃ کہا صقر نے جبہہ گھوڑا ہے اور خچر اور غلام روایت کی یہہ دارقطنی نے **ف** نہین ترکاریون مین زکوٰۃ بیان اسکا ابتداء باب مین ہو چکا اور عرایا جمع عریت کی ہے عریت اوس کھجور کے درخت کو کہتے ہین کہ عاریت دیتا ہے اوسکو مالک اوسکا محتاج کو اور اوسکی ملک مین کر دیتا ہے کھجورین اوسکی تمام سال پس اون مین زکوٰۃ نہین اس لیے کہ وہ نکل جاتی ہین ملک مالک سے یعنی زکوٰۃ واجب نہین ہے اور اس جملہ کے بعد جو چیزین مذکور ہین کا

وعن طاؤس ان معاذ بن جبل اتی بوقص البقر فقال لم یأمرنی فیہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم بشیء رواہ الدارقطنی والشافعی وقال الوقص ما لم یبلغ الفریضۃ اور روایت ہے طاؤس سے یہہ کہ معاذ بن جبل لائے گئے وقص گایون کی یعنی تا زکوٰۃ لیوین پس کہا نہین حکم کیا مجکو اس مین پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی چیز کا یعنی کچھ زکوٰۃ اس مین نہین فرمائی روایت کی یہہ دارقطنی اور شافعی نے اور کہا شافعی نے کہ وقص وہ جانور ہین کہ نہ پہونچین نصاب کو یعنی بعد نصاب کو یا دوسری وغیرہ کو **ف** کہا طیبی نے

او مرقات کی دو یا نو ہیں کہ یہ ہونہیں ہمیشہ فرض کو خواہ ابتدا ہو خواہ درمیان دو فریضوں کی انتہی ابتدا کی یہہ مثال ہو کہ کا تین بیل تیس سے کم ہوں تا ہوا دن میں زکوۃ میں واجب درمثال درمیان دو فریضوں کی یہہ کہ مثلا تیس گائے بیل پر زکوۃ فرض ہوتی ہو اور جب تیس سے تیس اور چالیس تک پہنچیں انکی بابین کو بھی وقص کہتے ہیں اون میں کچھ زکوۃ نہیں جب چالیس ہوں اون میں مسنہ کا واجب ہو اگر چالیس سے زیادہ ہوں یہانتک کہ ساٹھہ ہوں تب او نمیں زکوۃ واجب ہو اکی بابین کو بھی وقص کہتے ہیں انمیں کچھ زکوۃ نہیں ہو اسیطرح ساٹھہ سے ستر تک اون میں زکوۃ نہیں جب ستر ہوں تو اون میں زکوۃ ہو اسیطرح سو آگے ہر دہاکے کے بعد حکم متغیر ہوتا جاتا ہو درمیان دو دہاکون کے جتنی بیل گائیں ہوں انکو وقص کہتے ہیں اون میں زکوۃ معاف ہو اور مراد اس میں قسم اول ہو یعنی تیس سے کم اس لیے کہ معاذ پاس جو لائی تھی وہی تھی واللہ اعلم اور بابین دو فریضوں کی زکوۃ دینی صاحبین کے نزدیک مطلق واجب نہیں اور امام صاحب کے نزدیک چالیس سے ساٹھہ تک کی بابین میں ہو اور باقی میں نہیں تحقیق اسکی دوسری فصل کی پہلی حدیث میں گذر چکی ہو اور کہا میرک نے اسناد اسکی منقطع ہو اس لیے کہ طاوس نہیں ملا معاذ سے ۱۲ ع ۱۲ مولانا

باب صدقۃ الفطر

باب بیچ بیان صدقہ فطر کے

الفصل الاول

فصل پہلی عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ فَرَضَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَكٰوةَ الْفِطْرِ صَاعًا مِّنْ تَمْرٍ اَوْ صَاعًا مِّنْ شَعِيْرٍ عَلَى الْعَبْدِ وَالْحُرِّ وَالذَّكَرِ وَالْاُنْثٰى وَالصَّغِيْرِ وَالْكَبِيْرِ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ وَاَمَرَ بِهَا اَنْ تُؤَدّٰى قَبْلَ خُرُوْجِ النَّاسِ اِلَى الصَّلٰوةِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ روایت ہو ابن عمر سے کہ کہا فرض کی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے زکوۃ فطر کی ایک صاع کھجور سے یا ایک صاع جو سے غلام پر اور آزاد پر اور مرد پر اور عورت پر اور چھوٹے پر اور بڑے پر درحالیکہ مسلمان ہوں اور حکم فرمایا صدقہ عید الفطر کا یہہ کہ دیا جاوے پہلے نکلنے لوگوں کی طرف نماز کی روایت کی یہہ بخاری اور مسلم نے **ف** صدقہ عید الفطر کا فرض ہو نزدیک شافعی اور احمد کے اور سنت موکدہ ہو نزدیک مالک کے اور واجب ہو نزدیک امام ابوحنیفہ کے پس اس حدیث میں جو لفظ فرض کا آیا ہو شافعی اور احمد تو اوسکو ظاہر پر حمل کرتے ہیں اور مالک اوسکے معنی بیان کرتے ہیں مقرر کی اور حنفی کہتے ہیں کہ ثبوت اسکا دلیل قطعی سے نہیں ہے پس یہ فرض عملی ہو نہ اعتقادی یعنی واجب ہے نہ فرض اور امام شافعی کے نزدیک صدقہ فطر کا اوسپر فرض ہوتا ہو کہ ایکدن کا قوت رکھتا ہو اپنا اور اون لوگوں کا کہ جنکا اوسپر فرض ہو اور زائد بھی ہو اوس سے بقدر صدقہ فطر کے اور امام اعظم صاحب کے نزدیک غنی ہو تو فرض ہو یعنی سوای حاجت اصلی کے بقدر ساڑھے باون روپے کلدار کی اسباب وغیرہ رکھتا ہو یا سونا چاندی اسقدر رکھتا ہو اور فارغ ہو قرض سے اور واجب ہوتا ہو فطرہ وقت طلوع فجر عید کے پس جو کوئی مر جاوے پہلے فجر ہونیکے یا اسلام لاوے یا پیدا ہو بعد فجر کے نہیں واجب ہو فطرہ اوسکا اور صاع میں قریب چار سیر غلہ کے آتا ہو اور غلام جو خدمت کے لیے ہو اوسکی طرف سے صدقہ فطر کا دینا اوسکے مالک پر واجب ہے اور جو غلام تجارت کے لیے ہو اوسکی طرف سے دینا واجب نہیں اور اسیطرح جو غلام بھاگ جاوے اوسکی طرف سے بھی واجب نہیں مگر بعد آنے اوسکے کے اور چھوٹے فرزند کی طرف سے اوسکے باپ پہ واجب ہوتا ہو اگر مال نہ رکھتا ہو اور اگر فرزند مالدار ہو باپ پر واجب نہیں بلکہ اوسکے مال میں سے دے اور فرزند بڑا دیوانہ مانند لڑکے کی ہو اور اسیطرح بڑے فرزند ہوشیار کی طرف سے باپ پر اور بیوی کی طرف سے خاوند پر واجب نہیں مگر از راہ احسان کے دیگا انکی اجازت سے تو ادا ہو جائیگا اور کہا طیبی نے کہ لفظ من المسلمین کا حال ہو لفظ عبد سے اور اوسکے مابعد کے لفظوں سے پس نہیں واجب ہوگا مسلمان پر فطرہ غلام کافر کا اور صاحب ہدایہ نے لکھا ہو کہ واجب ہوتا ہو اوسکا بھی اور ایک حدیث بھی روایت کی ہو چاہیے ہدایہ میں یا مرقات میں دیکھہ لے اور پہلے نماز عید کے دینا صدقۃ الفطر کا مستحب ہے اور اگر اس سے پہلے دیدے اگرچہ ایک مہینہ یا زیادہ پہلے دے تو بھی درست ہو اور تاخیر سے ساقط نہیں ہو جاتا ۱۲ ع ۱۲ ملتقی الابحر

وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ قَالَ كُنَّا نُخْرِجُ زَكٰوةَ الْفِطْرِ صَاعًا مِّنْ طَعَامٍ اَوْ صَاعًا مِّنْ شَعِيْرٍ اَوْ صَاعًا مِّنْ تَمْرٍ اَوْ صَاعًا مِّنْ اَقِطٍ اَوْ صَاعًا مِّنْ زَبِيْبٍ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہو ابی سعید خدری سے کہ کہا کہ تھے ہم

لوگ دیتے فطرہ ایک صاع طعام سے یا ایک صاع جو سے یا ایک صاع کھجور سے یا ایک صاع قروت سے یا ایک صاع انگور خشک سے روایت کی یہہ بخاری اور مسلم نے

کہا طیبی نے کہ مراد طعام سے گیہوں ہیں اور ہمارے علما کہتے ہیں کہ مراد طعام سے غلہ ہے سوا گیہوں کے پس ہوگا عطف ما بعد کا اس پر قبیل عطف

عام پر خاص کے اور قروت اسکو کہتے ہیں کہ دہی کو کپڑے میں باندھکر لٹکا دیتے ہیں اوس میں سے پانی ٹپک جاتا ہے وہ مثل پنیر کے ہوتا ہے اور رنگ زرد مثل

کی نزدیک مانند گیہوں کے ہیں یعنی آدھی صاع دینی چاہییں اور صاحبین کے نزدیک مانند جو کے یعنی ایک صاع چاہییں اور یہی روایت کیا ہے

امام صاحب سے بھی ۱۲ ع ۔ مولفہ **الفصل الثانی** فصل دوسری **عن** ابن عباس قال فی اٰخر رمضان

اٰخرجوا صدقۃ صومکم فرض رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ھذہ الصدقۃ صاعا من تمر او شعیر او نصف صاع

من قمح علی کل حر او مملوک ذکر او انثی صغیر او کبیر رواہ ابو داؤد والنسائی اور روایت ہے ابن عباس سے کہ کہا آخر رمضان

نکالو زکوٰۃ روزی اپنی کی یعنی فطرہ دو فرض کیا یعنی واجب کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یہہ صدقہ ایک صاع کھجور سے یا جو سے یا آدھا صاع

گیہوں سے اوپر ہر آزاد کے یا غلام لونڈی کے مرد ہو یا عورت یا چھوٹا ہو یا بڑا روایت کی یہہ ابو داؤد اور نسائی نے **ف** امام اعظم رح موجب اس

حدیث کے کہتے ہیں کہ گیہوں آدھی صاع دینی چاہییں ع ۔ **وعنہ** قال فرض رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم زکوٰۃ الفطر

طھرۃ للصیام من اللغو والرفث وطعمۃ للمساکین رواہ ابو داؤد اور روایت ہے ابن عباس سے کہ کہا لازم کی رسول خدا صلی اللہ

نے زکوٰۃ فطر کی واسطے پاک کرنے روزے کے بیہودہ بات سے اور کلام برے سے اور لازم کی واسطے کھلانے مسکینوں کے روایت کی یہہ ابو داؤد نے ●

یعنی فطرہ اس لیے واجب کیا ہے کہ بسبب تقصیر و گناہ کے جو روزے میں خلل آ جاوے اس سے دور خلل جاتا ہے اور روزہ لائق قبولیت کے ہو جاوے اور

واجب ہوا کہ مسکین کھا کر بے پروا ہو جاویں سوال کرنے سے اوس دن اور زیادہ کیا ہے دارقطنی نے کہ جو کوئی ادا کرے فطرہ پہلے نماز کے

پس وہ صدقہ مقبول ہے اور جو کوئی ادا کرے اوسکو بعد نماز کے پس وہ صدقہ ہے صدقوں میں سے ۱۲ ح **الفصل الثالث** فصل تیسری

عن عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم بعث منادیا فی فجاج مکۃ الا ان صدقۃ

الفطر واجبۃ علی کل مسلم ذکر او انثی حر او عبد صغیر او کبیر مدان من قمح او سواہ او صاع من طعام رواہ الترمذی

روایت ہے عمرو بن شعیب سے کہ نقل کی انہوں نے باپ سے اور اوس نے اپنے دادا سے یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بھیجا ڈھنڈورا کہ کوچوں میں مکہ کے

خبردار ہو تحقیق صدقہ فطر کا واجب ہے ہر مسلمان پر مرد ہو یا عورت ہو آزاد ہو یا غلام چھوٹا یا بڑا دو مد گیہوں کے یا سوا اوسکے کہ انگور خشک ہیں

یا چار سیر طعام سے یعنی اور غلہ سوا گیہوں کے روایت کی یہہ ترمذی نے **ف** دو مد یعنی آدھا صاع اس لیے کہ ایک صاع چار سیر کا ہوتا ہے

اور میں قریب سیر بھر کے اناج آتا ہے پس گیہوں دو سیر دے اور آٹا اور ستو گیہوں کے بھی مثل گیہوں کے ہیں کہ دو سیر دے ح **وعن** عبد اللہ بن ثعلبۃ

او ثعلبۃ بن عبد اللہ بن ابی صعیر عن ابیہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صاع من بر او قمح عن کل اثنین صغیر او کبیر

حر او عبد ذکر او انثی اما غنیکم فیزکیہ اللہ واما فقیرکم فیرد علیہ اکثر مما اعطاہ رواہ ابو داؤد اور روایت

عبد اللہ بن ثعلبہ یا ثعلبہ بن عبد اللہ بن ابی صعیر کے سے نقل کی باپ اپنے سے کہا کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک صاع بر سے یا فرمایا قمح سے یعنی گیہوں

دو کی طرف سے کہ آدھا آدھا صاع ہر ایک کی طرف سے ہے چھوٹے ہوں یا بڑے آزاد ہوں یا غلام ہوں مرد یا عورت ہوں لیکن غنی تمہارا پس پاک کرتا ہے

اوسکو اللہ اور لیکن فقیر تمہارا پس پھیر دیتا ہے اللہ اوسکو زیادہ اوس چیز سے کہ دی روایت کی یہہ ابو داؤد نے **ف** مشکوٰۃ کے نسخوں میں نام راوی کا یہہ

لکھا ہے اور صواب یہہ ہے کہ عبد اللہ بن ثعلبہ بن صعیر یا ابن ابی صعیر عن ابیہ اور ثعلبہ صحابی ہے اور آخر جملہ حدیث کے معنی یہہ ہیں کہ غنی بھی فطرہ دیا کرے

غنی کا مال پاک ہوگا اور فقیر کو اللہ تعالیٰ زیادہ اوس سے دیگا کہ دیا ہو اور یہ بات غنی کے لیے بھی ہوتی ہے لیکن تخصیص فقیر کی اوسکی تسلی اور خدمت دلانیکے لیے ہو

باب من لا تحل لہ الصدقۃ

یہ باب ہے بیچ بیان اوس شخص کے کہ نہیں حلال ہو اوسکو زکوٰۃ کھانا اور لینا **فـ** یہ کتنے مسائل ہیں بیچ بیان اسکے کہ زکوٰۃ کسکو کھانی اور لینی درست ہو اور کسکو درست نہیں **مسئلہ** نہ دے زکوٰۃ آدمی اپنی اصل کو یعنی باپ ماں اور دادا اور دادی اور نانا اور نانی اور اسیطرح اونکے اوپر کے بزرگ ماں کی طرف سے ہوں یا باپ کی طرف سے کسیکو ان میں سے زکوٰۃ دینی درست نہیں ہے اور نہ دے زکوٰۃ اپنی فرع کو یعنی بیٹا اور بیٹی اور پوتا اور پوتی اور پڑپوتا اور پڑپوتی اور نواسا اور نواسی اور نہ انکی اولاد کو دے اور خصم جورو کو زکوٰۃ نہ دے اور نہ جورو خصم کو دے امام اعظم کے نزدیک اور صاحبین کے نزدیک اگر جورو اپنے خصم کو زکوٰۃ دے تو درست ہے اور باقی ناتے داروں کو زکوٰۃ دینی درست ہے بشرطیکہ مستحق زکوٰۃ کے ہوں یعنی غنی اور سید اور ہاشمی اور کافر نہوں بلکہ بہتر ہے غیروں سے انکو دینا اور بہتر ہے اس ترتیب سے دینا کہ پہلے بہن بھائی کو دے پھر بعد انکے انکی اولاد کو پھر چچا اور پھوپھی کو پھر اولاد انکی کو پھر ماموں خالہ کو پھر انکی اولاد کو پھر جو ذوی الارحام ہوں پھر ہمسائے کو پھر اجنبی کو پھر اپنے ہم پیشہ کو پھر اپنے ہم وطنوں کو اور اسیطرح سے حکم صدقہ فطر اور نذر کا ہے کہ ترتیب کو رکھے دینا افضل ہے اور اگر اجنبی ہی کو دے تو بھی درست ہے لیکن بہتر یہی ہے کہ پہلے اپنے ناتے داروں کو دے **مسئلہ** اپنے غلام لونڈی کو زکوٰۃ دینی نہیں درست [illegible] انہیں کے حکم میں ہے ام ولد یعنی حرم کہ جس سے اولاد پیدا ہوئی ہو مالک سے اوسکو بھی زکوٰۃ دینی درست نہیں مالک کو **مسئلہ** جو ناتے دار سسرال کی طرف کے ہوں انکو زکوٰۃ دینی درست ہے ساس سسر سالا سالی اور جو واسطہ دار انکے ہوں اسیطرح سے داماد بہو کو زکوٰۃ دینی درست ہے اور سوتیلی ماں اور سوتیلی دادی اور سوتیلی نانی کو بھی دینی درست ہے **مسئلہ** نہیں درست زکوٰۃ کا مال دینا غنی کو کہ مالک ہو مال کا بقدر نصاب کے خواہ مال نامی ہو خواہ غیر نامی اور مال نامی اوسے کہتے ہیں کہ جو بڑھتا ہو یعنی مال سوداگری کا اور نقد روپیہ اور سونا اور چاندی اور زیور چاندی سونے کا کہ یہ بموجب حکم شارع کے حکم میں بڑھنے کے رکھتے ہیں اور مواشی سوداگری کے اور سے چرتے رہنے کی یہ بھی مال نامی ہے حقیقۃً اور غیر نامی اوسے کہتے ہیں جو مال بڑھتا نہو جیسے حویلی اور کپڑا اور باسن خیمہ پس یہ چیزیں اگر زائد ہوں حاجت اصلی سے اور بقدر نصاب کے ہوں اور فارغ ہوں قرض سے تو بھی زکوٰۃ لینی نہیں درست اور حویلی حفاظت کی اور کپڑے پہننے کے اور باسن پکانے کے اور کتابیں پڑھنے کی علم والے کو اور ہتھیار سپاہی کے اور اوزار کاریگروں کی حاجت اصلی میں داخل ہیں **مسئلہ** نہیں درست دینا زکوٰۃ کا مال ہاشمی کو اور ہاشمی میں پانچ شخصوں کی اولاد ایک اولاد حضرت علی کی خواہ حضرت خاتون سے ہوں یا اور سے اور دوسرے حضرت جعفر کی اولاد اور تیسرے عقیل کی اولاد اور چوتھی حضرت عباس کی اولاد اور پانچویں حارث بن عبد المطلب کی اولاد اور انکے غلام اور لونڈیوں کو بھی زکوٰۃ دینی درست نہیں اور اسیطرح اگر غلام اور لونڈی انکی آزاد ہوں جب بھی زکوٰۃ کا مال لینا کھانا انکو درست نہیں **مسئلہ** کافر کو بھی زکوٰۃ دینی درست نہیں کافر حربی ہو یا ذمی **مسئلہ** اگر غنی یا ہاشمی یا کافر کو یا اپنے باپ بیٹے کو یا اپنی بیوی کو زکوٰۃ دی ہو اس گمان سے کہ یہ مستحق زکوٰۃ کے ہیں یعنی وقت دینے کے معلوم نہ تھا کہ یہ غنی ہے یا ہاشمی ہے یا کافر ہے یا باپ ہے یا بیٹا ہے پھر معلوم ہوا انکا احوال پس زکوٰۃ ادا ہو گئی مالک کی ذمہ سے **مسئلہ** مال زکوٰۃ کا دینا مسجد کے بنانے کے لیے یا کفن میت کے لیے یا ادای قرض میت کے لیے درست نہیں اگر کسی نے دیا تو اوس سے زکوٰۃ نہیں ادا ہوتی **مسئلہ** مستحق زکوٰۃ کے فقیر ہیں اور حد فقیر کی یہ ہے کہ مالک ہے مال کا کم نصاب سے اور مستحق زکوٰۃ کا مسکین بھی ہے اور مسکین وہ ہے کہ جسکے پاس کچھ نہو اور مستحق زکوٰۃ کا وہ بھی ہے کہ عامل ہو حاکم کی طرف سے زکوٰۃ لینے کو اگرچہ خود غنی ہو اور ہاشمی کو زکوٰۃ کی عاملی کا مال لینا نہیں درست اور مستحق زکوٰۃ کے وہ بھی ہیں کہ جہاد کے لیے یا حج کے لیے چلیں اور روپیا اونکے پاس تمام ہو گیا ہو اگرچہ اونکے وطن میں مال بہت سا ہو اور اسیطرح سے اور مسافر کو بھی زکوٰۃ دینی درست ہے اگرچہ اوسکے وطن میں مال بہت سا ہو اور جس مسکین کے پاس ایکدن کا قوت ہو اوسکو

سوال کرنا درست نہیں + مولانا محمد اسحاق ح **الفصل الاول** فصل پہلی **عن** انس قال مر النبی صلی اللہ علیہ
وسلم بتمرة في الطريق فقال لولا اني اخاف ان تكون من الصدقة لاكلتها متفق عليه روایت ہے انس سے کہ کہا گذرے نبی صلی اللہ
علیہ وسلم ایک کھجور پر کہ راہ میں پڑی تھی پس فرمایا اگر نہ ڈرتا میں یہ کہ ہو کھجور زکوٰۃ کی البتہ کھاتا میں اوسکو یعنی واسطے تعظیم نعمت اللہ
روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** اس سے معلوم ہوا کہ زکوٰۃ کا مال حضرت کو کھانا حرام تھا اور لکھا ہے علماء نے کہ
کھانا حرام تھا خواہ واجب خواہ نفل اور بنی ہاشم کو صدقہ واجب کھانا حرام ہے نہ نفل اور یہ بھی معلوم ہوا کہ جائز ہے کھانا اوس چیز کا کہ پاوے راہ میں
وہ چیز تھوڑی ہو گمان کرتا ہو کہ مالک تلاش اسکی نہیں کریگا اور یہ بھی معلوم ہوا کہ اولی ہے متقی کو بچنا اوس چیز سے کہ شبہ حرمت کا
ہے ح **وعن** ابي هريرة قال اخذ الحسن بن علي تمرة من تمر الصدقة فجعلها في فيه فقال النبي صلى
الله عليه وسلم كخ كخ ليطرحها ثم قال اما شعرت انا لا ناكل الصدقة متفق عليه اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا حسن
بن علی نے ایک کھجور کھجوروں زکوٰۃ کے سے ڈالی وہ کھجور اپنے منہہ میں پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دور کر دور کر تا پھینک دے
پھر فرمایا کیا نہیں جانتا تو کہ تحقیق ہم یعنی بنی ہاشم نہیں کھاتے صدقہ روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** کیا نہیں جانتا تو یہ مستعمل ہوا
ایک امر واضح میں اگرچہ نہ جانتا ہو اوسکو مخاطب یعنی کیونکر تجھ پر یہ بات پوشیدہ ہے باوجود ظاہر ہونے اسکے اور حضرت امام حسن
خوردسالی کے اسطرح خطاب اس لیے کیا کہ لوگ اس حکم کو سنیں اور اس سے یہ معلوم ہوا کہ واجب ہے باپ کو منع کرنا اولاد کا خلاف شرع باتوں
کہا ہے علماء ہمارے نے کہ حرام ہے ماں باپ پر پہنانا لڑکے کو حریر اور زیور سونے چاندی کا + ع **وعن** عبد المطلب بن ربيعة قال قال رسول
الله صلى الله عليه وسلم ان هذه الصدقات انما هي اوساخ الناس وانها لا تحل لمحمد ولا لآل محمد رواه مسلم
روایت ہے عبد المطلب بن ربیعہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق یہ صدقہ یعنی زکوٰۃ سوا اسکے نہیں کہ وہ میل ہیں لوگوں کے
اور وہ نہیں حلال واسطے محمد کے اور نہ اولاد محمد کے یعنی بنی ہاشم کے روایت کی یہ مسلم نے **ف** زکوٰۃ کو میل اس لیے کہا کہ جیسے میل نہانے
سے آدمی کا بدن صاف ہو جاتا ہے ویسے ہی اسکے دینے سے پاک ہو جاتے ہیں اموال و نفوس لوگوں کے اور اسمیں دلیل ہے اس پر کہ زکوٰۃ
کو حرام تھی اور حضرت کی اولاد کو بھی خواہ عامل ہوں زکوٰۃ کے یا محتاج ہوں صحیح روایت ہمارے مذہب میں یہی ہے ع **وعن** ابي هريرة
قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا اتي بطعام سال عنه اهدية ام صدقة فان قيل صدقة قال لاصحابه كلوا ولم
ياكل وان قيل هدية ضرب بيده فاكل معهم متفق عليه اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا تھا رسول خدا صلی اللہ علیہ
وسلم جب لایا جاتا طعام پوچھتے احوال طعام کا کس سے کہ آیا ہدیہ یعنی تحفہ ہے یہ یا صدقہ پس اگر کہا جاتا صدقہ ہے فرماتے اپنے یاروں کو یعنی سوائے بنی ہاشم کے کھاؤ
اور نہ کھاتے اور اگر کہا جاتا ہدیہ ہے تو دراز کرتے ہاتھ اپنا پس کھاتے ساتھ یاروں اپنی کے روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** صدقہ
کہتے ہیں کہ فقیروں کو دیا جاتا ہے بطریق مہربانی کے اور ارادہ کیا جاتا ہے ساتھ اوسکے ثواب آخرت کا پس صدقہ میں ایک طرح کی ذلت ہے
لینے والے کو اس لیے حضرت پر مطلق صدقہ حرام تھا اور ہدیہ اوسکو کہتے ہیں کہ ایک چیز ایک شخص کو دیوے از راہ تعظیم و تکریم اوسکی کے
ہدیہ سے یہ غرض ہے کہ بدلا دیا جاتا ہے اوسکا آپس میں بیچ دنیا کے نہ صدقہ کا ع ح **وعن** عائشة قالت كان في بريرة ثلاث
سنن انها اعتقت فخيرت في زوجها وقال رسول الله صلى الله عليه وسلم الولاء لمن اعتق ودخل رسول الله
صلى الله عليه وسلم والبرمة تفور باللحم فقرب اليه خبز وادم من ادم البيت فقال الم ار برمة فيها

وَلٰكِنْ ذٰلِكَ لَحْمٌ تُصُدِّقَ بِهِ عَلٰى بَرِيْرَةَ وَاَنْتَ لَا تَاْكُلُ الصَّدَقَةَ قَالَ هُوَ عَلَيْهَا صَدَقَةٌ وَلَنَا هَدِيَّةٌ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

اور روایت ہے عائشہ سے کہ کہا تھے بیچ بریرہ کے تین احکام ایک حکم یہہ کہ آزاد ہوئی پس مختار کی گئی بیچ نکاح رکھنے خاوند اپنی کے اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے حق آزادی کا واسطے اوس شخص کے ہے کہ آزاد کیا اور تشریف لائے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم یعنی گھر میں اور ہانڈی جوش مارتی تھی ساتھ گوشت کی پس نزدیک لائی گئی حضرت کی روٹی اور سالن گھر کے سالنوں میں سے پس فرمایا کیا نہیں دیکھی میں نے ہانڈی کہ اوس میں گوشت ہے عرض کیا گھر کے لوگوں نے کہ مقرر یوں ہی ہے کہ ہانڈی پکتی تھی لیکن یہہ گوشت صدقہ دیا گیا ہے بریرہ کو اور آپ نہیں کھاتے صدقہ فرمایا کہ وہ گوشت اوسپر صدقہ ہے اور ہمارے لیے ہدیہ ہے روایت کی یہہ بخاری اور مسلم نے **ف** تھے بیچ بریرہ کے تین احکام یعنی بریرہ جو لونڈی آزاد حضرت عائشہ کی تھی بسبب اوسکے تین حکم شرعی وارد ہوئے ایک تو یہہ کہ جب بریرہ آزاد ہوئی تو اختیار دی گئی کہ چاہے اپنے خاوند کے نکاح میں رہے کہ نام اوسکا مغیث تھا اور چاہے جدا ہووے اور اسی کو علماء خیار عتق کہتے ہیں کہ لونڈی جو کسی کے نکاح میں ہو اور وہ آزاد ہو جاوے تو اوسکو اختیار ہے کہ چاہے اوسکے نکاح میں رہے چاہے نہ رہے امام شافعی کے نزدیک اگر خاوند اوسکا غلام کسیکا ہو تب اوسکو اختیار ہے اور ہمارے نزدیک خواہ غلام ہو خواہ آزاد ہو دونوں صورتوں میں مختار ہے اور مغیث مذکور غلام تھا بریرہ نے بعد آزاد ہونے کے نہ قبول کیا اوسکو اور مغیث اوسکے عشق و فراق میں روتا اور فریاد کرتا پھرتا تھا اور دوسرا حکم بریرہ کے سبب سے یہہ وارد ہوا کہ ولاء یعنی میراث لونڈی کی اوسکے لیے ہے کہ جس نے آزاد کیا بیان اسکا یہہ ہے کہ بریرہ لونڈی تھی ایک یہود کی اوسکو مکاتب کر دیا تھا یعنی یہہ کہہ دیا تھا کہ اتنے درہم دے تو آزاد ہے جب وہ عاجز ہوئی درہموں کے دینے سے حضرت عائشہ کے پاس آئی کہ اگر کچھ دیں تو انکا دیکر آزاد ہو جاؤں حضرت عائشہ نے فرمایا کہ اپنے مالکوں سے کہہ کہ اگر وہ تجھے بیچیں تو میں لیتی ہوں پس گئی اور اونسے جا کر یہہ کہا اونہوں نے کہا کہ بیچتے ہیں بشرطیکہ ولاء یعنی میراث اوسکی ہمارے لیے ہو حضرت عائشہ نے حضرت سے عرض کیا کہ یہود اس طرح کہتے ہیں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ غلط اور بیہودہ کہتے ہیں ولاء اوسکے لیے ہے کہ آزاد کرے تو اے عائشہ خرید اور آزاد کر ولاء اوسکی تیرے لیے ہو گی شرط اونکی باطل ہے اور تیسرا حکم آخر حدیث سے حاصل اوسکا یہہ ہے کہ جو کوئی فقیر کو کچھ زکوۃ میں سے دیوے اور وہ فقیر اوسکو دے کہ زکوۃ لینی اوسکو جائز نہیں تو وہ اوسکو حلال ہے اس لیے کہ وہ ملک فقیر کی ہوئی جسکو دے روایت ہے

وَعَنْهَا قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْبَلُ الْهَدِيَّةَ وَيُثِيْبُ عَلَيْهَا رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ

اور روایت ہے حضرت عائشہ سے کہ کہا تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم قبول کرتے تحفہ اور بدلا دیتے اوسپر روایت کی بخاری نے

وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ دُعِيْتُ اِلٰى كُرَاعٍ لَاَجَبْتُ وَلَوْ اُهْدِيَ اِلَيَّ ذِرَاعٌ لَقَبِلْتُ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ

اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اگر بلایا جاؤں میں طرف کراع کے البتہ قبول کروں میں اور اگر تحفہ بھیجا جاوے طرف میری ایک دست البتہ قبول کروں میں روایت کی یہہ بخاری نے **ف** کراع کہتے ہیں بکری کی پنڈلیکو فرمایا کہ اگر کوئی میری دعوت کرے بکری کی پانوں کی کہ ایک چیز حقیر ہے تو بھی قبول کروں اور اگر دست بکری کا بھیجے بطریق تحفہ کے تو وہ بھی قبول کروں اس میں اشارہ ہے اسپر کہ حضرت نہایت تواضع اور شفقت رکھتے تھے ساتھ خلق خدا کے اور اس میں رغبت دلائی اوپر قبول کرنے تحفہ کے کہ اگر کوئی ادنی چیز بھیجے تو بھی قبول کرے ع

وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ الْمِسْكِيْنُ الَّذِيْ يَطُوْفُ عَلَى النَّاسِ تَرُدُّهُ اللُّقْمَةُ وَاللُّقْمَتَانِ وَالتَّمْرَةُ وَالتَّمْرَتَانِ وَلٰكِنَّ الْمِسْكِيْنَ الَّذِيْ لَا يَجِدُ غِنًى يُغْنِيْهِ وَلَا يُفْطَنُ بِهِ فَيُتَصَدَّقُ عَلَيْهِ وَلَا يَقُوْمُ فَيَسْأَلُ النَّاسَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں مسکین وہ کہ پھرتا ہے لوگوں پر پھیرتا ہے اوسکو ایک لقمہ یا دو لقمے اور ایک کھجور یا دو کھجوریں ولیکن مسکین وہ ہے کہ نہیں پاتا مال کہ بے پروا کرے اوسکو اور نہیں معلوم کیا جاتا کہ وہ محتاج ہے یعنی بسبب ظاہر کرنے حال کے

تا تصدق کیا جاوے اوسپر اور نہین اوٹھتا یعنی اپنے گھر سے تا مانگے لوگون سے نقل کیا یہہ بخاری اور مسلم نے **ف** نہین ہے مسکین یعنی کلام اسقدر ہی پر آیا ہے انما الصدقات للفقرا والمساکین ہے فرمایا کہ مسکین وہی نہین ہے کہ جسکو عرف مین لوگ مسکین سمجھتے ہین کہ جسکے دروازے پر جا کر اوسکو ایک دو دانہ دیکر رخصت کر دیا بلکہ مسکین کامل وہی ہے جو کہ ذکر کیا + مولانا عبد العزیز رح

الفصل الثانی

فصل دوسری **عن** اَبِی رَافِعٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بَعَثَ رَجُلًا مِّنْ بَنِیْ مَخْزُوْمٍ عَلَی الصَّدَقَۃِ فَقَالَ لِاَبِیْ رَافِعٍ اَصْحَبْنِیْ کَیْمَا تُصِیْبَ مِنْھَا فَقَالَ لَا حَتّٰی اٰتِیَ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَاَسْئَلَہٗ فَانْطَلَقَ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَسَاَلَہٗ فَقَالَ اِنَّ الصَّدَقَۃَ لَا تَحِلُّ لَنَا وَاِنَّ مَوَالِیَ الْقَوْمِ مِنْ اَنْفُسِھِمْ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَائِیُّ روایت ہے ابی رافع سے یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بھیجا ایک شخص کو بنی مخزوم مین سے زکوۃ لینے کو پس کہا اوس نے ابو رافع کو ساتھ ہو میرے تا کہ پہونچے تو اوس زکوۃ مین سے پس کہا ابو رافع نے نہین ہوتا مین ساتھ تیرے یہانتک کہ آؤن مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پھر پوچھون مین اون سے کہ ساتھ جاؤن یا نہ جاؤن پس گیا وہ طرف نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پس پوچھا حضرت سے پس فرمایا کہ تحقیق صدقہ نہین حلال واسطے ہمارے یعنی بنی ہاشم کے اور تحقیق مولی یعنی غلام آزاد قوم کا اوسی قوم مین سے ہے یعنی زکوۃ لینے کے حکم مین روایت کی یہہ ترمذی اور ابو داود اور نسائی نے **ف** ابو رافع غلام آزاد حضرت کے تھے حضرت نے انکو زکوۃ کے مال لینے سے منع فرمایا کہ جیسے ہمکو زکوۃ لینی نہین درست ویسے ہی تجھکو بھی نہین درست اس سے معلوم ہوا کہ بنی ہاشم کے غلامون کو بھی زکوۃ کا مال لینا درست نہین خواہ وہ غلام انکی ملک مین ہون خواہ آزاد ہو گئے ہون + **وعن** عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا تَحِلُّ الصَّدَقَۃُ لِغَنِیٍّ وَّلَا لِذِیْ مِرَّۃٍ سَوِیٍّ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَالدَّارِمِیُّ وَرَوَاہُ اَحْمَدُ وَالنَّسَائِیُّ وَابْنُ مَاجَۃَ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ اور روایت ہے عبد اللہ بن عمرو سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین حلال ہے زکوۃ غنی کے لیے اور نہ واسطے صاحب قوت تندرست کے کہ قوت رکھتا ہو کسب کرنیکی روایت کی یہہ ترمذی اور ابو داود اور دارمی نے اور روایت کی احمد اور نسائی اور ابن ماجہ نے ابی ہریرہ سے **ف** نہین حلال ہے زکوۃ غنی کے لیے غنی تین طرح کے ہوتے ہین ایک تو وہ ہے کہ جسکو زکوۃ دینی فرض ہوتی ہے وہ وہ ہے کہ مالک ہو نصاب نامی کا کہ برس گذرا ہو اوسپر اور دوسرا وہ ہے کہ حرام ہوتی ہے اوسکو زکوۃ لینی اور واجب ہے اوسپر صدقہ فطر کا اور قربانی وہ وہ ہے کہ جسکے پاس بقدر نصاب کے یعنی ساڑھے باون تولے کا اسباب ہو سوائے حاجت اصلی کے اور تیسرا وہ ہے کہ جسپر حرام ہو سوال نہ صدقہ وہ وہ ہے کہ جسکے پاس قوت ہو ایکدن کا اور کپڑا بقدر ستر ڈھکنے کے اور نہ واسطے صاحب قوت کے یعنی نہین حلال ہے زکوۃ واسطے اوسکے کہ اعضا اوسکے صحیح سالم ہون اور وہ قوی اور قادر ہو کمانے پر بقدر اسکے کہ کفایت کرے اوسکو اور عیال اوسکے کو شافعی کا عمل اسی حدیث پر ہے کہ اونکے نزدیک حلال نہین ہے زکوۃ لینی قوی کو کہ قادر ہے کسب پر اور ہمارے نزدیک حلال ہے زکوۃ اسکو کہ مالک نصاب کا نہو اگرچہ قوی اور قادر کسب ہو اسلیے کہ حضرت دیتے تھے صدقہ فقرا اصحاب اپنے کو اگرچہ قوی تندرست ہوتے اور انیکے اسپر عمل حضرت کا رہا پس یہہ حدیث منسوخ ہوئی یا مراد یہہ ہے کہ نہین لائق واسطے اوسکے کہ قوۃ وقدرت ہو کسب پر کہ راضی ہو ساتھ اس ذلت لینی زکوۃ کی + **وعن** عُبَیْدِ اللّٰہِ بْنِ عَدِیِّ بْنِ الْخِیَارِ قَالَ اَخْبَرَنِیْ رَجُلَانِ اَنَّھُمَا اَتَیَا النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَھُوَ فِیْ حَجَّۃِ الْوَدَاعِ وَھُوَ یَقْسِمُ الصَّدَقَۃَ فَسَاَلَاہُ مِنْھَا فَرَفَعَ فِیْنَا النَّظَرَ وَخَفَضَہٗ فَرَاٰنَا جَلْدَیْنِ فَقَالَ اِنْ شِئْتُمَا اَعْطَیْتُکُمَا وَلَا حَظَّ فِیْھَا لِغَنِیٍّ وَّلَا لِقَوِیٍّ مُّکْتَسِبٍ رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَائِیُّ اور روایت ہے عبید اللہ بن عدی بن خیار سے کہ کہا خبر دی مجھکو دو شخصون نے کہ تحقیق وہ دونون آئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور حضرت تھے حجۃ الوداع مین اور وہ بانٹتے تھے مال زکوۃ پس مانگا اون دونون نے حضرت سے صدقہ مین سے پس وے دونون کہتے ہین کہ بلند کی حضرت نے ہم مین نظر اور پست کی یعنی سر سے پانون تک ہمین دیکھا پس دیکھا ہمکو قوی پس کہا اگر چاہو تم

دونوں میں انکو اور میں کہ حصہ اس صدقہ میں واسطے غنی کے اور نہ واسطے قوی کے کہ قدرت رکھتا ہو کسب کی روایت کی یہہ ابوداؤد اور نسائی نے **ف**
قصہ ابو داع اوس حجہ کو کہتے ہیں کہ حضرت نے کیا اور احکام بیان کئے اور لوگوں کو رخصت فرمایا کہ ایام وفات کے نزدیک تھے اور معنی حدیث کے موجب مذہب
شافعی کے یہہ ہیں کہ صدقہ کھانا انکو حرام ہے اور اگر تم حرام ہی کھایا چاہو تو دوں تمکو یہہ بطریق زجر و توبیخ کے فرمایا اور ہمارے نزدیک یہہ معنی ہیں کہ نہیں
لائق لینا زکوۃ کا اوسکو کہ قوی و قادر کسب ہو ۔ح **وعن** عطاء بن یسار مرسلا قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
لا تحل الصدقۃ لغنی الا لخمسۃ لغاز فی سبیل اللہ او لعامل علیہا او لغارم او لرجل اشتراہا بمالہ او لرجل کان لہ جار
مسکین فتصدق علی المسکین فاہدی المسکین للغنی رواہ مالک و ابو داود و فی روایۃ لابی داود عن ابی سعید
او ابن السبیل اور روایت ہے عطا بن یسار سے بطریق ارسال کے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں حلال زکوۃ غنی کو مگر واسطے پانچ
شخصوں کے یعنی یہہ اگر غنی بھی ہوں تو انکو لینی درست ہے ایک جہاد کرنیوالے کے لیے راہ خدا میں یعنی جو کہ اسباب جہاد کا نہ رکھتا ہو دوسرے عامل
زکوۃ کے لیے تیسرے تاوان بھرنیوالے کے لیے چوتھے اوسکے لیے کہ خریدی چیز زکوۃ کی ساتھ مال اپنے کے یعنی فقیر کو کسی نے زکوۃ کا مال دیا تھا غنی
نے خرید لیا اوسکو درست ہے پانچوان اوسکے لیے کہ ہو پاس اوسکے ہمسایہ غریب پس زکوۃ دی گئی فقیر کو پس تحفہ بھیجا فقیر نے واسطے غنی کے
یعنی پس غنی کو اس صورت میں لینی درست ہے روایت کی یہہ مالک اور ابو داود نے اور بیچ ایک روایت ابو داود کے ابی سعید سے لفظ او ابن السبیل
کا ہے یعنی مسافر کو بھی دینا اوس روایت میں آیا ہے **ف** تاوان بھرنیوالے کے لیے یعنی وہ غنی ہے لیکن ایسا تاوان دینا آیا ہے کہ مال اوسکا کفایت
نہیں کرتا تو اوسکو بھی زکوۃ لینی درست ہے اور مراد تاوان سے یہہ ہے کہ کسی پر دیت لازم ہوئی یا کوئی قرضدار کسیکا تھا اس نے آپس میں صلح کروا کے
وہ قرض اپنے ذمہ کر لیا اور قرضدار ہوا بسبب اوسکے یا مطلق قرضدار مراد ہے اور غازی غنی کو زکوۃ دینی امام شافعی کے نزدیک درست ہے اور ہمارے نزدیک
درست نہیں اس لیے کہ اور حدیث میں مطلق منع فرمایا ہے کہ حلال نہیں صدقہ غنی کے لیے اور حدیث معاذ کی بھی مطلق ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ
وسلم نے اونکو فرمایا کہ لے اونکو اغنیا سے اور اونکے فقرا پر صرف کرو وہ حدیث بہ نسبت اسکے قوی ہے اور اور باقیوں کو دینی بالاتفاق درست ہے اس لیے
کہ عامل اجرت اپنے عمل کی لیتا ہے غنا اور فقر اوس میں برابر ہے اور تاوان بھرنیوالے کا مال کالعدم ہے کہ اوس سے زیادہ کا قرضدار ہے اور وہ باقی کا حکم بھی
ظاہر ہے کہ اپنے محل میں پہونچ چکے اب مالک اوسکی ہو جسکے ہاتھ چاہیں بیچیں یا ہبہ یوہیں دیں ۔ع ۔ح **وعن** زیاد بن الحارث الصدائی
قال اتیت النبی صلی اللہ علیہ وسلم فبایعتہ فذکر حدیثا طویلا فاتاہ رجل فقال اعطنی من الصدقۃ فقال لہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ لم یرض بحکم نبی ولا غیرہ فی الصدقات حتی حکم فیہا ہو فجزاہا ثمانیۃ اجزاء
فان کنت من تلک الاجزاء اعطیتک رواہ ابو داود اور روایت ہے زیاد بن حارث صدائی سے کہ کہا آیا میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم
کے پاس بیعت کی میں نے اون سے پس ذکر کی حارث نے حدیث لمبی پس آیا حضرت کے پاس ایک شخص پس کہا دو مجھکو زکوۃ میں سے پس فرمایا اوسکو
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق اللہ نہیں راضی ہوا ساتھ حکم کسی نبی کے اور نہ ساتھ حکم کسی غیر نبی کے یعنی علما و مجتہدین کی زکوۃ
میں یعنی تقسیم کرنے زکوۃ میں کہ کسکو دینی چاہیے یہاں تک کہ حکم فرمایا آپ زکوۃ میں پس بیان کیے زکوۃ کے آٹھ مصرف پس اگر ہے تو اون
آٹھ میں سے دوں میں تجکو روایت کی یہہ ابو داود نے **ف** آٹھ مصرف کا بیان یہ ہے ایک تو فقیر دوسرا مسکین تیسرا عامل زکوۃ لینیوالا چوتھے واسطے
الفت دلوں کی کہ ایمان میں نہ پھریں اور پانچویں گردن چھڑانے میں یعنی مکاتب وغیرہ کو اور چھٹے تاوان بھرنیوالے کو اور ساتویں اللہ کی راہ میں
یعنی جہاد والوں کو اور حاجیوں کو اور طالب علموں کو اور آٹھویں مسافروں کو آٹھوں کا ذکر اللہ تعالی نے قرآن شریف میں فرمایا ہے انما الصدقات

انما الصدقات للفقراء والمساكين آخر تک ۔ **الفصل الثالث** تیسری **عن** زيد بن اسلم قال شرب
عمر بن الخطاب لبنا فاعجبه فسال الذي سقاه من اين هذا اللبن فاخبره انه ورد على ماء قد سماه فاذا
نعم من نعم الصدقة وهم يسقون فحلبوا من البانها فجعلته في سقائي فهو هذا فادخل عمر يده فاستقاءه رواه
البيهقي في شعب الايمان روایت ہے زید بن اسلم سے کہا پیا عمر بن الخطاب نے دودھ پس اچھا لگا انکو وہ پھر پوچھا اوس شخص سے کہ پلایا
انکو کہاں کا ہے یہہ دودھ پس خبر دی انکو کہ گیا تھا ایک پانی پر کہ تحقیق نام لیا اوسکا پس ناگہان وہاں کتنے اونٹ تھے اونٹوں زکوۃ کے سے اور وے
پانی پلاتے تھے اونٹوں کو پس دوہا انھوں نے تھوڑا سا دودھ اونکا پھر ڈال لیا میں نے اوسکو اپنی مشک میں پس یہہ وہی دودھ ہے پس ڈالا حضرت عمر نے ہاتھ اپنا
منہ میں پھر قے کی روایت کی یہہ مالک نے اور بیہقی نے شعب الایمان میں **ف** یہہ حضرت عمر نے بسبب کمال تقوی اور ورع کے کیا ورنہ
حلال ہے زکوۃ کا مال جبکہ کسی نے اوسکو دیا ہو تو روا ہے کھانا اوسکا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جو فرمایا حدیث بریرہ کی ہے
گذر چکی بیان جواز کے لیے تھا ۔ ح

باب من لا تحل له المسئلة ومن تحل له

باب ہے بیچ بیان
شخص کے کہ نہیں درست اوسکو سوال کرنا اور اوس شخص کے کہ درست ہے اوسکو **ف** لکھا ہے علما نے کہ نہ چاہیے سوال کرنا
اوسکو جسکے پاس قوت ہو ایکدن کا اور کپڑا اتنا ستر ڈھکنے کے کہ سوال بغیر ضرورت کے حرام ہے اور جو قوت ایکدن کا یا ستر
تو حلال ہے کہ سوال کرے اور جس فقیر کو کہ قوت دنکا حاصل ہے یا قادر ہے کسب پر اوسکو زکوۃ حلال ہے اور حرام ہے سوال اور مسکین کو جو
کہ قوت دن کا کرے اور قادر بھی کسب پر نہو حلال ہے اوسکو سوال کرنا اور کہا نووی نے شرح مسلم کی میں کہ اتفاق رکھتے ہیں علماء
کہ سوال کرنا بغیر ضرورت کے منع ہے اور اختلاف کیا ہے علماء نے بیچ سوال کرنے اوسکے کہ قادر ہو کسب پر صحیح تر یہہ ہے کہ حرام ہے اور
کہتے ہیں مکروہ ہے لیکن ساتھ تین شرطوں کے اول یہہ کہ ذلیل نکرے اپنے نفس کو دوسری الحاح یعنی مبالغہ نکرے سوال میں اور تیسری
اوسکو جس سے مانگتا ہے ایذا نہ دے اور اگر ایک شرط بھی ان تینوں میں سے نہو تو حرام ہے بالاتفاق اور منقول ہے ابن مبارک سے کہ کہا جو سائل لوجہ اللہ کہکر سوال کرے وہ
نہیں آتا مجھکو کہ دیا جاوے اوسکو کچھ بھی اس لیے کہ دنیا ناکارا ہے اور جب لوجہ اللہ کہکر مانگا تو تعظیم کی اوس چیز کی کہ حقارت کی اوسکی اللہ تعالی
نے پس یہہ مردار ہے اور اگر کسی نے کہ بحق خدا اور بحق محمد کے دے تو واجب نہیں ہوتا دینا اوسکو اور جو کوئی کہ بغیر
حاجت ظاہر کرکے کہ تو مالک نہیں ہوتا اور ایسی ہی اگر کسی نے کہے کہ میں سید ہوں اور واقع میں نہ تھا اور اوس نے سید جانکر دیا
نہیں ہوتا اور اگر کسی کو سبب نیکبختی کے دے اور وہ باطن میں گنہگار ہے کہ اگر دینے والا جانتا تو ندیتا تو بھی مالک نہیں ہوتا
اوسی طرح اور واجب ہے پھیر دینا اوسکا مالک کو اور اسیطرح اگر کسی کو کچھ دیا جاوے بسبب زبان اوسکی کے یا شر فعل سے جو ری اوسکی کے تو حرام
اور اگر کوئی فقیر آوے سوال کے لیے کسی کے پاس اور چاہیے کہ ہاتھ اوسکو چومتا کچھ وہ دیوے تو مکروہ ہے اور بہتر یہہ ہے کہ ہاتھ نہ دے اپنا
چومنے کے لیے اور نہ دینا چاہیے اوس سائل کو کہ طبل یعنی نقارہ یا ڈھول دروازوں پر بجاتا پھرے اور مطرب یعنی ڈوم سب سے بدتر ہیں
مطالب المؤمنین میں مذکور ہیں ۔ ع ح **الفصل الاول** فصل پہلی **عن** قبيصة بن مخارق قال تحملت حمالة فاتيت
رسول الله صلى الله عليه وسلم اساله فيها فقال اقم حتى تاتينا الصدقة فنامر لك بها قال ثم قال يا قبيصة
ان المسئلة لا تحل الا لاحد ثلثة رجل تحمل حمالة فحلت له المسئلة حتى يصيبها ثم يمسك ورجل

روایت کی یہہ مسلم نے **ف** یعنی نہیں جمع ہوتا دینا میرا خوش ہو کر ساتھ برکت کی یعنی جسکو دیتا ہوں خوش ہو کر اوس مال میں برکت ہوتی ہے

وعن الزبیر بن العوام قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لان یاخذ احدکم حبلہ فیاتی بحزمۃ حطب علی ظہرہ فیبیعہا فیکف اللہ بہا وجہہ خیر لہ من ان یسال الناس اعطوہ او منعوہ رواہ البخاری اور روایت ہے زبیر بن عوام سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے البتہ یہہ کہ لیوے ایک تمہارا رسی اپنی پھر لاوے ایک گٹھی لکڑیوں کی اپنی پیٹھ پر پس بیچے اوسکو پس روکے بسبب اوسکے آبرو اوسکی کہ مانگنے سے بچاتی تھی بہتر ہے اوسکے لیے اس سے کہ مانگے لوگوں سے دیں اوسکو یا نہ دیں نقل کی یہہ بخاری نے

وعن حکیم بن حزام قال سالت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاعطانی ثم سالتہ فاعطانی ثم قال لی یا حکیم ان ہذا المال خضر حلو فمن اخذہ بسخاوۃ نفس بورک لہ فیہ ومن اخذہ باشراف نفس لم یبارک لہ فیہ وکان کالذی یاکل ولا یشبع والید العلیا خیر من الید السفلی قال حکیم فقلت یا رسول اللہ والذی بعثک بالحق لا ارزا احدا بعدک شیئا حتی افارق الدنیا متفق علیہ اور روایت ہے حکیم بن حزام سے کہا مانگا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے یعنی کچھ پس دیا مجھکو پھر مانگا پس دیا پھر فرمایا مجھکو اے حکیم تحقیق یہہ مال سبز شیرین ہے یعنی خوش نما نظر میں اور لذیذ دلوں میں ہے پس جو کوئی لے اوسکو ساتھ بے پروائی نفس کے یعنی بغیر سوال کے اور بغیر حرص طمع کے برکت کیجاتی ہے اوسکے لیے اوس میں اور جو کوئی لے اوسکو ساتھ طمع نفس کے نہیں برکت کیجاتی ہے اوسکے لیے اوس میں اور ہوتا ہے مانند اوس شخص کے کہ کھاتا ہے اور نہیں پیٹ بھرتا یعنی بسبب بے برکتی اور کثرت حرص کے یہہ حال ہوتا ہے اور ہاتھ اونچا یعنی دینے والا بہتر ہے نیچے ہاتھ سے یعنی جو کہ مانگے کچھ کہا حکیم نے پس کہا میں نے یا رسول اللہ قسم ہے اوس ذات کی کہ بھیجا تمکو ساتھ حق کی نہیں نقصان کرونگا میں اپنے کسیکا کچھ یعنی کسی سے کچھ مانگونگا نہیں بعد آپ کے یہانتک کہ جدا ہوں میں دنیا سے یعنی مروں میں نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے

وعن ابن عمر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال وہو علی المنبر وہو یذکر الصدقۃ والتعفف عن المسئلۃ الید العلیا خیر من الید السفلی والید العلیا ہی المنفقۃ والسفلی ہی السائلۃ متفق علیہ اور روایت ہے ابن عمر سے یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اوس وقت کہ وہ منبر پر تھے اور وہ ذکر کرتے تھے صدقہ کا اور بچنے کا سوال سے ہاتھ اونچا بہتر ہے ہاتھ نیچے سے اور اونچا ہاتھ وہ ہے خرچ کرنیوالا اور نیچا ہاتھ وہ ہے مانگنیوالا نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے

وعن ابی سعید الخدری ان اناسا من الانصار سالوا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاعطاہم ثم سالوہ فاعطاہم حتی نفد ما عندہ فقال ما یکون عندی من خیر فلن ادخرہ عنکم ومن یستعفف یعفہ اللہ ومن یستغن یغنہ اللہ ومن یتصبر یصبرہ اللہ وما اعطی احد عطاء ہو خیر واوسع من الصبر متفق علیہ اور روایت ہے ابی سعید خدری سے کہ تحقیق چند لوگ انصار میں سے مانگا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے یعنی کچھ پس دیا انکو پھر مانگا اونہوں نے اون سے پس دیا انکو یہانتک کہ ہو چکا جو کچھ کہ تھا حضرت کے پاس پس فرمایا جو چیز کہ ہوگی میری پاس مال سے پس ہرگز نہ ذخیرہ کرونگا میں اوسکو تم سے اور جو شخص بچے سوال کرنے سے بچاتا ہے اوسکو خدا یعنی ممنوع چیزوں سے اور محتاج نہیں کرتا لوگوں کا یعنی جو کوئی قناعت کرتا ہے اوپر قوت پر اور ترک کرتا ہے مانگنا آسان کر دیتا ہے اللہ تعالی اوسپر قناعت اور جو ظاہر کرتا ہے بے پروائی بی پروا کرتا ہے اوسکو اللہ یعنی جو کہ بے پروا ہوتا ہے لوگوں کے اموال سے اور بچتا ہے سوال سے اللہ تعالی اوسکو غنی کر دیتا ہے اور جو صبر چاہے صبر دیتا ہے اوسکو اللہ تعالی یعنی جو طلب کرتا ہے توفیق صبر کی اللہ تعالی سے اوسپر اللہ تعالی صبر آسان کر دیتا ہے اور نہیں دیا گیا کوئی بخشش کہ وہ بہتر ہے اور فراخ تر ہو صبر سے یعنی صبر اللہ تعالی کے سب عطاؤں میں بہتر عطا ہے نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے

وعن عمر بن الخطاب قال كان النبي صلى الله عليه وسلم يعطيني العطاء فاقول اعطه افقر اليه مني فقال خذه
فتموله وتصدق به فما جاءك من هذا المال وانت غير مشرف ولا سائل فخذه وما لا فلا تتبعه نفسك متفق عليه
اور روایت ہے عمر بن خطاب سے کہ کہا تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم دیتے مجکو دینا یعنی اجرت انکی عمل کی کہ عامل ہوا تھا زکوۃ کی پس کہتا میں
دیجیے یہہ زیادہ محتاج کو مجھ سے پس فرماتے لے اسکو پھر داخل کر اسکو اپنے مال میں یعنی اگر احتیاج ہو تجھے اور تصدق کر اسکو یعنی اگر ہو زائد حاجت تیری سے
تیری پس جو چیز کہ آوے تیرے پاس مال سے اور تو نہ طمع کرنیوالا ہو اور نہ مانگنے والا ہو پس لے اوسکو اور جو چیز کہ نہو اسطرح یعنی بغیر طمع اور سوال کے
نہ آتی ہو پس نہ پیچھے لگ اوسکے نفس اپنے کو نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے ف یعنی نہ مشتاق ہو اوسکی طلب میں اور منتظر اوسکا رہ جیسا کہ لوگوں
میں مشہور ہے لا رد ولا کد اور ایک حدیث میں آیا ہے کہ جسکو آیا اس مال میں سے کچھ بغیر سوال طمع کی پھر پھیر دیا اوسکو پس گویا کہ پھیرا اوسکو اللہ کو اور منقول
ہے کہ امام احمد نے لیا کچھ بازار سے پسا ہوا تھا یا اوسکو پسنہار حمال نے پس جبکہ آئے گھر میں اور کبھی تھی روٹی کہلی ہوئی ٹھنڈی ہونیکے لیے حکم کیا انہوں نے لڑکے کو کہ دیوے
ایک روٹی پسنہار کو پس وہ دیکھنے لگا روٹی پسنہار کو پس انکار کیا اوسنے اور نہ لے پس جب باہر نکلا پسنہار گھر کی حکم کیا امام نے لڑکے کو کہ لیجا اوس
پاس اور دے روٹی پس اوس نے جو دی تو لیلی پس تعجب کیا لڑکے نے کہ پہلے کیوں انکار کیا تھا اور پھر کیوں لیلی پس پوچھا
امام سے سبب اسکا کہا کہ جب وہ داخل ہوا تھا اور دیکھی عیش کی چیز آئی اوسکو طمع بمقتضائے طبیعت بشری کی پس اس لیے اور جب نکلا اور آئی اوسکو
روٹی بغیر طمع کے لیلی ع

الفصل الثانی فصل دوسری

عن سمرة بن جندب قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم
المسائل كدوح يكدح بها الرجل وجهه فمن شاء ابقى على وجهه ومن شاء تركه الا ان يسأل الرجل ذا سلطان او في
امر لا يجد منه بدا رواه ابوداود والترمذي والنسائي روایت ہے سمرہ بن جندب سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
سوال کرنا زخم ہے کہ زخمی کرتا ہے بسبب اوسکے آدمی مونہہ اپنے کو یعنی بسبب سوال کے آبروریزی اپنی کرتا ہے کہ وہ مانند زخمی کرنے منہہ کے ہے پس جو شخص
چاہے باقی رکھنا باقی رکھے اپنے منہ پر یعنی آبرو بسبب حیا کرنیکی سوال سے اور ترک کرنیکی سوال کو اور جو شخص چاہے نہ باقی رکھنا نہ باقی رکھے آبرو
یعنی بسبب سوال کرنیکے یہہ تہدید ہے سوال کرنیپر کہ سوال کرنا نہ چاہیے مگر یہہ کہ سوال کرے آدمی حاکم سے یا سوال کرے اوس امر میں کہ ضرور ہے اوسکو
روایت کی یہہ ابوداود اور ترمذی اور نسائی نے ف حاکم سے اور بادشاہ سے کہ اوسکے تصرف میں بیت المال ہے پس اگر اوس سے حق اپنا دیویگا وہ اگر ہوگا
یہہ مستحق اور کہا طیبی نے کہ اختلاف کیا ہے بیچ عطائے سلطانی کی اور صحیح یہہ ہے کہ اگر غالب ہے بیت المال میں مال حرام تو حرام ہے سوال اوس سے اور لینا
اوس سے ورنہ حلال ہے اور ضرور ہے اوسکو یعنی ایسا امر پیش آیا کہ بغیر سوال کے چھٹکارا نہیں ہوسکتا تو بھی سوال کرنا جائز ہے جیسے کسیکا ضامن ہوا ہو یا آفت
آئی کھیتی پر خیر سے یا فاقہ پہنچا بلکہ واجب ہے سوال حالت اضطرار میں خواہ کپڑے کی طرف مضطر ہو کہ ستر ڈھکنے کو کپڑا نہو خواہ بھوک کی طرف سے مضطر ہو
کہ ہلاک ہوا جاتا ہے بغیر کھائے اور کہا غزالی نے کہ اسیطرح واجب ہوتا ہے سوال اوسپر کہ استطاعت حج کی رکھتا تھا اور رہ گیا یہانتک کہ مفلس ہو گیا پس حج اوسکو
چاہیے کہ لوگوں سے خرچ راہ مانگکر جاوے ع وعن عبد الله بن مسعود قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من سأل الناس وله
ما يغنيه جاء يوم القيامة ومسألته في وجهه خموش او خدوش او كدوح قيل يا رسول الله ما يغنيه قال خمسون
درهما او قيمتها من الذهب رواه ابوداود والترمذي والنسائي وابن ماجة والدارمي اور روایت ہے عبد اللہ بن مسعود سے کہ کہا
فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ مانگے لوگوں سے اور ہو واسطے اوسکے وہ چیز کہ غنی کرے اوسکو آویگا دن قیامت کے اور سوال اوسکا اوپر منہ اوسکی
کے خموش ہوگا یا خدوش ہوگا یا کدوح ہوگا کہا گیا اے رسول خدا کے کیا چیز غنی کرتی ہے اوسکو فرمایا پچاس درہم یا قیمت انکی سونے سے روایت کی یہہ

ابوداؤد اور ترمذی اور نسائی اور ابن ماجہ اور دارمی نے ف خموش جمع خمش کی ہے اور خدوش جمع خدش کی اور کدوح جمع کدح کی کہا بعض علماء نے کہ یہ الفاظ
قریب المعانی ہیں کہ حاصل ان سب کا زخم ہے اور لفظ او شک راوی کا ہے کہ راوی کو شک ہوا ہے کہ حضرت نے یہ لفظ فرمایا یا یہ اور بعضوں نے کہا کہ تینوں میں فرق
ہے یعنی ہر ایک کے معنی جدا جدا ہیں خدش کے معنی ہیں پوست چھیلنا ساتھ لکڑی کے اور خمش پوست چھیلنا ساتھ ناخون کے اور کدح پوست چھیلنا
دانتوں سے اور اشارہ ہے ان سے تفاوت احوال سائلین کے کہ اگر کم سوال کریگا ہلکا زخم ہوگا اور اگر بہت کریگا گہرا زخم ہوگا اور اگر وسط کے درجہ کا سوال کریگا
زخم بھی اوسط کے درجہ کا ہوگا ۔ وعن سهل بن الحنظلية قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من سأل وعنده ما
يغنيه فانما يستكثر من النار قال النفيلي وهو احد رواته في موضع آخر وما الغنى الذي لا تنبغي معه المسئلة
قال قدر ما يغديه ويعشيه وقال في موضع آخر ان يكون له شبع يوم او ليلة ويوم رواه ابوداؤد اور روایت ہے سہل بن حنظلیہ
سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ مانگے اور اوسکے پاس ہو اسقدر جو کہ غنی کرے اوسکو سوال سے یعنی نہیں طلب کرتا ہے مگر بہت آگ یعنی جو کوئی
جمع کرے مال مانگ کر بغیر ضرورت کے پس گویا کہ جمع کرتا ہے اپنے لیے آگ دوزخ کی کہا نفیلی نے کہ ایک ہے راویوں اس حدیث کے سے بیچ اور جگہ کے یعنی اور
روایت میں کہ پوچھا گیا حضرت سے اور کیا ہے حد غنا کہ نہ چاہیے ساتھ اوسکے مانگنا فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے قدر اوس چیز کی کہ ہو اوسکو قوت
صبح کا اور شام کا اور کہا نفیلی نے بیچ اور جگہ کے یعنی جواب حضرت کا اس طرح روایت کیا ہے کہ ہو واسطے اوسکے بقدر پیٹ بھر کے دن کے یا رات دن کے
یعنی اوسکو شک ہوا ہے کہ پہلا لفظ فرمایا یا یہ روایت کی یہ ابوداؤد نے ف نفیلی اوستاد ہیں ابوداؤد کے اور کہے اوسکو قوت صبح و شام کا یعنی جسکو ہے
قوت ایک روز و شب کا ہو وہ غنی ہے اوسکو سوال کرنا حرام ہے اور جاننا چاہیے کہ حدیث ابن مسعود کی کہ گذری دلالت کرتی ہے اسپر کہ حد غنا کی کہ جس سے سوال
حرام ہے یہ ہے کہ مالک ہو پچاس درہم کا ہو یا قیمت اوسکی کا اور حدیث آئندہ میں عطا سے کہ مالک ہو ایک اوقیہ کا کہ چالیس درم کا ہوتا ہے اور اس حدیث میں
یہ ہے کہ صبح و شام کا قوت رکھتا ہو پس احمد اور ابن مبارک اور اسحاق نے پہلی حدیث پر عمل کیا ہے اور بعضوں نے تیسری پر اور امام ابو حنیفہ نے دوسری پر کہ
پاس ایک روز کا کھانا ہو وہ غنی ہے اوسکو حرام ہے سوال کرنا اونکے نزدیک یہ حدیث ناسخ ہے اور حدیثوں کی واللہ اعلم ۔ وعن عطاء بن يسار
عن رجل من بني اسد قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من سأل منكم وله اوقية او عدلها فقد سأل الحافا
رواه مالك وابوداؤد والنسائي اور روایت ہے عطا بن یسار سے کہ نقل کی ایک شخص سے کہ قبیلہ بنی اسد میں سے تھا کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
نے جو شخص کہ مانگے تم میں سے اور واسطے اوسکے ہوں چالیس درم یا برابر چالیس درم کے یعنی سونا وغیرہ اس قیمت کا ہو پس تحقیق سوال کیا بطریق الحاف کے نقل کیا یہ
مالک اور ابوداؤد اور نسائی نے ف بطریق الحاف کے یعنی زیادتی کر کے بغیر اضطرار کے کہ یہ امر ممنوع ہے چنانچہ قرآن شریف میں فقرا کی مدح میں
فرمایا ہے لا يسألون الناس الحافا یعنی نہیں مانگتے لوگوں سے بطریق الحاف کے ۔ وعن حبشي بن جنادة قال قال رسول الله صلى الله
عليه وسلم ان المسئلة لا تحل لغني ولا لذي مرة سوي الا لذي فقر مدقع او غرم مفظع ومن سأل الناس ليثري به
ماله كان خموشا في وجهه يوم القيامة ورضفا يأكله من جهنم فمن شاء فليقل ومن شاء فليكثر رواه الترمذي
اور روایت ہے حبشی بن جنادہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق مانگنا نہیں حلال واسطے غنی کے یعنی جسکے پاس قوت ایک دن کا ہو اور نہ واسطے صاحب قوت تندرست
اعضا کے ولیکن حلال ہے واسطے فقیر کے کہ زمین پر ڈالا یعنی فقر نے اوسکو یا حلال ہے واسطے قرضدار کے کہ بھاری قرض رکھتا ہو اور جو کوئی مانگے لوگوں سے تاکہ بڑھاوے سبب اوسکے مال
اپنا ہوگا سوال زخم منہہ اوسکے پر دن قیامت کے اور گرم پتھر کھاویگا اوسکو دوزخ میں پس جو کوئی چاہے کم سوال کرے اور جو کوئی چاہے زیادہ کرے نقل کیا ترمذی نے ف یعنی
محتاجگی ہے کہ محتاج کو لگتی ہے گویا خاک میں ڈال رکھا ہے اور اوٹھ نہیں سکتا اور آخر حدیث میں امر تنبیہ و تہدید کے لیے ہے جیسے اس آیت میں فمن شاء فليؤمن

شانہ فیکفر بالاخرۃ اور تمام المیت یعنی جو چاہے مومن ہو بیت اور جو چاہے کافر ہووے تب نے طیار کی ہو کا فرمان مسکے سب لیے اگ ع

وعن انس ان رجلا من الانصار اتی النبی صلی اللہ علیہ وسلم یسألہ فقال اما فی بیتک شیء فقال بلی حلس نلبس بعضہ ونبسط بعضہ وقعب نشرب فیہ من الماء قال ائتنی بہما فاتاہ بہما فاخذہما رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیدہ وقال من یشتری ہذین قال رجل انا اخذہما بدرہم قال من یزید علی درہم مرتین او ثلاثا قال رجل انا اخذہما بدرہمین فاعطاہما ایاہ فاخذ الدرہمین فاعطاہما الانصاری وقال اشتر باحدہما طعاما فانبذہ الی اہلک واشتر بالاخر قدوما فاتنی بہ فاتاہ بہ فشد فیہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عودا بیدہ ثم قال اذہب فاحتطب وبع ولا ارینک خمسۃ عشر یوما فذہب الرجل یحتطب ویبیع فجاء وقد اصاب عشرۃ دراہم فاشتری ببعضہا ثوبا وببعضہا طعاما فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہذا خیر لک من ان تجیء المسألۃ نکتۃ فی وجہک یوم القیمۃ ان المسألۃ لا تصلح الا لثلثۃ لذی فقر مدقع او لذی غرم مفظع او لذی دم موجع رواہ ابوداود وروی ابن ماجۃ الی قولہ یوم القیمۃ اور روایت ہے انس سے یہہ کہ ایک شخص آیا انصار میں سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس مانگتا تھا کچھ پس فرمایا حضرت نے کیا نہیں تیرے گھر میں کچھ کہا ہان ایک کملی ہے موٹی اوڑھتا ہون میں کچھ اوس میں سے اور بچھاتا ہون میں کچھ اوس میں سے اور ایک پیالہ ہے پیتا ہون میں اوس میں پانی فرمایا لا اونکو دونونکو پس لایا وہ حضرت کے پاس اون دونونکو پس لیا اون دونون کو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ہاتھ میں اور فرمایا کون خریدتا ہے ان دونونکو کہا ایک شخص نے کہ میں لیتا ہون ان دونون کو ایک درم کو فرمایا کون زیادہ دیتا ہے درہم سے دو بار فرمایا یا تین بار کہا ایک شخص نے کہ میں لیتا ہون انکو دو درم کو پس دیدے وہ دونون اوس شخص کو پس لیے حضرت نے دونون درہم پھر دیے دونون انصاری کو اور فرمایا خرید ساتھ ایک کے انمین سے طعام یعنی غلہ اور ڈال اوسکو طرف اہل اپنے کے اور خرید کر ساتھ دوسرے کے کلھاڑی پھر لا اوسکو میرے پاس پس لایا وہ حضرت کے پاس کلھاڑی پس مضبوط ٹھونکدی اوس میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک لکڑی اپنے ہاتھ سے پھر فرمایا جا اور جمع کر لکڑیون کو اور بیچ اور نہ دیکھون میں تجھکو پندرہ دن تک یعنی یہان نہ آ بلکہ اس کام میں مشغول رہ پس گیا وہ شخص جمع کرتا تھا لکڑیان بیچتا تھا پھر آیا حضرت کے پاس اوس حال میں کہ پہنچا تھا دس درم کو پس خریدا ساتھ بعض کے اون میں سے کپڑا اور ساتھ بعض کے اون میں سے غلہ پھر فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یہہ بہتر ہے تیرے لیے اس سے کہ آوے اور ہووے سوال کرنا نشان برا بیچ منہہ تیرے کے دن قیامت کے تحقیق مانگنا نہیں لائق مگر واسطے تین شخصون کے واسطے صاحب احتیاج کے کہ زمین میں ڈال رکھا ہو یا واسطے قرضدار کے کہ قرض بھاری اور فضیحت کرنیوالا رکھتا ہو یا واسطے صاحب خون کے کہ درد پہنچاوے یعنی دیت دینی آئی بدلے خون کے کہ آپ کیا تھا یا غیر نے کیا تھا اور اوسکی دیت کا ضامن ہوا اور مقدور اوسکے ادا کرنیکا نہیں رکھتا تو سوال کرکے ادا کرے نقل کی یہہ ابوداود نے اور نقل کی ابن ماجہ نے قول یوم القیمۃ تک **وعن** ابن مسعود قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من اصابتہ فاقۃ فانزلہا بالناس لم تسد فاقتہ ومن انزلہا باللہ اوشک اللہ لہ بالغنی اما بموت عاجل او غنی اجل رواہ ابوداود والترمذی اور روایت ہے ابن مسعود سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جس شخص کو کہ پہونچا فاقہ یعنی حاجت سخت پھر ظاہر کیا اوسکو لوگون پر یعنی بطریق شکایت کے اور چاہی حاجت روائی اون سے نہیں روا کیجائیگی حاجت اوسکی اور جس نے عرض کیا اوسکو اللہ سے جلدی پہنچاویگا اللہ اوسکو فائدہ اور کفایت گویا سبب اوسکے جلدی کے یا دولتمندی دیر کے نقل کی یہہ ابوداود اور ترمذی نے

ف لفظ عاجل بیچ جملہ غنی عاجل کے عین سے ہے اکثر نسخون مصابیح کے میں اور جامع الاصول میں یعنی جلدی فائدہ کو پہنچاویگا بسبب دیر کے یعنی جلدی بالدار کردیگا اور سنن ابوداود اور ترمذی میں غنی اجل ہے ہمزہ سے اور یہی صحیح تر ہے چنانچہ صاحب ترجمہ نے معنی اسکے لکھے ہیں اور یہہ

حدیث شاید کہ نکالی گئی ہو اس بات سے وَمَنْ يَتَّقِ اللّٰهَ يَجْعَلْ لَهُ مَخْرَجًا وَيَرْزُقْهُ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ وَمَنْ يَتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ فَهُوَ حَسْبُهُ یعنی جو کوئی
اللہ تعالیٰ سے ڈرتا ہے اللہ اوسکو سیلے جگہ نکلنے کی اور رزق دیتا ہے اوسکو ایسی جگہ سے کہ گمان نہیں کرتا ہے اور جو کوئی بھروسا کرتا ہے اللہ پر پس
کفایت کرتا ہے اوسکو ع **الفصل الثالث** فصل تیسری **عن** ابن الفراسي أن الفراسي قال قلت لرسول الله صلى
الله عليه وسلم أسأل يا رسول الله فقال النبي صلى الله عليه وسلم لا وإن كنت لا بد سائلا فاسأل الصالحين رواه أبو داود والنسائي
روایت ہے ابن فراسی سے کہ تحقیق فراسی نے کہا کہ کہا مینے واسطے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ کیا مانگوں میں یا رسول اللہ یعنی لوگوں سے فرمایا رسول
صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نہ مانگ یعنی کچھ اور توکل کر اللہ پر ہر حال میں اور اگر ہو تو ضرور مانگنے والا یعنی اگر بسبب کسی حاجت ضروری کے احتیاج مانگنے
کی پس مانگ نیک بختوں سے نقل کی یہہ ابو داود اور نسائی نے **ف** اس لیے کہ حلال مال جتنا ہو اونکو پاس زیادہ اور مہربان ہوتے ہین خلق پر اور
سعی کرتے چنانچہ اس لیے فقراء بغداد کے مانگتے تھے امام احمد بن حنبل سے کہ وہ اسطرح کا تقوی رکھتے تھے کہ ایک بار اونکے گھر کے لوگون کو احتیاج تھی
اونکے بیٹے کے گھر سے مانگ لیا اور وہ تھے قاضی اور حال اونکے صدق و تقوی کا بھی یہہ تھا کہ گھر کے دروازے کے پاس تنور رکھتے تا کوئی حاجت
پس جب روٹی پکائی تو امام صاحب کو گند سے معلوم ہوا کہ اس میں شبہہ ہے پس گھر والوں سے پوچھا اونھوں نے حال بیان کیا پس کہا کہ اوسکو گھر والوں نے
بھی انکے اتباع سے نہ کھایا اور پوچھا کہ فقیر انکو دے دین کہا ہاں لیکن بہتر ظاہر کرنے عیب اوسکی کے پس لیا نہ فقیر نے بھی پھر ڈال دیا اوسے
دریا میں بغیر حکم اونکی کے ع **وعن** ابن الساعدي قال استعملني عمر على الصدقة فلما فرغت منها وأديتها إليه
أمر لي بعمالة فقلت إنما عملت لله وأجري على الله قال خذ ما أعطيت فإني قد عملت على عهد رسول الله صلى الله عليه وسلم
فعملني فقلت مثل قولك فقال لي رسول الله صلى الله عليه وسلم إذا أعطيت شيئا من غير أن تسأله فكل وتصدق رواه أبو داود
اور روایت ہے ابن ساعدی سے کہ کہا عامل کیا مجھکو حضرت عمر نے زکوٰۃ لینے پر پس جبکہ فارغ ہوا مین اوس سے اور پہنچائی مینے زکوٰۃ طرف حضرت
حکم کیا واسطے میری ساتھ مزدوری زکوٰۃ کی پس کہا مینے نہیں کیا مینے عمل مگر اللہ کے لیے اور ثواب میرا اللہ پر ہے فرمایا لے تو وہ چیز کہ دیا گیا تو پس تحقیق عمل
کیا مینے زمانے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے مین پس دی مجھکو مزدوری یعنی ارادہ کیا دینے کا پس کہا مینے مانند کہنے تیری کے پس فرمایا مجھکو رسول خدا صلی اللہ علیہ
وسلم نے جسوقت کہ دیا جاوے تو کچھ بدون مانگنے کے پس کھا اور تصدق کر یعنی جو کچھ کہ تیری حاجت سے زیادہ ہے روایت کی یہہ ابو داود نے **ف** اس سے
ہوا کہ جائز ہے لینا عوض کا بیت المال سے اوپر عمل عام کے اگرچہ ہو فرض جیسے قضا اور احتساب اور تدریس کے بلکہ واجب ہے امام پر کہ خبر گیران ہو ایسے
لوگون کی کہ حکم مین ہین بیت المال سے اور ظاہر اس حدیث سے اور اوس سے کہ پہلے گذری ہے اسطرح کے مضمون کی معلوم ہوتا ہے کہ جو کوئی کسیکو کچھ دے
اور بغیر طمع کے دے اوسکو تو واجب ہے قبول کرنا اوسکا مذہب امام احمد وغیرہ کا بھی ہے اور جمہور نے حمل کیا ہے اس امر کو استحباب پر یا اباحت پر
وعن علي أنه سمع يوم عرفة رجلا يسأل الناس فقال أفي هذا اليوم وفي هذا المكان تسأل من غير الله فخفقه
بالدرة رواه رزين اور روایت ہے حضرت علی سے یہہ کہ اونھوں نے سنا دن عرفہ کے ایک شخص کو کہ مانگتا ہے لوگوں سے پس کہا حضرت علی نے
کیا اس دن میں اور اس مکان میں مانگتا ہے تو غیر خدا سے پس مارا اوسکو ساتھ درے کے نقل کی یہہ رزین نے **ف** اس لیے کہ دن قبولیت دعا کا ہے اور
مکان عرفات میں کہ بابرکت ہے سوا اللہ تعالیٰ کے اور سے مانگتا ہے اور اسطرح مسجد میں بھی سوال نکرنا چاہیے ع **وعن** عمر قال تعلمن
أيها الناس أن الطمع فقر وأن الإياس غنى وأن المرء إذا أيس من شيء استغنى عنه رواه رزين اور روایت ہے عمر سے کہ کہا
تم جانو تحقیق طمع محتاجگی ہے اور تحقیق نا امید ہونا یعنی آدمیوں سے تونگری اور بے پروائی ہے اور تحقیق آدمی جب نا امید ہوتا ہے کسیچیز

لی مراد ہے اور اس سے نقل کی یہ رزین نے ف طمع محتاجگی ہے یعنی محتاجگی موجود یا آئندہ محتاجگی کی اور نا امید ہونا تو انگری ہے کہا سید ابوالحسن شاذلی نے
جب طلب کیا گیا اون سے علم کیمیا کا کہ وہ دو کلموں میں ہے زائل کر خلق کو نظر اپنی سے یعنی کسی سے امید نہ رکھ اور قطع کر طمع اپنی اللہ سے یہ کہ دے تجھکو غیر اوسکے کہ
قسمت میں کیا ہے تیری آہ یعنی طمع سے یہ ہے کہ نظر رکھنا ایک مال پر کہ شک ہو اوسکو ہو تجھ میں یعنی کسی پر خیال ہو کہ دیکھیے دیتا ہے یا نہیں دیتا اور اگر کسی
پر ایک حق لازم ہو یا بحکم منت کرم کے یقین ہو اوسکو دینے کا وہ طمع نہیں + ع ج **وعن** ثوبان قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
من یکفل لی ان لا یسأل الناس شیئاً فاتکفل لہ بالجنۃ فقال ثوبان انا فکان لا یسأل احداً شیئاً رواہ ابوداؤد
والنسائی اور روایت ہے ثوبان سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ عہد کرے ساتھ میرے یہ کہ نہ مانگے آدمیوں سے کچھ پس ضامن ہوں میں
اوسکے بہشت کا پس کہا ثوبان نے میں عہد کرتا ہوں کہ نہ مانگونگا کسی سے پس تھا ثوبان کہ نہ مانگتا تھا کسی سے کچھ یعنی اگرچہ تنگی ہوتی نقل کی یہ
ابوداؤد اور نسائی نے ف ضامن ہوں میں بہشت کا کہ اول ہی داخل ہوگا بغیر عذاب کے اور اس میں اشارہ ہے طرف بشارت خاتمہ بخیر ہونے
نہ مانگنے والے کو اور استثنا کیا گیا ہے اوس سے جبکہ خوف ہو موت کا اس لیے کہ ضرورت مباح کر دیتی ہے ممنوعات کو بلکہ اگر وہ نہ مانگے گا یہاں تک کہ مر جاویگا تو
مریگا گنہگار ع **وعن** ابی ذر قال دعانی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وھو یشترط علیّ ان لا تسأل الناس شیئاً قلت نعم
قال ولا سوطک ان سقط منک حتی تنزل الیہ فتاخذہ رواہ احمد اور روایت ہے ابی ذر سے کہ کہا بلایا مجکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
اور حال یہ ہے کہ وہ طلب شرط کی کرتے تھے مجھ پر کہ نہ مانگ لوگوں سے کچھ کہا میں نے ہاں یعنی شرط کی میں نے آپ سے اس پر فرمایا حضرت نے اور نہ مانگ کسی سے
کوڑا اپنا اگر گر پڑے تجھسے یہاں تک کہ اوترے تو طرف اوسکے پس لے لے تو اوسکو نقل کی یہ احمد نے ف یہ کمال مبالغہ ہے سوال کے ترک میں کہ واقع میں
یہ مانگنا نہیں ہے اس لیے کہ اپنی گری ہوئی چیز مانگتا ہے لیکن از بسکہ نام مانگنے کا آیا مبالغۃً اسکو بھی منع فرمایا

باب الانفاق وکراھیۃ الامساک

یہ باب ہے بیچ بیان فضیلت خرچ کرنے مال کے اور کراہیت بخل کے

الفصل الاول فصل پہلی

عن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لو کان لی مثل احد ذھباً لسرّنی ان لا یمرّ علیّ ثلث لیال وعندی منہ شیء الا
شیء ارصدہ لدین رواہ البخاری روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اگر ہوتا میرے لیے مانند پہاڑ احد کے
سونا البتہ خوش کرتا مجکو یہ کہ نگذریں مجھ پر تین راتیں اور ہووے پاس میرے اوس میں سے کچھ مگر وہ چیز کہ رکھوں میں ادای دین کے لیے نقل کی یہ
بخاری نے ف یعنی اگر کوہ احد کے برابر میرے پاس سونا ہوتا تو خوش لگتا مجکو کہ تین رات کے اندر ہی اوسے بانٹ دیتا کچھ اوس میں سے نہ رکھتا مگر
کچھ ادای دین کے لیے کہ رکھ لیتا اس لیے کہ ادای دین مقدم ہے صدقہ پر اور اب اکثر عوام خیرات کرتے ہیں اور عمارتیں بناتے ہیں اور اونپر حقوق لوگوں کے
چڑھے ہوتے ہیں اونکی طرف التفات بھی نہیں کرتے اور اس میں بیان حضرت کے نہایت سخاوت کا ہے اور ترغیب ہے امت کو اوس پر + ع ج
وعنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما من یوم یصبح العباد فیہ الا ملکان ینزلان فیقول احدھما
اللھم اعط منفقاً خلفاً ویقول الآخر اللھم اعط ممسکاً تلفاً متفق علیہ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نے کہ نہیں کوئی دن کہ صبح کرتے ہیں بندے اوس میں مگر کہ دو فرشتے اوترتے ہیں پس کہتا ہے ایک ونکا یا الٰہی دے خرچ کرنیوالے کو بدل یعنی عوض کر مال جو
خرچ کرتا ہے اوسکو بہت سا بدلا دے یعنی دنیا میں مال دے یا آخرت میں ثواب اور کہتا ہے دوسرا یا الٰہی دے بخیل کو تلف یعنی جو کہ مال جمع کرتا ہے یا بے محل خرچتا ہے کر
اوسکا مال تلف ہو نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **وعن** اسماء قالت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انفقی ولا تحصی
فیحصی اللہ علیک ولا توعی فیوعی اللہ علیک ارضخی ما استطعت متفق علیہ اور روایت ہے اسماء سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم

خرچ کر یعنی جس خرچ سے اللہ راضی ہو اور نہ شمار کر کہ کتنا دون اور کتنا دون پس شمار کریگا اللہ تجھ پر یعنی کم کریگا رزق تیرا بسبب قطع کرنے
برکت کے اور نہ دیگا اوسکو مانند ایک چیز معدود کے یا محاسبہ لیگا تجھ سے اوپر آخرت میں اور نہ روک رکھ تھیلی میں مال کو حاجت سے زیادہ ہو پس
اللہ تجھ سے زیادتی اپنی اور دے جو ہو سکے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** لفظ لا تحصی کے معنی ایک تو یہی ہیں جو اوپر مذکور ہوئے اور ایک
یہ ہیں کہ نہ گن مالکو جمع کرنیکے لیے اور مت چھوڑ خرچ کرنا اوس کے اللہ کی راہ میں اور دے جو ہو سکے یعنی اگرچہ کم ہو اور نہ جان اوسکو حقیر لیس
کہ وہ اللہ کے نزدیک در میزان اعمال میں بہت ہے ع **وعن** ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
انفق یا ابن آدم انفق علیک متفق علیہ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرماتا ہے اللہ تعالیٰ
بیٹے آدم کے خرچ کر خرچ کرونگا میں تجھ پر نقل کی یہ بخاری و مسلم نے **ف** معنی یہ ہیں کہ خرچ کر اموال فانیہ دنیا میں تاکہ پاوے اموال عالیہ عقبیٰ میں اور بعضوں
معنی کہے ہیں کہ دے لوگوں کو جو کچھ کہ دیا ہے میں نے تجھکو تاکہ دوں میں تجھکو دنیا و عقبیٰ میں اشارہ ہے طرف اس آیہ کی وما انفقتم من شیء فہو یخلفہ
جو کچھ کہ خرچ کرتے ہو تم کسی چیز سے پس اللہ عوض دیتا ہے اوسکا ع **وعن** ابی امامۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ و[سلم]
یا ابن آدم ان تبذل الفضل خیر لک وان تمسکہ شر لک ولا تلام علی کفاف وابدأ بمن تعول رواہ مسلم اور روایت ہے
اوس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اے بیٹے آدم کے خرچ کرنا تیرا مالکو کہ زیادہ ہو حاجت سے بہتر ہے تیرے لیے یعنی دنیا اور آخرت میں
بند کر رکھنا تیرا اوسکو برا ہے تیرے لیے یعنی اللہ کے نزدیک اور لوگون کے نزدیک اور نہیں ملامت کیا جاویگا تو اوپر قدر کفایت کے
یعنی بیچ خرچ کرنے اوس مال کے کہ زائد ہو حاجت تیری سے ساتھ عیال اپنی کے نقل کی یہ مسلم نے **ف** اوپر قدر کفایت کے یعنی مضائقہ نہیں
اگر رہنے دے مال بقدر قوت کے کہ باز رکھے بھوک اور سوال سے اور یہ مختلف ہوتا ہے ساتھ اختلاف اشخاص اور ازمان و احوال کے یعنی
قوت کم ہوتا ہے اور بعضوں کا زیادہ اور اسیطرح بعض دنون میں کچھ ہوتا ہے اور بعضوں میں کچھ اور بعض حالت میں کچھ ہوتا ہے اور بعض میں کچھ [illegible]
یعنی جنکا نفقہ تجھ پر لازم ہے پہلے دے ان میں اور نہیں سے کہ جب ان سے بچے تب بیگانوں کو دے یہ نہ کہ وہ محتاج رہیں اور اوروں کو دے اور
کہ یہ بھی حدیث قدسی ہے اگرچہ صریح لفظ اوسکی نہیں ہیں اور احتمال یہ بھی ہے کہ شاید حضرت نے اسطرح فرمایا ہو واللہ اعلم ع **وعن**
ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مثل البخیل والمتصدق کمثل رجلین علیہما جنتان [illegible]
ایدیہما الی ثدییہما وتراقیہما فجعل المتصدق کلما تصدق بصدقۃ انبسطت عنہ وجعل البخیل کلما ہم بصدقۃ
قلصت واخذت کل حلقۃ بمکانہا متفق علیہ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے حال بخیل
اور خیرات دینے والے کا مانند حال دو شخصوں کے ہے کہ ہوں اوپر دونوں کے زرہیں لوہے کی تحقیق چمٹا گئے ہوں ہاتھ اونکے طرف چھاتی اونکی کے اور طرف ہنسلی اونکی کے [illegible]
شروع کیا صدقہ دینے والے نے جبکہ قصد کرتا ہے صدقہ کا کھل جاتی ہے وہ زرہ اوس سے اور شروع کیا بخیل نے جبکہ قصد کرتا ہے صدقہ کا [illegible]
اور بھینچ جاتی ہیں سب حلقے جگہ اپنی پر روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** معنی اسکے یہ ہیں کہ سخی جب قصد کرتا ہے خرچ کرنے کا فراخ ہوتا ہے
بسبب اوسکے ہو فرمان برداری کرتے ہیں اوسکا ہاتھ اوسکے کہ دراز ہوتے ہیں ساتھ دینے کے اور بخیل کا سینہ تنگ ہوتا ہے اور ہاتھ اوسکے سمٹ جاتے ہیں
یہ ہے کہ سخی جب تصدق کرتا ہے خیر کا آسان کی جاتی ہے خیر اوسپر اور بخیل پر دشوار ہوتی ہے ع **وعن** جابر قال قال رسول اللہ صلی
اتقوا الظلم فان الظلم ظلمات یوم القیامۃ واتقوا الشح فان الشح اھلک من کان قبلکم حملہم علی ان سفکوا دماءہم
واستحلوا محارمہم رواہ مسلم اور روایت ہے جابر سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بچو ظلم سے پس تحقیق ظلم اندھیرے ہوں گے

اور بچو بخیلی سے اس لیے کہ بخل نے ہلاک کر دیا ہے اون لوگون کو کہ تھے پہلے تم سے باعث ہوا اونکو بخل اسپر کہ خونریزی کرین اور حلال جانا حرام کو نقل کی یہ مسلم نے **ف** معنی ظلم کے مین رکھنا ایک چیز کا بیچ غیر جگہ اوسکی کے ہین یہ شامل ہے سب گناہون کو یعنی جو گناہ ہو وہ ظلم ہے اور ظلم اندھیری ہوگی احتمال ہے کہ یہ محمول ہے ظاہر پر کہ ہوگا ظلمت ہوا اندھیریان ظالم پر نہین راہ پاویگا بسبب اونکے جیسے کہ مومن راہ پاویگا کہ دوڑتا ہوگا نور اون کا آگے اونکے اور یا مراد اندھیرین سے شدائد اور ہول قیامت کے ہین یعنی ایک ظلم سبب ہے بہت سی سختیون اور ہولون قیامت کا ہوگا آور بچو بخل سے کہ وہ بھی ایک نوع ہے ظلم کی اسکو جدا اس لیے بیان کیا کہ بڑی نوع ظلم کی ہے اور بخل باعث خونریزی اور حلال جاننے حرام کا اس لیے ہوتا ہے کہ خرچ کرنا اموال کا اور خبرگیری مسلمان بھائیون کی سبب ہے آپس کی محبت اور ملاپ کا اور بخل کرنا سبب ہے ترک ملاقات اور انقطاع کا اور یہ باعث ہے لڑائی اور دشمنی کا اور جب دشمنی ہوئی تو خونریزی بھی ہوتی ہے اور مباح کرنا حرام کا بھی ہو جاتا ہے کہ دشمن کی عورتون کو اور مالکو اور آبرو ریزی وغیرہ کو آدمی حلال جانتا ہے +ع **وعن** حارثة بن وهب قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم تصدقوا فانه يأتي عليكم زمان يمشي الرجل بصدقته فلا يجد من يقبلها يقول الرجل لو جئت بها بالامس لقبلتها فاما اليوم فلا حاجة لي بها متفق عليه اور روایت ہے حارثہ بن وہب سے کہ کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صدقہ دو اس لیے کہ آویگا تمپر ایک زمانہ لیجاویگا آدمی صدقہ اپنا پس نہ پاویگا اوس شخص کو کہ قبول کرے اوسکو کہیگا آدمی کہ لاتا تو اسکو کل البتہ قبول کرتا مین اسکو پس آج کے دن نہین حاجت مجکو اسکی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** مراد یعنی غنیمت جانو اب ہے صدقہ دینے کو کہ قبول کرنیوالے بہت ہین دیکر ثواب پاؤ ہو اسکے نہ ایسا آویگا کہ کوئی نہین قبول کرینگا بسبب اسکے کہ سب مالدار ہونگے یا دل غنی ہوگا بسبب اسکے کہ بے رغبت ہونگے دنیا سے اور راغب ہونگے آخرت کی یہ بات اخیر زمانہ مین بیچ زمانہ حضرت امام مہدی ع کے ہوگی +ع **وعن** ابي هريرة قال قال رجل يا رسول الله اي الصدقة اعظم اجرا قال ان تصدق وانت صحيح شحيح تخشى الفقر وتأمل الغنى ولا تمهل حتى اذا بلغت الحلقوم قلت لفلان كذا ولفلان كذا وقد كان لفلان متفق عليه روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا کہ کہا ایک شخص نے یا رسول اللہ کونسا صدقہ بڑا ہے از روی ثواب کے فرمایا یہ کہ تصدق کرے تو اسوقت کہ تو تندرست ہے حرص رکھتا ہو جمع کرنے مال کی ڈرتا ہو فقر سے اور امید رکھتا ہو دولت کی اور نہ ڈھیل کر یہانتک کہ جسوقت پہنچے جان حلق مین کہے تو فلانیکے لیے اتنا اور فلانیکے لیے اتنا اور حال یہ کہ تحقیق ہوا وہ واسطے فلانیکے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** یعنی صدقہ دے حالت تندرستی مین کہ اوسوقت بسبب امید درازی عمر کے حرص ہوتی ہے مال جمع کرنیکی اور بخل کرتا ہے اور ڈرتا ہے محتاجگی سے کہ اگر صدقہ دونگا تو محتاج ہو جاؤنگا اور آرزو رکھتا ہے تونگری کی پس ایسے وقت مین دنیا بڑا کام رکھتا ہے اور دینے مین ڈھیل نکر یہانتک کہ جب حلق مین جان آوے کہنے لگے کہ فلانیکو اتنا دینا اور فلانے کو اتنا اور اوسوقت مال ہو گیا ہے فلانیکا یعنی وارثونکا حق متعلق ہو گیا ہے حاصل یہ ہے کہ تندرستی مین دینا بہت ثواب ہے اور جب وقت مرنیکا آجاوے اوسوقت وصیت کرے یا صدقہ دے تو بہت ثواب نہین +ع **وعن** ابي ذر قال انتهيت الى النبي صلى الله عليه وسلم وهو جالس في ظل الكعبة فلما رآني قال هم الاخسرون ورب الكعبة فقلت فداك ابي وامي من هم قال هم الاكثرون اموالا الا من قال هكذا وهكذا وهكذا من بين يديه ومن خلفه وعن يمينه وعن شماله وقليل ما هم متفق عليه اور روایت ہے ابی ذر سے کہ کہا پہنچا مین نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور وہ بیٹھے تھے کعبہ کے سایہ مین جب مجکو دیکھا مجکو فرمایا وہ نہایت ٹوٹے مین ہین قسم ہے رب کعبہ کی پس کہا مین قربان ہو تمہارے باپ میرا اور ماں میری کون ہین وہ فرمایا کہ وہ بہت جمع کرنیوالے مال کے مگر جس شخص نے کہ خرچ کیا ادہر اور ادہر اور ادہر یعنی ہر طرف جیسا کہ بیان کیا کہ آگے اپنے اور پیچھے اپنے اور داہنے اپنے اور بائین اپنے اور کم ہین وہ نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** حضرت ابو ذر صحابی رض نے اختیار کیا تھا فقر کو غنا پر حضرت نے اونکی تسلی کر کے

یہہ حدیث بیان فرمائی اس مین اشارہ ہر طرف افضلیت فقر کے +ع **الفصل الثانی** فصل دوسری **عن** اَبِی هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ
رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ السَّخِیُّ قَرِیْبٌ مِّنَ اللّٰهِ قَرِیْبٌ مِّنَ الْجَنَّةِ قَرِیْبٌ مِّنَ النَّاسِ بَعِیْدٌ مِّنَ النَّارِ وَالْبَخِیْلُ بَعِیْدٌ مِّنَ اللّٰهِ
بَعِیْدٌ مِّنَ الْجَنَّةِ بَعِیْدٌ مِّنَ النَّاسِ قَرِیْبٌ مِّنَ النَّارِ وَلَجَاهِلٌ سَخِیٌّ اَحَبُّ اِلَی اللّٰهِ مِنْ عَابِدٍ بَخِیْلٍ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ اور روایت
ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے سخی نزدیک ہر اللہ کی رحمت سے نزدیک ہر بہشت سے نزدیک ہر لوگون سے یعنی سب دوست
رکھتے ہین اسکو دور ہے آگ سے اور بخیل یعنی جو کہ نہ ادا کرے جو کچھ کہ واجب ہر اوسپر دور ہر اللہ سے دور ہے بہشت سے دور ہر لوگون سے
نزدیک ہر آگ سے اور البتہ جاہل سخی بہت پیارا ہر طرف اللہ کے عابد بخیل سے نقل کی یہہ ترمذی نے **ف** جاہل سخی سے مراد ہر سخی
یعنی جو کہ ادا کرے فرائض مع نوافل اور مراد عابد سے وہ ہر کہ جو نوافل بہت ادا کرے برابر ہے کہ عالم ہویا نہو +ع **وعن** اَبِی سَعِیْدٍ
قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَاَنْ یَّتَصَدَّقَ الْمَرْءُ فِیْ حَیٰوتِهٖ بِدِرْهَمٍ خَیْرٌ لَّهٗ مِنْ اَنْ یَّتَصَدَّقَ بِمِائَةٍ عِنْدَ
مَوْتِهٖ رَوَاهُ اَبُوْدَاؤدَ اور روایت ہر ابی سعید سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے البتہ دینا آدمی کا بیچ تندرستی اپنی کے
ایک درہم بہتر ہر اوسکے لیے صدقہ دینے سو درہم کو سے نزدیک مرنے اپنی کے نقل کی یہہ ابوداود نے **ف** یعنی تندرستی مین تھوڑا سا دینا زیادہ
ثواب رکھتا ہر بہت دینے سے مرتے وقت +ع **وعن** اَبِی الدَّرْدَاءِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَثَلُ الَّذِیْ
یَتَصَدَّقُ عِنْدَ مَوْتِهٖ اَوْ یُعْتِقُ کَالَّذِیْ یُهْدِیْ اِذَا شَبِعَ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالنَّسَائِیُّ وَالدَّارِمِیُّ وَالتِّرْمِذِیُّ وَصَحَّحَهٗ اور روایت ہر ابی درداء سے
کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مثل اوس شخص کے کہ خیرات کرتا ہر وقت مرنے اپنے کے یا آزاد کرتا ہر یعنی بندہ وقت مرنے
کے مانند اوس شخص کے ہر کہ تحفہ بھیجتا ہر یعنی طعام جس وقت کہ پیٹ بھر چکتا ہر نقل کی یہہ احمد اور نسائی اور دارمی اور ترمذی نے اور ترمذی
نے اسکو صحیح کہا **ف** یعنی مرتے وقت صدقہ دینا اور آزاد کرنا بردہ کا گرچہ ثواب کم ہوتا ہر جیسے کہ کم ثواب پاتا ہے بعد پیٹ بھر چکنے کے دینے مین اس لیے کہ صدقہ دینا اور
آزاد کرنا حالت صحت مین افضل ہے جیسے کہ سخاوت کرنی وقت بھوک کے افضل ہے +ع **وعن** اَبِی سَعِیْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ
صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ خَصْلَتَانِ لَا تَجْتَمِعَانِ فِیْ مُؤْمِنٍ الْبُخْلُ وَسُوْءُ الْخُلُقِ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ اور روایت ہر ابی سعید سے کہ کہا فرمایا
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے دو خصلتین نہین جمع ہوتین مومن مین ایک بخل اور دوسری بدخلقی نقل کی یہہ ترمذی نے **ف** یعنی
لائق نہین ہر کہ مومن کامل مین یہہ خصلتین جمع ہون یا مراد یہہ ہر کہ اس مین نہین پائی جاتین یہہ خصلتین نہایت درجہ کی کہ اوس سے جدا نہو ان
اور وہ راضی ہو ساتھ اونکے اور اگر کبھی بمقتضائے طبیعت بشری کی بدخلقی یا بخل کرے اور بعد ازان پشیمان ہو اور نفس کو ملامت کرے
منافی کمال ایمان کی نہین اور مراد بدخلقی سے یہہ ہر کہ خلاف شرع باتین کرے نہ یہہ کہ جو لوگون مین مشہور ہر جھکنا اور رسولہ کرنا مومن
اس لیے کہ بعض یہہ شاخون اسلام سے ہر +ع **وعن** اَبِیْ بَکْرِ الصِّدِّیْقِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا یَدْخُلُ
الْجَنَّةَ خَبٌّ وَّلَا بَخِیْلٌ وَّلَا مَنَّانٌ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ اور روایت ہر ابی بکر صدیق رض سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ داخل
ہوگا بہشت مین مکار اور نہ بخیل اور نہ صدقہ دیکر احسان کرنیوالا نقل کی یہہ ترمذی نے **ف** نہ داخل ہوگا یعنی اول ہی نہین داخل ہوگا بغیر
عذاب کے بلکہ بعد عذاب کے داخل ہوگا اور بخیل سے وہ مراد ہر کہ حق واجب مال مین سے نہ ادا کرے اور معنی منان کے ایک تو یہی ہین کہ جو ذکر ہوئے
اور دوسرے معنی اوسکے یہہ ہین کاٹنے والا یعنی جو ناتیداروں سے انقطاع کرے اور مسلمانون سے محبت نہ رکھے +ع **وعن** اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ
رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ شَرُّ مَا فِی الرَّجُلِ شُحٌّ هَالِعٌ وَّجُبْنٌ خَالِعٌ رَوَاهُ اَبُوْدَاؤدَ اور روایت ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا

رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بدترین خصلتوں کو آدمی میں ہوتی ہیں دو خصلتیں ہیں ایک نہایت بخل اور دوسری نہایت نامردی نقل کی یہ ابو داؤد **وَسَنَذْكُرُ** حَدِيْثَ اَبِيْ هُرَيْرَةَ لَا يَجْتَمِعُ الشُّحُّ وَالْاِيْمَانُ فِيْ كِتَابِ الْجِهَادِ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالٰی اور ذکر کرینگے ہم حدیث ابی ہریرہ کو لا یجتمع الشح والایمان کتاب الجہاد میں اگر چاہیگا اللہ تعالیٰ

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

فصل تیسری **عَنْ** عَائِشَةَ اَنَّ بَعْضَ اَزْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْنَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيُّنَا اَسْرَعُ بِكَ لُحُوْقًا قَالَ اَطْوَلُكُنَّ يَدًا فَاَخَذُوْا قَصَبَةً يَذْرَعُوْنَهَا فَكَانَتْ سَوْدَةُ اَطْوَلَهُنَّ يَدًا فَعَلِمْنَا بَعْدُ اَنَّمَا كَانَ طُوْلُ يَدِهَا الصَّدَقَةَ وَكَانَتْ اَسْرَعَنَا لُحُوْقًا بِهٖ زَيْنَبُ وَكَانَتْ تُحِبُّ الصَّدَقَةَ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَفِيْ رِوَايَةِ مُسْلِمٍ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَسْرَعُكُنَّ لُحُوْقًا بِيْ اَطْوَلُكُنَّ يَدًا قَالَتْ فَكُنَّ يَتَطَاوَلْنَ اَيَّتُهُنَّ اَطْوَلُ يَدًا قَالَتْ فَكَانَتْ اَطْوَلَنَا يَدًا زَيْنَبُ لِاَنَّهَا كَانَتْ تَعْمَلُ بِيَدِهَا وَتَصَدَّقُ روایت ہے عائشہ سے یہہ کہ بعضی بی بیوں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی نے کہا واسطے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے کونسی ہم میں سے جلدی ساتھ آپ کے ملنے والی ہے یعنی بعد آپ کی وفات کے کون ہم میں سے پہلے مرے گی فرمایا جو لمبی ہو تم میں سے ہاتھ کی یعنی جو بہت دیتی ہے پہلے مرے گی بعد میرے پس لی کھپانچ کہ ناپتی تھیں اوس سے اور تھیں سودہ کہ بیوی تھیں حضرت کی لمبی ہاتھ میں پھر جانا ہمنے پیچھے اسکے کہ مراد لمبائی ہاتھ سے صدقہ تھا اور تھیں جلد ملنے والیں ہم میں سے ساتھ حضرت کے زینب اور تھیں زینب دوست رکھتی تھیں خیرات کو نقل کی یہہ بخاری نے اور مسلم کی روایت میں یہہ ہے کہ کہا حضرت عائشہ نے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جلد تم میں کی ملنے والی ساتھ میرے جو لمبی ہو تم میں سے ہاتھ کی کہا حضرت عائشہ نے اور تھیں بی بیاں حضرت کی ناپتی تھیں آپس میں لمبائی ہاتھوں کے کہ کون ہے ان میں سے لمبی ہاتھ کی ہے کہا عائشہ نے پس تھیں ہم میں سے لمبی ہاتھ کی زینب اس لیے کہ تھیں وہ کام کرتیں ساتھ ہاتھ اپنی کے اور صدقہ دیتیں **ف** پھر جانا ہمنے پیچھے اسکے الخ یعنی اگرچہ اول درازی ہاتھ کو ظاہر پر حمل کیا تھا لیکن آخر کو جبکہ حضرت زینب پہلے مریں تو معلوم ہوا کہ مراد ہاتھ دراز ہونے سے کثرت صدقہ کی تھی یعنی لمبا ہاتھ کو وہ ہے جو خیرات بہت کرے اور آیا ہے کہ حضرت زینب بافت کرتی تھیں چیزوں کو اپنے ہاتھ سے پھر بیچتیں اور صدقہ دیتیں قیمت اونکی + ع **وَعَنْ** اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ رَجُلٌ لَاَتَصَدَّقَنَّ بِصَدَقَةٍ فَخَرَجَ بِصَدَقَتِهٖ فَوَضَعَهَا فِيْ يَدِ سَارِقٍ فَاَصْبَحُوْا يَتَحَدَّثُوْنَ تُصُدِّقَ اللَّيْلَةَ عَلٰى سَارِقٍ فَقَالَ اللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ عَلٰى سَارِقٍ لَاَتَصَدَّقَنَّ بِصَدَقَةٍ فَخَرَجَ بِصَدَقَتِهٖ فَوَضَعَهَا فِيْ يَدِ زَانِيَةٍ فَاَصْبَحُوْا يَتَحَدَّثُوْنَ تُصُدِّقَ اللَّيْلَةَ عَلٰى زَانِيَةٍ فَقَالَ اللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ عَلٰى زَانِيَةٍ لَاَتَصَدَّقَنَّ بِصَدَقَةٍ فَخَرَجَ بِصَدَقَتِهٖ فَوَضَعَهَا فِيْ يَدِ غَنِيٍّ فَاَصْبَحُوْا يَتَحَدَّثُوْنَ تُصُدِّقَ عَلٰى غَنِيٍّ قَالَ اللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ عَلٰى سَارِقٍ وَزَانِيَةٍ وَغَنِيٍّ فَاُتِيَ فَقِيْلَ لَهٗ اَمَّا صَدَقَتُكَ عَلٰى سَارِقٍ فَلَعَلَّهٗ اَنْ يَسْتَعِفَّ عَنْ سَرِقَتِهٖ وَاَمَّا الزَّانِيَةُ فَلَعَلَّهَا اَنْ تَسْتَعِفَّ عَنْ زِنَاهَا وَاَمَّا الْغَنِيُّ فَلَعَلَّهٗ يَعْتَبِرُ فَيُنْفِقُ مِمَّا اَعْطَاهُ اللّٰهُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَلَفْظُهٗ لِلْبُخَارِيِّ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کہا ایک شخص نے یعنی بنی اسرائیل میں سے اپنے دل میں یا کسی اپنے یار سے کہ البتہ دونگا میں کچھ یعنی آجکی رات پس نکال خیرات اپنی یعنی جسکی نیت کی تھی تاکہ دے کسی مستحق کو پس دیا اوسکو چور کے ہاتھ میں یعنی بغیر جانے اسکے کہ وہ چور ہے مستحق نہیں اوسکا پس صبح کی لوگوں نے اس حال میں کہ باتیں کرتے تھے یعنی بطریق تعجب کے بسبب الہام آلہی کے یا بسبب سننے کے چور سے کہ صدقہ دیا گیا آج کی رات چور کو پس کہا اوس شخص نے کہ یا اللہ تیرے ہی لیے تعریف ہے اوپر دینے چور کے البتہ دونگا میں کچھ یعنی اور صدقہ دونگا تاکہ وہ مستحق کو پہونچے پس نکالی

اوس نے خیرات اپنی پس رکھا اوسکو بیچ ہاتھ زنا کرنیوالی کے پس صبح کی لوگون نے باتین کرتے تھے کہ خیرات دی گئی آج کی رات زنا کرنیوالی کو
پس کہا یا الٰہی تیرے ہی لیے ہے تعریف اوپر خیرات کرنے زنا کرنیوالی کے البتہ خیرات کرونگا میں اور خیرات لیکر نکلا خیرات اپنی اور دی
خیرات غنی کے ہاتھ مین پس صبح کی لوگون نے باتین کرتے تھے کہ خیرات دی گئی آج کی رات دولتمند کو کہا یا الٰہی تیرے ہی لیے ہے تعریف اوپر
اوپر خیرات کرنے چور کے اور زنا کرنیوالی کے اور دولتمند کے پس آیا کہا گیا وہ خواب مین پس کہا گیا واسطے اوسکے یعنی صدقہ تیرا سب
مقبول ہوا لیکن خیرات تیری چور پر پس شاید کہ وہ باز رہے چوری سے یعنی مطلق باز رہے یا جبتک کہ وہ مال اکتفا کرے اور اسی طرح
زنا کرنیوالی پس شاید کہ باز رہے زنا اپنے سے اور اسی طرح دولتمند پس شاید کہ وہ نصیحت پکڑے اور خرچ کرے اوس مین سے کہ دیا اوسکو اللہ نے
نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے اور لفظ اوسکے بخاری کے ہین ف حمد کرنی یا تو بطریق شکر کے تھی کہ شکر ہے اللہ کا اگرچہ غیر مستحق کو دیا یا بطریق تعجب کے
یا تسلی خاطر کے حمد کی اور غرض اس حدیث کے فرمانے سے یہہ ہے کہ صدقہ دینا ہر نوع بہتر ہے جسکو دیگا ثواب پائیگا ح **وعنه**
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَيْنَا رَجُلٌ بِفَلَاةٍ مِنَ الْأَرْضِ فَسَمِعَ صَوْتًا فِي سَحَابَةٍ اسْقِ حَدِيقَةَ فُلَانٍ فَتَنَحَّى ذٰلِكَ
السَّحَابُ فَأَفْرَغَ مَاءَهُ فِي حَرَّةٍ فَإِذَا شَرْجَةٌ مِنْ تِلْكَ الشِّرَاجِ قَدِ اسْتَوْعَبَتْ ذٰلِكَ الْمَاءَ كُلَّهُ فَتَتَبَّعَ الْمَاءَ فَإِذَا رَجُلٌ
قَائِمٌ فِي حَدِيقَتِهِ يُحَوِّلُ الْمَاءَ بِمِسْحَاتِهِ فَقَالَ لَهُ يَا عَبْدَ اللّٰهِ مَا اسْمُكَ قَالَ فُلَانٌ لِلْاِسْمِ الَّذِي سَمِعَ فِي السَّحَابَةِ فَقَالَ
لَهُ يَا عَبْدَ اللّٰهِ لِمَ تَسْأَلُنِي عَنِ اسْمِي فَقَالَ إِنِّي سَمِعْتُ صَوْتًا فِي السَّحَابِ الَّذِي هٰذَا مَاؤُهُ يَقُولُ اسْقِ حَدِيقَةَ فُلَانٍ
لِاسْمِكَ فَمَا تَصْنَعُ فِيهَا قَالَ أَمَّا إِذَا قُلْتَ هٰذَا فَإِنِّي أَنْظُرُ إِلَى مَا يَخْرُجُ مِنْهَا فَأَتَصَدَّقُ بِثُلُثِهِ وَآكُلُ أَنَا وَعِيَالِي ثُلُثًا وَأَرُدُّ
فِيهَا ثُلُثَهُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا اوس وقت کہ ایک شخص کھڑا تھا بیچ
جنگل کی زمین مین سو پس سنی ایک آواز ابر مین کہ کہتا ہے کوئی پانی دو فلانے شخص کے باغ کو پھر ایک طرف چلا ابر پس ڈالا پانی اپنا پتھرون
کی زمین مین پس ناگہان ایک نالی نے اون نالیون مین سے یعنے جوکہ اوس زمین مین تھین تحقیق جمع کیا اوس
پانی سارا پس پیچھے چلا وہ شخص پانی کے یعنی نالی مین سے پانی بہنے لگا اوسکے ساتھ وہ شخص بھی چلا تا معلوم کرے کہ جسکے باغ
مین پانی پہنچا ہے وہ کون ہے پس ناگہان ایک شخص تھا کھڑا ہوا اپنے باغ مین پھیرتا تھا پانیکو ساتھ بیلچہ اپنی کے پس کہا اوس شخص نے
واسطے اوسکے اے بندے خدا کے کیا ہے نام تیرا کہا نام میرا فلانا ہے وہ نام لیا کہ سنا تھا ابر مین پس کہا باغ والے نے پوچھنے
والے کو اے بندے خدا کے کیون پوچھتا ہے مجھے نام میرا پس کہا اسواسطے کہ سنی تھی مینے آواز اوس ابر مین کہ یہہ پانی اوسی
کا ہے کہ کہتے تھے وہ آواز یعنی جسکی وہ آواز تھی وہ کہتا تھا اوس ابر کو پانی دے فلانے کے باغ کو واسطے نام تیری کے پس کیا کرتا ہے
تو یعنی اپنے باغ مین بھلائی کہ جسکے سبب سے لائق اس بزرگی کا ہوا کہا اوسنے پر اسوقت کہ کہا اور پوچھا تونے یہہ تو کہتا ہون تجھے
کہ پس تحقیق مین دیکھتا ہون طرف اوس چیز کے کہ حاصل ہوتی ہے باغ سے پس خیرات دیتا ہون تہائی اوسکا اور کھاتا ہون مین اور
کنبا میرا تہائی اور رکھتا ہون بیچ اوس باغ مین تہائی نقل کی یہہ مسلم نے ف پانی دے خدا نے شخص کے باغ کو لفظ فلان کہنا
کیا حضرت نے باغ والے کے نام سے جیسکہ آگے آتا ہے سرنجا یعنی ابر مین نام اوسکا لیا گیا تھا حضرت نے اسطرح فرمایا اور واسطے
نام تیری کے یعنی کہتا ہون فلانا واسطے نام مخصوص تیری کے اور بدلا اوسکو حاصل یہہ کہ ہاتف نے نام لیا تھا اور سامع نے کنایۃً
لیا یعنی فلانا کہا اوسکو بیان کر دیا کہ مینے تیرا نام سنا تھا اوسکو لفظ فلان کر تعبیر کیا ح **وعنه** أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ

وسلم یقول ان ثلثۃ من بنی اسرائیل ابرص واقرع واعمی فاراد اللہ ان یبتلیہم فبعث الیہم ملکا فاتی
الابرص فقال ای شیء احب الیک قال لون حسن وجلد حسن ویذھب عنی الذی قد قذرنی الناس قال
فمسحہ فذھب عنہ قذرہ واعطی لونا حسنا وجلدا حسنا قال فای المال احب الیک قال الابل او قال البقر
شک اسحق الا ان الابرص او الاقرع قال احدھما الابل وقال الاخر البقر قال فاعطی ناقۃ عشراء فقال
بارک اللہ لک فیہا قال فاتی الاقرع فقال ای شیء احب الیک قال شعر حسن ویذھب عنی ھذا الذی قد قذرنی
الناس قال فمسحہ فذھب عنہ قال واعطی شعرا حسنا قال فای المال احب الیک قال البقر فاعطی بقرۃ
حاملا قال بارک اللہ لک فیہا قال فاتی الاعمی فقال ای شیء احب الیک قال ان یرد اللہ الی بصری فابصر بہ
الناس قال فمسحہ فرد اللہ الیہ بصرہ قال فای المال احب الیک قال الغنم فاعطی شاۃ والدا فانتج ھذان
وولد ھذا فکان لھذا واد من الابل ولھذا واد من البقر ولھذا واد من الغنم روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا اونہوں نے سنا رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ فرماتے تھے یہہ کہ تحقیق تین شخص تھے بنی اسرائیل میں سے ایک کوڑہی اور دوسرا گنجا اور تیسرا اندھا پس ارادہ کیا اللہ تعالی
نے یہہ کہ آزماوے اونکو کہ شکر نعمت کا کرتے ہیں یا نہیں پس بھیجا طرف اونکے ایک فرشتہ یعنی بصورت مسکین پس آیا وہ کوڑہی کے
پاس پس کہا اوس سے کون سے چیز بہت پیاری ہے طرف تیرے کہا کوڑہی سے رنگ اچھا اور پوست بدن کا اچھا اور جاتی رہے
مجھسے وہ چیز کہ گھناتے ہیں مجھسے لوگ یعنی کوڑہ جاتی رہے فرمایا حضرت نے پس ہاتھ پھیرا فرشتے نے اوسپر پس دور ہوی اوس سے
گھن اوسکی یعنی کوڑہ اور دیا گیا رنگ اچھا اور پوست اچھا کہا فرشتے نے پس کونسا مال بہت محبوب ہے طرف تیرے کہا اونٹ
یا کہا گائیں شک کیا اسحق نے کہ راوی حدیث کا ہے مگر یہہ کہ کوڑہی نے یا گنجے نے کہا ایک نے اون میں سے اونٹ اور کہا دوسرے
نے گائیں یعنی شک فقط تعیین میں ہے کہ اوس نے کیا کہا اور اوس نے کیا کہا فرمایا حضرت نے پس دیا گیا اونٹنیاں حاملہ پھر کہا فرشتے نے
برکت دی اللہ تعالی تیرے لیے اس میں فرمایا حضرت نے پھر آیا فرشتہ گنجے کے پاس پس کہا کیا چیز بہت محبوب ہے طرف تیرے کہا بال اچھے
اور دور ہو جاوے مجھسے یہہ چیز کہ گھن کھاتے ہیں مجھسے لوگ فرمایا حضرت نے پس ہاتھ پھیرا فرشتے نے اوسکے سر پر پس جاتا رہا اوس سے
گنج فرمایا حضرت نے اور دیا گیا بال اچھے کہا فرشتے نے پس کونسا مال بہت پیارا ہے طرف تیرے کہا گائیں پس دیا گیا گائیں حمل والیاں
کہا فرشتے نے برکت دیوے اللہ تجھکو اون میں فرمایا حضرت نے پھر آیا فرشتہ اندھے کے پاس پس کہا کون سی چیز بہت محبوب ہے طرف تیری کہا یہہ
کہ اللہ طرف میری بینائی میری پس دیکھوں میں ساتھ اوسکی لوگوں کو فرمایا حضرت نے پس پھیرا فرشتے نے اوسپر ہاتھ پس عنایت کی اللہ نے
اوسکو بینائی اوسکی کہا فرشتے نے پس کونسا مال بہت پیارا ہے طرف تیرے کہا بکریاں پس دیا گیا بکریاں بہت بچے دینے والیاں پس بچے لیے
کوڑہی نے اور گنجے نے اونٹوں کے اور گاؤں کے اور بچے لیے اندھے نے بکریوں کے پس ہوا کوڑہی کے لیے ایک جنگل اونٹوں کا اور گنجے کے لیے
ایک جنگل گاؤں کا اور اندھے کے لیے ایک جنگل بکریوں کا **قال** ثم انہ اتی الابرص فی صورتہ وھیأتہ فقال رجل مسکین
قد انقطعت بی الحبال فی سفری فلا بلاغ الی الیوم الا باللہ ثم بک اسألک بالذی اعطاک اللون الحسن والجلد
الحسن والمال بعیرا اتبلغ بہ فی سفری فقال الحقوق کثیرۃ فقال انہ کانی اعرفک الم تکن ابرص یقذرک
الناس فقیرا فاعطاک اللہ فقال انما ورثت ھذا المال کابرا عن کابر فقال ان کنت کاذبا فصیرک اللہ الی ما کنت قال

وَأَتَى الْأَقْرَعَ فِي صُورَتِهِ فَقَالَ لَهُ مِثْلَ مَا قَالَ لِهَذَا وَرَدَّ عَلَيْهِ مِثْلَ مَا رَدَّ عَلَى هَذَا فَقَالَ إِنْ كُنْتَ كَاذِبًا فَصَيَّرَكَ اللَّهُ إِلَى مَا كُنْتَ قَالَ وَأَتَى الْأَعْمَى فِي صُورَتِهِ وَهَيْئَتِهِ فَقَالَ رَجُلٌ مِسْكِينٌ وَابْنُ سَبِيلٍ انْقَطَعَتْ بِيَ الْحِبَالُ فِي سَفَرِي فَلَا بَلَاغَ لِيَ الْيَوْمَ إِلَّا بِاللَّهِ ثُمَّ بِكَ أَسْأَلُكَ بِالَّذِي رَدَّ عَلَيْكَ بَصَرَكَ شَاةً أَتَبَلَّغُ بِهَا فِي سَفَرِي فَقَالَ قَدْ كُنْتُ أَعْمَى فَرَدَّ اللَّهُ إِلَيَّ بَصَرِي فَخُذْ مَا شِئْتَ وَدَعْ مَا شِئْتَ فَوَاللَّهِ لَا أَجْهَدُكَ الْيَوْمَ بِشَيْءٍ أَخَذْتَهُ لِلَّهِ فَقَالَ أَمْسِكْ مَالَكَ فَإِنَّمَا ابْتُلِيتُمْ فَقَدْ رُضِيَ عَنْكَ وَسُخِطَ عَلَى صَاحِبَيْكَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

فرمایا پھر فرشتہ آیا کوڑھی کے پاس بیچ صورت اپنی کے اور ہیأت اپنی یعنی جس صورت و ہیأت میں پہلے اوس پاس آیا تھا اسیطرح پھر آیا پس کہا اوس فرشتے نے کہ میں مرد مسکین ہوں جاتا رہا مجسے اسباب سفر میرے میں پس نہیں پہنچنا ہو سکتا مجکو آج یعنی منزل مقصود کو مگر ساتھ عنایت اللہ کے پھر بسبب تیرے مانگتا ہوں تجسے بواسطہ اوس ذات کے کہ دیا تجکو رنگ اچھا اور جلد اچھی اور مال ایک اونٹ یعنی مانگتا ہوں اونٹ کہ پہنچوں میں بسبب اوسکے بیچ سفر اپنی کے مقصود اپنے کو پس کہا کوڑھی نے حق بہت ہیں یعنی حقدار بہت ہیں تجھے ایک اونٹ نہیں پہونچ سکتا اوس نے یہ بات جھوٹ کہی اوسکو مال نکرنے پس کہا فرشتے نے تحقیق گویا کہ میں پہچانتا ہوں تجکو کیا نہ تھا تو کوڑھی کہ گھناتے تھے تجھے لوگ اور محتاج تھا پس دیا تجکو اللہ نے مال پس کہا کوڑھی نے سوا اسکے نہیں کہ وارث گردانا گیا ہوں میں اس مال کا باپ دادا سے پس کہا اوس فرشتے نے اگر ہے تو جھوٹا پس کر دے تجکو اللہ طرف اوس حالت کے کہ تھا تو یعنی کوڑھی محتاج فرمایا حضرت نے اور آیا فرشتہ گنجے کے پاس بیچ صورت اپنی میں پس کہا اوسکو مانند اوس چیز کے کہ کہا تھا کوڑھی کو اور جواب دیا گنجے نے ویسا جواب دیا کوڑھی نے پھر کہا فرشتے نے اگر ہے تو جھوٹا پس کرے تجکو اللہ جیسا تھا تو فرمایا حضرت نے اور آیا فرشتہ اندھے کے پاس بیچ صورت اپنی اور شکل اپنی پہلی کے پھر کہا کہ میں مرد مسکین اور مسافر ہوں جاتا رہا میرے پاس سے اسباب بیچ سفر میری کے پس نہیں پہنچنا ہو سکتا مجھے اب مگر ساتھ عنایت اللہ کے پھر تیرے مانگتا ہوں میں تجسے بواسطہ اوس ذات کے کہ دی تجکو بینائی تیری بکری یعنی ایک بکری مانگتا ہوں کہ پہنچوں میں بسبب اوسکے سفر اپنی میں کہا اندھے نے تحقیق تھا میں اندھا پھر پھیری اللہ نے طرف میری بینائی میری پس لے جو چاہے تو اور چھوڑ جو چاہے پس قسم ہے اللہ کی نہیں تکلیف دوں گا تجکو آج واسطے پھیرنے اوس چیز کے کہ لے تو واسطے اللہ کے پھر کہا فرشتے نے رکھ تو مال اپنا اپنے پاس پس سوا اسکے نہیں کہ آزمائش کیے گئے تم یعنی امتحان کیا اللہ نے تمکو کہ آیا تمکو اپنا حال یاد رہا نہیں اور شکر ہوا نہیں پس تحقیق رضا کی گئی تجسے اور غصہ کیا گیا اوپر دونوں یاروں تیری کے یعنی کوڑھی اور گنجے سے اوسنا خوش ہوا ناشکری اونکی سے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** پھر بسبب تیرے یہ اسطرح جائز ہے یہ کہنا کسی سے کہ عرض کرتا ہوں اللہ تعالی سے پھر تجسے اور یہ درست نہیں کہ کہے عرض کرتا ہوں خدا سے اور تجسے

وعن ام بجید قالت يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ الْمِسْكِينَ لَيَقِفُ عَلَى بَابِي حَتَّى أَسْتَحْيِيَ فَلَا أَجِدُ فِي بَيْتِي مَا أَدْفَعُ فِي يَدِهِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ادْفَعِي فِي يَدِهِ وَلَوْ ظِلْفًا مُحْرَقًا رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

اور روایت ہے ام بجید سے کہ کہا کہا میں نے یا رسول اللہ تحقیق مسکین البتہ کھڑا رہتا ہے میرے دروازے پر یعنی اور مانگتا ہے مجھے یہاں تک کہ حیا کرتی ہوں میں پس نہیں پاتی میں اپنے گھر میں وہ چیز کہ دوں میں اوسکے ہاتھ میں پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے دے اوسکے ہاتھ میں اگرچہ کھر جلا ہوا نقل کی یہ احمد اور ابو داؤد اور ترمذی نے اور کہا ترمذی نے یہ حدیث حسن صحیح ہے **ف** مقصود دینا

دیوے مین یعنی کچھ نکچھ دیدو سائل کو اگرچہ چیز حقیر ہووے وعن مولی لعثمان قال اُهدی لامّ سلمة بضعة من لحم وکان النبی صلی الله علیه وسلم یعجبه اللحم فقالت للخادم ضعیه فی البیت لعل النبی صلی الله علیه وسلم یأکله فوضعته فی کوّة البیت وجاء سائل فقام علی الباب فقال تصدّقوا بارک الله فیکم فقالوا بارک الله فیک فذهب السائل فدخل النبی صلی الله علیه وسلم فقال یا امّ سلمة اعندکم شیء اطعمه فقالت نعم قالت للخادم اذهبی فأتی رسول الله صلی الله علیه وسلم بذلک اللحم فذهبت فلم تجد فی الکوّة الا قطعة مروة فقال النبی صلی الله علیه وسلم فانّ ذلک اللحم عاد مروة لما لم تعطوه السائل رواه البیهقی فی دلائل النبوة اور روایت ہے غلام آزاد حضرت عثمان کے سے کہا تحفہ بھیجا گیا ام سلمہ کو ایک ٹکڑا گوشت کا یعنی پکا ہوا اور تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کہ بھاتا تھا انکو گوشت پس کہا ام سلمہ نے لونڈی کو رکھدے اس گوشت کو گھر مین شاید نبی صلی اللہ علیہ وسلم نوش کرین اسکو پس رکھدیا لونڈی نے اوسکو گھر کی طاقچہ مین اور آیا مانگنے والا پس کھڑا ہوا دروازہ پر پس کہا اے گھر والو خیرات دو برکت دے اللہ تمکو پس کہا گھر والون نے برکت دے اللہ تجکو یعنی یہہ جواب دیا سائل کو جیسے یہان کہتے ہین سائل کو برکت ہو شاہ جی پس چلا گیا مانگنے والا پھر تشریف لائے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پس کہا اے ام سلمہ تمہارے پاس کچھ چیز ہے کہ کھاؤن مین اوسکو پس کہا ام سلمہ نے کہ ہان کہا لونڈی کو کہ جا پس لا حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس وہ گوشت پس گئی لونڈی پس نہ پایا طاقچہ مین مگر ایک ٹکڑا سفید پتھر کا پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ وہ گوشت ہو گیا پتھر سفید بسبب نہ دینے تمہارے کی سائل کو نقل کی بیہقی نے دلائل النبوة مین وعن ابن عباس قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم الا اخبرکم بشرّ الناس منزلا قیل نعم قال الذی یسئل بالله ولا یعطی به رواه احمد اور روایت ہے ابن عباس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا نہ خبر دون مین تمکو ساتھ بدترین آدمیون کو مرتبہ مین نزدیک خدا کے عرض کیا صحابہ نے کہ ہان خبر دیجیے فرمایا وہ شخص کہ سوال کیا جاوے ساتھ نام خدا کے اور نہ دیوے ساتھ اوس سوال کے نقل کی یہہ احمد نے ف یعنی سائل نے کہا دے مجکو واسطے اللہ کے اور باوجود اسکے اوس نے نہ دیا تو وہ سب لوگون مین برا ہے مرتبہ مین اللہ کے نزدیک مگر جس صورت مین سائل مستحق نہوگا یا جس سے مانگا اوس کے پاس مال زیادہ اپنی حاجت سے اور اپنی عیال کی حاجت سے نہوگا تو گنہگار نہین ہونیکا غرضکہ نہیں ہوا گنہگار جب ہوگا کہ سائل مستحق اوس مال کا ہوا اور اوس کے پاس مال زیادہ حاجت سے ہووے وعن ابی ذرّ انّه استأذن علی عثمان فاذن له وبیده عصاه فقال عثمان یا کعب انّ عبد الرحمن توفّی وترک مالا فما تری فیه فقال ان کان یصل فیه حقّ الله فلا بأس علیه فرفع ابو ذرّ عصاه فضرب کعبا وقال سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول ما احبّ لو انّ لی هذا الجبل ذهبا انفقه ویتقبّل منّی اذر خلفی منه ستّ اواقٍ انشدک الله یا عثمان اسمعته ثلاث مرّات قال نعم رواه احمد اور روایت ہے ابی ذر سے کہ اونہون نے پروانگی مانگی حضرت عثمان سے آنیکی پس پروانگی دی انکو اور تھی انکے ہاتھ مین لاٹھی انکی پس کہا حضرت عثمان نے اے کعب یعنی جو وہان حاضر تھے تحقیق عبد الرحمن نے وفات پائی اور چھوڑ گئے مال بہت پس کیا کہتے ہو تم اوسکے حق مین یعنی کثرت مال کی اوسکے کمال کے لیے مضر تھی یا نہین پس کہا کعب نے اگر ادا کرتے تھے عبد الرحمن اوس مین حق اللہ کا یعنی زکوٰۃ وغیرہ پس نہین ڈر اونپر پس اوٹھائی ابوذر نے لاٹھی اپنی اور مارا کعب کو اور کہا سنا مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے نہین دوست رکھتا مین اگر ہووے واسطے میرے یہہ پہاڑ یعنی پہاڑ احد یا یہہ پہاڑ سونیکا کہ خرچ کرون مین اوسکو اور باوجود اسکے قبول کیا جاوے مجھسے یہہ کہ چھوڑ جاؤن مین اوس مین سے چھ اوقیہ یعنی دو سو چالیس

ہوتو نہ رہیگا بہت تنگی آخرت کی اور تنگی کے اسسے عثمان سے بھی سنکر اسکو یہ کلام بیہودہ سے تیس بانکہ حضرت عثمان سے نے کہ بات تقاضا کی

ف ابوذر غفاری نامور اور زاہد صحابہ سے تھے مذہب انکا یہ تھا کہ مال اتنا اس کو جمع نہ کیجیے سب دیدو ویسے ہی بہ غالب

اونپر زہد کے آور مذہب جمہور کا یہ ہے کہ اگر زکوٰۃ مال کی ادا کرتا ہو تو کچھ مضائقہ نہیں جمع کرنا اگرچہ بہت مال ہو اور ابوذر اسکو قبول کیا

جاوے اونپر مبالغہ ہے کہ اتنا دونون اور باوجود اسکو بھی کاشکے قبول ہوا اور لفظ اور ساتھ مذہب ان کے مقبول ہوا حب کا یعنی کا اشارہ ہی

ہوا اور اسکا اشارہ کے لیے دین اور قبول ہو تو بھی نہیں درست رکھنا کہ بقدر رہنا اوتیسکے پیچھے جمع ہو جاوے + ح مع وَعَنْ عُقْبَةَ بْنِ

الْحَارِثِ قَالَ صَلَّيْتُ وَرَاءَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْمَدِينَةِ الْعَصْرَ فَسَلَّمَ ثُمَّ قَامَ مُسْرِعًا فَتَخَطَّى رِقَابَ النَّاسِ إِلَى بَعْضِ

حُجَرِ نِسَائِهِ فَفَزِعَ النَّاسُ مِنْ سُرْعَتِهِ فَخَرَجَ عَلَيْهِمْ فَرَأَى أَنَّهُمْ قَدْ عَجِبُوا مِنْ سُرْعَتِهِ قَالَ ذَكَرْتُ شَيْئًا مِنْ تِبْرٍ عِنْدَنَا

فَكَرِهْتُ أَنْ يَحْبِسَنِي فَأَمَرْتُ بِقِسْمَتِهِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَفِي رِوَايَةٍ لَهُ قَالَ كُنْتُ خَلَّفْتُ فِي الْبَيْتِ تِبْرًا مِنَ الصَّدَقَةِ فَـ

كَرِهْتُ أَنْ أُبَيِّتَهُ اور روایت ہے عقبہ بن حارث سے کہا نماز پڑھی پیچھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے مدینہ میں نماز عصر کی پس سلام پھیرا

حضرت نے پھر کھڑے ہوئے جلدی کرنیوالے پھر چلا گئے اوپر گردنوں لوگوں کی متوجہ ہوئے طرف بعضے حجروں عورتوں اپنی کے پس گھبرا

لوگ جلدی کرنے حضرت کے سے پھر نکلے حضرت اونپر پس دیکھا کہ صحابہ نے تعجب کیا جلدی کرنے اونکی سے فرمایا یاد کی میں نے ایک چیز سونیکی

کہ نزدیک ہمارے تھی پس کروہ جانا میں نے یہ کہ روکے مجکو یعنی قرب الٰہی سے پس حکم کیا میں نے یعنی اہل بیت کو ساتھ بانٹ دینے اوسکی کے نقل کی

یہ بخاری نے اور ایک روایت بخاری کی میں ہے کہ فرمایا حضرت نے تھا میں چھوڑ آیا گھر میں ایک ڈلا سونیکا زکوٰۃ میں سے پس کروہ

جانا میں نے یہ کہ رات کو رکھوں میں اوسکو ف اس سے معلوم ہوا کہ التفات کرنا ماسوا اللہ کی طرف مقربوں کو بھی باز رکھتا ہے مقام قرب

سے اور یہ تعلیم امت کے لیے تھا مع وَعَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ كَانَ لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدِي فِي مَرَضِهِ

سِتَّةُ دَنَانِيرَ أَوْ سَبْعَةٌ فَأَمَرَنِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ أُفَرِّقَهَا فَشَغَلَنِي وَجَعُ نَبِيِّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ثُمَّ سَأَلَنِي عَنْهَا مَا فَعَلَتِ السِّتَّةُ أَوِ السَّبْعَةُ قُلْتُ لَا وَاللّٰهِ لَقَدْ كَانَ شَغَلَنِي وَجَعُكَ فَدَعَا بِهَا ثُمَّ وَضَعَهَا فِي كَفِّهِ فَقَالَ مَا ظَنُّ

نَبِيِّ اللّٰهِ لَوْ لَقِيَ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ وَهٰذِهِ عِنْدَهُ رَوَاهُ أَحْمَدُ اور روایت ہے عائشہ سے کہا اونہوں نے کہا تھیں حضرت رسول خدا صلی اللہ

علیہ وسلم کے میرے پاس بیماری اونکی میں چھ اشرفیاں یا سات پس حکم کیا مجکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ کہ بانٹ دون میں

انکو پھر باز رکھا مجکو یعنی باز رکھا اونکی سے بیماری نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے یعنی فرصت نہ پائی اونکی بانٹنے کے سبب بیماری

حضرت کے پھر پوچھا مجسے حضرت نے حال اونکا کہ کیا ہوئیں وہ چھ اشرفیاں یا سات کہا حضرت عائشہ نے نہیں قسم ہے

اللہ کی تحقیق باز رکھا مجکو یعنی اونکی بانٹنے سے بیماری آپ کی نے پس منگوایا حضرت نے اون اشرفیوں کو پھر

رکھا اونکو اپنے ہاتھ میں پھر فرمایا کیا ہے گمان نبی خدا کا اگر ملاقات کرے اللہ عزوجل سے اور یہ اشرفیاں اوسکے پاس ہوں نقل کی یہ احمد نے

ف یعنی ہونا انکا نبی کے پاس منافی ہے مقام نبوت کو + ح وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلَى

بِلَالٍ وَعِنْدَهُ صُبْرَةٌ مِنْ تَمْرٍ فَقَالَ مَا هٰذَا يَا بِلَالُ قَالَ شَيْءٌ ادَّخَرْتُهُ لِغَدٍ فَقَالَ أَمَا تَخْشَى أَنْ تَرَى لَهُ غَدًا بُخَارًا

فِي نَارِ جَهَنَّمَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَنْفِقْ يَا بِلَالُ وَلَا تَخْشَ مِنْ ذِي الْعَرْشِ إِقْلَالًا اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ

داخل ہوئے بلال کے پاس اور نزدیک بلال کے ایک ڈھیر تھا کھجور کا پس فرمایا حضرت نے کیا ہے یہ اے بلال

کہا ایک چیز ہے کہ ذخیرہ کیا ہے واسطے کل کے یعنی اپنی حاجت کے لیے کہ زمانہ آیندہ مین پیش آوے فرمایا کیا نہین ڈرتا تو یہ کہ دیکھے تو اسکے لیے گرم
بھاپ آگ دوزخ مین دن قیامت کے خرچ کر تو اے بلال اور نہ ڈر کہ صاحب عرش سے فقر کا ف کل کو یعنی دن قیامت کے یری لہ یوم القیمۃ
تاکید ہے اسکی اور بھاپ یعنی اثر کہ تو پہونچے گا طرف تیرے ہین ہے کنایہ ہے قریب ہونے اوسکے سے دوزخ سے حاصل یہ کہ اسکے سبب قریب دوزخ کے ہوگا
اور آخر حدیث کا حاصل یہ ہے کہ خرچ کر اور محتاجگی سے نہ ڈر کہ حق تعالی نے عرش عظیم کو پیدا کیا ہے روزی پہنچا دیگا اور حضرت نے یہ
حکم فرمایا بلال کو واسطے حاصل کرنے مقام کمال کے یعنی توکل اور اعتماد حق پر حاصل ہو ورنہ جائز ہے ذخیرہ کرنا قوت برس دن کا عیال
کے لیے ؏ **وعنه** قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم السخاء شجرۃ فی الجنۃ فمن کان سخیا اخذ بغصن
منہا لم یترکہ الغصن حتی یدخلہ الجنۃ والشح شجرۃ فی النار فمن کان شحیحا اخذ بغصن منہا فلم یترکہ الغصن
حتی یدخلہ النار رواھما البیہقی فی شعب الایمان اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ سخاوت
درخت ہے بہشت مین پس جو شخص ہے کا سخی پکڑیگا ٹہنی اوس مین سے پس نہین چھوڑیگی اوسکو ٹہنی یہانتک کہ داخل کریگی اوسکو بہشت مین یعنی اگرچہ آخر الامر ہو اور
بخیلی درخت ہے دوزخ مین پس جو شخص کہ بخیل ہے پکڑیگا ٹہنی کو اوس مین سے پس نہ چھوڑے گی اوسکو ٹہنی یہانتک کہ داخل کریگی اوسکو دوزخ مین نقل کین یہ دونون
حدیثین بیہقی نے شعب الایمان مین ف درخت ہے یعنی سخاوت مانند درخت کے ہے شاخ ہے شاخ ہی اوسکو درخت کے ساتھ اس لیے کہ جیسے
درخت ہوتا ہے اور ٹہنیان بہت ہوتی ہین ایسے ہی سخاوت بھی ایک چیز بڑی ہے اور قسمین اوسکی بہت ہین اور پکڑیگا ٹہنی یعنی ایک قسم قسمون
سخاوت کے سے ؏ **وعن علی** قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بادروا بالصدقۃ فان البلاء لا یتخطاھا
رواہ رزین اور روایت ہے حضرت علی سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جلدی کرو ساتھ دینے کے یعنی موت یا بلا
سے پہلے دو صدقہ اس لیے کہ تحقیق بلا نہین بڑھتی صدقہ سے یعنی صدقہ دینے سے بلا دفع ہوتی ہے نقل کی یہ رزین نے **باب فضل**
الصدقۃ باب ہے بیچ بیان فضیلت صدقہ کے ف صدقہ اوس مال کو کہتے ہین کہ نکالا اوسکو آدمی اپنے مال مین سے اللہ تعالی
کی رضامندی اور قرب حاصل کرنیکے لیے خواہ واجب ہو خواہ نفل ہو ؏ **الفصل الاول** فصل پہلی **عن** ابی ہریرۃ قال
قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من تصدق بعدل تمرۃ من کسب طیب ولا یقبل اللہ الا الطیب فان اللہ یتقبلہا
بیمینہ ثم یربیہا لصاحبہا کما یربی احدکم فلوہ حتی تکون مثل الجبل متفق علیہ روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ خیرات کرے برابر کھجور کے یعنی برابر صورت مین ہو یا قیمت مین کمائی حلال سے اور نہین قبول کرتا
اللہ مگر حلال کو پس تحقیق اللہ قبول کرتا ہے اوسکو ساتھ داہنے ہاتھ اپنے کے پھر پالتا ہے اوسکو واسطے خیرات والے کے جیسا کہ پالتا ہے ایک تمہارا
بچھیرا اپنے کو یہانتک کہ ہوتا ہے صدقہ یا ثواب اوسکا مانند پہاڑ کے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف کسب کے معنی ہین جمع کرنا اور یہان
کسب طیب سے مراد ہے وہ مال کہ جمع کیا ہو اوسکو وجہ حلال سے یعنی بوجہ شرعی کچھ صنعت کی یا تجارت کی یا زراعت کی یا ارث مین ہاتھ لگا
ہو یا ہبہ کیا کسی نے اور نہین قبول کرتا اللہ مگر حلال اس مین اشارہ ہے طرف اسکے کہ غیر حلال نہین قبول ہوتا اور حلال اچھی جگہ صرف ہوتا ہے
چنانچہ شیخ علی متقی عارف باللہ نے نقل کی کہ ایک شخص صالحین مین سے کماتا تھا اور پھر ثلث دیتا تھا تہائی اور تہائی اپنے خرچ مین لاتا
اور تہائی خرچ کرتا کمائی کی جگہ مین پس آیا اونکے پاس ایک دنیادار اور کہا اے شیخ چاہتا ہون مین یہ کہ کچھ اللہ دون مین آپ کو تا جسکو مستحق کہا
اونہون نے حاصل کر مال حلال پھر دے تو وہ پہونچیگا مستحق کو پس مبالغہ کیا اوس نے سبات مین غنی نہ تھا اونہون نے نکل جب ملا تو

سب دروازون سے یعنی کچھ ضرورت تو ہی نہین کوئی سبھی دروازون سے بلایا جاوے اور اگر ایک بھی دروازے سے بلایا جاویگا
مراد کہ داخل ہونا بہشت مین ہی حاصل ہے لیکن باوجود اس جاننے کے پس پوچھتا ہون کہ کیا بلایا جاویگا کوئی ان سب دروازون سے
بھی فرمایا کہ ہان اور امید رکھتا ہون مین کہ ہوویگا تو اون مین سے نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے **ف** دو ہر کی چیز یعنی مثلاً دو درم
یا دو روپیہ یا دو غلام یا دو گھوڑے یا دو کپڑے وغیر ذلک اور بلایا جاویگا دروازون بہشت کے سے یعنی بلاوینگے دار وغہ جنت کے
سب دروازون سے اس سے معلوم ہوا کہ یہہ ایک عمل برابر اون اعمال کے ہے کہ جنکے سبب سے مستحق داخل ہونیکا سب دروازون مین
ہوتا ہے اور ریان کے معنی ہین سیراب کہا گیا ہے کہ وہ دروازہ ایسا ہے کہ بلایا جاتا ہے روزہ دار اوس مین شراب طہور پہلے پہنچنے کے
دریان جنت مین تاکہ جاتی رہے پیاس روزے مین جو یہان پیاسا رہا تھا اوسکی عوض اس دروازے سے داخل ہوگا سیراب ہو کر اور ایک
روایت مین آیا ہے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جنت کا ایک دروازہ ہے کہ کہا جاتا ہے اوسکو باب الضحی پس جب ہوگا دن قیامت
کا پکاریگا پکارنیوالا یعنی فرشتہ کہ کہان ہین وہ لوگ کہ مداومت کرتے تھے نماز ضحی پر یعنی اشراق یا چاشت پر یہہ دروازہ تمہارا ہے
پس داخل ہو اس مین ساتھ رحمت خدا کے اور ایک حدیث مین آیا ہے کہ باب التوبہ کہ توبہ والے اوس مین سے داخل ہونگے اور ایک دروازہ
کہ غصہ پینیوالے اور عفو کرنیوالے گناہ لوگون کے اوس مین سے داخل ہونگے اور ایک دروازہ ہے کہ راضی برضا ہونگے اوس مین
سے داخل ہونگے اور لفظ فہل یدعی کا اوپر کا جملہ تمہید ہے سوال کی یعنی فہل یدعی آخر تک کے اور ہوویگا تو اون مین سے یعنی اسلیے
کہ حضرت ابوبکر مین یہہ سب باتین پائی جاتی تھین ؎ع **وعنہ** قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من اصبح
منکم الیوم صائما قال ابو بکر انا قال فمن تبع منکم الیوم جنازۃ قال ابو بکر انا قال فمن اطعم منکم الیوم
مسکینا قال ابو بکر انا قال فمن عاد منکم الیوم مریضا قال ابو بکر انا فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما
اجتمعن فی امرئ الا دخل الجنۃ رواہ مسلم اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کون شخص ہے
تم مین سے آج کے دن روزہ سے کہا ابوبکر صدیق نے کہ مین ہون روزہ سے فرمایا کون ہے تم مین سے کہ گیا ہے آج کے دن ساتھ جنازہ کے
کہا ابوبکر نے کہ مین ہون فرمایا کون ہے کہ کھلایا تم مین سے آج کے دن مسکین کو کہا ابوبکر نے کہ مین ہون فرمایا کون ہے تم مین سے کہ عیادت
کی بیمار کی آج کے دن کہا ابوبکر نے کہ مین ہون پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین جمع ہوتین یہہ چیزین کسی شخص مین
مگر کہ داخل ہوگا بہشت مین نقل کی یہہ مسلم نے **ف** نہین جمع ہوتین یہہ چیزین یعنی ایک دن مین مگر کہ داخل ہوگا بہشت مین یعنی
بلا حساب ورنہ الا ایمان بھی کافی ہے مطلق داخل ہونیکے لیے یا معنی یہہ ہین کہ داخل ہوگا جنت مین جس دروازے سے چاہے گا اور اس
حدیث سے معلوم ہوا کہ منع نہین ہے انا کہنا اور بیان کرنا اپنی فضیلت کا بطور خبر دینے کے اپنے حال سے اور بقصد طلب کے سوال کے
اور بعض صوفیہ نے جو منع کیا ہے اسکو کہ فقیر کو چاہیے کہ انا زبان پر نہ جاری کرے تو مراد اونکی یہہ ہے کہ بالقصد تکبر اور دعوی ہستی
اور انانیت کے نہ کہے جیسے ابلیس نے کہا انا خیر منہ ؎ع **وعنہ** قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا نساء المسلمات لا تحقرن
جارۃ لجارتہا ولو فرسن شاۃ متفق علیہ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اے عورتون
مسلمان نہ حقیر جانے ہمسائی یعنی تحفہ بھیجنے کو یا تصدق کرنیکو واسطے ہمسائی اپنی کے اگرچہ ہو کھر بکری کا نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے **ف**
یعنی نہ بازرہے تم مین سے تحفہ بھیجنے یا بٹھ دینے سے ہمسائی کو حقیر جانکر اوس چیز کو کہ موجود ہو اوس پاس یعنی جو ہوسکے بھیجے اگرچہ تھوڑی چیز ہو

اور بعضون نے کہا کہ یہہ خطاب ہے عورت کو کہ جسکو تحفہ بھیجے پس معنی یہہ ہونگے کہ نہ حقیر جانے کوئی تم مین سے ہدیہ ہمسایہ کے کو بلکہ قبول کرے اگرچہ تھوڑا ہو اور اگرچہ کھر ہو
بکری کا یہہ مقابل بھیجنے اور بھیجانیکے اور تصدق کے نہین ہے اسکو مبالغہ کے ذکر فرمایا مراد اس سے یہہ ہے کہ اگرچہ تھوڑی او حقیر چیز ہو اور خاص خطاب عورتون کو اس لیے کیا کہ
ملاپ مین غصہ اور بھیجنے دینا تحفہ وغیرہ کا بہت ہوتا ہے ؏ ح وَعَنْ جَابِرٍ وَحُذَيْفَةَ قَالَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّ مَعْرُوْفٍ صَدَقَةٌ
مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے جابر اور حذیفہ سے کہا دونون نے فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر نیکی ہے صدقہ ہے نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے ف یعنی جو کام نیکی کا ہے خواہ
اپنے کرے خواہ کر دیکا مستحق ہونا مین نیکی شکر اوسکا ثواب ایسا ہی جیسا صدقہ دینیکا ؏ وَعَنْ اَبِيْ ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَحْقِرَنَّ
مِنَ الْمَعْرُوْفِ شَيْئًا وَلَوْ اَنْ تَلْقٰى اَخَاكَ بِوَجْهٍ طَلِيْقٍ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے ابی ذر سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ حقیر جان تو نیکی کو کچھ
اور اگرچہ ملاقات کرے تو اپنے بھائی سے ساتھ چہرہ خوش کے نقل کی یہہ مسلم نے ف کشادہ پیشانی سے جو کوئی کسی سے ملتا ہے تو وہ خوش ہوتا ہے اور مسلمان کا دل خوش کرنا بلا شبہ اچھا ہے
؏ وَعَنْ اَبِيْ مُوْسَى الْاَشْعَرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى كُلِّ مُسْلِمٍ صَدَقَةٌ قَالُوْا فَاِنْ لَّمْ يَجِدْ
قَالَ فَلْيَعْمَلْ بِيَدَيْهِ فَيَنْفَعُ نَفْسَهٗ وَيَتَصَدَّقُ قَالُوْا فَاِنْ لَّمْ يَسْتَطِعْ اَوْ لَمْ يَفْعَلْ قَالَ فَيُعِيْنُ ذَا الْحَاجَةِ الْمَلْهُوْفَ قَالُوْا فَاِنْ
لَمْ يَفْعَلْهُ قَالَ فَيَأْمُرُ بِالْخَيْرِ قَالُوْا فَاِنْ لَمْ يَفْعَلْهُ قَالَ فَيُمْسِكُ عَنِ الشَّرِّ فَاِنَّهٗ لَهٗ صَدَقَةٌ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے ابی موسیٰ اشعری
سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر مسلمان پر صدقہ لازم ہے یعنی بطریق شکر نعمت الٰہی کے کہا صحابہ نے پس اگر نہ پاوے اسقدر کہ تصدق
کرے فرمایا پس چاہیے کہ کماوے مال دونون ہاتھون کے کسب سے پس نفع پہنچاوے اپنی ذات کو اور خیرات کرے کہا صحابہ نے پس اگر نہ طاقت رکھے
یا کما نہ کر سکے فرمایا پس مدد کرے یعنی بدن سے یا مال سے حاجتمند غمگین دادخواہ کی عرض کیا صحابہ نے پس اگر نہ کر سکے یہہ بھی فرمایا امر کرے ساتھ
بھلائی کے عرض کیا صحابہ نے پس اگر یہ بھی نہ کر سکے فرمایا پس باز رکھے یعنی اپنے تئین یا اور ونکو برائی پہنچانے سے لوگون کو پس تحقیق یہہ اوسکے ہے
صدقہ یعنی صدقہ دینیکا سا ثواب ہوتا ہے نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے ف برائی پہنچانے سے یعنی زبان سے یا ہاتھ وغیرہ سے کسی کو ایذا نہ دے
اور یہی مضمون کسی نے اس مین کہا ہے مصرع مرا بخیر تو امید نیست بد مرسان ؏ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّ سُلَامٰى مِنَ النَّاسِ عَلَيْهِ صَدَقَةٌ كُلَّ يَوْمٍ تَطْلُعُ فِيْهِ الشَّمْسُ يَعْدِلُ بَيْنَ الْاِثْنَيْنِ صَدَقَةٌ وَيُعِيْنُ الرَّجُلَ
عَلٰى دَابَّتِهٖ فَيَحْمِلُ عَلَيْهَا اَوْ يَرْفَعُ عَلَيْهَا مَتَاعَهٗ صَدَقَةٌ وَالْكَلِمَةُ الطَّيِّبَةُ صَدَقَةٌ وَكُلُّ خُطْوَةٍ يَخْطُوْهَا اِلَى الصَّلٰوةِ
صَدَقَةٌ وَيُمِيْطُ الْاَذٰى عَنِ الطَّرِيْقِ صَدَقَةٌ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
نے جو جوڑ ہین آدمی کے بدن مین لازم ہے اوپر یعنی اونکے مقابلہ مین صدقہ ہر روز کہ نکلتا ہے اوس مین آفتاب عدل کرنا درمیان دو
شخصون کے یہہ بھی صدقہ ہے اور مدد کرنی آدمی کی اوپر جانور اوسکی کے کہ سوار کرے اوسکو اوسپر یا لاد دے اوسپر اسباب اوسکا صدقہ ہے اور بات اچھی
صدقہ ہے اور ہر قدم کہ رکھتا ہے اوسکو طرف نماز کے صدقہ ہے اور دور کرنا موذی چیز کا راہ سے صدقہ ہے نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے
ف لازم ہے اوپر یعنی جوڑون کی پیدایش مین حکمتین اور نعمتین بڑی بڑی ہین انکے شکرانہ مین صدقہ لازم ہے آدمی پر ہر روز بعد ازان
بیان کیا کہ صدقہ کچھ یہی نہین ہے کہ مال اللہ دے بلکہ یہہ چیزین بھی کہ مذکور ہوئین صدقہ ہین اور بات اچھی یعنی جس سے ثواب حاصل ہو یا سلام
وغیرہ سے کلام شروع کرنا اور ہر قدم کہ رکھتا ہے طرف نماز کو صدقہ ہے اور اسیکے حکم مین ہے جانا طواف کے لیے اور عیادت کے لیے اور جنازہ کے
لیے اور طلب علم اور مانند اسکے کے لیے اور موذی چیز مانند کانٹے اور ہڈی اور نجاست وغیرہ کے ؏ ح وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ
قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُلِقَ كُلُّ اِنْسَانٍ مِنْ بَنِيْ اٰدَمَ عَلٰى سِتِّيْنَ وَثَلٰثِمِائَةِ مَفْصِلٍ فَمَنْ كَبَّرَ اللّٰهَ

وَحَمِدَ اللّٰہَ وَہَلَّلَ اللّٰہَ وَسَبَّحَ اللّٰہَ وَاسْتَغْفَرَ اللّٰہَ وَعَزَلَ حَجَرًا عَنْ طَرِیْقِ النَّاسِ اَوْ شَوْکَۃً اَوْ عَظْمًا اَوْ اَمَرَ بِمَعْرُوْفٍ
اَوْ نَہٰی عَنْ مُنْکَرٍ عَدَدَ تِلْکَ السِّتِّیْنَ وَالثَّلٰثِمِائَۃِ فَاِنَّہٗ یَمْشِیْ یَوْمَئِذٍ وَقَدْ زَحْزَحَ نَفْسَہٗ عَنِ النَّارِ رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور
روایت ہے حضرت عائشہؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پیدا کیا گیا ہر آدمی بنی آدم سے اوپر تین سو ساٹھ جوڑوں کے
پس جو کوئی اللہ اکبر کہے اور حمد کرے اللہ کی اور لا الہ الا اللہ کہے اور سبحان اللہ کہے اور استغفار کرے اللہ سے اور دور کرے پتھر لوگوں کی
راہ سے یا دور کرے راہ سے کانٹا یا ہڈی یا حکم کرے ساتھ نیک چیز کے یا منع کرے بری چیز سے کہ اور کرے یہ اقوال و افعال
بموافق گنتی اون تین سو ساٹھ جوڑوں کی پس تحقیق وہ چلتا ہے اوسدن اس حالت میں کہ دور رکھا اپنی جان کو آگ سے نقل کی یہ مسلم نے
ف لفظ اوس دن میں اشارہ ہے طرف اسکی کہ یہہ کام ہر روز کرے تا کفارہ گناہوں کا ہو ۱۲ وَعَنْ اَبِیْ ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ بِکُلِّ تَسْبِیْحَۃٍ صَدَقَۃً وَکُلِّ تَکْبِیْرَۃٍ صَدَقَۃً وَکُلِّ تَحْمِیْدَۃٍ صَدَقَۃً وَکُلِّ تَہْلِیْلَۃٍ صَدَقَۃً وَاَمْرٌ
بِالْمَعْرُوْفِ صَدَقَۃٌ وَنَہْیٌ عَنِ الْمُنْکَرِ صَدَقَۃٌ وَفِیْ بُضْعِ اَحَدِکُمْ صَدَقَۃٌ قَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَیَاْتِیْ اَحَدُنَا شَہْوَتَہٗ وَیَکُوْنُ
لَہٗ فِیْہَا اَجْرٌ قَالَ اَرَاَیْتُمْ لَوْ وَضَعَہَا فِیْ حَرَامٍ اَکَانَ عَلَیْہِ فِیْہِ وِزْرٌ فَکَذٰلِکَ اِذَا وَضَعَہَا فِی الْحَلَالِ کَانَ لَہٗ فِیْہَا اَجْرٌ رَوَاہُ
مُسْلِمٌ اور روایت ہے ابی ذرؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر تسبیح یعنی سبحان اللہ کہنا صدقہ ہے اور ہر تکبیر یعنی اللہ
اکبر کہنا صدقہ ہے اور ہر تحمید یعنی الحمد للہ کہنا صدقہ ہے اور ہر تہلیل یعنی لا الہ الا اللہ کہنا صدقہ ہے اور حکم کرنا ساتھ نیک بات کے صدقہ ہے
اور منع کرنا بری بات سے صدقہ ہے اور بیچ صحبت کرنے ایک تمہارے کے بی بی اپنی سے یا لونڈی اپنی سے صدقہ ہے عرض کیا صحابہ نے یا رسول اللہ دفع کرے ایک ہمارا
اپنی شہوت اور ہووے اوسکو اوس میں ثواب فرمایا خبر دو مجھکو اگر دفع کرتا شہوت کو حرام میں آیا ہوتا اوسپر اوس میں گناہ پس اسیطرح جسوقت کہ
دفع کریگا اوسکو حلال میں ہوگا اوسکو لیے اوس میں ثواب نقل کی یہہ مسلم نے **ف** یعنی جیسے تسبیح وغیرہ میں ثواب ہوتا ہے ویسا ہی تسبیحات
وغیرہ کے پڑھنے اور کرنے سے ثواب پاتا ہے اور صحبت کرنے بی بی سے اگرچہ بذاتہ عبادت و صدقہ نہیں لیکن از بسکہ اوس میں ادا کرنا
حق بی بی کا ہے اور نفس حرام کی طرف مائل بہت ہوتا ہے اور شیطان بھی رغبت دلاتا ہے اوسکی اور باوجود اسکے اپنے کو بچا کر رجوع حلال کی طرف
کرتا ہے موجب حکم الٰہی کے ثواب پاتا ہے صدقہ کا سا ۱۲ وَعَنْ اَبِیْ ہُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نِعْمَ الصَّدَقَۃُ
اللِّقْحَۃُ الصَّفِیُّ مِنْحَۃً وَالشَّاۃُ الصَّفِیُّ مِنْحَۃً تَغْدُوْ بِاِنَاءٍ وَتَرُوْحُ بِاٰخَرَ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہے ابی ہریرہؓ
سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اچھا صدقہ ہے اونٹنی بہت دودھ والی عاریت دینی واسطے دودھ پینے کے
اور اچھا صدقہ ہے بکری بہت دودھ والی عاریت دینی صبحکو دیتی ہے باسن بھر کر دودھ اور شام کو دیتی ہے باسن بھر کر دودھ نقل کی یہہ
بخاری اور مسلم نے **ف** عرب میں یہہ معمول ہے کہ جسکو اللہ تعالیٰ نے توفیق دی ہے وہ اونٹنی یا بکری دودھ کی محتاج کو عاریۃً دیتا ہے
وہ حاجت روائی اپنی کرے اور بعد حاجت روائی کی وہ مالک کو پھیر دیتا ہے اسکی حضرت نے تعریف فرمائی کہ خوب صدقہ ہے ۱۲ وَعَنْ
اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ مُسْلِمٍ یَغْرِسُ غَرْسًا اَوْ یَزْرَعُ زَرْعًا فَیَاْکُلُ مِنْہُ اِنْسَانٌ اَوْ طَیْرٌ اَوْ بَہِیْمَۃٌ اِلَّا
کَانَتْ لَہٗ صَدَقَۃً مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ وَفِیْ رِوَایَۃٍ لِمُسْلِمٍ عَنْ جَابِرٍ وَمَا سُرِقَ مِنْہُ لَہٗ صَدَقَۃٌ اور روایت ہے انسؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں کوئی مسلمان کہ لگاوے کوئی درخت یا بووے کھیتی پھر کھاوے اوس سے آدمی یا پرندہ یا چارپایہ یعنی اگرچہ بغیر اختیار
مالک کے وہ مگر ہوتا ہے اوسکے لیے صدقہ نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے اور ایک روایت مسلم کی میں جابر سے یہہ بھی ہے اور جو کچھ چورایا جاتا ہے

اوس سے اوسکے لیے صدقہ ہے ف یعنی بسبب درخت کا ساتو ثواب پاتا ہے اوسکا حاصل یہہ کہ کسی سبب سے کھایا جاوے وہ مال مسلمان کا حاصل ہوتا ہے
اوسکو ثواب اسمین تسلی ہے اوسکے لیے کہ صبر کرے نقصان مال پر کہ بیت ثواب پاتا ہے ع ف اگر کوئی کہے کہ ثواب اعمال کا موقوف
نیت پر ہے اور یہان نیت نہوئی جواب یہہ کہ مقصود اصلی کھیتی بونے سے نوع حیوان وانسان کی ہے مطلقاً بیچ کسی فرد کی ہو افراد حیوان مین سے
کسی سے متعلق ہوے نیت اجمالی ساتھ اس فرد کو بھی اور نیت اجمالی کافی ہے ثواب کو ہونے مین واللہ اعلم بالصواب مولانا عبدالعزیز ع
(وعن) ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غفر لامرأۃ مومسۃ مرت بکلب علی راس رکی یلہث کاد یقتله
العطش فنزعت خفها فاوثقته بخمارها فنزعت له من الماء فغفر لها بذلک قیل ان لنا فی البھائم اجرا قال فی کل
ذات کبد رطبۃ اجر متفق علیہ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بخشش کی گئی واسطے ایک عورت
بدکار کے کہ گذری ایک کتے پر کہ کھڑا تھا نزدیک کنوین کے نکال رہا تھا زبان اپنی مارے پیاس کے قریب تھا کہ ہلاک کرے اوسکو پیاس
پس اوتارا اوس عورت نے موزہ اپنا اور باندھا اوسکو ساتھ اوڑھنی اپنی کے پھر نکالا اوسکے لیے پانی پس بخشش کی گئی واسطے اوسکے بسبب
اوس کام کے کہا گیا یعنی صحابہ نے عرض کیا کہ کیا تحقیق ہمارے لیے بیچ احسان کرنے کے جانوروں پر ثواب ہے فرمایا بیچ احسان کرنے ہر
جگر تر یعنی جاندار پر ثواب ہے نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے ف کہا مظہر نے کہ ہر جانور کے کھلانے اور پلانے مین ثواب ہوتا ہے
سوا موذیات کے کہ جنکے لیے حکم مارنیکا ہے یعنی سانپ اور بچھو وغیرہ اور اس مین دلیل ہے اسپر کہ کبھی کبیرہ گناہ بغیر توبہ کے بخشے اللہ تعالیٰ
یہہ مذہب ہے اہل سنت کا ع وعن ابن عمر وابی ہریرۃ قالا قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عذبت امرأۃ فی ہرۃ
امسکتها حتی ماتت من الجوع فلم تکن تطعمها ولا ترسلها فتاکل من خشاش الارض متفق علیہ اور روایت
ابن عمر اور ابی ہریرہ سے کہا دونوں نے فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ عذاب کی گئی ایک عورت بسبب بلی کے کہ باندھ رکھا تھا
اوسکو یہانتک کہ مر گئی مارے بھوک کے پس نہ تھی عورت کہ کھلاوے اوس بلی کو اور نہ چھوڑتی تھی بلی کو کہ کھاوے جانوروں مین زمین کے یعنی چوہے
وغیرہ نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے ف یہہ صغیرہ گناہ ہے اور جائز ہے عذاب ہونا صغیرہ پر جیسا کہ مذکور ہے عقائد مین (وعن)
ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مر رجل بغصن شجرۃ علی ظہر طریق فقال لانحین هذا
عن طریق المسلمین لا یوذیهم فادخل الجنۃ متفق علیہ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
گذرا ایک شخص ٹہنی درخت کی پر کہ تھی اوپر راہ کے یعنی وہ پڑی تھی بیچ راہ کے پس کہا البتہ دور کرونگا مین اس ٹہنی کو مسلمانوں کی راہ سے تاکہ ایذا نہ دے
اونکو پس داخل کیا گیا بہشت مین نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے ف یعنی ارادہ دور کرنیکا کیا اور پھر دور کیا اوسکو پس داخل ہوا بہشت مین یا فقط نیت ہی سے داخل ہوا
وعنه قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لقد رأیت رجلا یتقلب فی الجنۃ فی شجرۃ قطعها من ظہر الطریق
کانت توذی الناس رواہ مسلم اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق دیکھا مینے ایک شخص کو
کہ پھرتا ہے اور چین کرتا ہے بہشت مین بسبب ایک درخت کے کہ کاٹا تھا اوسکو راہ پر سے تھا درخت ایذا دیتا آدمیوں کو نقل کی یہہ مسلم نے
وعن ابی برزۃ قال قلت یا نبی اللہ علمنی شیئا انتفع به قال اعزل الاذی عن طریق المسلمین رواہ مسلم
اور روایت ہے ابی برزہ سے کہ کہا کہا مین نے اے نبی اللہ کے سکھلاؤ مجکو ایک چیز کہ نفع پکڑوں مین ساتھ اوسکے فرمایا ایک طرف کیا کر موذی
چیز کو راہ مسلمانوں سے کہ نقل کی یہہ مسلم نے وسنذکر حدیث عدی بن حاتم اتقوا النار فی باب علامات

انشاء اللہ تعالیٰ اور ذکر کرینگے ہم حدیث عدی بن حاتم کے پیسرا اور سکا یہہ ہے القرآن اسیج باب علامات نبوت کے اگر چاہیگا
اللہ تعالیٰ الفصل الثانی فصل دوسری عن عبد اللہ بن سلام قال لما قدم النبی صلی اللہ علیہ وسلم
المدینۃ جئت فلما تبینت وجہہ عرفت ان وجہہ لیس بوجہ کذاب فکان اول ما قال یا ایہا الناس افشوا السلام واطعموا
الطعام وصلوا الارحام وصلوا باللیل والناس نیام تدخلوا الجنۃ بسلام رواہ الترمذی وابن ماجۃ والدارمی
روایت ہے عبد اللہ بن سلام سے کہ کہا جبکہ آئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ میں حاضر ہوا میں پس جبکہ دیکھا میں نے چہرہ حضرت کا معلوم کیا
میں نے یہہ کہ چہرہ حضرت کا نہیں ہے چہرہ جھوٹے کا پس تھا اول کلام یہہ کہ فرمایا اے آدمیو افشا کرو سلام کو یعنی پکار کر کہو اسطرح
کہ جسے سلام علیک کرو وہ سنے اور ہر ایک سے کرو خواہ آشنا ہو خواہ بیگانہ اور کھلاؤ کھانا یعنی بھوکوں کو اور سلوک کرو ناتیداروں سے
اور پڑھو نماز رات کو اوس حالت میں کہ لوگ سوتے ہوں یعنی تہجد داخل ہوگے بہشت میں ساتھ سلامتی کے یعنی عذاب سے نقل کی
ترمذی اور ابن ماجہ اور دارمی نے وعن عبد اللہ بن عمرو قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اعبدوا الرحمن
واطعموا الطعام وافشوا السلام تدخلوا الجنۃ بسلام رواہ الترمذی وابن ماجۃ اور روایت ہے عبد اللہ بن عمرو سے
کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بندگی کرو رحمان کی اور کھلاؤ طعام اور افشا کرو سلام داخل ہوگے بہشت میں ساتھ سلامتی کے
نقل کی یہہ ترمذی اور ابن ماجہ نے وعن انس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان الصدقۃ لتطفئ غضب الرب
وتدفع میتۃ السوء رواہ الترمذی اور روایت ہے انس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق صدقہ کرنا البتہ
بجھا دیتا ہے غضب پروردگار کو اور دور کرتا ہے مرنے بد کو نقل کی یہہ ترمذی نے ف بجھا دیتا ہے غضب رب کو یعنی دنیا میں عافیت
سے رکھتا ہے کہ کوئی بلا نہیں اوتارتا اور مرنے بد کو یعنی بری حالت کو وقت مرنے کے یعنی وقت مرنے کے وسوسہ شیطان سے اور بیماری سخت وغیرہ سے
کہ باعث کفر وکفران کے ہو محفوظ رکھتا ہے حاصل یہہ کہ خاتمہ بخیر ہوتا ہے ح وعن جابر قال قال رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کل معروف صدقۃ وان من المعروف ان تلقی اخاک بوجہ طلق وان تفرغ من دلوک فی اناء اخیک
رواہ احمد والترمذی اور روایت ہے جابر سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر نیکی ہے صدقہ اور بعضی نیکیوں میں سے
یہہ ہے کہ ملاقات کرے تو مسلمان بھائی اپنے سے ساتھ کشادہ چہرہ کے اور یہہ کہ ڈالدے تو ڈول اپنے سے پانی بیچ باسن بھائی اپنی کے
نقل کی یہہ احمد اور ترمذی نے وعن ابی ذر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تبسمک فی وجہ اخیک صدقۃ
وامرک بالمعروف صدقۃ ونہیک عن المنکر صدقۃ وارشادک الرجل فی ارض الضلال لک صدقۃ وبصرک
للرجل الردی البصر لک صدقۃ واماطتک الحجر والشوک والعظم عن الطریق لک صدقۃ وافراغک من
دلوک فی دلو اخیک لک صدقۃ رواہ الترمذی وقال ہذا حدیث غریب اور روایت ہے ابی ذر سے کہ کہا فرمایا رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نے مسکرانا تیرا روبرو بھائی اپنی کے صدقہ ہے اور امر کرنا تیرا نیک بات کو صدقہ ہے اور منع کرنا تیرا بری بات سے صدقہ ہے اور بتلا دینا تیرا
کسی کو بیچ زمین بیابان کے واسطے تیرے صدقہ ہے یعنی جس زمین میں بسبب نہونے نشان راہ کے لوگ رستہ بھولتے ہوں اوس میں کسی راہ بھولے کو
راہ بتا دینے سے صدقہ کا سا ثواب ملتا ہے اور مدد کرنے تیری یعنی ہاتھ پکڑ کر لیجانا اوس شخص کا کہ جسکو کم سوجھے واسطے تیرے صدقہ ہے اور دور کرنا تیرا
پتھر کا اور کانٹے کا اور ہڈی کا راہ سے تیرے لیے صدقہ ہے اور ڈالنا پانی کا ڈول اپنے سے بیچ ڈول بھائی اپنے کے تیرے لیے صدقہ ہے نقل کی یہہ ترمذی نے

اوسکا یہہ صورت قریب ہو **ف** جب نہ دل سے ڈول میں پانی ڈالنے میں یہہ ثواب ملا تو جس صورت میں بھائی مسلمان پاس ہی ڈول ہو اور تو اوس سے پانی دیوے اوسکو کیا کچھ ثواب پاویگا ✚ ع **وعن** سعد بن عبادة قال یا رسول اللہ ان ام سعد ماتت فای الصدقة افضل قال الماء فحفر بئرا وقال هذه لام سعد رواہ ابو داؤد والنسائی اور روایت ہو سعد بن عبادہ سے کہ کہا اسنے رسول اللہ تحقیق ان سعد کی یعنی میری ماں مرگئی پس کونسا صدقہ بہتر ہو یعنی اوسکی روح کے لیے فرمایا پانی پس کھودا سعد نے کنوان اور کہا یہہ کنوان صدقہ ہو واسطے ماں سعد کے نقل کی یہہ ابو داؤد اور نسائی نے **ف** پانی بہتر ہو اس لیے کہ بہت کام آتا ہو امور دین و دنیا میں خصوصًا اون شہرون گرم میں ✚ ع **وعن** ابی سعید قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایما مسلم کسا مسلما ثوبا علی عری کساہ اللہ من خضر الجنة وایما مسلم اطعم مسلما علی جوع اطعمه اللہ من ثمار الجنة وایما مسلم سقی مسلما علی ظما سقاہ اللہ من الرحیق المختوم رواہ ابو داؤد والترمذی اور روایت ہو ابی سعید سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو مسلمان پہناوے کسی مسلمان کو کپڑا اوپر حالت ننگے پن کے پہناویگا اوسکو اللہ بہشت کے سبز جوڑون میں سے اور جو مسلمان کھلاوے کسی مسلمان کو بھوک پر کھلاویگا اوسکو اللہ میوون بہشت کے سے اور جو مسلمان پلاوے کسی مسلمان کو پیاس پر پلاویگا اوسکو اللہ شراب مہر کی ہوئی میں سے نقل کی یہہ ابو داؤد اور ترمذی نے **ف** یعنی شراب جنت کی کہ محفوظ ہو بسبب مہر کے تغیر و تبدیل سے اور جسکے لیے ہو سوا اوسکے کوئی نہیں پی سکتا اور مراد اس سے یہہ ہو کہ نہایت نفیس ہے اسلیے کہ نفیس چیز پر مہر کر دیتے ہیں اور مہر اوسپر مشک کی ہو جیسا کہ کلام اللہ میں آیا ہو یسقون من رحیق مختوم ختامه مسک یعنی بجای موم وغیرہ کے مشک لگا کر اوسپر مہر لگائی ہے ✚ ع **وعن** فاطمة بنت قیس قالت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان فی المال لحقا سوی الزکوٰة ثم تلا لیس البر ان تولوا وجوهکم قبل المشرق والمغرب الآیة رواہ الترمذی وابن ماجة والدارمی ہو فاطمہ بیٹی قیس کی سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق مال میں البتہ حق ہو سوا زکوٰۃ کے پھر پڑھی حضرت نے یہہ آیت نہیں نیکی یہی کہ پھیرو مونھہ اپنے کو طرف مشرق و مغرب کی نقل کی یہہ ترمذی اور ابن ماجہ اور دارمی نے **ف** یعنی زکوٰۃ تو فرض ہی ہے ضرور دینی چاہیے سوا زکوٰۃ کے صدقہ نفل بھی مستحب ہو وہ بھی دیا کرے اور وہ یہہ ہو کہ نہ محروم کرے سائل اور قرض مانگنے والے کو اور دریغ نکرے عاریت مانگنے والے سے اسباب گھر کا مانند ہانڈی اور پیالہ وغیرہ کی اور نہ منع کرے کسیکو پانی اور نمک اور آگ سے کذا ذکرہ الطیبی وغیرہ اور ظاہر یہہ ہو کہ مراد حق سے وہ چیزین ہین کہ آیت مذکورہ میں فرمائیں یعنی احسان کرنا قرابتیون سے اور یتیمون اور مسکینون اور مسافرون اور سائلون سے اور خرچ کرنا مال کا بیچ آزاد کرنے بردہ کے اور باقی آیت یون ہو ولکن البر من آمن باللہ والیوم الآخر والملائکة والکتاب والنبیین وآتی المال علی حبه ذوی القربی والیتامی والمساکین وابن السبیل والسائلین وفی الرقاب واقام الصلوٰة وآتی الزکوٰة یعنی ولیکن نیکی وہ ہو کہ ایمان لایا اللہ پر اور دن پچھلے پر اور فرشتون پر اور کتاب پر اور نبیون پر اور دیا مال ساتھہ محبت اوسکی کے قرابتیون اور یتیمون اور مسکینون اور مسافرون اور سائلون کو اور بردہ آزاد کرنے میں اور ادا کی نماز اور دی زکوٰۃ پس یہہ آیت حضرت نے سند کے لیے پڑھی ہے اسواسطے کہ اس میں اول تو اللہ تعالیٰ نے تعریف کی مومنون کی دینے مال کے اپنون اور یتیمون وغیرہ کو بعد ازان تعریف کی ساتھہ قائم کرنے نماز اور دینے زکوٰۃ کے پس معلوم ہوا کہ دینا مال کا اپنون وغیرہ کو سوا دینے زکوٰۃ کے ہو اور وہ صدقہ نفل ہو حاصل یہہ کہ حضرت نے جو فرمایا تھا کہ مال میں حق ہو سوا زکوٰۃ کے وہ اس آیت سے ثابت ہوا

صدقہ نفل کو ذکر کیا گیا پھر صدقہ واجب ✝ح ع **وَعَنْ** بُهَيْسَةَ عَنْ اَبِيْهَا قَالَتْ قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا الشَّيْءُ الَّذِيْ لَا يَحِلُّ
مَنْعُهُ قَالَ الْمَاءُ قَالَ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ مَا الشَّيْءُ الَّذِيْ لَا يَحِلُّ مَنْعُهُ قَالَ الْمِلْحُ قَالَ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ مَا الشَّيْءُ الَّذِيْ لَا يَحِلُّ مَنْعُهُ
قَالَ اَنْ تَفْعَلَ الْخَيْرَ خَيْرٌ لَكَ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ اور روایت ہے بہیسہ سے کہ نقل کی اوسنے اپنے باپ سے کہ کہا بہیسہ نے کہ کہا باپ میرے
نے یا رسول اللہ کیا ہے وہ چیز کہ نہیں حلال منع کرنا اور نہ دینا کسیکو اوس سے فرمایا کہ پانی کہا اے نبی اللہ کے اور کیا چیز ہے کہ نہیں حلال
منع کرنا کسیکو اوس سے فرمایا کہ نمک کہا اے نبی اللہ کے اور کیا چیز ہے کہ نہیں حلال منع کرنا اوس سے فرمایا کرنا تیرا بھلائیکو بہتر ہے تیرے
لیے نقل کی یہہ ابو داود نے **ف** پانی یعنی جو پانی کہ زیادہ ہو حاجت سے مالک کی اور نمک سے نہ منع کرے اس لیے کہ لوگون کو احتیاج
اوسکی بہت ہوتی ہے اور لوگ دیتے رہتے ہین اوسکو چندان قدر نہین رکھتا اور کلمہ خیر کا جامع ہے سب بھلائیون کو یعنی جو کچھ چاہے
تو اور جو ہوسکے بھلائی کر نہین حلال تجکو باز رکھنا اونکو اور اونکو اس سے پس یہہ تعمیم ہے بعد تخصیص کے اور اشارہ ہے طرف اسکے کہ لفظ لا یحل
بمعنی لا ینبغی کے ہے یعنی لائق نہین ہے منع کرنا ان چیزون سے ✝ع **وَعَنْ** جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
مَنْ اَحْيٰى اَرْضًا مَيْتَةً فَلَهٗ فِيْهَا اَجْرٌ وَمَا اَكَلَتِ الْعَافِيَةُ مِنْهُ فَهُوَ لَهٗ صَدَقَةٌ رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ اور روایت ہے جابر سے کہ کہا فرمایا رسول
خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ آباد کرے زمین خشک کو یعنی کھیتی کرے زمین افتادہ مین پس واسطے اوسکے ہے اوس مین یعنی اوسکے آباد کرنے
مین ثواب ہے اور جو کچھ کہا جاوین جانور یا آدمی اوسکے حاصل مین سے پس وہ اوسکے لیے صدقہ ہے یعنی جبکہ راضی و شاکر ہووے نقل کی یہہ دارمی نے
وَعَنِ الْبَرَاءِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ مَنَحَ مِنْحَةَ لَبَنٍ اَوْ وَرِقٍ اَوْ هَدٰى زُقَاقًا كَانَ لَهٗ مِثْلُ
عِتْقِ رَقَبَةٍ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہے براء سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ دیوے عاریۃً جانور دودہ کا
یا قرض دیوے چاندی یعنی روپے وغیرہ یا راہ بتلادے راہ بھولیکو یا اندھے کو کوچہ اور راہ مین ہوگا اوسکے لیے ثواب مانند آزاد کرنے ایک بردہ کے
نقل کی یہہ ترمذی نے **وَعَنْ** اَبِيْ جُرَيٍّ جَابِرِ بْنِ سُلَيْمٍ قَالَ اَتَيْتُ الْمَدِيْنَةَ فَرَاَيْتُ رَجُلًا يَصْدُرُ النَّاسُ عَنْ رَاْيِهٖ
لَا يَقُوْلُ شَيْئًا اِلَّا صَدَرُوْا عَنْهُ قُلْتُ مَنْ هٰذَا قَالُوْا هٰذَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قُلْتُ عَلَيْكَ السَّلَامُ
يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَرَّتَيْنِ قَالَ لَا تَقُلْ عَلَيْكَ السَّلَامُ عَلَيْكَ السَّلَامُ تَحِيَّةُ الْمَيِّتِ قُلِ السَّلَامُ عَلَيْكَ قُلْتُ اَنْتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ قَالَ
اَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ الَّذِيْ اِنْ اَصَابَكَ ضُرٌّ فَدَعَوْتَهٗ كَشَفَهٗ عَنْكَ وَاِنْ اَصَابَكَ عَامُ سَنَةٍ فَدَعَوْتَهٗ اَنْبَتَهَا لَكَ وَاِذَا كُنْتَ بِاَرْضٍ
قَفْرٍ اَوْ فَلَاةٍ فَضَلَّتْ رَاحِلَتُكَ فَدَعَوْتَهٗ رَدَّهَا عَلَيْكَ قُلْتُ اعْهَدْ اِلَيَّ قَالَ لَا تَسُبَّنَّ اَحَدًا قَالَ فَمَا سَبَبْتُ بَعْدَهٗ حُرًّا وَلَا عَبْدًا وَلَا
بَعِيْرًا وَلَا شَاةً قَالَ وَلَا تَحْقِرَنَّ شَيْئًا مِنَ الْمَعْرُوْفِ وَاَنْ تُكَلِّمَ اَخَاكَ وَاَنْتَ مُنْبَسِطٌ اِلَيْهِ وَجْهُكَ اِنَّ ذٰلِكَ مِنَ الْمَعْرُوْفِ
وَارْفَعْ اِزَارَكَ اِلٰى نِصْفِ السَّاقِ فَاِنْ اَبَيْتَ فَاِلَى الْكَعْبَيْنِ وَاِيَّاكَ وَاِسْبَالَ الْاِزَارِ فَاِنَّهَا مِنَ الْمَخِيْلَةِ وَاِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ الْمَخِيْلَةَ
وَاِنِ امْرُؤٌ شَتَمَكَ وَعَيَّرَكَ بِمَا يَعْلَمُ فِيْكَ فَلَا تُعَيِّرْهُ بِمَا تَعْلَمُ فِيْهِ فَاِنَّمَا وَبَالُ ذٰلِكَ عَلَيْهِ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ وَرَوَى التِّرْمِذِيُّ
مِنْهُ حَدِيْثَ السَّلَامِ وَفِيْ رِوَايَةٍ فَيَكُوْنُ لَكَ اَجْرُ ذٰلِكَ وَوَبَالُهٗ عَلَيْهِ اور روایت ہے ابی جری سے کہ نام اوسکا جابر
بن سلیم ہے کہا آیا مین مدینہ مین پس دیکھا مینے ایک شخص کو کہ پھرتے ہین لوگ عقل اوسکی سے یعنی عمل کرتے ہین موافق فرمانے اوسکی کے جیسا
فرماتا ہے سب نے رجوع کر کر کہا کہ نہین فرماتا کچھ مگر عمل کرتے ہین لوگ اوسپر کہا مینے کون ہے یہہ کہا لوگون نے یہہ ہین رسول خدا کے کہا اوسنے
دوبار کہا مین نے علیک السلام یعنی تجہپر سلام اے رسول خدا کے فرمایا نہ کہہ علیک السلام کہنا علیک السلام کا دعا ہے مردے کی کہہ السلام علیک یعنی

سلام ہو تجھپر کہا تین بار تم نے رسول خدا نے پس فرمایا تین بار رسول اللہ نے کہ اگر پہونچے تجھکو ضرر پس اسکو پکارے تو اوسکو دور کرے تیرے
اور اگر پہونچے تجھکو قحط سالی پھر اسکو پکارے تو اوسکو پیدا کرے سبزہ زمین میں تیرے لیے اور جسوقت کہ ہو تو زمین میں کہ خالی ہو پانی اور درخت سے یعنی جنگل
کہ اوس میں آبادی نہو اور گم ہوجاوے سواری تیری پس پکارے تو اوسکو پھیر لاوے سواری تیری کہا جابر نے کہ کہا میں نے نصیحت کیجیے مجھکو فرمایا نہ برا کہیو کسیکو
کہا جابر نے پس برا کہا میں نے پیچھے اسکے کسی آزاد کو اور نہ غلام کو اور نہ اونٹ کو اور نہ بکری کو یعنی آدمیوں کو برا کہنا کیسا حیوانات کو بھی میں نے برا نہ کہا
جیسے کہ عادت عوام کی ہوتی ہے فرمایا حضرت نے اور نہ حقیر جان کسی چیز کو نیکی سے یعنی نیکی کوئی تجھسے کرے یا تو کسی سے کرے اگرچہ تھوڑی ہی ہو مت
نہ جان بلکہ اگر کوئی تجھسے نیکی کرے اگرچہ تھوڑی ہو بہت جان اور شکر ادا کر اور جو کچھ تیرے ہاتھ سے نیکی ہو سکے کر اور غنیمت جان اور یہ کہ
بھائی اپنے سے اور حال یہ کہ تو ایسا ہو کہ خوش ہو طرف اوسکی منہ تیرا یعنی تواضع اور خوش کلامی کر اوس سے تاکہ خوش ہو دل اوسکا بسبب
حسن خلق تیرے کی اس لیے کہ تحقیق یہ بھی نیکی سے ہے اور بلند کر ازار اپنا آدھی پنڈلی تک پس اگر نہ مانے تو پس ٹخنوں تک اور بچ تو لٹکانے
ازار کے سے اس لیے کہ لٹکانا ازار کا تکبر سے ہے اور تحقیق اللہ نہیں دوست رکھتا تکبر کو اور اگر کوئی شخص گالی دے تجھکو اور عار دلاوے تجھکو ساتھ
اوس عیب کی کہ جانتا ہے تجھ میں پس نہ عار دلا تو اوسکو ساتھ اوس عیب کے کہ جانتا ہے تو اوس میں اس لیے کہ نہیں ہے گناہ مگر اوسپر نقل کی یہ ابو داؤد
نے اور نقل کی ترمذی نے اس حدیث میں سے حدیث سلام کی یعنی سرا حدیث کا کہ اوس میں ذکر سلام کا ہے اور باقی حدیث نہیں روایت کی
اور ایک روایت میں یعنی ترمذی کے بجای ثانا وبال ذلک علیہ کے یہہ ہے کہ ہوگا تیرے لیے ثواب اوسکا اور ہوگا وبال اوسکا اوسپر ف
جابر نے دوبار سلام اس لیے کیا کہ پہلا سلام یا تو حضرت نے سنا نہیں یا جواب نہیں دیا انکو ادب سکھانے کے لیے اور نہ کہہ علیک السلام یہہ نہی
ہے اور کہنا علیک السلام کا دعا مردوں کی ہے ظاہر اس عبارت سے یہہ معلوم ہوتا ہے کہ جب قبر کی زیارت کو جاوے تو کہے علیک السلام یا السلام علیک بہتر
کر زندوں پر کہتے ہیں ولیکن تحقیق یہہ ہے کہ سنت مردوں کے لیے بھی السلام علیک ہے اس لیے کہ ثابت ہوا ہے حضرت سے کہ جب زیارت ہو قبرستان کی
تو کہتے السلام علیکم پس معنی اسکے کہ علیک السلام دعا مردوں کی ہے یہہ ہیں کہ دعا مردوں کی تھی ایام جاہلیت میں اور بعضوں نے کہا ہے کہ عرف عرب
میں یہہ تھا کہ جب سلام کرتے قبر پر کہتے علیک السلام پس فرمایا حضرت نے کہ علیک السلام تحیت کا ہے موافق عرف اون کے … شرت کی …
مردوں پر اسطرح انتہی اور کہہ السلام علیک اس لیے کہ یہہ افضل ہے اور جابر نے جو کہا کہ بعد اسکے میں نے کسیکو برا نہیں کہا یہہ بات …
تھی حالانکہ جائز ہے برا کہنا ایک شخص مخصوص کو کہ معلوم ہو مرنا اوسکا کفر پر لیکن افضل یہی ہے کہ مشغول ہو ذکر رحمن میں اور کسیکو برا نہ کہے
کہ خطرہ آنا ماسوی اللہ کا موجب نقصان کا ہے اور کسیکو برا نہ کہنے میں کچھ ضرر نہیں حتی کہ لعنت کرنے شیطان کے میں بھی اور …
ٹخنوں سے نیچے کرنے منع ہے دنیا ہی کے … اور غیرہ بھی … ہے اور نہیں ہے گناہ اوسکا اگر اوسپر تو برا لگا کیونکہ … بیت …
اگر مردی آحسن الی من آسا + اور اجیر میں لفظ فی روایۃ کہ جو عبارت نقل کی اوس سے معلوم ہوا کہ ترمذی نے بھی ساری روایت نقل کی
ہے اس لیے بعضی حاشیوں میں لکھا ہے کہ ترمذی نے بھی تمام حدیث روایت کی ہے ولیکن الفاظ اوسکے اور ہیں اس کتاب میں جو روایت ہے یہہ
الفاظ ابی داؤد کے ہیں + ح + ع وَعَنْ عَائِشَةَ اَنَّهُمْ ذَبَحُوا شَاةً فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا بَقِيَ مِنْهَا
قَالَتْ مَا بَقِيَ مِنْهَا اِلَّا كَتِفُهَا قَالَ بَقِيَ كُلُّهَا غَيْرَ كَتِفِهَا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَصَحَّحَهُ اور روایت ہے عائشہ سے یہہ کہ اہل بیت نے
ذبح کی ایک بکری پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ کیا باقی رہا اوس میں سے کہا حضرت عائشہ نے کہ نہیں باقی رہا اوس میں سے
شانہ اوسکا یعنی سب تقسیم کر دی سوای شانہ کے فرمایا باقی رہی ہے سب سوای شانے کے نقل کی یہہ ترمذی نے اور کہا یہہ

ہے ف یعنی باقی رہی کہ جو لوگون کو دیا کہ ثواب اوسکا وہان ثابت ہی اور جو کچھ گھر مین رہا فانی ہی اس مین اشارہ ہی طرف اس آیت
ما عندکم ینفد وما عند اللہ باق یعنی جو کچھ تمہارے پاس ہی فانی ہی اور جو کچھ اللہ پاس ہی باقی ہے + ح **وعن** ابن عباس قال
سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول ما من مسلم کسا مسلما ثوبا الا کان فی حفظ من اللہ ما دام علیہ منہ
خرقۃ رواہ احمد والترمذی ت اور روایت ہی ابن عباس سے کہ کہا سنا مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے نہین کوئی مسلمان
کہ پہناوے کسی مسلمان کو کپڑا یعنی اترا ہوا یا جادو دیا اور کچھ ٹکڑا کہ ہو جاتا ہی بڑی حفاظت مین اللہ کی طرف سے جبتک کہ ہو اوسپر اوس کپڑے مین سے
ٹکڑا بھی نقل کی یہہ احمد اور ترمذی نے **ف** یہہ فائدہ تو دنیا مین ہی اور آخرت مین ثواب ان گنت ہی + ع **وعن** عبد اللہ
بن مسعود یرفعہ قال ثلثۃ یحبہم اللہ رجل قام من اللیل یتلو کتاب اللہ ورجل یتصدق صدقۃ بیمینہ یخفیہا
اراہ قال من شمالہ ورجل کان فی سریۃ فانہزم اصحابہ فاستقبل العدو رواہ الترمذی وقال ہذا الحدیث
غیر محفوظ احد رواتہ ابو بکر بن عیاش کثیر الغلط اور روایت ہی عبد اللہ بن مسعود سے کہ پہنچایا اسکو حضرت تک فرمایا حضرت
نے تین شخص ہین کہ دوست رکھتا ہی اونکو اللہ ایک وہ شخص کہ کھڑا ہو رات کو اس حال مین کہ تلاوت کرتا ہو قرآن کی یعنی نماز مین یا غیر نماز مین
اور اول ظاہر ہی اور ایک شخص وہ کہ دے کوئی صدقہ یعنی نفل صدقہ داہنے ہاتھ اپنے سے چھپاوے اوسکو کہا راوی نے گمان کرتا ہون مین
حضرت کو کہ فرمایا بائین ہاتھ اپنے سے اور ایک وہ شخص کہ تھا لشکر مین پس شکست پائی یارون اوسکے نے پھر وہ سامنے ہوا دشمن کے نقل کی
یہہ ترمذی نے اور کہا یہہ حدیث غیر محفوظ ہی یعنی ضعیف ہی ایک روایت کرنیوالا اسکا ابو بکر بن عیاش ہے وہ بہت غلطی کرتا ہے
ف داہنے ہاتھ اپنے سے اس مین اشارہ ہی طرف ادب دینے کے کہ داہنے ہاتھ سے دے یا اوسکو دے کہ داہنی طرف ہو اوسکے اور چھپاوے
اوسکو بائین ہاتھ سے یعنی داہنے ہاتھ سے دے تو بائین ہاتھ کو خبر ہو اور اوکیا گیا ہی ساتھ اسکے کمال مبالغہ یا معنی یہہ ہین کہ ایکن
برے والیکو دے تو بائین طرف والیکو نہ خبر ہو غرضکہ اللہ تعالی کی رضامندی اور خوف ریا کے لیے اسطرح چھپا کر دینے کا بڑا ثواب ہی + ع
وعن ابی ذر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثلثۃ یحبہم اللہ وثلثۃ یبغضہم اللہ فاما الذین یحبہم
اللہ فرجل اتی قوما فسألہم باللہ ولم یسألہم لقرابۃ بینہ وبینہم فمنعوہ فتخلف رجل باعیانہم فاعطاہ سرا
لا یعلم بعطیتہ الا اللہ والذی اعطاہ وقوم ساروا لیلتہم حتی اذا کان النوم احب الیہم مما یعدل بہ فوضعوا
رؤسہم فقام یتملقنی ویتلو آیاتی ورجل کان فی سریۃ فلقی العدو فہزموا فاقبل بصدرہ حتی یقتل او یفتح
لہ والثلثۃ الذین یبغضہم اللہ الشیخ الزانی والفقیر المختال والغنی الظلوم رواہ الترمذی والنسائی مثلہ و
ہو بلکن فی ثلثۃ یبغضہم اور روایت ہی ابی ذر سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تین شخص ہین کہ دوست رکھتا ہے
اونکو اللہ اور تین شخص ہین کہ دشمن رکھتا ہی اونکو اللہ پس وہ اشخاص کہ دوست رکھتا ہی اونکو اللہ یہہ ہین ایک تو دینے والا اوس شخص کا کہ آیا ایک
جماعت کے پاس پس مانگا اونسے ساتھ قسم اللہ کے یعنی یون کہا کہ قسم دیتا ہون مین تمکو اللہ کی دو مجھکو نہ مانگا اونسے واسطے قرابت کے یعنی یون نہ کہا
دو مجھکو بسبب حق قرابت کے کہ درمیان اوسکے اور درمیان اونکے ہے پس نہ دیا اونھون نے اوسکو پس پیچھے اپنے چھوڑا قوم کو ایک شخص نے
یعنی دینے والے نے وہ بھی قوم مین تھا اور آگے بڑھا پس دیا اوسکو چپکے سے نہ جانا دینا اوسکی کو مگر خدا نے اور اونے کہ دیا اوسکو
دوسرا قیام کرنیوالا ایک قوم کا کہ چلے تمام رات یہانتک کہ جسوقت ہوئی نیند بہت پیاری طرف اونکے ہر چیز سے کہ برابر ہو نیند کے پس رکھے

دم پھر کھڑا ہوا وہ شخص کہ گزرتا ہے میری دیر دار پڑھنے لگا آیتیں میری اور تیسرا وہ شخص کہ تھا لشکر میں پس ملاقات کی دشمن سے پس شکست کی گئی
اور یہ شخص متوجہ ہوا ساتھ سینہ اپنی کے یہانتک کہ مارا گیا یا فتح کی گئی واسطے اسکے اور وہ تین شخص کہ بغض رکھتا ہے انکو اللہ ایک تو بوڑھا ہو کر
زنا کرے اور دوسرا فقیر تکبر کرنے والا اور تیسرا دولتمند ظلم کرنے والا یعنی جو کہ قرض دینے والے وغیرہ کو دیوے یا کچھ اور
ظلم کرے نقل کی یہ ترمذی اور نسائی نے مانند اسکے اور نہیں ذکر کی نسائی نے یہ عبارت وثلثہ یبغضہم یعنی ذکر نہیں کیا نسائی نے
تین شخص کا کہ دشمن رکھتا ہے انکو اللہ تعالی بلکہ فقط محبوبان الہی کا ذکر کیا ف گزرتا ہے مجھے دلالت کرتی ہے اول حدیث اسپر کہ یہ حدیث
کلام نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ہے اور آخر اسکے اسپر دلالت کرتی ہے کہ یہ کلام الہی ہے توجیہ اسکی یہ کی گئی ہے کہ بیان کیا اللہ تعالی
نے اپنے نبی سے جو کچھ کہ واقع ہوتا ہے درمیان بندے کے اور درمیان اسکے پس بیان کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بعینہ قول اللہ تعالی کا اور
شیخ سے مراد یا تو بوڑھا ہے یا محصن ضد بکر یعنی جسکا نکاح ہو گیا ہو جیسے کہ اس آیت منسوخ میں ہے الشیخ والشیخۃ اذا زنیا فارجموھما البتۃ نکالا من اللہ
واللہ عزیز حکیم یعنی مرد بیاہا ہوا اور عورت بیاہی ہوئی جب زنا کریں دونوں پس سنگسار کرو دونوں کو ضرور یہ سزا ہے اللہ تعالی کی طرف سے
اور اللہ غالب باحکمت ہے اور فقیر تکبر کرنیوالا اور مختال ہے اس سے تکبر کرنا اسکا منکر ہے اس لیے کہ وہ صدقہ ہے یعنی فقیر اگر متکبر سے تکبر
کرے تو وہ دشمن خدا کا نہیں بلکہ صدقہ کا سا ثواب پاتا ہے چنانچہ بشیر بن حارث نے امیر المومنین علی کو خواب میں دیکھا کہا نصیحت کیجیے مجھکو
اے امیر المومنین فرمایا کیا خوب ہے مہربانی کرنی تونگروں کو فقیروں پر واسطے طلب ثواب خدا کے اور بہت خوب ہے اس سے تکبر فقیر کا اغنیا سے
بسبب اعتماد و توکل کے خدا پر اور یہ خصلتیں مذکورہ اگرچہ بری ہیں لیکن ان تین کے سبب کہ ذکر کیے گئے بہت ہی بری ہیں چنانچہ سبب انکا
ظاہر ہے اس لیے دشمن خدا کے ہوئے ع وعن انس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لما خلق اللہ الارض جعلت
تمید فخلق الجبال فقال بھا علیھا فاستقرت فعجبت الملئکۃ من شدۃ الجبال فقالوا یا رب ھل من خلقک شیء
اشد من الجبال قال نعم الحدید فقالوا یا رب ھل من خلقک شیء اشد من الحدید قال نعم النار فقالوا یا رب ھل من
شیء اشد من النار قال نعم الماء فقالوا یا رب ھل من خلقک شیء اشد من الماء قال نعم الریح فقالوا یا رب ھل
من خلقک شیء اشد من الریح قال نعم ابن ادم تصدق صدقۃ بیمینہ یخفیھا من شمالہ رواہ الترمذی وقال ھذا
حدیث غریب اور روایت ہے انس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جبکہ پیدا کی اللہ نے زمین ہلنے لگی پھر پیدا کیے پہاڑ
پس ٹھہرایا پہاڑوں کو زمین پر پس ٹھہر گئی زمین پس تعجب کیا فرشتوں نے سختی پہاڑوں کے سے پھر کہا فرشتوں نے اے پروردگار ہمارے کیا ہے
مخلوقات تیری سے کوئی چیز سخت تر پہاڑوں سے فرمایا کہ ہاں لوہا ہے یعنی وہ پتھر کو بھی توڑ ڈالتا ہے پھر عرض کیا فرشتوں نے اے رب
ہمارے کیا ہے مخلوقات تیری سے کوئی چیز سخت تر لوہے سے فرمایا ہاں آگ یعنی وہ لوہے کو بھی نرم کر دیتی ہے پھر عرض کیا فرشتوں نے اے رب
ہمارے کیا ہے مخلوقات تیری سے کوئی چیز سخت تر آگ سے فرمایا ہاں پانی یعنی وہ بجھا دیتا ہے آگ کو بھی پھر عرض کیا فرشتوں نے اے پروردگار
ہمارے کیا ہے مخلوقات تیری سے کوئی چیز سخت تر پانی سے فرمایا ہاں ہوا یعنی وہ پانی کو بھی خشک کر دیتی ہے پھر عرض کیا فرشتوں نے اے پروردگار
ہمارے کیا ہے مخلوقات تیری سے کوئی چیز سخت تر ہوا سے فرمایا ہاں صدقہ دینا فرزند آدم کا کہ دیتا ہے صدقہ ساتھ داہنے ہاتھ اپنے کے چھپاتا ہے
اسکو بائیں ہاتھ اپنے سے نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا یہ حدیث غریب ہے ف فرمایا ہاں صدقہ دینا فرزند آدم کا الخ یہ سبب
سخت اس لیے ہے کہ اس میں مخالفت نفس کی اور قہر طبیعت اور دفع کرنا شیطان کا ہے اور اور چیزوں میں کہ اوپر اسکے مذکور ہوئیں

نہیں اور اس میں مخالفت نفس کی اور دفع کرنا شیطان کا اسلیے ہے کہ نفس چاہتا ہے کہ لوگ میرے دینے کو دیکھیں اور میری تعریف کریں اور انہیں ہم عصروں پر فخر حاصل ہووے پس جب چھپا کر دیا تو مخالفت نفس کی کی اور دفع کیا شیطان کو اور بعضوں نے کہا کہ زیادہ اسلیے ہے کہ اس سے حاصل ہوتی ہے رضا مولا کی اور رضای مولی سب سے بڑی چیز ہے + ح وَذُكِرَ حَدِيثُ اِنَّ الصَّدَقَةَ تُطْفِئُ الْخَطِيْئَةَ فِي كِتَابِ الْاِيْمَانِ اور ذکر کی گئی حدیث معاذ کی صدقہ بجھاتا ہے گناہوں کو کتاب الایمان میں

الفصل الثالث فصل تیسری

عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ عَبْدٍ مُسْلِمٍ يُنْفِقُ مِنْ كُلِّ مَالٍ لَهُ زَوْجَيْنِ فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ اِلَّا اسْتَقْبَلَتْهُ حَجَبَةُ الْجَنَّةِ كُلُّهُمْ يَدْعُوْهُ اِلٰى مَا عِنْدَهُ قُلْتُ وَكَيْفَ ذٰلِكَ قَالَ اِنْ كَانَتْ اِبِلًا فَبَعِيْرَيْنِ وَاِنْ كَانَتْ بَقَرًا فَبَقَرَتَيْنِ رَوَاهُ النَّسَائِيُّ اور روایت ہے ابی ذر سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں کوئی بندہ مسلمان کہ خرچ کرے ہر مال اپنے سے دو دو چیزیں اللہ کی راہ میں مگر کہ استقبال کرینگے اوسکا دربان بہشت کے سارے پکارینگے اوسکو طرف اوس چیز کے کہ نزدیک انکے ہے کہا ابو ذر نے کہ کہا میں نے کسطرح سے ہے یہ خرچ کرنا فرمایا اگر ہوں اونٹ پس دیوے دو اونٹ اور اگر ہوویں گائیں تو دیوے دو گائیں نقل کی یہ نسائی نے ف اللہ کی راہ میں یعنی اوسکی خوشی کی جگہ میں خرچ کرے مانند حج اور جہاد اور طلب علم اور مانند اونکی کے اور طرف اوس چیز کے کہ نزدیک اونکے ہے یعنی اچھی نعمتیں جنت کی باہر دروازے کی طرف بلاتے ہوں گے دربان وہاں کے وَعَنْ مَرْثَدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنِي بَعْضُ أَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّ ظِلَّ الْمُؤْمِنِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ صَدَقَتُهُ رَوَاهُ أَحْمَدُ اور روایت ہے مرثد بن عبد اللہ سے کہ کہا حدیث کی مجکو بعضے صحابیوں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے نے یہ کہ سنا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے یہ کہ تحقیق سایہ مومن کا دن قیامت کو صدقہ اوسکا ہوگا نقل کی یہ احمد نے ف یعنی جیسے سایبان گرمی دھوپ سے بچاتا ہے ویسے ہی صدقہ سبب نجات اور آرام کا ہوگا دن قیامت کے یا یہ کہ صدقہ گویا ثواب اوسکا بصورت سایبان کے بنکر ہر والے کے سر پر تانیں گے تا گرمی اوس دن کی سے بچے + ح وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ وَسَّعَ عَلٰى عِيَالِهِ فِي النَّفَقَةِ يَوْمَ عَاشُوْرَاءَ وَسَّعَ اللّٰهُ عَلَيْهِ سَائِرَ سَنَتِهِ قَالَ سُفْيَانُ اِنَّا قَدْ جَرَّبْنَاهُ فَوَجَدْنَاهُ كَذٰلِكَ رَوَاهُ رَزِيْنٌ وَرَوَى الْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْاِيْمَانِ عَنْهُ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَأَبِي سَعِيْدٍ وَجَابِرٍ وَضَعَّفَهُ اور روایت ہے ابن مسعود سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کشادگی کرے اپنے کنبہ پر خرچ کرنے میں دن عاشورہ کی کشادگی کریگا اللہ تعالی اوسپر باقی سال اوسکے میں کہا سفیان ثوری نے کہ تحقیق تجربہ کیا ہے ہم نے اسکا پس پایا ہم نے اوسکو اسیطرح نقل کی یہ رزین نے اور نقل کی بیہقی نے شعب الایمان میں ابن مسعود سے اور ابو ہریرہ اور ابو سعید اور جابر سے اور ضعیف کہا ہے اسکو بیہقی نے ف بیہقی نے اسکو ضعیف کہکر یہ بھی کہا ہے کہ اگرچہ طرق اسکے ضعیف ہیں ولیکن بعض کو بعض سے قوت حاصل ہو جاتی ہے اور حدیث سرمہ لگانے کی دن عاشورہ کی جو بعضوں نے نقل کی ہے کچھ اصل اوسکی نہیں اور اسیطرح اور دوسرے اعمال جو دن عاشورہ کے کرنے نقل کیے ہیں اونکی بھی کچھ اصل نہیں سوائے روزے کے اور وسعت کرنی کھانے کی کہ یہ ثابت ہیں حدیث سے + ع وَعَنْ أَبِي أُمَامَةَ قَالَ قَالَ أَبُوْ ذَرٍّ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ أَرَأَيْتَ الصَّدَقَةَ مَاذَا هِيَ قَالَ أَضْعَافٌ مُضَاعَفَةٌ وَعِنْدَ اللّٰهِ الْمَزِيْدُ رَوَاهُ أَحْمَدُ اور روایت ہے ابی امامہ سے کہ کہا ابی ذر نے اے نبی اللہ کے خبر دو مجکو کہ صدقہ کیا ہے ثواب اوسکا فرمایا چند در چند یعنی کئی کئی حصے ہے اور نزدیک اللہ کے زیادہ بھی ہے نقل کی یہ احمد نے

ف کئی کئی حصے بڑھ حدیثوں سے معلوم ہوتا ہے کہ دس حصے سے سات سو تک ہے اور زیادہ بھی ہے کہ اگر چاہے سات سو سے بھی زیادہ ثواب
جیسا کہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے وَاللّٰہُ یُضَاعِفُ لِمَنْ یَّشَاءُ یعنی اللہ بڑھاتا ہے ثواب جسکے لیے چاہتا ہے ۝ **بَابُ اَفْضَلِ الصَّدَقَۃِ**
باب بیچ بیان بہترین صدقہ کے **اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ** فصل پہلی **عَنْ** اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ وَحَکِیْمِ بْنِ حِزَامٍ قَالَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ خَیْرُ الصَّدَقَۃِ مَا کَانَ عَنْ ظَھْرِ غِنًی وَابْدَأْ بِمَنْ تَعُوْلُ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ وَرَوَاہُ مُسْلِمٌ عَنْ حَکِیْمٍ وَحْدَہٗ
روایت ہے ابی ہریرہ اور حکیم بن حزام سے کہ کہا دونوں نے فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بہترین صدقہ وہ ہے کہ ہو بے پروائی سے اور شروع کر
ساتھ اوس شخص کے کہ لازم ہے تجھ پر نفقہ اوسکا روایت کی یہ بخاری نے اور روایت کی مسلم نے نری حکیم سے **ف** بے پروائی سے
یعنی صدقہ دیا اور پھر غنا باقی رہے مطلق فقیر نہو جاوے یعنی توت اہل و عیال کا رکھ لے اور جو زیادہ اوس سے ہو تصدق کرے اور عیال
کو محتاج اور بھوکا نہ رکھے جیسا کہ فرمایا شروع کر ساتھ اوس شخص کے کہ لازم ہے تجھ پر نفقہ اوسکا اور تحقیق یہ ہے کہ ضروری ہے صدقہ دینے والے کو
کہ یا تو غنا نفس حاصل ہو یعنی از راہ سخاوت نفس کے اللہ پر اعتماد کر دیتا جاوے اور دل غنی رہے کچھ پروا نہ کرے جیسے کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ
تعالیٰ عنہ نے تمام مال دیدیا اور حضرت نے پوچھا کہ کیا باقی چھوڑا تو نے اپنے عیال کے لیے عرض کیا کہ اللہ اور اسکے رسول کو
اور یا غنا مال باقی رہے کہ دے اور پھر مالدار رہے مفلس نہ ہو جاوے جیسے کہ او پر گذرا حاصل یہ ہے کہ اگر توکل حاصل ہو دیوے جو کچھ چاہے
والا مقدم رکھے نفس و عیال کو استغناء سے کہ آپ اور عیال بھوکے رہیں ۝ **وَعَنْ** اَبِیْ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا اَنْفَقَ الْمُسْلِمُ نَفَقَۃً عَلٰی اَھْلِہٖ وَھُوَ یَحْتَسِبُھَا کَانَتْ لَہٗ صَدَقَۃً مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہے ابی
مسعود سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جسوقت کہ خرچ کرتا ہے مسلمان کچھ خرچ اپنے اہل پر یعنی بیوی اور قرابتیوں پر اور امید
توقع رکھتا ہے ثواب کی ہوتا ہے اوسکے لیے صدقہ یعنی برابر صدقہ کے یا صدقہ مقبول نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **وَعَنْ** اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ
قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ دِیْنَارٌ اَنْفَقْتَہٗ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ وَدِیْنَارٌ اَنْفَقْتَہٗ فِیْ رَقَبَۃٍ وَدِیْنَارٌ تَصَدَّقْتَ بِہٖ عَلٰی مِسْکِیْنٍ وَدِیْنَارٌ اَنْفَقْتَہٗ
عَلٰی اَھْلِکَ اَعْظَمُھَا اَجْرًا الَّذِیْ اَنْفَقْتَہٗ عَلٰی اَھْلِکَ رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نے ایک دینار ہے کہ خرچ کرے تو اوسکو اللہ کی راہ میں یعنی حج یا جہاد یا طلب علم میں اور ایک دینار ہے کہ خرچ کرے تو اوسکو بیچ آزاد
کرنے بردے کے اور ایک دینار ہے کہ صدقہ دے تو مسکین کو اور ایک دینار ہے کہ خرچ کرے تو اوسکو اپنے اہل پر بہت بڑا ان دیناروں میں از روئے
ثواب کے وہ دینار ہے کہ خرچ کیا تو نے اوسکو اپنے اہل پر نقل کی یہ مسلم نے **وَعَنْ** ثَوْبَانَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
اَفْضَلُ دِیْنَارٍ یُّنْفِقُہُ الرَّجُلُ دِیْنَارٌ یُّنْفِقُہٗ عَلٰی عِیَالِہٖ وَدِیْنَارٌ یُّنْفِقُہٗ عَلٰی دَابَّتِہٖ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ وَدِیْنَارٌ یُّنْفِقُہٗ عَلٰی اَصْحَابِہٖ فِیْ
سَبِیْلِ اللّٰہِ رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے ثوبان سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بہتر دینار کہ خرچ کرے اوسکو آدمی وہ دینار ہے کہ خرچ
کرے اوسکو اوپر عیال اپنی کے اور وہ دینار کہ خرچ کرے اوسکو اپنے جانور پر کہ پالا ہوا اوسکو جہاد کے لیے اور وہ دینار کہ خرچ
کرے اوسکو اوپر یاروں اپنی کے اوس حال میں کہ وہ جہاد کرنیوالے ہوں اللہ کی راہ میں نقل کی یہ مسلم نے **ف** یعنی خرچ کرنا ان تین
پر افضل ہے اوروں پر خرچ کرنے سے ۝ **وَعَنْ** اُمِّ سَلَمَۃَ قَالَتْ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَلِیَ اَجْرٌ اَنْ اُنْفِقَ عَلٰی بَنِیْ
اَبِیْ سَلَمَۃَ اِنَّمَا ھُمْ بَنِیَّ فَقَالَ اَنْفِقِیْ عَلَیْھِمْ فَلَکِ اَجْرُ مَا اَنْفَقْتِ عَلَیْھِمْ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہے ام سلمہ
سے کہا کہا میں نے یا رسول اللہ آیا واسطے میرے ثواب ہے خرچ کرنے میں اوپر بیٹوں ابی سلمہ کے سوائے اسکے نہیں کہ وہ بیٹے میرے

پس فرمایا خرچ کر انپر پس تیرے لیے ثواب ہے اوس چیز کا کہ خرچ کریگی تو انپر نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے **ف** حضرت ام سلمہ پہلے بی بی ابو سلمہ صحابی کی تھین اون سے کئی بچے ہوے تھے عمر اور زینب اور درۃ جب وہ مرگئے تو حضرت سے نکاح ہوا اونکا پس اون بچونکو ام سلمہ کچھ دیا کرتی تھین اوسکو پوچھا کہ مجھے ثواب بھی ہوتا ہے اوسکے دینے مین یا نہین پس اس صورت مین مراد بیٹون سے بیٹے ہونگے یا ابو سلمہ کے اور بیوی سے جو بچے تھے اوسکے دینے کا حکم پوچھا اس صورت مین بیٹون سے سوتیلے بیٹے مراد ہون گے ۱۲ ح

وعن زَيْنَبَ امْرَأَةِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَصَدَّقْنَ يَا مَعْشَرَ النِّسَاءِ وَلَوْ مِنْ حُلِيِّكُنَّ قَالَتْ فَرَجَعْتُ اِلٰى عَبْدِ اللّٰهِ فَقُلْتُ اِنَّكَ رَجُلٌ خَفِيْفُ ذَاتِ الْيَدِ وَاِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ اَمَرَنَا بِالصَّدَقَةِ فَأْتِهِ فَسْئَلْهُ فَاِنْ كَانَ ذٰلِكَ يُجْزِئُ عَنِّيْ وَاِلَّا صَرَفْتُهَا اِلٰى غَيْرِكُمْ قَالَتْ فَقَالَ لِيْ عَبْدُ اللّٰهِ بَلِ ائْتِيْهِ اَنْتِ قَالَتْ فَانْطَلَقْتُ فَاِذَا امْرَأَةٌ مِنَ الْاَنْصَارِ بِبَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَاجَتِيْ حَاجَتُهَا قَالَتْ وَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ اُلْقِيَتْ عَلَيْهِ الْمَهَابَةُ قَالَتْ فَخَرَجَ عَلَيْنَا بِلَالٌ فَقُلْنَا لَهٗ ائْتِ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَخْبِرْهُ اَنَّ امْرَأَتَيْنِ بِالْبَابِ تَسْأَلَانِكَ اَتُجْزِئُ الصَّدَقَةُ عَنْهُمَا عَلٰى اَزْوَاجِهِمَا وَعَلٰى اَيْتَامٍ فِيْ حُجُوْرِهِمَا وَلَا تُخْبِرْهُ مَنْ نَحْنُ قَالَتْ فَدَخَلَ بِلَالٌ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلَهٗ فَقَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ هُمَا فَقَالَ امْرَأَةٌ مِنَ الْاَنْصَارِ وَزَيْنَبُ فَقَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيُّ الزَّيَانِبِ قَالَ امْرَأَةُ عَبْدِ اللّٰهِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَهُمَا اَجْرَانِ اَجْرُ الْقَرَابَةِ وَاَجْرُ الصَّدَقَةِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَاللَّفْظُ لِمُسْلِمٍ اور روایت ہے زینب بیوی عبد اللہ بن مسعود کی سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تصدق کرو اے گروہ عورتون کے اگرچہ ہو زیورون تمہارے سے کہا زینب نے پس پھر کر آئی مین یعنی حضرت کی مجلس سے طرف عبد اللہ بن مسعود کی پس کہا مین نے کہ تحقیق تو مرد ہے سبک ہاتھ کا یعنی فقیر ہے اور تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم فرمایا ہے ہمکو ساتھ دینے صدقہ کے پس جا حضرت کے پاس اور پوچھ اون سے یعنی یہہ کہ آیا کفایت کرتا ہے مجکو تصدق کرنا تجپر اور تیری اولاد پر یا نہین پس اگر ہو یہہ تصدق کرنا تجپر اور تیری اولاد پر کہ کفایت کرے مجسے تصدق کرون تم پر اور اگر یہ کفایت کرے نہ خرچ کرون اوسکو طرف غیر تمہارے کے کہا زینب نے پس کہا واسطے میرے عبد اللہ نے بلکہ تو ہی جا حضرت کے پاس کہا زینب نے پس گئی مین حضرت کے پاس پس ناگہان ایک عورت انصار مین سے کھڑی تھی اوپر دروازے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے حاجت میری مانند حاجت اوسکی کے تھی یعنی وہ بھی یہی پوچھنے کو آئی تھی کہ آیا خاوند اور اوسکے متعلقون کو دون یا نہیں کہا زینب نے اور تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کہ ڈالی گئی تھی اون پر ہیبت کہا پس نکلے ہمپر بلال پس کہا ہمنے اونکو جاؤ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پس خبر دو اونکو یہہ کہ دو عورتین دروازے پر پوچھتی ہین آپ سے کہ کیا کفایت کرتا ہے صدقہ دینا اونسے خاوندون اونکے کو اور یتیمون کو کہ اونکی پرورش مین ہین اور نہ خبر کرو حضرت کو کہ کون ہین ہم یعنی مبالغہ کیا پیچ نعی ... کے کہ اس مین بالکل ہمارا کو دخل نہین کہا زینب نے پس گئے بلال رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پس پوچھا حضرت سے وہ مسئلہ پس فرمایا بلال کو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ کون ہین وہ دونون کہا بلال نے ایک عورت ہے انصار مین سے اور ایک زینب ہے پس فرمایا حضرت نے بلال کو کون سے زینب یعنی زینبین کئی ہین یہہ کون سی ہے کہا عورت عبد اللہ کی پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے واسطے اونکے دوہرا ثواب ہے ایک ثواب قرابت کا اور دوسرا ثواب صدقہ دینے کا نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے اور لفظ واسطے مسلم کے **ف** ڈالی گئی تھی اونپر ہیبت یعنی اللہ تعالی نے اپنے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک ہیبت اور عظمت دی تھی کہ لوگ اونسے

اور تھے اور تعظیم کرتے تھے اونکی اسی لیے کوئی جرأت نہ کرتا تھا کہ ایک اصل منیکی اون پاس اور یہ سبب تھا اوسکا کہ اللہ تعالیٰ نے
عزت کا کیا تھا اسکو یہ کہ اپنی طرف سے بسبب خلقی کے تھی اور بلال نے اون عورتوں کو بتا دیا باوجودیکہ اونھوں نے منع کیا تھا
کہ جب حضرت نے پوچھا تو واجب ہوا اونکو بتا دینا اور نہ دیوے آدمی زکوۃ اپنی بیوی کو بالاتفاق اور نہ دیوے بیوی زکوۃ اپنے
نزدیک ابی حنیفہ کے اس لیے کہ دونوں شریک ہوتے ہیں منافع میں عادۃً اور صاحبین کے نزدیک درست ہے بیوی کو کہ خاوند کو دیوے
پس امام ابو حنیفہ کے نزدیک اس حدیث میں صدقہ سے مراد صدقہ نفل ہے اور صاحبین کے نزدیک صدقہ محتمل فرض اور نفل دونو
ہے +ع وعن میمونۃ بنت الحارث انہا اعتقت ولیدۃ فی زمان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فذکرت
ذلک لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال لو اعطیتہا اخوالک کان اعظم لاجرک متفق علیہ اور روایت ہے
میمونہ بیٹی حارث کی سے یہ کہ اونھوں نے آزاد کی ایک لونڈی حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں پھر ذکر کیا میمونہ
نے روبرو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پس فرمایا حضرت نے اگر دیتی تو یہ لونڈی اپنے ماموں کو تو ہوتا بہت بڑا ثواب تجھکو نقل کی
اور مسلم نے **ف** اس لیے کہ وہ احتیاج رکھتے تھے خادم کی پس اونکو دیتی تو صدقہ بھی ہوتا اور صلہ رحم بھی +ع وعن عائشۃ
قالت یا رسول اللہ ان لی جارین فالی ایہما اہدی قال الی اقربہما منک بابا رواہ البخاری اور روایت ہے
کہ کہا اے رسول خدا کے تحقیق واسطے میرے ہیں دو ہمسایہ پس کسکو اون میں سے تحفہ بھیجوں یعنی پہلے یا زیادہ کسکو بھیجوں
طرف اسکی کہ بہت نزدیک ہو تجھسے جسکا دروازہ اون میں سے نقل کی یہ بخاری نے **ف** ایک ہمسایہ کی دیوار نزدیک ہے
ایک کا دروازہ تو قریب دروازے والے کو مقدم رکھے اور حدیث میں مراد حصر نہیں ہے کہ اسکو دے دوسرے کو نہ دے بلکہ مراد یہ
ہے پہلے یا زیادہ اسکو بھیجو کہ جسکا دروازہ قریب ہو اور شاید کہ وجہ اسکی یہ ہے کہ جسکا دروازہ قریب ہوتا ہے اوس سے اکثر اختلاط
اور اطلاع اوسکے حال کی بہت رہتی ہے پس اوس سے سلوک و محبت کرنی اولی ہے +ع وعن ابی ذر قال قال رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا طبخت مرقۃ فاکثر ماءہا وتعاہد جیرانک رواہ مسلم اور روایت ہے ابی ذر سے
کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جس وقت پکاوے تو شوربا پس بہت کر پانی اوسکا اور خبر گیری کر ہمسایوں اپنے کی نقل کی مسلم نے
ف خیال لذت کا نکرے بلکہ بہت سا شوربا کرے سالن میں اور ہمسایوں کو بانٹے +ع

الفصل الثانی

عن ابی ہریرۃ قال یا رسول اللہ ای الصدقۃ افضل قال جہد المقل وابدأ بمن تعول رواہ ابو داود
ابو ہریرہ سے کہ کہا یا رسول اللہ کونسا صدقہ بہت ساثواب ہے کتنا ہے فرمایا بہت کوشش کرنی کم مال والے کی اور پہلے دے اوسکو
جسکی پرورش کرتا ہے تو نقل کی یہ ابو داود نے **ف** بہت کوشش کرنی کم مال والے کی یعنی افضل صدقہ وہ ہے کہ آدمی کم مال والا مشقت کھینچ کر اور جو
استطاعت اوسکی ہو دیوے اور اوپر حدیث میں گذرا تھا کہ صدقہ حالت غناء کا افضل ہے تطبیق ان دونوں میں یہ ہے کہ
ہر بحسب اشخاص اور قوۃ توکل اور ضعف یقین کے یعنی پہلی حدیث اونکے حق میں ہے کہ جو توکل نہ رکھتے ہوں اور یہ اونکے حق میں ہے کہ جو
یقین کامل رکھتے ہوں اور بعضوں نے کہا کہ مراد ساتھ مقل کے یعنی کم مال والا ایسا کہ غنی القلب یعنی دل غنی تا کہ موافق ہو جاوے اوس حدیث
کی افضل الصدقۃ ما کان عن ظہر غنی حاصل یہ کہ تصدق کرنا فقیر دل غنی کا اگرچہ قلیل ہو افضل ہے تصدق کرنے مالدار کے سے اگرچہ
وعن سلیمان بن عامر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الصدقۃ علی المسکین صدقۃ وہی

ثِنْتَانِ صَدَقَةٌ وَصِلَةٌ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ اور روایت ہے سلیمان بن عامر سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے صدقہ دینا مسکین کو ایک صدقہ ہے یعنی ایک ثواب صدقہ ہی کا ہوتا ہے اور صدقہ دینا قرابتی کو دوہرا ثواب رکھتا ہے ایک صدقہ کا اور دوسرا سلوک کرنے ناتے دار کا نقل کی یہ احمد اور ترمذی اور نسائی اور ابن ماجہ اور دارمی نے **وَعَنْ** أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ عِنْدِي دِينَارٌ قَالَ أَنْفِقْهُ عَلَى نَفْسِكَ قَالَ عِنْدِي آخَرُ قَالَ أَنْفِقْهُ عَلَى وَلَدِكَ قَالَ عِنْدِي آخَرُ قَالَ أَنْفِقْهُ عَلَى أَهْلِكَ قَالَ عِنْدِي آخَرُ قَالَ أَنْفِقْهُ عَلَى خَادِمِكَ قَالَ عِنْدِي آخَرُ قَالَ أَنْتَ أَعْلَمُ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا آیا ایک شخص طرف نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اور کہا میرے پاس ایک دینار ہے یعنی اور چاہتا ہوں خرچ کرنا اوسکا فرمایا خرچ کر اوسکو اپنے پر کہا اوس نے میرے پاس اور ایک دینار ہے فرمایا خرچ کر اوسکو اپنی اولاد پر کہا اوس نے میرے پاس ایک اور دینار ہے فرمایا خرچ کر اوسکو اپنی اہل پر یعنی بیوی اور ماں باپ اور قرابتیوں پر کہا اوس نے میرے پاس ایک اور دینار ہے فرمایا خرچ کر اوسکو اپنے خادم پر کہا اوس نے میرے پاس ایک اور دینار ہے فرمایا کہ تو دانا تر ہے نقل کی یہ ابو داؤد اور نسائی نے **ف** تو تو دانا تر ہے یعنی اوسکے مستحق کا حال تو ہی خوب جانتا ہے جسکو مستحق جانے اوسکو دے + ح **وَعَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِخَيْرِ النَّاسِ رَجُلٌ مُمْسِكٌ بِعِنَانِ فَرَسِهِ فِي سَبِيلِ اللهِ أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِالَّذِي يَتْلُوهُ رَجُلٌ مُعْتَزِلٌ فِي غُنَيْمَةٍ لَهُ يُؤَدِّي حَقَّ اللهِ فِيهَا أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِشَرِّ النَّاسِ رَجُلٌ يُسْأَلُ بِاللهِ وَلَا يُعْطِي بِهِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَالدَّارِمِيُّ اور روایت ہے ابن عباس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا نہ خبر دوں میں تمکو ساتھ بہترین آدمی کے وہ شخص کہ پکڑے ہوئے ہے لگام گھوڑے اپنے کی اللہ کی راہ میں یعنی سوار ہو کر منتظر جنگ کا ساتھ کافروں کے ہے کیا نہ خبر دوں میں تمکو ساتھ اوس شخص کے کہ قریب ہو مرتبے میں شخص مذکور کے وہ شخص کہ گوشہ پکڑا ہے اپنی چند بکریوں میں ادا کرتا ہے حق اللہ کا اون میں یعنی جنگل میں جا رہا الگ ہو کر لوگوں سے اور بکریوں سے گذران اپنی کرتا ہے اور زکوٰۃ اونکی ادا کرتا ہے کیا نہ خبر دوں میں تمکو ساتھ بدترین آدمیوں کے وہ شخص کہ سوال کیا جاتا ہے ساتھ قسم اللہ کے یعنی سائل اسطرح مانگتا ہے اوس سے کہ دے مجکو تجھے خدا کی قسم اور نہیں دیتا ساتھ اوسکے نقل کی یہ ترمذی اور نسائی اور دارمی نے **ف** ساتھ بہترین آدمی کے یعنی اچھے لوگوں میں سے ایک یہ بھی ہے اس لیے کہا کہ غازی سب لوگوں سے افضل نہیں ہے اور اسیطرح بدترین آدمیوں سے بھی یہ مراد ہے کہ بروں میں سے ایک یہی ہے + غ **وَعَنْ** أُمِّ بُجَيْدٍ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رُدُّوا السَّائِلَ وَلَوْ بِظِلْفٍ مُحْرَقٍ رَوَاهُ مَالِكٌ وَالنَّسَائِيُّ وَرَوَى التِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ مَعْنَاهُ اور روایت ہے ام بجید سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پھیر دو مانگنے والے کو اگرچہ ساتھ سُم جلے ہوئے کے ہو نقل کی یہ مالک اور نسائی نے اور نقل کی ترمذی اور ابو داؤد نے معنی اسکے **ف** یہ مبالغہ ہے بیچ پھیرنے سائل کے ساتھ ادنی ادنی چیز کے کہ میسر ہو یعنی جو کچھ میسر ہو سائل کو دے بغیر دیے نہ پھیرے پس حقیقت اس کلام کی نہیں مراد ہے اس لیے کہ کھر جلا ہوا قابل انتفاع کے نہیں + ع **وَعَنِ** ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنِ اسْتَعَاذَ مِنْكُمْ بِاللهِ فَأَعِيذُوهُ وَمَنْ سَأَلَ بِاللهِ فَأَعْطُوهُ وَمَنْ دَعَاكُمْ فَأَجِيبُوهُ وَمَنْ صَنَعَ إِلَيْكُمْ مَعْرُوفًا فَكَافِئُوهُ فَإِنْ لَمْ تَجِدُوا مَا تُكَافِئُونَهُ فَادْعُوا لَهُ حَتَّى تَرَوْا أَنَّكُمْ قَدْ كَافَأْتُمُوهُ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ اور روایت ہے ابن عمر سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص پناہ مانگے ساتھ اللہ کے پس پناہ دو اوسکو اور جو کوئی مانگے ساتھ نام اللہ کے پس دو اوسکو اور جو شخص کہ بلاوے تمکو یعنی کھانے کے لیے پس قبول کرو بلانا اوسکا یعنی اگر کوئی مانع

یا شرعی ہو اور جو شخص کرے طرف تمہارے احسان یعنی قولی ہو یا فعلی پس بدلا دو اوسکو یعنی تم بھی احسان کرو اوسپر جیسا اوس نے کیا پس اگر نہ
مال کہ بدلا دو اوسکا پس دعا کرو واسطے محسن کے یہانتک کہ گمان کرو یہہ کہ بدلا دیا تمنے اوسکا نقل کی یہہ احمد اور ابو داؤد اور نسائی نے **ف** جو شخص
پناہ مانگے یعنی جو شخص پناہ مانگے تمسے اور طلب کرے تم سے دفع شر تمہارے کی یا شر غیر تمہارے کی اور وقت پناہ مانگنے کے کہے خدا کا واسطہ دیتا ہوں تجکو یہہ کہ
کہ مجھے شر سے بچاؤ قبول کرو کہنا اوسکا اور دفع کرو اوس سے شر واسطے تعظیم نام خدا تعالی کے اور احتمال ہے کہ حرف ب صلہ استعاذہ کا ہو یعنی
پناہ مانگے ساتھ اللہ کے پس نہ تعرض کرو اوس سے بلکہ پناہ دو اور دفع کرو شر اوس سے اور یہانتک کہ گمان کرو الخ یعنی مکرر کرو دعا یہانتک کہ گمان کرو
تم کہ ادا کیا حق اوسکا اور ایک اور حدیث میں آیا ہے کہ جو شخص کہ کیا گیا طرف اوسکے احسان پس کہا اوس نے احسان کرنیوالے کو جزاک اللہ خیرا
تحقیق مبالغہ کیا ثنا میں پس دلالت کرتی ہے یہہ حدیث اسپر کہ جسنے کہا کسیکو جزاک اللہ خیرا ایکبار ادا کیا عوض اگرچہ حق بہت ہو اس لیے کہ بیچ
کہنے میں گویا اسنے اپنے نفس کو عاجز جانا بدلا دینے میں اور سپرد کیا حق سبحانہ کو پس اسکا ایکبار کہنا بمنزلہ مکرر دعا کرنیکے ہوا اور عادت تھی
ام المومنین عائشہ رضی کی کہ جب دعا کرتا اونکے لیے سائل تو وہ بھی اوسیطرح دعا کرتیں اوسکے لیے پھر دیتیں اوسکو مال پس لوگون نے سبب اسکا پوچھا
فرمایا کہ اگر نہ دعا کروں میں اوسکے لیے تو البتہ ہو حق اوسکا مجھپر بسبب دعا کے میرے لیے زیادہ حق میرے سے اوسپر بسبب صدقہ کے پس دعا کرتی
ہوں اوسکے لیے جیسا کہ وہ دعا کرتا ہے میرے لیے تاکہ بدلا ہو دعا اوسکی کا ساتھ دعا اپنی کے اور خالص ہو صدقہ ع **وَعَنْ**
جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُسْأَلُ بِوَجْهِ اللّٰهِ اِلَّا الْجَنَّةُ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ اور روایت ہے جابر سے کہا فرمایا
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نہ مانگی جاوے ساتھ ذات اللہ کے مگر بہشت نقل کی یہہ ابو داؤد نے **ف** یعنی نہ مانگو لوگوں سے
کوئی چیز واسطے ذات خدا کے یعنی نہ کہو کہ دو مجکو کوئی چیز واسطے ذات خدا کے یا واسطے اللہ کے اس لیے کہ نام اللہ تعالی کا بہت بزرگ ہے
کہ مانگی جاوے ساتھ اوسکے متاع دنیا کی بلکہ مانگو ساتھ اوسکے جنت کہ یا اللہ مانگتے ہیں ہم تجہسے بواسطہ ذات کریم تیری کے یہہ کہ داخل کر
جنت میں ہم کو **اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ** فصل تیسری **عَنْ** اَنَسٍ قَالَ کَانَ اَبُوْ طَلْحَةَ اَکْثَرَ الْاَنْصَارِ بِالْمَدِیْنَةِ مَالًا مِّنْ
نَّخْلٍ وَکَانَ اَحَبُّ اَمْوَالِهٖ اِلَیْهِ بَیْرُحَاءَ وَکَانَتْ مُسْتَقْبِلَةَ الْمَسْجِدِ وَکَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَدْخُلُهَا وَیَشْرَبُ
مِنْ مَّاءٍ فِیْهَا طَیِّبٍ قَالَ اَنَسٌ فَلَمَّا نَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰیَةُ لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰی تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ قَامَ اَبُوْ طَلْحَةَ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰی یَقُوْلُ لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰی تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ وَاِنَّ اَحَبَّ مَالِیْ اِلَیَّ
بَیْرُحَاءَ وَاِنَّهَا صَدَقَةٌ لِّلّٰهِ تَعَالٰی اَرْجُوْ بِرَّهَا وَذُخْرَهَا عِنْدَ اللّٰهِ فَضَعْهَا یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ حَیْثُ اَرَاکَ اللّٰهُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بَخٍ ذٰلِکَ مَالٌ رَّابِحٌ وَقَدْ سَمِعْتُ مَا قُلْتَ وَاِنِّیْ اَرٰی اَنْ تَجْعَلَهَا فِی الْاَقْرَبِیْنَ فَقَالَ اَبُوْ طَلْحَةَ
اَفْعَلُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَقَسَمَهَا اَبُوْ طَلْحَةَ فِیْ اَقَارِبِهٖ وَبَنِیْ عَمِّهٖ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ روایت ہے انس سے کہ کہا تھا ابو طلحہ بہت مالدار مدینہ کے
میں قسم کھجوروں سے اور تھا بہت محبوب مالوں اونکے سے طرف بیرحا کہ نام اونکے باغ کا تھا اور تھا وہ سامنے مسجد کے یعنی مسجد نبوی کے اور تھے رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لیجاتے اوس میں اور پیتے پانی اوس میں کا کہ اچھا تھا یعنی شیریں یا حلال بلاشبہ کہا انس نے پس جب اوتری یہہ آیت
ہرگز نہ پہنچوگے نیکی کو یعنی جنت کو یہانتک کہ خرچ کرو اوس چیز سے کہ دوست رکھتے ہو کھڑے ہوئے ابو طلحہ طرف رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
اور کہا یا رسول اللہ تحقیق اللہ تعالی فرماتا ہے ہرگز نہ پہنچوگے نیکی کو یہانتک کہ خرچ کرو اوس چیز سے کہ دوست رکھتے ہو اور تحقیق بہت محبوب
مال میرے سے طرف میرے بیرحا ہے اور تحقیق وہ صدقہ ہے واسطے اللہ کے امید رکھتا ہوں نیکی اوسکے کی یعنی بموجب آیہ کریمہ کے اور

یرہ رکھنا اوسکی کا نزدیک اللہ کے پس رکھو اسکو اے رسول خدا کے جہان دکھاوے تمکو اللہ یعنی آپ جب چاہین سب باندھنے خرچ فرماوین پس فرمایا
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے شاباش شاباش یہہ یعنی یہہ مال ہے نفع دینے والا اور تحقیق سنا مین جو کہا تو نے اور تحقیق مین مناسب جانتا ہون
کہ تقسیم کردے اسکو اپنے قرابتیون مین یعنی محتاج قرابتیونکو تا ثواب صدقہ کا بھی ہو اور صلہ رحم کا بھی پس کہا ابو طلحہ نے کہ کرتا ہون یا رسول اللہ
جو فرمایا آپ نے پھر تقسیم کیا اوس باغ کو ابو طلحہ نے اپنے قرابتیون مین اور چچا کے بیٹون مین نقل کی یہہ بخاری نے اور مسلم نے ف
اس بیان ہوا اقارب کا یا اقارب ہی سواے اونکے اور ناتیدار مراد ہین ح وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
اَفْضَلُ الصَّدَقَةِ اَنْ تُشْبِعَ كَبِدًا جَائِعًا رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ اور روایت ہے انس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نے بہترین صدقہ کا یہہ ہے کہ پیٹ بھردے ایک جگر بھوکے کا نقل کی یہہ بیہقی نے شعب الایمان مین ف یعنی ہر چیز کہ جاندار ہو خواہ
آدمی ہو خواہ مسلمان خواہ حیوان لیکن جو جانور موذی ہین کہ جنکے لیے حکم مارنیکا ہے یعنی سانپ بچھو مستثنی ہین یعنی کھلانا اونکا اچھا نہین ح بَابٌ ف
عادت ہے مولف کی کہ کہین ہر باب یونہی ذکر کرتا ہے بغیر ترجمہ کے اور ذکر کرتا ہے اوس مین حدیثین تتمات اور ملحقات پہلی باب کی چنانچہ یہہ
باب بھی ویسا ہی ہے اور بعضے نسخون مین یون ہے باب نفقة المرأة من مال زوجها یعنی اس باب مین بیان ہے اس چیز کا کہ خرچ کرے عورت
خاوند کے مال مین سے ح

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

فصل پہلی عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَنْفَقَتِ الْمَرْأَةُ مِنْ طَعَامِ بَيْتِهَا غَيْرَ مُفْسِدَةٍ كَانَ لَهَا اَجْرُهَا بِمَا اَنْفَقَتْ وَلِزَوْجِهَا اَجْرُهُ بِمَا كَسَبَ وَلِلْخَازِنِ
مِثْلُ ذٰلِكَ لَا يَنْقُصُ بَعْضُهُمْ اَجْرَ بَعْضٍ شَيْئًا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ روایت ہے عائشہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جس وقت کہ
صدقہ کرتی ہے عورت اپنے گھر کے طعام مین سے اوس حال مین کہ نہ اسراف کرنیوالی ہو ہوتا ہے واسطے اوسکے ثواب اوسکا بسبب خرچ
کرنے اوسکی کے اور ہوگا اوسکے خاوند کو ثواب اوسکا بسبب کمانے اوس مال کے اور واسطے داروغہ کے مانند اسی کے یعنی کھانا جسکے
حوالہ ہے اوسکو بھی ثواب بسبب خرچ کرنیکا ایسا ہی ہوتا ہے جیسے میان بیوی کو نہین کم کرتے بعض اونکے ثواب بعض کا کچھ نقل کی یہہ
بخاری اور مسلم نے ف یہہ محمول ہے اسپر کہ خاوند نے اذن دیدیا ہو بیوی کو تصدق کرنیکا صریحا یا دلالۃ اور بعضون نے کہا کہ
یہہ حکم جاری تھا اوپر عادۃ اہل حجاز کے کہ عادت اونکی یہہ ہے کہ اپنی بی بیونکو اور خادمونکو اذن دیتے ہین یہہ کہ ضیافت کرین مہمانون کی اور کھلاوین
سائلون مساکین اور ہمسایہ کو پس رغبت دلائی حضرت نے اپنی امت کو کہ یہہ عادت نیک حاصل کرین ح وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَنْفَقَتِ الْمَرْأَةُ مِنْ كَسْبِ زَوْجِهَا مِنْ غَيْرِ اَمْرِهِ فَلَهَا نِصْفُ اَجْرِهِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جبکہ تصدق کرتی ہے عورت کمائی یعنی مال خاوند اپنے کے سے بغیر حکم اوسکی کے پس واسطے اوسکے ہے آدھا ثواب اوسکا
نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے ف بغیر اوسکے حکم کی مراد بغیر حکم اوسکی سے یہہ ہے کہ خاص اوس صدقہ کا خاوند نے حکم نہین کیا لیکن جانتی ہے
رضامندی خاوند کی بالاجمال صریحا یا دلالۃ یعنی تھوڑی چیز ہو کہ اوسکے دینے کو کوئی منع نہین کرتا جیسے یہان فقیر کو ٹکڑا یا کوڑی دیدیتی ہین ح
وَعَنْ اَبِيْ مُوْسَى الْاَشْعَرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْخَازِنُ الْمُسْلِمُ الْاَمِيْنُ الَّذِيْ يُعْطِيْ مَا اُمِرَ بِهِ
كَامِلًا مُوَفَّرًا طَيِّبَةً بِهِ نَفْسُهُ فَيَدْفَعُهُ اِلَى الَّذِيْ اُمِرَ لَهُ بِهِ اَحَدُ الْمُتَصَدِّقَيْنِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے ابی موسی اشعری سے
کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے داروغہ مسلمان امانتدار ایسا کہ دیوے اوس چیز کو کہ حکم کیا گیا تھا اوسکو یعنی صدقہ اور بخشنا اوسکے
پورا بدون نقصان کے خوشی دل اپنی سے دیوے اوس چیز کو طرف اوسکے کہ حکم کیا گیا ہے اوسکے لیے ساتھ اوسکے

ایک ہو دوسرا صدقہ کرنیوالا یعنی خازن کی یہہ بخاری اور مسلم نے ف اس مین چار شخص مذکور ہوئین ایک تو حکم ہونا مالک کا اور دوسرے پورا دینا
اور تیسرے خوشی سے دینا اس لیے کہا کہ بعضے داروغہ اور خادم خوشی سے نہین دیتے چوکی کرنے لگ جاتے ہین اور چوتھی دینا اوسکو کہ جسکے لیے حکم کیا ہے
فقرا مسکین کو اور لفظ متصدقین ساتھ صیغہ تثنیہ کے ہے یعنی ایک مالک اور دوسرا یہہ داروغہ یہہ دو صدقہ کرنیوالے مین اس مین کا ایک یہی ہے
اور ایک نسخہ مین ساتھ صیغہ جمع کے ہے یعنی وہ داروغہ بھی ایک تصدق کرنیوالون مین سے ہے حاصل یہ کہ جو داروغہ مسلمان امانتدار ہو
دیگر کا حکم کرتا ہو پورا دیتا ہو اور خوش ہو کر دیتا ہو اور دیتا ہو اوسکو کہ جسکے لیے مالک نے حکم کیا تو اوسکو بھی ثواب مانند ثواب مالک کے ہوتا ہے ع وعن
عَائِشَةَ قَالَتْ إِنَّ رَجُلًا قَالَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أُمِّي افْتُلِتَتْ نَفْسُهَا وَأَظُنُّهَا لَوْ تَكَلَّمَتْ تَصَدَّقَتْ فَهَلْ لَهَا أَجْرٌ إِنْ
تَصَدَّقْتُ عَنْهَا قَالَ نَعَمْ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے عائشہ سے کہ تحقیق ایک شخص نے کہا واسطے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے کہ تحقیق میری ماں ناگہان
مر گئی اور گمان کرتا ہون مین اوسکو اگر بولتی کچھ یعنی وصیت یا وصیت کیونکہ فرصت نہ ملی پس کیا ہے واسطے اوسکے ثواب اگر صدقہ دون مین اوسکی
طرف سے فرمایا ہان ہے نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے ف اس حدیث مین دلیل ہے اسپر کہ ثواب صدقہ کا میت کو پہنچتا ہے اور اسیطرح
دعا اور استغفار میت کے لیے مفید ہے مذہب اہل سنت وجماعت کا یہی ہے اور عبادات بدنیہ مین اختلاف ہے مانند نماز و تلاوت قرآن کے
اور مختار یہہ ہے کہ اونکا بھی ثواب پہنچتا ہے اور امام عبداللہ یافعی رح نے لکھا ہے کہ شیخ بزرگ قدر عبدالسلام کو بعد مرنے کے کسی نے خواب مین
دیکھا کہتے ہین ہم دنیا مین حکم کرتے تھے ساتھ نہ پہنچنے ثواب تلاوت قرآن کے اور اس عالم مین برخلاف اوسکے پایا ہم نے ع الْفَصْلُ
الثَّانِي فصل دوسری عَنْ أَبِي أُمَامَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ فِي خُطْبَتِهِ عَامَ حَجَّةِ الْوَدَاعِ لَا
تُنْفِقُ امْرَأَةٌ شَيْئًا مِنْ بَيْتِ زَوْجِهَا إِلَّا بِإِذْنِ زَوْجِهَا قِيلَ يَا رَسُولَ اللهِ وَلَا الطَّعَامَ قَالَ ذَلِكَ أَفْضَلُ أَمْوَالِنَا رواه
روایت ہے ابی امامہ سے کہ کہا سنا مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے بیچ خطبہ اپنے کے سال حجۃ الوداع کے مین کہ نہ خرچ کرے عورت
کچھ گھر خاوند اپنے کے سے مگر ساتھ اذن خاوند اپنے کے یعنی اذن صریح ہو یا دلالۃً کہا گیا یا رسول اللہ اور نہ خرچ کرے طعام بھی فرمایا یہہ یعنی طعام
ہے مالون ہمارے سے نقل کی یہہ ترمذی نے ف یعنی جب ادنی چیز طعام سے تصدق کرنے بغیر اذن خاوند کے نہ درست ہوئی
تو افضل چیز ہے یہہ کاہیکو درست ہوگا اور ظاہر ہے اس حدیث مین اور اوپر کی بعض حدیثون مین تعارض معلوم ہوتا ہے
جو کوئی دیکھے گا تو کچھ تعارض و شبہہ باقی نہ رہیگا اس لیے کہ اون سے تطبیق معلوم ہو جائیگی ع وَعَنْ سَعْدٍ قَالَ لَمَّا بَايَعَ رَسُولُ
اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النِّسَاءَ قَامَتِ امْرَأَةٌ جَلِيلَةٌ كَأَنَّهَا مِنْ نِسَاءِ مُضَرَ فَقَالَتْ يَا نَبِيَّ اللهِ إِنَّا كَلٌّ عَلَى آبَائِنَا وَأَبْنَائِنَا
وَأَزْوَاجِنَا فَمَا يَحِلُّ لَنَا مِنْ أَمْوَالِهِمْ قَالَ الرَّطْبُ تَأْكُلْنَهُ وَتُهْدِينَهُ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ اور روایت ہے سعد سے کہ جب پیغمبر خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نے بیعت لی یعنی عہد لیا اوپر قائم کرنے احکام شریعت کے عورتون سے تو کھڑی ہوئی ایک عورت بزرگ قدر یا دراز قد گویا
قبیلہ مضر کی عورتون سے تھی پس کہا اے نبی اللہ کے تحقیق ہم بھاری ہین اپنے باپون پر اور اپنے بیٹون پر اور اپنے خاوندون پر پس کیا حلال ہے ہمکو
اونکے سے یعنی بغیر اونکے حکم کے فرمایا تازہ مال کھاؤ تم اوسکو بطریق تحفہ کے بھیجو اوسکو نقل کی یہہ ابوداود نے ف مراد تازہ سے
یہہ ہے کہ جو جلدی بگڑ جاوے جیسے شوربا اور دودہ اور مانند اونکی کے اور بعضے میوے کہ جلدی بگڑ جاتے ہین پس ایسی چیزون مین حاجت اذن کی نہین
اس لیے کہ عرف عادت جاری ہے کہ لوگ ایسی چیزون کے خرچ کرنیکو منع نہین کرتے پس اذن دلالۃً حاصل ہے بخلاف خشک کے کہ او
اذن دینا ضرور ہے ع الْفَصْلُ الثَّالِثُ فصل تیسری عَنْ عُمَيْرٍ مَوْلَى آبِي اللَّحْمِ قَالَ أَمَرَنِي مَوْلَايَ

اَللَّحْمَ فَجَاءَنِیْ مِسْکِیْنٌ فَاَطْعَمْتُهٗ مِنْهُ فَعَلِمَ بِذٰلِكَ مَوْلَایَ فَضَرَبَنِیْ فَاَتَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَذَکَرْتُ ذٰلِكَ لَهٗ فَدَعَاهُ فَقَالَ لِمَ ضَرَبْتَهٗ قَالَ یُعْطِیْ طَعَامِیْ بِغَیْرِ اَنْ اٰمُرَهٗ فَقَالَ الْاَجْرُ بَیْنَکُمَا وَفِیْ رِوَایَةٍ کُنْتُ مَمْلُوْکًا فَسَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَتَصَدَّقُ مِنْ مَالِ مَوَالِیَّ بِشَیْءٍ قَالَ نَعَمْ وَالْاَجْرُ بَیْنَکُمَا نِصْفَانِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ روایت ہے عمیر غلام آزاد ابی اللحم سے کہا کہ کہا مجکو صاحب میرے نے کہ چیرون مین گوشت کو یعنی سکھانے کے لیے پس آیا میرے پاس ایک مسکین پس کھلایا مینے اوسکو اوس مین سے پس جانا یہ صاحب میرے نے پس مارا مجکو پھر آیا مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پس ذکر کیا مین نے یہ حضرت کو پس بلایا حضرت نے صاحب میرے کو پھر فرمایا کیون مارا تو نے اسکو کہا دیتا ہے طعام میرا بدون حکم میرے کے فرمایا ثواب درمیان تم دونون کے ہے اور ایک روایت میں کہا عمیر نے تھا میں غلام کسیکا پس پوچھا مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ کیا تصدق کرون مین مال مالکون اپنے کے سے کچھ یعنی چیز قلیل بدون بغیر اذن ہوا اوس مین عادۃً فرمایا کہ ہان اور ثواب درمیان تم دونون کے ہے آدھون آدھ نقل کی یہ مسلم نے **ف** ثواب درمیان تم دونون کے یعنی اگر امر کرتا تو دینے کا یا راضی ہوتا اور کہا طیبی نے کہ مقصود حضرت کا یہ نہیں تھا کہ غلام کو حق تصرف ہے ملک مولی مین علی الاطلاق بلکہ مکروہ جانا حضرت نے مارنا غلام کو ایسے امر پر کہ مولی کی حق مین اچھا تھا پس عتبت ولائی مولی کو اوسپر کہ غنیمت جانے ثواب کو اور درگذر کرے اوس سے سو اسکی یہ تعلیم اور رہنمائی تھی ابی اللحم کو نہ تقریر یعنی جائز رکھنا فعل غلام کا ✦ ح

بَابُ مَنْ لَا یَعُوْدُ فِی الصَّدَقَةِ

باب ہے بیچ بیان اوس شخص کے کہ نہ لیوے صدقہ دیے ہوئے اپنے کو یعنی نہ حقیقۃً اور نہ صورۃً

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

فصل پہلی عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ حَمَلْتُ عَلٰی فَرَسٍ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ فَاَضَاعَهُ الَّذِیْ کَانَ عِنْدَهٗ فَاَرَدْتُّ اَنْ اَشْتَرِیَهٗ وَظَنَنْتُ اَنَّهٗ یَبِیْعُهٗ بِرُخْصٍ فَسَاَلْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَا تَشْتَرِهٖ وَلَا تَعُدْ فِیْ صَدَقَتِكَ وَاِنْ اَعْطَاکَهٗ بِدِرْهَمٍ فَاِنَّ الْعَائِدَ فِیْ صَدَقَتِهٖ کَالْکَلْبِ یَعُوْدُ فِیْ قَیْئِهٖ وَفِیْ رِوَایَةٍ لَا تَعُدْ فِیْ صَدَقَتِكَ فَاِنَّ الْعَائِدَ فِیْ صَدَقَتِهٖ کَالْعَائِدِ فِیْ قَیْئِهٖ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ روایت ہے عمر بن خطاب سے کہا سوار کیا مینے کسیکو گھوڑے پر راہ خدا مین یعنی ایک غازی پاس گھوڑا تھا مین نے اوسکو گھوڑا دیا پس ضائع کیا اوس شخص نے کہ تھا گھوڑا اوس پاس یعنی سبب تھوڑی خوراک کے دبلا کر دیا پس چاہا مینے یہ کہ مول لون مین اوسکو اور گمان کیا مین نے یہ کہ بیچیگا وہ اوسکو سستا پھر پوچھا مینے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے پس فرمایا نہ خرید کر اوسکو اور نہ عود کر اپنے صدقہ مین اگرچہ دیوے تجکو وہ بدلے ایک درہم کے یعنی یہ عود صورت ہے نہ حقیقۃً اس لیے کہ رجوع کر نیوالا اپنے صدقہ میں مانند کتے کے ہے کہ چاٹتا ہے اپنی قے کو اور ایک روایت مین ہے کہ نہ رجوع کر اپنے صدقہ مین یعنی اگرچہ صورت مین ہو اسلیے کہ رجوع کرنیوالا اپنے صدقہ مین مانند چاٹ لیوالے کے ہے اپنی قے کو نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** بیچیگا وہ اوسکو سستا یعنی بسبب دل ہو جانیکے یا اسلیے کہ مین محسن اوسکا تھا اور نہ خرید کر یہ نہی تنزیہی ہے کہا ابن ملک نے گئے ہیں بعض عالم طرف اسکے کہ صدقہ دینے والے کو خریدنا اپنے صدقہ کا حرام ہے بموجب ظاہر اس حدیث کے اور اکثر علما کہتے ہین کہ یہ مکروہ تنزیہی ہے اسلیے کہ اسمین قبح لعینہ نہیں ہے جسکو تصدق دیا جاتا ہے وہ اکثر سستے مول کو بیچتا ہے صدقہ دینیوالے کے ہاتھ بسبب پہلے احسان اوسکی کے پس بیچ تاہے مانند عود کرنیوالے کے اپنے صدقہ میں بیچ اوس مقدار کے کہ رعایت کیا گیا ✦ ح وَعَنْ بُرَیْدَةَ قَالَ کُنْتُ جَالِسًا عِنْدَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذْ اَتَتْهُ امْرَاَةٌ فَقَالَتْ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّیْ تَصَدَّقْتُ عَلٰی اُمِّیْ بِجَارِیَةٍ وَاِنَّهَا مَاتَتْ قَالَ وَجَبَ اَجْرُكِ وَرَدَّهَا عَلَیْكِ الْمِیْرَاثُ قَالَتْ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّهٗ کَانَ عَلَیْهَا صَوْمُ شَهْرٍ اَفَاَصُوْمُ عَنْهَا قَالَ صُوْمِیْ عَنْهَا قَالَتْ اِنَّهَا لَمْ تَحُجَّ قَطُّ اَفَاَحُجُّ عَنْهَا قَالَ نَعَمْ حُجِّیْ عَنْهَا رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے بریدہ سے کہ کہا تھا میں بیٹھا ہوا پاس نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے کہ ناگہان آئی اونکے پاس ایک عورت

اونکو کسی وقت مین کہری ادتار رکہنی کہا ای بہائی فقرایست ہین اور مجکو طاقت نہین کہ خبرگیری اونکی کرون پیترون کی طرف سے مین موافقت کرتا ہون
اونکی ساتھ اونہائی تکلیف جاڑے کے جسبیکہ وہ اوٹھاتے ہین انتہی اور اس لیے تھو کہتے بعضے اولیاء عارفین وقت کہانے کہ ہر نوالے کے اللھم لا تواخذنے
بحق الجائعین یعنی یا اللہ مواخذہ کر مجسے ساتھ حق بھوکون کے اور حضرت یوسف علیہ السلام نہین سیر ہوتے تھے طعام سے سال قحط مین
باوجود کثرت غلہ کے کہ اونکے پاس تھا تا کہ نہ بھول جاوین بھوکون کو اور مشابہ ہون ساتھ اونکے تکلیف اٹھانے مین پہر ہوئی فرضیت
رمضان کی دس ورس بعد تحویل قبلہ کے شعبان کے مہینے مین کہ اٹھاروان مہینا تھا ہجرت سے اور بعضون نے کہا ہے کہ نہین فرض تھا
پہلے اسکے کوئی روزہ اور بعضون نے کہا کہ تھا پہر منسوخ ہوا اور وہ روزہ بعضون نے کہا کہ عاشورہ کا تھا اور بعضون نے کہا ایام بیض کے اور اختلاف
کیا ہے علماء نے کہ نماز افضل ہے یا روزہ مشہور جمہور کے نزدیک یہہ ہے کہ نماز افضل ہے سب اعمال سے اور بعضون نے کہا روزہ افضل ہے
اور منکر فرضیت روزہ رمضان کے کا کافر ہوتا ہے اور تارک اسکا اشد گنہگار چنانچہ درمختار کی باب مایفسد الصوم مین لکھا ہے و لو اکل عمدا
شہرۃ بلا عذر یقتل یعنی جو شخص کہاوے رمضان مین قصدا بلا عذر علی الاعلان وہ بیباکانہ قتل کیا جاوے + ح

الفصل الاول

فصل پہلی عن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا دخل رمضان فتحت ابواب السماء وفی
روایۃ فتحت ابواب الجنۃ وغلقت ابواب جہنم وسلسلت الشیاطین وفی روایۃ فتحت ابواب الرحمۃ متفق
علیہ روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جب داخل ہوتا ہے رمضان کہولے جاتے ہین دروازے آسمان کے اور
ایک روایت مین ہے کہ کہولے جاتے ہین دروازے بہشت کے اور بند کیے جاتے ہین دروازے دوزخ کے اور قید کیے جاتے ہین شیاطین اور ایک
روایت مین ہے کہولے جاتے ہین دروازے رحمت کے نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے ف کہولے جاتے ہین دروازے آسمان کے یہہ کنایہ ہے
اس سے کہ پے درپے رحمت نازل ہوتی ہے اور چڑھتے ہین اعمال بغیر مانع کے اور دعا قبول ہوتی ہے اور کہولے جاتے ہین دروازے
بہشت کے یہہ کنایہ ہے اس سے کہ توفیق ہوتی ہے نیک کامون کی کہ باعث دخول جنت کے ہین اور بند کیے جاتے ہین دروازے دوزخ کے یہہ کنایہ
اس سے ہے کہ باز رہتا ہے روزہ دار ایسے کامون سے کہ باعث داخل ہونے دوزخ کے ہون اس لیے کہ روزہ دار بچتا ہے کبائر سے اور بخشے جاتے ہین
اسکے صغیرہ گناہ بسبب برکت روزہ کے اور قید کیے جاتے ہین شیاطین یعنی زنجیرون مین باندہے جاتے ہین سرکش شیطانون مین سے اور
بعضون نے کہا کہ یہہ کنایہ ہے اس سے کہ باز رہتے ہین شیاطین لوگون کے بہکانے سے اور لوگ وسوسے اونکے نہین قبول کرتے اس لیے کہ بسبب روزہ کے
جاتی رہتی ہے قوۃ حیوانیہ جو جڑ ہے غضب اور شہوت کی جو کہ باعث ہوتی ہین طرح طرح کے گناہونکو اور قوی ہوتی ہے قوۃ عقلیہ جو باعث ہوتی ہے
طاعات کی جیسیکہ دیکہا ہی جاتا ہے کہ رمضان مین بہ نسبت اور مہینون کے گناہ کم ہوتے ہین اور عبادت بہت ہوتی ہے اور جملہ فتحت ابواب الرحمۃ
کہ ایک روایت مین آیا ہے بدلے فتحت ابواب السماء کے ہے اور باقی حدیث وہی ہے جو کہ مذکور ہوئی + ح وعن سہل بن سعد
قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی الجنۃ ثمانیۃ ابواب منہا باب یسمی الریان لا یدخلہ الا الصائمون
متفق علیہ روایت ہے سہل بن سعد سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بہشت مین آٹھ دروازے ہین اون مین سے ایک دروازہ
ہے کہ نام رکہا گیا ہے اوسکا ریان نہ داخل ہونگے اوس مین مگر روزہ دار نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے ف ریان کے معنی ہین سیراب کے
اور بیان اسکا باب فضل الصدقہ مین بتفصیل کیا گیا ہے جو چاہے وہان سے دیکہہ لے + ع وعن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم من صام رمضان ایمانا واحتسابا غفر لہ ما تقدم من ذنبہ ومن قام رمضان ایمانا

بھوک کے معدہ حکم آلہی سے یا بسبب نورانیت اور توفیق عبادت کے یا بسبب کھانے اور پینے کے حالت بھوک اور پیاس مین اور اخیر جملہ کے معنی
یہہ ہین کہ اگر کوئی روزہ دار کو برا کہے یا ارادہ لڑنے کا کرے تو وہ اوسکو برا نکہے اور نہ لڑے بلکہ یہ کہے کہ مین روزہ دار ہون یہہ بات یا تو
زبان سے کہے تاکہ باز رہے دشمن اس لیے کہ گویا اس نے کہا اوسکو کہ جب مین روزہ دار ہوا تو نہین جائز مجھے لڑنا تجھے پس نہین لائق تجھے بھی کہ
مجھ سے لڑے اس لیے کہ یہہ خلاف مروت کے ہے پس دفع ہوگا دشمن یا معنی یہہ ہین کہ مین روزہ سے ہون پس نہین لائق تجھے زبان درازی یا دست درازی
اسلیے کہ مین اللہ تعالی کی ذمہ مین ہون یا یہہ بات اپنے دل مین کہے کہ مین روزہ سے ہون مجھے نہ چاہیے کہ برا کہون یا لڑون + ع + ح لفظ
الا الصوم پر مولانا عبد العزیز رح نے لکھا ہے کہ کہا بعضے شارحون نے ہم جانتے نہین کہ یہہ خصوصیت روزہ کی کس سبب سے ہے لیکن واجب
ہے تصدیق کرنی اسکی اور بعضون نے کہا کہ عرب روزہ رکھتے نہ تھے مین اللہ کا شریک کسیکو نہین کرتے تھے یعنی سجدہ وغیرہ اور کے لیے کرتے
تھے ویسے روزہ کسیکا نہین رکھتے تھے سواے اللہ تعالی کے اور حق یہہ ہے کہ روزہ دار جو کھانا پینا وغیرہ چھوڑتا ہے تو ایک طرح کی پاکی
حاصل کرتا ہے پس اسبابات مین تعلق ہوتا ہے ساتھ خلق باری تعالی کے یعنی جیسی باری تعالی منزہ ہے کھانے پینے سے ویسی ہی یہہ بھی اپنے کو منزہ
کرتا ہے کھانے پینے سے دنکو پس اس سبب سے خصوصیت ہے اسکی انتہی + اوپر کی عبارت سے معلوم ہوا کہ مشرکین عرب روزہ کسیکا نہین رکھتے تھے
اور یہان کے بعضے لوگون نے اونسے بھی بڑھ کر قدم رکھا ہے شرک کرنے مین کہ بعضے بزرگون کے روزے بھی رکھتے ہین بچاوے اللہ تعالی
ہم سبکو اس بلا سے مولف

اَلْفَصْلُ الثَّانِي فصل دوسری

عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا كَانَ اَوَّلُ لَيْلَةٍ مِنْ شَهْرِ رَمَضَانَ صُفِّدَتِ الشَّيَاطِيْنُ وَمَرَدَةُ الْجِنِّ وَغُلِّقَتْ اَبْوَابُ النَّارِ فَلَمْ يُفْتَحْ مِنْهَا بَابٌ وَفُتِّحَتْ اَبْوَابُ الْجَنَّةِ فَلَمْ يُغْلَقْ مِنْهَا بَابٌ وَيُنَادِي مُنَادٍ يَا بَاغِيَ الْخَيْرِ اَقْبِلْ وَيَا بَاغِيَ الشَّرِّ اَقْصِرْ وَلِلّٰهِ عُتَقَاءُ مِنَ النَّارِ وَذٰلِكَ كُلَّ لَيْلَةٍ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَرَوَاهُ اَحْمَدُ عَنْ رَجُلٍ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ۔ روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا
فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جسوقت کہ ہوتی ہے پہلی رات مہینے رمضان کی سے قید کیے جاتے ہین شیطان اور سرکش جنون کے اور بند کیے
جاتے ہین دروازے دوزخ کے پس نہین کھولا جاتا ہے اوس سے کوئی دروازہ اور کھولے جاتے ہین دروازے بہشت کے پس نہین بند
کیا جاتا اوس سے کوئی دروازہ اور پکارتا ہے پکارنے والا اے طلب کرنیوالے خیر کے یعنی عمل اور ثواب کے متوجہ ہو یعنی اللہ کی طرف اور اے
ارادہ کرنیوالے برائی کے باز رہ برائی سے اور واسطے اللہ کے ہین آزاد کیے ہوئے آگ سے یعنی اللہ تعالی آزاد کرتا ہے بہت بندونکو
آگ سے بحرمت اس ماہ مبارک کے پس شاید کہ تو بھی ہو اون مین سے اور یہہ پکارنا ہر شب ہوتا ہے یعنی رمضان کی شبون مین نقل کی یہہ ترمذی اور
ابن ماجہ نے اور روایت کی احمد نے ایک شخص سے اور کہا ترمذی نے یہہ حدیث غریب ہے **ف** شیطانون کو قید کرتے ہین اس لیے کہ وہ وسوسہ
نڈالین روزہ دارون کے دلون مین اور نتیجہ اسکی یہہ ہے کہ اکثر گرفتار گناہ ان دنون مین پرہیز کرتے ہین گناہ سے اور رجوع کرتے ہین طرف
اللہ تعالی کے اور بعضون مین جو خلاف اسکے پایا جاتا ہے تو سبب اسکا یہہ ہے کہ وہ تاثیر ہے پہلے بہکانے شیاطین کے کہ بیٹھ رہی ہے اندر انکے نفسون کے
یعنی پہلے جو شیطان بہکاتا تھا نفس کو عادت اوسکی پڑ رہی ہے اوس سے اب بھی کرتا ہے اور متوجہ ہو طرف اللہ تعالی کے یعنی بہت کوشش کر
اوسکی عبادت مین اس لیے کہ یہہ وقت ایسا ہے کہ دیا جاویگا ثواب بہت تھوڑے عمل پر اور بندہ برائی سے یعنی باز آ گناہ سے اور رجوع کر طرف
اللہ تعالی کے اس لیے کہ یہہ وقت قبول توبہ اور مغفرت کا ہے + ع +

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ فصل تیسری

عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَتَاكُمْ رَمَضَانُ شَهْرٌ مُبَارَكٌ فَرَضَ اللّٰهُ عَلَيْكُمْ صِيَامَهُ تُفْتَحُ فِيْهِ اَبْوَابُ السَّمَاءِ وَتُغْلَقُ فِيْهِ اَبْوَابُ الْجَحِيْمِ

وَتُغَلُّ فِيهِ مَرَدَةُ الشَّيَاطِينِ لِلّٰهِ فِيهِ لَيْلَةٌ خَيْرٌ مِنْ أَلْفِ شَهْرٍ مَنْ حُرِمَ خَيْرَهَا فَقَدْ حُرِمَ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالنَّسَائِيُّ روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا
فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے آیا تمکو رمضان مہینا بابرکت فرض کیا اللہ تعالیٰ نے تمپر روزہ اوسکا کھولے جاتے ہیں اوس میں دروازے
آسمان کے اور بند کیے جاتے ہیں اوس میں دروازے دوزخ کے اور طوق پہنائے جاتے ہیں اوس میں سرکش شیطانوں کو واسطے اللہ کے اوس مہینے
رمضان کی راتوں میں یا عشرہ اخیر رمضان میں ایک رات ہے بہتر ہزار مہینوں سے یعنی عمل کرنا اوس میں افضل ہے عمل کرنے سے ہزار مہینے
کے جنمیں لیلۃ القدر نہ ہو جو کوئی محروم رہا بھلائی اوسکی سے پس تحقیق محروم رہا ہر بھلائی سے نقل کی یہ احمد اور نسائی نے **ف** سرکش
شیطانوں کے سمجھا جاتا ہے اس حدیث سے کہ مقید فقط سرکش شیطان ہونگے یہ تعجب حتی ہیں دور ہو جاتا ہے بسبب انکے اشکال پہلا جو ہوگا
عطف مردہ کا شیطان پر پہلی حدیث میں عطف تفسیری بیان آور محروم رہا بھلائی اوسکی سے یعنی نہ توفیق ہو سکے شب بیداری کی اگرچہ اول
شب اور آخر ہی شب جاگتا اور بندگی کرتا اس لیے کہ وارد ہوا ہے کہ جسنے نماز پڑھی عشا اور صبح کی جماعت سے پس پایا اوس نے
حصہ اپنا لیلۃ القدر سے آور محروم رہا ہر بھلائی سے اس میں بڑا مبالغہ ہے اور مراد محروم رہنا ثواب کامل سے ہے ۱۲ ع **ف**
یہ جو ملا علی قاری نے کہا کہ دور ہو جاتا ہے بسبب انکے پہلا اشکال مراد پہلی اشکال سے وہ ہے جو کہ اوپر کی حدیث کے فائدہ میں گذرا کہ بعضوں میں
جو خلاف اسکے پایا جاتا ہے حاصل یہ کہ اشکال یہ وارد ہوتا ہے کہ شیطان جو قید ہو جاتے ہیں تو پھر گناہ کیوں ہوتے ہیں ایک تو اسکا جواب
اوپر کے فائدہ میں لکھا گیا کہ وہ تاثیر ہے بہکانے شیطانوں کی ہے اور دوسرا جواب ہوا کہ سرکش شیطان قید ہوتے ہیں۔ اس پر یہ شبہ رہتا ہے کہ اس میں وہ بہکاتے ہیں لیکن
فصل اوّل کی پہلی حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ مطلق شیاطین قید ہوتے ہیں پس دوسرا جواب کچھ خوب نہوا ایک تقریر میرے استاد کرم مولانا اسحٰق رحمہ اللہ کی زبانی مجھکو یاد
کہ وہ ان سب سے افضل ہے اوس سے اشکال کوئی نہیں باقی رہتا اور تطبیق احادیث میں بخوبی حاصل ہو جاتی ہے وہ یہ ہے کہ سرکش شیطانوں کا قید ہونا بہ نسبت بعض کے مطلق
شیطانوں کا قید ہونا بہ نسبت بعض کے یعنی سرکش شیطان فاسقوں کو بہکانے سے رک جاتے ہیں کیونکہ وہ نسبت اوروں کے گناہ کم کرتے ہیں اور اس پر قید شیطان بہکانے
سے ہیں اور مطلق شیاطین صلحا کو بہکانے سے رک جاتے ہیں کہ وہ کبیرہ گناہ سے باز رہتے ہیں اور اگر کچھ ہی بمقتضائے بشریت کرتو توبہ و استغفار کرتے ہیں اور
یہ ہے کہ بعضے گناہ بسبب بہکانے شیطان کے ہوتے ہیں اور بعضے بمقتضائے نفس کے پس جو کہ شیطان کے بہکانے سے ہوتے ہیں اون سے لوگ محفوظ رہتے ہیں اور
بمقتضائے نفس کے ہوتے ہیں وہ اون دنوں میں بھی ہوتے ہیں انتہیٰ ۱۲ مولف **وَعَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ قَالَ الصِّيَامُ وَالْقُرْآنُ يَشْفَعَانِ لِلْعَبْدِ يَقُولُ الصِّيَامُ أَيْ رَبِّ إِنِّي مَنَعْتُهُ الطَّعَامَ وَالشَّهَوَاتِ بِالنَّهَارِ فَشَفِّعْنِي فِيهِ
وَيَقُولُ الْقُرْآنُ مَنَعْتُهُ النَّوْمَ بِاللَّيْلِ فَشَفِّعْنِي فِيهِ فَيُشَفَّعَانِ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ اور روایت ہے عبداللہ بن عمرو
سے کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا روزہ اور قرآن شفاعت کرینگے واسطے بندے کے کہیگا روزہ اے رب میرے تحقیق میں نے
منع کیا اسکو کھانے سے اور رغبت کی چیزوں سے دن میں یعنی پانی اور جماع اور غیبت وغیرہ سے پس شفاعت قبول کر میری اسکے حق میں
اور کہے گا قرآن باز رکھا تھا میں نے اسکو نیند سے رات کو پس قبول کر شفاعت میری اسکے حق میں پس قبول کیجاویگی شفاعت انکی نقل کی یہ بیہقی
نے شعب الایمان میں **ف** قرآن یعنی پڑھنا قرآن کا اور طیبی نے کہا کہ قرآن سے مراد تہجد اور قیام رات کا ہے اور شاید کہ رمضان کی
شفاعت سے گناہ معاف ہو جاوینگے اور قرآن کی شفاعت سے درجے اعلیٰ ملینگے ۱۲ ع **وَعَنْ** أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ دَخَلَ رَمَضَانُ
فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ هٰذَا الشَّهْرَ قَدْ حَضَرَكُمْ وَفِيهِ لَيْلَةٌ خَيْرٌ مِنْ أَلْفِ شَهْرٍ مَنْ حُرِمَهَا فَقَدْ حُرِمَ
الْخَيْرَ كُلَّهُ وَلَا يُحْرَمُ خَيْرَهَا إِلَّا كُلُّ مَحْرُومٍ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہے انس بن مالک سے کہ کہا داخل ہوا رمضان پس فرمایا

رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق یہہ مہینا آیا ہے تمپر اور اس میں ایک رات ہے بہتر ہزار مہینوں سے یعنی شب قدر جو شخص کہ محروم
رہا اوس سے یعنی خیر اوسکی سے کہ توفیق عبادات کی نہوئی اوس میں اور قیام بعض شب کا بھی نکیا پس تحقیق محروم رہا ہر خیر سے اور نہیں
محروم کیا جاتا خیر اوسکی سے مگر بے نصیب نقل کی یہہ ابن ماجہ نے ف آیا تمہارے پاس یعنی پس غنیمت جانو اسکو آنے کو دنونکو روزہ
رکھو اور قیام کرو راتوں کو اور مگر ہر بے نصیب یعنی جو کہ بے نصیب سعادت سے ہے اور نہیں ذوق ہے اوسکو عبادت میں وہی محروم
رہتا ہے اس سے **وعن** سلمان الفارسي قال خطبنا رسول الله صلى الله عليه وسلم في اخر يوم من شعبان فقال
ايها الناس قد اظلكم شهر عظيم شهر مبارك شهر فيه ليلة خير من الف شهر جعل الله صيامه فريضة وقيام
ليله تطوعا من تقرب فيه بخصلة من الخير كان كمن ادى فريضة فيما سواه ومن ادى فريضة فيه كان
كمن ادى سبعين فريضة فيما سواه وهو شهر الصبر والصبر ثوابه الجنة وشهر المواساة وشهر يزاد فيه
رزق المؤمن من فطر فيه صائما كان له مغفرة لذنوبه وعتق رقبته من النار وكان له مثل اجره من غير
ان ينتقص من اجره شيء قلنا يا رسول الله ليس كلنا نجد ما نفطر به الصائم فقال رسول الله صلى الله عليه
وسلم يعطي الله هذا الثواب من فطر صائما على مذقة لبن او تمرة او شربة من ماء ومن اشبع صائما سقاه الله
من حوضي شربة لا يظمأ حتى يدخل الجنة وهو شهر اوله رحمة واوسطه مغفرة واخره عتق من النار ومن
خفف عن مملوكه فيه غفر الله له واعتقه من النار اور روایت ہے سلمان فارسی سے کہ کہا خطبہ فرمایا ہمکو رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نے بیچ آخر دن شعبان کے یعنی خطبہ جمعہ کا یا وعظ کا پس فرمایا اے لوگو تحقیق سایہ ڈالا تمپر مہینے بزرگ نے یعنی قریب آیا مہینا رمضان
کا مہینا ہے بابرکت مہینا ہے کہ اوس میں ایک رات ہے بہتر ہزار مہینے سے یعنی لیلۃ القدر کیا اللہ تعالی نے روزہ اوسکا فرض اور کیا قیام رات
اوسکی کا نفل جو کوئی نزدیکی ڈھونڈھے اللہ کی اوس میں ساتھ کسی خصلت کے نیکی سے یعنی انواع نفل سے ہوتا ہے مانند اوسکے کہ ادا کیا
فرض سوا رمضان کے یعنی نفل کا ایسا ثواب ہوتا ہے جیسے فرض کا اور دنوں میں اور جسنے ادا کیا فرض رمضان میں یعنی بدنی یا مالی ہوتا ہے
مانند اوسکے کہ ادا کیے ستر فرض سوا رمضان کے اور وہ مہینہ صبر کا ہے اور صبر ثواب اوسکا بہشت ہے اور مہینہ غمخواری کا ہے اور مہینا ہے کہ زیادہ کیا
جاتا ہے اوس میں رزق مومن کا یعنی رزق حسی اور معنوی اور مومن خواہ غنی ہو خواہ فقیر جسنے افطار کروایا رمضان میں روزہ دار کو
یعنی کسب حلال سے ہوتا ہے اوسکے لیے سبب بخشش کا واسطے گناہوں اوسکے کے اور سبب آزادی ذات اوسکی کا آگ سے اور ہوگا واسطے اوسکے
ثواب مانند ثواب روزہ دار کے بغیر اسکے کہ کم ہو ثواب اوسکے سے کچھ کہا ہمنے کہ یا رسول اللہ نہیں ہیں سب ہمارے کہ پاویں اسقدر کہ
افطار کروا دیں ساتھ اوسکے روزہ دار کو پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ دیتا ہے اللہ تعالی یہہ ثواب اوس شخص کو کہ افطار
کروا دے روزہ دار کو ساتھ ایک گھونٹ لسی کی یا ایک کھجور کے یا ایک گھونٹ پانی کے اور جو شخص کہ پیٹ بھر دیگا روزہ دار کا
پلادیگا اوسکو اللہ حوض میرے سے یعنی حوض کوثر سے پلانا کہ نہ پیاسا ہوگا یعنی بعد اوسکے پیاسا تک کہ داخل ہو بہشت میں اور وہ
مہینا ہے کہ پہلا اوسکے رحمت ہے اور بیچ میں اوسکے بخشش ہے یعنی یہہ زمانہ مغفرت کا ہے اور آخر اوسکے آزادی ہے آگ سے یعنی یہہ تینوں
چیزیں مومنوں ہی کے لیے ہوتی ہیں نہ کافروں کے لیے اور جس شخص نے کہ ہلکا کیا بوجھہ لونڈی غلام سے مہینے رمضان کے میں
بخشتا ہے اللہ تعالی واسطے اوسکے اور آزاد کرتا ہے اوسکو آگ سے ف اور کیا قیام رات اوسکی کا نفل یعنی کی شب بیداری

اوسکے واسطے تراویح پڑھیو اور مانند اوسکی کے سنت ہے کہ پس جسنے کیا یہ پہنچا ثواب عظیم کو اور جسنے ترک کیا اسکو محروم رہا خیر سے
ہوا اسکی کتاب مین اور ابوداود مین بیچ باب فی شہادۃ الواحد کے روایت ہے بلال رمضان کے آیا ہو فرمایا الا فنادی فی الناس ان یقوموا
وان یصوموا یعنی جب کوئی گنوار رمضان کے چاند کی تو حضرت نے حکم کیا بلال کو ندا کرینگے لیکن کی انہوں نے لوگون مین یہ کہ قیام کرین
یعنی تراویح پڑھین اور روزہ رکھین اور وہ مہینا صبر کا ہے کہ بند رہتا ہے آدمی کھانے پینے وغیرہ سے اور وہ مہینا غمخواری کا ہے کہ فقیرون
اور بھوکون کی خبرگیری کرنی چاہیے اور یہانتک کہ داخل ہو بہشت مین اور یہہ معلوم ہی ہے کہ جنت مین پیاسے نہین ہونگے جیسے
اللہ تعالی نے کہا انک لا تظمأ فیہا یعنی تحقیق تو نہین پیاسا ہوگا بہشت مین پس گویا کہ فرمایا کہ پیاسا نہین ہوگا کبھی اور سبب اوسکی رحمت
ہو یعنی وقت اوسنے رحمت عام کا ہے اگر اوسکی رحمت نہو تو کوئی روزہ نرکھے اور نہ تراویح وغیرہ پڑھے اور ہلکا کیا بوجھ یعنی کام کم کردیا
اوس سے رحم کر کر لسبب روزہ دار ہونے اوسکی کے ﴿ع﴾ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
اِذَا دَخَلَ شَهْرُ رَمَضَانَ اَطْلَقَ كُلَّ اَسِيْرٍ وَاَعْطٰى كُلَّ سَائِلٍ اور روایت ہے ابن عباس سے کہ کہا تھا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
جسوقت کہ داخل ہوتا مہینا رمضان کا چھوڑ دیتے ہر قیدی کو اور دیتے ہر مانگنے والے کو ف چھوڑ دیتے ہر قیدی کو یعنی جو کہ قید کیے جاتے تھے بیچ
حق اللہ تعالی کے یا واسطے حق بندون کے بندون کے حق کے سبب جو قید ہوتے اونکے چھوڑنے سے مراد یہہ ہے کہ اونکو اون کے گناہ
چھڑوا دیتے تھے اور احتمال یہہ بھی ہے کہ جو قیدی کہ حضرت کے حق کے لیے ہوتے تھے اونہین کو چھوڑتے ہوں اور دیتے ہر مانگنے
والے کو حضرت سوای رمضان کے بھی ہر سائل کو دیتے تھے پس یہان مراد یہہ ہے کہ زیادہ عادت سے دیتے تھے ﴿ع﴾ مولانا عبد العزیز وَعَنِ
ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ الْجَنَّةَ تُزَخْرَفُ لِرَمَضَانَ مِنْ رَأْسِ الْحَوْلِ اِلٰى حَوْلٍ قَابِلٍ قَالَ فَاِذَا
كَانَ اَوَّلُ يَوْمٍ مِنْ رَمَضَانَ هَبَّتْ رِيْحٌ تَحْتَ الْعَرْشِ مِنْ وَرَقِ الْجَنَّةِ عَلَى الْحُوْرِ الْعِيْنِ فَيَقُلْنَ يَا رَبِّ اجْعَلْ لَنَا مِنْ عِبَادِكَ
اَزْوَاجًا تَقَرُّ بِهِمْ اَعْيُنُنَا وَتَقَرُّ اَعْيُنُهُمْ بِنَا رَوَى الْبَيْهَقِيُّ الْاَحَادِيْثَ الثَّلٰثَةَ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ اور روایت ہے ابن عمر سے
کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تحقیق بہشت زینت کرتی ہے واسطے آنے رمضان کے سر سال سے سال آیندہ تک لیا پس
کہ ہوتا ہے پہلا دن رمضان کا چلتی ہے باد نیچے عرش کے سے اوپر سے بہشت کے پتون سے اوپر حورعین کے پھر کہتی ہین حورین اے رب ہمارے
کر دان ہمارے لیے اپنے بندون سے خاوند ٹھنڈی ہون یعنی لذت اوٹھاوین بسبب اونکے یعنی بسبب صحبت اونکی کے آنکھین ہماری ٹھنڈی
ہون آنکھین اونکی بسبب ہمارے نقل کین بیہقی نے تینون حدیثین شعب الایمان مین ف سر سال سے سال آیندہ تک سر سال غرہ محرم سے
ہے اور بعید نہین ہے کہ سر سال غرہ شوال سے ہو حاصل یہ ہے کہ جنت تمام سال بناو کرتی رہتی ہے واسطے آنے رمضان کے اور
واسطے اوس چیز کے کہ رمضان مین ہوتی ہے یعنی کثرت مغفرت کی اور بلند ہونے درجات جنت مین اور اپنے بندون سے یعنی
جو کہ نیک ہین اور روزہ دار ہین اور تراویح وغیرہ راتون کو پڑھتے ہین اور فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نہین کوئی بندہ کہ روزہ رکھے
ایک دن رمضان سے مگر بیاہی جاویگی ایک زوجہ حورعین سے بیچ خیمہ موتی کے جیسے کہ بیان کیا اللہ تعالی نے حور مقصورات فی الخیام
وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ قَالَ يُغْفَرُ لِاُمَّتِهِ فِيْ اٰخِرِ لَيْلَةٍ فِيْ رَمَضَانَ قِيْلَ يَا رَسُوْلَ
اللهِ اَهِيَ لَيْلَةُ الْقَدْرِ قَالَ لَا وَلٰكِنَّ الْعَامِلَ اِنَّمَا يُوَفّٰى اَجْرَهُ اِذَا قَضٰى عَمَلَهُ رَوَاهُ اَحْمَدُ اور روایت ہے ابو ہریرہ سے کہ
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بخشش کیجاتی ہے واسطے امت حضرت کے یعنی جو کہ روزہ دار ہین بیچ آخر رات رمضان کے کہا گیا

رسول اللہ کیا وہ لیلۃ القدر ہے فرمایا نہیں ولیکن کام کرنیوالا اسواسطے اسکو مزدوری پوری دیا جاتا ہے مزدوری اپنی جسوقت کہ کر چکتا ہے
کام اپنا نقل کی یہ احمد نے ف یعنی یہ مغفرت بسبب شب قدر کے نہین بلکہ بسبب فراغت پانیکے ہے کام سے کہ وہ سکتا دیکھا ہو اور راوی
یغفر لامتہ کو حضرت نے جو لفظ فرمایا تھا اوسکو معنی ابوہریرہ نے بیان کیا ہے لفظ حضرت کا کہ وہ لفظ یون ہے یغفر لامتی ح ح ع باب

رؤیۃ الہلال باب ہے بیچ بیان دیکھنے چاند کے یعنی پہلی رات کے چاند کو اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ فصل پہلی

عن ابن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تصوموا حتی تروا الہلال ولا تفطروا حتی تروہ فان غم علیکم
فاقدروا لہ وفی روایۃ قال الشہر تسع وعشرون لیلۃ فلا تصوموا حتی تروہ فان غم علیکم فاکملوا العدۃ ثلثین
متفق علیہ روایت ہے ابن عمر سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ روزہ رکھو یعنی بہ نیت رمضان کی تیسوین شعبان
یہانتک کہ دیکھو چاند اور نہ افطار کرو یہانتک کہ دیکھو اوسکو یعنی عید کے چاند کو پس اگر ڈھانکا جاوے چاند تمپر یعنی تیسوین شب کو بسبب ابر کی
یا دہوئین یا غبار کے یا کسی اور سبب سے پس اندازہ کرو واسطے اوسکے یعنی تیس دن پوری کرلو اور ایک روایت مین ہے کہ فرمایا حضرت نے
مہینا ہوتا ہے کبھی انتیس رات کا پس نہ روزہ رکھو یعنی بقصد رمضان کے یہانتک کہ دیکھو چاند پس اگر ابر کیا جاوے تمپر پوری کرو گنتی تیس
دن کی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف نہ روزہ رکھو یہانتک کہ دیکھو چاند اس سے یعنی دیکھو چاند یا ثابت ہو تمہارے نزدیک رویت چاند کی ساتھ گواہی کے
اور تفصیل اوسکی دوسری فصل مین مذکور ہو دیگی انشاء اللہ تعالی اور یہ جو فرمایا کہ مہینا کبھی ہوتا ہے انتیس رات کا اس مین رغبت
دلانی اور تلاش کرنے چاند کے تیسوین شب کو ع وعن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صوموا
لرؤیتہ وافطروا لرؤیتہ فان غم علیکم فاکملوا عدۃ شعبان ثلثین متفق علیہ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے روزہ رکھو بعد دیکھنے چاند کے اور افطار کرو یعنی عید کرو بعد دیکھنے چاند کے پس اگر ابر کیا جاوے تمپر پس
پوری کرو گنتی شعبان کی تیس دن نقل کی یہ بخاری و مسلم نے ف گنتی شعبان کی تیس دن اور اسیطرح رمضان کو تیس دن پوری کرو ع
وعن ابن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انا امۃ امیۃ لا نکتب ولا نحسب الشہر ہکذا
وہکذا وہکذا وعقد الابہام فی الثالثۃ ثم قال الشہر ہکذا وہکذا وہکذا یعنی تمام الثلثین یعنی مرۃ تسعا وعشرین ومرۃ ثلثین
متفق علیہ اور روایت ہے ابن عمر سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق ہم یعنی عرب جماعت ہین امّی کہ حساب کتاب نہین جانتے ہین
مہینا ایسا اور ایسا اور ایسا اور بند کیا انگوٹھے کو تیسری بار مین یعنی دو بار تو دونون ہاتھ کی اونگلیان بند کر کر کھول کھول دین اور
تیسری بار مین تو اونگلیان کھولین اور ایک انگوٹھا بند رکھا واسطے گنتی کرنے انتیس کے پھر فرمایا مہینا ہوتا ہے ایسا اور ایسا اور ایسا
یعنی اب تیسری دفعہ مین انگوٹھا نہ بند کیا واسطے گنتی کرنے تیس کے جیسا کہ کہا یعنی پورا تیس دن کا مراد یہ کہ ایک دفعہ انتیس کا ہوتا ہے
اور ایک دفعہ تیس کا نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف امّی عرب کو اس لیے کہا کہ جیسے کہ مان کے پیٹ سے پیدا ہوتے تھے ویسے ہی رہتے تھے
لکھنے پڑھتے نہین تھے اور یہ بات باعتبار اکثر کے ہے کہ اکثر اہل عرب ایسے ہی ہوتے تھے نہ سب یا مراد یہ ہے کہ اچھی طرح حساب
کتاب نہین جانتے اور معنی حدیث کے یہ ہین کہ عمل کرنا قاعدون پر نجوم کے ہمارا طریقہ نہین ہے بلکہ ہمارا متعلق ہے ساتھ رویت چاند کے
لیکن کبھی مہینا ہوتا ہے اوسکو ایکبار انتیس کا اور ایکبار تیس کا اور یہ دونون جملے کہ جنکے سر پر لفظ یعنی کا ہے کلام راوی کا ہے کہ ساتھ پہلی لفظ یعنی کی اشارہ
اخیر کو بیان کیا پھر ساتھ دوسری لفظ یعنی کی دونون اشارون کو کھول دیا ع وعن ابی بکرۃ قال قال رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم شہرا عید لا ینقصان رمضان و ذو الحجۃ متفق علیہ اور روایت ہے ابی بکرہ سے کہا فرمایا رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نے دو مہینے عید کے نہیں ناقص ہوتے رمضان اور ذی الحجہ نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** رمضان کو عید باعتبار
کہ قریب ہے عید کے اور معنی حدیث کے یا تو یہ ہیں کہ ایک سال میں مہینا رمضان کا اور ذی الحجہ کا دونوں ناقص نہیں ہوتے ہیں یعنی انتیس انتیس کے
نہیں ہوتے یا یہ معنی کہ حضرت کے زمانہ میں ناقص نہیں ہوتے تھے اور یا یہ کہ باعتبار حکم اور ثواب کے ناقص نہیں ہوتے اگرچہ گنتی میں ایک تیس کا
ہو اور ایک انتیس کا یا دونوں انتیس کے ہوں ثواب پوری تیس کا ملتا ہے ﴿ع﴾ **وعن** ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم لا یتقدمن احدکم رمضان بصوم یوم او یومین الا ان یکون رجل کان یصوم صوما فلیصم ذلک
الیوم متفق علیہ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نہ آگے رکھے ایک تمہارا رمضان سے روزہ
ایک دن کا یا دو دن کا مگر یہ کہ ہو ایک شخص کہ رکھتا ہو عادت روزہ رکھنے کی پس چاہیے کہ روزہ رکھے اس دن کا نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے
ف یعنی عادت اسکی تھی مثلا پیر یا جمعرات کو روزہ نفل رکھتا تھا اتفاقا پہلے رمضان کے وہی دن واقع ہوا تو اسکو منع نہیں روزہ
رکھنا اور جسکو عادت نہ ہو تو چاہیے نہ رکھے اور یہی اس میں تیسری سبب ہے اور منع اس لیے فرمایا کہ نفل اور فرض مل نہ جاویں اور مشابہت
ساتھ اہل کتاب کے نہ ہو کہ وہ دن روزہ رمضان کے ساتھ اور بھی ملا لیتے ہیں اور کہا مظہر نے کہ مکروہ ہے روزہ آخر شعبان میں ایک روزہ یا
دو روزہ ﴿ع﴾ یہ روزہ یوم الشک کا نہیں ہے بلکہ مطلق ایک یا دو روزے آخر شعبان کے سے منع فرمایا سوائے روزہ عادت
کے ﴿مولانا﴾ **الفصل الثانی** فصل دوسری **عن** ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا
انتصف شعبان فلا تصوموا رواہ ابو داود والترمذی وابن ماجۃ والدارمی روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نے جس وقت کہ گذری آدھا مہینا شعبان کا پس مت روزہ رکھو نقل کی یہ ابو داود اور ترمذی اور ابن ماجہ اور دارمی نے **ف**
یعنی سوائے روزے قضا کے یا اور واجب کے روزے نہ رکھو بعد گذرنے آدھے مہینے شعبان کے یہ نہی تنزیہی ہے واسطے شفقت
امت کے تا ضعف لاحق ہو اور بسبب ضعف کے روزے رمضان کے دشوار نہ ہوں اور کہا قاضی نے کہ یہ نہی اوسکے حق میں ہے کہ جو طاقت
پے در پے روزے رکھنے کی نہ رکھے پس مستحب ہے اوسکو افطار کرنا جیسے کہ مستحب ہے افطار عرفہ کا تا کہ قوت ہو دعا پر اور جو قدرت رکھتا ہے تو
کچھ بھی نہیں اس لیے کہ ثابت ہوا ہے حضرت سے کہ تمام مہینے شعبان کے میں روزے رکھتے تھے ﴿ع﴾ **وعنہ** قال قال رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم احصوا ہلال شعبان لرمضان رواہ الترمذی اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نے گنو مہینا شعبان کا واسطے رمضان کے نقل کی یہ ترمذی نے **ف** یعنی شعبان کے مہینے کے دن گنتے رہو کہ جانو
آنا رمضان کا ﴿ع﴾ **وعن** ام سلمۃ قالت ما رایت النبی صلی اللہ علیہ وسلم یصوم شہرین متتابعین الا
شعبان ورمضان رواہ ابو داود والترمذی والنسائی وابن ماجۃ اور روایت ہے ام سلمہ سے کہ کہا نہیں دیکھا میں نے
پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ روزے رکھتے ہوں دو مہینے پے در پے مگر شعبان اور رمضان نقل کی یہ ابو داود اور ترمذی اور نسائی
اور ابن ماجہ نے **ف** یعنی تمام مہینے شعبان کے میں بھی روزے سے رہتے اور مفصل معنی اس حدیث کے باب صیام التطوع میں بیان
ہوں گے انشاء اللہ تعالی ﴿ع﴾ **وعن** عمار بن یاسر قال من صام الیوم الذی یشک فیہ فقد عصی ابا القاسم
صلی اللہ علیہ وسلم رواہ ابو داود والترمذی والنسائی وابن ماجۃ والدارمی اور روایت ہے عمار بن یاسر سے

کہا جو شخص کہ روزہ رکھے اوس دن کہ شک کیا جاتا ہی اوس مین پس تحقیق نافرمانی کی ابو القاسم صلی اللہ علیہ وسلم کی نقل کی یہہ ابو داؤد اور ترمذی اور
نسائی اور ابن ماجہ اور دارمی نے ف شعبان کی تیسوین شب کو جو چاند بسبب ابر وغیرہ کے نہ معلوم ہو یا گواہی دو چاند دیکھنے کی ایک شخص کے
نزدیک جا دی گواہی اوس شخص کی یا دو فاسق گواہی دین پھر رد کیجا دی گواہی اونکی اسکی صبح کو دن جو ہوا اوسکو دن شک کا کہتے ہین اسلیے کہ
احتمال ہی کہ رمضان کا دن ہو وہ اور یہہ بھی احتمال ہی کہ رمضان کا نہو اور اگر ابر نہوا اوسکی شب کو اور نہ کوئی چاند دیکھے تو وہ دن شک کا نہین
پس دن شک کے روزہ رکھنا ساتھ نیت رمضان کے اور اور واجب کے مکروہ ہی اور اوس دن نفل روزہ رکھنے کی تفصیل یہہ ہی کہ اگر ایک شخص اول
شعبان سے روزے رکھتا چلا آتا ہو یا ایک شخص کی عادت کا دن اوس روز آ پڑا ہی کہ بیان اسکا اوپر ہو چکا تو افضل ہی اوسکو روزہ رکھنا
اوس دن کا اور اسیطرح افضل ہے یہہ روزہ یوم الشک کا اوسکے لیے کہ تین دن اخیر شعبان مین روزے رکھتا ہو اور اگر ایسا نہو تو خواص
روزہ رکھین اوس دن ساتھ نیت نفل کے اور عوام دو پہر تک انتظار کر کر افطار کرین ابن عمر اور اور بہت صحابہ کا معمول تھا کہ جب انتیسوین
شعبان کو گذرتی تو تلاش کرتے چاند کی اگر دیکھتے چاند یا خبر سنتے چاند کی روزہ رکھتے والا اگر مطلع صاف ہوتا ابر و غبار سے افطار کرتے
اور اگر صاف نہوتا روزہ رکھتے اور حمل کیا ہی اسکو علما نے روزہ نفل پر اور حدیث عمار بن یاسر کی جو منع ہے روزہ تو مراد اوس سے
یہہ ہی کہ ساتھ نیت رمضان یا اور واجب کے نہ رکھے واللہ اعلم اور خواص وہ ہین کہ جو جانتے ہون نیت کرنی روزہ شک کے دن کی اور جو نہ جانتے
ہون وہ عوام ہین اور نیت اوسکی اسطرح ہی کہ نیت کرے نفل کی وہ شخص کہ نہ عادت رکھتا ہو اوس دن کے روزے کی اور نہ خیال آوے
اوسکو دل مین یہہ کہ اگر ہو آج دن رمضان کا تو یہہ روزہ بھی رمضان کا ہی اور مکروہ ہی اسطرح نیت کرنی کہ اگر کل رمضان ہو تو یہہ روزہ رمضان
مین محسوب ہو اور اگر رمضان نہو تو نفل یا اور واجب مین محسوب ہو لیکن اگر ثابت ہو گا رمضان کا ہونا تو یہہ روزہ رمضان کا ہو گا اور اگر
یون نیت کرے کہ کل اگر رمضان ہوا تو مین روزہ رمضان کا رکھونگا اور نہین تو نہین اسطرح روزہ نہین صحیح ہونے کا نہ نفل ہو گا اور نہ
رمضان کا اگرچہ ثابت ہوا اوس دن رمضان کا ہونا ح • فتاوی عالمگیری وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ جَاءَ اَعْرَابِيٌّ اِلَى النَّبِيِّ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنِّيْ رَاَيْتُ الْهِلَالَ يَعْنِيْ هِلَالَ رَمَضَانَ فَقَالَ اَتَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ قَالَ نَعَمْ قَالَ اَتَشْهَدُ
اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ قَالَ نَعَمْ قَالَ يَا بِلَالُ اَذِّنْ فِي النَّاسِ اَنْ يَّصُوْمُوْا غَدًا رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ
مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ اور روایت ہی ابن عباس سے کہ کہا آیا ایک اعرابی طرف نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اور کہا کہ تحقیق مین نے دیکھا چاند یعنی
چاند رمضان کا پس فرمایا حضرت نے کیا گواہی دیتا ہی تو اسکی کہ نہین کوئی معبود مگر اللہ کہا کہ ہان فرمایا حضرت نے کیا گواہی دیتا ہی تو کہ محمد
پیغمبر خدا کا ہی کہا کہ ہان فرمایا حضرت نے اے بلال پکار دے لوگون مین کہ روزہ رکھین کل کو نقل کی یہہ ابو داؤد اور ترمذی اور نسائی
اور ابن ماجہ اور دارمی نے ف یہہ حدیث دلالت کرتی ہی اسپر کہ جو کوئی مستور الحال ہو یعنی فاسق ہونا اوسکا معلوم نہو مقبول ہے
گواہی اوسکی رمضان کے چاند مین اور شرط نہین لفظ شہادت کا اور یہہ بھی معلوم ہوا کہ گواہی ایک کی مقبول ہی رمضان کے چاند مین چنانچہ
مذہب حنفیہ مین صحیح یہی ہی کہ ثابت ہوتا ہی چاند رمضان کا ساتھ خبر ایک شخص عادل یا مستور الحال کے عادل سے مراد پرہیزگار ہی اور
مستور الحال سے وہ کہ جسکا حال کچھ معلوم نہو اور شرط نہین لفظ شہادت کا اور گواہی ایک کی اوس صورت مین ہی کہ ابر و غبار ہو اور
عید کی چاند رات کو ابر ہو تو شرط ہے کہ دو مرد یا ایک مرد اور دو عورتین عادل حر گواہی دین اور لفظ شہادت بھی شرط ہی اور اگر ابر
نہ تھا تو دونون مین شرط ہے گواہی جماعت کثیر کی اور مراد کثیر سے اتنے لوگ ہین کہ ساتھ خبر اونکی کے ظن غالب حاصل ہو اور تحدید

دکی معرفت ہو اور امام کو اور بعضون کے نزدیک جماعت کثیر سے مراد ایک محلہ کے لوگ ہین اور ابو یوسف سے ایک روایت تین یا پانچ ہون + وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ تَرَاءَى النَّاسُ الْهِلَالَ فَأَخْبَرْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنِّي رَأَيْتُهُ فَصَامَهُ وَأَمَرَ النَّاسَ بِصِيَامِهِ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالدَّارِمِيُّ اور روایت ہے ابن عمر سے کہا جمع ہوے لوگ چاند دیکھنے کے لیے پس خبر دی مینے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ تحقیق دیکھا مینے چاند پس روزہ رکھا اور حکم فرمایا لوگونکو ساتھ روزے کے نقل کی یہ ابو داود و دارمی نے

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ فصل تیسری عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَحَفَّظُ مِنْ شَعْبَانَ مَا لَا يَتَحَفَّظُ مِنْ غَيْرِهِ ثُمَّ يَصُومُ لِرُؤْيَةِ رَمَضَانَ فَإِنْ غُمَّ عَلَيْهِ عَدَّ ثَلَاثِينَ يَوْمًا ثُمَّ صَامَ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ روایت ہے عائشہ سے کہا تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم بہت گنتے رہتے دن مہینے شعبان کے اوسقدر کہ نہ گنتے سواے شعبان کے پھر روزہ رکھتے وقت دیکھنے چاند رمضان کے پس اگر ابر کیا جاتا اونپر گنتے تیس دن پھر روزہ رکھتے نقل کی یہ ابو داود نے ف شعبان کے ایام بہت گنتے رہتے اس لیے کہ رمضان کے چاند مین غلطی نہ پڑے اور اور مہینون کے دنون کی اتنی محافظت نہ کرتے اس لیے کہ اور مہینوں سے کوئی امر شرعی متعلق نہین مگر حج کے مہینے سے البتہ ہے سو وہ نادر ہی نہین محتاج ہوتا طرف اوسکے ہر کوئی ہر سال + وَعَنْ أَبِي الْبَخْتَرِيِّ قَالَ خَرَجْنَا لِلْعُمْرَةِ فَلَمَّا نَزَلْنَا بِبَطْنِ نَخْلَةَ تَرَاءَيْنَا الْهِلَالَ فَقَالَ بَعْضُ الْقَوْمِ هُوَ ابْنُ ثَلَاثٍ وَقَالَ بَعْضُ الْقَوْمِ هُوَ ابْنُ لَيْلَتَيْنِ فَلَقِينَا ابْنَ عَبَّاسٍ فَقُلْنَا إِنَّا رَأَيْنَا الْهِلَالَ فَقَالَ بَعْضُ الْقَوْمِ هُوَ ابْنُ ثَلَاثٍ وَقَالَ بَعْضُ الْقَوْمِ هُوَ ابْنُ لَيْلَتَيْنِ فَقَالَ أَيَّ لَيْلَةٍ رَأَيْتُمُوهُ قُلْنَا لَيْلَةَ كَذَا وَكَذَا فَقَالَ إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَدَّهُ لِلرُّؤْيَةِ فَهُوَ لِلَيْلَةٍ رَأَيْتُمُوهُ وَفِي رِوَايَةٍ عَنْهُ قَالَ أَهْلَلْنَا رَمَضَانَ وَنَحْنُ بِذَاتِ عِرْقٍ فَأَرْسَلْنَا رَجُلًا إِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ يَسْأَلُهُ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللّٰهَ تَعَالَى قَدْ أَمَدَّهُ لِرُؤْيَتِهِ فَإِنْ أُغْمِيَ عَلَيْكُمْ فَأَكْمِلُوا الْعِدَّةَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے ابی البختری سے کہا نکلے ہم یعنی اپنے شہر کوفہ سے عمرہ کرنیکے لیے پس جبکہ اوترے ہم بطن نخلہ مین کہ نام ایک مکان کا ہے درمیان مکہ اور طائف کے جمع ہوے ہم چاند دیکھنے کے لیے پس کہا بعضے قوم نے کہ وہ تیسری شب کا ہے اور کہا بعضے قوم نے کہ وہ دوسری شب کا ہے پھر ملاقات کی ہمنے ابن عباس سے پس کہا ہمنے تحقیق دیکھا ہمنے چاند پس کہا بعضون نے تیسری شب کا ہے اور کہا بعضون نے دوسری شب کا پس کہا ابن عباس نے کس رات دیکھا تمنے اوسکو کہا ہمنے رات ایسی اور ایسی کو یعنی فلانی شب کو بتایا اوسکو کہ دیکھا تھا جس مین مثلا پیر کی شب مین یا منگل کی شب مین پس کہا تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ٹھیرائی مدت رمضان کی وقت دیکھنے چاند کے یعنی جب چاند دیکھین رمضان کرین پس وہ اوس رات کا ہے کہ دیکھا تمنے اوسکو اوس مین اور ایک روایت مین ابی البختری سے ہے کہا کہ دیکھا ہمنے چاند رمضان کا اور ہم تھے ذات عرق مین کہ نام ایک جگہ کا ہے قریب بطن نخلہ مذکورہ کے پس بھیجا ہمنے ایک شخص کو طرف ابن عباس کے کہ پوچھے اوسنے یعنی یہ کہ کس رات کا ہے یہ چاند بسبب اختلاف مذکور کے پس کہا ابن عباس نے فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق اللہ تعالی نے دراز کی مدت شعبان کی تا وقت دیکھنے چاند رمضان کے پس اگر ابر کیا جاوے تمپر پس پوری کرو گنتی یعنی تیس روز شمار کرو اور روزہ رکھو نقل کی یہ مسلم نے ف حاصل یہ کہ مدار چاند کے دیکھنے پر ہے اعتبار اوسکے بڑے ہونیکا کچھ نہین بلکہ وارد ہوا ہے کہ بڑا ہونا ہلال کا نشانی قیامت کی علامتوں سے ہے اور روایت دوسری منافی پہلی روایت کی نہین واسطے احتمال اسکے کہ وہ دیکھنے کے لیے جمع ہوے ہون ذات عرق مین اور اختلاف کیا ہو اوس مین پھر بھیجا آدمی پوچھنے کے لیے ابن عباس کے پاس پس جواب مذکور دیا اونکو پھر جبکہ پہنچے ہون بطن

مین پوچھا ہوا ون سے بالمشافہ پس جواب دیا ہوا اوسکو مطابق پہلے جواب کے اور اگر شعبان کو تیسوین تاریخ چاند دیکھے تو پہلے زوال کے یا بعد زوال کے تو وہ شب آیندہ کا ہی پس حکم رمضان ہوئیکا اور روزہ رکھنے کا نہین کیا جاویگا اوسیطرح رمضان کی تیسوین کو دیکھے تو بھی شب آیندہ کا کہا جائیگا پس روزہ افطار نہین کیا جاویگا اور نہ حکم عید کا کیا جائیگا اور واجب علی الکفایہ ہی لوگون پر کہ تلاش کرین چاند کی تیسوین شب شعبان کی اور جب ثابت ہوگا چاند ایک جگہ تو لازم ہوگا سبہون پر روزہ رکھنا موجب ظاہر روایت کے اختلاف مطالع کا معتبر نہین مثلاً اگر دہلی مین شب جمعہ کو چاند دیکھین اور اور جگہ ہفتہ کی شب کو رویت دہلی کی معتبر ہے اور سب جگہ یہ روز جمعہ سے روزہ رکھنا لازم ہوگا اور جو کوئی چاند رمضان کا دیکھے اور پھر رد کیا جاوے قول اوسکا تو اوسکو روزہ رکھنا چاہیے اور اگر افطار کریگا اوس روزہ کو تو قضا لازم آئیگی نہ کفارہ ع **باب** ہیچ مسائل متفرقہ روزون کے

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ فصل پہلی **عَنْ** اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ تَسَحَّرُوْا فَاِنَّ فِی السَّحُوْرِ بَرَکَۃً مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ روایت ہی انس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے سحری کھاؤ اس لیے کہ تحقیق بیچ کھانے سحر کے برکت ہی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے **ف** سحری کھاؤ یعنی کھاؤ سحر کے وقت کچھ نہ کچھ چنانچہ ایک روایت مین آیا ہی کہ سحری کھاؤ اگرچہ ایک گھونٹ پانی کا ہو اور امر اس مین استحباب کے لیے ہے اور سحر کہتے ہین چھٹے حصے اخیر رات کو اور سحور سین کے زبر سے اسم ہی کھانے ہوئے اخیر شب کا اور ساتھ پیش سین کے مصدر ہی یعنی کھانا کھانا اوس وقت اور روایت محفوظ نزدیک محدثین کے ساتھ زبر کے ہی اور بعضون نے کہا صواب ساتھ پیش کے ہے اس لیے کہ اجر فعل مین ہوتا ہی نہ طعام مین اور برکت ہی اور مراد برکت سے یہ ہے کہ اجر عظیم ہوتا ہی بسبب بجا لانے سنت کے اور قوۃ ہوتی ہے روزہ رکھنے کی ع **وَعَنْ** عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَصْلُ مَا بَیْنَ صِیَامِنَا وَصِیَامِ اَھْلِ الْکِتَابِ اَکْلَۃُ السَّحَرِ رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی عمرو ابن العاص سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرق درمیان روزے ہمارے کے اور روزون اہل کتاب کے یعنی یہود و نصاری کے کھانا سحر کا ہی نقل کی یہہ مسلم نے **ف** اہل کتاب کے ہان حرام تھا کھانا رات کو بعد سو رہنے کے اور ہمارے ہان بھی ابتدای اسلام مین بھی حکم تھا پس مباح ہوا پس مخالفت کرنے اونکی شکر گذاری اس نعمت کی ہے ع **وَعَنْ** سَھْلٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا یَزَالُ النَّاسُ بِخَیْرٍ مَا عَجَّلُوا الْفِطْرَ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہی سہل سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیشہ رہین گے لوگ ساتھ بھلائی کے جب تک کہ جلدی کرین گے افطار مین نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے **ف** یعنی بعد غروب آفتاب کے افطار کرنے مین دیر نہ لگاوین اور علامت غروب آفتاب کے شہرون مین یہہ ہی کہ مشرق کی جانب سیاہی بلند ہو جاوے یعنی جہان سے صبح صادق شروع ہوتی ہے وہان تک پہنچ جاوے بیچون بیچ آسمان کے پہنچنا سیاہی کا شرط نہین پس جلدی کرنے مین مخالفت ہوتی ہے ساتھ اہل کتاب کے کہ وہ تاخیر کرتے ہین یہانتک کہ ستارے گتھ جاوین اور ہماری ملت مین یہی عادت اہل بدعت کی ہی یعنی رافضیون کی تو انکی بھی مخالفت ہو جائیگی اس مین کہ یہہ بھی ضروری اور سنت ہی پہلے نماز مغرب سے افطار کرنا موجب حدیث صحیح کے ع **وَعَنْ** عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا اَقْبَلَ اللَّیْلُ مِنْ ھٰھُنَا وَاَدْبَرَ النَّھَارُ مِنْ ھٰھُنَا وَغَرَبَتِ الشَّمْسُ فَقَدْ اَفْطَرَ الصَّائِمُ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہی عمر سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جس وقت کہ آوے رات اس جگہ سے یعنی مشرق کی جانب سے سیاہی رات کی اوٹھے اور جاوے دن اس جگہ سے یعنی مغرب سے اور چھپ جاوے آفتاب یعنی سب پس تحقیق افطار کیا روزہ دار نے نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے **ف** چھپ جاوے آفتاب یہہ تاکید ہی پہلے جملون کی اور افطار کیا یعنی حکما یہہ افطار کرنیوالا ہو چکا اگرچہ کھایا پیا نہ ہووے اور بعضون نے کہا کہ داخل ہوا وقت افطار مین اور ممکن ہے کہ معنی یہہ ہون چاہیے کہ افطار کرے ع **وَعَنْ** اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ

نہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن الوصال فی الصوم فقال لہ رجل انک تواصل یا رسول اللہ قال وایکم مثلی انی
ابیت یطعمنی ربی ویسقینی متفق علیہ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا منع کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے طی کے روزہ رکھنے سے
پس کہا ایک شخص نے حضرت کو کہ آپ طی کا روزہ رکھتے ہیں یا رسول اللہ فرمایا کون ہے تم میں مانند میرے تحقیق میں رات گذارتا ہوں کہ کھلاتا ہے
مجکو رب میرا اور پلاتا ہے مجکو نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے **ف** طی کا روزہ اسکو کہتے ہیں کہ دو روزے یا زیادہ رکھے اسطرح کہ درمیان میں
افطار نکرے اس سے اس لیے منع کیا کہ سبب ضعف کا ہوتا ہے اور وہ باعث قصور کا اور طاعات میں ہوتا ہے اور اختلاف ہے علما کو اس میں کہ روزہ
طی کا سواے حضرت کے اوروں کے لیے جائز ہے یا حرام ہے یا مکروہ ہے بعضی تو کہتے ہیں کہ جائز ہے اوسکے لیے کہ قادر ہووے اسپر اور نہی رحمت
اور شفقت اور تخفیف کے لیے ہے اور سند اونکی یہہ حدیث حضرت عائشہ کی ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا لوگونکو وصال سے
واسطے رحمت کے اونپر اور بعضے صحابہ سے مثل عبداللہ بن زبیر وغیرہ کے اور تابعین سے مثل عبداللہ بن ابی نعم اور عامر بن عبداللہ بن زبیر
اور ابراہیم تیمی کے رکھنا اسکا منقول ہے اور اکثر کہتے ہیں کہ جائز نہیں ہے اور امام ابوحنیفہ اور مالک و شافعی نے مکروہ کہا ہے اسکو اور اختلاف کیا ہے
کہ کراہیت تحریمی ہے یا تنزیہی ہے اور صحیح یہی ہے کہ مکروہ تحریمی ہے اور جمہور علما اسپر ہیں کہ یہہ خصائص حضرت کی ہے اور ظاہر حدیث سے بھی یہی معلوم ہوتا ہے اور اہل
سلوک کہ شوق ریاضت اور نفس کشی کا رکھتے ہیں افطار کرتے ہیں ساتھ حلوہ یا نبکو تا حقیقت وصال کو پہنچا دین واللہ اعلم اور کھلاتا ہے رب کھلانے پلانے سے
مراد کیا ہے اس میں کئی قول ہیں قول مختار یہہ ہے کہ مراد کھلانا پلانا ظاہر کا نہیں ہے بلکہ غذاے روحانی مراد ہے کہ بسبب ذوق معارف اور
مناجات اور طاعات کی حاصل ہوتی تھی اوسکے سبب سے غذاے جسمانی سے مستغنی تھے اور تجربہ ہے اسکا محبتون مجازیہ اور سرور ذوق سے بس
پہ جاے محبت حقیقی اور مسرت معنوی ۱۲ ع **الفصل الثانی** فصل دوسری عن حفصۃ قالت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
من لم یجمع الصیام قبل الفجر فلا صیام لہ رواہ الترمذی وابوداؤد والنسائی والدارمی وقال ابوداؤد وقفہ علی حفصۃ
معمر والزبیدی وابن عیینۃ ویونس الایلی کلہم عن الزہری روایت ہے حفصہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
جو شخص کہ نہ نیت کرے روزے کی پہلے فجر کے پس نہیں روزہ واسطے اوسکے یعنی کامل روزہ نہیں ہوتا نقل کی یہہ ترمذی اور ابو داؤد اور نسائی
اور ابن ماجہ اور دارمی نے اور کہا ابو داؤد نے موقوف بیان کیا اسکو حفصہ پر معمر اور زبیدی اور ابن عیینہ اور یونس ایلی نے سب نے نقل کیا
زہری سے **ف** ظاہر اس حدیث سے یہہ معلوم ہوا کہ اگر نیت روزے کی رات سے نکرے تو درست نہیں خواہ روزہ فرض ہو خواہ واجب خواہ نفل
ولیکن علما نے اختلاف کیا ہے اس میں مذہب امام مالک کا تو یہی ہے کہ شرط ہے نیت رات سے کرنی ہر طرح کی روزے میں اور امام شافعی اسکے
بھی قائل ہیں سواے نفل کے نفل میں امام احمد کے نزدیک زوال سے پہلے پہلے جائز ہے اور شافعی کے نزدیک آفتاب غروب ہونے تک
بھی جائز ہے اور مذہب ہمارا یہہ ہے کہ روزہ رمضان اور نفل اور نذر معین میں جائز ہے نیت کرنی آدھے دن شرعی کے پہلے اور آدھا دن شرعی پہلے زوال کے ہوتا ہے
قضا اور کفارہ اور نذر مطلق کو لیے شرط ہے نیت کرنی رات سے اور دلیلین سبھون کی فقہ کی کتابون میں مذکور ہیں اور سب نے یعنی معمر اور
اور ابن عیینہ اور یونس نے روایت کیا ہے زہری سے اور موقوف رکھا ہے حفصہ پر اور حدیث موقوف قول صحابی کو کہتے ہیں ع عن
ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا سمع النداء احدکم والاناء فی یدہ فلا یضعہ حتی یقضی حاجتہ منہ
رواہ ابوداؤد اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جس وقت کہ سنے اذان یعنی صبح کی ایک تمہارا
باسن ہو اوسکے ہاتھ میں یعنی ارادہ پانی پینے کا یا کچھ کھانیکا رکھتا ہو پس نہ رکھے باسن کو یہانتک کہ روا کرے حاجت اپنی اوس سے

نقل کی یہ ابو داؤد نے **ف** یہ حکم اوس وقت ہو کہ پینا جانے کہ صبح نہیں ہوئی یا گمان غالب ہو نہ ہونے صبح کا یعنی اگر یقین ہو صبح نہونے کا یا گمان ہو اسکا تو نقطہ سنے سے کھانا پینا موقوف نکرے اور اگر جانے کہ صبح ہوگئی ہو یا گمان ہو اسکا تو موقوف کرے اور کہا ابن ملک نے کہ اگر نہ جانے طلوع ہونا صبح کا تو موقوف کرے اور اگر جانے کہ طلوع ہوئی ہے صبح یا شک ہو اسکا تو موقوف کرے اور بعضوں نے کہا کہ مراد اذان سے اذان مغرب کی ہے یعنی اگرچہ ترک کرنا کھانے پینے کا وقت اذان کے مسنون ہے لیکن افطار کے وقت اذان مغرب کی سنے اور کچھ پیتا ہو تو پینا موقوف نکرے بلکہ پی لے اور پھر نماز کو جاوے **ع ح وَعَنْهُ** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی اَحَبُّ عِبَادِیْ اِلَیَّ اَعْجَلُھُمْ فِطْرًا رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ ع اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ فرمایا اللہ تعالی نے بہت پیارا میرے بندوں میں طرف میری وہ ہے کہ جلدی کرے افطار میں نقل کی یہ ترمذی نے **ف** بہت پیارا ایسا اس لیے ہوتا ہے کہ متابعت کرتا ہے سنت کی اور مخالفت کرتا ہے اہل کتاب کی اور روافض کی **ع وَعَنْ** سَلْمَانَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا اَفْطَرَ اَحَدُکُمْ فَلْیُفْطِرْ عَلٰی تَمْرٍ فَاِنَّہٗ بَرَکَۃٌ فَاِنْ لَّمْ یَجِدْ فَلْیُفْطِرْ عَلٰی مَاءٍ فَاِنَّہٗ طَھُوْرٌ رَوَاہُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْدَاؤدَ وَابْنُ مَاجَۃَ وَالدَّارِمِیُّ وَلَمْ یَذْکُرْ فَاِنَّہٗ بَرَکَۃٌ غَیْرُ التِّرْمِذِیِّ اور روایت ہے سلمان بن عامر سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جب افطار کرے ایک تمہارا پس چاہیے کہ افطار کرے کھجور پر پس تحقیق کھجور سبب برکت کا ہے پس اگر نہ پاوے کھجور پس افطار کرے پانی پر پس تحقیق وہ پاک کرنیوالا ہے نقل کی یہ احمد و ترمذی و ابو داؤد و ابن ماجہ و دارمی نے اور نہیں ذکر کیا کسی نے لفظ فانہ برکۃ سوا ترمذی کے **ف** اس حدیث میں استحباب کو لیتے ہیں اور شاید حکمت کھجور سے افطار کرنے میں یہ ہے کہ جب معدہ خالی ہوتا ہے اور خواہش کھانے کی ہوتی ہے تو کھانے کو معدہ خوب قبول کرتا ہے ایسی حالت میں جو شیرینی معدے میں پہنچتی ہے تو بدن کو نہایت فائدہ ہوتا ہے اسلیے کہ شیرینی سے قوت قوی میں جلدی سرایت کرتی ہے خصوصاً قوت باصرہ کو شیرینی سے بہت فائدہ ہوتا ہے اور شیرینی عرب میں اکثر کھجور ہی کی ہوتی ہے اور اونکے مزاج کو مناسبت اسکی ساتھ بہت ہے اسلیے اسی پر افطار کرنیکو فرمایا اور کھجور نہ ہو تو پانی سے افطار کرے کہ اس میں نیک فالی ہے ساتھ طہارت ظاہر و باطن کے **ح ع وَعَنْ اَنَسٍ** قَالَ کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُفْطِرُ قَبْلَ اَنْ یُّصَلِّیَ عَلٰی رُطَبَاتٍ فَاِنْ لَّمْ تَکُنْ رُطَبَاتٌ فَتُمَیْرَاتٌ فَاِنْ لَّمْ تَکُنْ تُمَیْرَاتٌ حَسَا حَسَوَاتٍ مِّنْ مَّاءٍ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْدَاؤدَ وَقَالَ التِّرْمِذِیُّ ھٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ غَرِیْبٌ اور روایت ہے انس سے کہ کہا تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم افطار کرتے پہلے نماز مغرب سے چند تازی کھجوروں سے پس اگر نہوتیں تازی کھجوریں تو افطار کرتے خشک کھجوروں سے پس اگر نہوتیں خشک کھجوریں تو پیتے چند چلو پانی کے یعنی تین چلو نقل کی یہ ترمذی و ابو داؤد نے اور کہا ترمذی نے یہ حدیث حسن غریب ہے **ف** ابو یعلی نے روایت کیا ہے کہ تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم دوست رکھتے افطار کرنا تین کھجوروں سے یا ایسی چیز سے کہ نہ پہنچتی اوسکو آگ اور بعضوں نے جو کہا ہے کہ سنت مکہ میں یہ ہے کہ مقدم کرے آب زمزم کو کھجوروں پر یا ملاوے اوسکو ساتھ اوس کے تو یہ قول مردود ہے اس لیے کہ یہ اختلاف اتباع کی ہے اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سال فتح میں بہت دنوں مکہ میں رہے آپ سے یہ نہیں نقل کیا گیا **ح وَعَنْ زَیْدِ بْنِ خَالِدٍ** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ فَطَّرَ صَائِمًا اَوْ جَھَّزَ غَازِیًا فَلَہٗ مِثْلُ اَجْرِہٖ رَوَاہُ الْبَیْھَقِیُّ فِیْ شُعَبِ الْاِیْمَانِ وَرَوَاہُ مُحْیِی السُّنَّۃِ فِیْ شَرْحِ السُّنَّۃِ وَقَالَ صَحِیْحٌ اور روایت ہے زید بن خالد سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جو شخص کہ افطار کرواوے روزہ دار کو یا سامان درست کردے کسی غازی کا پس واسکو ثواب مانند ثواب اسکے ہے نقل کی یہ بیہقی نے شعب الایمان میں اور روایت کی یہ محی السنہ نے شرح السنہ میں اور کہا یہ صحیح ہے **ف** یعنی جیسا ثواب روزہ دار کو روزے کا ہوتا ہے اور غازی کو جہاد کا ویسا ہی افطار کرنیوالے کو اور سامان جہاد

درست کر دینے والوں کو بھی ہوتا ہے اس لیے کہ مددگار ہوا ایک کا دوسرے ع وعن ابن عمر قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذا افطر قال
ذھب الظمأ وابتلت العروق وثبت الاجر ان شاء اللہ تعالی رواہ ابوداؤد اور روایت ہے ابن عمر سے کہا تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم
جب افطار کرتے فرماتے گئی پیاس اور تر ہوگئیں رگیں اور ثابت ہوا ثواب اگر چاہا خدا تعالی نے نقل کی یہ ابو داؤد نے ف اس میں رغبت دلائی حضرت نے صوم
پر کہ مشقت عبادت کی تھوڑی سی ہے اس لیے کہ جاتی رہتی ہے اور ثواب بہت ہے اس لیے کہ ثابت باقی رہتا ہے ع وعن معاذ بن زھرۃ
قال ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان اذا افطر قال اللھم لک صمت وعلی رزقک افطرت رواہ ابوداؤد مرسلا اور روایت ہے معاذ بن زہرہ سے
کہا کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم تھے جب کہ افطار کرتے فرماتے یا الہی تیرے ہی لیے روزہ رکھا میں نے اور تیرے ہی رزق پر افطار کیا میں نے نقل کی یہ
ابو داؤد نے بطریق ارسال کے ف کہا ابن ملک نے کہ حضرت یہ دعا بعد افطار کے پڑھتے تھے اور بعد اس کے امت کی جو لوگوں نے وبک آمنت وعلیک
توکلت زیادہ کر دیا ہے کچھ اصل اس کی نہیں اگرچہ معنی صحیح ہیں اور روایت کیا ابن ماجہ نے کہ روزہ دار کے لیے نزدیک افطار اس کے ایک دعا ہے کہ نہیں رد
کی جاتی اور یہ بھی وارد ہوا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پڑھتے تھے یا واسع الفضل اغفر لی اور تھے پڑھتے یہ بھی الحمد للہ الذی اعانی فصمت ورزقنی
فافطرت انتہی

الفصل الثالث فصل تیسری

عن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یزال الدین
ظاھرا ما عجل الناس الفطر لان الیھود والنصاری یؤخرون رواہ ابوداؤد وابن ماجۃ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول
خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیشہ رہیگا دین غالب جب تک جلدی کرینگے لوگ افطار کرنے میں اس لیے کہ یہود و نصاری دیر کرتے ہیں افطار میں نقل کی
ابو داؤد و ابن ماجہ نے ف دیر کرتے ہیں افطار میں یعنی اسقدر کہ تارے گھنے ہو کر نکل آویں اور ہمارے زمانے میں پیروی انکی رافضیوں نے کی ہے پس انکی
خلاف میں غلبہ اور شوکت دین کی ہے اور اس میں دلیل ہے اس پر کہ مضبوطی اور غلبہ دین کا بیچ مخالفت اعدائے دین کی ہے اور اونکی موافقت میں نقصان
دین کا ہے جیسا کہ فرمایا اللہ تعالی نے یا ایھا الذین آمنوا لا تتخذوا الیھود والنصاری اولیاء بعضھم اولیاء بعض ومن یتولھم منکم فانہ منھم یعنی اے ایمان والو
نہ پکڑو یہود و نصاری کو دوست بعضے اونکے دوست ہیں بعضوں کے اور جو کوئی دوستی کرے اون سے تم میں سے پس تحقیق وہ انہیں میں سے ہے ع وعن
ابی عطیۃ قال دخلت انا ومسروق علی عائشۃ فقلنا یا ام المؤمنین رجلان من اصحاب محمد صلی اللہ علیہ وسلم احدھما یعجل
الافطار ویعجل الصلوۃ والاخر یؤخر الافطار ویؤخر الصلوۃ قالت ایھما یعجل الافطار ویعجل الصلوۃ قلنا عبد اللہ بن مسعود قالت
ھکذا صنع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم والاخر ابو موسی رواہ مسلم اور روایت ہے ابی عطیہ سے کہا گیا میں اور مسروق حضرت عائشہ کے
پاس پس کہا ہم نے اے ماں مومنوں کی دو شخص ہیں حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابیوں میں ایک ان میں سے جلدی افطار کرتا ہے اور جلدی نماز
پڑھتا ہے اور دوسرا دیر کر کے افطار کرتا ہے اور دیر کر کے نماز پڑھتا ہے کہا حضرت عائشہ نے کون ان میں سے جلد افطار کرتا ہے اور جلد نماز پڑھتا ہے کہا ہم نے
عبد اللہ بن مسعود کہا حضرت عائشہ نے اسی طرح کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اور دوسرا کہ دیر لگاتا ہے افطار میں اور نماز میں ابو موسی ہے نقل کی یہ مسلم نے
ف عبد اللہ بن مسعود بڑے عالم اور فقیہ تھے انہوں نے عمل کیا سنت پر اور ابو موسی بھی بڑے صحابی تھے انہوں نے عمل کیا بیان جواز پر یا کچھ عذر ہوگا
اور شاید کہ کبھی کبھی کرتے ہونگے واللہ اعلم ع وعن العرباض بن ساریۃ قال دعانی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الی السحور
فی رمضان فقال ھلم الی الغداء المبارک رواہ ابوداؤد والنسائی اور روایت ہے عرباض بن ساریہ سے کہا بلایا مجھکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
نے طرف سحری کے رمضان میں پس کہا آ طرف کھانے بابرکت کے نقل کی یہ ابو داؤد و نسائی نے وعن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم نعم سحور المؤمن التمر رواہ ابوداؤد اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اچھی سحری

کہ پیدا ہوا اور **باب تنزیہ الصوم** یہ باب ہے بیچ بیان پاک کرنے روزہ کے یعنی اس باب مین بیان ہے اسکا کہ روزہ کس چیز سے
ہے اور کس چیز سے ثواب اوسکا باطل ہوتا ہے اور کس چیز سے ثواب اوسکا کم ہوتا ہے پس واجب ہے پرہیز کرنا اون سے **مؤلف** کہتا ہے مولف نے
جانا کہ یہ چیزین مفسدات وغیرہ روزہ کے متفرق آگے حدیثون مین مذکور ہین لیکن منضبط یا کسی کتاب معتبر فقہ کی سے یہ مسائل بتفصیل ایک جگہ لکھدون
ہون پس کتاب مراد الفتاح شرح نور الایضاح مین کہ کتاب معتبر اور مروج ہے ہر خوب ترتیب سے یہ مسائل مذکور تھے اوس مین سے
ڈ مین اور بعضے در مختار مین سے بھی لکھے ہین **فصل** بیچ بیان اون چیزون کے کہ روزے کو توڑتی نہین ہین اگر کھا لیوے یا پی لیوے
یا جماع کر بیٹھے بھولکر روزہ جاتا نہین اور اگر جماع شروع کیا بھولکر پھر یاد آگیا اگر نکال لیا ساتھ فی الفور روزہ ٹوٹنے کا نہین اور اگر نہ نکالا تو ٹوٹ جا
ویگا اور قضا لازم ہوگی نہ کفارہ اور بعضون نے کہا ہے جب ہے کہ نہ حرکت دے نفس اپنے کو یعنی ذکر کو اوسکا بعد یاد آنیکے یہانتک کہ منزل ہو جاوے
اور اگر حرکت دیگا نفس کو بعد اسکے تو اوسپر کفارہ لازم ہوگا جیسا کہ اگر نکال کر پھر داخل کرے تو کفارہ لازم ہوتا ہے اور اگر جماع کرے قصداً پہلے فجر کے اور
پھر طلوع ہو فجر تو واجب ہے نکالنا بستر کافی نکال پس اگر حرکت دیگا نفس کو لازم ہوگا کفارہ اور روزہ فقط ٹھیرنے سے بھی ٹوٹ جاویگا اور اگر نکال لیا
ہون طلوع ہونے فجر کے پھر منزل ہوا بعد فجر اور بعد نکالنے کے نہین اوسپر کچھ اور اگر ایک شخص بھولکر کھاتا ہوا اور ہے وہ قوی کہ قدرت رکھتا ہے روزہ کی تمام کرنے
کی رات تک بغیر مشقت کے تو یاد دلاوے اوسکو دیکھنے والا اور مکروہ ہے نہ یاد دلانا اوسکو اور اگر یاد دلاوے اوسکو کوئی کھانیکے وقت اور اوسکو نہ یاد آوے تو لازم آوے
گی قضا اور اگر وہ قوی نہین ہے تو اولی یہہ ہے کہ نہ یاد دلاوے اور اگر منزل ہووے ساتھ نظر کرنیکے طرف شرمگاہ عورت کے تو روزہ ٹوٹتا نہین بلا اختلاف ہے
اس مین کہ منزل ہووے ساتھ فعل بد کرنیکے جانور سے بعضون کے نزدیک اس سے ٹوٹتا ہے اور بعضون کے نزدیک نہین اور اگر منزل نہو تو روزہ نہین ٹوٹتا
بلا خلاف اور اگر ہاتھ سے منی گرادے روزہ ٹوٹ جاتا ہے اور قضا آتی ہے نہ کفارہ اور حلال نہین ہے یہ فعل غیر رمضان مین بھی اگر قصد کرے قضاء شہوت کا اور قصد
کرے تسکین شہوت کا امید ہے کہ نہ ہو اوسپر وبال یعنی فقط لذت کے لیے کرے تو نہین حلال اور اگر بیقرار ہوا اور نہ نکالنے مین خوف زنا کا رکھتا ہو تو امید ہے کہ
گنہگار نہوا اور گنہگار ہوتا ہے اگر مداومت کرے اوسپر اور اگر دھیان کرے کسی عورت کا اور منزل ہو جاوے تو روزہ نہین جاتا اور اگر دو عورتین فعل کرین
آپس مین تعمدا اور منزل نہون تو روزہ نہین ٹوٹتا اور منزل ہووینگی تو ٹوٹ جاویگا اور قضا لازم آویگی اور اگر تیل لگا دے تو روزہ نہین جاتا اس لیے
کہ مسامات سے داخل ہونا منافی نہین یہ ایسا ہے جیسی نہا دے اور ٹھنڈک جگر کو پہنچے اور سرمہ لگانے سے بھی روزہ نہین ٹوٹتا اگرچہ پاوے مزا اوسکا حلق مین
یا رنگ اوسکا رینٹھ مین یا تھوک مین اس لیے کہ حضرت عائشہ رض سے منقول ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے سرمہ لگایا حالت روزہ مین اور درمیان
آنکھ اور دماغ کی راہ نہین ہے اور آنسو جو نکلتے ہین ٹپک کر نکلتے ہین مانند عرق کے اور جو چیز داخل مسام سے ہو منافی روزے کی نہین جیسا کہ اوپر ذکر کیا گیا اور اگر رکھی آنکھ
مین دوا یا دوا ساتھ تیل کے پھر پاوے مزا اوسکا یا تلخی اوسکی حلق مین نہین جاتا رہتا ہے روزہ اور اگر نگل جاوے کچھ یعنی روٹی وغیرہ کہ بندھی ہو دورے مین
اندر ڈورے اور اوسکے ہاتھ مین ہو نہین ٹوٹتا روزہ جبتک ڈورے سے کھل کر گر پڑے جب گر پڑیگی تو ٹوٹ جاویگا اور اگر داخل کرے حلق مین لکڑی مانند
مسواک کے اور ایک سرا اوسکا اوسکے ہاتھ مین ہو نہین روزہ ٹوٹیگا اور اسیطرح اگر داخل کرے اوسکی اپنی دبر مین یا عورت اپنی شرمگاہ مین تو نہین ٹوٹنے کا
اگر تر ہو گی ساتھ پانی کے یا تیل کے تو ٹوٹ جاویگا اور سینگی سے روزہ نہین جاتا اور نہ غیبت سے مگر ثواب جاتا رہتا ہے اور اگر نیت کرے افطار کی
اور افطار نکرے تو روزہ نہین جاتا اور اگر حلق مین دھوان داخل ہو بغیر اسکے فعل کے تو روزہ نہین جاتا اس لیے کہ اوس سے بچ نہین سکتا اگر منھ بند کرے تو ناک سے
پہنچ جاتا ہے پس ہو مانند تری کی کہ باقی رہتی ہے منھ مین بعد کلی کرنے کے اور قید بغیر اسکے فعل کے اس لیے لگائی کہ جو قصد کرکے دھوان داخل کرے گا حلق مین
[illegible] سے ہو داخل کرنا روزہ اوسکا ٹوٹ جاویگا برابر ہے کہ دھوان عنبر کا ہو یا اگر کا یا سوا اسکے کا پس اگر کوئی خوشبو جلا کر دھوان اپنی طرف لیگا

اور سونگھے گا دھواں اوسکا اوس حال مین کہ یاد رکھتا ہو روزے کو ٹوٹ جاوے گا روزہ اس لیے کہ ممکن ہے احتراز کرنا اوس سے اور اسی سے یہ اگر لوگ غافل ہین
آگاہ ہوا چاہیے اور بیہودہ وہم سے کو پیدا ہو کہ یہ مانند سونگھنے کے عطر مشک وغیرہ کے ہے اس لیے کہ تفاوت خوشبو مین اور جوہر دہوئین مین کہ آدمی کے اندر پہنچتا ہے
سو فرق ظاہر ہے اسی طرح دہوئین حقہ کے سے روزہ جاتا رہتا ہے اس لیے کہ قصداً کھینچا جاتا ہے اور تسکین ہوتی ہے اوس سے اور بطور دوا کے استعمال کیا
جاتا ہے اور اگر پسینا یا آنسو آدمی کی حلق مین جاوین اور بہہ دین وہ تھوڑے تو روزہ نہیں ٹوٹے گا اور اگر بہت ہونگے کہ نمکینی اون کی حلق مین پہنچے
تو جاتا رہیگا اور خوشبو سونگھنے سے روزہ نہیں جاتا اور اگر جاوے حلق مین غبار یا آٹا چکی پیستے ہوئے یا مکھی یا اثر دواؤن کا یعنی دوا کوٹتے
یا پیہ باندھتے ہوئے اس مین سے کچھ اثر حلق مین جاوے نہیں جاتا روزہ اسلیے کہ نہیں ممکن ہے احتراز اس سے اور اگر روزہ دار صبح کرے حالت جنابت مین تو
نہیں جاتا اگرچہ سارے دن یا کئی دن اسیطرح رہے لیکن ثواب سے محروم رہتا ہے بسبب جنب رہنے کے اور نماز وغیرہ نہ پڑھنے کے اور اگر ڈالے سوراخ ذکر مین پانی یا تیل
اور وہ مثانہ مین پہنچ جاوے روزہ نہیں جاتا امام ابو حنیفہ اور امام محمد رح کے نزدیک اس لیے کہ مثانہ مین سے منفذ یعنی راستہ اندر کو نہیں اور پیشاب
نکلتا ہے ٹپک کر نکلتا ہے اور امام ابو یوسف کے نزدیک جاتا رہتا ہے اور اگر ذکر کی ڈنڈی ہی مین ہے تو تینوں کے نزدیک نہیں جاتا اور پانی مین بیٹھے اور پاخانہ مین
جاوے یا کان کھجاوے تنکے سے اور نکالے اوسے میل پھر ڈالے تنکے کو کان مین کئی باریوں ہی کرے نہیں روزہ جاتا اور اگر اوترے دماغ سے رینٹ اور پہونچے ناک مین
پھر دماغ مین چڑھا جاوے یا نگل جاوے اوسکو روزہ نہیں جاتا اور اگر نکلا تھوک موںہہ سے اور منقطع نہوا بلکہ لگا رہا تار اوسکا اور لٹک آیا ٹھوڑی تک پھر نگل
گیا اوسکو تو نہیں جاویگا روزہ اور اگر منقطع ہوا تھوک پھر موںہہ مین ڈال لیا جاتا رہیگا اور اگر بلغم موںہہ بھرا ہوا نگل جاوے ابو یوسف کے نزدیک روزہ جاتا رہیگا
اور امام ابو حنیفہ کے نزدیک نہیں اور لائق ہے پھینک دینا تھوک کا تاکہ نہ ٹوٹے روزہ نزدیک امام شافعی کے اس لیے کہ جب جاری ہوتا ہے تھوک اوپر مجاری
جاری ہوتی ہے سے اور پہنچتا ہے موںہہ مین اور یہ قادر ہے اوسکے پھینک دینے پر اور نہ پھینکا بلکہ نگل گیا جاتا رہتا ہے روزہ اونکے نزدیک اور اگر قے آ
جاتا نہیں اگرچہ موںہہ بھر کر آوے اور اسیطرح سے نہیں جاتا اگر پھر حلق مین اوتر جاوے وہ بغیر اسکے فعل کے اگرچہ موںہہ بھری ہوئی ہو اور امام ابو یوسف کے نزدیک جاتا
اور اگر قصداً نگل جاوے اور ہو وہ موںہہ بھری ہوئی سب کے نزدیک جاتا رہیگا لیکن کفارہ نہیں آئیگا اور موںہہ بھری ہوئی نہیں ہوگی تو اوسکے نگلنے سے روزہ
مختار یہی ہے اور اگر قصداً قے کرے موںہہ بھر کر تو سب کے نزدیک روزہ جاتا رہتا ہے اور موںہہ بھر کر نکرے تو نہیں جاتا نزدیک ابو یوسف کے اور صحیح یہی ہے اور یہ
[illegible] کہ جاتا رہتا ہے اور یہ ظاہر الروایۃ ہے پھر اگر وہ حلق مین اوتر جاوے آپ سے نہیں جاتا اور اگر قصداً نگل جاوے اوس مین دو روایتین ہین صحیح یہ ہے کہ
اور اگر دانتوں مین کوئی چیز رات کی کھانے مین سے اٹک رہی اور رہے وہ کم چنے سے اوسکو نگل جاوے تو اوسکو روزہ نہیں جاتا یا اسکا خون اور
اور داخل ہوا اوسکی حلق مین اور نہ پہنچا اوسکی پیٹ مین تو بھی روزہ نہیں جاتا اور اگر پہنچے پیٹ مین پس اگر غالب ہے خون تھوک پر یا برابر ہین خون
فاسد ہو جاویگا اور اگر خون کم ہو تھوک سے کہ ملا ہوا ہے ساتھ اوسکے نہیں ٹوٹیگا روزہ مگر جبکہ پاوے مزہ اوسکا در المختار آور اگر کوئی چیز بقدر تل کے باہر
موںہہ مین ڈالکر چباوے یہانتک کہ وہ پھیل جاوے موںہہ مین اور مزا اوسکا حلق مین نپاوے تو بھی روزہ نہیں جاتا اور اگر موںہہ مین پھیلی نہیں اور مزہ
معلوم ہوا بغیر چبائے ثابت چیز نگل جاوے اگرچہ مزا حلق مین نپاوے روزہ جاتا رہیگا پھر اگر وہ چیز اون چیزوں مین سے ہے کہ اون سے کفارہ آتا ہے کفارہ آویگا

فصل بیچ بیان اون چیزوں کے کہ فاسد ہوتا ہے اون سے روزہ اور لازم آتی ہے قضا اور کفارہ اور کفارہ اون سے جب لازم آتا ہے کہ روزہ رکھنے والا مکلف
ہو اور روزہ رمضان کا ہو رمضان ہی مین یعنی قضا مین نہیں اور رات سے نیت کی ہوئی ہو اگر بعد طلوع فجر کی نیت کی ہوگی اوسکو توڑنے سے کفارہ نہیں آ
اور بعد روزہ توڑنے کے کوئی چیز ساقط کرنیوالی کفارہ کی پیش نہ آوے مانند بیماری اور حیض اور نفاس کے اگر روزہ توڑنیکے بعد ان چیزوں مین سے کوئی چیز
آجاوے گی کفارہ نہیں آئیگا چنانچہ بیان اسکا آگے آویگا اور پہلے توڑنیکی کوئی چیز ساقط کرنیوالی کفارہ کی ہو مانند سفر کے کہ اگر [illegible]

اور اگر بعد توڑنے کے سفر کریگا تو کفارہ نہیں ساقط ہوگا اور بیخوشی کر یہ حالت جب میں کفارہ نہیں لازم آئیگا اور قیسکا اگر بھول چوک کر کریگا تو کفارہ نہیں آئیگا
اور یہ فصل ہو مفطرات کفارہ نہیں پر جب اتنی شرطیں باقی جاوینگی اور ان چیزوں مفسدات میں سے کوئی چیز کریگا تو قضا اور کفارہ دونو لازم ہوگا وہ چیزیں یہ
ہیں جماع اور لواطت کرنا فاعل و مفعول دونوں پر قضا و کفارہ لازم ہوتا ہے اور کہانا اور پینا خواہ از راہ غذا کے ہو خواہ دوا کے اور بیچ معنی غذا کے علما نے اختلاف کیا ہے
بعضوں نے تو کہا ہے کہ غذا کی چیز وہ ہے کہ خواہش کرے طبیعت اسکی کہانیکی اور مقتضی ہو خواہش پیٹ کی بسبب اسکے اور بعضوں نے کہا کہ غذا کی چیز وہ ہے کہ اوسکے
کہانے سے اصلاح بدن کی ہو اور بعضوں نے کہا غذا کی چیز وہ ہے کہ کہائی جاتی ہے عادۃ پس کفارہ آتا ہے اگر منہ میں بارش یا اولے یا برف نگل جاوے یا کہاوے کچا گوشت اگرچہ
مردار کا ہو یا کہاوے چربی یا کہاوے خشک کیا ہوا گوشت یا کہاوے گیہوں مگر یہ کہ ایک آدھ گیہوں چباوے اور منہ میں پھیل جاوے تو کفارہ نہیں آتا اور اگر
نگل جاوے تہوک بی بی کا یا یار کا تو کفارہ آتا ہے اسلئے کہ خواہش طبع ہوتی ہے اس میں اور کبھی تہوک نگلنے میں سے روزہ جاتا رہتا ہے اور کفارہ نہیں آتا فقط
قضا ہی آتی ہے اور تہوڑی سی نمک کہانے سے کفارہ آتا ہے نہ بہت سی موجب روایت مختار کے کذا فی المستغنی اور خلاصہ بزازیہ میں لکہا ہے کہ مختار یہ ہے کہ مطلق
نمک کہانے سے کفارہ آتا ہے یعنی تہوڑا ہو یا بہت اور اگر کہاوے جو بغیر پہنے پس نہیں کفارہ اوسپر اسلئے کہ نہیں کہائی جاتی ہیں کچی اور خشخاش کا حکم ہے اور اگر
نارنگی لیمون سے نکال کر کہاوے تو کفارہ آتا ہے اور کفارہ آتا ہے کہانے گل ارمنی کے مطلق یعنی برابر ہے کہ عادۃ ہو اوسکے کہانیکی یا نہ عادۃ ہو اسلئے کہ وہ کہائی جاتی
ہے دوا کے لیے میں سے گا افطار کا اور کفارہ آتا ہے کہانے غیر گل ارمنی کے سی مانند ملتانی وغیرہ کے اگر عادت ہو اوسکے کہانیکی پس نہیں کفارہ ہے اوسپر کہ نہیں عادت رکہتا ہے
اوسکی اور اگر بعد غیبت کے کسیکی قصداً کہانا کہائے کفارہ لازم آتا ہے برابر ہے کہ پہنچی ہو اوسکو حدیث یا نہ پہنچی ہو تاویل اوسکی معلوم کی ہو یا نہ معلوم کی مفتی نے فتوی
دیا ہو یا نہ دیا ہو اسلئے کہ افطار ہونا غیبت سے خلاف قیاس کے ہے اور حدیث الغیبة تفطر الصیام تاویل کی گئی ہے بالاجماع ساتھ جاتے رہنے ثواب کے بخلاف حدیث حجامت
یعنی سینگیوں کے کہ بعضے علما نے اسکو ظاہر پر بہی عمل کیا ہے مانند امام اوزاعی وغیرہ کے پس اگر کہاویگا بعد حجامت کے یا بعد چہونے عورت کے یا بعد بوسہ لینے کے ساتھ شہوت کے
یا بعد مجامعت کے اور مباشرت فاحشہ کے بغیر انزال کے یا بعد سرمہ لگانیکے یا بعد فصد کے یا بعد بدکاری کرنیکے جانور سے بغیر انزال کے یا بعد داخل کرنے انگلی کے دبر میں
اور گمان ہو کہ روزہ ٹوٹ گیا بسبب ان چیزوں مذکورہ کے تو کفارہ آویگا لیکن جب فتوی دیگا اسکو فقیہ اگرچہ خطا کریگا یا سنے حدیث افطر الحاجم والمحجوم اور ندیث
افطر الحاجم والمحجوم اور نہ جانے تاویل اسکی موجب مذہب کے نہیں کفارہ آویگا اور اگر سمجھا ہو تاویل تو کفارہ واجب ہوگا اور اگر تیل لگایا اور گمان افطار کر کر قصداً
کہایا حکم اسکا مانند حکم افطار کرنیکے بعد غیبت کے ہے جو کہ اوپر مذکور ہوا اور حکم افطار کرنیکا غیبت سے جو اوپر مذکور ہوا اکثروں کے نزدیک یہی صحیح ہے لیکن ملتقی الابحر
میں اسکو مانند حجامت کے کہا ہے اور واجب ہوگا کفارہ اوس عورت پر کہ خوشی سے صحبت کرادے ایک شخص سے کہ اوسپر جبر کیا تھا کسی نے صحبت کرنیکے لیے اور مرد پر نہیں آئیگا
اور ایک عورت نے جانا طلوع ہونا فجر کا اور چھپایا اسکو اپنے خاوند سے یہاں تک کہ دستی صحبت کے اور وہ نہیں جانتا تھا کہ فجر ہوگئی ہے تو واجب ہوگا کفارہ عورت پر نہ کہ

فصل بیچ بیان کفارہ کے اور ان چیزوں کے کہ ساقط کرتے ہیں کفارے کو ذمہ سے ایک عورت نے قصداً کہانا کہایا یا جماع کروایا بخوشی پہر اوسی دن اوسکو
حیض آگیا یا نفاس کفارہ ساقط ہوجاتا ہے اور اسیطرح کوئی بیمار ہوگیا اوسی دن اسطرح کا کہ جائز ہے اوس میں افطار اور بیماری آپ سے ہوئی بغیر اسکے فعل کے
تو کفارہ ساقط ہو جائیگا اور یہ قید کہ بیماری آپ سے ہوئی اسلئے لگائی کہ اگر افطار کیا قصداً پہر زخمی کیا اپنے تئیں اور اوس سے بیمار ہوگیا اسطرح کا کہ نہیں روزہ
رکہ سکتا اوس حالت میں یا ڈالا اپنے تئیں چہت پر سے یا پہاڑ پر سے تو اس میں اختلاف کیا ہے مشائخ نے بعضوں نے کہا کہ ساقط ہوجاتا ہے اوس سے کفارہ اور بعضوں
نے کہا کہ نہیں ساقط ہوتا اور کمال نے کہا کہ مختار یہ ہے کہ نہیں ساقط ہوتا اور ذکر کیا گیا ہے جمع العلوم میں کہ اگر کسی نے رنج میں ڈالا نفس اپنے کو بسبب چلنے کے یا کچھ کام کیا یہاں تک
کہ بہت لگی اوسکو پیاس پس افطار کر ڈالا کفارہ آویگا اور بعضوں نے کہا کہ کفارہ نہیں آئیگا اوسپر عمل کیا ہے بقالی نے کذا فی اتمام التاتارخانیہ اور کفارے کے ادا
ہوئے پیچہ اگر بیچ ہوگا پہر اگر نہ کر سکے یہ روزے رکہے دو مہینے پے در پے کہ نہوں ان دونوں مہینوں میں عید کے دن اور نہ ایام تشریق کے اسلئے کہ ان دنوں میں روزہ رکہنا منع ہے اور اگر دنیا میں

ایک روزہ فوت ہو جاوے بعذر یا بلا عذر تو روزے پھر از سر نو شروع کرے مگر بسبب حیض کے اگر افطار کرے تو مضائقہ نہیں اور بسبب نفاس کے افطار کرے تو پھر
رکھے پھر اگر نہ رکھ سکے روزے بسبب مرض کے یا بڑہاپے کے تو کھلاوے ساٹھ مسکینوں کو پیٹ بھر کر صبح کو کھلاوے اور انکو شام کو کھلاوے یا دو دن صبح کو کھلاوے یا دونوں
شام کو یا عشا اور سحری کو اور شرط یہ ہے کہ اول جسکو کھلاوے اونہیں کو دوبارہ بھی کھلا دے یہاں تک کہ اگر صبح کو کھلایا ساٹھ کو پھر شام کو کھلایا ساٹھ غیر کو
نہیں کفایت کریگا یہاں تک کہ پھر کھلاوے دونوں فریقوں میں سے ایک کو اور اگر ایک فقیر کو ساٹھ روز تک کھلایا کرے یا ہر روز نیا فقیر کو کھلاوے ساٹھ روز تک کافی ہے
اگر ایک روز صدقہ ساٹھ فقیر کو دیا یا کم کا اونسے ایک فقیر کو دے تو ایک ہی کا ادا ہوگا اور کفایت کرتی ہے روٹی گیہوں کی بغیر سالن کے بخلاف جو کی روٹی کے کہ اوسکے
ساتھ سالن ضرور ہے اس لیے کہ بسبب سختی کی پیٹ بھر کر نہیں کھا سکتا بغیر سالن کے عادۃً بخلاف گیہوں کی روٹی کے کہ وہ کھا سکتا ہے بغیر سالن کے پیٹ بھر کر اسلیے
کہا گیا ہے کہ روٹی گیہوں کی سالن اوسکا اوسی میں ہے پس جس نے طلب کیا اوسکے ساتھ سالن نہیں ہے وہ بھوکا اور شرط یہ بھی ہے کہ نہ ہو کوئی اون میں پیٹ بھرا یہاں تک کہ
ہو گا پیٹ بھرا اور کھاویگا مانند بھوکے کے احتیاج ہوگی اوسکی کھلانیکی پس یا تو کھانا کھلاوے جس طرح کہ ذکر کیا گیا یا دیوے ہر فقیر کو آدھی صاع یعنی پونے دو سیر
گیہوں یا آٹا اوسکا یا ستو اوسکا یا ایک صاع جو یا انگور یا کھجور یا دیوے قیمت اوسکی اگرچہ اوقات متفرقہ میں دے اور اگر کئی روزے توڑے جماع کرکے یا کھا کر تو ایک
کفارہ کافی ہے بشرطیکہ درمیان اونکے کفارہ نہ دیا ہو مثلاً اگر دس روزے توڑے اور درمیان میں کفارہ نہ دیا تو دسونکے لیے ایک کفارہ کافی ہے اور اگر درمیان میں
دیا تو باقی کے لیے کفارہ اور چاہیے اور وہ کئی روزے جو توڑے عام ہیں کہ ایک رمضان کے ہوں یا دو رمضان کے صحیح یہی ہے کذا فی الدر المختار اور بعضوں نے کہا ہے کہ
اوس صورت میں ہے کہ وہ روزے ایک رمضان کے ہوں اور اگر کئی رمضانوں کے ہوں گے تو ہر رمضان کے لیے کفارہ علیحدہ علیحدہ ہے فتاوی عالمگیری میں یہی ہے
نقل کی ہے **فصل** بیچ بیان اون چیزوں کے کہ روزے کو توڑتی ہیں اور قضا ہی اون سے آتی ہے نہ کفارہ اور قاعدہ کلیہ اس میں یہ ہے کہ جو چیز اپنی ذات سے
غذائیہ نہو یا غذائیہ ہو لیکن ہو عذر شرعی اور پہنچا دے اوسکو پیٹ میں یا دماغ میں اور جو چیز ایسی ہو کہ دفع ہو اوس سے شہوت ستر کی پوری نہ ہوتی ہو تو
کفارہ نہیں آتا پس اگر کھاوے روٹی دار ادا مثلاً کچے چاول کچا آٹا گندہا ہوا یا خشک تو روزہ جاتا رہتا ہے اور قضا آتی ہے اور آٹا گیہوں کا اور جو کا جس
ساتھ پانی کے اور ملا دیا اوس میں شکر واجب کرتے ہیں کفارہ کو اور اگر کھاوے نمک بہت ایکبار گی یا کھاوے مٹی سوائے گل ارمنی کے کہ نہ عادت ہو اوسکی
یا روئی یا نگلا تھوک اپنا کہ متغیر تھا ساتھ رنگ سبز یا زرد وغیرہ ذلک ریشم وغیرہ کے اور وہ یاد رکھتا تھا روزہ اپنا یا کھایا کاغذ یا مانند اوسکے وہ چیز کہ نہیں کھائی
جاتی ہے عادۃً یا کھائی ایسی کچی چیز مانند اوسکے ایسی بیل کچی کہ نہیں کھائی جاتی مگر پختہ ہو کر اور اوسکے پکا کر یا نمک ملا کر نہ کھایا یا کھایا اخروٹ تازہ کہ نگلا ہو
گودہ یا نگل گیا کنکر یا لوہا یا تانبا یا سونا یا چاندی یا پتھر اگرچہ زمرد وغیرہ ہو واجب ہوگی قضا نہ کفارہ اور اگر حقنہ کیا یا ناک میں ڈالی یا مونہہ میں دوا کہ اوس
سے کچھ حلق میں اوتر گئی یا تیل ڈالا کان میں قضا آویگی نہ کفارہ اور اگر پانی قصداً ڈالا کان میں تو اوس میں اختلاف ہے ہدایہ اور حنفی اور در مختار اور شرح
وقایہ اور اکثر متنوں میں تو لکھا ہے کہ روزہ نہیں ٹوٹتا اور قاضی خان اور فتح القدیر میں لکھا ہے کہ صحیح یہ ہے کہ جاتا رہتا ہے اور قضا آتی ہے اور اگر دوا ڈالی
زخم میں اور وہ پیٹ میں پہنچی یا دماغ کے زخم میں ڈالی اور وہ دماغ میں پہنچی یا داخل ہوا حلق میں مینہ یا برف اور نہ نگلا اوسکو اپنے فعل سے بلکہ آپ سے
اوتر گئی یا چوک کر روزہ توڑ دیا کلی کرتے میں پانی حلق میں اوتر گیا یا ناک میں پانی چڑہا اور دماغ کو چڑھ گیا یا زبردستی کسی نے روزہ توڑ دیا
ساتھ جماع کے یعنی خاوند نے زبردستی بیوی سے جماع کیا یا بیوی نے زبردستی خاوند سے جماع کروایا قضا آویگی ان سب صورتوں میں نہ کفارہ لیکن مسئلہ
میں زبردستی کرنیوالے پر کفارہ آویگا اور جس پر زبردستی کی اوسپر قضا۔ اور اگر افطار کرے عورت لونڈی ہو یا بیوی حرم یا منکوحہ بخوف بیمار ہونے کے بسبب
یا افطار کرے لونڈی بسبب ضعف کے کہ حاصل ہوا اوسکو بسبب خدمت کرنے کے تو قسم کھاوے نہ دے کئی روزے ہوں تو اسپر قضا لازم ہے اور لونڈی کو جائز ہے کہ انکار کرے
کہ اگر ایسی کام کو کہے کہ عاجز کرے اوسکو ادا فرائض سے۔ اور اگر ڈال دیوے کوئی سوتے کے مونہہ میں پانی یا پی جاوے سونیوالا پانی اوسپر قضا ہے

یا سند بھولنے والا کہ کیا نہیں جانتا ہے تو کہ سونیوالا یا جسکی عقل جاتی رہی ہو اگر ذبح کرے بہین درست اوسکا ذبح کیا ہوا کھانا اور جو بسم اللہ بھول جاوے ذبح کے وقت اوسکا
ذبح کیا ہوا جانور کھانا درست ہے- اور اگر روزہ میں بھولکر کھایا سکو کھایا پھر قصداً کھایا یا جماع کیا بھول کر پھر قصداً کیا یا ذکر روزہ کی نیت کی پھر کھایا یا پایا
یا جماع کیا قصداً یا رات سے نیت کی ایک روزہ کی پھر صبح کو سفر کیا پھر نیت کی اقامت کی اور کھایا اگرچہ یہہ بین درست تھا اوسکو افطار یا رات سے ایک روزہ کی نیت
روزہ کی کی اور صبح کو مقیم تھا پھر مسافر ہوا اور کھایا حالت سفر مین یا جماع کیا قصداً اگرچہ حلال یہین تھا اوسکو افطار قضا لازم آویگی نہ کفارہ اور سفر مین
کھانیکی قید اس لیے لگائی کہ اگر وطن کو پھر جاویگا کسی چیز بھولی ہوئی کو لینے کے لیے اور قصداً کھاویگا ہر مکان مین یا چلا جاتا ہوئیکی آبادی مقام اونکی تو قضا
اور کفارہ دونون لازم ہونگے اور اگر کھائی دھنیہ وغیرہ سا سے مندر یا تمام دن بغیر نیت روزہ کی اور افطار کی یا سحر کھائی یا جماع کیا اس حال مین کہ شک کرتا تھا بیچ
طلوع ہونے فجر کے اور فجر اوس وقت ہو چکی تھی یا افطار کیا ساتھ ظن غالب کے وبے ڈوبنے آفتاب کے اور آفتاب اوسوقت باقی تھا قضا آویگی نہ کفارہ اور اگر شک کرتا
ہو غروب مین پس بیچ لازم ہونے کفارے کے دو روایتین ہین مختار فقیہ ابو جعفر کی یہہ ہے کہ کفارہ لازم ہوگا اور اگر ظن غالب ہوگا نہ غروب ہونیکا اور
افطار کر ڈالیگا تو اوسپر کفارہ لازم ہوگا اور اگر منزل ہو سبب فعل بد کرنیکے جانور سے یا میت سے یا منی گرائے کسیکی ران مین یا ناف مین یا ہاتھ مین یا منزل
ہوا سبب بیچ سے لپٹنے کی یا چھونے کسیکو یا توڑا روزہ غیر ادائے رمضان کا یا عورت سے جماع کیا کسی نے سوتے مین اور وہ روزہ سے تھی روزہ جاتا رہیگا اوسکا
اور قضا آویگی نہ کفارہ اور اسیطرح ایک عورت نے رات سے نیت روزہ کی کی تھی اور پھر دن کو دیوانی ہوگئی اور اوس سے جماع کسی نے کیا اوس عورت پر
بھی قضا آویگی اور اگر ٹپکائی دوا یا پانی ایک عورت نے اپنی شرمگاہ مین یا داخل کی کسی نے اونگلی بھیگی ہوئی پانی یا تیل کی یا اپنی دبر مین یا استنجا کیا اور
پانی پہنچا دبر مین حقنہ کی جگہ تک اگرچہ یہہ ہوتا ہے کم یا پہنچا پانی فرج داخل تک بسبب مبالغہ کے استنجا کرنے مین قضا لازم آویگی اور اگر نکل آوین سے والی
اور دہو ڈالے انکو اگر خشک کر لیا انکو پہلے اوٹھنے کے اور سے پھر اوپر چڑھ گئی نہیں ٹوٹیگا روزہ اس لیے کہ پانی پہنچا تھا ظاہر بدن پر پھر زائل ہوگیا پہلے
پہنچنے کی طرف باطن کے بسبب عمل دکرنے مقعد کے اور اگر خشک نہ ہونگی تو روزہ فاسد ہوجائیگا اور اگر داخل کریگی عورت اونگلی تر کی ہوئی پانی کی یا تیل
کی اپنی فرج داخل مین یا داخل کریگا کوئی روئی یا کپڑا یا لکڑی یا پتھر اپنی دبر مین یا عورت داخل کریگی ان چیزونکو اپنی فرج داخل مین اور غائب ہوجاوین گی
یہہ چیزین اندر تو روزہ جاتا رہیگا اور قضا لازم ہوگی اور اگر لکڑی وغیرہ کا ایک سرا ہاتھ مین ہو یا عورت کی فرج خارج مین نہین فاسد ہونیکا اور اگر
نکلا اور ایک سرا ہاتھ مین ہو پھر نکال لے نہین ٹوٹیگا روزہ اگر سب نکل جاویگا ٹوٹ جاویگا اور قضا لازم ہوگی اور اگر داخل کریگا دہوان
یا ہر نال سے قصداً دماغ مین یا پیٹ مین قضا لازم آویگی اور یہہ حکم ہے دہوین جیسے عنبر اور عود کی ہے اور ان دونون کے دہوین مین بعید نہیں ہے لازم آنا
کفارہ کا بھی اسلیے فائدہ سند اور دوا ہونے اوسکی کے اور اسیطرح حقہ کے دہوان داخل کرنے سے بعید نہیں ہے لازم آنا کفارہ کا- اور اگر قے کی قصداً کی اگرچہ مونہہ بھر کر
قضائی قضا لازم آویگی بہ جب ظاہر روایت کے اور ابو یوسف کے نزدیک نہ پھر کر آنا شرط ہے اور یہی صحیح ہے اور اگر نگل جاوے قے آپ سے آئی ہوئی کو اور ہو وہ مونہہ بھر
ہوتی یا کھا جاوے دانتون کی انگلی ہوئی چیز کو اور ہو وہ بقدر چنے کی یا زیادہ یا نیت کرے روزہ کی دن کو بعد کھا چکنے کے بھول کر پہلے نیت کرنیکے اوسکو یا بیہوش
ہو جاوے اگرچہ مہینے بھر تک بیہوش رہے تو قضا لازم آویگی مگر یہہ کہ قضا نکرے اوس دن کی کہ جس مین بیہوشی شروع ہوتی ہے یا جسکی رات مین شروع ہوتی ہے اس
لیے کہ مسلمان کا فعل صلاح پر حمل کرنا چاہیے کہ اوسنے رات سے نیت کر لی ہوگی پس وہ روزہ تو ہو گیا اوسکے بعد جتنے دنون بیہوش رہیگا اونکی قضا کریگا
اس لیے کہ امساک بلا نیت کے ہوا اور اگر یقین ہوگا کہ نہین نیت کی تو اوس دن کی بھی قضا آویگی- اور اگر مہینے بھر سے کم دیوانہ رہا قضا آویگی اور اگر سارے
مہینے دیوانہ رہا نہیں قضا آویگی- اور اگر مہینا بھر اسطرح دیوانہ رہا کہ رات کو آرام ہوگیا یا دن کو آرام ہوگیا بعد فوت ہونے وقت نیت کے تو بھی قضا نہین
اسلئے کہ یہہ بھی طرح ہی مہینے کے حکم مین ہے- اور اگر رمضان مین نیت روزہ کی نہ کی اور کھانا کھایا امام اعظم کے نزدیک کفارہ واجب نہیں اور صاحبین کے

نزدیک واجب ہے کذا فی الدر المختار۔ اور اگر کسیکا روزہ ٹوٹ جاوے اگرچہ بسبب عذر کے توڑا اور پھر عذر جاتا رہے تو واجب ہے بند رہنا کھانے پینے وغیرہ سے
اور واجب ہے بند رہنا حائضہ اور نفسا پر جبکہ پاک ہوں بعد طلوع ہونے فجر کے اور واجب ہے بند رہنا مسافر پر کہ مقیم ہوا اور بیمار پر جبکہ اچھا
جبکہ ہشیار ہوا اور لڑکے پر جبکہ بالغ ہوا اور کافر پر جبکہ اسلام لاوے اور ان سب پر قضا ہے سوائے مخصوص غیر کے اور حائض اور نفسا اور بیمار اور مسافر کو بند رہنا
لیکن ظاہر نہ کھاویں بلکہ پوشیدہ کھاویں **فصل** بیچ بیان ان چیزوں کے کہ مکروہ ہیں روزہ دار کو اور جو کہ نہیں مکروہ ہیں اور جو کہ مستحب ہیں مکروہ ہے
چکھنا کسی چیز کا یعنی چکھ کر تھوک دینا اور ذخیرہ میں ہے کہ مکروہ ہے چکھنا کسی چیز کا جبکہ ضرورت نہو اور جب ضرورت ہو جیسے کوئی چیز خریدتا ہوا اور ڈر ہوا
تو ٹھگیں یا جاؤں گا یا موافق میری مرضی کے نہوگی تو نہیں مکروہ۔ اور فتاویٰ نسفی میں ہے کہ اگر ایک عورت کا خاوند بدخلق ہو کہ تنگ گیری کرتا ہو کہ
نمک پر تو درست ہے اسکو بھی چکھ لینا کھانے کا تاکہ اسکے ظلم سے بچے اور اگر نیک خلق ہو خاوند تو نہیں درست اور ایسا ہی حال لونڈی کا ہے اور حکم ہے
نوکر اور مزدور کا ہو یعنی جو کہ پکانے کے لیے ہوں۔ اور مکروہ ہے چبانا کسی چیز کا بلا عذر جیسے ایک عورت چاہتی ہے کہ روٹی وغیرہ چبا کر بچے کے مونہہ
دے اگر کوئی ہشیار لڑکی یا حائضہ اسکے پاس ہو تو اس سے چبوا کر دے آپ چبا کر دینا اسکو مکروہ ہوگا اور اگر کوئی بن روزہ دار نہ پاتے گی تو
اس صورت میں مکروہ نہیں اور مکروہ ہے چبانا مصطگی کا روزہ دار کو لیے اور برابر ہے اس میں مرد و عورت اس لیے کہ اسکو چبانے سے تہمت افطار کی لگتی
روزے کی حالت کے مرد کو لیے چبانا اسکا مکروہ ہے مگر خلوت میں بسبب عذر کے جائز ہے اور بعضوں نے کہا مباح ہے بخلاف عورتوں کے کہ انکے لیے
چبانا اسکا اس لیے کہ یہ انکے لیے قائم مقام ہے مسواک کے اور مکروہ ہے بوسہ لینا اور مباشرت کرنی یعنی عورت کو گود لگانا اور مساس وغیرہ کرنا اگر ڈر ہو
انزال کا یا جماع کا و الا نہیں مکروہ۔ اور مکروہ ہے جمع کرنا تھوک کا مونہہ میں پھر نگل جانا اسکا۔ اور مکروہ ہے روزہ دار کو لیے کرنا
کہ ضعف ہو اس سے مانند فصد اور پچھنوں کے اور جو فصد و پچھنے ایسے ہوں کہ ضعف نہو ان سے تو نہیں مکروہ۔ اور نہیں مکروہ ہے سرمہ لگانا اور
مونچھ کو تیل دینا اور مسواک کرنی اگرچہ بعد زوال کے ہو اور مسواک تازی ہو یا بھگوئی ہو پانی میں۔ اور نہیں مکروہ ہے کلی کرنی اور ناک میں پانی دینا
کے۔ اور نہیں مکروہ ہے غسل کرنا اور لپیٹنا تر کپڑے کا بدن پر بقصد ٹھنڈک کے بموجب روایت مفتیٰ بہ کے اس لیے کہ یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ
سے ثابت ہوا ہے چنانچہ وہ حدیث آگے آویگی اور مستحب ہیں روزہ دار کو لیے تین چیزیں سحر کھانی اور دیر کرنی سحری میں اور جلدی کرنی افطار میں بیچ
اور ابر کے روز احتیاط ضرور ہے **فصل** بیچ بیان ان عوارض کے کہ مباح ہے بسبب انکے افطار روزہ دن کا ہے مرض اور سفر اور اکراہ یعنی زبردستی
اور حمل اور دودھ پلانا اور بھوک اور پیاس اور بہت بڑھاپا اور حیض و نفاس پس جائز ہے افطار اوس بیمار کو لیے کہ اگر روزہ رکھے تو ڈر ہو زیادتی
کا یا دیر کر اچھے ہونے کا اس لیے کہ زیادتی مرض کی اور طول اسکا کبھی ہوتا ہے باعث ہلاکت کا پس واجب ہے اوس سے احتراز۔ اور مرض کی
باعث ہوتی ہے تغیر طبیعت کی طرف فساد کی شروع ہوتی ہے اول باطن میں پھر ظاہر ہوتا ہے اثر اسکا اور یہ بیان برابر ہے کہ ہووے مرض
یا درد سر کا غرضکہ کوئی مرض ہو جب خوف ہوا اسکی زیادتی یا دیر کر اچھے ہونے کا تو جائز ہے اوس میں افطار۔ اور لکھا ہے علمانے کہ غازی جبکہ
یقین کرے کہ میں لڑونگا کفار سے رمضان کے مہینے میں اور خوف ہو ضعف کا نہ افطار کرنے میں پس پہلے لڑائی کے افطار کرے مسافر ہو یا مقیم
کہا ہے علمانے اور جس شخص کو حق میں کہ اوسکا دن باری کا ہو پس افطار کیا اول روز میں پہلے آنے تپ کے گمان اسکے کہ آج تپ آویگی پھر نہ
تو نہیں بند رہنا عمدًا افطار کا اوسکو پھر اگر تپ آوے گی تو صحیح تر یہ ہے کہ نہیں آویگا کفارہ۔ اور اسیطرح عورت نے حیض آنیکا گمان کر کے افطار
حیض نہ آیا تو صحیح تر یہ ہے کہ کفارہ نہیں آویگا اوس پر اور فتاویٰ عالمگیری میں لکھا ہے کہ دونوں صورتوں میں کفارہ آویگا۔ اور اسیطرح بازار
اور طبل کی آواز سنی تاریخ اور گمان کر لینا کہ آج دن عید کا ہے اور پھر افطار کر ڈالیں پھر معلوم ہو کہ طبل کسی اور سبب سے بجا تھا تو نہیں کفارہ

اور بیماری سے مراد یہ ہے کہ کوئی بیمار اگر روزہ رکھنے میں کچھ بیمار ہو اور ہونا افطار کرے روزہ میں بڑھنے کا بیماری کا یا بسبب اوسکے دیر میں اچھا ہونے کا اور جائز ہے افطار حاملہ کو اور دودھ والی
کو اگر خوف ہو نقصان عقل کا یا ہلاک کا یا بیماری کا خواہ اپنے نفس پر یا دودھ پینے والے بچہ پر اور دودھ والی خواہ ماں ہو خواہ دایہ اور یہ جو کہا گیا ہے کہ مراد
دودھ والی سے دایہ بھی ہے یہ قول اکثر کا ہے اس لیے کہ حدیث میں عام ہے دودھ والی ان اللہ وضع عن المسافر الصوم وشطر الصلوٰۃ وعن الحبلی والمرضع الصوم اور مراد
بچہ کو دودھ پلانا ماں پر واجب ہو دیانۃً جس وقت کہ باپ بچہ کا مفلس ہو اور جائز ہے دودھ والی کے لیے پینا دوا کا جبکہ طبیب کہے کہ یہ بچہ کی بیماری کو فائدہ کریگی
اور خوف معتبر مباح ہونے افطار کے لیے وہ سبب سے ہوتا ہے کہ یا تو ظن غالب ضرر کا بسبب پہلے تجربہ کے یا طبیب مسلمان حاذق غیر ظاہر الفسق کہے کہ ضرر کریگا روزہ
جائز ہے افطار اوسکے لیے کہ ہوا اوسکو پیاس یا بھوک بہت کہ خوف ہوا اوسی ہلاک کا یا نقصان عقل کا یا جاتے رہنے بعض حواس کا اور نہ ہوئی یہ بسبب مشقت ڈالنے نفس اپنی کے
اگر ہوگا یہ بسبب مشقت ڈالنے نفس کے مثلاً بھوکا اور پیاسا ہو کر افطار کرے تو کفارہ لازم ہوگا اور بعضوں نے کہا کہ نہیں لازم ہوگا اور یہ جو کہ ... حال مزدوری والی کو سے
کہ سبب جانے گرمی میں مشغول ہوگا حرفہ میں تو لاحق ہوگا مرض کہ مباح ہوگا اوس کو افطار اور ہو وہ محتاج طرف حاصل کرنے نفقہ کے آیا مباح ہے اوسکو کھانا پہلے
بیمار ہونیکے یا نہیں پس منع کیا اوسکو ... منع - اور در مختار میں لکھا ہے کہ جسکو ایسا خوف ہو تو اوسکو چاہیے کہ آدھے دن کسب کرے اور آدھے دن استراحت کرے
اور وجہ معیشت کی بھی حاصل ہو اور روزہ بھی ہاتھ سے نہ جاوے - اور جائز ہے افطار اوس مسافر کو کہ سفر کرے پہلے طلوع ہونے فجر کے اور اگر سفر کرے حالت روزہ میں یعنی
بعد طلوع ہونے فجر کے تو نہیں مباح افطار کرنا لیکن اگر بیمار ہو جاوے بعد اوسکے تو درست ہے اور ہر صورت قضا ہی آویگی نہ کفارہ خواہ سفر میں بغیر بیماری کے
توڑے خواہ بیمار ہو کر - اور روزہ رکھنا مسافر کو مستحب ہے اگر ضرر نہ کرے اور یہ کب ہے کہ جب نہوں تمام رفیق اوس کے افطار کیے ہوئے اور نہ مشترک ہوں خرچ
کے ذہن میں پس اگر ہوں مشترک یا افطار کیے ہوئے تو افضل افطار ہی ہے واسطے موافقت جماعت کے - اور نہیں واجب ہے وصیت کرنی ساتھ فدیہ اوس روزہ کی
کہ افطار کیا اوسنے کہ مر گیا پہلے زوال عذر کے خواہ عذر بیماری کا ہو خواہ سفر کا یا وہ عذر دن مذکورہ ہے اور قضا کرے اون روزوں کی کہ قادر ہوا اونکی قضا پر اور اگر قضا نکرے
تو لازم ہے اوسکو وصیت کرنی بقدر اقامت کے سفر سے اور بقدر صحت کے مرض سے اور بقدر زوال عذر کے اور نہیں شرط ہے قضا روزوں میں پے در پے
رکھنا لیکن مستحب ہے تاکہ واجب جلدی ذمہ سے اوتر جاوے اور اسی لیے مستحب ہے یہ کہ نہ تاخیر کرے بعد قدرت کے **تنبیہ** شرع میں روزے تیرہ قسم کے
آئے ہیں اون میں سے سات قسم کے روزے تو پے در پے رکھے جاتے ہیں مہینہ رمضان کا اور کفارہ ظہار کا اور کفارہ قتل کا اور کفارہ یمین کے اور رمضان میں
جو قصداً افطار کرے اوسکے کفارے کے اور نذر معین کے اور اعتکاف واجب کے اور چھہ قسم کے روزوں میں اختیار رکھتا ہے چاہے پے در پے رکھے اور چاہے متفرق
نفل روزے اور قضا رمضان کے روزے اور روزے متعہ کے اور فدیہ حلق کے اور جزا صید کی اور نذر مطلق کی اور جائز ہے افطار کرنا شیخ فانی کو اور
عجوزہ فانیہ کو اور شیخ فانی اوسکو کہتے ہیں کہ عاجز ہوا دائی فی الحال اور زیادہ ہو ہر دن عجز اوسکا یہاں تک کہ ناامید ہو روزہ رکھنے سے بسبب بڑھاپے کے اور
لازم ہے شیخ فانی کو اور عجوزہ فانیہ کو فدیہ اور نہیں لازم ہے عذر والوں کو سوا انکے مگر جو کہ عاجز ہو نذر ہمیشہ سے یعنی نذر مانی کہ میں ہمیشہ روزہ رکھونگا پھر
عاجز ہوا اوس سے بسبب اشتغال معیشت کی تو افطار کرے اور فدیہ دیا کرے ہر روز فدیہ یہ ہے کہ ہر روز کے بدلے آدھا صاع یعنی دو سیر گیہوں دے یا قیمت اوسکی بشرطیکہ ہمیشہ
رہے عجز اوسکا موت تک اور اگر ہو فانی مسافر اور مرے پہلے اقامت کے تو لائق ہے یہ کہ نہ واجب ہو اوسپر فدیہ مانند مریض کے اور اگر نہ قادر ہو فدیہ پر وہ کہ جسپر فدیہ
لازم ہو تو استغفار کرے اللہ تعالیٰ سے اور جائز ہے فدیہ اور کفارہ میں اباحت طعام کی یعنی دونوں وقت ہر دن پیٹ بھر کر بھوکے کو کھلا دے جیسے کہ جائز
ہے تملیک بخلاف صدقہ فطر کے کہ ضرور ہے اوس میں تملیک مانند زکوٰۃ کے جاننا چاہیے کہ جو صدقہ مشروع ہے ساتھ لفظ طعام کے یا اطعام کے جائز ہے اوس میں تملیک اور
اباحت اور جو کہ مشروع ہے ساتھ لفظ ایتاء کے اور ادا کے تو شرط ہے اوس میں تملیک اور نہیں جائز ہے نفل روزہ رکھنے والے کو توڑ ڈالنا اوسکا بلا عذر اور جیسا کہ نہیں جائز ہے
توڑ ڈالنا روزہ نفل کا اور نماز کا بعد شروع کرنے کے مکروہ ہے اور نفل روزہ شروع سے واجب ہوتا ہے پس کسی حالت میں توڑے واجب ہوتی ہے اوسپر قضا مگر جبکہ پانچ

دنون مین نفل روزہ رکھو دو دنون عیدون مین اور ایام تشریق مین تو نہین لازم آتی ہے قضا اونکی تو ڑ نیسے اس لیے کہ ان دنون مین روزہ شروع سے واجب نہین ہوتی اور اگر ان پانچ دنون کے روزے نذر مانے یا تمام سال کے روزے نذر مانے تو ان دنون مین افطار کرے اور قضا اونکی کرے دنون مین اور حکم کیا جاوے لڑکا ساتھ روزہ رکھنے کے جبکہ طاقت آوے اوس مین اور مارا جاوے اوسکو ترک پر جبکہ ہو دس برس کا ۔

الفصل الاول عن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من لم یدع قول الزور والعمل بہ فلیس للہ حاجۃ فی ان یدع طعامہ وشرابہ رواہ البخاری ۔ روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص نہ چھوڑے باطل قول اور کام کرنا باطل یعنی روزے مین پس نہین اللہ کو کچھ حاجت اس مین کہ چھوڑا ہے اس شخص نے کھانا اپنا اور پینا اپنا نقل کی یہ بخاری نے ف باطل وہ ہے کہ جسکو بولنے مین گناہ لازم آوے یعنی باتین کفر کی کرنے اور گواہی جھوٹی دینی اور افترا کرنا اور غیبت کرنی اور بہتان کرنا خواہ زنا کا ہو یا اور کچھ اور گالیان دینی اور برا کہنا اور لعنت کرنی اور مانند انکے اور چیزین کہ واجب ہے انسان کو پرہیز کرنا اونسے پس حاصل یہ ہے کہ جسنے باطل بولنا اور برے کام کرنے نہ چھوڑے تو اللہ تعالی کو کچھ حاجت نہین اسکی کہ وہ ترک کرے کھانا اور پینا اپنا بیان اس اجمال کا یہ ہے کہ مقصود روزے سے توڑنا خواہش نفسانی کا اور تابعدار کرنا نفس امارہ کا ہے پس جب حاصل ہوا اوس سے یہ یعنی بری قول و فعل نہ چھوڑے تو نہین پروا کرتا اللہ تعالی اوسکی اور اوسکی طرف نظر عنایت کی نہین کرتا پس مراد حاجت سے التفات کرنا اوسپر اور نہ قبول کرنا اوسکی روزے کا اور کیونکر کرے اللہ تعالی اوسکی طرف کہ اوسنے ترک کیا اوس چیز کو کہ مباح تھی غیر روزے مین قسم کھانے پینے وغیرہ سے اور مرتکب ہوا ایسی چیز کا کہ حرام تھی ہر وقت مین اور مشائخ رحمہم اللہ نے لکھا ہے کہ روزہ تین قسم ہے ایک روزہ عوام کا ہے کہ باز رہے کھانے پینے اور جماع سے اور ایک روزہ خواص کا ہے وہ یہ ہے کہ باز رکھے تمام اعضا اور حواس کو لذتوں اور خواہشون حرام سے اور روکے بلکہ مکروہ سے اور مباح مین بھی جو منافی کسر نفس کے ہین اور ایک روزہ اخص الخواص کا ہے وہ یہ ہے کہ باز رہے ہر چیز سے کہ سوا حق کے ہے اور نہ التفات کرے اوسکی غیر کی طرف ۔

وعن عائشۃ قالت کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقبل ویباشر وھو صائم وکان املککم لاربہ متفق علیہ ۔ اور روایت ہے عائشہ سے کہ کہا تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم بوسہ لیتے اور بدن سے بدن لگاتے یعنی اپنی بی بیون سے یہ معاملہ کرتے اوس حال مین کہ روزہ دار ہوتے اور تھے حضرت بہت قادر تم سے واسطے حاجت اپنی کے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف حاجت سے مراد شہوت ہے یعنی حضرت بہ نسبت تمہارے بہت قادر تھے اپنی شہوت پر کہ باوجود بوسہ لینے اور بدن لگانے کے رکے رہتے تھے صحبت کرنے سے اور سوا انکے کو رکنا مشکل ہے اور اہل علم نے اسمین اختلاف کیا ہے اور ہمارے نزدیک مکروہ ہے بوسہ لینا اور مساس کرنا اور بدن سے بدن لگانا مورث ہے اگر خوف ہے جماع کرنیکا یا منزل ہو جانیکا اور اگر خوف نہو تو نہین مکروہ ہے ۔

وعنہا قالت کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یدرکہ الفجر فی رمضان وھو جنب من غیر حلم فیغتسل ویصوم متفق علیہ ۔ اور روایت ہے عائشہ سے کہ کہا تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پاتی تھی اونکو فجر رمضان مین یعنی کبھی ایسا ہوتا کہ تھے جنابت سے بغیر احتلام کے پس نہاتے اور روزہ رکھتے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف احتیاج ہوتی تھی غسل کی سبب جماع کے نہ سبب احتلام کے اور باوجود اسکے روزہ رکھتے اور پھر نہاتے پس معلوم ہوا کہ حالت جنابت مین نیت روزے کی کرنی اور نہانا منع نہین اور بسبب جماع کے جنابت اختیاری ہوتی ہے جب اسمین روزہ درست ہوا تو احتلام کے سبب جو نہانے کی حاجت ہوگی اوس مین بطریق اولی درست ہوگا بلکہ اگر احتلام ہو روزے کی حالت مین بھی تو مضر نہین اور بغیر احتلام کے اس لیے کہا کہ انبیا صلوات اللہ وسلامہ علیہم کو احتلام نہین اسلیے کہ وہ علامت ہے شیطان کے آنے کی خواب مین اور وہ امن مین تھے اوس سے ۔

وعن ابن عباس قال ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم احتجم وھو محرم واحتجم وھو صائم متفق علیہ ۔ اور روایت ہے ابن عباس سے کہ کہا تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے سینگی بھروائی

حالت احرام میں اور بھری ہوئی سینگی کھچوائی روزہ کی حالت میں نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف کہا شیخ جزری نے مراد ابن عباس کی یہ ہے کہ حضرت نے ایام
میں وہ روزہ سے تھے اور پھر بھری ہوئی سینگی لی یعنی مراد جانی ابو داؤد کی اس حدیث کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم احتجم وھو صائم محرما اور کہا مظہر نے کہ جائز ہے احرام میں لگوانا سینگی کا بغیر
پھاڑے بال کے تو ڈالے اسی طرح روزہ دار کو بھی جائز ہے بغیر کراہت کے تینوں اماموں کے نزدیک اور کہا احمد نے کہ باطل ہوتا ہے روزہ بھری ہوئی سینگی کا لگانے والے اور لگوانے والے کا
لیکن کفارہ نہیں واجب ہوتا **وعن** ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من نسی وھو صائم فاکل او شرب فلیتم
صومه فانما اطعمه الله وسقاه متفق عليه اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ بھول جاوے اور وہ روزہ دار
پس کھایا یا پیا پس چاہیے کہ پورا کرے اپنا روزہ پس سوا اسکے نہیں کہ کھلایا اسکو اللہ نے اور پلایا اسکو نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف یہ حکم عام ہے
خواہ روزہ فرض ہو یا نفل بھول کر کھا لیوے یا پی لیوے تو روزہ نہیں جاتا اور یہ مذہب سب اماموں کا ہے مگر امام مالک کہتے ہیں کہ لازم ہے قضا روزہ رمضان
کی اور ہدایہ میں لکھا ہے کہ جب ثابت ہوا یہ حکم کھانے اور پینے میں ثابت ہوا جماع میں بھی یعنی جماع بھول کر کرے اوسکا بھی یہی حکم ہے **وعنه**
قال بينما نحن جلوس عند النبي صلى الله عليه وسلم اذ جاءه رجل فقال يا رسول الله هلكت قال ما لك قال وقعت على
امرأتي وانا صائم فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم هل تجد رقبة تعتقها قال لا قال فهل تستطيع ان تصوم شهرين
متتابعين قال لا قال هل تجد اطعام ستين مسكينا قال لا قال اجلس ومكث النبي صلى الله عليه وسلم فبينا نحن على ذلك
اتي النبي صلى الله عليه وسلم بعرق فيه تمر والعرق المكتل الضخم قال اين السائل قال انا قال خذ هذا فتصدق به فقال
الرجل اعلى افقر مني يا رسول الله فوالله ما بين لابتيها يريد الحرتين اهل بيت افقر من اهل بيتي فضحك النبي صلى الله
عليه وسلم حتى بدت انيابه ثم قال اطعمه اهلك متفق عليه اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا اوس وقت کہ تھے ہم بیٹھے پاس نبی صلی اللہ
علیہ وسلم کے ناگاہ آیا حضرت کے پاس ایک شخص پس کہا یا رسول اللہ ہلاک ہوا میں یعنی سبب گناہ کے فرمایا کیا ہوا واسطے تیرے کہا گرا میں اپنی عورت پر یعنی جماع
کیا اور تھا میں روزہ سے پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا پاتا ہے تو بردہ کہ آزاد کرے اوسکو کہا کہ نہیں فرمایا حضرت نے پس کیا طاقت رکھتا ہے تو یہ کہ
روزہ رکھے دو مہینے کے پے در پے کہا کہ نہیں فرمایا کیا مقدور رکھتا ہے ساٹھ مسکینوں کے کھلانے کا کہا کہ نہیں فرمایا حضرت نے بیٹھ جا اور ٹھہرے رہے نبی صلی اللہ
علیہ وسلم یعنی انتظار کیا کہ کوئی کچھ لاوے تو اوسکو دیں تا وہ کفارہ ادا کرے پس اوس وقت کہ ہم اسطرح بیٹھے تھے آیا حضرت کے پاس ایک عرق کہ اوس میں تھیں کھجوریں
اور عرق کہتے ہیں تھیلی بڑی کو یعنی کھجور کے پٹھے کا بنا ہوا ہوتا ہے اور اوس میں پندرہ سیروں سے لیکر بیس سیروں تک کھجوریں آتی ہیں فرمایا کہاں ہے
پوچھنے والا کہا اوس نے کہ میں حاضر ہوں فرمایا لے یہ کھجوریں اور صدقہ دے انکو پھر کہا اوس شخص نے کیا اللہ دوں میں ایسے کو کہ زیادہ محتاج ہو مجھ سے یا رسول اللہ
یعنی میں سب سے زیادہ محتاج ہوں غیروں کو کسطرح دوں پس قسم ہے خدا کی نہیں درمیان دونوں طرفوں مدینہ کے کوئی گھر والے محتاج زیادہ میرے گھر والوں سے
مراد رکھتا تھا دونوں طرفوں سے دو پہاڑیاں کہ جانب مشرق اور مغرب مدینہ کے ہیں پس ہنسے نبی صلی اللہ علیہ وسلم یہانتک کہ ظاہر ہوئیں کچلیاں
حضرت کی پھر فرمایا کھلا اسکو اپنے اہل کو نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف نام اس شخص کا سلمہ بن صخر الانصاری البیاضی تھا اور روزہ
رمضان کا رمضان میں جو قصدا توڑ ڈالے خواہ جماع کر کر خواہ کھا پیکر تو کفارہ دینا آتا ہے اسی ترتیب سے کہ پہلے بردہ آزاد کرے اور یہ نہو سکے تو دو مہینے
روزہ رکھے پے در پے اور یہ بھی نہو سکے تو ساٹھ مسکینوں کو کھلا دے اگر کچا اناج دے تو ہر ایک کو دو سیر گیہوں یا چار چار سیر جو دے اور اگر پکا کر دے تو دونوں
وقت پیٹ بھر کر کھلا دے اور کفارہ اپنے اہل کو یعنی اصول فروع کو دینا درست نہیں اور حضرت نے جو اس شخص کو اجازت دی تو اس میں اختلاف
ہے علما کو کہ اوسکے ذمہ سے کفارہ ادا ہوا یا نہیں اکثر تو کہتے ہیں کہ ادا ہو گیا اور یہ خاص اوسی کے واسطے تھا اور کو درست نہیں اور بعضے کہتے ہیں

اسکو زہر پہنچانا ہو جو کہ سبب ہے افطار کا یا تنقیہ اوس وقت ہے کہ اوسکو کھانا ذبح ہوا ہو اور اسکو دل کر کھانا ذبح ہو گیا اور نہیں تھو دم پہر جتنا ہو جب مقصد ہوا ان کو رہنو
محتاج تھا اوسکو حضرت نے اجازت دی کہ تب اپنی اہل کو کھلا دو جب مقصد ہوگا ادا کرنا اور بعضے کہتے ہیں کہ یہہ حکم پہلے تھا پھر منسوخ ہوا واللہ اعلم

الفصل الثانی فصل دوسری

عن عائشة ان النبي صلى الله عليه وسلم كان يقبلها وهو صائم ويمص لسانها رواه ابو داود روایت ہے عائشہ سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم تھے بوسہ لیتے حضرت عائشہ کا اور ہوتے روزہ دار اور چوستے زبان اونکی نقل کی یہہ ابو داود نے ف یہہ حدیث ضعیف ہے اور کہا گیا ہے تھوک نگلنے غیر کی سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے سب کے نزدیک پس حضرت کی بات چوسنے کا بر تقدیر صحت حدیث کے جواب دیا گیا ہے کہ حضرت زبان چوس کر تھوک دیتے ہونگے تو نہ نگلتے ہونگے ع وعن ابي هريرة ان رجلا سأل النبي صلى الله عليه وسلم عن المباشرة للصائم فرخص له واتاه آخر فسأله فنهاه فاذا الذي رخص له شيخ واذا الذي نهاه شاب رواه ابو داود اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ تحقیق ایک شخص نے پوچھا حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے حال مباشرت کا واسطے روزہ دار کے یعنی ملنا بدن کا اپنی عورت سے پس اجازت دی حضرت نے اوسکو اور آیا حضرت کے پاس ایک اور پس پوچھا اوس نے حال مباشرت کا پس منع کیا اوسکو پس وہ شخص کہ دی تھی اوسکو رخصت بوڑھا تھا اور وہ شخص کہ منع کیا تھا اوسکو وہ تھا جوان نقل کی یہہ ابو داود نے ف بڈھا امن میں ہوتا ہے خوف جماع کرنیکا اوس اس لیے اوسکو اجازت دی اور جوان کو ڈر جماع کا ہوتا ہے اوسکو منع فرمایا اور اختلاف کیا ہے اسمیں کہ یہہ نہی تحریمی ہے یا تنزیہی ع و قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من ذرعه القيء وهو صائم فليس عليه قضاء ومن استقاء عمدا فليقض رواه الترمذي وابو داود وابن ماجة والدارمي وقال الترمذي هذا حديث غريب لا نعرفه الا من حديث عيسى وقال محمد يعني البخاري لا اراه محفوظا اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جس شخص کو غلبہ کرے قے آجاوے اور وہ ہو روزہ دار پس نہیں اوسپر قضا اور جو شخص قے لاوے یعنی اونگلی وغیرہ حلق میں ڈالکر قصداً پس چاہیے کہ قضا کرے نقل کی یہہ ترمذی ابن ماجہ و دارمی نے اور کہا ترمذی نے یہہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اسکو مگر حدیث عیسی بن یونس کی سے اور کہا محمد نے یعنی بخاری نے نہیں اس حدیث کو محفوظ یعنی منکر ہے ف قصداً جو کہا تو اس سے احتراز کیا نسیان سے یعنی قے لاوے اور روزہ یاد نہو تو قضا آتی ہے اور بھولکر لاوے تو قضا یہہ مسئلہ استدراک باب میں غسل ذکر کیا گیا ہے جو چاہے وہاں سے دیکھ لے ع وعن معدان بن طلحة ان ابا الدرداء حدثه ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قاء فافطر قال فلقيت ثوبان في مسجد دمشق فقلت ان ابا الدرداء حدثني ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قاء فافطر قال صدق وانا صببت له وضوءه رواه ابو داود والترمذي والدارمي اور روایت ہے معدان بن ابو درداء نے حدیث کی اونکو یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے قے کی پھر افطار کیا کہا معدان نے پس ملا میں ثوبان سے دمشق کی مسجد میں اور کہا میں نے کہ ابو درداء نے حدیث کی ہے یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے قے کی پھر افطار کیا کہا سچ کہا ابو درداء نے اور میں ڈالتا تھا حضرت کے واسطے پانی وضو کا نقل کی ابو داود و ترمذی و دارمی نے ف یعنی وہ روزہ نفل میں قصداً قے کر کر روزہ توڑا لا بسبب کسی عذر کے یعنی عذر بیماری کا تھا یا ضعف کا اور مذہب نہ گمان کی حضرت بغیر عذر کے روزہ نہ توڑتے اللہ تعالی نے فرمایا ہے ولا تبطلوا اعمالکم یعنی اپنے عملوں کو باطل نہ کر ڈالو اور اخیر حدیث سے دلیل ہے ابو حنیفہ اور احمد وغیرہ کا کہ قے سے وضو ٹوٹ جاتا ہے اور شافعی اور اور علما کے قائل نہیں ہیں وضو ٹوٹنے کے قے سے اونہوں نے وضو کرنیسے مراد لیا ہے اور دھونا منہ کا واللہ اعلم ع وعن عامر بن ربيعة قال رأيت النبي صلى الله عليه وسلم ما لا احصي يتسوك وهو صائم رواه الترمذي وابو داود اور روایت ہے عامر بن ربیعہ سے کہ کہا دیکھا میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو اوس قدر کہ نہیں گن سکتا

پہنچا ہو اور وہ ہو قرآن اور نقل کی یہ ترمذی و ابوداؤد نے ف یہ حدیث دلیل ہے اس پر کہ جائز ہے مسواک کرنی روزہ دار کو ہر وقت اور ہر طرح کی مسواک اور اور
بہت حدیثیں اسی طرح کی آئی ہیں چنانچہ مرقاۃ میں مذکور ہیں اور علماء نے اس میں اختلاف کیا ہے امام ابوحنیفہ اور مالک جائز رکھتے ہیں مسواک کرنی خواہ مسواک تر
یعنی تازی ہو یا ترکی ہوئی ہو پانی میں اور خواہ پہلے زوال کے ہو خواہ بعد اوسکے اور امام ابویوسف نے کہا مکروہ ہے تازی اور بھیگی ہوئی اور شافعی کے نزدیک مکروہ ہے بعد
زوال کے ح **وعن** انس قال جاء رجل الى النبي صلى الله عليه وسلم قال اشتكيت عيني افاكتحل وانا صائم
قال نعم رواه الترمذي وقال ليس اسناده بالقوي وابو عاتكة الراوي يضعف اور روایت ہے انس سے کہا آیا ایک شخص حضرت نبی
صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کہا دکھتی ہیں آنکھیں میری کیا لگاؤں میں سرمہ اور میں ہوں روزہ دار فرمایا کہ ہاں نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا سند اس حدیث
کی نہیں قوی اور ابو عاتکہ راوی اس حدیث کا ضعیف ہے ف اس میں دلیل ہے اس پر کہ جائز ہے سرمہ لگانا روزہ دار کو بغیر کراہت کے چنانچہ اکثر علما کا یہی
مذہب ہے اور کہا امام اعظم اور امام شافعی نے کہ سرمہ لگانا روزہ دار کو مکروہ نہیں اگرچہ مزا سرمہ کا حلق میں ظاہر ہو اور احمد اور اسحق اور سفیان کے نزدیک
مکروہ ہے اور امام مالک سے بعضوں نے کراہت نقل کی ہے اور بعضوں نے عدم کراہت اور یہ حدیث اگرچہ ضعیف ہے لیکن اور حدیثیں بھی آئی ہیں سب
ملکر قابل دلیل کے نیکی ہو جاتی ہیں ح **وعن** بعض اصحاب النبي صلى الله عليه وسلم قال لقد رأيت النبي صلى الله عليه وسلم
بالعرج يصب على راسه الماء وهو صائم من العطش او من الحر رواه مالك وابو داود اور روایت ہے بعض صحابیوں سے نبی صلی اللہ
علیہ وسلم کے سے کہا دیکھا میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو عرج میں ڈالتے تھے سر پر پانی حالت روزہ میں واسطے دفع کرنے پیاس کے یا کہا دفع کرنے گرمی کے نقل کی یہ
مالک اور ابوداؤد نے ف عرج نام ایک جگہ کا ہے درمیان مکہ اور مدینہ کے اور کہا ابن ملک نے یہ حدیث دلالت کرتی ہے اس پر کہ نہیں مکروہ روزہ دار کو
یہ کہ ڈالے سر پر پانی اور داخل ہووے پانی میں اگرچہ ظاہر ہو ٹھنڈک اوسکی بیچ باطن اوسکے کے ح نور الایضاح میں کہ کتاب معتبر مذہب حنفی کی ہے لکھا ہے
کہ نہیں مکروہ ہے روزہ دار کو نہانا اور لپیٹنا تر کپڑے کا واسطے ٹھنڈک کے اور دفع گرمی کے بموجب روایت مفتی بہ کے انتہی اور اسیطرح در مختار میں لکھا ہے
وعن شداد بن اوس ان رسول الله صلى الله عليه وسلم اتى رجلا بالبقيع وهو يحتجم وهو اخذ بيدي لثماني عشرة
خلت من رمضان فقال افطر الحاجم والمحجوم رواه ابو داود وابن ماجة والدارمي قال الشيخ الامام محي السنة رحمه
الله وتاوله بعض من رخص في الحجامة اي تعرضا للافطار المحجوم للضعف والحاجم لانه لا يامن من ان يصل شيء الى
جوفه بمص الملازم اور روایت ہے شداد بن اوس سے یہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم آئے ایک شخص کے پاس جنت البقیع میں کہ نام ہے مدینہ کے مقبرہ کا
اور وہ شخص بھری ہوئی سینگیاں کھچواتا تھا اور حضرت پکڑے ہوئے تھے ہاتھ میرا اٹھارہویں تاریخ رمضان کی پس فرمایا حضرت نے کہ روزہ توڑ ڈالا سینگی
کھینچنے والے اور کھچوانے والے نے نقل کی یہ ابوداؤد و ابن ماجہ و دارمی نے کہا شیخ امام محی السنہ رحمۃ اللہ علیہ نے اور تاویل کیا ہے اس حدیث کو بعضوں نے
ان شخصوں میں سے کہ اجازت دی ہے روزہ دار کو بیچ سینگی کھینچنے اور کھچوانے کے یعنی قریب افطار کے ہو جاتا ہے کھچوانے والا بسبب ضعف کے اور کھینچنے والا
اسواسطے کہ نہیں امن میں ہوتا اس سے کہ پہنچ جاوے کچھ پیٹ اوسکے میں بسبب چوسنے سینگی کے ف شخصوں سے مراد جمہور یعنی اکثر علماء ہیں مذہب
اکثر علماء کا یہی ہے کہ سینگی لینے کا کچھ مضائقہ نہیں روزہ دار کو اس لیے کہ ثابت ہوا ہے ابن عباس سے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے سینگی لی یعنی بھری
ہوئی حالت احرام اور روزہ میں اور یہی مذہب امام ابو حنیفہ اور مالک و شافعی کا ہے اور معنی اس حدیث کے اونہوں نے یہی کہے ہیں جو کہ مذکور ہوئی کہ
قریب افطار کے ہو جاتا ہے یعنی بھری ہوتی سینگی لیوانے والے کو بسبب خون نکل جانے کے ضعف اور سستی ایسی لاحق ہوتی ہے کہ قریب ہوتا ہے افطار کرنے کے
تا ہلاک نہ ہو جاوے اور سینگی کھینچنے والے کو خوف ہوتا ہے کہ مبادا سینگی لگاتے ہوئے کہ منہ سے چوسنی پڑتی ہے پیٹ میں خون اتر جاوے اور بعضے کہتے ہیں کہ

بھری دل میں بھی کسی سوزہ رہا نہیں لیکن کہ روزہ ہو یہ سبب حق ہونے صحت اور خوف ہلاک کے ہو یعنی کہ حدیث میں ہے
حق میں فرمایا کہ روزہ فرض ہے بھی آپ بیماری کے بھی وقت نیت کر رکھی تھی اسلیے حرمت کر دیر فرمایا کہ دو نون کا روزہ ٹوٹ گیا اور وہ
بھول تھا اور فسخ ہوا ع ح **وعن** اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اَفْطَرَ يَوْمًا مِنْ
رَمَضَانَ مِنْ غَيْرِ رُخْصَةٍ وَلَا مَرَضٍ لَمْ يَقْضِ عَنْهُ صَوْمُ الدَّهْرِ كُلِّهِ وَاِنْ صَامَهُ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْ دَاوٗدَ وَابْنُ مَاجَهْ وَالدَّارِمِيُّ
وَالْبُخَارِيُّ فِي تَرْجَمَةِ بَابٍ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ سَمِعْتُ مُحَمَّدًا يَعْنِي الْبُخَارِيَّ يَقُوْلُ اَبُو الْمُطَوِّسِ الرَّاوِيْ لَا اَعْرِفُ لَهٗ غَيْرَ هٰذَا
اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ افطار کرے قصداً ایک دن بھی رمضان سے بغیر رخصت کے اور بغیر
بیماری کے نہیں بدلا دیگا اسکا اوس سے روزہ رکھنا تمام عمر اگرچہ روزہ رکھے تمام عمر نقل کی یہ حدیث احمد ترمذی ابو داؤد اور ابن ماجہ دارمی نے
بخاری نے بیچ ترجمہ باب کے اور کہا ترمذی نے سنا میں نے محمد کو یعنی بخاری کو کہتا تھا ابو المطوس راوی نہیں جانتا میں واسطے اسکے سوا اس حدیث کے **ف**
رخصت کے یعنی بغیر رخصت شرعی کے کہ حالت سفر وغیرہ ہے چنانچہ بیان اسکا تفصیل سے ہو چکا اور لفظ وان صامہ تاکید ہے یعنی اگرچہ
مبالغہ کر کے تو تشدد کی فرمایا اور مراد یہ ہے کہ ثواب روزہ فرض کا اس جہت سے کہ روزہ نفل سے نہیں ہاتھ آتا اگرچہ تمام عمر رکھے والا اگر ایک روزہ رکھا ہو تو اسکا
فرض ادا ہو جائیگا اور اگر رکھ کر توڑ ڈالا ہو تو دو مہینے کے روزے کفایت کرینگے اور ابن حجر نے کہا ظاہر حدیث سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ اگر
اوس کے بدلے تمام عمر روزہ رکھے تو بھی نہیں کفایت کرے چنانچہ حضرت علی اور ابن مسعود کا یہی مذہب ہے اور اکثر علما کا مذہب یہ ہے کہ کفایت کرے گا
ایک دن کا یعنی فرض ادا ہو جاتا ہے اگرچہ نہ رکھا ہو نہایت بڑے دنوں میں اور گرمی میں اور رکھے بدلا اوسکا چھوٹے دنوں میں اور سردی میں
اور نماز بھی روزہ کے حکم میں ہے اسلیے کہ نہیں فرق ہے دونوں میں بلکہ نماز افضل ہے روزہ سے سب علما کے نزدیک واللہ اعلم ع ح
قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمْ مِنْ صَائِمٍ لَيْسَ لَهٗ مِنْ صِيَامِهٖ اِلَّا الظَّمَأُ وَكَمْ مِنْ قَائِمٍ لَيْسَ لَهٗ مِنْ قِيَامِهٖ اِلَّا السَّهَرُ
اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بہت روزہ دار ہیں کہ نہیں انکو حاصل روزہ اون کے سے مگر پیاسا رہنا
اور بہت قیام کرنیوالے ہیں کہ نہیں انکو قیام اونکے سے مگر جاگنا نقل کی یہ دارمی نے **ف** یعنی جو شخص روزہ رکھے اور خالص نیت خدا کے واسطے نہ ہو اور نہ بچے جھوٹ بولنے سے
اور گواہی اور بہتان لگانے اور غیبت کرنے اور مانند اسکی کے اور ممنوعات سے ہوتی ہے اوسکو بھوک اور پیاس اور نہیں ہوتا ثواب اوسکو روزہ کا اگرچہ فرض
ذمے سے ساقط ہوتا ہے اور اسیطرح سے جو رات کو قیام کرے بغیر حضوری کے یا واسطے فائدہ دنیا کے تو اوسکو کچھ بھی ثواب نہیں ہوتا جیسے نماز ریا کی
پڑھے تو اس میں کچھ ثواب نہیں ہوتا اگرچہ ذمے سے فرض ساقط ہوتا ہے اور اسیطرح جو نماز پڑھے ہے وقت جماعت کے بغیر عذر ذمے سے اوسکے فرض ساقط ہو
لیکن اوسکو ثواب نہیں حاصل ہوتا اور اسیطرح اور عبادتیں مانند حج و زکوٰۃ وغیرہ کا اگر خلوص سے نہوں کچھ نہیں فائدہ اون سے سوا تضییع دل
بدن کے سوا اسکے طیبی وغیرہ **وذكر** حَدِيْثُ لَقِيْطِ بْنِ صَبِرَةَ فِيْ بَابِ سُنَنِ الْوُضُوْءِ اور ذکر کیا گئی حدیث لقیط بن صبرہ کی باب
سنن وضو میں

الفصل الثالث فصل تیسری **عن** اَبِيْ سَعِيْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلٰثٌ لَا يُفَطِّرْنَ الصَّائِمَ
الْحِجَامَةُ وَالْقَيْءُ وَالْاِحْتِلَامُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَيْرُ مَحْفُوْظٍ وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ زَيْدٍ الرَّاوِيْ يُضَعَّفُ
روایت ہے ابی سعید خدری سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تین چیزیں نہیں افطار کرتیں روزہ دار کا سینگی اور قے ہونا
اور احتلام نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا یہ حدیث نہیں محفوظ اور عبد الرحمن بن زید راوی ضعیف کیا جاتا ہے حدیث میں **ف**
کیا روایت حدیث کو دار قطنی اور بیہقی اور ابو داؤد نے بھی اور حدیث ابو داؤد کی شبہ ساتھ صواب کے ہے ع ح **وعن** ثَابِتٍ الْبُنَانِيِّ قَالَ

أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ كُنْتُمْ تَكْرَهُونَ الْحِجَامَةَ لِلصَّائِمِ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا إِلَّا مِنْ أَجْلِ الضَّعْفِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ
اور روایت ہے ثابت بنانی سے کہ کہا پوچھے گئے انس بن مالک تم کیا مکروہ جانتے تھے سینگی کو واسطے روزہ دار کے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں کہا نہیں مگر سبب
ضعف کے نقل کی یہ بخاری نے ف یعنی سینگیوں کو بسبب ضعف ہونے کے مکروہ جانتے تھے نہ اس جہت سے کہ روزہ کو توڑتی ہیں ہے۔ **وَعَنِ الْبُخَارِيِّ**
تَعْلِيْقًا قَالَ كَانَ ابْنُ عُمَرَ يَحْتَجِمُ وَهُوَ صَائِمٌ ثُمَّ تَرَكَهُ فَكَانَ يَحْتَجِمُ بِاللَّيْلِ اور روایت ہے بخاری سے بطور تعلیق کے کہا تھے ابن عمر سینگی
کھچواتے اور وہ ہوتے روزہ سے پھر چھوڑ دی سینگی کھچوانی پس تھے سینگی کھچواتے رات کو ف یعنی احتیاطاً چھوڑ دی یا واسطے ضعف کے اور بعضی حدیث کی
بے سند کے روایت کی ہے اوسکو تعلیق کہتے ہیں اور مصنف کو چاہیے تھا کہ اول کہتا عن ابن عمر پھر کہتا رواہ البخاری تعلیقاً ۲ع **وَعَنْ عَطَاءٍ**
قَالَ إِنْ مَضْمَضَ ثُمَّ أَفْرَغَ مَا فِي فِيهِ مِنَ الْمَاءِ لَا يَضُرُّهُ أَنْ يَزْدَرِدَ رِيقَهُ وَمَا بَقِيَ فِي فِيهِ وَلَا يَمْضَغُ الْعِلْكَ فَإِنِ ازْدَرَدَ
رِيقَ الْعِلْكِ لَا أَقُولُ إِنَّهُ يُفْطِرُ وَلَكِنْ يُنْهَى عَنْهُ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ فِي تَرْجَمَةِ بَابٍ اور روایت ہے عطا سے کہ کہا اگر کلی کرے روزہ دار
پھر ڈالدے پانی کو کہ اوسکے موہنہ میں ہے یعنی بالکل ڈالدے نہیں ضرر کریگا اوسکو یہ کہ نگل جاوے تھوک اپنا اور وہ چیز کہ باقی ہے موہنہ اوسکے میں اور نہ چباوے
مصطگی پس اگر نگل گیا تھوک مصطگی کا نہیں کہتا میں کہ افطار کیا ولیکن منع کیا جاتا ہے اس سے نقل کی یہ بخاری نے بیچ ترجمہ باب کے ف لفظ
لفظ ما بقی میں حرف ما موصولہ ہے اور عطف ہے اسکا لفظ ریقہ پر یعنی ضرر نہیں کرتا کہ نگلے بعد کلی کے تھوک اور جو کچھ کہ باقی رہے تری پانی کی اس لیے
کہ احتراز اوس سے غیر ممکن ہے اور مصطگی بعضے آدمی دانتوں کی تقویت کے لیے موہنہ میں رکھتے تھے پس حالت روزہ میں اوسکے چبانے سے منع فرمایا اور فرمایا
کہ اوسکے چبانے سے ہوتی تھوک جو موہنہ میں جمع ہو اوسکے نگلنے سے روزہ جاتا نہیں اس لیے کہ وہ موہنہ میں سمٹ جاتی ہے اوس سے کچھ جدا نہیں ہوتا کہ
حلق میں اتر جاوے اور روزہ توڑ ڈالے ولیکن منع ہے یہ احتیاطاً پس نہی اسمیں تنزیہی ہے اس لیے ہمارے علماء نے کہا ہے کہ مکروہ ہے چبانا کسی چیز کا مصطگی
ہو یا اور کچھ ہو مگر ترکاری کو نمکا او غیرہ چبا کر دینا جائز ہے ضرورت کے لیے اور یہ مصطگی وغیرہ کے چبانے کی کراہت اوسی صورت میں ہے کہ یقین ہو اوسکے
اجزا کے نہ جانے کا حلق میں اور اگر یقین ہو کہ اوس میں سے کچھ حلق میں اتر گیا ہے تو روزہ ٹوٹ جاویگا اور اگر دو رزی ایک ٹکڑا کہ لگا ہوا موہنہ سے صاف کرے
اور تھوک ہو جاوے مانند رنگ کی وہ رنگ اور پھر نگل جاوے تو فاسد ہو جاتا ہے روزہ اوسکا اور نہیں تو نہیں فاسد ہوتا انتہی اس میں اشارہ ہے طرف
اسکے اعتبار غلبہ کا ہے واللہ اعلم ع **بَابُ صَوْمِ الْمُسَافِرِ** باب ہے بیچ بیان روزہ مسافر کے ف یعنی مسافر کو روزہ رکھنا
جائز ہے یا نہیں اور افضل کیا ہے ان دونوں میں ع **الْفَصْلُ الْأَوَّلُ** فصل پہلی **عَنْ** عَائِشَةَ قَالَتْ إِنَّ حَمْزَةَ بْنَ عَمْرٍو
الْأَسْلَمِيَّ قَالَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَصُومُ فِي السَّفَرِ وَكَانَ كَثِيرَ الصِّيَامِ فَقَالَ إِنْ شِئْتَ فَصُمْ وَإِنْ شِئْتَ فَأَفْطِرْ
مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ روایت ہے عائشہ سے کہ کہا تحقیق حمزہ بن عمرو اسلمی نے کہا واسطے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے کیا روزہ رکھوں میں سفر میں اور تھا حمزہ
بہت روزے رکھنے والا پس فرمایا حضرت نے اگر چاہے تو پس روزہ رکھ اور اگر چاہے تو پس افطار کر نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف
کیا روزہ رکھوں میں سفر میں یعنی رمضان میں اگر سفر کروں تو روزہ رکھوں یا نہ رکھوں یعنی کیا حکم ہے اسکا گناہ ہے یا ثواب اور اتفاق رکھتے ہیں
اکثر علماء اسپر کہ افطار اور روزہ رکھنا دونوں جائز ہیں سفر میں خواہ سفر راحت کا ہو یا ایذا کا لیکن اگر کچھ اسکو تکلیف نہیں ہوتی ہے تو رکھنا
روزہ کا بہتر ہے اور اگر اسکو مشقت اور ایذا ہوتی ہے تو افطار روزہ کا بہتر ہے اور سفر طاعت اور سفر اباحت اور سفر معصیت برابر ہیں بیچ
افطار کے نزدیک حضرت امام اعظم کے اور نزدیک امام شافعی کے سفر معصیت میں افطار کرنا روزہ رمضان کا جائز نہیں ہے ع ومولانا **وَعَنْ**
أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ غَزَوْنَا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِسِتَّ عَشْرَةَ مَضَتْ مِنْ شَهْرِ رَمَضَانَ فَمِنَّا مَنْ

صام ومنا من أفطر فلم يعب الصائم على المفطر ولا المفطر على الصائم رواه مسلم اور روایت ہے ابی سعید خدری سے کہ کہا جہاد کو جاتے ہم
ساتھ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کے سولہوین رمضان کو بعضے تھے ہم مین سے روزہ رکھا یعنی قوی تھے اور بعضے تھے ہم مین سے افطار کیا یعنی ضعیف تھے
زیادہ امیرون کو خادمون نے پس عیب کیا روزہ دار نے افطار کرنے والے پر یعنی اسلیے کہ عمل کیا اوس نے رخصت پر اور نہ افطار کرنیوالے نے روزہ دار پر
کہ عمل کیا اوس نے عزیمت پر نقل کی یہہ مسلم نے وعن جابر قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم في سفر فرأى زحاما ورجلا
قد ظلل عليه فقال ما هذا قالوا صائم فقال ليس من البر الصوم في السفر متفق عليه اور روایت ہے جابر سے کہ کہا تھے رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم سفر مین پس دیکھا مجمع اور ایک شخص کو دیکھا کہ سایہ کیا گیا تھا اوس پر یعنی دھوپ سے بچاؤ کرنے کیلیے پس فرمایا کیا ہے یہہ کہا
کہ یہہ روزہ دار ہے یعنی بسبب ضعف کے گر پڑا ہے پس فرمایا نہیں نیکی روزہ رکھنا سفر مین نقل کی یہہ بخاری و مسلم نے ف یعنی وہ جو ایسی
حالت ہو جاوے تو سفر مین روزہ رکھنا خوب نہیں افطار ہی افضل ہے ع وعن انس قال كنا مع النبي صلى الله عليه وسلم في
السفر فمنا الصائم ومنا المفطر فنزلنا منزلا في يوم حار فسقط الصوامون وقام المفطرون فضربوا الأبنية وسقوا
الركاب فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم ذهب المفطرون اليوم بالأجر متفق عليه اور روایت ہے انس سے کہ کہا تھے ہم ساتھ رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم کے سفر مین پس بعضے ہم مین سے روزہ دار تھے اور بعضے ہم مین سے افطار کرنیوالے پس اوترے ہم ایک منزل مین بیچ دن گرمی کے پس گر پڑے روزہ دار
یعنی بسبب ضعف کے لائق کار و بار کے نہ رہے اور کھڑے رہے افطار کرنیوالے یعنی خدمت مین مشغول ہوئے اور کھڑے کیے خیمے اور پلایا پانی اونٹوں کو پس فرمایا نبی صلی اللہ
علیہ وسلم نے کہ لے گئے افطار کرنیوالے آج کے دن ثواب نقل کی بخاری اور مسلم نے ف ثواب یعنی ثواب کامل اسلیے کہ افطار اونکو جو مین اوسکے
مین بہتر تھا اور لفظ الیوم مین اشارہ ہے اسپر کہ افضلیت افطار کی بسبب خدمت گذاری روزہ دارون کے تھی نہ مطلق اور اسمین دلیل اسپر بھی ہے کہ خدمت صلحا
افضل ہے نوافل سے۔ ذکرہ الشیخ فی العوارف ع ح وعن ابن عباس قال خرج رسول الله صلى الله عليه وسلم من
المدينة إلى مكة فصام حتى بلغ عسفان ثم دعا بماء فرفعه إلى يده ليراه الناس فأفطر حتى قدم مكة وذلك في رمضان
فكان ابن عباس يقول قد صام رسول الله صلى الله عليه وسلم وأفطر فمن شاء صام ومن شاء أفطر متفق عليه
وفي رواية لمسلم عن جابر أنه شرب بعد العصر اور روایت ہے ابن عباس سے کہ کہا تشریف لے چلے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ سے
مکے کے یعنی جس سال مین کہ فتح ہوا پس روزہ رکھا یہانتک کہ پہنچے عسفان تک کہ نام ہے ایک جگہ کا دو منزل ہے مکے سے پھر منگوایا پانی
اور اٹھایا اوسکو ہاتھ مین یعنی ہاتھ مین لیکر بہت اونچا کیا اوسکو تاکہ دیکھیں اوسکو لوگ پھر افطار کیا یہانتک کہ آئے مکہ میں اور یہہ سفر تھا
پس تھے ابن عباس کہتے کہ تحقیق روزہ رکھا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اور افطار بھی کیا پس جو چاہے روزہ رکھے اور جو چاہے افطار کرے نقل کی
بخاری و مسلم نے اور ایک روایت مسلم کی مین جابر سے یہہ ہے کہ حضرت نے پیا پانی پیچھے عصر کے ف تا دیکھیں اوسکو لوگ یعنی جانیں کہ جائز ہے
کرنا یا اختیار کرین متابعت حضرت کی ع

الفصل الثانی فصل دوسری

عن انس بن مالك الكعبي قال قال رسول
الله صلى الله عليه وسلم إن الله وضع عن المسافر شطر الصلاة والصوم عن المسافر وعن المرضع والحبلى رواه أبو داود
والترمذي والنسائي وابن ماجة روایت ہے انس بن مالک کعبی سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ اللہ تعالی نے موقوف کر دی مسافر سے
آدھی نماز اور معاف کیا روزہ مسافر سے اور دودھ پلانیوالی سے اور حمل والی سے نقل کی یہہ ابو داؤد اور ترمذی و نسائی و ابن ماجہ نے ف موقوف کر دی
یعنی سر کر دی سے مسافر پر سے آدھی نماز فرض کی گئی کہ چار رکعت کی دو پڑھی اور روزہ کی قضا نہیں اوسپر نہ یہہ کہ پہلے چار تھیں پھر دو ہو گئیں

یعنی واجب نہیں حالت سفر میں روزہ رکھنا لیکن جب مقیم ہو تو قضا واجب ہے اور پیر اور دودھ پلانے والی اور حاملہ کو بھی روزہ معاف ہے اگر نقصان کرے
بچہ کو یا انکو اور بعد رفع عذر کے قضا لازم ہے اور فدیہ نہیں ہمارے نزدیک اور امام شافعی اور احمد کے نزدیک واجب ہے ان پر فدیہ بھی + ع + **وعن** سلمة
بن المحبق قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من كان له حمولة تأوي إلى شبع فليصم رمضان حيث أدركه رواه أبو داود
اور روایت ہے سلمہ بن محبق سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ ہو واسطے اوسکے سواری کہ پہنچا دے منزل کو حالت سیری اور آسانی میں
یعنی اچھی حالت میں سفر کرتا ہے پس چاہیے کہ روزہ رکھے رمضان کا جہاں آ جاوے رمضان اوسکو نقل کی یہ ابو داود نے **ف** یہ حکم استحباب اور فضیلت کے لیے ہے
واسطے ہر سب علما کے نزدیک افطار کرنا سفر میں اگرچہ سنت ہو اور یہ حدیث ضعیف بھی ہے + ح +

الفصل الثالث فصل تیسری

عن جابر أن رسول الله صلى الله عليه وسلم خرج عام الفتح إلى مكة في رمضان فصام حتى بلغ كراع الغميم فصام
الناس ثم دعا بقدح من ماء فرفعه حتى نظر الناس إليه ثم شرب فقيل له بعد ذلك إن بعض الناس قد صام فقال أولئك
العصاة أولئك العصاة رواه مسلم اور روایت ہے جابر سے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لے چلے سال فتح مکہ کے مکہ کی طرف مگر رمضان میں پس روزہ رکھا
یہاں تک کہ پہنچے کراع الغمیم تک پس روزہ رکھا آدمیوں نے پھر منگوایا حضرت نے پیالہ پانی کا پھر اوٹھایا اوسکو یہاں تک کہ دیکھا لوگوں نے طرف اوسکے پھر پیا
پانی پس کہا گیا واسطے حضرت کے بعد اسکے کہ تحقیق بعضے آدمیوں نے روزہ رکھا یعنی روزے ہی سے ہے افطار نکیا پس فرمایا یہ ہیں گنہگار یہ ہیں
گنہگار نقل کی یہ مسلم نے **ف** کراع الغمیم نام ایک جگہ کا ہے درمیان مکہ اور مدینہ کے قریب عسفان کے اور لفظ اولئک العصاة مکرر بایا
زیادتی خبر کے لیے اس لیے کہ حضرت نے یہ فعل اس لیے کیا تھا کہ لوگ دیکھکر پیروی اوسکی کریں یعنی قبول کریں رخصت اللہ تعالی کی پس جنہوں نے کہ روزہ
رکھا مخالفت کی فعل رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی اور نہ قبول کی رخصت اللہ تعالی کی اس لیے حضرت نے خفا ہو کر اس طرح فرمایا کہ روزہ رکھنا حرام ہے
سفر میں + ع + **وعن** عبد الرحمن بن عوف قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم صائم رمضان في السفر كالمفطر في
الحضر رواه ابن ماجة اور روایت ہے عبد الرحمن بن عوف سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے روزہ رکھنے والا رمضان کا سفر میں
مانند افطار کرنیوالے کے ہے حضر میں یعنی گھر میں نقل کی یہ ابن ماجہ نے **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ روزہ رکھنا سفر میں بڑا گناہ ہے جیسا افطار
کرنا گھر میں لیکن یہ حدیث اکثروں کے نزدیک منسوخ ہے یا محمول ہے اوس حالت پر کہ آدمی کو ضرر ہوتا ہو روزے سے سفر میں اور خوف ہلاک کا ہو
مولا ہا من الشروع **وعن** حمزة بن عمرو الأسلمي أنه قال يا رسول الله إني أجد بي قوة على الصيام في السفر فهل علي
جناح قال هي رخصة من الله عز وجل فمن أخذ بها فحسن ومن أحب أن يصوم فلا جناح عليه رواه مسلم
اور روایت ہے حمزہ بن عمرو اسلمی سے کہ اوس نے کہا یا رسول اللہ میں پاتا ہوں اپنے میں قوت روزہ رکھنے کی سفر میں پس کیا ہے مجھپر گناہ یعنی روزہ
رکھنے میں یا افطار کرنے میں فرمایا یہ یعنی افطار کرنا رخصت ہے اللہ عز وجل کی طرف سے پس جسنے کہ لی یہ رخصت پس اچھا کیا اور جو شخص چاہے
رکھنا پس نہیں گناہ اوسپر نقل کی یہ مسلم نے **ف** اس میں اشارہ ہے اسکے افطار اولی ہے + ح +

باب القضاء

باب ہے بیچ
بیان قضا روزہ کے **ف** یعنی حکم اور آداب قضا کے اور ظاہر یہ ہے کہ مراد قضا روزے رمضان کی ہے اور رمضان کا روزہ جو افطار کرے تو اوس
کے تین حکم ہیں اگر بھول کر افطار کرے نہ قضا ہے اور نہ کفارہ اور اگر قصدا ہو بغیر عذر کے کفارہ ہے اور اگر بعذر ہو مانند سفر اور مرض وغیرہ
کے اوس میں قضا ہے + ح +

الفصل الأول فصل پہلی

عن عائشة قالت كان يكون علي الصوم من رمضان فما أستطيع
أن أقضي إلا في شعبان قال يحيى بن سعيد تعني الشغل من النبي صلى الله عليه وسلم أو بالنبي صلى الله عليه وسلم

متفق علیہ روایت ہے عائشہ سے کہا ہوتا تھا مجھ پر روزہ رمضان سے کے پس نہ طاقت رکھتی میں قضا کرنیکی مگر شعبان میں کہا یحیی ابن سعید نے
کہ منع کرتا عائشہ کو یعنی قضا سے مشغول ہونا خدمت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو میں یا کہا مشغول ہونا ساتھ خدمت نبی صلی اللہ علیہ
نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف یعنی حضرت عائشہ کے ذمے جو قضا روزے رمضان کی ہوتی بسبب حیض کے تو اونکو رکھنے کی فرصت
شعبان کو اس لیے کہ اور دنوں میں مستعد رہتی تھیں حضرت کی خدمت بابرکت میں کہ جب صحبت کرتے بلاویں حاضر ہوں اور شعبان میں
اکثر حضرت روزے سے ہوتے تھے پس یہ فرصت پاتیں اور روزہ قضا کرتیں ۲۰ وعن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی
علیہ وسلم لا یحل للمرأۃ ان تصوم وزوجھا شاھد الا باذنہ ولا تاذن فی بیتہ الا باذنہ رواہ مسلم
روایت ہے ابو ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں درست عورت کو روزہ رکھنا نفل اس حالت میں کہ خاوند
ساتھ حاضر ہو اوسکے اور نہ اذن دے کسیکو اپنے گھر میں آنیکا بدون پروانگی اپنے خاوند کے نقل کی یہ مسلم نے ف یعنی جس عورت کا خاوند
اوسکے پاس ہو اوسکو نفل روزہ رکھنا درست نہیں بغیر خاوند کے اذن کی خواہ اذن صراحۃً ہو خواہ دلالۃً اس لیے کہ تکلیف ہوگی اوسکو
...ہی اور حدیث سے مطلق روزہ رکھنا منع معلوم ہوتا ہے پس یہ حجت ہے شافعیہ پر کہ اونہوں نے استثنا کیا ہے عرفہ اور عاشورہ کو
اور نہیں درست عورت کو کہ اذن دے کسیکو گھر میں آنیکا بغیر اذن خاوند کے آنیوالا خواہ قرابتی ہو یا اجنبی حتی کہ عورت کو بھی بغیر اذن خا
نہ اذن دے اور یہ حکم اذن کا ہے علم رضا اوسکی کا یعنی جو بغیر اذن نہ یا مگر جانتی ہے یہ کہ راضی ہوگا خاوند اسکے آنے سے تو بھی اجازت ہے
کہ اذن دلالۃً ہے ۲۱ وعن معاذۃ العدویۃ انھا قالت لعائشۃ ما بال الحائض تقضی الصوم ولا تقضی
قالت عائشۃ کان یصیبنا ذلک فنؤمر بقضاء الصوم ولا نؤمر بقضاء الصلوۃ رواہ مسلم اور روایت
ہے معاذہ عدویہ سے یہ کہ کہا اونہوں نے حضرت عائشہ سے کہ کیا حال ہے عورت حائضہ کا کہ قضا کرتی ہے روزہ اور نہیں قضا کرتی نماز فرمایا
کہ ہوتی تھیں ہم حیض سے حضرت کی زمانے میں پس حکم کیجاتی تھیں ہم ساتھ قضا روزے کے اور نہ حکم کیجاتی تھیں ہم ساتھ قضا نماز
کی یہ مسلم نے ف یعنی شارع نے جو حکم فرمایا اوسکی علت پوچھنے کی حاجت نہیں جو فرمایا کرنا چاہیے اگرچہ ممکن تھا کہنا
کہ قضا نماز میں حرج ہے کہ بہت ہیں اس لیے قضا اوسکی نہیں اور روزے کم ہیں کہ سال بھر میں ایک ہی بار آتے ہیں اونکی قضا میں
اس لیے قضا اونکی مقرر ہوئی پس یہ علت ہوسکتی تھی لیکن حضرت عائشہ نے جواب مذکور دیکر راہ گفتگو کی بند کی اس لیے کہ شاید وہ
حرج و مشقت نہیں ۲۲ وعن عائشۃ قالت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من مات وعلیہ صوم صام
عنہ ولیہ متفق علیہ اور روایت ہے عائشہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ مر جاوے اور اوسپر ہو روزہ
دے اوسکی طرف سے وارث اوسکا نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف اختلاف کیا ہے علما نے اوس شخص کے حق میں کہ مر جاوے اور اوسکے ذمے
واجب ہوں پس جمہور علما کہ اونمیں ہیں امام مالک اور ابو حنیفہ اور شافعی رح ہیں گئے ہیں طرف اسکے کہ نہ روزہ رکھے اوسکی طرف سے کوئی
تاویل اس حدیث کی یہ کی ہے کہ فدیہ دیوے جیسے ہر روزے کے وارث اوسکا ایک فقیر کو اور بیان فدیہ کا آگے ہوگا پس بمنزلہ روزہ رکھنے کے
اگلی حدیث سے یہ توجیہ معلوم ہوتی ہے اور روزہ رکھنے میت کی طرف سے منع اس لیے کرتے ہیں کہ ایک حدیث میں صریح منع آیا ہے چنانچہ آخر
وہ حدیث موجود ہے اور امام احمد نے ظاہر حدیث پر عمل کیا ہے کہ روزہ رکھے اوسکی طرف سے وارث اوسکا پھر جمہور کہتے ہیں کہ
میت کو تو لازم ہوتا ہے وارث پر نکالنا فدیہ مذکور کا جبکہ نکل سکے تہائی مال میں سے پس اگر زیادہ ہو تہائی سے تو نہیں واجب

بیٹا کہ زیادہ ہو پس اگر رکھیگا تو ہوگا احسان کرنیوالا میت پر اور حکم کیا جاویگا ساتھ جائز ہونے ادسکی کے اور یہ سب جب ہے کہ فوت ہوا ہو سے
بعد ممکن ہونے قضا اوسکی کے اور جس سے فوت ہو کچھ رمضان میں سے پہلے ممکن ہونے قضا کے پس نہیں لازم تدارک اوسکا اور نہ گناہ ہے اوپر
اجماع ہے علما کا اسپر مگر طاؤس اور قتادہ نزدیک واجب ہے تدارک ساتھ روزہ یا فدیہ کے اگر چہ مر جاوے پہلے ممکن ہونے قضا کے اور امام شافعی کو ایک
وصیت کر جائے کہ دیا جاوے کل مال سے ۔ع **الفصل الثانی** فصل دوسری عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ مَاتَ وَعَلَيْهِ صِيَامُ شَهْرٍ رَمَضَانَ فَلْيُطْعَمْ عَنْهُ مَكَانَ كُلِّ يَوْمٍ مِسْكِيْنٌ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ
وَالصَّحِيْحُ اَنَّهُ مَوْقُوْفٌ عَلَى ابْنِ عُمَرَ روایت ہے نافع سے کہ نقل کی ابن عمر نے اور انہوں نے نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا جو شخص کہ
مر جاوے اور اوسپر ہوں روزے مہینے رمضان کے پس چاہیے کہ کھلایا جاوے واسطے اوسکی طرف سے بدلے ہر روز کے ایک مسکین نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا
صحیح یہ ہے کہ یہ موقوف ہے ابن عمر پر یعنی قول ابن عمر کا ہے **ف** بدلے ہر روزے کے مسکین یعنی دو دو سیر گیہوں کے یا سر
یا چار چار سیر جو یا قیمت انکی اور اسیقدر دیا جاوے بدلے ہر نماز کے اور یہ حدیث دلیل جمہور کے ہے اور غالب یہ ہے کہ یہ حدیث ناسخ
حدیث اول کی ہے یا اول تاویل کی گئی ہے ساتھ اسکے جیسا کہ کہا گیا اور یہ موقوف بیچ حکم مرفوع کے ہے اس لیے کہ مانند اسکے نہیں کیا جاتا
ہے عقل سے ۔ح **الفصل الثالث** فصل تیسری عَنْ مَالِكٍ بَلَغَهُ اَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ يُسْأَلُ هَلْ يَصُوْمُ اَحَدٌ عَنْ
اَحَدٍ اَوْ يُصَلِّيْ اَحَدٌ عَنْ اَحَدٍ فَيَقُوْلُ لَا يَصُوْمُ اَحَدٌ عَنْ اَحَدٍ وَلَا يُصَلِّيْ اَحَدٌ عَنْ اَحَدٍ رَوَاهُ فِي الْمُوَطَّا اور روایت ہے مالک سے کہ پہنچا اونکو یہ کہ ابن عمر
تھے پوچھے جاتے کہ کیا روزہ رکھے کوئی کسیکی طرف سے یا نماز پڑھے کوئی کسیکی طرف سے پس کہتے کہ نہ روزہ رکھے کوئی کسیکی طرف سے اور نہ نماز پڑھے
کوئی کسیکی طرف سے نقل کی یہ موطا میں **ف** یہی مذہب ہے امام شافعی اور حنفیہ کا کہ نماز اور روزہ کسی کی طرف سے کرنا کہ وہ بری الذمہ ہو جاوے
درست نہیں لیکن حنفیہ کے نزدیک یہ جائز ہے کہ آدمی بخشے ثواب عمل اپنے کا کسیکو خواہ نماز ہو یا اور کچھ اور مذہب امام احمد کا اوپر گذرا **باب**
صِيَامُ التَّطَوُّعِ باب بیچ بیان روزے نفل کے **الفصل الاول** فصل پہلی عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ
رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصُوْمُ حَتّٰى نَقُوْلَ لَا يُفْطِرُ وَيُفْطِرُ حَتّٰى نَقُوْلَ لَا يَصُوْمُ وَمَا رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَكْمَلَ صِيَامَ شَهْرٍ قَطُّ اِلَّا رَمَضَانَ وَمَا رَاَيْتُهُ فِيْ شَهْرٍ اَكْثَرَ مِنْهُ صِيَامًا فِيْ شَعْبَانَ وَفِيْ رِوَايَةٍ
قَالَتْ كَانَ يَصُوْمُ شَعْبَانَ كُلَّهُ كَانَ يَصُوْمُ شَعْبَانَ اِلَّا قَلِيْلًا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ روایت ہے عائشہ سے کہ کہا تھے رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم روزے رکھتے یہانتک کہ کہتے ہم کہ نہ افطار کرینگے اور افطار کرتے یہانتک کہ کہتے ہم کہ نہ روزہ رکھینگے اور نہیں دیکھا
میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ پورے کیے ہوں روزے تمام مہینے کے کبھی مگر رمضان میں اور نہیں دیکھا میں نے حضرت کو کسی مہینے میں کہ
بہت روزے رکھتے ہوں بہ نسبت شعبان کے یعنی شعبان میں تھے روزے رکھتے کہ اور مہینے میں اتنے نہ رکھتے سوا رمضان کے اور ایک روایت میں ہے
کہ کہا عائشہ نے کہ تھے حضرت روزے رکھتے تمام شعبان میں تھے روزے رکھتے شعبان میں مگر کم یعنی کم نہ رکھتے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف**
معنی ابتدائی حدیث کے یہ ہیں کہ عادت شریف حضرت کی روزہ نفل میں یہ تھی کہ ہمیشہ رکھیں کبھی کبھی دونوں متصل روزے رکھتے حتی کہ لوگ
گمان کرتے اور رکھتے کہ افطار نہیں کرینگے اور کبھی اتنا افطار کرتے کہ گمان کرتے کہ روزے کبھی ہی کو نہیں اور جملہ اخیر یعنی لفظ کان دوسرے
بیان جملہ اول کا ہے کہ تمام سے مراد یہ ہے کہ اکثر شعبان میں رکھتے تھے اور بعضوں نے کہا ہے کہ مراد یہ ہے کہ آنحضرت روزہ رکھتے تمام
شعبان میں ایک سال اور اکثر شعبان دوسرے سال ۔ح ۔ع وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَقِيْقٍ قَالَ قُلْتُ لِعَائِشَةَ اَكَانَ النَّبِيُّ

صلی اللہ علیہ وسلم یصوم شہرا کلہ قالت ما علمتہ صام شہرا کلہ الا رمضان ولا افطرہ کلہ حتی یصوم منہ حتی مضی لسبیلہ
رواہ مسلم اور روایت ہے عبداللہ بن شقیق سے کہا میں نے واسطے حضرت عائشہ کو کہ کیا تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم روزے رکھتے تھے تمام مہینہ کہا نہیں
جانتی میں انکو کہ روزہ رکھا ہوں کسی مہینے میں تمام مہینے سوا رمضان کے اور نہیں افطار کیے تمام مہینے یہانتک کہ روزہ رکھتے کچھ اس میں یہانتک کہ
وفات ہوئی نقل کی یہ مسلم نے **وعن** عمران بن حصین عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ سألہ او سأل رجلا وعمران یسمع
فقال یا ابا فلان اما صمت من سرر شعبان قال لا قال فاذا افطرت فصم یومین متفق علیہ اور روایت ہے عمران بن حصین سے کہ
نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ انہوں نے پوچھا عمران سے یا پوچھا کسی سے اور عمران سنتا تھا پس فرمایا اے باپ فلانے کیا نہیں روزے رکھے
تو نے آخر شعبان سے کہا نہیں فرمایا جس وقت افطار کرے تو یعنی فارغ ہووے رمضان سے پس تو روزے رکھ دو دن نقل کی یہ بخاری و مسلم نے
ف اس شخص نے واجب کیے تھے اپنے نفس پر دو روزے آخر ہر مہینے کے بسبب نذر کے پس جبکہ فوت ہوئے روزے رکھنے ایک مہینے شعبان کے میں فرمایا
جب رمضان ہو چکے اور افطار کرے اسکے بدلے دو روزے رکھ لینا اور بعضوں نے کہا کہ اسکو عادت تھی آخر ہر مہینے کے دو روزے رکھنے کی اتفاقا نہ
آخر شعبان میں اتفاق روزے رکھنے کا نہوا پس حضرت نے بنا بر استحباب کے حکم فرمایا کہ بعد تمام ہونے مہینے رمضان کے دو روزے رکھ دینا ع **وعن**
ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم افضل الصیام بعد رمضان شہر اللہ المحرم وافضل الصلوۃ بعد
الفریضۃ صلوۃ اللیل رواہ مسلم اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بہترین روزے بعد روزے رمضان کے
روزے مہینے اللہ کے ہیں کہ محرم ہے اور بہترین نماز پیچھے نماز فرض کے نماز رات کی ہے نقل کی یہ مسلم نے **ف** کہا ہے بعضوں نے ظاہر کہا ہے حدیث سے
جب کہ روزوں کی موضوع ہیں اور پیچھی نماز فرض کے یعنی اور سنتوں موکدہ اوسکی کہ پایا کیا جاوے کہ نماز رات کی افضل ہے سنتوں موکدہ سے
باعتبار مشقت کے اور دور ہونیکی ریا و سمعہ سے اور سنتیں موکدہ افضل ہیں اس سے باعتبار بہت تاکید ہونے انکی کے اور تابع ہونے فرضوں کے
اور داخل ہونے فرضوں میں ترجمہ ع **وعن** ابن عباس قال ما رأیت النبی صلی اللہ علیہ وسلم یتحری صیام یوم فضلہ
علی غیرہ الا ہذا الیوم یوم عاشوراء وہذا الشہر یعنی شہر رمضان متفق علیہ اور روایت ہے ابن عباس سے کہ کہا نہیں دیکھا میں نے نبی
صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ قصد کرتے ہوں روزے کو کسی دن کا کہ بزرگی دیتے ہوں اوسکو اوسکے غیر پر مگر اس دن کو یعنی روزے دن عاشورہ کے اور اس
مہینے کو یعنی مہینے رمضان کے نقل کی یہ بخاری و مسلم نے **ف** یعنی حضرت کسی روزے کو اوسکے غیر پر فضیلت نہ دیتے تھے سوا عاشورہ کے روزے کے
اور رمضان کے روزوں کے کہ انکو سب سے افضل فرماتے تھے کہا ہے علماء نے یہ فہم ابن عباس کا ہے کہ اونہوں نے حال و مقال آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
کے سے ایسا سمجھا والا روزہ عرفہ و روزہ اوسکا افضل ہیں عاشورہ سے اور روزہ اوسکے سے ح **وعنہ** قال حین صام
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوم عاشوراء وامر بصیامہ قالوا یا رسول اللہ انہ یوم یعظمہ الیہود والنصاری
فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لئن بقیت الی قابل لاصومن التاسع رواہ مسلم اور روایت ہے ابن عباس سے
کہ کہا اوس وقت کہ روزہ رکھا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے دن عاشورہ کے اور حکم کیا ساتھ روزے رکھنے اوسکے کے عرض کیا صحابہ نے یا رسول اللہ
تحقیق یہ دن ہے کہ تعظیم کرتے ہیں اوسکی یہود و نصاری یعنی اور ہم دوست رکھتے ہیں مخالفت انکی پس کیونکر موافقت کریں ہم انکی
تعظیم کرنے میں پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ اگر زندہ رہا میں سال آئندہ تک تو البتہ روزہ رکھونگا نویں کو بھی نقل کی یہ مسلم
سارا قصہ اس روزہ رکھنے کا قصد تیسری کی اول حدیث میں آتا ہے اور حکم کیا یعنی صحابہ کو اول ساتھ واجب فرمانے اوسکی کے پھر بعد نسخ کے

ہونیکا حکم ہوا دسوین سال ہجری عرض کیا صحابہ نے جو کہ مذکور ہوا اوسکے جواب مین حضرت نے فرمایا کہ اگر زندہ رہا مین سال آئندہ تک تو نوین کو
یعنی نہ فقط دسوین ہی کو بلکہ نوین کو ساتھ دسوین کے تاکہ ہووے مخالفت یہود کی ابتدا اور اول ظاہر تر ہے پھر نہ زندہ رہے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سال
آئندہ تک بارہوین ربیع الاول کو پس مخالفون کا روزہ بھی نہ ثابت ہوا ہے کہ ارادہ کیا حضرت نے روزہ کا اگرچہ رکھا نہیں اور کہا ابن ہمام نے
دسوین دن کا اور مستحب ہے روزہ رکھنا ایکدن پہلے اور ایکدن بعد اوسکے پس اگر نہ رکھے نوین کو مکروہ ہے بسبب مشابہت کے ساتھ یہود

وعن ام الفضل بنت الحارث ان ناسا تماروا عندها يوم عرفة في صيام رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال بعضهم هو صائم وقال بعضهم ليس بصائم فارسلت اليه بقدح لبن وهو واقف على بعيره بعرفة فشربه متفق عليه

اور روایت ہے ام فضل بنت حارث سے کہ کتنے شخص جھگڑے اونکے پاس دن عرفہ کے بیچ روزہ رکھنے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے کہا بعضون نے کہ حضرت روزہ سے ہین اور کہا بعضون نے کہ نہین روزہ سے پس بھیجا مین نے طرف حضرت کے پیالہ دودھ کا اور وہ کھڑے تھے اوپر اونٹ کے بیچ میدان عرفہ کے پس پی لیا اوس دودھ کو نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے **ف** ام الفضل ہین حضرت عباس کی بی بی اور چچی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اور اس حدیث سے معلوم ہوا کہ روزہ رکھنا عرفہ کے دن حج کرنیوالے کو سنت نہین اور غیر حج کرنیوالے کو سنت ہے + ح

عن عائشة قالت ما رأيت رسول الله صلى الله عليه وسلم صائما في العشر قط رواه مسلم اور روایت ہے عائشہ سے کہا نہین دیکھا مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو روزہ سے بیچ دہہ کے نقل کی یہہ مسلم نے **ف** مراد دہہ سے دس دن اول ذی الحجہ کے ہین اور ایک روایت مین آیا ہے کہ روزہ رکھنا ہر روز ان دس دنون مین یعنی سوا دسوین کے نوین تک ثواب برابر روزہ رکھنے برس کے اور قیام کرنا شب مین اسکی ہے برابر ہے قیام شب قدر کے پس مراد حضرت عائشہ کی حدیث سے یہہ ہے کہ حضرت عائشہ نے اپنے علم کی نفی کی کہ نہین دیکھا یعنی نہ دیکھنا حضرت عائشہ کا دلیل نہین اسپر کہ حضرت نے نہ رکھا ہو اور یہہ احتمال ہے کہ حضرت نے ثواب روزہ رکھنے ان دنون کا فرمایا اور آپ کو اتفاق روزہ رکھنے کا نہوا۔ مولانا من المرقاة

وعن ابي قتادة ان رجلا اتى النبي صلى الله عليه وسلم فقال كيف تصوم فغضب رسول الله صلى الله عليه وسلم من قوله فلما راى عمر غضبه قال رضينا بالله ربا وبالاسلام دينا وبمحمد نبيا نعوذ بالله من غضب الله وغضب رسوله فجعل عمر يردد هذا الكلام حتى سكن غضبه فقال عمر يا رسول الله كيف من يصوم الدهر كله قال لا صام ولا افطر او قال لم يصم ولم يفطر قال كيف من يصوم يومين ويفطر يوما قال ويطيق ذلك احد قال كيف من يصوم يوما ويفطر يوما قال ذلك صوم داود قال كيف من يصوم يوما ويفطر يومين قال وددت اني طوقت ذلك ثم قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ثلث من كل شهر ورمضان الى رمضان فهذا صيام الدهر كله صيام يوم عرفة احتسب على الله ان يكفر السنة التي قبله والسنة التي بعده وصيام يوم عاشوراء احتسب على الله ان يكفر السنة التي قبله رواه مسلم

اور روایت ہے ابی قتادہ سے یہہ کہ ایک شخص آیا حضرت کے پاس پس کہا کس طرح روزہ رکھتے ہو تم پس غصہ ہوئے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کہنے اوسکے سے پس جبکہ دیکھا حضرت عمر نے غصہ حضرت کا کہا راضی ہوئے ہم ساتھ اللہ کے رب ہونے پر ساتھ اسلام کے دین ہونے پر اور ساتھ محمد کے نبی ہونے پر اور پناہ مانگتے ہین ہم ساتھ اللہ کے غضب اللہ کے سے اور غضب رسول اوسکے سے پھر شروع کیا حضرت عمر نے کہ بار بار کہتے تھے یہہ کلام یہانتک کہ تھم گیا غصہ حضرت کا پھر کہا حضرت عمر نے یا رسول اللہ کیا حال ہے اوس شخص کا کہ روزہ رکھے ہمیشہ فرمایا نہ روزہ رکھا اوس نے اور نہ افطار کیا یا کہا نہ روزہ رکھا اور نہ افطار کیا یعنی برابر ہے کو

اتنی مشکل ہوا کہ وہ افطار کرے یا یہ کہا حضرت عمر نے کیا حال ہے اوس شخص کا کہ روزہ رکھے دو دن اور افطار کرے ایک دن فرمایا کرے کوئی
اسکی کہا عمر نے کیا حال ہے اوسکا کہ روزہ رکھے ایک دن اور افطار کرے ایک دن فرمایا یہ روزہ
داؤد کا کہا کیا حال ہے اوس کا کہ روزہ رکھے ایک دن اور افطار کرے دو دن فرمایا کہ دوست رکھتا ہوں میں
کہ طاقت دیا جاؤں میں اسکی پھر فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تین روزے ہر مہینے میں اور رمضان تا
پس یہ میں روزے ہمیشہ کے یعنی ثواب انکا ایسا ہوتا ہے جیسے ہمیشہ روزہ رکھنے کا روزہ دن عرفہ کا یعنی غیر حج کرنے والے کو امید رکھتا ہوں میں
یہ کہ جھاڑ دے گناہ اوس سال کے کہ پہلے اس سے ہے اور گناہ اوس سال کے کہ پیچھے اس سے ہے یعنی بچا دے گناہ کرنے سے یا اوس میں
ہوں گناہ اوس میں بخشے جاویں اور روزہ رکھنا دن عاشورہ کا امید رکھتا ہوں اللہ سے یہ کہ جھاڑ دے گناہ برس پہلے اس کے
کی یہ مسلم نے ف غصے ہوئے یعنی نشانی غصے کی معلوم ہوئی چہرۂ مبارک پر سبب غصہ کا یہ تھا کہ اوسکو چاہیے تھا کہ سوال کرتا
کہ میں کیونکر روزہ رکھوں تا جواب دیتے حضرت جو کچھ کہ موافق حال اوسکے ہوتا نہ یہ کہ حال حضرت کا سے سوال کرے اس لیے کہ
افعال میں بیچ قلت و کثرت کے اسرار اور مصالح تھے کہ ہر کسی کے افعال میں ایسی نہیں ہو سکتی اور حضرت بہت سے روزہ نہ رکھتے تھے اس لیے کہ
رہتے تھے مصالح مسلمین کے بیچ اور حقوق بی بیوں اور مہمانوں کے میں آور روزہ رکھے ہمیشہ یعنی یہ اچھا ہے یا برا اور وہ شخص جو کچھ کہ سوال
تھا اوسکو حضرت عمر نے ساتھ تفصیل کے ادب عاجزی سے پوچھا اور جملہ لا صام ولا افطر یا دعا بد ہے اوس پر تنبیہ کے لیے یا
کہ نہ روزہ رکھا اس لیے کہ شارع کے حکم سے نہیں ہے اور نہ افطار کیا اس لیے کہ نہ کھایا کچھ کہا شافعی اور مالک نے کہ یہ واسطے اوس کے ہے
ممنوع روزے بھی رکھے یعنی تمام سال رکھے حتی کہ عیدین اور ایام تشریق میں بھی نہ چھوڑے اور جو کہ وہ روزے نہ رکھے اوسکو کچھ مضائقہ
روزے رکھنے کا اس لیے کہ ابو طلحہ انصاری اور حمزہ بن عمرو اسلمی ہمیشہ روزے رکھتے تھے سوا ان دنوں منع کیے گئے کا اور نہیں انکار کیا اونکو
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یا علت نہی کی یہ ہے کہ اسطرح سے روزے ضعیف کر دیتے ہیں پس عاجز ہوتا ہے آدمی جہاد سے اور
پس جو کہ ضعیف نہ ہو وے اس سے نہیں مضائقہ اوسکو اور کہا ابن ہمام نے کہ مکروہ ہیں روزے ہمیشہ کے یعنی مکروہ تنزیہی اس لیے کہ
ہیں وہ اور فتاوی عالمگیری اور درمختار میں بھی لکھا ہے کہ صوم دہر مکروہ ہے اور کوئی طاقت رکھتا ہے اسکی یعنی اگر کوئی طاقت اسکی رکھتا ہو تو
مضائقہ اوسکو پس یہ افضل ہے اور یہ روزہ داؤد کا ہے یعنی یہ نہایت معتدل ہے اور رعایت ہے اس میں عبادت و عادت کی
علماء نے کہ کوشش کر علم میں اسطرح کہ نہ منع کرے تجکو عمل سے اور کوشش کر عمل میں اسطرح کہ نہ منع کرے تجکو علم سے خیر الامور
تفریطہا و افراطہا اس لیے وارد ہوا ہے افضل الصیام صیام داؤد علی نبینا وعلیہم السلام اور طاقت دیا جاؤں میں یعنی دوست رکھتا ہوں میں کہ
دیا جاؤں میں ایک دن روزہ رکھنے کی اور دو دن افطار کرنے کی اور مانع نہ آویں مجکو اس سے حقوق اور مصالح مسلمین کے امر عبادت میں
نہ اسپر کہ میں اسکی طاقت نہیں رکھتا مگر یہ کہ حق تعالی قوت دیوے مجکو اسکا حاصل یہ ہے کہ پسند کیا آنحضرت نے اس قسم کو بھی لیکن بسبب
میں نہیں لائے آور تین روزے ہر مہینے میں یعنی ایام بیض کے تیرہویں اور چودھویں اور پندرہویں اور بعضوں نے کہا کوئی سے تین
مہینے میں بھی ثواب پاویگا اور یہی صحیح ہے بموجب حدیث حضرت عائشہ کے کہ آگے آتی ہے ۔ وعنہ قال سئل رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن صوم الاثنین فقال فیہ ولدت وفیہ انزل علی رواہ مسلم اور روایت ہے ابی قتادہ سے کہا
گئے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم روزے پیر کے سے فرمایا اس دن میں پیدا کیا گیا ہوں میں اور اس دن میں شروع ہوئے کہ اتر

برابر ہی ہمیشہ کے ف احتمال ہے کہ پوچھا سبب حسرت کا روزہ رکھنیکا پیر کو کہ پیدائش اس دن کی مستحب ہے کہ پوچھا بعد تقدیر سبب کے یہہ ہے
شوہ اتفاق اور سبب یہ ملی کہ حضرت پیدا ہوئے اور دین اوترا اوسکے کنارے میں یہ کہتے ہیں م ح وعن معاذة العدوية انها سالت
عائشة اكان رسول الله صلى الله عليه وسلم يصوم من كل شهر ثلثة ايام قالت نعم فقلت لها من اي ايام الشهر كان
يصوم قالت لم يكن يبالي من اي ايام الشهر يصوم رواه مسلم اور روایت ہے معاذہ عدویہ سے یہہ کہ اوس نے پوچھا حضرت عائشہ
سے کیا تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم روزہ رکھتے ہر مہینے میں تین دن کہا کہ ہاں پھر کہا میں نے واسطے حضرت عائشہ کے کون سے دنوں میں مہینے کے
روزے رکھتے کہا نہ پروا کرتے کسی دن میں مہینے کے روزہ رکھنے کے یعنی جس دن چاہتے رکھتے کچھ معین نہ تھا نقل کی یہہ مسلم نے ف اس حدیث سے
معلوم ہوا کہ کافی ہیں تین روزے ہر مہینے میں جب چاہے رکھے کچھ قید تیرھویں چودھویں پندرھویں کی نہیں ولیکن اکثر حدیثوں اور آثاروں میں بھی
یہی ہیں سو یہ افضل ہیں اور اور بھی کئی طرحیں آئی ہیں ان روزوں کی آگے منقول ہونگی م ح وعن ابي ايوب الانصاري
انه حدثه ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال من صام رمضان ثم اتبعه ستا من شوال كان كصيام الدهر رواه
مسلم اور روایت ہے ابی ایوب انصاری سے یہہ کہ ابو ایوب نے بیان کی حدیث اپنی راوی سے کہ عمرو بن ثابت ہے یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا جو روزے رکھے رمضان کے پھر پیچھے اوسکے روزے رکھے چھ دن شوال کے تو ہمیشہ کے ہوگا مانند روزہ رکھنے ہمیشہ کے نقل کی یہہ مسلم نے ف امام شافعی
کے نزدیک متصل ان روزوں کا رکھنا بہتر ہے یعنی دوسری تاریخ سے ساتویں تک میں رکھے اور امام اعظم رح کے نزدیک متفرق رکھنی افضل ہیں کہ
اس مہینے میں رکھے وعن ابي سعيد الخدري قال نهى رسول الله صلى الله عليه وسلم عن صوم يوم الفطر والنحر
متفق عليه اور روایت ہے ابی سعید خدری سے کہ منع کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے روزہ رکھنے دن فطر کے اور نحر کے سے نقل کی یہہ
بخاری و مسلم نے ف نحر سے مراد جنس ہے یعنی سب دن نحر کے اور اوس میں تغلیب ہے اس لیے کہ تشریق کے دنوں میں بھی حرام ہے اور بیان
اسکا یہہ ہے کہ دن نحر کے تین ہیں اور ایام تشریق کے بھی تین ہیں اور سب چار دن ہوتے ہیں اس لیے کہ دسویں ذی حجہ کی نحر ہے فقط اور دو دن بعد اوسکے
یعنی گیارھویں بارھویں نحر بھی ہے اور تشریق بھی اور ایک دن بعد اون دونوں کے یعنی تیرھویں تشریق ہے فقط حاصل یہہ کہ پانچ روزے حرام ہیں
روزے دونوں عیدوں کے اور تین روزے بعد عید الضحی کے تیرھویں تک م ع وعنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا صوم
في يومين الفطر والاضحى متفق عليه اور روایت ہے ابی سعید سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں ہے روزہ بیچ دو دن کے
یعنی دو وقتوں کے دن فطر کے اور عید قربان کے یعنی چار دن تیرھویں تک نقل کی یہہ بخاری و مسلم نے وعن نبيشة الهذلي قال
قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ايام التشريق ايام اكل وشرب وذكر الله رواه مسلم اور روایت ہے نبیشہ ہذلی سے کہ کہا
فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ایام تشریق کے دن کھانے اور پینے اور یاد کرنے اللہ کے ہیں نقل کی یہہ مسلم نے ف ایام تشریق
کے تین ہیں گیارھویں بارھویں تیرھویں اور اس میں تغلیب ہے اس لیے کہ نحر کا بھی دن کھانے اور پینے کا ہے بلکہ وہ اصل ہے اور سب باقی تابع اوسکے
پس یہہ چاروں روزے حرام ہیں اور کہا ابن ہمام نے کہ مکروہ ہے روزہ رکھنا نو روز اور مہرجان کو اس لیے کہ اس میں تعظیم ہوتی ہے اون دنوں کی
اور وہ منع ہے مگر جبکہ روزہ معمولی آپڑے اور سنت ہیں معنا لفظ اور یاد کرنا اللہ کے ہیں یعنی یاد ہو دکھانے اور پینے کے غافل ہو کر خدا سے نہو
اور اس میں اشارہ ہے اس آیت پر واذکروا الله فی ایام معدودات اور یاد کرنے خدا کے سے مراد ہے تکبیرات نمازوں کی بعد کی اور وقت ذبح اور
بیچ جمار اور سوائے اسکے م ح وعن ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا يصوم احدكم يوم

الجُمُعَۃِ اِلَّا اَنْ یَصُوْمَ قَبْلَہٗ اَوْ یَصُوْمَ بَعْدَہٗ ۔ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ
تمہارا دن جمعہ کو مگر اسطرح کہ روزہ رکھو پہلے اوس سے یا روزہ رکھو پیچھے اوس سے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** یعنی تنہا دن جمعہ کا
بلکہ ایک روزہ پنجشنبہ یا ہفتہ کا ملا لیوے اور سا اگر دونوں دن رکھے بہتر ہے اور یہ نہی تنزیہی ہے اور کہا ابن ہمام نے کہ نہیں مضائقہ اکیلا روزہ جمعہ کا
رکھنا نزدیک ابی حنیفہ اور محمد رح کے ع ح **وعنہ** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا تَخْتَصُّوْا لَیْلَۃَ الجُمُعَۃِ
بِقِیَامٍ مِنْ بَیْنِ اللَّیَالِیْ وَلَا تَخْتَصُّوْا یَوْمَ الجُمُعَۃِ بِصِیَامٍ مِنْ بَیْنِ الْاَیَّامِ اِلَّا اَنْ یَکُوْنَ فِیْ صَوْمٍ یَصُوْمُہٗ اَحَدُکُمْ ۔ رواہ مسلم
اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ خاص کرو جمعہ کی رات کو ساتھ قیام کرنیکے درمیان راتون کے
نہ خاص کرو روز جمعہ کو ساتھ روزہ رکھنے کے دنون مین مگر یہ کہ ہووے جمعہ بیچ دن روزہ کے کہ روزہ رکھتا تھا ایک تمہارا نقل کی یہ مسلم نے
ف یہود ہفتہ کی تعظیم کرتے ہین اور مخصوص کیا ہے اسکو عبادت کیلیے اور نصاریٰ اتوار کی تعظیم کرتے ہین اور مخصوص کیا ہے اوسکو عبادت کیلیے
پس اسلیے حضرت نے منع فرمایا کہ تم اسطرح جمعہ کو اور جمعہ کی رات کو معظم اور مخصوص عبادت کیلیے نکرو کہ مشابہت ہوگی یہود و نصاریٰ کے ساتھ
تعظیم و تخصیص شرع مین آئی ہے وہ تو ثابت ہو کرنی چاہیے اگرچہ مشابہت ہو کسیکی ساتھ لیکن اپنی طرف سے تعظیم و تخصیص کرے یا سبب
کہ بندہ کو چاہیے کہ سب اوقات مین عبادت و طاعات مین مشغول ہو اور ہمیشہ امیدوار رحمت الٰہی کا رہے ایک وقت کو مخصوص کرنا اور اور اوقات
مین معطل رہنا کچھ نہیں واللہ اعلم اور مگر یہ کہ ہووے جمعہ الخ یعنی مثلاً عادت تھی کہ دسوین یا گیارہوین دن روزہ رکھتا تھا اوس نے بعد آرزو
روزہ مانا تھا کہ فلانی تاریخ روزہ رکھونگا اور وہ تاریخ جمعہ مین آن پڑی تو اس عذر سے تنہا جمعہ کا روزہ منع نہیں اور کہا نووی نے
مین نہی صریح ہے خاص کرنے شب جمعہ کے سے واسطے نماز کے اور اوسپر سب علما متفق ہین اور دلیل پکڑی ہے ساتھ اسکے علما نے اوپر مکروہ
ہونے اس نماز مبتدعہ کے کہ نام اوسکا صلوٰۃ الرغائب ہے کہ رجب کے پہلے جمعہ کی شب مین پڑھتے ہین اور علما نے بہت سی کتابین اوسکی برائی
اور گمراہی اوسکے نکالنے والے کی مین لکھے ہین ع ح نزدیک جمعہ کے روزہ رکھنے مین جو شارحین رحمہ اللہ نے توجیہات لکھی ہین توجیہ
مذہب اونکی کے ہین کہ جو اسکو مکروہ کہتے ہین اور بموجب مذہب حنفیہ کے حاجت ان توجیہات کو کچھ نہیں اسلیے کہ اونکے نزدیک یہ جائز ہے
فتاویٰ عالمگیری مین لکھا ہے کہ جائز ہے روزے جمعہ کا روزہ بلکہ درمختار مین مستحب لکھا اسکو پس اونکے نزدیک شاید کہ حدیث عبداللہ بن
آئی ہے ناسخ ہے ان حدیثون کی کہ جنسے منع معلوم ہوتا ہے مولانا **وعن** اَبِیْ سَعِیْدِ الخُدْرِیِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ
وَسَلَّمَ مَنْ صَامَ یَوْمًا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ بَعَّدَ اللّٰہُ وَجْہَہٗ عَنِ النَّارِ سَبْعِیْنَ خَرِیْفًا ۔ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہے ابی سعید خدری سے کہا
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ روزہ رکھے ایک دن راہ خدا مین دور کریگا اللہ منہ اوسکا یعنی ذات اوسکی آگ سے مقدار
ستر برس کی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** راہ خدا مین یعنی جہاد مین یا خالصۃً للہ ع **وعن** عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ
قَالَ قَالَ لِیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَا عَبْدَ اللّٰہِ اَلَمْ اُخْبَرْ اَنَّکَ تَصُوْمُ النَّہَارَ وَتَقُوْمُ اللَّیْلَ فَقُلْتُ بَلٰی
قَالَ فَلَا تَفْعَلْ صُمْ وَاَفْطِرْ وَقُمْ وَنَمْ فَاِنَّ لِجَسَدِکَ عَلَیْکَ حَقًّا وَاِنَّ لِعَیْنِکَ عَلَیْکَ حَقًّا وَاِنَّ لِزَوْجِکَ عَلَیْکَ حَقًّا وَاِنَّ لِزَوْرِکَ
عَلَیْکَ حَقًّا لَا صَامَ مَنْ صَامَ الدَّہْرَ صَوْمُ ثَلٰثَۃِ اَیَّامٍ مِنْ کُلِّ شَہْرٍ صَوْمُ الدَّہْرِ کُلِّہٖ صُمْ کُلَّ شَہْرٍ ثَلٰثَۃَ اَیَّامٍ وَاقْرَءِ الْقُرْاٰنَ
فِیْ کُلِّ شَہْرٍ قُلْتُ اِنِّیْ اُطِیْقُ اَکْثَرَ مِنْ ذٰلِکَ قَالَ صُمْ اَفْضَلَ الصَّوْمِ صَوْمَ دَاوٗدَ صِیَامُ یَوْمٍ وَاِفْطَارُ یَوْمٍ وَاقْرَاْ فِیْ کُلِّ
سَبْعِ لَیَالٍ مَرَّۃً وَلَا تَزِدْ عَلٰی ذٰلِکَ ۔ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہے عبداللہ بن عمرو بن العاص سے کہ کہا فرمایا مجکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے

کیا نہین خبر دیا گیا مین یعنی خبر پہنچی ہے مجکو یہہ کہ تو ہر روزے رکہتا ہے دن کو یعنی ہر دن اور قیام کرتا ہے تمام رات یعنی ہر شب
پس کہا مین نے مقرر یا رسول اللہ کرتا ہون فرمایا کہ نکر روزے بھی رکہہ اور افطار بھی کر اور قیام بھی کر اور سو بھی رہ واسواسطے
کہ واسطے بدن تیری کے تجہ پر حق ہے یعنی بہت مشقت مین نہ ڈال تا بیمار و ہلاک نہو جاوے اور واسطے آنکہون تیری
کے تجہ پر حق ہے یعنی کبہی سویا بہی کر تا آنکہین آرام پاوین اور تحقیق تیری بی بی کا بہی تجہ پر حق ہے یعنی اوسکے ساتہہ
سوا ور صحبت اور مخالطت کر اور تحقیق تیرے مہمان کا بہی تجہ پر حق ہے یعنی کلام کر اون سے اور خاطرداری کر اور کہانا
کہا اونکے ساتہہ نہ روزہ رکہا جس نے کہ روزہ رکہا ہمیشہ روزے تین دن کے ہر مہینے سے روزے ہمیشگی کے ہین
روزے رکہہ ہر مہینے مین تین دن یعنی ایام بیض کے یا مطلق تین روزے اور پڑہہ قرآن مہینے مین یعنی ختم ہر مہینے مین
کر لیا کر کہا مین نے طاقت رکہتا ہون مین زیادہ اس سے فرمایا روزہ رکہہ بہترین روزہ روزہ داؤد کا روزہ رکہنا ایک دن
اور افطار کرنا ایک دن اور پڑہہ قرآن بیچ سات رات کے ایکبار اور نہ زیادہ کر اس پر یعنی جو کہ مذکور ہوا روزون اور ختم کا نقل
کی یہہ بخاری اور مسلم نے **ف** پس نہ کر اس لیے کہ اس سے بدن ضعیف ہو جاتا ہے اور بعضی عبادتون ضروریہ مین خلل
پڑتا ہے اور ہر مہینے مین تین روزے رکہنے سے ثواب ہمیشہ روزے رکہنے کا اس لیے لکہا جاتا ہے کہ ہر نیکی کی دس
نیکیان لکہی جاتی ہین پس تین روزون کی تیس لکہے گئے گویا سارے مہینے روزے ہی سے رہا + ع **الفصل**

الثانی فصل دوسری **عَنْ** عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصُوْمُ الْاِثْنَيْنِ وَالْخَمِيْسَ
رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ روایت ہے عائشہ سے کہ کہا تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ سلم روزہ رکہتے پیر اور جمعرات
کو نقل کی یہہ ترمذی اور نسائی نے **وَعَنْ** اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تُعْرَضُ الْاَعْمَالُ
يَوْمَ الْاِثْنَيْنِ وَالْخَمِيْسِ فَاُحِبُّ اَنْ يُّعْرَضَ عَمَلِىْ وَاَنَا صَائِمٌ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا
فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے عرض کیے جاتے ہین عمل یعنی درگاہ رب العزۃ مین دن پیر اور جمعرات کے
پس دوست رکہتا ہون مین یہہ کہ عرض کیے جاوین عمل میرے اور مین ہون روزے سے نقل کی یہہ ترمذی نے **ف**
عمل ہر صبح و شام ملائک لیجاتے ہین اور عرض ان دونون مین ہوتے ہین پس تعارض نرہا اس حدیث مین اور اوس حدیث مین
کہ بلند کیے جاتے ہین عمل رات کے پہلے عمل دن کے اور عمل دن کے پہلے عمل رات کے یا یہہ کہ مفصل ہر روز عرض ہوتے ہون اور مجمل ان دونون مین ع
وَعَنْ اَبِىْ ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا اَبَا ذَرٍّ اِذَا صُمْتَ مِنَ الشَّهْرِ ثَلٰثَةَ اَيَّامٍ فَصُمْ ثَلٰثَ عَشَرَةَ وَاَرْبَعَ عَشَرَةَ
وَخَمْسَ عَشَرَةَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ اور روایت ہے ابی ذر سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
اے ابوذر جس وقت کہ روزہ رکہا چاہے تو مہینے سے تین دن پس روزہ رکہہ تیرہوین اور چودہوین اور پندرہوین کو نقل کی یہہ ترمذی
اور نسائی نے **ف** یہہ تین روزے مہینے کے کسی طرح پر آئے ہین لیکن افضل اسیطرح ہے کہ ان تین دنون مذکورہ مین رکہے کہ انکو ایام بیض کہتے
ہین ح **وَعَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصُوْمُ مِنْ غُرَّةِ كُلِّ شَهْرٍ ثَلٰثَةَ اَيَّامٍ
وَقَلَّمَا كَانَ يُفْطِرُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَرَوَاهُ اَبُوْدَاؤُدَ اِلٰى ثَلٰثَةِ اَيَّامٍ اور روایت ہے عبد اللہ بن مسعود
سے کہ کہا تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم روزہ رکہتے یعنی کبہی اول مہینے کے سے تین دن اور کم تھے کہ افطار کرین دن جمعہ کو نقل کی یہہ ترمذی

اور نسائی نے اور روایت کی ابو داؤد نے ختم ایام تک **ف** پہلی حدیثیں گذریں اون سے معلوم ہوا کہ تنہا جمعہ کو روزہ رکھو اور یہان سے
رکھنا ثابت ہوا پس تاویل اس حدیث کی یہ ہے کہ ایکدن پہلے یا ایکدن پیچھے جمعہ کے روزہ رکھتے تھے اور یا دن جمعہ کو فقط روزہ رکھنا اسمین حضرت کا
جیسے روزے طے کے رکھو یا مراد روزہ سے روزہ لغوی ہے یعنی بند رہتے تھے کھانے وغیرہ سے تا بیسے تک ع یہ تاویل بموجب مذہب انکی ہے کہ سب
کہ جو کروہ رکھتے ہیں تنہا جمعہ کے روزے کو اور بموجب حنفیہ کے حاجت اس تاویل کی کچھ نہیں بلکہ وہ اسی حدیث سے جائز ہونا اس روزیکا ثابت کرتے ہیں

وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصُوْمُ مِنَ الشَّهْرِ السَّبْتَ وَالْاَحَدَ وَالْاِثْنَيْنِ وَمِنَ الشَّهْرِ
الْاٰخَرِ الثُّلَثَاءَ وَالْاَرْبِعَاءَ وَالْخَمِيْسَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہے عائشہ سے کہا تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم روزہ رکھتے مہینے
میں ہفتے اور اتوار اور پیر کو اور ایک اور مہینے میں منگل اور بدھ اور جمعرات کو نقل کی یہ ترمذی نے **ف** حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے سب دنونمین
ہفتہ کے روزہ رکھے اس لیے کہ سب دن اللہ تعالی کے ہیں مناسب جانا کہ بعض میں رکھیں اور بعض میں نہ رکھیں جمعہ کا روزہ پہلی حدیث میں
ذکر کیا گیا اور باقی چھ دنوں کا اس میں ہے ع **وَعَنْ** اُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَاْمُرُنِيْ اَنْ اَصُوْمَ
ثَلٰثَةَ اَيَّامٍ مِّنْ كُلِّ شَهْرٍ اَوَّلُهَا الْاِثْنَيْنِ وَالْخَمِيْسُ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ وَالنَّسَائِيُّ اور روایت ہے ام سلمہ سے کہا تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ
وسلم حکم فرماتے مجکو یہ کہ روزے رکھوں میں تین دن ہر مہینے سے پہلا اون میں سے پیر یا جمعرات نقل کی یہ ابو داؤد و نسائی نے **ف** لفظ
والخمیس میں تین معنی اوکر ہیں یعنی تین روزے رکھے کہ اول اونکا پیر کا دن ہو اور دو منگل اور بدھ یا اول اونکا دن جمعرات کا ہو اور دو جمعہ ہفتہ
چنانچہ طبرانی کی روایت میں لفظ اوہی کا آیا ہے غرضکہ روزے رکھنے والا اختیار رکھتا ہے کہ ابتدا پیر سے کرے یا جمعرات سے دونوں دن متبرک ہیں
ع م ح **وَعَنْ** مُسْلِمٍ الْقُرَشِيِّ قَالَ سَاَلْتُ اَوْ سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ صِيَامِ الدَّهْرِ فَقَالَ اِنَّ لِاَهْلِكَ
عَلَيْكَ حَقًّا صُمْ رَمَضَانَ وَالَّذِيْ يَلِيْهِ وَكُلَّ اَرْبِعَاءَ وَخَمِيْسٍ فَاِذًا اَنْتَ قَدْ صُمْتَ الدَّهْرَ كُلَّهٗ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِيُّ
اور روایت ہے مسلم قریشی سے کہا پوچھا میں نے یا پوچھے گئے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ہمیشہ کے روزے رکھنے سے پس فرمایا کہ تحقیق واسطے اہل
تیرے کے تجھپر حق ہے روزے رکھ رمضان کے اور اون ایام کے کہ متصل اونکے ہیں یعنی شش عید کے اور ہر بدھ اور جمعرات کو پس اوسوقت تو نے
روزے رکھے ہمیشہ نقل کی یہ ابو داؤد و ترمذی نے **ف** واسطے اہل تیرے کے تجھپر حق ہے یعنی ہمیشہ روزہ رکھنا سبب ضعف کا ہے اور باعث ہے
اونکی ادای حقوق میں قصور آتا ہے اور اسیطرح اور عبادتوں کے کرنے میں بھی خلل پڑتا ہے پس اسی لیے یہ مکروہ ہے اور جسکو اس سے
ضعف نہ ہو اوسکے لیے نہیں مکروہ بلکہ مستحب ہے اور اس سے حاصل ہوجاتی ہے تطبیق درمیان حدیثوں کے اور درمیان افعال بعض سلف
کے یعنی جو کہ ہمیشہ روزہ رکھتے تھے اور شاید کہ یہ حدیث پہلے فرمائی ہوگی اوس حدیث سے کہ پہلے گذری کہ صوم دہر یعنی ہمیشہ کے روزہ کا
ثواب ہوتا ہے بسبب تین روزوں کے ہر مہینے سے ع ح ساوپر ایک فائدہ ہے قول ابن ہمام وغیرہ کی نقل کی گئی اون سے معلوم ہوا
کہ مطلق روزے ہمیشہ کے مکروہ ہیں اور در مختار میں بھی لکھا ہے کہ روزے ہمیشہ کے مکروہ تنزیہی ہیں اور درمیان جو علاقی نے ذکر کیا ہے اس سے
معلوم ہوا کہ اگر خوف ضعف کا ہو تو مکروہ ہیں اور نہیں تو نہیں تطبیق انہیں دونوں میں دیجا دے کہ وہ روایتیں بھی محمول ہیں خوف ضعف پر
ہونا **وَعَنْ** اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ صَوْمِ يَوْمِ عَرَفَةَ بِعَرَفَةَ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ
اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا روزہ رکھنے دن عرفہ کے سے عرفات میں نقل کی یہ ابو داؤد نے
ف اس لیے کہ بسبب ضعف کے وہاں کے اعمال میں قصور واقع ہوگا اور یہ نہی تنزیہی ہے نہ تحریمی ع **وَعَنْ** عُبَيْدِ ابْنِ الْتَّيْهَانِ

عَنْ اُخْتِهٖ الصَّمَّاءِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَصُوْمُوْا يَوْمَ السَّبْتِ اِلَّا فِيْمَا افْتُرِضَ عَلَيْكُمْ فَاِنْ لَمْ يَجِدْ اَحَدُكُمْ اِلَّا لِحَاءَ عِنَبَةٍ اَوْ عُوْدَ شَجَرَةٍ فَلْيَمْضَغْهُ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْ دَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ اور روایت ہے عبد اللہ بن بسر سے کہ نقل کی اپنی بہن سے کہ نام اوسکا صماء تھا یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہ روزہ رکھو تم دن ہفتہ کے یعنی اکیلا مگر اوس صورت مین کہ فرض کیا جاوے تم پر پس اگر نہ پاوے ایک تمہارا مگر پوست انگور کا یا لکڑی درخت کی پس چاہیے کہ چباوے اوسکو نقل کی یہہ احمد اور ابوداؤد اور ترمذی اور ابن ماجہ اور دارمی نے **ف** فرض کیا جاوے تم پر یعنی فرض روزہ ہو یا نذر کا ہو یا قضا کا یا کفارہ کا اور اوسیکے حکم مین ہے روزہ سنت موکدہ مانند عرفہ اور عاشورہ کے اور روزہ معمولی پس اگر ان روزون مین سے کوئی روزہ ہفتہ کے دن آپڑے تو منع نہیں آئے پس چاہیے کہ چباوے اوسکو یعنی افطار کرے روزہ ہفتے کا اگر کہانا موجود اگر اور کچھ نپاوے مانند پوست انگور یا لکڑی درخت کے سے توڑ ڈالے اور سبب منع کا روزہ ہفتہ کے سے یہہ ہے کہ اس مین تعظیم اوسکی لازم آتی ہے اور اوسکی تعظیم کرنے مین مشابہت یہود کے ساتھ ہوتی ہے اگرچہ وہ روزہ نہین رکھتے بسبب ہونے اوسکے عید اونکی ولیکن تعظیم کرتے ہین اور یہہ نہی تنزیہی ہے نزدیک جمہور کے ۱۲ ح ج **وَعَنْ** اَبِیْ اُمَامَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَامَ يَوْمًا فِیْ سَبِيْلِ اللّٰهِ جَعَلَ اللّٰهُ بَيْنَهٗ وَبَيْنَ النَّارِ خَنْدَقًا كَمَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْاَرْضِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہے ابی امامہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو شخص روزہ رکھے ایک دن خدا کی راہ مین گردانتا ہے اللہ تعالی درمیان اوسکے اور درمیان آگ کے خندق جیسے درمیان آسمان و زمین کے نقل کی یہہ ترمذی نے **ف** خدا کی راہ مین یعنی جہاد مین یا حج کی راہ مین یا عمرہ مین یا طلب علم مین یا اللہ کی رضامندی طلب کرنیکے لیے اور خندق یعنی رکاوٹ بڑا اور پردہ شدید ۱۲ ع **وَعَنْ** عَامِرِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْغَنِيْمَةُ الْبَارِدَةُ الصَّوْمُ فِی الشِّتَاءِ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ مُرْسَلٌ اور روایت ہے عامر بن مسعود سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ غنیمت ٹھنڈی روزہ رکھنا جاڑے مین ہے یعنی بلا محنت ثواب پاتا ہے نقل کی یہہ احمد و ترمذی نے اور کہا یہہ حدیث مرسل ہے **وَذُكِرَ حَدِيْثُ** اَبِیْ هُرَيْرَةَ مَا مِنْ اَيَّامٍ اَحَبُّ اِلَی اللّٰهِ فِیْ بَابِ الْاُضْحِيَةِ اور ذکر کی گئی حدیث ابی ہریرہ کے ما من ایام احب الی اللہ قربانی کے باب مین

الفصل الثالث

فصل تیسری **عَنْ** ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدِمَ الْمَدِيْنَةَ فَوَجَدَ الْيَهُوْدَ صِيَامًا يَوْمَ عَاشُوْرَاءَ فَقَالَ لَهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا هٰذَا الْيَوْمُ الَّذِیْ تَصُوْمُوْنَهٗ فَقَالُوْا هٰذَا يَوْمٌ عَظِيْمٌ اَنْجَی اللّٰهُ فِيْهِ مُوْسٰی وَقَوْمَهٗ وَغَرَّقَ فِرْعَوْنَ وَقَوْمَهٗ فَصَامَهٗ مُوْسٰی شُكْرًا فَنَحْنُ نَصُوْمُهٗ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَحْنُ اَحَقُّ وَاَوْلٰی بِمُوْسٰی مِنْكُمْ فَصَامَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَمَرَ بِصِيَامِهٖ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے ابن عباس سے یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم آئے مدینہ مین پس پایا یہودیون کو روزہ سے دن عاشورہ کے پس فرمایا اونکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا ہے یہہ دن جسمین روزہ رکھتے ہو تم کہا اونہون نے یہہ دن بڑا ہے نجات دی اللہ نے اسمین موسی کو اور قوم اوسکی کو اور ڈبویا فرعون کو اور اوسکی قوم کو پس روزہ رکھا اوس دن موسی نے واسطے شکر کے پس ہم بھی روزہ رکھتے ہین اوس دن پھر فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم زیادہ حقدار اور نزدیک ہین ساتھ موسی کے تم سے پس روزہ رکھا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اور حکم فرمایا ساتھ روزہ اوسکی کے نقل کی یہہ بخاری و مسلم نے **وَعَنْ** اُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصُوْمُ يَوْمَ السَّبْتِ وَيَوْمَ الْاَحَدِ اَكْثَرَ مِمَّا يَصُوْمُ مِنَ الْاَيَّامِ وَيَقُوْلُ اِنَّهُمَا يَوْمَا عِيْدٍ لِلْمُشْرِكِيْنَ فَاَنَا اُحِبُّ اَنْ اُخَالِفَهُمْ رَوَاهُ اَحْمَدُ اور روایت ہے ام سلمہ سے کہ کہا تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم روزہ رکھتے دن ہفتہ کے

اور اوقات کے اکثر لوگ اس پر ہین کہ روزہ رکھتے اور دنون مین اور فرماتے تحقیق یہ دو دن عید کے دن ہین واسطے مشرکون کے یعنی ان دونون مین سوا روزہ نہین رکھتے
ہونگے پس مین بہت دوست رکھتا ہون یہ کہ خلاف کرون مین اونکا نقل کی یہ احمد نے **ف** مشرکون کو یعنی یہود و نصاری کو اونکو مشرک اسلئے
کہا کہ یہود کہتے تھے عزیر بیٹا اللہ کا اور نصاری کہتے تھے کہ مسیح بیٹا اللہ کا ہے اور تطبیق اس حدیث مین اور پہلی حدیث مین کہ جس مین منع کیا روزہ کو ہفتہ
کے دن یہ ہے کہ یہ خصوصیات حضرت کے سے ہے اور وہ خصوصیات امت کے سے یا روزہ کہ جس سے منع کیا وہ ہے کہ ہو بطریق تعظیم کے اور روزہ
محبوب یہ ہے کہ بطریق مخالفت کے ہو **وعن** جابر بن سمرة قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يأمرنا بصيام يوم عاشوراء
ويحثنا عليه ويتعاهدنا عنده فلما فرض رمضان لم يأمرنا ولم ينهنا عنه ولم يتعاهدنا عنده رواه مسلم
اور روایت ہے جابر بن سمرہ سے کہ کہا تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہمکو ساتھ روزہ دن عاشورا کے اور رغبت دلاتے ہمکو اوس پر اور خبرگیری
کرتے ہماری یعنی نصیحت کرتے نزدیک آنے اوس دن کے پس جبکہ ہوا فرض رمضان نہ حکم فرمایا ہمکو اور نہ منع کیا ہمکو اوس سے اور نہ خبرگیری رکھی
ہماری وقت آنے اوس دن کے نقل کی یہ مسلم نے **ف** لفظ امرنا اکثر نسخون مشکوۃ کے مین بغیر لفظ نا کی ہے مگر صحیح مسلم مین موجود ہے
وعن حفصة قالت اربع لم يكن يدعهن النبي صلى الله عليه وسلم صيام عاشوراء والعشر وثلثة ايام من
كل شهر وركعتان قبل الفجر رواه النسائي اور روایت ہے حفصہ سے کہ کہا چار چیزین ہین کہ نہ چھوڑتے تھے اونکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم
یعنی سنتون موکدہ سے یعنی روزہ رکھنا عاشورا کا اور دہے ذیحجہ کا یعنی نو دن اول ذیحجہ کا اور تین دنکا ہر مہینے سے اور دو رکعتین فجر سے پہلے
یعنی سنتین فجر کی نقل کی یہ نسائی نے **وعن** ابن عباس قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم لا يفطر ايام البيض
في حضر ولا سفر رواه النسائي اور روایت ہے ابن عباس سے کہ کہا تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نہ افطار کرتے ایام بیض مین نہ گھر مین
نہ سفر مین نقل کی یہ نسائی نے **ف** مراد ایام بیض سے ان چاندنی راتون کے دن ہین یعنی تیرہوین اور چودہوین اور پندرہوین اور بیض
صفت لیالی کی یعنی راتون کی ہے اون راتونکو بیض اسواسطے کہتے ہین کہ چاندنی اول سے آخر تک رہتی ہے اور یا بیض صفت ایام کی ہے انکو بیض اسسبب
سے کہتے ہین کہ روزے انکے دور کرتے ہین گناہون کو اور روشن کرتے ہین دلونکو یا اسواسطے بیض کہتے ہین کہ حضرت آدم علیہ السلام جب بہشت سے اوترے
تمام بدن سیاہ ہو گیا تھا جب توبہ قبول ہوئی تو حکم ہوا کہ یہ تین روزے ان تین دنون مین رکھو جب تیرہوین کو روزہ رکھا تو تہائی بدن
روشن ہو گیا جب چودہوین کو روزہ رکھا تو دو تہائی بدن اونکا سفید اور روشن ہو گیا اور جب پندرہوین کو رکھا تو تمام بدن روشن و سفید ہو گیا آدمی
چاہیے کہ تین روزے جو مہینے مین رکھنے مسنون ہین بارہ طرح پر آئے ہین ایک تو غیر معین کہ سارے مہینے مین جب چاہے جب رکھے اور دوسرے یہ کہ تین روزے اول
یعنی پہلی سے تیسری تک اور تیسرے ہفتے اور اتوار اور پیر اور چوتھے منگل بدھ جمعرات اور پانچوین تیرہوین چودہوین پندرہوین اور چھٹے یہ کہ اول دونکا
یعنی دوشنبہ سہ شنبہ چہارشنبہ اور ساتوین یہ کہ اول دونکا پنجشنبہ ہو یعنی پنجشنبہ اور جمعہ اور ہفتہ اور آٹھوین نو چند پیر اور دو جمعراتین اور نوین یہ
جمعرات اور دو پیرین اور دسوین پیر اور جمعرات اور پیر دوسرے ہفتے کی اور گیارہوین ہر عشرے مین ایک روزہ اور بارہوین تین روزے اخیر مہینے مین
اور سب روزے مسنون سب مین اکیاون دن تین تیس تو یہی ہین بحساب فی مہینے تین روزے کی اور نو روزے ذیحجہ مین یعنی پہلی سے نوین تک
عاشورے کا اور ایک اول عاشورے کو یا بعد اوسکے اور ایک پندرہوین شعبان مین اور چھ روزے شوال کے کہ جنکو شش عید کہتے ہین سے
من كتب الحديث **وعن** ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لكل شيء زكوة وزكوة الجسد الصوم رواه
ابن ماجة اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے واسطے ہر چیز کے زکوۃ ہے اور زکوۃ بدن کی روزہ رکھنا نقل کی یہ ابن ماجہ

واسطے ہر چیز کے زکوۃ ہے یعنی جو حصہ کہ دیا جاتا ہے بعض اوسکا یا طہارت ہے کہ طہارت کی جاتی ہے ساتھ اوسکے اور زکوۃ بدن کی روزہ ہے
کہ گھٹاتا ہے بعض بدن اور ناقص کرتا ہے اوسکو اور پاک ہوتا ہے گناہوں سے بسبب اوسکے پس زکوۃ طہارت مالیہ ہے اور روزہ طہارت بدنیہ ع

وَعَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَصُوْمُ يَوْمَ الْاِثْنَيْنِ وَالْخَمِيْسِ فَقِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللهِ اِنَّكَ تَصُوْمُ يَوْمَ الْاِثْنَيْنِ وَالْخَمِيْسِ فَقَالَ اِنَّ يَوْمَ الْاِثْنَيْنِ وَالْخَمِيْسِ يَغْفِرُ اللهُ فِيْهِمَا لِكُلِّ مُسْلِمٍ اِلَّا ذَا هَاجِرَيْنِ يَقُوْلُ دَعْهُمَا حَتّٰى يَصْطَلِحَا رَوَاهُ اَحْمَدُ وَابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم تھے روزہ رکھتے دن پیر اور جمعرات کے پس کہا گیا
یا رسول اللہ تحقیق تم روزہ رکھتے ہو یعنی اکثر پیر اور جمعرات کو پس فرمایا کہ تحقیق دن پیر اور جمعرات کی بخشش کرتا ہے اللہ تعالی ان دونوں میں
واسطے ہر مسلمان کے مگر دو شخص جو ترک ملاقات کرتے ہیں فرماتا ہے اللہ تعالی چھوڑ دے اونکو یہانتک کہ صلح کریں نقل کی احمد و ابن ماجہ نے **ف**
بخشش کرتا ہے الخ یعنی روزہ رکھتا ہوں انمین بسبب بزرگی ان دونوں کی اور واسطے زیادہ کرنے شکر نعمت مغفرت اور رحمت الٰہی کے اور
فرماتا ہے یعنی فرشتوں کو جو کہ معین ہیں متانی پر انکے پر وقت ظاہر ہونے آثار مغفرت کے اور صلح کریں یعنی آپس میں پس جب مغفرت کیجاوے
گی اونکی ح ع- **وَعَنْهُ** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَامَ يَوْمًا ابْتِغَاءَ وَجْهِ اللهِ بَعَّدَهُ اللهُ مِنْ جَهَنَّمَ كَبُعْدِ غُرَابٍ طَائِرٍ وَهُوَ فَرْخٌ حَتّٰى مَاتَ هَرِمًا رَوَاهُ اَحْمَدُ وَرَوَى الْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ قَيْسٍ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ روزہ رکھے ایکدن واسطے طلب کرنے رضامندی
اللہ تعالی کے دور کرتا ہے اوسکو اللہ تعالی دوزخ سے مانند دور رکھنے کوے اوڑتے ہوئے کے اور وہ بچہ ہو یہانتک کہ بوڑھا ہو کر مر جاوے
نقل کی یہہ احمد نے اور نقل کی بیہقی نے شعب الایمان میں سلمہ بن قیس سے **ف** کہا گیا ہے کہ عمر کوے کی ہزار برس کی ہوتی ہے پس فرمایا
کہ اگر کوا ابتدای عمر سے اخیر عمر تک اوڑتا ہے تو دیکھا جاوے کہ کسقدر مسافت طے کریگا جتنی وہ مسافت طے کریگا اوتنا ہی اللہ تعالی روزہ دار
کو دوزخ سے دور رکھتا ہے ح ع بیہقی سے منقول ہے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ سونا روزہ دار کا عبادت ہے اور چپ
رہنا اوسکا تسبیح ہے اور عمل اوسکا مضاعف ہے اور دعا اوسکی مقبول ہے اور گناہ اوسکا بخشا گیا ہے اور یہہ بھی منقول ہے بیہقی سے کہ فرمایا
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ اللہ تعالی نے وحی کی طرف ایک نبی کے بنی اسرائیل میں سے یہہ کہ خبر دے قوم اپنی کو کہ نہیں کوئی بندہ
کہ روزہ رکھے کسی دن واسطے طلب کرنے خوشی میری کے مگر کہ تندرست کرتا ہوں جسم اوسکا اور بڑا دیتا ہوں ثواب اوسکا اور خطیب نے
روایت کیا ہے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو شخص کہ نفل روزہ رکھے کہ بالشت بھر ہو اور سیر کوئی نہیں ایسی ہوتا اللہ تعالی دیتا
اوسکے ساتھ ثواب کے سوا بہشت کے یعنی اوسکا ثواب یہی ہے کہ جنت میں داخل کرتا ہے اور طبرانی نے روایت کیا کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نے کہ تحقیق واسطے اللہ تعالی کے ایک خوان ہے کہ اوسپر ایسی چیزیں ہیں کہ کسی آنکھ نے دیکھیں نہیں اور نہ کسی کان نے سنی ہیں اور
نہ کسی کے دل پر خطرہ اونکا آیا ہے نہیں بیٹھینگے اوسپر مگر روزہ دار یہ باب ہے یعنی یہ تمام لواحق باب میں پہلی کے

الفصل الاول فصل پہلی

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ دَخَلَ عَلَيَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ فَقَالَ هَلْ عِنْدَكُمْ شَيْءٌ فَقُلْنَا لَا قَالَ فَاِنِّيْ اِذًا صَائِمٌ ثُمَّ اَتَانَا يَوْمًا اٰخَرَ فَقُلْنَا يَا رَسُوْلَ اللهِ اُهْدِيَ لَنَا حَيْسٌ فَقَالَ اَرِيْنِيْهِ فَلَقَدْ اَصْبَحْتُ صَائِمًا فَاَكَلَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ روایت ہے عائشہ سے کہ کہا داخل ہوئے مجھپر نبی صلی اللہ علیہ وسلم ایکدن پس فرمایا کیا ہے نزدیک تمہارے
کچھ یعنی کھانے کی چیز کہا ہم نے کہ نہیں فرمایا پس تحقیق میں اسوقت روزہ دار ہوں پھر آئے ہمارے پاس ایکدن اور پس پوچھا کہ تمہارے پاس

پھر ہم نے عرض کیا ہمیں یا رسول اللہ بھیجا گیا ہی ہمکو حیس پس فرمایا دکھلاؤ مجکو وہ تحقیق صبح کی تھی مین نے روزہ سے پھر کھالیا نقل کی یہہ مسلم نے
مین اسوقت روزہ دار ہون یعنی نیت روزہ کی کر لی مین نے اس سے معلوم ہوا کہ نیت نفل کی دن مین کرنی جائز ہی اور یہی مذہب ہی اکثر اہل
لیکن امام مالک کہتے ہین کہ رات سے نیت کرنی واجب ہی ہر طرح کی روزے مین بیان اسکا اوپر ہو چکا ہی اور حیس نام ایک کھانیکا ہی کہ ملیدہ
مالیدہ کرہوتا ہی کھجور اور گھی اور قروت کا بنتا ہی اور قروت اوسی کہتے ہین کہ دہی یا چھاچھ گاڑھی کو کپڑے مین باندہکر لٹکادیتے ہین اور
پانی ٹپک جاتا ہی اور پس کھا لیا اس سے معلوم ہوا کہ افطار کرنا روزہ نفل کا بغیر عذر کے جائز ہی اور اسپر ہین اکثر علما اور امام ابوحنیفہ
علیہ اونکے کہتے ہین کہ واجب ہی تمام کرنا اوسکا اور جائز نہین افطار کرنا مگر ساتھ عذر ضیافت اور مانند اسکی کے اور واجب ہی قضا
اگر افطار کرے پس اس حدیث مین تاویل کرتے ہین کہ یہہ افطار کرنا بسبب کسی عذر کے تھا اور دلیل اونکے مذہب کی آگے آتی ہی ترجمہ

وعن انس قال دخل النبي صلى الله عليه وسلم على ام سليم فأتته بتمر وسمن فقال اعيدوا سمنكم في سقائه وتمركم في وعائه فاني صائم ثم قام الى ناحية من البيت فصلى غير المكتوبة فدعا لام سليم واهل بيتها.

اور روایت ہی انس سے کہ کہا تشریف لیگئے حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ام سلیم کے پاس پس لائی ام سلیم حضرت کے لیے کھجور اور گھی
پس فرمایا ڈال رکھو گھی اپنا کو بیچ مشک اوسکے کے اور کھجور اوسکے باسن بیچ اس کے لیے کہ تحقیق مین روزہ سے ہون پھر کھڑے ہوئے اور ایک کونے
گھر مین سے پس نماز پڑھی سوائے فرض کے اور دعا کی واسطے ام سلیم کے اور گھر والون اوسکے کو نقل کی یہہ بخاری نے ف ظاہر یہ ہی
روزہ اس لیے نہ افطار کیا کہ جانتے تھے کہ نہ افطار کرنے سے ام سلیم رنجیدہ نہین ہونگی اور اختلاف کیا ہی مشایخ نے آیا نفل روزہ
بہ ضیافت عذر ہی یا نہین صحیح یہہ ہی کہ ضیافت عذر ہی مہمان اور مہمانی کرنیوالے کو اگر صاحب کھانے کا نہ حاضر ہونے سے بغیر شریک
کھانے پینے مین راضی نہو بلکہ ملول ہو حاصل یہہ کہ اگر اسکو نہ کھانے سے ملول ہو تو ضیافت عذر ہی روزہ توڑ ڈالے پھر قضا کرے اور اگر
کہ ملول نہین ہونیکا تو فقط حاضر ہووے اور روزہ نہ توڑے اور اس حدیث مین دلیل ہی اسپر کہ مستحب ہی مہمان روزہ دار کہ دعا کرے واسطے
مہمانی کرنیوالے کے لیے ع در مختار

وعن ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا دعي احدكم الى طعام وهو صائم فليقل اني صائم وفي رواية قال اذا دعي احدكم فليجب فان كان صائما فليصل وان كان مفطرا فليطعم رواه مسلم

اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جس وقت کہ بلایا جاوے ایک تمہارا
طرف طعام کی اور وہ ہو روزہ سے پس چاہیے کہ کہے مین ہون روزہ سے اور ایک روایت مین ہی کہ کہا جس وقت کہ بلایا جاوے ایک تمہارا
پس چاہیے کہ قبول کرے پھر اگر ہووے روزہ دار پس چاہیے کہ دو رکعت پڑہے اور اگر نہو روزہ سے پس چاہیے کہ کھاوے نقل کی یہہ مسلم نے ف
واجب ہی افطار کرنا روزہ نفل کا اگر تشویش مین پڑے دعوت کرنیوالا اور حاصل ہو بسبب نہ کھانیکے دشمنی اور اگر جانے کہ دعوت کرنیوالا خوش
بسبب کھانے اسکی کے اور نہین تشویش مین پڑیگا بسبب نہ کھانیکے تو مستحب ہی اور اگر دونو امر برابر ہون اوسکے نزدیک تو افضل ہی
انی صائم یعنی مین روزہ سے ہون برابر ہی کہ حاضر ہو یا نہ حاضر ہو واللہ اعلم ع

الفصل الثاني فصل دوسری

عن ام هانئ قالت لما كان يوم الفتح فتح مكة جاءت فاطمة فجلست على يسار رسول الله صلى الله عليه وسلم وام هانئ عن يمينه فجاءت الوليدة باناء فيه شراب فناولته فشرب منه ثم ناوله ام هانئ فشربت منه فقالت يا رسول الله لقد افطرت وكنت صائمة فقال لها أكنت تقضين شيئا قالت لا قال فلا يضرك ان كان تطوعا

رواہ ابو داود والترمذی والدارمی وفی روایۃ لاحمد والترمذی نحوہ وفیہ فقالت یا رسول اللہ اما انی کنت
صائمۃ فقال الصائم المتطوع امیر نفسہ ان شاء صام وان شاء افطر اور روایت ہے ام ہانی سے کہا جبکہ ہوا دن فتح مکہ کا
آئین حضرت فاطمہ اور بیٹھیں بائین طرف رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے اور ام ہانی داہنی طرف حضرت کے بیٹھیں پس لائی ایک لونڈی باسن کہ اوس مین
تھی کچھ پینے کی چیز پس دیا لونڈی نے وہ باسن حضرت کو پس پیا اوس سے پھر دیا وہ باسن حضرت نے ام ہانی کو پھر پیا ام ہانی نے اوس سے پس کہا
یا رسول اللہ تحقیق افطار کیا مین اور تھی مین روزے سے پس فرمایا واسطے اوسکے کیا قضا کرتی تھی تو کچھ یعنی یہہ روزہ قضاء رمضان کا یا
نذر کا تھا کہا کہ نہین فرمایا پس نہین ضرر تجکو اگر ہو روزہ نفل نقل کی یہہ ابو داود و ترمذی و دارمی نے اور بیچ روایت احمد اور ترمذی
کی مانند اسکو اور بیچ اوسکے پس کہا ام ہانی نے یا رسول اللہ خبردار ہو تحقیق مین تھی روزے سے پس فرمایا روزہ نفل رکھنے والا مالک ہے
نفس اپنے کا اگر چاہے روزہ رکھے اور اگر چاہے افطار کرے **ف** مالک ہے نفس اپنے کا یعنی ابتداءً اگر چاہے روزہ رکھے یعنی نیت روزے کی
کرے اور اگر چاہے افطار کرے یعنی اختیار کرے روزہ نہ رکھنے کو یا معنی یہہ ہین کہ مالک ہے نفس کا بعد روزہ رکھنے کے اگر چاہے تمام کرے
روزے کو اور اگر چاہے افطار کرے اس صورت مین تاویل اسکی یہہ ہے کہ نفل روزے والے کو پہنچتا ہے کہ افطار کرے اگر مصلحت جانے جیسے
کہ ضیافت کرے یا وارد ہو ایک قوم پر اور جانتا ہے کہ اگر افطار نکریگا تو لوگ وحشت مین پڑینگے پس اوسکو پہنچتا ہے کہ افطار کرے تا انس
ثابت ہو آپس مین پر اس مین دلیل نہین اسپر کہ قضا نہین ہے بعد التزام کے اور علاوہ اسکے حکم قضا کا آیا ہے حدیث آیندہ مین اور اس حدیث
ام ہانی کے مین کلام کیا ہے محدثین نے اور ترمذی نے کہا کہ اسکی اسناد مین گفتگو ہے اور منذری نے کہا کہ ثابت نہین اور اسکی
اسنادون مین اختلاف بہت ہے ع ح **وعن** الزہری عن عروۃ عن عائشۃ قالت کنت انا وحفصۃ صائمتین
فعرض لنا طعام اشتہیناہ فاکلنا منہ فقالت حفصۃ یا رسول اللہ انا کنا صائمتین فعرض لنا طعام اشتہیناہ
فاکلنا منہ قال اقضیا یوما آخر مکانہ رواہ الترمذی وذکر جماعۃ من الحفاظ رووا عن الزہری عن عائشۃ
مرسلا ولم یذکروا فیہ عن عروۃ وہذا اصح ورواہ ابو داود عن زمیل مولی عروۃ عن عروۃ عن عائشۃ اور روایت
ہے زہری سے کہ اونسے نقل کی عروہ نے اونسے نقل کی عائشہ سے کہا عائشہ نے تھی مین اور حفصہ روزہ دار پس روبرو لایا گیا ہمارے کھانا خواہش کی ہمنے اسکی
پس کھایا ہمنے اوس مین سے پس کہا حفصہ نے اے رسول خدا کے تحقیق ہم تھین روزہ دار پس روبرو لایا گیا ہمارے کھانا خواہش کی ہمنے اوسکی پس
کھایا ہمنے اوس مین فرمایا قضا کرو تم دونون ایکدن اور بدلے اوسکے نقل کی یہہ ترمذی نے اور ذکر کیا ایک جماعت کو حافظون سے کہ روایت
کی اون لوگون نے زہری سے زہری نے روایت کیا عائشہ سے بطریق ارسال کے اور نہ ذکر کیا اوس مین واسطہ عروہ کا اور یہہ صحیح تر ہے اور روایت
کی اسکو ابو داود نے زمیل سے کہ غلام آزاد کیا ہوا عروہ کا ہے کہ نقل کیا زمیل نے عروہ سے عروہ نے عائشہ سے **ف** یہہ حدیث دلیل ہے حنفیہ کی کہ اونکے
نزدیک اگر روزہ نفل افطار کرے تو لازم ہے قضا اوسکی اس لیے کہ ظاہر امر وجوب کے لیے ہے اور شافعیہ کہتے ہین کہ یہہ امر استحباب کے لیے ہے اور اونکے
نزدیک نہین قضا نفل کی اور بطریق ارسال کی ارسال بیان یعنی سقوط راوی کے ہے اسناد سے یعنی منقطع ہے کہ بیچ روایت کے جو واسطہ
درمیان زہری اور عائشہ کے تھا وہ اس جگہ نہین ہے یہی ایک اصطلاح ہے اور مشہور یہہ ہے کہ مرسل اوس حدیث کو کہتے ہین کہ تابعی
روایت کرے بغیر ذکر صحابہ کے ح **وعن** ام عمارۃ بنت کعب ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم دخل علیہا فدعت لہ
بطعام فقال لہا کلی فقالت انی صائمۃ فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان الصائم اذا اکل عندہ صلت

عَلَيْهِ الْمَلٰئِكَةُ حَتّٰى يَفْرُغُوْا رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ اور روایت ہے ام عمارہ بنت کعب کرسے یہہ کہ
پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم آئے اوسکے پاس پس منگوایا اوس نے واسطے حضرت کے کھانا پس فرمایا حضرت نے اوسکو کھا تو کہا اونہوں نے میں روزہ ہون
پھر فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق روزہ دار جس وقت کہ کھایا جاتا ہے نزدیک اوسکے یعنی اور رغبت کرتا ہے دل اوسکا کھانے پر اور نہیں کھاتا بسبب
روزہ کے تو رحمت بھیجتے ہیں اوسپر فرشتے یہانتک کہ فارغ ہون کھانے والے نقل کی یہہ احمد و ترمذی و ابن ماجہ و دارمی نے
نفس پیری عَنْ بُرَيْدَةَ قَالَ دَخَلَ بِلَالٌ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَتَغَدّٰى فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ الْغَدَاءَ يَا بِلَالُ قَالَ اِنِّيْ صَائِمٌ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَاْكُلُ رِزْقَنَا وَفَضْلُ رِزْقِ
بِلَالٍ فِي الْجَنَّةِ اَشَعَرْتَ يَا بِلَالُ اَنَّ الصَّائِمَ تُسَبِّحُ عِظَامُهُ وَتَسْتَغْفِرُ لَهُ الْمَلٰئِكَةُ مَا اُكِلَ عِنْدَهٗ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ
شُعَبِ الْاِيْمَانِ روایت ہے بریدہ سے کہا داخل ہوئے بلال حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور وہ طعام صبح کا کھاتے تھے پس فرمایا
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے حاضر ہو کھانے کے لیے اے بلال کہا بلال نے تحقیق میں روزہ دار ہون یا رسول اللہ پھر فرمایا رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نے کھاتے ہیں ہم رزق اپنا اور بہتر رزق بلال کا جنت میں ہے کیا جانا تو نے اے بلال کہ تحقیق روزہ دار تسبیح کرتے ہیں ہڈیان
اوسکی اور بخشش چاہتے ہیں اوسکے لیے فرشتے جبتک کہ کھایا جاوے نزدیک اوسکے نقل کی بیہقی نے شعب الایمان میں

باب ہے بیچ بیان لیلۃ القدر کے **ف** یعنی اسمین بیان لیلۃ القدر کی فضیلت کا اور اوسکے وقتون کا کہ جنمین توقع قوی ہے اوسکی ہونے کی اور
اس لیے کہتے ہیں کہ لکھی جاتی ہیں اوس میں رزق اور اجلیں اور احکام کہ سال بھر میں واقع ہون گے اور بعضون نے کہا کہ یہہ نام ہوا بسبب عظمت
ہونے اوسکی کے اور بیچ تعین اس شب کے بہت قول آئے ہیں اور اکثر حدیثون سے معلوم ہوتا ہے کہ لیلۃ القدر رمضان میں ہے خصوصاً طاق آخر
عشرہ اخیر کے میں خصوصاً ستائیسوین شب میں چنانچہ اکثر علما کے نزدیک یہی ہے اور لیلۃ القدر خاص اسی امت کے لیے مقرر ہوئی اس لیے کہ
چھوٹی عمرون کو ثواب بہت سا ملے چنانچہ ایک روایت میں آیا ہے حاصل اوسکا یہہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو جب احوال اگلی امت کا
معلوم ہوا تو افسوس کیا کہ میری امت کے لوگ تھوڑی سی عمر میں اون کے سے عمل نہیں کر سکینگے پس دی اونکو اللہ تعالی نے لیلۃ القدر کہ ہزار
مہینون سے بہتر ہے اور ایک اور روایت میں آیا ہے کہ ایک روز حضرت نے ذکر کیا چار شخصون کا بنی اسرائیل میں سے کہ انہون نے عبادت کی تھی
اللہ تعالی کی اسی اسی برس اور نہ نافرمانی کی تھی ایک لحظہ وہ شخص یہہ تھے حضرت ایوب اور حضرت زکریا اور حضرت حزقیل اور حضرت یوشع
نون پس تعجب کیا اصحاب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے نے اس سے پس آئے حضرت کے پاس جبریل اور کہا اے محمد تعجب کیا آپ کی امت نے
عبادت کرنے اون لوگون کے سے اسی اسی برس پس تحقیق اوتاری اللہ تعالی نے خیر بہتر اوس سے پڑھا اِنَّا اَنْزَلْنٰهُ فِيْ لَيْلَةِ الْقَدْرِ
سورۃ یعنی لیلۃ القدر افضل ہے اوس چیز سے کہ تعجب کیا آپ نے اور آپ کی امت نے پس خوش ہوئے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور لیکن
ابن ابی حاتم نے جانا لکھا ہے کہ ہزار مہینے کے تراسی برس اور چار مہینے ہوتے ہیں اسی لیے فرمایا لیلۃ القدر خیر من الف شہر یعنی لیلۃ القدر بہتر ہے ہزار
مہینے سے کہ جسکے تراسی برس اور چار مہینے ہوتے اور لیلۃ القدر میں تجلی رحمت خاص خدا تعالی کی آسمان دنیا پر وقت مغرب سے
صبح تک ہوتی ہے اور اس میں اوترتے ہیں ملائکہ اور روح واسطے ملاقات علما اور صالحین کے اور اس میں نزول قرآن کا ہوا اور اس میں
ملائکہ کو پیدا کیا اور اس میں جمع ہونا مادہ آدم کا شروع ہوا اور اس میں درخت جنت میں لگائے گئے اور اس میں دعا قبول ہوتی ہے اور
ہے اور ثواب عبادت کا نسبت ہوتا ہے اور حکمت اسکی پوشیدہ رکھنے میں یہہ ہے کہ تا لوگ کوشش کریں طاعت میں اور اعتماد کر کے

بعضا ہر ایک کوئی کوشش کرے تمام برس تو البتہ ایک سال تمام کی پاویگا اوسکو اللہ تعالی چنانچہ اسی لیے کہا ہے من لم یعرف لیلۃ القدر لم یعرف لیلۃ القدر
اور لیلۃ القدر کی علماء نے کہا ہے کہ اوس رات کی علامتیں ہیں کہ استنباط کیا ہے اونکو احادیث و آثار سے اور پایا ہے بعضی علامتوں کو اہل کشف نے اور طبری نے
ایک قوم سے نقل کیا ہے کہ درخت اوس رات میں سجدہ کرتے ہیں اور زمین پر گر پڑتے ہیں پھر اپنی جگہ خود آ جاتے ہیں اور سجدہ کرتی ہے ہر ایک چیز
اور صواب یہ ہے کہ شرط نہیں ہے سب کا پانے اوس رات کے دیکھنا ایسی چیز کا بہت لوگ پاتے ہیں اوس رات کو اور دیکھتے
نہیں کوئی چیز ان میں سے اور روا ہے کہ دو آدمی ایک جا سوتے ہوں اور دونوں اوس شب کو پاویں اور ایک کو کچھ معلوم ہو ان
چیزوں میں سے اور دوسرے کو کچھ نہ معلوم ہو اور بڑی علامت یہ ہے کہ توفیق ہو اس میں ذکر اور عبادت اور مناجات اور خضوع اور خشوع اور حضور
و اخلاص کی اور مختار یہ ہے کہ مستحب شب بیدار رہنا اکثر شب کا ہے اور اگر تمام رات شب بیدار رہے اور باعث مرض و ملال و خلل کا ادائے فرائض
اور سنتوں سو کہ دن میں نہ ہو افضل و اکمل ہے والا جسقدر کہ توفیق قیام کی پاوے مقصود حاصل ہے و لیس للانسان الا ما سعی و کان سعیہ مشکورا
یہ ترجمہ شرح مولانا نا قلان اللہ المکتوب وغیرہ **الفصل الاول** فصل پہلی **عن** عائشۃ قالت قال رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تحروا لیلۃ القدر فی الوتر من العشر الاواخر من رمضان رواہ البخاری روایت ہے عائشہ سے
کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تلاش کرو شب قدر کو بیچ طاق راتوں کے اخیر دہے رمضان کے سے نقل کی یہ بخاری نے **ف** بیچ
طاق راتوں کے یعنی اکیسوین شب اور تیئسوین شب اور پچیسوین شب اور ستائیسوین شب اور انتیسوین شب **وعن** ابن عمر قال ان رجالا من
اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم اروا لیلۃ القدر فی المنام فی السبع الاواخر فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اری
رؤیاکم قد تواطأت فی السبع الاواخر فمن کان متحریہا فلیتحرہا فی السبع الاواخر متفق علیہ اور روایت ہے ابن عمر سے کہا تحقیق
کتنے شخص اصحاب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے سے دکھلائی گئی شب قدر خواب میں بیچ سات راتوں اخیر کے پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ
وسلم نے دیکھتا ہوں میں تمہاری خوابوں کو کہ متفق ہوئے ہیں اوپر سات راتوں اخیر کے پس جو کوئی تلاش کرے اوسکو پس چاہیے کہ تلاش کرے
اوسکو بیچ سات راتوں اخیر کے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** احتمال ہے کہ مراد وہ راتیں ہوں کہ متصل بیس کے ہیں یعنی اکیسوین شب
سے ستائیسوین شب تک یا سات راتیں سب سے اخیر کی یعنی تیئسوین شب سے انتیسوین شب تک اس لیے کہ انتیس کا چاند یقینی ہے اوسکے
موافق حساب کیا جاویگا اور احتمال اخیر ظاہر تر ہے واللہ اعلم **وعن** ابن عباس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال التمسوہا
فی العشر الاواخر من رمضان لیلۃ القدر فی تاسعۃ تبقی فی سابعۃ تبقی فی خامسۃ تبقی رواہ البخاری اور روایت
ہے ابن عباس سے یہ کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تلاش کرو اوسکو بیچ دہے اخیر کے رمضان سے یعنی شب قدر کو بیچ نوین رات کو کہ
باقی رہی یعنی اکیسوین شب بیچ ساتوین رات کو کہ باقی رہے یعنی تیئسوین شب بیچ پانچوین رات کو کہ باقی رہی یعنی پچیسوین شب نقل کی یہ بخاری
نے **ف** یا گنا شروع کیجیے آخر سے یعنی تلاش کرو بیچ نوین رات کو بعد بیسوین شب کو کہ وہ انتیسوین شب ہے اور بیچ ساتوین رات کو
بعد بیسوین شب کو کہ وہ ستائیسوین شب ہے اور بیچ پانچوین رات کو بعد بیسوین شب کو کہ وہ پچیسوین شب ہے ظاہر معنی یہی ہیں اور طیبی نے
کہا کہ یہ راتیں مذکورہ یہ ہیں بائیسوین شب اور چوبیسوین شب اور چھبیسوین شب **وعن** ابی سعید الخدری ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم اعتکف العشر الاول من رمضان ثم اعتکف العشر الاوسط فی قبۃ ترکیۃ ثم اطلع راسہ فقال انی
اعتکفت العشر الاول التمس ھذہ اللیلۃ ثم اعتکفت العشر الاوسط ثم اتیت فقیل لی انہا فی العشر الاواخر فمن

كان اعتكف معي فليعتكف العشر الاواخر فقد أريت هذه الليلة ثم أنسيتها وقد رأيتني أسجد في ماء

وطين من صبيحتها فالتمسوها في العشر الاواخر والتمسوها في كل وتر قال فمطرت السماء تلك الليلة وكان المسجد على عريش

فوكف المسجد فبصرت عيناي رسول الله صلى الله عليه وسلم وعلى جبهته اثر الماء والطين من صبيحة احدى

وعشرين متفق عليه في المعنى واللفظ لمسلم الى قوله فقيل لي انها في العشر الاواخر والباقي للبخاري وفي رواية

عبد الله بن انيس قال ليلة ثلث وعشرين رواه مسلم اور روایت ہے ابی سعید خدری سے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اعتکاف کیا

پہلے دہے میں رمضان کے پھر اعتکاف کیا بیچ کے دہے میں بیچ خیمہ ترکی کے پھر نکالا سر اپنا یعنی خیمے سے پس فرمایا کہ تحقیق میں نے اعتکاف کیا تھا پہلے دہے میں

تلاش کرتا تھا میں شب قدر کو پھر اعتکاف کیا میں نے بیچ کے دہے میں پھر آیا میرے پاس فرشتہ پس کہا مجھکو فرشتے نے کہ تحقیق شب قدر بیچ دہے آخر کے ہے پس

جو شخص کہ ارادہ اعتکاف کا کرے ساتھ میرے پس چاہیے کہ اعتکاف کرے دہے آخر کے میں پس تحقیق میں دکھلایا گیا خواب میں یہ شب

پھر بھلا دیا گیا میں یعنی جبرئیل نے خبر دی کہ فلانی شب ہے لیکن میں بھول گیا اور تحقیق دیکھا میں نے اپنے تئیں یعنی خواب میں کہ سجدہ کرتا ہوں

میں پانی اور مٹی میں اسکی صبح کو یعنی لیلۃ القدر کی صبح کو پس بھول گیا میں کہ کون سی رات تھی وہ پس تلاش کرو اوسکو بیچ دہے آخر کے اور تلاش کرو اوسکو

بیچ ہر طاق رات کو یعنی اخیر کے دہے کی طاق راتوں میں کہا راوی نے پس برسا مینہ اوس رات کو یعنی جس رات کہ حضرت نے دیکھا اور تھی اوس

مسجد کی چھت بنائی ہوئی شاخ خرما کی پس ٹپکی مسجد پس دیکھا آنکھوں میری نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو اس حال میں کہ اونکی پیشانی پر

نشان پانی اور مٹی کا صبح اکیسویں شب کو متفق ہیں اسکے نقل کرنے میں بخاری اور مسلم بیچ معنوں کے اور لفظ واسطے مسلم کے اس قول تک

انہا فی العشر الاواخر اور لفظ باقی حدیث کے واسطے بخاری کے اور بیچ روایت عبد اللہ بن انیس کی ہے کہا تیئیسویں شب یعنی عوض صبح اکیسویں شب کے

نقل کی یہ مسلم نے **ف** خیمہ ترکی ایک قسم ہے خیمے کی گول سا بنتا ہے چھوٹا سا کہ اوسکو فارسی میں خرگاہ کہتے ہیں اور من صبیحتہا میں حرف من کا بمعنی فی

کے ہے اور متعلق ہے ساتھ قول اسجد کے اور حاصل کلام راوی کا یہ ہے کہ جس رات حضرت نے لیلۃ القدر کو خواب میں دیکھا تو یہ بھی دیکھا تھا کہ میں

پانی اور مٹی میں سجدہ کرتا ہوں لیلۃ القدر کی صبح کو یعنی اوس رات مینہ بھی برسا تھا یہی علامت اونہوں نے پائی اوس خواب کی رات میں کہ اکیسویں

شب یا تیئیسویں شب تھی معلوم کیا اوس علامت سے کہ حضرت نے جو لیلۃ القدر دیکھی تھی وہ اکیسویں شب یا تیئیسویں شب ہے۔

وعن زر بن حبيش قال سألت أبي بن كعب فقلت ان اخاك ابن مسعود يقول من يقم الحول يصب ليلة القدر

فقال رحمه الله اراد ان لا يتكل الناس اما انه قد علم انها في رمضان وانها في العشر الاواخر وانها ليلة سبع

وعشرين ثم حلف لا يستثني انها ليلة سبع وعشرين فقلت باي شيء تقول ذلك يا ابا المنذر قال بالعلامة او

بالاية التي اخبرنا رسول الله صلى الله عليه وسلم انها تطلع يومئذ لا شعاع لها رواه مسلم اور روایت ہے زر بن حبیش سے

کہا اونے پوچھا میں نے ابی بن کعب سے پس کہا میں نے کہ تحقیق بھائی تمہارا ہے یعنی دینی بھائی ابن مسعود کہتے ہیں کہ جو شخص کہ قیام کرے تمام سال

تو پاوے شب قدر کو پس کہا ابی بن کعب نے رحم کرے اونکو اللہ ارادہ کیا یعنی اس کہنے سے اسکا کہ نہ اعتماد کریں لوگ خبردار ہو تحقیق ابن

مسعود نے جانا کہ شب قدر رمضان میں ہے اور تحقیق وہ دہے آخر کی میں ہے اور تحقیق وہ ستائیسویں رات ہے قسم کھائی ابی بن کعب نے ایسی کہ

ان شاء اللہ نہ کہا کہ تحقیق شب قدر ستائیسویں رات ہے پس کہا میں نے ساتھ کس دلیل کے کہتے ہو یہ اے ابو منذر کنیت ابی بن کعب کی ہے کہا ساتھ علامت کے

یا کہا ساتھ نشانی کے کہ خبر دی ہمکو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ کہ طلوع ہوتا ہے آفتاب اوس دن نہیں روشنی ہوتی واسطے اوسکے

اور دیکھا اوس نے آفتاب صبح ستائیسویں کو کہ نکلا اسی طرح نقل کی یہ مسلم نے **ف** نہ اعتماد کریں لوگ یعنی ایک قول پر اگرچہ وہ صحیح ہے اور سبب منع کی لیہ
کہ تعیین اوس کی دشوار ہے یعنی اگر جانیں گے کہ وہ ستائیسویں ہی شب ہے تو اسی رات میں قیام کریں گے اور ترک کریں گے قیام تمام راتوں کا اس لیے ابن مسعود
نے کہا کہ وہ تمام سال میں ہے اور قسم کھائی یعنی بنا بر ظن غالب کے اور انشاء اللہ نہ کہا یعنی انشاء اللہ کہنے میں قسم ہرگز منعقد نہیں
ہوتی اس لیے ابی بن کعب نے قسم کھائی اور انشاء اللہ نہ کہا تا قسم صحیح ہو ع **وعن** عائشۃ قالت کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
یجتہد فی العشر الاواخر ما لا یجتہد فی غیرہ رواہ مسلم اور روایت ہے عائشہ سے کہ کہا تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
کوشش کرتے رمضان کے اخیر کے عشرہ میں اس قدر کہ نہ کوشش کرتے بیچ غیر اوس کے نقل کی یہ مسلم نے **ف** کوشش کرتے یعنی زیادتی طاعت
میں بامید اسکے کہ لیلۃ القدر اس میں ہے ع **وعنہا** قالت کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا دخل العشر شد میزرہ
واحیی لیلہ وایقظ اھلہ متفق علیہ اور روایت ہے عائشہ سے کہ تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جس وقت کہ آتا اخیر دہا یعنی رمضان کا مضبوط
باندھتے تہبند اپنا اور زندہ کرتے رات کو اور جگاتے اہل اپنے کو نقل کی یہ بخاری مسلم نے **ف** مضبوط باندھنا تہبند کنایہ ہے اس سے کہ کوشش فرماتے
عبادت میں زیادہ عادت سے یا کنایہ ہے اس سے کہ عورتوں سے الگ رہتے اور زندہ کرتے رات کو یعنی اکثر رات یا تمام رات نماز اور ذکر اور تلاوت
قرآن میں مشغول رہتے اور ایک روایت میں جو آیا ہے انہ علیہ السلام ما سہر جمیع اللیل کلہ یعنی حضرت تمام شب نہیں جاگے تو مراد یہ ہے کہ ہمیشہ
یا اکثر تمام رات نہیں جاگتے پس ایک دو رات یا دس رات جاگنا منافی اس کے نہیں واللہ اعلم اور جگاتے اہل اپنے کو
یعنی جگاتے بی بیوں کو اور بیٹیوں کو اور لونڈیوں کو اور غلاموں کو بعض اوقات عشرہ کے میں واسطے عبادت کے اور تلاش کرنے لیلۃ القدر کو ع مولانا

الفصل الثانی فصل دوسری **عن** عائشۃ قالت قلت یا رسول اللہ ارأیت ان علمت ای لیلۃ لیلۃ القدر ما اقول فیہا
قال قولی اللہم انک عفو تحب العفو فاعف عنی رواہ احمد وابن ماجۃ والترمذی وصححہ روایت ہے عائشہ سے کہ کہا کہا میں نے
یا رسول اللہ خبر دو مجھکو اگر جانوں میں کون سی رات ہے شب قدر کی کیا کہوں میں اوس میں یعنی کیا دعا مانگوں اوس وقت فرمایا کہیو الٰہی تحقیق تو معاف
کرنیوالا ہے دوست رکھتا ہے معاف کرنے کو پس معاف کر مجھے نقل کی یہ احمد اور ابن ماجہ اور ترمذی نے اور صحیح کیا اسکو **ف** یہ دعا جامع ہے دنیا اور
آخرت کی بھلائیوں کو اور ایک روایت میں آیا ہے کہ نہ مانگا اللہ تعالی سے بندوں نے کوئی چیز افضل اس سے کہ بخشش اور درگذر اور عافیت مانگیں ع
وعن ابی بکرۃ قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول التمسوہا یعنی لیلۃ القدر فی تسع یبقین او فی سبع
یبقین او فی خمس یبقین او ثلث یبقین او آخر لیلۃ رواہ الترمذی اور روایت ہے ابی بکرہ سے کہ کہا سنا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
سے کہ فرماتے تھے تلاش کرو اوسکو یعنی شب قدر کو بیچ نویں رات کے کہ باقی رہی یعنی اکیسویں شب یا بیچ ساتویں کے کہ باقی رہی یعنی تئیسویں
شب یا پانچویں میں کہ باقی رہی یعنی پچیسویں شب یا تیسری میں کہ باقی رہی یعنی ستائیسویں شب یا آخر رات میں یعنی سلخ کی رات نقل کی یہ ترمذی
نے ع **وعن** ابن عمر قال سئل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن لیلۃ القدر فقال ہی فی کل رمضان رواہ ابو داؤد
وقال رواہ سفیان وشعبۃ عن ابی اسحق موقوفا علی ابن عمر اور روایت ہے ابن عمر سے کہ کہا پوچھے گئے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
حال شب قدر کا سے پس فرمایا کہ وہ ہر رمضان میں ہے نقل کی یہ ابو داؤد نے اور کہا نقل کی یہ سفیان اور شعبہ نے ابی اسحق سے موقوف ابن عمر پر
ف ہر رمضان میں اس لفظ کے دو معنی ہیں ایک تو یہ کہ رمضان خالی نہیں جاتا شب قدر سے یعنی ہر سال میں کہ رمضان واقع ہوتا ہے اوس میں شب قدر
بھی ہوتی ہے اور دوسرے معنی یہ کہ شب قدر تمام رمضان میں ہوتی ہے کچھ خاص ہے آخر ہی پر نہیں اول حضرت کو بھی معلوم ہوا تھا آخر کو یہ ٹھہرا

کا آخر کا دہ مین ہوا اسکو سوا سین ہوتی - مولانا وعن عبد الله بن أنيس قال قلت يا رسول الله إن لي بادية أكون فيها وأنا
أصلي فيها بحمد الله فمرني بليلة أنزلها إلى هذا المسجد فقال انزل ليلة ثلاث وعشرين قيل لابنه كيف كان أبوك يصنع قال
كان يدخل المسجد إذا صلى العصر فلا يخرج منه لحاجة حتى يصلي الصبح فإذا صلى الصبح وجد دابته على باب المسجد فجلس
ولحق بباديته رواه أبو داود اور روایت ہے عبداللہ بن انیس سے کہا کہا مینے یا رسول اللہ تحقیق میرے لیے جنگل ہے یعنی میرا گھر
ہے اسمین رہتا ہون اوس مین اور نماز پڑھتا ہون اوس مین شکر اللہ کا پس حکم فرماؤ مجکو ساتھ ایک رات کے کہ اترون مین اوس مین طرف اس مسجد کے
یعنی شب قدر رمضان مین کون سی ہے اوس رات مسجد نبوی مین آکر عبادت کرون پس فرمایا حضرت نے اترو تئیسوین رات کو کہا گیا واسطے فرزند انکے
کے کہ نام اوسکا ضمرہ تھا کسطرح تھا کیا کرتا کہا بیٹے نے تھا باپ میرا داخل ہوتا مسجد مین جسوقت پڑھتا نماز عصر کی یعنی بائیسوین تاریخ رمضان کی
پس نکلتا اوس سے واسطے کسی کام کے یعنی جو کام کہ منافی اعتکاف کے ہے یہانتک کہ نماز پڑھتا صبح کی پس جسوقت کہ نماز پڑھ چکتا فجر کی پاتا جانور
دروازے مسجد کے پس سوار ہوتے اوسپر اور پہنچتے جنگل اپنے مین نقل کی یہ ابو داؤد نے **ف** اگر کوئی کہے کہ لازم آتا اس سے تعین لیلۃ
کے جواب یہ کہ جس سال حضرت نے اوسکو یہ فرمایا اوس سال تئیسوین کو لیلۃ القدر ہوئی ہوگی اور حضرت کو اوسکا علم ہوگیا ہوگا یہ سمجھے کہ ہر سال
اسی تاریخ ہوتی ہے اور یہ جو ہے کہ حضرت کو بھی تعین اوسکی معلوم نہ تھی تو مراد یہ ہے کہ تعین ہر سال کی معلوم نہ تھی اور کبھی کبھی کا معلوم ہونا منافی اسکا
نہین اور احتمال یہ بھی ہے کہ اختلاف لیلۃ القدر کا باعتبار اشخاص کے ہو پس اسکو ثواب لیلۃ القدر کا اسی شب مین ہوتا ہو واللہ اعلم مولانا

الفصل الثالث فصل تیسری عن عبادة بن الصامت قال خرج النبي صلى الله عليه وسلم ليخبر بليلة القدر فتلاحى
رجلان من المسلمين فقال خرجت لأخبركم بليلة القدر فتلاحى فلان وفلان فرفعت وعسى أن يكون خيرا
فالتمسوها في التاسعة والسابعة والخامسة رواه البخاري روایت ہے عبادہ بن صامت سے کہ کہا نکلے نبی صلی اللہ علیہ
خبر دین ہمکو شب قدر کی پس جھگڑے دو شخص مسلمانون مین سے پس فرمایا حضرت نے نکلا تھا مین کہ خبر دون تمکو شب قدر کی پس جھگڑا فلانا
پس اوٹھائی گئے پہچان شب قدر کی اور شاید کہ ہو یہ بہتر تمہارے لیے پس تلاش کرو اوسکو انتیسوین مین اور ستائیسوین مین اور پچیسوین
نقل کی یہ بخاری نے **ف** کہا بعضون نے کہ نام دو شخصون کا عبداللہ بن ابی حدرد اور کعب بن مالک تھا اور اوٹھا لیے گئے یعنی تعین اوسکی
خاطر سے اونکی بسبب شومی جھگڑنے انکی کے اس سے معلوم ہوا کہ جھگڑنا اور دشمنی کرنی آپس مین بری بات ہے اور اسکے سبب سے محروم ہوتا ہے آدمی
برکات و بھلائیون سے اور ہو بہتر تمہارے واسطے کہ سبب کوشش اور زیادتی کا عبادات مین ہوگا سے وعن أنس قال قال رسول
الله صلى الله عليه وسلم إذا كان ليلة القدر نزل جبريل عليه السلام في كبكبة من الملائكة يصلون على كل عبد قائم
أو قاعد يذكر الله عز وجل فإذا كان يوم عيدهم يعني يوم فطرهم باهى بهم ملائكته فقال يا ملائكتي ما جزاء أجير
وفى عمله قالوا ربنا جزاؤه أن يوفى أجره قال ملائكتي عبيدي وإمائي قضوا فريضتي عليهم ثم خرجوا يعجون إلى
الدعاء وعزتي وجلالي وكرمي وعلوي وارتفاع مكاني لأجيبنهم فيقول ارجعوا فقد غفرت لكم وبدلت
حسنات قال فيرجعون مغفورا لهم رواه البيهقي في شعب الإيمان اور روایت ہے انس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ
نے جسوقت کہ ہوتی ہے شب قدر اترتے ہین جبرئیل علیہ السلام بیچ جماعت کے فرشتون کے دعا بخشش کی کرتے ہین ہر بندے کے لیے کہ
یعنی نماز پڑھتا ہو یا تلاوت کرتا ہو یا اور کچھ عبادت کرتا ہو کھڑے ہوئے یا بیٹھے ہوئے یاد کرتا ہو اللہ عزوجل کو پس جس وقت کہ ہو دن

دن عید الفطر کا یعنی عید الفطر کا فخر کرتا ہے سبب ان کے اللہ تعالیٰ فرشتوں اپنی سے یعنی ان لوگوں پر فرشتوں سے کہ جنہوں نے طعن کیا تھا بیچ آدم پر پس
فرماتا ہے اے فرشتو میرے کیا ہے بدلا اس مزدور کا کہ پورا کیا عمل اپنا سو عرض کرتے ہیں فرشتے اے رب ہمارے بدلا اوسکا یہ ہے کہ پوری دی جاوے مزدوری
اوسکی فرماتا ہے اللہ تعالیٰ اے فرشتو میرے غلاموں میرے اور لونڈیوں میرے نے ادا کیا فرض میرا کہ تھا اون پر یعنی روزہ پھر نکلے یعنی
گھروں سے طرف عیدگاہ کے چلاتے ہوئے ساتھ دعا کے قسم ہے عزت اپنی کے اور بزرگی اپنی کے اور جود اپنی کے اور بلند قدر اپنی کے
اور بلندی مرتبہ اپنی کے البتہ قبول کرونگا میں دعا اونکی پس فرماتا ہے اللہ تعالیٰ پھر جاؤ یعنی اپنے گھروں کو تحقیق بخشا میں نے تمکو اور بدل دیں میں نے
برائیاں تمہاری نیکیوں سے لکھی گئی بدلے ہر برائی کے نیکی صحیفہ اعمال میں فرمایا پیغمبر خدا نے پس پھرتے ہیں لوگ اس حالت میں
کہ بخشش کیجاتی ہے واسطے اونکے نقل کی یہ بیہقی نے شعب الایمان میں

باب الاعتکاف

باب ہے بیچ بیان احکام اعتکاف کے

ف اعتکاف کے معنی لغت میں ہیں ٹھہرنا ایک جگہ اور شرع میں ٹھہرنا بیچ مسجد جماعت کے ساتھ نیت اعتکاف کے اور نیت معتبر ہے
مسلمان عاقل طاہر کی کہ طاہر ہو جنابت سے اور حیض و نفاس سے اور اعتکاف عشرہ اخیر رمضان کا سنت موکدہ ہے اس لیے کہ مدام حضرت
اعتکاف کرتے رہے اون دنوں میں اور در مختار میں لکھا ہے کہ سنت موکدہ علی الکفایہ ہے یعنی بعض کے ادا کرنے سے ادا ہو جاتی ہے اہل [illegible] کے اور
ملامت نہیں کیے جاتے اور واجب ہوتا ہے اعتکاف ساتھ نذر کے یعنی زبان سے خواہ مطلق ہو جیسے کہے کہ میں نے اپنے پر اعتکاف
اتنے دنوں کا اللہ کے لیے لازم کیا اور خواہ معلق ہو جیسے کہے کہ میں نے نذر مانی ہے کہ اگر میرا یہ کام ہو جاویگا تو میں اتنے دنوں کا اعتکاف
کرونگا اور سوا ان دونوں قسموں کے مستحب ہے پھر اکثر مدت اعتکاف نفل کی ہے حد معین نہیں اگر نیت تمام عمر کے اعتکاف کی کرے
جائز ہے اور اقل مدت میں اختلاف ہے کہ کیا ہے امام محمد کے نزدیک اقل مدت ایک ساعت ہے خواہ رات میں ہو خواہ دن میں یہی
ظاہر روایت ہے امام اعظم رح سے اور اسی پر فتویٰ ہے پس لائق ہے آدمی کو کہ جب مسجد میں آوے تو نیت اعتکاف کی کرے اس طرح
کہ نیت اعتکاف کی کی میں نے جب تک کہ ہوں مسجد میں تو ثواب اعتکاف کا پاوے [illegible] اور امام ابو یوسف کے نزدیک اکثر روز ہے یعنی آدھے دن سے
زیادہ اور امام اعظم رحمہ اللہ سے سوائے ظاہر روایت کی یہ منقول ہے کہ اقل مدت اعتکاف کی ایک دن ہے کذا فی شرح در مختار

الفصل الاول

پہلی فصل **عن** عائشۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان یعتکف العشر الاواخر من رمضان حتی توفاہ
اللہ ثم اعتکف ازواجہ من بعدہ متفق علیہ روایت ہے عائشہ سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم تھے اعتکاف کرتے آخر دہے میں رمضان کے
یہاں تک کہ قبض روح اونکی کی اللہ نے پھر اعتکاف کیا اونکی بیبیوں نے پیچھے اونکے نقل کی یہ بخاری مسلم نے **ف** [illegible] اعتکاف
کیا حضرت کی بیبیوں یعنی اپنے گھروں میں اس لیے کہا ہے علماء نے کہ مستحب ہے عورتوں کو یہ کہ اعتکاف کریں مسجد بیت میں [illegible]
مسجد البیت ہو تو ایک جگہ کو گھر میں مسجد ٹھہرا کر اس میں اعتکاف کریں [illegible] حکم مسجد کا رکھتی ہے [illegible] ضرورت اوس میں [illegible]
اور عورت کو مسجد میں اعتکاف کرنا مکروہ ہے [illegible] عالمگیری در مختار **وعن** ابن عباس قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
اجود الناس بالخیر وکان اجود ما یکون فی رمضان وکان جبرئیل یلقاہ کل لیلۃ فی رمضان یعرض علیہ النبی صلی اللہ علیہ
وسلم القرآن فاذا لقیہ جبرئیل کان اجود بالخیر من الریح المرسلۃ متفق علیہ روایت ہے ابن عباس سے کہ کہا تھے
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم بہت سخی لوگوں میں ساتھ بخشش نیکی کے اور تھے بہت سخاوت کرنیوالے رمضان میں [illegible] ملاقات کرتے
حضرت سے ہر شب رمضان میں [illegible] جبرئیل کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم قرآن یعنی ساتھ [illegible] وقت [illegible] کہ حضرت کو

ہوتی تھیں تو حضرت بہت سخاوت کرنیوالے ساتھ بھلائی کے باد چلتی ہوئی سے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف بہت تیز ہوا کی طرح یعنی
بھلائی کے یعنی حضرت نفع بہت پہنچاتے تھے اور بھلائی بہت کرتے تھے بہ نسبت اور دنوں کے خصوصاً رمضان میں کہ وہ ایام بابرکت ہیں کیا
دنوں میں افضل ہے اور ہوا چلانے کے سے یعنی جو ہوا کہ مینہ لاتی ہے حاصل یہ کہ نفع اوس ہوا کا عام ہوتا ہے اور بہت ہوتا ہے اور اوس سے
زیادہ حضرت ہوتے تھے نفع پہنچانے اور بھلائی کرنے میں وقت ملاقات جبرئیل کے اور اس حدیث میں اشارہ ہے ساتھ اسکے کہ آدمی کو افضل وقتوں
اور صحبت نیکوں میں زیادہ کوشش کرنی چاہیے بھلائی کے کرنے میں اور یہ حدیث باب الاعتکاف میں اس لیے لائے کہ حضرت رمضان میں
اعتکاف بھی کیا کرتے تھے ح وعن ابی هریرة قال کان یعرض علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم القرآن کل عام مرة
فعرض علیه مرتین فی العام الذی قبض وکان یعتکف کل عام عشرا فاعتکف عشرین فی العام الذی قبض رواه البخاری
اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا پڑھا جاتا تھا یعنی جبرئیل پڑھتے تھے روبرو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے قرآن ہر سال میں ایک بار پس پڑھا گیا آپ
روبرو حضرت کے دو بار اس سال میں کہ حضرت وفات کر گئے اور تھے حضرت اعتکاف کرتے ہر سال میں دس دن پھر اعتکاف کیا بیس دن اوس
سال میں کہ وفات کر گئے نقل کی یہ بخاری نے ف اوپر کی حدیث سے معلوم ہوا کہ حضرت قرآن پڑھتے تھے روبرو جبرئیل کے اور اس
سے معلوم ہوا کہ جبرئیل پڑھتے تھے دونوں روایتوں میں مخالفت کچھ نہیں ہے اسواسطے کہ ایکبار پڑھتے ہوں جبرئیل اور پھر پڑھتے ہوں
انکی حضرت جیسا دو حافظ دور کرتے ہیں اس سے معلوم ہوا کہ دور کرنا بھی سنت ہے اور دو بار قرآن پڑھا گیا اور اعتکاف بیس دن کیا آخر
سال میں واسطے کمال شوق کے اور مستعد ہونیکے ساتھ حاضر ہونے کے درگاہ رب العزۃ میں بیت اور وقت وصل جیسے نزدیک آتا ہے
شوق تیز تر کردو۔ اور اس میں تنبیہ ہے امت کو کہ لازم ہے ہر انسان پر آخر عمر میں یہ کہ بہت کرے نیک اعمال اور ہووے مستعد واسطے
ملاقات اللہ تعالی کے اور واسطے کوچ کرنے کے رزقنا اللہ ح وعن عائشة قالت کان رسول اللہ صلی اللہ
علیه وسلم اذا اعتکف ادنی الی رأسه وهو فی المسجد فارجله وکان لا یدخل البیت الا لحاجة الانسان
اور روایت ہے عائشہ سے کہا تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جب اعتکاف کرتے نزدیک کرتے طرف میرے سر اپنا اور وہ ہوتے مسجد میں پس
کنگھی کرتی میں انکو اور نہ داخل ہوتے گھر میں مگر واسطے حاجت انسانی کی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف یہ دلیل ہے اسپر کہ اگر معتکف
کوئی عضو اپنا مسجد سے نکالے تو نہیں باطل ہوتا ہے اعتکاف اوسکا اور دلیل ہے اسپر کہ کنگھی کرنی معتکف کو درست ہے اور کہا ابن ہمام نے اگر
دھووے اعتکاف والا کوئی عضو اپنا برتن میں بیچ مسجد کے اس طرح کہ نہ آلودہ ہو مسجد تو نہیں مضائقہ اسکا اور نکلے واسطے حاجت انسانی کے
امام اعظم کے نزدیک اگر ایک ساعت بھی بغیر حاجت یعنی ضرورت کے نکلے اعتکاف والا تو فاسد ہو جاتا ہے اعتکاف اور حاجت دو طرح کی ہوتی ہے
طبعی اور شرعی طبعی جیسے پیشاب و پاخانہ اور غسل کہ احتلام ہو اور غسل جمعہ کے حق میں کوئی روایت صریح اصول میں نہیں آئی ہے مگر شرح ارشاد
میں لکھا ہے کہ نکلے غسل کے لیے غسل فرض ہو یا نفل اور شرعی جیسے نماز عید کی اور اذان یعنی اذان کی جگہ خارج مسجد ہو تو اسپر جا کر اذان
دینے سے اعتکاف نہ ٹوٹیگا نہیں اور موذن اور غیر موذن اس میں برابر ہیں بموجب روایت صحیحہ کے اور نماز جمعہ کہ جمعہ کی نماز کو وقت پر جاوے
سو اور جس سے جامع مسجد دور ہو تو ایسے وقت سے نکلے کہ پاوے جمعہ کو سنتوں تحیت اور نماز سے زیادہ جامع مسجد میں ٹھہریگا تو اعتکاف فاسد نہ
ہوئیگا مگر مکروہ تنزیہی ہے زیادہ ٹھہرنا اور اگر کسی پاس خادم نہو تو گھر سے کھانا لے آنا بھی داخل حاجت میں ہے اور اگر مسجد گرنے لگے
یا کوئی زبردستی مسجد سے نکالے اور وہ اوسی ساعت نکل کر اور مسجد میں داخل ہو تو نہیں فاسد ہوگا اعتکاف اوسکا استحساناً کذا

اور اسی طرح اگر بخوف جان یا مال کے اور مسجد میں جاوے تو نہیں فاسد ہونے کا اور اگر نکلا پیشاب یا پاخانہ کے لیے
اور قرضخواہ نے روک رکھا ایک ساعت فاسد ہوگا امام اعظم کے نزدیک اور صاحبین کے نزدیک نہیں فاسد ہوگا
اور کوئی ڈوبتا ہو یا جلتا ہو اور یہ اوسکے نکالنے کو نکلا یا جہاد کو یا اگر نفیر عام ہو یا ادای شہادت کے لیے تو فاسد ہو جاوے گا
اعتکاف فرض کا اگر بغیر عذروں مذکورۃ الصدر کے نکلے گا ایک ساعت یعنی لحظہ بھر بھی اگرچہ سہو سے نکلا اعتکاف فاسد ہو جائیگا اور صاحبین کے
نزدیک اکثر روز نکلا رہیگا تو فاسد ہوگا والا نہیں ح ح عالمگیری و در مختار ف اس حدیث سے یہ بھی نکل سکتا ہے کہ حجامت بنوانی بھی
معتکف کو مسجد میں جائز ہے مگر بال وغیرہ مسجد میں نہ گریں مولانا وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ عُمَرَ سَاَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كُنْتُ
نَذَرْتُ فِي الْجَاهِلِيَّةِ اَنْ اَعْتَكِفَ لَيْلَةً فِي الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ قَالَ فَاَوْفِ بِنَذْرِكَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے ابن عمر سے یہ کہ عمر نے
پوچھا حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا نذر کی تھی میں نے جاہلیت میں کہ اعتکاف کرونگا میں ایک رات مسجد حرام میں فرمایا پوری کر نذر اپنی
نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** جاہلیت میں جاہلیت اوس حالت کو کہتے ہیں کہ تھے اوسپر عرب پہلے حضرت کی نبوت کے اور بعضوں نے
کہا کہ مراد اوس سے وہ حالت ہے کہ پہلے ظاہر ہونے اسلام کے تھی اور رات ایک رات یعنی دن سمیت جیسا کہ ایک روایت میں آیا ہے اور
پوری کر نذر اپنی یہ امر استحباب کے لیے ہے اگر نذر کی ہو پہلے اسلام کے اور اگر بعد اسلام کے کی ہو تو امر وجوب کے لیے ہے اور کہا طیبی نے
کہ دلالت کرتی ہے حدیث اسپر کہ نذر جاہلیت کی اگر ہو موافق حکم اسلام کے واجب ہے پورا کرنا اوسکا یعنی بعد اسلام کے مذہب شافعی یہی ہے
اور کہا ابو حنیفہ نے کہ نہیں صحیح ہے نذر اوسکی دلیلیں انکی فقہ کی کتابوں میں مذکور ہیں اور اس حدیث کے معنی جو وہ لیتے ہیں اوپر بیان کیے گئے اور
کہا طیبی نے کہ اس میں دلیل ہے اسپر کہ روزہ شرط نہیں ہے واسطے صحت اعتکاف کے جیسا کہ مذہب شافعی ہے اور امام ابو حنیفہ رح سے
ظاہر الروایت یہ ہے کہ روزہ شرط ہے اعتکاف واجب میں نہ نفل میں اور یہی قول صاحبین کا ہے اور مالک سے اور ایک روایت امام اعظم رح سے
یہ ہے کہ مطلق اعتکاف میں روزہ شرط ہے خواہ نفل ہو خواہ واجب پس وہ یہ جواب دیتے ہیں کہ اعتکاف حضرت عمر کا جو بعضی روایتوں میں آیا ہے
اوس میں روزہ بھی آیا ہے چنانچہ ابو داؤد اور نسائی اور دارقطنی نے ایک روایت نقل کی ہے حاصل اوسکا یہ ہے کہ حضرت عمر نے لازم کیا
اپنے نفس پر جاہلیت میں یہ کہ اعتکاف کریں ایک رات یعنی دن سمیت یا ایک دن نزدیک کعبہ کے پھر پوچھا نبی صلی اللہ علیہ وسلم
سے فرمایا اعتکاف کر اور روزہ رکھ اور اور دلیل انکی حدیث عائشہ کی ہے کہ آگے آتی ہے لا اعتکاف الخ اوس سے صریح معلوم ہوتا ہے
کہ روزہ رکھنا شرط ہے اعتکاف میں پس اگر نذر مانی تھی اعتکاف کی دو یا کئی رات کو تو نہیں صحیح اور اگر نذر مانی کہ رمضان کے مہینے میں
اعتکاف کرونگا تو کفایت کرتے ہیں روزہ رمضان کے اور اگر نفل روزہ رکھا ہو اور پھر نذر کی ہو اعتکاف اوس دن کا تو نہیں صحیح اور اگر نہ اعتکاف کیا
رمضان معین میں تو اور مہینے میں قضا اوسکی کرے ساتھ روزوں مستقل کے پس نہیں جائز ہوگی قضا اوسکی اور رمضان میں
اور نہ اور واجب میں خواہ قضا روزے رمضان کے رکھتا ہو یا اور کچھ اور اگر کئی روز کے اعتکاف کی نیت کرے تو ان دنوں کی راتوں
کا بھی اعتکاف لازم ہو جاتا ہے اور اسیطرح جو نذر کرے دو اعتکاف دو دن کی اعتکاف دو راتوں کا بھی لازم ہوتا ہے اور ابو یوسف کے نزدیک اعتکاف
بیچ کی ایک شب کا اور اگر نذر کرے کہ اعتکاف ایک مہینہ کا کرونگا تو اعتکاف متصل ایک مہینہ کا لازم ہوتا ہے اگرچہ متصل نہ کہا ہو ح ح
در مختار و مالا بد منہ

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ

فصل دوسری عَنْ اَنَسٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْتَكِفُ
فِي الْعَشْرِ الْاَوَاخِرِ مِنْ رَمَضَانَ فَلَمْ يَعْتَكِفْ عَامًا فَلَمَّا كَانَ الْعَامُ الْمُقْبِلُ اعْتَكَفَ عِشْرِيْنَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْ دَاوُدَ

وَابْنُ مَاجَةَ عَنْ اُبَيِّ ابْنِ كَعْبٍ روایت ہے انس سے کہا تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم اعتکاف کرتے دس دن اخیر کے رمضان کے سو ایک برس
نہ اعتکاف کیا یعنی شاید بسبب کسی عذر کے نہ کیا ایک سال پس جبکہ ہوا سال آیندہ اعتکاف کیا بیس دن نقل کی یہ ترمذی نے اور نقل کی
یہ ابو داؤد و ابن ماجہ نے ابی بن کعب سے **ف** شاید کہ یہ حدیث تفسیر ہے اوس حدیث کی کہ جو اوپر گذری بعوض ہے اور کہا طیبی نے
دلالت کرتی ہے حدیث اسپر کہ نوافل مؤکدہ قضا کیے جاویں جبکہ فوت ہوں جیسے کہ قضا کیے جاتے ہیں فرائض انتہی اور شیخ نے بھی قضا کرنا
میں ہے بعد فوت ہونے کے واسطے قضا فرض کی غرض ہے اور قضا نوافل کی نفل ہے۔ **وَعَنْ** عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ اِذَا اَرَادَ اَنْ يَّعْتَكِفَ صَلَّى الْفَجْرَ ثُمَّ دَخَلَ فِيْ مُعْتَكَفِهٖ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ وَابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہے عائشہ سے کہ کہا تھے رسول
صلی اللہ علیہ وسلم جس وقت کہ ارادہ کرتے اعتکاف کرنیکا نماز پڑھتے فجر کی پھر داخل ہوتے بیچ جگہ اعتکاف اپنی کے نقل کی یہ ابو داؤد و ابن ماجہ نے
ف دلیل پکڑی ہے ساتھ اس حدیث کے اوزاعی اور ثوری نے کہ ابتدا اعتکاف کا اول روز سے ہے اور چاروں اماموں کے نزدیک یہ ہے
کہ داخل ہو پہلے غروب آفتاب کے اگر ارادہ کرے اعتکاف ایک مہینہ یا عشرہ وغیرہ کا اور نکلے اخیر روز میں بعد غروب آفتاب کے پس اگر [illegible]
تاویل اس حدیث کی یہ ہے کہ حضرت ساتھ نیت اعتکاف کے پہلے غروب کے مسجد میں آتے اور شب کو وہاں رہتے جب نماز صبح کی پڑھ چکتے تو [illegible]
کہ اعتکاف کے لیے بوریے کا بنایا جاتا تھا داخل ہوتے تا الگ رہیں لوگوں سے پس ابتدا اعتکاف وقت مغرب سے ہو تو اوس [illegible]
کی جگہ میں صبح کے [illegible] **وَعَنْهَا** قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعُوْدُ الْمَرِيْضَ وَهُوَ مُعْتَكِفٌ فَيَمُرُّ كَمَا هُوَ وَلَا
يُعَرِّجُ يَسْاَلُ عَنْهُ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ اور روایت ہے عائشہ سے کہ کہا تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم یعنی جبکہ نکلتے حاجت کے لیے پوچھ لیا کرتے بیمار کو
حالت میں کہ ہوتے اعتکاف میں یعنی اور بیمار ہوتا خارج مسجد کے پس گذرتے جس طرح کہ ہوتے پس نہ ٹھہرتے پوچھتے اوس سے نقل کی یہ ابو داؤد نے
ف پس گذرتے یعنی گذرتے اوس ہیئت پر کہ ہوتے وہ اوس پر نہ میل کرتے اور طرف اور نہ ٹھہرتے بلکہ سیدھے پوچھتے چلے جاتے اور لفظ [illegible]
ہے اوپر کے محل کے اس لیے کہ معنی فلا یعرج کے یہ ہیں کہ نہ ٹھہرتے اور نہ میل کرتے راہ سے اور طرف اور لفظ یسال بیان ہے یعود کا بطریق [illegible]
کما حسن اور معنی ہے کہ جائز ہے معتکف کو نکلنا واسطے نماز جمعہ کے اور عیادت مریض کی اور نماز جنازہ کے اور نزدیک چاروں اماموں کے جگہ
نکلے قضاے حاجت کے لیے اور اتفاق پڑے اوسکو عیادت مریض کا اور نماز کا میت پر بیچ [illegible] ہو راہ میں اور نہ ٹھہرے زیادہ قدر نماز کے
تو نہیں باطل ہوتا اعتکاف اور اگر ٹھہرا ہوگا راہ میں زیادہ ٹھہریگا قدر نماز سے باطل ہوگا اعتکاف انتہی اور قصد کرکے جنازہ کے
لیے اور نماز جنازہ کے لیے اور عیادت کے لیے نہ نکلے اور اگر نکلیگا ان چیزوں کے لیے تو اعتکاف ٹوٹ جائیگا اور اگر شرط کرے وقت
کے اور التزام کے یہ کہ نکلونگا عیادت مریض اور نماز جنازہ اور حاضر ہونے مجلس علم یعنی وعظ سننے کے لیے تو جائز ہے یہ شرح عالمگیری
قَالَتِ السُّنَّةُ عَلَى الْمُعْتَكِفِ اَنْ لَّا يَعُوْدَ مَرِيْضًا وَّلَا يَشْهَدَ جَنَازَةً وَّلَا يَمَسَّ الْمَرْاَةَ وَلَا يُبَاشِرَهَا وَلَا يَخْرُجَ لِحَاجَةٍ اِلَّا لِمَا لَا بُدَّ
مِنْهُ وَلَا اعْتِكَافَ اِلَّا بِصَوْمٍ وَّلَا اعْتِكَافَ اِلَّا فِيْ مَسْجِدٍ جَامِعٍ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ اور روایت ہے عائشہ سے کہ کہا سنت ہے یعنی واجب
ہے اعتکاف والے کو یہ کہ نہ عیادت کرے مریض کی یعنی ساتھ قصد کے اور نہ ٹھہرے اور نہ حاضر ہو واسطے نماز جنازہ کے یعنی خارج مسجد کے
اور نہ چھوئے عورت کو اور نہ مباشرت کرے عورت سے اور نہ نکلے واسطے کسی کام کے مگر اوس کام کے لیے کہ ضرور ہے یعنی پیشاب پاخانہ وغیرہ کے
اور نہیں ہوتا اعتکاف مگر ساتھ روزہ کے اور نہیں اعتکاف مگر مسجد جامع میں نقل کی یہ ابو داؤد نے **ف** نہ مباشرت کرے مباشرت سے
مراد وہ چیزیں ہیں کہ باعث جماع کے ہوں مانند بوسہ لینے اور گلے لگانے اور چھونے وغیرہ کے پس صحبت کے اور استعمال کرنے

ن لیکن صحبت کرنے سے اعتکاف فاسد ہو جاتا ہے اگرچہ رات ہو یا بھول کر ہو اور بوسہ لینے وغیرہ سے اگر منزل ہو تو فاسد ہوتا ہے اور نہیں تو نہیں
انتہی معتکف کو مسجد میں کھانا اور پینا اور سونا اور خرید و فروخت بے دن حاضر کرنے اوس چیز کے خریدتا ہے یا بیچتا ہے اور حاضر کرنا اوس چیز
کا مکروہ تحریمی ہے اور یہہ خرید و فروخت اگر اپنے نفس کے یا عیال کے لیے ہو تو درست ہے اور تجارت کے لیے ہو تو نہیں درست اور غیر معتکف
کو خرید و فروخت نہیں درست مسجد میں اور چپ رہنا معتکف کو مسجد میں مکروہ تحریمی ہے اگر عبادت جانے اوسکو اور چپ رہنا بُری اور بیہودہ باتوں
سے واجب ہے اور کلام مباح بے ضرورت مکروہ ہے اور ساتھ ضرورت کے داخل خیر میں ہے فتح القدیر میں لکھا ہے کہ کلام کرنا بے ضرورت مسجد میں ایسا حسنات
کو کھاتا ہے یعنی نابود کرتا ہے جیسے آگ خشک لکڑیوں کو اور کلام نیک کرنا اور ذکر خدا تعالی کا مستحب ہے پس معتکف کو چاہیے کہ تلاوت قرآن اور مطالعہ
کتابوں حدیث و تفسیر اور سیر انبیا اور صالحین اور سوا کتابوں دین کا کرتا ہے یا لکھتا ہے انکو اور نہیں اعتکاف مگر ساتھ روزے کے یہہ دلیل حنفیہ کی
ہے کہ شرط ہو روزے کی اعتکاف میں اور مگر مسجد جامع میں یعنی جس میں لوگ جماعت سے نماز پڑھتے ہوں امام ابو حنیفہ رح سے منقول ہے کہ نہیں صحیح ہوتا
اعتکاف مگر اوس مسجد میں کہ پڑھی جاویں جماعت سے پانچوں وقت کی نمازیں اور یہی قول احمد کا ہے پس مسجد جامع سے مراد مسجد جماعت ہے یا بیان افضل
کا ہے لکھا ہے علماء نے کہ افضل اعتکاف وہ ہے کہ ہو مسجد حرام میں پھر مسجد نبوی میں پھر مسجد اقصی یعنی بیت المقدس میں پھر مسجد جامع میں پھر اوس مسجد
میں کہ نمازی بہت ہوں اور صاحبین اور مالک و شافعی رح کے نزدیک درست ہے اعتکاف ہر مسجد میں +ع+ح در مختار

الفصل الثالث

فصل تیسری **عن** ابن عمر عن النبي صلى الله عليه وسلم انه كان اذا اعتكف طرح له فراشه او يوضع له سريره وراء اسطوانة التوبة رواه ابن ماجة روایت ہے ابن عمر سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے یہہ کہ وہ تھے جب اعتکاف کرتے بچھایا جاتا اونکے لیے بچھونا اونکا یا رکھ جاتے اونکے لیے چارپائی اونکی پیچھے یا آگے ستون توبہ کے نقل کی یہہ ابن ماجہ نے **ف** ستون توبہ نام ہے ایک ستونکا ستونوں مسجد نبوی کے سے یہہ نام اسواسطے ہوا کہ ابو لبابہ انصاری سے ایک تقصیر ہوئی تھی اونہوں نے اپنے تئیں اوس ستون سے باندھ دیا تھا کئی روز تک بندھے رہے بعد کئی دنکے توبہ انکی قبول ہوئی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے انکو کھول دیا +ح **وعن** ابن عباس ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال في المعتكف هو يعتكف الذنوب ويجرى له من الحسنات كعامل الحسنات كلها رواه ابن ماجة روایت ہے ابن عباس سے یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اعتکاف کرنیوالے کے حق میں کہ وہ بند رہتا ہے گناہوں سے اور جاری کی جاتی ہیں واسطے اوسکے نیکیاں مانند کرنیوالے سب نیکیوں کے نقل کی یہہ ابن ماجہ نے **ف** بند رہتا ہے گناہوں سے یعنی جو کہ مسجد میں گھر رہتا ہے اوسکی شان سے ہے یہہ کہ بچتا ہے اکثر گناہوں سے اور لفظ یجری ساتھ جیم اور رے مہملہ کے ہے اور صیغہ مجہول کا ہے اور بعضوں نے کہا معروف کا یعنی جاری کی جاتی ہیں اور ہمیشہ رہتی ہیں اعتکاف کرنیوالے کے لیے ثواب اون نیکیوں کے کہ باز رہتا ہے اون سے بسبب اعتکاف کے مثل عیادت مریض کے مانند ثواب کرنیوالے اون نیکیوں کے اور ایک نسخہ صحیحہ میں ساتھ جیم اور زے معجمہ کے ہے صیغہ مجہول کا یعنی دیا جاتا ہے اوسکو ثواب اون نیکیوں کا کہ باز رہتا ہے اون سے بسبب اعتکاف کے مانند عیادت مریض کے اور ساتھ جانے جنازے کے اور ملاقات کرنے مسلمانوں کے اور سوا اونکے کے جیسے کہ دیا جاتا ہے ثواب کرنیوالے اون نیکیوں کو کو آوے اور خوبیاں اعتکاف کی یہہ ہیں کہ دل فارغ رہتا ہے معتکف کا امور دنیا سے اور سپرد کرتا ہے نفس اپنا طرف مولی کے اور ہمیشہ عبادت اور خانہ خدا میں رہتا ہے اور نہایت قرب الہی حاصل ہوتا ہے اور رحمت الہی نازل ہوتی رہتی ہے اور گویا اللہ تعالی کے قلعہ میں رہتا ہے کہ مکر شیطان سے بچا رہتا ہے اور مثال معتکف کی ایسی ہے جیسے ایک شخص بادشاہ کے دروازے پر پڑا ہوا حاجت اپنی کرتا ہے پس معتکف گویا زبان حال سے کہتا ہے کہ اے مولی میرے تیرے دروازے سے ٹلنے کا نہیں جبتک کہ تو مجھے بخشیگا نہیں اور

لیکن افضل یہی ہے کہ متوجہ بیٹھکر پڑھے اور اسیطرح راہ مین پڑھنا جائز ہے اگر جنگل ہو پکار کر پڑھے والا چپکے پڑھے اور بیچ جگہ نجس اور مکروہ کے مانند حمام اور
کمیلو اور کوڑی وغیرہ کے پڑھنا مکروہ ہے اور قرآن کی تقطیع بہت چھوٹی اور ٹکڑے ٹکڑے متفرق نکرے تا حرمت اوسکی کم نہو اگرچہ بسبب ضرورت کے
مفتیان اور مانند اونکے کرنی جائز ہیں اور قرآن کو اوس لشکر مین کہ اعتماد امن پر نہو اور دار الحرب مین بھی نلیجاوے تا مبادا کافرون کے ہاتھ مین
پڑے اور وہ بیحرمتی کرین اور یاد کرنا قرآن کا اسقدر کہ جس سے نماز ہو جاوے سب مسلمانون پر فرض عین ہے اور یاد کرنا تمام قرآن کا فرض کفایہ ہے
کہ اگر ایک شخص مابین مشرق اور مغرب کے حفظ کرے تو سبکی ذمہ سے گناہ ساقط ہو جاتا ہے اور یاد کرنا فاتحہ کا اور ایک سورۃ کا سب مسلمانون پر
واجب ہے کذا فی فتاوی الحجۃ اور سیکھنا باقی قرآن کا اور سیکھنا اوسکے احکام اور فقہ کا اولی ہے نماز نفل سے کذا فی الخانیۃ اور پانون پھیلانے
مصحف کی طرف اگر سامنے پانون کے نہو مکروہ نہیں اور اسیطرح مصحف اگر کھونٹی پر لٹکتا ہو یا طاق مین رکھا ہو تو اوسپر پانون پھیلانے منع نہیں
اور مصحف خرجی مین رکھکر اوسپر سوار ہونا یا سر کے نیچے رکھنا سفر مین حفاظت کے لیے مضائقہ نہیں اور مصحف اگر مکان مین رکھا ہو تو اوس مین جماع
کرنا مضائقہ نہیں کما فی الخانیۃ اور دعا وقت شروع قرآن کے یہ پڑھے

اَللّٰهُمَّ رَبِّيْ اَشْهَدُ اَنَّ هٰذَا كِتَابُكَ الْمُنَزَّلُ مِنْ عِنْدِكَ عَلٰى رَسُوْلِكَ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَاَتْبَاعِهٖ اَجْمَعِيْنَ وَكَلَامُكَ
یا اللہ تحقیق مین گواہی دیتا ہون کہ یہ کتاب تیری ہے اوتاری گئی ہے تیرے پاس سے تیرے رسول پر کہ محمد بن عبد اللہ ہین رحمت ہو اللہ کی اوپر اون کے اور اولاد اور یاران کے اور تابعداران کے سب پہ اور گواہی دیتا ہون کہ کلام
النَّاطِقُ عَلٰى لِسَانِ نَبِيِّكَ جَعَلْتَهٗ هَادِيًا مِنْكَ لِخَلْقِكَ وَحَبْلًا مُتَّصِلًا فِيْمَا بَيْنَكَ وَبَيْنَ عِبَادِكَ اَللّٰهُمَّ فَاجْعَلْ نَظَرِيْ فِيْهِ عِبَادَةً وَقِرَاءَتِيْ فِيْهِ
ناطق تیرا ہے اوپر زبان نبی تیرے کی کیا تو نے اوسکو ہدایت کرنیوالا اپنی طرف سے واسطے خلق کے اپنی اور رسی متصل درمیان اپنے اور درمیان بندون اپنی کے یا اللہ پس کر نظر میری کو بیچ اوسکے عبادت اور قراءت میری کو بیچ
فِكْرًا وَفِكْرِيْ فِيْهِ اعْتِبَارًا اِنَّكَ اَنْتَ الرَّؤُوْفُ الرَّحِيْمُ رَبِّ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ هَمَزَاتِ الشَّيٰطِيْنِ وَاَعُوْذُ بِكَ رَبِّ اَنْ يَّحْضُرُوْنِ
فکر اور فکر میری کو بیچ اوسکے عبرت تحقیق تو بہت مہربان ہے رحم والا اے رب میرے پناہ مانگتا ہون ساتھ تیرے وسوسون شیطانون کے سے اور پناہ مانگتا ہون تیرے ساتھ اے رب میرے اس سے کہ حاضر ہوں شیطان میرے پاس

بعد اس کے قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس پڑھکر کہے

اَللّٰهُمَّ بِالْحَقِّ اَنْزَلْتَهٗ وَبِالْحَقِّ نَزَلَ اَللّٰهُمَّ عَظِّمْ رَغْبَتِيْ فِيْهِ وَاجْعَلْهُ نُوْرًا لِبَصَرِيْ وَشِفَاءً لِصَدْرِيْ وَذَهَابًا لِهَمِّيْ وَحُزْنِيْ وَبَيِّضْ بِهٖ وَجْهِيْ
یا اللہ ساتھ حق کے اوتارا تو نے اوسکو اور ساتھ حق کے اوترا یا اللہ بڑی کر رغبت میری بیچ اوسکے اور کر اوسکو نور بینائی میری کا اور شفا سینہ میرے کا اور سبب جاتے رہنے فکر و غم میرے کا اور سفید کر ساتھ اوسکے منہ میرے کو

وَارْزُقْنِيْ تِلَاوَتَهٗ وَفَهْمَ مَعَانِيْهِ بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ
اور نصیب کر مجھکو تلاوت اوسکی اور سمجھنا معانی اوسکے ساتھ رحمت اپنی کے اے بہت مہربان مہربانون کے

اور بعد تلاوت ہر روز کے یہ دعا پڑھے ہاتھ اوٹھا کر

اَللّٰهُمَّ اجْعَلِ الْقُرْاٰنَ لَنَا فِي الدُّنْيَا قَرِيْنًا وَفِي الْاٰخِرَةِ شَافِعًا وَفِي الْقَبْرِ مُؤْنِسًا وَفِي الْقِيَامَةِ صَاحِبًا وَعَلَى الصِّرَاطِ نُوْرًا وَفِي الْجَنَّةِ رَفِيْقًا وَمِنَ النَّارِ سِتْرًا
یا اللہ کر قرآن کو میری لیے دنیا میں ہمنشین اور آخرت مین شفاعت کرنیوالا اور قبر مین غمخوار اور قیامت مین یار اور صراط پر نور اور جنت میں رفیق اور آگ سے پردہ
اور بعد اوسکے جو دل چاہے دعا کرے کذا فی مغنی الطالب اور ابن مردویہ نے روایت کیا ابو ہریرہ سے کہ کہا تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب ختم کرتے
قرآن دعا کرتے کھڑے ہو کر اور روایت کی بیہقی نے شعب الایمان مین ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو
شخص پڑھے قرآن اور حمد کرے رب کی اور درود بھیجے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر اور بخشش چاہے رب اپنے سے پس تحقیق طلب کی خیر جگہ اوسکی سے
اور نقل کی بیہقی نے شعب الایمان مین کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب ختم فرماتے قرآن تعریف کرتے اللہ کی بہت سی ان حال مین کہ وہ کھڑے ہوتے پھر کہتے

[illegible] الحمد لله الذي خلق السموات والارض وجعل الظلمات والنور ثم الذين كفروا بربهم يعدلون
لا اله الا الله وكذب العادلون بالله وضلوا ضلالا بعيدا لا اله الا الله وكذب المشركون بالله من العرب
واليهود والنصارى والصابئين ومن دعا لله ولدا او صاحبة او ندا او شبيها او مثلا او سميا او عدلا فانت ربنا
اعظم من ان تتخذ شريكا فيما خلقت والحمد لله الذي لم يتخذ صاحبة ولا ولدا ولم يكن له شريك في الملك ولم يكن له ولي من
الذل وكبره تكبيرا الله اكبر كبيرا والحمد لله كثيرا وسبحان الله بكرة واصيلا والحمد لله الذي انزل على عبده الكتاب
ولم يجعل له عوجا قيما لينذر باسا شديدا من لدنه ويبشر المؤمنين الذين يعملون الصالحات ان لهم اجرا حسنا
ماكثين فيه ابدا وينذر الذين قالوا اتخذ الله ولدا ما لهم به من علم ولا لآبائهم كبرت كلمة تخرج من افواههم
ان يقولون الا كذبا الحمد لله الذي له ما في السموات وما في الارض وله الحمد في الآخرة وهو الحكيم الخبير يعلم
ما يلج في الارض وما يخرج منها وما ينزل من السماء وما يعرج فيها وهو الرحيم الغفور الحمد لله فاطر السموات والارض
جاعل الملائكة رسلا اولي اجنحة مثنى وثلث وربع يزيد في الخلق ما يشاء ان الله على كل شيء قدير ما يفتح الله
للناس من رحمة فلا ممسك لها وما يمسك فلا مرسل له من بعده وهو العزيز الحكيم الحمد لله وسلام على عباده
الذين اصطفى آلله خير اما يشركون بل الله خير وابقى واحكم واكرم واعظم مما يشركون فالحمد لله بل اكثرهم
لا يعلمون صدق الله وبلغت رسله الكرام وانا على ذلكم من الشاهدين اللهم صل على جميع الملائكة والمرسلين
وارحم عبادك المؤمنين من اهل السموات والارض واختم لنا بخير وافتح لنا بخير وبارك لنا في القرآن العظيم
وانفعنا بالآيات والذكر الحكيم ربنا تقبل منا انك انت السميع العليم رواه رزين

الفصل الاول

فصل پہلا عن عثمان قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم خيركم من تعلم القرآن وعلمه رواه البخاري روایت ہے عثمان
سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بہتر تم میں سے وہ شخص ہے کہ سیکھا قرآن اور سکھایا اوسکو نقل کی یہ بخاری نے ف
یعنی جو کوئی سیکھے قرآن جیسا کہ حق ہے سیکھنے کا اور سکھاوے اوسکو وہ سب سے بہتر ہے اور حق سیکھنے سے مراد یہ ہے کہ احکام و حقائق
اور دقائق قرآن کے سیکھے ع وعن عقبة بن عامر قال خرج رسول الله صلى الله عليه وسلم ونحن في الصفة
فقال ايكم يحب ان يغدو كل يوم الى بطحان او العقيق فياتي بناقتين كوماوين في غير اثم ولا قطع رحم فقلنا
يا رسول الله كلنا نحب ذلك قال افلا يغدو احدكم الى المسجد فيعلم او يقرا آيتين من كتاب الله خير له من
ناقتين وثلث خير له من ثلث واربع خير له من اربع ومن اعدادهن من الابل رواه مسلم اور روایت ہے عقبہ
عامر سے کہ کہا باہر تشریف لائے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور ہم تھے بیٹھے ہوئے اوپر چبوترے سایہ دار کے پس فرمایا کونسا تم میں سے دوست
رکھتا ہے یہ کہ جاوے ہر روز طرف بطحان کے یا عقیق کے پس لاوے دو اونٹنیاں بڑے کوہان کی بدون گناہ کے اور بدون توڑنے
ناتے کے عرض کیا ہم نے یا رسول اللہ ہم سب دوست رکھتے ہیں یہ فرمایا کیا نہیں جاتا ایک تمہارا طرف مسجد کے پس سکھا دیوے یا پڑھے
دو آیتیں کتاب اللہ سے بہتر ہے واسطے اوسکے دو اونٹنیوں سے اور تین آیتیں بہتر ہیں واسطے اوسکے تین اونٹنیوں سے اور چار آیتیں
بہتر ہیں واسطے اوسکے چار اونٹنیوں سے اور گنتی آیتوں کی سوا اسکے بہتر ہے گنتی اونٹنیوں کی سے یعنی زیادہ چار آیتوں کے تو تعلیم

زیادہ چار اونٹنیوں سے مثلاً پانچ افضل ہیں پانچ اونٹنیوں سے اسیطرح بعد اسکو اور سمجھ لے نقل کی یہہ مسلم نے **ف** اوپر چبوترہ سایہ دار کے ایک چبوترہ بنا ہوا تھا سامنے مسجد کے اوس میں فقرا مہاجرین رہتے تھے نہایت عابد و زاہد اور بطحان ایک نام ہے مدینہ میں اور عقیق بھی نام ہے ایک جگہ کا دو کوس پر مدینہ سے ان دونوں جگہوں میں بازار لگتا تھا اور اونٹ اوس میں بکتے تھے اور عرب اونٹ کو بہت دوست رکھتے ہیں خصوصاً جو کوہان والے ہوں پس حضرت نے سوال مذکور کر کے رغبت دلائی صحابہ کو باقیات میں اور نفرت دلائی فانیات سے اور یہ بطریق تمثیل کے ہے اور اونکے سمجھانے کے لیے ورنہ تمام دنیا کچھ قدر نہیں رکھتی مقابلہ میں ایک آیت کے **وَعَنْ** أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُحِبُّ أَحَدُكُمْ إِذَا رَجَعَ إِلَى أَهْلِهِ أَنْ يَجِدَ فِيهِ ثَلٰثَ خَلِفَاتٍ عِظَامٍ سِمَانٍ قُلْنَا نَعَمْ قَالَ فَثَلٰثُ آيَاتٍ يَقْرَأُ بِهِنَّ أَحَدُكُمْ فِي صَلٰوتِهِ خَيْرٌ لَهُ مِنْ ثَلٰثِ خَلِفَاتٍ عِظَامٍ سِمَانٍ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے ابو ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا دوست رکھتا ہے ایک تمہارا جس وقت کہ پھرے طرف گھر اپنی کے یہہ کہ پاوے اوس گھر میں تین اونٹنیاں حاملہ بڑی فربہ عرض کیا ہمنے کہ ہان فرمایا تین آیتیں کہ پڑھے اونکو ایک تمہارا بیچ نماز اپنی کے بہتر ہے واسطے اوسکے تین اونٹنیوں حاملہ بڑی موٹیوں سے نقل کی یہہ مسلم نے **وَعَنْ** عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَاهِرُ بِالْقُرْآنِ مَعَ السَّفَرَةِ الْكِرَامِ الْبَرَرَةِ وَالَّذِي يَقْرَأُ الْقُرْآنَ وَيَتَتَعْتَعُ فِيهِ وَهُوَ عَلَيْهِ شَاقٌّ لَهُ أَجْرَانِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے عائشہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ماہر قرآن کا ساتھ فرشتوں لکھنے والوں بزرگ نیکوکاروں کے ہے اور وہ شخص کہ پڑھتا ہے قرآن اور اٹکتا ہے اوس میں اور قرآن اوسپر مشکل ہوتا ہے واسطے اوسکے دو ثواب ہوتے ہیں نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے **ف** ماہر قرآن وہ ہے کہ جسکو قرآن خوب یاد ہو کہ اٹکی نہیں پڑھنے میں اور نہ دشوار ہو پڑھنا اوسپر اور مراد فرشتوں سے وہ فرشتے ہیں کہ لوح محفوظ سے اللہ تعالی کی کتابیں لکھتے ہیں یا وہ فرشتے کہ اعمال بندوں کو لکھتے ہیں پس فرمایا کہ ماہر ساتھ اونکے ہے یعنی دنیا میں اونکا سا عمل کرتا ہے اور آخرت میں واسطے اوسکے منازل ہونگے کہ ہوگا اون میں رفیق اون فرشتوں کا اور وہ دو ثواب ہیں یعنی ایک ثواب پڑھنے کا اور دوسرا ثواب مشقت کا اس میں سے نسبت دلائی ہے پڑھنے والا یہہ معنی اسکے نہیں ہیں کہ جو اٹک کر پڑھتا ہے وہ ثواب زیادہ پاتا ہے ماہر سے بلکہ ماہر کو بہت ثواب ہوتا ہے کہ بیچ حساب نہیں آتا کہ سبب سے دو داخل ہوتا ہے حاصل یہہ کہ ماہر قرآن افضل ہی ہے لیکن اٹک کر پڑھنے والے کو بسبب اوسکے مشقت کے ایک طرح کی فضیلت ہے روایت ہے **وَعَنِ** ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا حَسَدَ إِلَّا عَلَى اثْنَيْنِ رَجُلٌ آتَاهُ اللّٰهُ الْقُرْآنَ فَهُوَ يَقُومُ بِهِ آنَاءَ اللَّيْلِ وَآنَاءَ النَّهَارِ وَرَجُلٌ آتَاهُ اللّٰهُ مَالًا فَهُوَ يُنْفِقُ مِنْهُ آنَاءَ اللَّيْلِ وَآنَاءَ النَّهَارِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے ابن عمر سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں حسد مگر اوپر دو شخصوں کے یعنی کسی پر نہیں رشک کرنا خوب نہیں مگر دو شخصوں کے حال پر ایک وہ شخص کہ دیا اوسکو اللہ نے قرآن اور وہ شخص قیام کرتا ہے ساتھ اوسکے اوقات رات کے میں اور اوقات دن کے میں یعنی غافل نہیں ہوتا مگر بعض وقت آرام اور دوسرا وہ شخص کہ دیا ہے اوسکو اللہ نے مال اور وہ خرچ کرتا ہے مال میں سے اوقات رات کے میں اور اوقات دن کے میں نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے **ف** کہا میرک نے کہ حسد دو قسم ہے حقیقی اور مجازی حقیقی یہہ ہے کہ آرزو کرے زوال نعمت کی کسیکو لیے بس وہ حرام ہے بالاجماع ساتھ آیات و احادیث صحیحہ کے اور مجازی یہہ ہے کہ کسی پاس نعمت دیکھکر آرزو کرے کہ میرے پاس بھی ہو بغیر آرزو کرنے زوال اوسکی کے اوس سے اسکو غبطہ کہتے ہیں یعنی رشک پس اگر ہو یہہ امور دنیا میں مباح ہے اور مستحب ہے یعنی مثلاً کسیکو مسجد وغیرہ بناتے دیکھکر آرزو کرے کہ اگر میرے پاس پیسا ہو تو میں بھی بناؤں خوب سی ثواب

پڑہتا ہو اسپر مراد حدیث مین غبطہ ہے یعنی غبطہ اچھا نہین مگر دو خصلتون مین انتہی یعنی ان دو مین اور مانند انکی مین چنانچہ ابن ملک نے
مظہر نے کہا یعنی نہین لائق آرزو کرنے آدمی کو یہہ کہ ہو واسطے اوسکی نعمت جیسے کہ اوسکے پاس ہے مگر یہہ کہ ہو نعمت ایسی کہ قرب الٰہی حاصل ہو سبب
اوسکے مانند تلاوت قرآن اور تصدق کرنے کے نیکی اور سوا انکے اور بہلائیان انتہی اور دیا اوسکو قرآن یعنی یاد ہے اوسکو قرآن جیسا کہ چاہیے اور
وہ قیام کرتا ہے ساتھہ اوسکے یعنی تلاوت کرتا ہے اوسکی اور یاد کرتا ہے معانی اوسکے یا تامل کرتا ہے اوسکے احکام مین اور معنی مین یا عمل کرتا ہے اوامر
و نواہی اوسکے یا نماز مین پڑہتا ہے اوسکو ع وَعَنْ اَبِي مُوسٰى قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَثَلُ الْمُؤْمِنِ الَّذِي
يَقْرَأُ الْقُرْاٰنَ مَثَلُ الْاُتْرُجَّةِ رِيْحُهَا طَيِّبٌ وَطَعْمُهَا طَيِّبٌ وَمَثَلُ الْمُؤْمِنِ الَّذِي لَا يَقْرَأُ الْقُرْاٰنَ مَثَلُ التَّمْرَةِ لَا رِيْحَ
لَهَا وَطَعْمُهَا حُلْوٌ وَمَثَلُ الْمُنَافِقِ الَّذِي لَا يَقْرَأُ الْقُرْاٰنَ كَمَثَلِ الْحَنْظَلَةِ لَيْسَ لَهَا رِيْحٌ وَطَعْمُهَا مُرٌّ وَمَثَلُ الْمُنَافِقِ الَّذِي
يَقْرَأُ الْقُرْاٰنَ مَثَلُ الرَّيْحَانَةِ رِيْحُهَا طَيِّبٌ وَطَعْمُهَا مُرٌّ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِي رِوَايَةٍ لِلْمُؤْمِنِ الَّذِي يَقْرَأُ الْقُرْاٰنَ وَيَعْمَلُ
كَالْاُتْرُجَّةِ وَالْمُؤْمِنُ الَّذِي لَا يَقْرَأُ الْقُرْاٰنَ وَيَعْمَلُ بِهٖ كَالتَّمْرَةِ اور روایت ہے ابی موسی سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ و
سلم نے حال مسلمان کا کہ پڑہتا ہو قرآن مانند حال ترنج کے ہے کہ بو اوسکی خوب ہوتی ہے اور مزہ اوسکا اچھا ہوتا ہے اور حال مومن کا کہ نہ
پڑہتا ہو قرآن مانند حال کہجور کے ہے نہین بو اوس مین اور مزہ اوسکا شیرین ہے اور حال منافق کا کہ نہین پڑہتا قرآن مانند حال اندرا
ئن کے نہین ہے اوسمین بو اور مزہ اوسکا تلخ اور حال منافق کا کہ پڑہتا ہو قرآن مانند حال پہول خوشبودار کے کہ بو اوسکی اچھی ہے
اور مزہ اوسکا تلخ نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے اور ایک روایت مین یون ہے کہ وہ مسلمان کہ پڑہتا ہو قرآن اور عمل کرتا ہو اوسپر مانند ترنج کے
ہے اور وہ مومن کہ نہین پڑہتا قرآن اور عمل کرتا ہے اوسپر مانند کہجور کے ف مومن پڑہنے والا قرآن کا مانند ترنج کے یون ہوا کہ خوش مزہ ہے سبب
ہونے ایمان کے اوسکے دل مین اور خوشبو رکہتا ہے کہ لوگ ثواب پاتے ہین سبب سننے قراۃ اوسکی کے اور سیکہتے ہین قرآن اوس سے ع وَعَنْ
عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ يَرْفَعُ بِهٰذَا الْكِتَابِ اَقْوَامًا وَيَضَعُ بِهٖ اٰخَرِيْنَ رَوَاهُ
مُسْلِمٌ اور روایت ہے عمر بن خطاب سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق اللہ تعالی بلند کرتا ہے ساتھہ اس کتاب کے یعنی کلام
کی کتنے لوگونکو اور پست کرتا ہے ساتھہ اوسکے کتنے لوگون کو نقل کی یہہ مسلم نے ف یعنی جسنے پڑہا قرآن اور عمل کیا اوسپر اوسکو بلند کرتا ہے
اللہ تعالی دنیا اور آخرت مین کہ دنیا مین اچہی طرح زندہ رکہتا ہے اور عقبی مین داخل کرتا ہے اون لوگون مین کہ جنپر انعام کیا ہے اور جسنے قرآن پڑہا
اور نہ عمل کیا اوسپر اوسکا درجہ پست کرتا ہے ع وَعَنْ اَبِي سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ اَنَّ اُسَيْدَ بْنَ حُضَيْرٍ قَالَ بَيْنَمَا هُوَ يَقْرَأُ مِنَ
اللَّيْلِ سُوْرَةَ الْبَقَرَةِ وَفَرَسُهٗ مَرْبُوْطَةٌ عِنْدَهٗ اِذْ جَالَتِ الْفَرَسُ فَسَكَتَ فَسَكَنَتْ فَقَرَأَ فَجَالَتْ فَسَكَتَ فَسَكَنَتْ
فَقَرَأَ فَجَالَتِ الْفَرَسُ فَانْصَرَفَ وَكَانَ ابْنُهٗ يَحْيٰى قَرِيْبًا مِنْهَا فَاَشْفَقَ اَنْ تُصِيْبَهٗ فَلَمَّا اجْتَرَّهٗ رَفَعَ رَاْسَهٗ اِلَى السَّمَاءِ فَاِذَا
مِثْلُ الظُّلَّةِ فِيْهَا اَمْثَالُ الْمَصَابِيْحِ فَلَمَّا اَصْبَحَ حَدَّثَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اقْرَأْ يَا ابْنَ حُضَيْرٍ اقْرَأْ يَا ابْنَ حُضَيْرٍ
قَالَ فَاَشْفَقْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَنْ تَطَاَ يَحْيٰى وَكَانَ مِنْهَا قَرِيْبًا فَانْصَرَفْتُ اِلَيْهِ وَرَفَعْتُ رَاْسِيْ اِلَى السَّمَاءِ فَاِذَا مِثْلُ الظُّلَّةِ
فِيْهَا اَمْثَالُ الْمَصَابِيْحِ فَخَرَجَتْ حَتّٰى لَا اَرَاهَا قَالَ وَتَدْرِيْ مَا ذَاكَ قَالَ لَا قَالَ تِلْكَ الْمَلٰٓئِكَةُ دَنَتْ لِصَوْتِكَ وَلَوْ
قَرَأْتَ لَاَصْبَحَتْ يَنْظُرُ النَّاسُ اِلَيْهَا لَا تَتَوَارٰى مِنْهُمْ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَاللَّفْظُ لِلْبُخَارِيِّ وَفِيْ مُسْلِمٍ عَرَجَتْ فِي الْجَوِّ
بَدَلَ فَخَرَجَتْ عَلٰى صِيْغَةِ الْمُتَكَلِّمِ اور روایت ہے ابی سعید خدری سے یہہ کہ اسید بن حضیر نے کہا اوس وقت کہ وہ یعنی اسید

کو سورۂ بقرہ اور گھوڑا اوسکا بندھا ہوا تھا نزدیک اوسکے ناگاہ شوخی کی گھوڑے نے پس ٹھیر گیا پڑھنے سے یعنی تا کہ دیکھے کیا سبب ہے شوخی کا پس گھوڑا
بھی ٹھیر گیا یعنی پس گمان کیا کہ یہ بھی اپنی شوخی کرتا تھا پھر شروع کیا پڑھنا پھر جولانی کی گھوڑے نے پھر چپ ہو رہے پس ٹھیر گیا گھوڑا پھر پڑھنے لگے پھر شوخی کی
گھوڑے نے یعنی پس جانا کہ سبب شوخی کسی چیز سے ہے پس موقوف کیا پڑھنا اور تھا بیٹا سعید کا بھی قریب گھوڑے کے ڈرا یہ کہ پہنچا دے اوسکو ایذا پس گیا
اپنے بیٹے کی طرف تا کہ سرکا دے گھوڑے کے پاس سے پھر جب سرکایا اوسکو اوٹھایا سر اپنا طرف آسمان کے پس ناگہاں ایک چیز ہے مانند ابر کے اور اوس
میں ہے مانند چراغوں کے پس جب صبح کی اسید نے بیان کیا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے روبرو پس فرمایا حضرت نے پڑھے ہو گیا ہوتا اے ابن حضیر کہا ابن
حضیر نے ڈرا میں یا رسول اللہ اس سے کہ کچلے گھوڑا یحیی کو اور تھا گھوڑا یحیی کے نزدیک پس پھرا میں طرف یحیی کے اور اوٹھایا میں نے سر
اپنا طرف آسمان کے پس تھی ناگہاں ایک چیز مانند ابر کے اوس میں مانند چراغوں کے پس نکلا میں یعنی اپنے گھر سے یہانتک کہ نہ دیکھا میں نے اوسکو
یعنی چراغوں کو فرمایا حضرت نے جانتا ہے تو کیا تھا یہ کہا کہ نہیں فرمایا یہ تھے فرشتے نزدیک ہو گئے تھے واسطے آواز قراءة تیری کی اگر پڑھتا رہتا تو
البتہ صبح کرتے فرشتے دیکھتے لوگ طرف اونکی نہ چھپتے اون سے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے اور لفظ بخاری کی ہیں اور مسلم میں بجائے فخرجت
بصیغہ متکلم کے یون ہے عرجت فی الجو یعنی چڑھ گئے ہوا میں درمیان آسمان و زمین کے **ف** گھوڑا شوخی کرتا تھا اون فرشتوں سے کہ ڈر
کر اوترے تھے واسطے سننے قرآن کے اور ٹھہر جاتا تھا بسبب چڑھ جانے فرشتوں کے آسمان پر حالت چپ ہونے میں اور لفظ اقرا کے معنی ابن حجر
نے یہہ لکھے ہیں کہ ہمیشہ پڑھتا رہ اسی سورہ کو کہ سبب ہے ایسی حالت عجیبہ کا اور اگر درپیش آوے زمانہ آئندہ میں ایسی حالت تو نہ چھوڑنا اسکو
بلکہ پڑھتا رہنا اور کہا طیبی نے کہ معنی اسکے طلب یاد کی ہے زمانہ ماضی میں پس گویا کہ کہا کیوں نہ زیادہ کیا تو نے اور اسلیے کہا اوسکے
جواب میں فاشفقت آخر تک پس صاحب ترجمہ نے ترجمہ اسکی موافق کیا ہے اور ایک چیز ہے مانند ابر کے وجہ تشبیہ کی یہہ ہے کہ ملائکہ ازدحام
کرتے ہیں قرآن کے سننے پر یہانتک کہ ہو گئے ہیں مانند ایک چیز پردہ ہونیوالی کے درمیان اوسکے اور درمیان آسمان کے اور تشبیہ چراغ
سے ہے اونکو ع • وَعَنِ الْبَرَاءِ قَالَ كَانَ رَجُلٌ يَقْرَأُ سُورَةَ الْكَهْفِ وَإِلَى جَانِبِهِ حِصَانٌ مَرْبُوطٌ بِشَطَنَيْنِ فَتَغَشَّتْهُ
سَحَابَةٌ فَجَعَلَتْ تَدْنُو وَتَدْنُو وَجَعَلَ فَرَسُهُ يَنْفِرُ فَلَمَّا أَصْبَحَ أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ ذٰلِكَ لَهُ
فَقَالَ تِلْكَ السَّكِينَةُ تَنَزَّلَتْ بِالْقُرْآنِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے براء سے کہ کہا تھا ایک شخص پڑھتا سورہ کہف اور ایک طرف
اوسکے گھوڑا تھا بندھا ہوا ساتھ دو رسیوں کے ڈھانک لیا اوس شخص کو ایک ابر نے اور ہونے لگا نزدیک اور نزدیک اور شروع کیا
گھوڑے اوسکے نے اوچھلنا کودنا پس جب صبح کی اوس شخص نے آیا حضرت کے پاس ذکر کیا یہہ ماجرا روبرو حضرت کے پس فرمایا یہہ تھی سکینہ
اوتری تھی بسبب پڑھنے قرآن کے نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے **ف** سکینہ کہتے ہیں خاطر جمعی اور تسکین قلب اور رحمت کو اور اوسکے سبب
دل صاف ہوتا ہے اور تاریکی نفس کی جاتی رہتی ہے اور حضور و ذوق پیدا ہوتا ہے اور کبھی بصورت ابر وغیرہ کے ظاہر ہوتی ہے ع ح
وَعَنْ أَبِي سَعِيدِ بْنِ الْمُعَلَّى قَالَ كُنْتُ أُصَلِّي فِي الْمَسْجِدِ فَدَعَانِي النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ أُجِبْهُ حَتَّى أَتَيْتُهُ فَقُلْتُ
يَا رَسُولَ اللهِ إِنِّي كُنْتُ أُصَلِّي قَالَ أَلَمْ يَقُلِ اللهُ اسْتَجِيبُوا لِلّٰهِ وَلِلرَّسُولِ إِذَا دَعَاكُمْ ثُمَّ قَالَ أَلَا أُعَلِّمُكَ أَعْظَمَ
سُورَةٍ فِي الْقُرْآنِ قَبْلَ أَنْ تَخْرُجَ مِنَ الْمَسْجِدِ فَأَخَذَ بِيَدِي فَلَمَّا أَرَدْنَا أَنْ نَخْرُجَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ إِنَّكَ قُلْتَ لَأُعَلِّمَنَّكَ
أَعْظَمَ سُورَةٍ مِنَ الْقُرْآنِ قَالَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ هِيَ السَّبْعُ الْمَثَانِي وَالْقُرْآنُ الْعَظِيْمُ الَّذِي أُوْتِيْتُهُ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ
اور روایت ہے ابی سعید بن معلی سے کہ کہا تھا میں نماز پڑھتا مسجد میں پس بلایا مجھکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پس نہ جواب دیا میں نے اونکو یہانتک کہ آیا

میں حضرت کے پاس پس کہا میں نے یا رسول اللہ تحقیق میں نماز پڑھتا تھا فرمایا کیا نہیں کہا اللہ نے جواب دو واسطے اللہ کے اور رسول کے
کہ حکم کرے تمکو جسوقت پکارے تمکو پھر فرمایا کیا نہ سکھلاؤں میں تجکو بہت بڑی سورہ یعنی افضل سورہ قرآن میں پہلے اسکے کہ نکلو تو مسجد سے پس
ہاتھ میرا پس جبکہ ارادہ کیا نکلنے کا کہا میں نے یا رسول اللہ تحقیق آپ نے فرمایا تھا کہ البتہ سکھلاؤں میں تجکو بہت بڑی سورہ قرآن سے فرمایا
وہ سورہ الحمد للہ رب العالمین وہ سات آیتیں ہیں کہ مکرر پڑھی جاتی ہیں نمازوں میں اور قرآن ہے بڑا کہ دیا گیا ہوں میں نقل کی یہ بخاری نے
ف جواب دینا اس سے معلوم ہوا کہ نماز میں پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو جواب دینے سے نماز نہیں جاتی تھی جیسے خطاب کرنے سے
سے نماز نہیں جاتی اور سورہ فاتحہ کو بہت بڑی سورہ اس لیے فرمایا کہ قدر اسکی بڑی ہے اللہ کے نزدیک اور فوائد اور معنی اسکے بہت
باوجود اختصار لفظوں کے چنانچہ کہا گیا ہے کہ تمام مقاصد دینی و دنیوی داخل ہیں بیچ قول ایاک نعبد و ایاک نستعین کے بلکہ کہا بعض
نے کہ جو کچھ اگلی کتابوں میں ہے وہ سب قرآن میں ہے اور جو کچھ قرآن میں ہے وہ سب سورہ فاتحہ میں ہے اور جو کچھ فاتحہ میں ہے وہ بسم اللہ
میں ہے اور وہ سات آیتیں ہیں یہ اشارہ ہے اس آیت پر وَلَقَدْ اٰتَیْنٰكَ سَبْعًا مِّنَ الْمَثَانِیْ وَالْقُرْاٰنَ الْعَظِیْمَ یعنی دیے ہم نے تجکو سات آیتیں کہ مکرر پڑھی
جاتی ہیں نمازوں میں یا ثنا کی گئی ہے انکے ساتھ فصاحت کو اور اعجاز کے مراد ان سے سورہ فاتحہ ہے اور دیا ہم نے تجکو قرآن عظیم مراد اس سے
فاتحہ ہے اس لیے کہ یہ جز اعظم قرآن کا ہے مبالغۃً فرمایا کہ یہ قرآن عظیم ہے ۔ع ۔ح وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ
لَا تَجْعَلُوْا بُیُوْتَكُمْ مَقَابِرَ اِنَّ الشَّیْطٰنَ یَنْفِرُ مِنَ الْبَیْتِ الَّذِیْ یُقْرَاُ فِیْهِ سُوْرَةُ الْبَقَرَةِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے ابو ہریرہ
سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ ٹھہراؤ اپنے گھروں کو مقبرے تحقیق شیطان بھاگتا ہے اوس گھر سے کہ پڑھی جاتی ہے اوس میں
سورہ بقرہ نقل کی یہ مسلم نے ف نہ ٹھہراؤ گھروں کو مقبرے یعنی جیسے مقبرے خالی ہوتے ہیں ذکر اور بندگی اور تلاوت قرآن سے
اسطرح گھروں کو نہ ٹھہراؤ کہ گھروں کے مانند مردے رہو اور ذکر وغیرہ نہ کرو بلکہ گھروں میں ذکر اور قرآن اور نماز پڑھا کرو بعد ازاں ذکر
چیز کا افضل ہے بہت نافع ہے گھروں اور گھر والوں کو کہ وہ تلاوت قرآن ہے فرمایا ان الشیطان آخر تک اور خاص سورہ بقرہ کو
ذکر کیا کہ اسمیں بہت سے اسماء اور احکام اللہ تعالی کے ہیں ۔ع ۔ح وَعَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ
یَقُوْلُ اقْرَءُوا الْقُرْاٰنَ فَاِنَّهٗ یَاْتِیْ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ شَفِیْعًا لِاَصْحَابِهٖ اِقْرَءُوا الزَّهْرَاوَیْنِ الْبَقَرَةَ وَسُوْرَةَ اٰلِ عِمْرَانَ فَاِنَّهُمَا
تَاْتِیَانِ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ كَاَنَّهُمَا غَمَامَتَانِ اَوْ غَیَایَتَانِ اَوْ فِرْقَانِ مِنْ طَیْرٍ صَوَافَّ تُحَاجَّانِ عَنْ اَصْحَابِهِمَا اِقْرَءُوْا سُوْرَةَ الْبَقَرَةِ
فَاِنَّ اَخْذَهَا بَرَكَةٌ وَتَرْكَهَا حَسْرَةٌ وَلَا تَسْتَطِیْعُهَا الْبَطَلَةُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے ابی امامہ سے کہا سنا میں نے پیغمبر خدا صلی اللہ
علیہ وسلم سے کہ پڑھو قرآن پس تحقیق وہ آویگا دن قیامت کے شفاعت کرنے والا پڑھنے والوں کی پڑھو یعنی علی الخصوص دو سورتیں چمکتی ہوئی
سورہ بقرہ اور آل عمران پس تحقیق وہ دونوں آوینگی دن قیامت کے گویا کہ وہ دونوں ٹکڑی ہیں ابر کے یا دونوں سایہ کرنیوالی
چیزیں ہیں یا دونوں ٹکڑیاں ہیں پرند جانوروں کی صف باندھے ہوے جھگڑینگے پڑھنے والوں انکی طرف سے پڑھو سورہ بقرہ
پس تحقیق مداومت کرنی اسکے پڑھنے پر اور تامل کرنا معانی اسکی میں اور عمل کرنا اسپر برکت ہے یعنی نفع عظیم ہے اور چھوڑنا اسکا حسرت
یعنی ندامت ہوگی قیامت کو اور نہیں طاقت رکھتے اسکی حاصل کرنیکی اہل باطل کسلمند یعنی بسبب درازگی اسکی کے نقل کی یہ مسلم نے
پڑھو قرآن یعنی غنیمت جانو پڑھنا اسکا اور مداومت کرو اسکی تلاوت پر اور چمکتی ہوئیں یعنی بسبب نور اور ہدایت اور زیادتی ثواب
روشن ہیں پس کہا گیا کہ یہ دونوں سورتیں بہ نسبت اور سورتوں کے اللہ تعالی کے نزدیک مشتہر چاند سے ہیں بہ نسبت تاروں

اور شکل میں ابر کی کر سایہ کرین گے اپنے پڑھنے والوں پر گرمی موقف کی سے اور سایہ کرنیوالی چیز میان مین گنتی ایسے ہوا اور بجہ اور دلالت کم ہوگا بہ نسبت اول کی اور قریب ہیں انکے پڑھنے والوں کے سر سے جیسے بادشاہ کے سر پر سایہ کرتے ہیں چتر وغیرہ کا پس سایہ تبھی ہوگا اور روشنی بھی اور کہا طیبی نے کہ لفظ او لفظ غیاتان وغیرہ تنویع کے لیے ہے پس اول یعنی بصورت ابر کے یہہ سورتین اسکے لیے ہونگی کہ پڑھا انکو اور نہ سمجھا معنی انکے اور دوسرا یعنی بصورت سایہ کی چیز کے اسکے لیے ہونگی کہ پڑھا بھی اور معنی بھی سمجھا اور تیسرا یعنی بصورت گروہ کے انکے لیے ہونگی کہ پڑھا اور سمجھا معنی اور اور کو تعلیم بھی کیں + ح + وَعَنِ النَّوَّاسِ بْنِ سَمْعَانَ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ يُؤْتٰى بِالْقُرْاٰنِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَاَهْلِهِ الَّذِيْنَ كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ بِهٖ تَقْدُمُهٗ سُوْرَةُ الْبَقَرَةِ وَاٰلِ عِمْرَانَ كَاَنَّهُمَا غَمَامَتَانِ اَوْ ظُلَّتَانِ سَوْدَاوَانِ بَيْنَهُمَا شَرْقٌ اَوْ كَاَنَّهُمَا فِرْقَانِ مِنْ طَيْرٍ صَوَافَّ تُحَاجَّانِ عَنْ صَاحِبِهِمَا رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے نواس بن سمعان سے کہ کہا سنا مین نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ فرماتے تھے لایا جاویگا قرآن دن قیامت کے اور پڑھنے والے قرآن کو وہ کہ عمل کرتے تھے ساتھ اوسکے آگے ہونگیں ساری قرآن کی سورہ بقرہ اور آل عمران گویا کہ وہ دو ٹکڑے ہیں ابر کے یا دو ٹکڑے ہیں ابر کے سیاہ درمیان مین انکے ایک چمک ہے یا گویا کہ وہ دو ٹکڑیان ہیں پرندے جانوروں کی صف باندھے ہوئے جھگڑینگی پڑھنے والوں کی طرف سے یعنی اپنے پڑھنے والوں کی شفاعت کرینگی نقل کی یہہ مسلم نے **ف** لایا جاویگا قرآن یعنی ایک صورت بنا کر لایا جاویگا یا ثواب اوسکا لایا جاویگا اور عمل کی قید دلالت کرتی ہے اوسپر کہ جسنے پڑھا قرآن اور عمل نکیا اوسپر نہوا اہل قرآن سے اور نہوگا وہ شفاعت کرنیوالا اوسکا بلکہ ہوا قرآن حجت اوسپر اور آگے ہونگی یعنی ساتھ قرآن کی ثواب کے آگے ہوگا ثواب ان سورتون کا اور بعضون نے کہا کہ صورت بنائی جاویگی اسکی کہ دیکھینگے اوسکو لوگ جیسی صورت بنے گی اور اعمال کی تولنے کے لیے میزان مین اور سیاہ یعنی بسبب گاڑھا اور تہ بتہ ہونیکے سیاہ ہونگے اور ایسے ابر کا سایہ خوب ہوتا ہے اور درمیان مین انکے ایک چمک ہے یعنی باوجود دو تہ ہونیکی نہیں مانع ہونگے روشنی کے اور بعضون نے کہا کہ شرق کے معنی ہین فرق یعنی درمیان اون دونون سورتون کے فرق ہوگا واسطے تمیز کے ساتھ بسملہ کے + ح + وَعَنْ اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا اَبَا الْمُنْذِرِ اَتَدْرِيْ اَيُّ اٰيَةٍ مِّنْ كِتَابِ اللّٰهِ تَعَالٰى مَعَكَ اَعْظَمُ قُلْتُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ قَالَ يَا اَبَا الْمُنْذِرِ اَتَدْرِيْ اَيُّ اٰيَةٍ مِّنْ كِتَابِ اللّٰهِ مَعَكَ اَعْظَمُ قُلْتُ اللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ قَالَ فَضَرَبَ فِيْ صَدْرِيْ وَقَالَ لِيَهْنِكَ الْعِلْمُ يَا اَبَا الْمُنْذِرِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے ابی ابن کعب سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اے ابو المنذر کہ کنیت ہے ابی کی کیا جانتا ہے تو کون سے آیت کتاب اللہ تعالی سے ساتھ تیرے بہت بڑی ہے کہا مینے کہ اللہ اور رسول اوسکا دانا تر ہے فرمایا اے ابو المنذر جانتا ہے تو کون سے آیت کتاب اللہ سے ساتھ تیرے بہت بڑی ہے کہا مینے اللہ لا الہ الا ہو الحی القیوم یعنی ساری آیۃ الکرسی کہا ابی نے پس مارا حضرت نے اپنا ہاتھ میرے سینہ پر اور فرمایا چاہیے کہ خوشگوار ہو تجکو علم اے ابا المنذر نقل کی یہہ مسلم نے **ف** اولی یہہ ہے کہ کہا جاوے کہ سپرد کیا حضرت کی اول از راہ ادب کے اور جواب دیا دوسری بار واسطے پوچھنے حضرت کے پس جمع کیا ادب اور فرمان برداری کو جیسا کہ طریقہ ہے اہل کمال کا اور بعضون نے کہا کہ منکشف ہوا اونکو دوسری بار علم اللہ کی طرف سے یا مدد رسول اوسکی سے بسبب برکت تفویض اور حسن ادب کے بیچ جواب پہلے سوال کے اور آیۃ الکرسی کو بہت بڑا اس لیے کہا کہ اس مین بیان توحید اور تعظیم الہی اور ذکر اسماء حسنی اور صفات باری تعالی کا ہے + ح + وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ وَكَّلَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِحِفْظِ زَكٰوةِ رَمَضَانَ فَاَتَانِيْ اٰتٍ فَجَعَلَ يَحْثُوْ مِنَ الطَّعَامِ فَاَخَذْتُهٗ وَقُلْتُ لَاَرْفَعَنَّكَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنِّيْ مُحْتَاجٌ

وعليّ عيالٌ ولي حاجة شديدة قال فخليت عنه فأصبحت فقال النبي صلى الله عليه وسلم يا أبا هريرة ما فعل
أسيرك البارحة قلت يا رسول الله شكى حاجة شديدة وعيالا فرحمته فخليت سبيله قال أما إنه قد كذبك
وسيعود فعرفت أنه سيعود لقول رسول الله صلى الله عليه وسلم إنه سيعود فرصدته فجاء يحثو من
الطعام فأخذته فقلت لأرفعنك إلى رسول الله صلى الله عليه وسلم قال دعني فإني محتاج وعلي عيال لا أعود فرحمته
فخليت سبيله اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا اونہوں نے کہ سپرد کیا مجکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ساتھ نگہبانی کرنے یعنی جمع کرنے زکوۃ
رمضان کی یعنی صدقہ عید الفطر کا تاکہ جمع ہو نیکو باٹین جنس فقرا کو پس آیا میرے پاس ایک شخص پس شروع کیا لپین بھرنے غلہ مین
یعنی لیکر اپنے پاس اور دامن مین رکھتا جاتا تھا پس پکڑا مینے اوسکو اور کہا مینے کہ البتہ پہنچاؤنگا مین تجکو طرف پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم
کے کہا اوس نے کہ تحقیق مین محتاج ہون اور میرے ذمہ پر نفقہ عیال کا ہے اور مجکو حاجت سخت ہے یعنی قرض وغیرہ بھی میرے ذمہ ہے کہا ابو ہریرہ نے
پس چھوڑ دیا مین نے اوسکو پس صبح کی مینے پھر فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے یعنی خبر غیب کی دی کہ اے ابو ہریرہ کیا ہوا قیدی تیرا کہ
رات گذری ہوئی مین تھا کہا مینے یا رسول اللہ شکایت کی اوس نے حاجت سخت کی اور عیالداری کی پس رحم کیا مینے اوسپر پس چھوڑ دیا مینے
اوسکو فرمایا حضرت نے خبردار ہو تحقیق اوس نے جھوٹ بولا تجسے یعنی بیچ ظاہر کرنے حاجت کے اور وہ پھر آویگا یعنی پھر چوری کرنے
پس جانا مینے کہ وہ پھر آویگا بسبب فرمانے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ کہ وہ پھر آویگا پس منتظر رہا مین اوسکا پھر آیا پس لپین بھرنے لگا غلہ مین
پس پکڑا مینے اوسکو اور کہا مینے کہ البتہ لیجاؤنگا مین تجکو طرف رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے کہا اوس نے چھوڑ دے مجکو کہ مین محتاج ہون
اور میرے ذمہ پر نفقہ کنبے کا ہے پھر نہ آؤنگا مین پس رحم کیا مینے اوسپر پس چھوڑ دی مینے راہ اوسکی ف اس ارشاد کہ رحم کیا بسبب کہنے اوسکے
کہ پھر نہ آونگا اور ثابت ہو چکا تھا جھوٹ اوسکا بیچ ظاہر کرنے حاجت کی زبانی مخبر صادق کے ۱۲ ح فأصبحت فقال
لي رسول الله صلى الله عليه وسلم يا أبا هريرة ما فعل أسيرك قلت يا رسول الله شكى حاجة شديدة وعيالا فرحمته
فخليت سبيله قال أما إنه قد كذبك وسيعود فرصدته فجاء يحثو من الطعام فأخذته فقلت لأرفعنك
إلى رسول الله صلى الله عليه وسلم وهذا آخر ثلث مرات أنك تزعم لا تعود ثم تعود قال دعني أعلمك
كلمات ينفعك الله بها إذا أويت إلى فراشك فاقرأ آية الكرسي الله لا إله إلا هو الحي القيوم حتى تختم الآية فإنك
لن يزال عليك من الله حافظ ولا يقربك شيطان حتى تصبح فخليت سبيله فأصبحت فقال لي رسول الله صلى الله
عليه وسلم ما فعل أسيرك قلت زعم أنه يعلمني كلمات ينفعني الله بها قال أما إنه صدقك وهو كذوب
تعلم من تخاطب منذ ثلث ليال قلت لا قال ذاك شيطان رواه البخاري پس صبح کی مینے پھر فرمایا مجکو رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نے اے ابو ہریرہ کیا ہوا قیدی تیرا عرض کیا مینے یا رسول اللہ شکایت کی اوس نے حاجت سخت کی اور عیالداری کی پس
رحم کیا مینے اوسپر چھوڑ دی مینے راہ اوسکی یعنی بسبب عہد اوسکی کے کہ پھر نہ آونگا پس فرمایا خبردار ہو تحقیق اوس نے جھوٹ بولا تجسے
یعنی اس مین کہ پھر نہ آونگا اور پھر آویگا وہ پس منتظر رہا مین اوسکا پھر آیا لپین بھرنے غلہ سے پکڑا مینے اوسکو اور کہا مینے البتہ لیجاؤنگا
مین تجکو طرف رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے اور یہ اخیر ہے تین مرتبہ کی تحقیق تو کہتا ہے کہ مین نہین آئیگا اور پھر آتا ہے تو کہا اوس نے
چھوڑ دے مجکو سکھلاؤنگا مین تجکو کتنے کلمے نفع دیگا تجکو اللہ بسبب انکے جسوقت کہ جگہ پکڑے تو طرف بچھونے اپنے کے یعنی سونے کے لیے

اللہ لا الٰہ الا ہو الحی القیوم یہانتک کہ ختم کرو تم آیۃ کو یعنی وہو العلی العظیم تک تو ہو پس تحقیق ہمیشہ رہیگا تجپر اللہ کی طرف سے نگہبان یعنی فرشتہ اور نہین
نزدیک ہوئیگا تمہارے کوئی شیطان یعنی جن وانس سے واسطے ایذا دینے تیرے دینی و دنیوی کے صبح تک پس چھوڑ دی مینے راہ اوسکی پس صبح کی مینے پھر فرمایا
مجکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ کیا ہوا قیدی تیرا کہا مینے کہ کہا قیدی نے یہہ کہ سکھلا دی مجکو کتنے کلمے کہ نفع دیگا مجکو اللہ بسبب انکے ذکر فرمایا حضرت
نے خبردار ہو تحقیق اوس نے سچ کہا حالانکہ وہ جھوٹا ہے یعنی اس سکھانے مین اور وہ ہے جھوٹا یعنی اور باتون مین جانتا ہے تو کس سے خطاب کرتا تھا تو تین رات
سے کہا مینے نہین فرمایا یہہ شیطان تھا یعنی صدقات کو ناقص کرنیکے لیے آیا تھا نقل کی یہہ بخاری نے **وَعَنْ** ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ بَيْنَمَا
جِبْرِيْلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَاعِدٌ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمِعَ نَقِيْضًا مِنْ فَوْقِهِ فَرَفَعَ رَأْسَهُ فَقَالَ هٰذَا بَابٌ مِنَ السَّمَاءِ
فُتِحَ الْيَوْمَ لَمْ يُفْتَحْ قَطُّ إِلَّا الْيَوْمَ فَنَزَلَ مِنْهُ مَلَكٌ فَقَالَ هٰذَا مَلَكٌ نَزَلَ إِلَى الْأَرْضِ لَمْ يَنْزِلْ قَطُّ إِلَّا الْيَوْمَ فَسَلَّمَ فَقَالَ
أَبْشِرْ بِنُوْرَيْنِ أُوْتِيْتَهُمَا لَمْ يُؤْتَهُمَا نَبِيٌّ قَبْلَكَ فَاتِحَةُ الْكِتَابِ وَخَوَاتِيْمُ سُوْرَةِ الْبَقَرَةِ لَنْ تَقْرَأَ بِحَرْفٍ مِنْهُمَا إِلَّا
أُعْطِيْتَهُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے ابن عباس سے کہ کہا اوسوقت کہ جبرئیل علیہ السلام بیٹھے ہوئے تھے نزدیک نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے
سنی جبرئیل نے آواز دروازہ کھلنے کی سی اوپر کی طرف سے پس اوٹھایا سر اپنا پس کہا جبرئیل نے یہہ دروازہ ہے آسمان کا کھولا گیا
آج کے دن نہین کھولا گیا کبھی مگر آج پس اوترا اوس دروازے سے ایک فرشتہ پس کہا جبرئیل نے یہہ فرشتہ اوترا طرف زمین کے نہین
اوترا کبھی مگر آج پس سلام کیا یعنی فرشتے نے حضرت کو پھر کہا خوشوقت ہو تم ساتھ دو نور کے کہ دیے گئے ہو تم وہ دو نور نہین دیا گیا کوئی
نبی تم سے پہلے سورہ الحمد اور خاتمہ سورہ بقرہ کا نہین پڑھیگا تو کوئی حرف اون مین سے مگر کہ دیا جاویگا تو ثواب اوسکا یا قبول کیجاویگی دعا
تیری نقل کی یہہ مسلم نے **ف** پس اوترا یہہ کلام راوی کا ہے کہ سنا اوسکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے اور ساتھ دو نورون کے
انکا نام نور اسلیے ہوا کہ یہہ روشنی ہونگے کہ چلینگے آگے پڑھنے والے اپنی کے قیامت کو اور خاتمہ سورۃ بقرہ کا ظاہر تر یہہ ہے کہ مراد تما
سے للہ ما فی السموات وما فی الارض آخر سورۃ تک ہے چنانچہ کعب سے بھی یہی منقول ہے اور کوئی حرف حرف سے مراد کلمہ ہے اور کلمے اس مین دو طرح
کے ہین ایک تو وہ ہین کہ جن مین دعا ہے مانند اہدنا الصراط المستقیم اور غفرانک ربنا اور سوا ہے انکے اور دوسرے کلمے فقط حمد و ثنا کے
ہین پس جو کلمہ دعا کا ہے پڑھیگا دیا جاویگا وہ چیز کہ اوس کلمے مین ہے اور جو کلمہ کہ حمد و ثنا کا پڑھیگا دیا جاویگا ثواب اوسکا جیسا کہ قرآن کو
مرفوع پڑھتا ہے ۱۲ ع **وَعَنْ** أَبِيْ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْآيَتَانِ مِنْ آخِرِ سُوْرَةِ الْبَقَرَةِ
مَنْ قَرَأَ بِهِمَا فِيْ لَيْلَةٍ كَفَتَاهُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے ابی مسعود سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے دو آیتین آخر
سورۃ بقرہ کی یعنی آمن الرسول سے آخر تک جو شخص پڑھے اونکو رات مین کفایت کرتی ہین اوسکو نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے
ف کفایت کرتی ہین یعنی دفع کرتی ہین اوس سے شرارت جن وانس کے گویا کفایت کرتی ہین قیام لیل سے ۱۲ ع **وَعَنْ**
أَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ حَفِظَ عَشْرَ آيَاتٍ مِنْ أَوَّلِ سُوْرَةِ الْكَهْفِ عُصِمَ مِنَ
الدَّجَّالِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے ابی درداء سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ یاد کرے دس آیتین اول سورہ
کہف کی بچایا جاویگا شر دجال کے سے نقل کی یہہ مسلم نے **ف** دجال سے یا وہ دجال مراد ہے کہ اخیر زمانے مین پیدا ہوگا یا دجال سے
مراد ہر جھوٹا فریبی ہے اور ترمذی کی روایت آگے آتی ہے اوس مین یعنی ہے کہ جسنے پڑھین تین آیتین اول کہف کی بچایا جاویگا فتنہ دجال
سے کہا بعضون نے وجہ جمع کی انمین یہہ ہے کہ جو کوئی یاد کرے دس آیتین تو بچایا جاویگا شر اوسکے سے اگر ملیگا اوس سے اور جو کوئی

پڑھیگا مین آیتین تو بچایا جاویگا فتنہ اوسکے سے اگر ملیگا اوس سے حاصل یہہ کہ فتنہ ملاقات کا اشد ہوگا بہ نسبت فتنہ عدم ملاقات
دس آیتوں کے یاد کرنے سے فتنہ ملاقات سے بچیگا اور تین آیتوں کو پڑھنے سے اوس فتنہ سے بچیگا کہ بغیر اوسکے ملنے کے لوگ اوس مین گرفتار
ہون گے واللہ اعلم ع **وَعَنْهُ** قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيَعْجِزُ أَحَدُكُمْ أَنْ يَقْرَأَ فِي لَيْلَةٍ ثُلُثَ
الْقُرْآنِ قَالُوا وَكَيْفَ يَقْرَأُ ثُلُثَ الْقُرْآنِ قَالَ قُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ يَعْدِلُ ثُلُثَ الْقُرْآنِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَرَوَاهُ الْبُخَارِيُّ
عَنْ أَبِي سَعِيدٍ اور روایت ہے ابی درداء سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا عاجز ہے ایک تمہارا یہہ کہ پڑھے ایک رات
مین تہائی قرآن عرض کیا صحابہ نے اور کس طرح پڑھے تہائی قرآن فرمایا قل ہو اللہ احد برابر ہے تہائی قرآن کے نقل کی یہہ مسلم نے اور نقل کی
بخاری نے ابی سعید سے **ف** قل ہو اللہ برابر تہائی قرآن کے اس لیے ہے کہ قرآن تین قسم کا ہے قصص اور احکام اور توحید اس مین توحید خوب ہے اور
بعضوں نے کہا کہ ثواب اسکا مضاعف ہوتا ہے بقدر اصل ثواب تہائی قرآن کے پس بموجب تقریر اول کی نہیں لازم آتا کہ تین بار پڑھنے سے ثواب ایک قرآن
ہو بموجب تقریر دوسری کے تین بار پڑھنے سے اصل ثواب ایک قرآن کا حاصل ہوتا ہے ع **وَعَنْ عَائِشَةَ** أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ رَجُلًا عَلَى سَرِيَّةٍ
وَكَانَ يَقْرَأُ لِأَصْحَابِهِ فِي صَلَاتِهِمْ فَيَخْتِمُ بِقُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ فَلَمَّا رَجَعُوا ذَكَرُوا ذٰلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَقَالَ سَلُوهُ لِأَيِّ شَيْءٍ يَصْنَعُ ذٰلِكَ فَسَأَلُوهُ فَقَالَ لِأَنَّهَا صِفَةُ الرَّحْمٰنِ وَأَنَا أُحِبُّ أَنْ أَقْرَأَهَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخْبِرُوهُ أَنَّ اللّٰهَ يُحِبُّهُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے عائشہ سے یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بھیجا ایک شخص کو امیر کر کر
ایک لشکر پر اور تھا وہ امامت کرتا اپنے رفیقوں کی نماز مین اور ختم کرتا یعنی قراءۃ اپنی ساتھ قل ہو اللہ احد کے پس جبکہ پھرے یعنی لشکر کے لوگ
ذکر کیا یہہ روبرو حضرت کے پس فرمایا پوچھو اوس سے کس واسطے کرتا ہے یہہ پس پوچھا اوس سے کہا اوس نے کرتا ہون مین یہہ اس لیے کہ تحقیق
اس مین ہے صفت رحمان کی اور مین دوست رکھتا ہون یہہ کہ پڑھون اوسکو یعنی ہمیشہ واسطے ہونے صفت رحمان کے اس مین فرمایا نبی صلی اللہ
علیہ وسلم نے خبر دو اوسکو کہ اللہ دوست رکھتا ہے اوسکو یعنی بسبب دوست رکھنے اسکی کے اسکو نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے **ف**
ختم کرتا ساتھ قل ہو اللہ کے یعنی پڑھنا آخر رکعت ہر نماز کی مین بعد سورۃ فاتحہ کے قل ہو اللہ احد اور کہا ابن حجر نے کہ پڑھنا بعد فاتحہ کے یا
بعد فاتحہ اور سورۃ کے ہر رکعت مین قل ہو اللہ اور معنی اول جو ہمنے لکھے ہین وہ خوب ہین کہ نماز بلا کراہت ہوتی ہے بالاتفاق ع **وَعَنْ**
أَنَسٍ قَالَ إِنَّ رَجُلًا قَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنِّي أُحِبُّ هٰذِهِ السُّورَةَ قُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ قَالَ إِنَّ حُبَّكَ إِيَّاهَا أَدْخَلَكَ
الْجَنَّةَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَرَوَى الْبُخَارِيُّ مَعْنَاهُ اور روایت ہے انس سے کہا تحقیق ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ
تحقیق مین دوست رکھتا ہون اس سورۃ کو مراد اوس سے سورۃ قل ہو اللہ احد فرمایا حضرت نے کہ تحقیق دوستی تیری اوس سورۃ سے داخل کریگی
تجکو بہشت مین نقل کی یہہ ترمذی نے اور روایت کی بخاری نے معنی اسکے **وَعَنْ** عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَمْ تَرَ آيَاتٍ أُنْزِلَتِ اللَّيْلَةَ لَمْ يُرَ مِثْلُهُنَّ قَطُّ قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ وَقُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ النَّاسِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ
اور روایت ہے عقبہ بن عامر سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ عجب آیتین ہین اتاری گئین آج کی رات نہیں دیکھی گئین
مانند انکی یعنی بیچ مقدمہ پناہ پکڑنے کے وہ قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس ہین نقل کی یہہ مسلم نے ع **وَعَنْ عَائِشَةَ**
أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا أَوَى إِلَى فِرَاشِهِ كُلَّ لَيْلَةٍ جَمَعَ كَفَّيْهِ ثُمَّ نَفَثَ فِيهِمَا فَقَرَأَ فِيهِمَا قُلْ
هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ وَقُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ وَقُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ النَّاسِ ثُمَّ يَمْسَحُ بِهِمَا مَا اسْتَطَاعَ مِنْ جَسَدِهِ يَبْدَأُ

عَلٰی رَأسِہٖ وَوَجْہِہٖ وَمَا اَقْبَلَ مِنْ جَسَدِہٖ یَفْعَلُ ذٰلِکَ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہی عائشہ سی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم تھے جس وقت کہ جگہ پکڑتی طرف بچھونے اپنی کی ہر شب ملاتے دونوں ہاتھ اپنے پھر دم کرتے دونوں ہاتھوں میں پس پڑھتے اون میں قل ہو اللہ احد اور قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس پھر پھیرتے دونوں ہاتھوں کو جہانتک ہو سکتا بدن پر شروع کرتے پھیرنا ہاتھوں کا اپنے سر پر اور اپنے منہ پر اور اگلی جانب بدن اپنے کے پر یعنی بعد اسکے ہاتھ اور جگہ پھیرتے کرتے تین بار یعنی پڑھنا اور دم کرنا اور پھیرنا ہاتھ کا تین بار نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے **ف** ظاہر اس حدیث سے معلوم ہوتا ہی کہ دم پہلے ہاتھوں پر کرتے تھے اور پڑھتے تھے بعد اسکے پس بعضوں نے کہا ہی کہ یہہ اس لیے کرتے تھے کہ تا مخالفت ہووے ساحروں کی کہ وہ پڑھتے ہیں اور دم پیچھے کرتے ہیں اور بعضوں نے کہا کہ معنی یہہ ہیں کہ ارادہ دم کرنیکا کرتے پھر پڑھتے اور پھر دم کرتے ع ح **وَسَنَذْکُرُ** حَدِیْثَ ابْنِ مَسْعُوْدٍ لَمَّا اُسْرِیَ بِرَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ بَابِ الْمِعْرَاجِ اِنْ شَاءَ اللّٰہُ تَعَالٰی اور ذکر کرینگے ہم حدیث ابن مسعود کی لما اسری برسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم باب المعراج میں ان شاء اللہ تعالیٰ

اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ فصل دوسری

عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ ثَلٰثٌ تَحْتَ الْعَرْشِ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ الْقُرْاٰنُ یُحَاجُّ الْعِبَادَ لَہٗ ظَھْرٌ وَبَطْنٌ وَالْاَمَانَةُ وَالرَّحِمُ تُنَادِیْ اَلَا مَنْ وَصَلَنِیْ وَصَلَہُ اللّٰہُ وَمَنْ قَطَعَنِیْ قَطَعَہُ اللّٰہُ رَوَاہُ فِیْ شَرْحِ السُّنَّةِ روایت ہی عبد الرحمن بن عوف سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا تین چیزیں ہونگی نیچے عرش کے دن قیامت کے ایک تو قرآن جھگڑیگا بندوں سے اور واسطے قرآن کے ظاہر بھی ہی اور باطن بھی اور دوسری نیچے عرش کی امانت اور تیسری ناتا پکاریگا ناتا یا ہر ایک ناتا اوس امانت خبردار ہو جسنے ملایا مجکو یعنی رعایت کی میرے حق کی ملاویگا اوسکو اللہ یعنی ساتھ رحمت اپنی کے اور جسنے توڑا مجکو یعنی رعایت میرے حق کی نکی توڑیگا اوسکو اللہ یعنی متوجہ نہیں ہوویگا اوس پر نقل کی یہہ شرح السنہ میں **ف** نیچے عرش کی یہہ کنایہ ہی اس سے کہ کمال قرب اور اختیار ہوگا انکو درگاہ عزت میں کہ ضائع نہیں کریگا حق سبحانہ اجر کو اور ثواب اون لوگوں کی کہ محافظت کرینگے انکی جیسا کہ حال بادشاہوں کی مقربوں کا ہوتا ہی اور جھگڑیگا بندوں سے یعنی جنہوں نے اسکی تعظیم نکی اور عمل نکیا اسپر اون سے جھگڑیگا اور جنہوں نے تعظیم اسکی کی ہوگی اور عمل کیا ہوگا اسپر اونکی طرف سے جھگڑیگا یعنی جناب الٰہی میں شفاعت انکی کریگا اور ظاہر ہی یعنی معنی ظاہر ہیں کہ اکثر لوگ سمجھتے ہیں احتیاج تامل کی نہیں اور باطن ہی یعنی بعضے معنی قرآن محتاج ہیں تامل اور فکر و تفسیر کی کہ نہیں سمجھتے اوسکو مگر خواص مقربین علماء عاملین سے یہہ اشارہ ہی اسپر کہ ہر کوئی بقدر سمجھ اپنی کے ساتھ قرآن مواخذہ کیا جاویگا اگر عمل نکریگا اوسپر اور امانت سے مراد ہی حق اللہ تعالیٰ کی اور بندوں کی کہ لازم ہی ادا اوسکا ع ح **وَعَنْ** عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُقَالُ لِصَاحِبِ الْقُرْاٰنِ اقْرَأْ وَارْتَقِ وَرَتِّلْ کَمَا کُنْتَ تُرَتِّلُ فِی الدُّنْیَا فَاِنَّ مَنْزِلَکَ عِنْدَ اٰخِرِ اٰیَةٍ تَقْرَأُھَا رَوَاہُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْ دَاوٗدَ وَالنَّسَائِیُّ اور روایت ہی عبد اللہ بن عمرو سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا جاویگا واسطے صاحب قرآن کے پڑھ اور چڑھ یعنی بہشت کے درجوں پر اور ٹھہر ٹھہر کر جیسا کہ تو ٹھہر ٹھہر کر پڑھتا تھا دنیا میں پس تحقیق مرتبہ تیرا نزدیک آخر آیت کے کہ پڑھیگا تو اوسکو نقل کی یہہ احمد اور ترمذی اور ابو داؤد نسائی نے **ف** صاحب قرآن وہ کہ ہمیشہ تلاوت کرتا ہی قرآن کی اور عمل کرتا ہی اوسپر نہ وہ کہ پڑھے قرآن اور قرآن لعنت کرے یعنی جو عمل نہیں کرتا اوسکا یہہ حال ہوتا ہی ایک روایت میں آیا ہی کہ جو کوئی عمل کرے قرآن پر پس گویا کہ پڑھتا ہی اوسکو ہمیشہ اگرچہ اوسکو اور جسنے نہ عمل کیا قرآن پر پس گویا کہ نہ پڑھا اوسکو اگرچہ پڑھتا ہی اوسکو ہمیشہ اور پڑھ اور چڑھ یعنی پڑھتا جا درجات جنت پر

بقدر تیون کو کہ پڑہے تو اور آیا ہی ایک روایت مین کہ درجات جنت کے بقدر آیات قرآن کی ہین پس اگر تمام قرآن پڑہے
اوپر کے درجہ جنت کے پہر کہ لائق حال اوسکی کے ہوگا چڑہیگا اور اس مین اشارہ ہی اسپر کہ جو دنیا مین ترتیل سے پڑہتا ہوگا
ہوگا جنت مین اور آیتین قرآن کی بسبب گنتی کوفیون کے کہ اس دیار مین قراءۃ اور گنتی اونکی مروج ہی چہہ ہزار دو سو چہتیس ہین
اور سوا اسکے اور بہی قول بہت ہین اور اس مین جو چاہے قراءۃ کی کتابون مین دیکہ لے ح ع بحر العلوم وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ
قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الَّذِي لَيْسَ فِي جَوْفِهِ شَيْءٌ مِنَ الْقُرْآنِ كَالْبَيْتِ الْخَرِبِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ
وَالدَّارِمِيُّ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ اور روایت ہی ابن عباس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
کہ تحقیق وہ شخص کہ نہین اوسکے دل مین کچہہ قرآن سے مانند گہر ویران کے ہی نقل کی یہہ ترمذی اور دارمی نے اور کہا ترمذی نے کہ یہہ حدیث
صحیح ہی ف اسپر کہ جو کوئی کچہہ بہی قرآن نہ جانتا ہوا اور نہ ایمان رکہتا ہو اوسپر یا جانتا ہوا اور ایمان نہ رکہتا ہو اوسپر وہ مانند گہر ویران
کے ہی اور جسکو قرآن آتا ہو اور ایمان بہی رکہتا ہو اوسپر اوسکا باطن آباد ہی نور ایمان سے تہوڑا جانتا ہو تو تہوڑا آباد ہوگا بہت جانتا ہوگا بہت آباد
ہوگا ع ح وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ الرَّبُّ تَبَارَكَ وَتَعَالَى مَنْ شَغَلَهُ الْقُرْآنُ
عَنْ ذِكْرِي وَمَسْأَلَتِي أَعْطَيْتُهُ أَفْضَلَ مَا أُعْطِي السَّائِلِينَ وَفَضْلُ كَلَامِ اللّٰهِ عَلَى سَائِرِ الْكَلَامِ كَفَضْلِ اللّٰهِ عَلَى خَلْقِهِ
رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالدَّارِمِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ اور روایت ہی
ابی سعید سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ فرماتا ہی پروردگار با برکت اور بلند جسکو باز رکہے قرآن یاد میری سے اور مانگنے
میری سے دیتا ہون مین اوسکو بہتر اوس چیز سے کہ دیتا ہون مانگنے والون کو اور بزرگی کلام الٰہی کی اوپر تمام کلامون کے مانند
بزرگی اللہ کے تمام مخلوقات اوسکی پر یعنی اور ایسی ہی فضیلت مشغول ہونیوالے کی اس مین اوپر غیر اوسکی کے نقل کی یہہ ترمذی اور
دارمی نے اور بیہقی نے شعب الایمان مین اور کہا ترمذی نے یہہ حدیث حسن غریب ہی ف جسکو باز رکہے قرآن یعنی جو کوئی
یاد کرنے قرآن کے مین اور جاننے اور سمجہنے معانی اسکے مین اور عمل کرنے مین اوس کے ایسا کہ اوس مین ہو اور باز رہے اور ذکر و دعا سے
کہ سوا کلام اللہ کی ہین تو دیتا ہون اوسکو زیادہ مانگنے والون سے اور ظاہر یہہ تہا کہ کہا جاتا کہ دیتا ہون اوسکو زیادہ مانگنے والون اور ذکر
کرنیوالون سے لیکن یون نہ کہا اور اکتفا کیا ساتہہ ذکر کرنے مانگنے والون کے اس لیے کہ ذکر بہی حقیقت مین دعا ہی کیونکہ ذکر اور ثنا کریم
مقصود یہہ ہوتا ہی کہ کچہہ ہمکو دے اور جملہ فضل کلام اللہ الخ احتمال رکہتا ہی کہ تتمہ ہو قول اللہ تعالی کا اور احتمال یہہ بہی ہی کہ کلام نبی صلی اللہ علیہ وسلم
کا ہو ظاہر تر یہی ہے ع ح وَعَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَرَأَ حَرْفًا مِنْ كِتَابِ اللّٰهِ فَلَهُ بِهِ
حَسَنَةٌ وَالْحَسَنَةُ بِعَشْرِ أَمْثَالِهَا لَا أَقُولُ الم حَرْفٌ أَلِفٌ حَرْفٌ وَلَامٌ حَرْفٌ وَمِيمٌ حَرْفٌ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ
وَالدَّارِمِيُّ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ إِسْنَادًا اور روایت ہی ابن مسعود سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
جو شخص کہ پڑہے ایک حرف کتاب اللہ یعنی قرآن مین سے پس واسطے اوسکے عوض ہر حرف کے نیکی اور نیکی برابر دس نیکی کے یعنی ہر
یہہ دس نیکیان لکہی جاتی ہین نہین کہتا مین کہ الم ایک حرف ہی الف ایک حرف ہی اور لام ایک حرف اور میم ایک حرف یعنی
گنتی مین تیس نیکیان لکہی جاتی ہین نقل کی یہہ ترمذی اور دارمی نے اور کہا ترمذی نے یہہ حدیث حسن صحیح غریب ہی باعتبار
وَعَنِ الْحَارِثِ الْأَعْوَرِ قَالَ مَرَرْتُ فِي الْمَسْجِدِ فَإِذَا النَّاسُ يَخُوضُونَ فِي الْأَحَادِيثِ فَدَخَلْتُ عَلَى عَلِيٍّ فَأَخْبَرْتُهُ

فقال اوقد فعلوها قلت نعم قال اما اني سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول الا انها ستكون فتنة فقلت ما المخرج منها يا رسول الله قال كتاب الله فيه نبأ ما قبلكم وخبر ما بعدكم وحكم ما بينكم هو الفصل ليس بالهزل من تركه من جبار قصمه الله ومن ابتغى الهدى في غيره اضله الله وهو حبل الله المتين وهو الذكر الحكيم وهو الصراط المستقيم هو الذي لا تزيغ به الاهواء ولا تلتبس به الالسنة ولا يشبع منه العلماء ولا يخلق عن كثرة الرد ولا ينقضي عجائبه هو الذي لم تنته الجن اذ سمعته حتى قالوا انا سمعنا قرانا عجبا يهدي الى الرشد فامنا به من قال به صدق ومن عمل به اجر ومن حكم به عدل ومن دعا اليه هدي الى صراط مستقيم رواه الترمذي والدارمي وقال الترمذي هذا حديث اسناده مجهول وفي الحارث مقال۔

اور روایت ہے حارث اعور یعنی کانے سے کہا کہ گذرا میں مسجد میں یعنی مسجد کوفہ میں لوگوں پر کہ بیٹھے تھے پس ناگہاں لوگ مشغول تھے بیچ باتوں بیفائدہ کے یعنی قصوں وغیرہ میں اور چھوڑ دی تھی تلاوت قرآن وغیرہ پھر گیا میں حضرت علیؓ کے پاس پس خبر دی میں نے انکو پس فرمایا حضرت علیؓ نے کیا تحقیق کی انہوں نے یہ بات یعنی چھوڑ دیا انہوں نے قرآن اور مشغول ہوئے بیفائدہ باتوں میں کہا میں نے کہ ہاں فرمایا حضرت علیؓ نے خبردار ہو تحقیق سنا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے خبردار ہو تحقیق ہوگا فتنہ یعنی اختلاف واقع ہوگا لوگوں میں اور بُرے مذاہب نکلینگے کہا میں نے کس طرح خلاصی ہوگی اس سے یا رسول اللہ فرمایا کہ اللہ یعنی طور خلاصی کا اوس سے عمل کرنا ہے کتاب اللہ پر اوس میں خبر ہے ان چیزوں کی جو پہلے تمہارے ہیں یعنی اگلی امتوں کی خبریں اور خبر ہے اوس چیز کی کہ پیچھے تمہارے ہے یعنی علامتیں قیامت کی اور احوال قیامت کے اور اوس میں حکم ہے اوس چیز کا کہ واقع ہے درمیان تمہارے یعنی کفر اور ایمان اور طاعت وگناہ اور حلال وحرام اور تمام شرائع اسلام کے اور معاملات آپس کے وہ فرق کرنیوالا ہے درمیان حق وباطل کے نہیں بیہودہ جس متکبر نے چھوڑا قرآن کو ہلاک کریگا اوسکو اللہ اور جس نے ڈھونڈھی ہدایت اوسکی غیر میں یعنی کتابوں میں اور علموں میں کہ نہیں نکالے گئے قرآن سے اور نہ موافق ہیں ساتھ اوسکے گمراہ کریگا اوسکو اللہ اور وہ رسی اللہ کی ہے استوار یعنی وسیلہ قوی ہے معرفت اور قرب الٰہی کا اور وہ ہے مذکور باحکمت اور وہ راہ ہے سیدھی اور وہ ایسا ہے کہ نہیں کج ہوتیں بسبب اتباع اوسکی کے خواہشیں حق سے طرف باطل کے اور نہیں ملتیں ساتھ اوسکے زبانیں اور نہیں سیر ہوتی اوس سے علما اور نہیں پرانا ہوتا بسبب کثرت مزاولت کے اور نہیں تمام ہوتے عجائب اوسکے اور وہ ایسا ہے کہ نہ توقف کیا جنوں نے اوس وقت کہ سنا اوسکو یہاں تک کہ کہا تحقیق ہمنے سنا قرآن عجیب راہ بتاتا ہے طرف ہدایت کے پس ایمان لائے ہم ساتھ اوسکے جس نے کہا موافق اوسکے اوس نے سچ کہا اور جس نے عمل کیا ساتھ اوسکے ثواب دیا جاویگا اور جس نے حکم کیا ساتھ اوسکے یعنی درمیان لوگوں کے انصاف کیا اور جس نے بلایا یعنی خلق کو طرف اوسکے یعنی طرف ایمان لانے اور عمل کرنیکے وہ سیدھی راہ دکھایا گیا طرف سیدھی راہ کے نقل کی یہ ترمذی اور دارمی نے اور کہا ترمذی نے کہ یہ حدیث سند اسکی مجہول ہے اور حارث میں گفتگو کی ہے یعنی وہ جھوٹا ہے **ف** جس متکبر نے چھوڑا قرآن کو یعنی ایمان نہ لایا اوسپر اور نہ عمل کیا اوسپر اوسے ہلاک کریگا اوسکو یعنی توڑیگا گردن اوسکی اصل میں قصم کے معنی ہیں توڑ ڈالنا بعد اکڑنے کے پس معنی یہ ہیں کہ قطع کریگا اوسکو اللہ اور دور کریگا رحمت سے کہ برخلاف اوسکے کہ عمل کرے قرآن پر اوسکو پہنچاویگا اللہ تعالیٰ اعلیٰ مراتب کو اور کہا طیبی نے کہ جس نے ترک کیا عمل کرنا قرآن کی ایک سطر پر یا ایک کلمہ پر یعنی آیت وکلمہ کہ واجب ہے عمل کرنا اوسپر یا ترک کی قرأۃ اوسکی از راہ تکبر کے کافر ہو جاتا ہے اور جس نے چھوڑا

رواه احمد والترمذي وابن ماجة والدارمي وقال الترمذي هذا حديث غريب وحفص بن سليمان الراوي
ليس هو بالقوي يضعف في الحديث اور روایت ہے حضرت علی سے کہ کہا جس شخص نے کہ پڑھا قرآن پھر یاد کیا اوسکو اور حلال جانا حلال
اوسکو اور حرام جانا حرام اوسکو داخل کریگا اوسکو اللہ بہشت مین ابتدا ہی مین اور قبول کریگا اوسکی شفاعت بیچ حق دس شخصون کے
اہل گھر والون اوسکی سے کہ سب ایسے ہی ہون کہ واجب ہو گی واسطے اونکے آگ یعنی فاسق اور لائق دوزخ کے ہون نقل کی یہ احمد اور ترمذی
اور ابن ماجہ اور دارمی نے اور کہا ترمذی نے کہ یہ حدیث غریب ہے اور حفص بن سلیمان راوی نہین قوی ضعیف کیا جاتا ہے حدیث
مین **وعن** ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لأبي بن كعب كيف تقرأ في الصلوة فقرأ أم القرآن
فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم والذي نفسي بيده ما أنزلت في التوراة ولا في الإنجيل ولا في الزبور ولا في
الفرقان مثلها وإنها سبع من المثاني والقرآن العظيم الذي أعطيته رواه الترمذي وروى الدارمي من قوله
ما أنزلت ولم يذكر أبي بن كعب وقال الترمذي هذا حديث حسن صحيح اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول
خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ابی بن کعب کو کسطرح سے پڑھتے ہو تم یعنی کیا پڑھتے ہو نماز مین پس پڑھی سورہ فاتحہ پھر فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ
وسلم نے قسم ہے اوس ذات کی کہ جان میری اوسکے ہاتھ مین ہے نہین اوتاری گئی توریت مین اور نہ انجیل مین اور نہ زبور مین اور نہ قرآن مین کوئی
سورہ مانند اوسکے اور تحقیق سورہ فاتحہ سات آیتین ہین مکرر پڑھی جاتی ہین اور قرآن عظیم ہے کہ دیا گیا ہون مین وہ نقل کی یہ ترمذی نے
اور نقل کی دارمی نے قول ما انزلت سے اور نہین ذکر کیا ابی بن کعب کا اور کہا ترمذی نے یہ حدیث حسن صحیح ہے **ف** تحقیق مثانی اور
قرآن عظیم کے معنی کی پہلی فصل مین ہو چکی ہے **وعنه** قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم تعلموا القرآن فاقرأوه
فإن مثل القرآن لمن تعلم فقرأه وقام به كمثل جراب محشو مسكا تفوح ريحه كل مكان ومثل من تعلمه فرقد
وهو في جوفه كمثل جراب أوكي على مسك رواه الترمذي والنسائي وابن ماجة اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے سیکھو قرآن پھر پڑھو اوسکو پس تحقیق حال قرآن کا واسطے اوس شخص کے کہ سیکھتا ہے پھر پڑھتا ہے
اور ہمیشہ پڑھتا ہے یا عمل کرتا ہے اوسپر یا رات کو قیام کرتا ہے ساتھ اوسکے مانند حال تھیلی بھری ہوئی کی مشک سے ہے کہ پہنچتی ہے بو اوسکی
تمام مکان مین اور حال اوس شخص کا کہ سیکھا اوسکو اور سو رہا اور غافل ہوا قراءۃ اور قیام سے یا عمل کیا اور کلام اللہ اوسکے دل مین ہے
مانند حال تھیلی کی ہے کہ باندھی گئی مشک پر نقل کی یہ ترمذی اور نسائی اور ابن ماجہ نے **ف** سیکھو قرآن یعنی لفظ و معانی اوسکے
کہا ابو محمد جوینی نے کہ سیکھنا اور سکھانا قرآن کا فرض کفایہ ہے انتہی اور فرض عین ہے سیکھنا بعض قرآن کا یعنی جسقدر پڑھنا فرض ہے
نماز مین اور کہا نووی نے کہ مشغول ہونا یاد کرنے قرآن مین کہ زیادہ ہے فاتحہ سے افضل ہے نماز نفل سے اس لیے کہ وہ فرض کفایہ ہے
اور فتوی دیا ہے بعض متاخرین نے اسپر کہ مشغول ہونا ساتھ حفظ قرآن کے افضل ہے مشغول ہونے سے اور علمون مین کہ جو فرض کفایہ ہین نہ
فرض عین یعنی فرض عین علم سے افضل نہین ہے یاد کرنا قرآن کا اور مانند حال تھیلی بھری ہوئی مشک کے الخ یعنی سینہ قاری کا مانند
تھیلی کے ہے اور قرآن اوس مین مانند مشک کے پس جب وہ پڑھتا ہے پہنچتی ہے برکت اوسکی گھر اوسکے مین اور سننے والون کو اور اخیر جملہ کا یہ مطلب
ہے کہ جسنے سیکھا قرآن اور نہ پڑھا نہ پہنچی برکت اوسکی نہ اوسکو اور نہ اورونکو پس ہوا مانند مشک کی تھیلی کے کہ سر اوسکا بندھا ہوا ہے
نہ پہنچتی خوشبو کسیکو **وعنه** قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من قرأ حم المؤمن إلى إليه المصير

وَآيَةَ الْكُرْسِيِّ حِينَ يُصْبِحُ حُفِظَ بِهِمَا حَتّٰى يُمْسِيَ وَمَنْ قَرَأَ بِهِمَا حِينَ يُمْسِي حُفِظَ بِهِمَا حَتّٰى يُصْبِحَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ
وَالدَّارِمِيُّ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ پڑھے
حم کو اوسکے سورہ مومن کی تو ہی الیہ المصیر تک اور آیۃ الکرسی کو وقت صبح کے محفوظ رہتا ہے بسبب برکت انکے یعنی سب آفات و بلیات سے شام
تک اور جو پڑھے انکو وقت شام کے محفوظ رہتا ہے بسبب برکت انکی کے صبح تک نقل کی یہہ ترمذی اور دارمی نے اور کہا ترمذی
نے کہ یہہ حدیث غریب ہے **ف** الیہ المصیر تک آیۃ مذکور یون ہے حٰمٓ تَنْزِيلُ الْكِتَابِ مِنَ اللّٰهِ الْعَزِيزِ الْعَلِيمِ غَافِرِ الذَّنْبِ وَقَابِلِ التَّوْبِ شَدِيدِ الْعِقَابِ
ذِي الطَّوْلِ لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ إِلَيْهِ الْمَصِيرُ **وَعَنِ** النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللّٰهَ كَتَبَ كِتَابًا
قَبْلَ أَنْ يَخْلُقَ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضَ بِأَلْفَيْ عَامٍ أَنْزَلَ مِنْهُ آيَتَيْنِ خَتَمَ بِهِمَا سُورَةَ الْبَقَرَةِ وَلَا تُقْرَآنِ فِي دَارٍ ثَلٰثَ
لَيَالٍ فَيَقْرَبُهَا الشَّيْطٰنُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالدَّارِمِيُّ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ اور روایت ہے نعمان بن بشیر سے کہ کہا
فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق اللہ تعالیٰ نے لکھی کتاب یعنی حکم کیا فرشتوں کو ساتھ لکھنے قرآن کے لوح محفوظ میں پہلے
پیدا کرنے آسمان و زمین کے دو ہزار برس اتارین اوس کتاب میں سے دو آیتیں کہ ختم کیا ساتھ انکے سورہ بقرہ کو یعنی آمن الرسول سے آخر
تک اور جس مکان میں پڑھی جاویں یہہ آیتیں تین رات تک نہیں نزدیک آتا اوسکے شیطان نقل کی یہہ ترمذی اور دارمی نے
نے کہ یہہ حدیث غریب ہے **وَعَنْ** أَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَرَأَ ثَلٰثَ آيَاتٍ مِنْ
أَوَّلِ الْكَهْفِ عُصِمَ مِنْ فِتْنَةِ الدَّجَّالِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ اور روایت ہے ابی درداء سے
کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ پڑھے تین آیتیں اول سورہ کہف کی بچایا جاویگا فتنہ دجال کے سے نقل کی یہہ ترمذی
اور کہا یہہ حدیث حسن صحیح ہے **ف** پہلی فصل میں ایک حدیث ابو درداء سے گذری کہ جو کوئی یاد کرے دس آیتیں اول سورہ کہف کی
بچایا جاویگا دجال سے پس ایک وجہ جمع کی تو وہان بیان کی گئی ہے اور دوسری وجہ جمع کی یہہ بھی ہو سکتی ہے کہ اول دس آیتوں کی یاد کرنے کی یہہ
خاصیت مترتب ہوتی ہو بعد ازاں ازراہ وسعت فضل کی تین آیتوں کے پڑھنے کی یہہ خاصیت ٹھہری واللہ اعلم ۱۲ح **وَعَنْ** أَنَسٍ
قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ لِكُلِّ شَيْءٍ قَلْبًا وَقَلْبُ الْقُرْآنِ يٰسٓ وَمَنْ قَرَأَ يٰسٓ كَتَبَ اللّٰهُ لَهُ بِقِرَاءَتِهَا
قِرَاءَةَ الْقُرْآنِ عَشْرَ مَرَّاتٍ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالدَّارِمِيُّ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ اور روایت ہے انس سے
کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق واسطے ہر چیز کے دل ہے اور دل قرآن کا یٰس ہے اور جو شخص کہ پڑھتا ہے یٰس لکھتا ہے اللہ
اوسکے لیے ساتھ پڑھنے اوسکے کے ثواب پڑھنے قرآن کا دس بار نقل کی یہہ ترمذی اور دارمی نے اور کہا ترمذی نے یہہ حدیث غریب ہے
ف دل قرآن کا یعنی خلاصہ اوسکا یٰس ہے اس لیے کہ احوال قیامت کا اور اور مقاصد عمدہ قرآن کے اس میں مذکور ہیں ع **وَعَنْ**
أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى قَرَأَ طٰهٰ وَيٰسٓ قَبْلَ أَنْ يَخْلُقَ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضَ
بِأَلْفِ عَامٍ فَلَمَّا سَمِعَتِ الْمَلٰئِكَةُ الْقُرْآنَ قَالَتْ طُوبٰى لِأُمَّةٍ يَنْزِلُ هٰذَا عَلَيْهَا وَطُوبٰى لِأَجْوَافٍ تَحْمِلُ هٰذَا وَطُوبٰى
لِأَلْسِنَةٍ تَتَكَلَّمُ بِهٰذَا رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
تحقیق اللہ تعالیٰ نے پڑھی سورہ طٰہٰ اور یٰس پہلے پیدا کرنے آسمان و زمین کے ہزار برس پس جبکہ سنا فرشتوں نے قرآن یعنی پڑھنا انکا کہا
خوشحالی ہے واسطے اوس امت کے کہ اتارا جاویگا یہہ قرآن یعنی یہہ دونوں سورتیں اوس پر اور خوشحالی ہے واسطے اون دلوں کے

قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هِيَ الْمَانِعَةُ هِيَ الْمُنْجِيَةُ تُنْجِيهِ مِنْ عَذَابِ اللّٰهِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ
اور روایت ہے ابن عباس سے کہ کہا گاڑا کسی ایک نے صحابیوں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی میں سے خیمہ اپنا ایک قبر پر اور وہ نہ گمان کرتا تھا کہ یہ
قبر ہے کسی انسان کی پس ناگہان اوس میں ایک آدمی پڑھتا ہے سورہ تبارک الذی بیدہ الملک یہانتک کہ تمام کیا اوسکو پھر آیا گاڑنے والا خیمہ کا نبی صلی اللہ علیہ
وسلم کے پاس پس خبر دی حضرت کو پس فرمایا حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ سورہ ملک منع کرنیوالی ہے وہ نجات دینے والی ہے نجات دیتی
ہے پڑھنے والیکو اللہ کے عذاب سے نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا یہ حدیث غریب ہے **ف** سنا خیمہ گاڑنے والے نے اوس مردہ کو سورہ ملک پڑھتے
ہوئے قبر میں یا جاگتے میں اور ظاہر ترجمہ ہے اور منع کرنیوالی ہے یعنی بچاتی ہے عذاب قبر سے یا گناہوں سے جو کہ سبب ہیں عذاب قبر کی یا بچاتی ہے
اپنے قاری کو اس سے کہ پہونچے اوسکو رنج محشر میں ۱۲ ح ۔ **وَعَنْ** جَابِرٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ لَا يَنَامُ حَتّٰى يَقْرَأَ
الٓمٓ تَنْزِيلُ وَتَبَارَكَ الَّذِي بِيَدِهِ الْمُلْكُ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالدَّارِمِيُّ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ وَكَذَا فِي
شَرْحِ السُّنَّةِ وَفِي الْمَصَابِيحِ غَرِيبٌ اور روایت ہے جابر سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم تھے نہ سوتے یہانتک کہ پڑھتے الم تنزیل السجدہ اور تبارک الذی
بیدہ الملک نقل کی یہ احمد اور ترمذی اور دارمی نے اور کہا ترمذی نے کہ یہ حدیث صحیح ہے اور اسیطرح سے کہا محی السنۃ نے شرح السنہ میں کہ
یہ حدیث صحیح ہے اور مصابیح میں کہا کہ یہ غریب ہے **ف** غریب ہے نامنافی صحیح ہونیکی نہیں اس لیے کہ غریب کبھی ہوتی ہے صحیح ۱۲ ح ۔ **وَعَنْ**
ابْنِ عَبَّاسٍ وَأَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَا قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا زُلْزِلَتْ تَعْدِلُ نِصْفَ الْقُرْآنِ وَقُلْ هُوَ اللّٰهُ
أَحَدٌ تَعْدِلُ ثُلُثَ الْقُرْآنِ وَقُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ تَعْدِلُ رُبُعَ الْقُرْآنِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہے ابن عباس سے اور
انس بن مالک سے کہا دونوں نے فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے سورہ اذا زلزلت برابر ہے آدھے قرآن کے اور قل ہو اللہ احد برابر ہے تہائی قرآن کے اور قل یا ایہا الکافرون
برابر ہے چوتھائی قرآن کے نقل کی یہ ترمذی نے **ف** قرآن بیان مبدا و معاد کا ہے اور اذا زلزلت میں بیان معاد کا خوب ہے اس لیے برابر آدھے قرآن کے
ہوئی اور وجہ ہونے قل ہو اللہ احد کی برابر تہائی قرآن کے پہلے معلوم ہو چکی اور قل یا برابر چوتھائی قرآن کے اس لیے ہے کہ قرآن میں بیان تو
حید اور نبوت اور احکام و قصص کا ہے اور اس سورہ میں بیان توحید کا خوب ہے واللہ اعلم ۱۲ ح ۔ **وَعَنْ** مَعْقِلِ بْنِ يَسَارٍ عَنِ النَّبِيِّ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَالَ حِينَ يُصْبِحُ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ أَعُوذُ بِاللّٰهِ السَّمِيعِ الْعَلِيمِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ فَقَرَأَ ثَلَاثَ آيَاتٍ
مِنْ آخِرِ سُورَةِ الْحَشْرِ وَكَّلَ اللّٰهُ بِهِ سَبْعِينَ أَلْفَ مَلَكٍ يُصَلُّونَ عَلَيْهِ حَتّٰى يُمْسِيَ وَإِنْ مَاتَ فِي ذٰلِكَ الْيَوْمِ مَاتَ شَهِيدًا
وَمَنْ قَالَهَا حِينَ يُمْسِي كَانَ بِتِلْكَ الْمَنْزِلَةِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالدَّارِمِيُّ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ اور روایت ہے
معقل بن یسار سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا جو شخص کہ کہے وقت صبح کے تین بار پناہ پکڑتا ہوں میں ساتھ اللہ کے سننے والا
جاننے والا ہے شیطان راندے ہوئے سے پھر پڑھے تین آیتیں اخیر سورہ حشر کی یعنی ہو اللہ الذی لا الہ الا ہو سے آخر سورہ تک متعین کرتا ہے اللہ تعالیٰ
ساتھ اوسکے ستر ہزار فرشتے دعا کرتے ہیں اوسکے لیے یعنی توفیق خیر کی اور دفع شر کی اور بخشش مانگتے ہیں اوسکے گناہوں کے لیے شام تک
اور اگر مر جاوے اوس دن میں مرتا ہے شہید اور جو شخص پڑھے اعوذ و آیۃ کو وقت شام کے ہوتا ہے ساتھ اسی مرتبہ کے یعنی جو کہ مذکور ہوا نقل کی یہ ترمذی
اور دارمی نے اور کہا ترمذی نے یہ حدیث غریب ہے ۔ **وَعَنْ** أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَرَأَ كُلَّ يَوْمٍ
مِائَتَيْ مَرَّةٍ قُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ مُحِيَ عَنْهُ ذُنُوبُ خَمْسِينَ سَنَةً إِلَّا أَنْ يَكُونَ عَلَيْهِ دَيْنٌ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالدَّارِمِيُّ
وَفِي رِوَايَتِهِ خَمْسِينَ مَرَّةً وَلَمْ يَذْكُرْ إِلَّا أَنْ يَكُونَ عَلَيْهِ دَيْنٌ اور روایت ہے انس سے نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا

جو شخص پڑھے ہر روز دو سو بار قل ہو اللہ احد دور کیے جاتے ہیں اوس سے یعنی اوسکے اعمالنامہ میں سے گناہ پچاس برس کے مگر یہ کہ ہو اوسپر دین نقل
کی یہ ترمذی اور دارمی نے اور ایک روایت میں پچاس بار یعنی مراد دو سو بار کی اور نہیں ذکر کیا الا ان یکون علیہ دین **ف** مگر یہ کہ ہو اوسپر دین
اس استثنا کے دو معنی ہیں ایک تو یہ کہ گناہ دین نہیں مٹایا جائیگا اور دوسرے یہ کہ بتقدیر ہونے دین کے اور گناہ بھی نہیں مٹائے جائینگے اور قرائت
ہونے کی تاثیر نہیں کریگی اور ظاہر اول ہی معنی ہیں واللہ اعلم اور مراد دین سے حقوق بندوں کے ہیں ہیچ دس **وعنہ** عن النبی صلی
اللہ علیہ وسلم قال من اراد ان ینام علی فراشہ فنام علی یمینہ ثم قرأ مائۃ مرۃ قل ہو اللہ احد اذا کان یوم القیمۃ
یقول لہ الرب یا عبدی ادخل علی یمینک الجنۃ رواہ الترمذی وقال ہذا حدیث حسن غریب اور روایت ہے
انس سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا جو شخص کہ ارادہ کرے سونیکا اپنے بچھونے پر پس لیٹے اپنی داہنی کروٹ پر پھر پڑھے سو بار
قل ہو اللہ احد جس وقت ہوگا دن قیامت کا فرمادیگا اوسکو پروردگار اوسکا اے بندے میرے داخل ہو اپنی داہنی طرف بہشت میں نقل کی یہ
ترمذی نے اور کہا یہ حدیث حسن غریب ہے **ف** رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے جو اطاعت کی کہ داہنی کروٹ سے لیٹا اور ایسی سورۃ پڑھی
اوس میں صفات ہیں اللہ تعالیٰ کی اوسکو یہ عوض میں یہ ملیگا اور اس میں اشارہ ہے اوسکی طرف کہ باغ جنت کے اور محل اوسکے داہنی طرف ہونگی
افضل ہونگے بائیں طرف کے باغوں اور محلوں سے ع + **وعن** ابی ہریرۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم سمع رجلا یقرأ قل ہو
اللہ احد فقال وجبت قلت وما وجبت قال الجنۃ رواہ مالک والترمذی والنسائی اور روایت ہے ابی ہریرہ سے یہ کہ نبی صلی
اللہ علیہ وسلم نے سنا ایک شخص کو کہ پڑھتا ہے قل ہو اللہ احد فرمایا واجب ہوئی یعنی اسکے لیے کہا میں نے کیا واجب ہوئی فرمایا بہشت نقل کی یہ مالک اور
ترمذی اور نسائی نے **ف** یہ واجب ہونا جنت کا بسبب وعدہ اور فضل اللہ تعالیٰ کے ہے نہ اور کچھ ع **وعن** فروۃ بن نوفل عن ابیہ
انہ قال یا رسول اللہ علمنی شیئا اقولہ اذا اویت الی فراشی فقال اقرأ قل یا ایہا الکافرون فانہا براءۃ من الشرک
رواہ الترمذی وابوداود والدارمی اور روایت ہے فروہ بن نوفل سے کہ نقل کی اپنے باپ سے کہا یا رسول اللہ سکھلاؤ مجھکو کچھ کہ
کہوں میں اوسکو جس وقت کہ جاؤں میں طرف بچھونے اپنے کے فرمایا پڑھ قل یا ایہا الکافرون اس لیے کہ تحقیق وہ بیزاری ہے شرک سے یعنی پس
اوسکو پڑھکر سوویگا تو پاک ہو کر سوویگا شرک سے اور مریگا تو توحید پر مریگا نقل کی یہ ترمذی اور ابوداؤد اور دارمی نے **وعن** عقبۃ
بن عامر قال بینا انا اسیر مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بین الجحفۃ والابواء اذ غشیتنا ریح وظلمۃ شدیدۃ
فجعل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یتعوذ باعوذ برب الفلق واعوذ برب الناس ویقول یا عقبۃ تعوذ
بہما فما تعوذ متعوذ بمثلہما رواہ ابوداود اور روایت ہے عقبہ بن عامر سے کہ کہا اوس وقت کہ ہم چلے جاتے تھے ساتھ
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے درمیان جحفہ اور ابواء کے کہ ناگاہ ڈھانکا ہمکو باد نے اور اندھیری سخت نے پس شروع کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
نے پناہ پکڑنا ساتھ اعوذ برب الفلق اور اعوذ برب الناس کے اور فرماتے اے عقبہ پناہ پکڑ ساتھ ان دونوں سورتوں کے پس نہیں پناہ پکڑی
کسی پناہ پکڑنیوالے نے ساتھ مانند ان دونوں کے یعنی قل اعوذ برب الفلق قل اعوذ برب الناس ہیچ مقدمہ پناہ پکڑنے کے سب سے
افضل ہیں نقل کی یہ ابوداؤد نے **ف** جحفہ اور ابواء نام ہیں مکانوں کے درمیان مکہ اور مدینہ کے **وعن** عبداللہ بن خبیب
قال خرجنا فی لیلۃ مطر وظلمۃ شدیدۃ نطلب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فادرکناہ فقال قل قلت
ما اقول قال قل ہو اللہ احد والمعوذتین حین تصبح وحین تمسی ثلث مرات تکفیک من کل شیء رواہ

جزا میں یون دی گئی ہے کہ افضلیت باعتبار جہات کے ہے یعنی صدقہ افضل ہے باعتبار اسکے کہ متعدی ہے اور روزہ باعتبار اسکے کہ روزہ دار
کو حاصل کرتا ہے کہ بار رہتا ہے کھانے پینے وغیرہ سے ع * وَعَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَوْسٍ الثَّقَفِيِّ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ قَالَ
رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قِرَاءَةُ الرَّجُلِ الْقُرْاٰنَ فِيْ غَيْرِ الْمُصْحَفِ اَلْفُ دَرَجَةٍ وَقِرَاءَتُهٗ فِي الْمُصْحَفِ تُضَعَّفُ عَلٰى ذٰلِكَ
اِلٰى اَلْفَيْ دَرَجَةٍ اور روایت ہے عثمان بن عبداللہ بن اوس ثقفی سے کہ نقل کی اپنی دادا سے یعنی اوس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
نے پڑھنا آدمی کا قرآن کو بیچ غیر مصحف کے یعنی یاد پڑھنا ہزار درجہ ہے اور ثواب پڑھنے اوسکی کا مصحف میں یعنی دیکھکر زیادہ کیا جاتا ہے اوپر
پڑھنے کے دو ہزار درجے تک ف دیکھکر پڑھنے میں ثواب زیادہ اس لیے ہوتا ہے کہ تدبر اور تفکر اوس میں خوب ہوتا ہے اور دیکھتا ہے قرآن میں
اور ہاتھ لگاتا ہے اور اوٹھاتا ہے اوسکو اور یہہ آیا ہے کہ دیکھنا قرآن میں عبادت ہے اور بہت صحابہ اور تابعین دیکھ ہی کر پڑھتے تھے آیا ہے
کہ عثمان کے پاس دو قرآن پھٹ گئے تھے بسبب بہت پڑھنے کے اون میں اور کہا نووی نے کہ یہہ حکم مطلق نہیں ہے بلکہ اگر قاری کو یاد
پڑھنے میں تفکر اور جمعیت دل زیادہ ہوتی ہے دیکھکر پڑھنے سے تو یاد پڑھنا افضل ہے اور اگر دونون برابر ہوں دیکھکر پڑھنا افضل
ہے ع * وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ هٰذِهِ الْقُلُوْبَ تَصْدَاُ كَمَا يَصْدَاُ الْحَدِيْدُ
اِذَا اَصَابَهُ الْمَاءُ قِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَمَا جِلَاؤُهَا قَالَ كَثْرَةُ ذِكْرِ الْمَوْتِ وَتِلَاوَةُ الْقُرْاٰنِ رَوَى الْبَيْهَقِيُّ الْاَحَادِيْثَ
الْاَرْبَعَةَ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ اور روایت ہے ابن عمر سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق یہہ دل زنگ پکڑتے ہیں جیسا
کہ زنگ پکڑتا ہے لوہا جسوقت کہ پہونچتا ہے اوسکو پانی کہا گیا یا رسول اللہ کیا ہے جلا اوسکی فرمایا بہت یاد کرنا موت کا اور پڑھنا قرآن کا نقل
کیا بیہقی نے چارون حدیثین شعب الایمان میں ف یعنی بسبب گناہوں کے اور واقع ہونے غفلت کے دل زنگ آلودہ ہو جاتا ہے
بہت یاد کرنے سے اور قرآن کے پڑھنے سے جلا یعنی صفائی اوسکو حاصل ہو جاتی ہے ع * وَعَنْ اَيْفَعَ بْنِ عَبْدِ الْكَلَاعِيِّ
قَالَ قَالَ رَجُلٌ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَيُّ سُوْرَةٍ مِنَ الْقُرْاٰنِ اَعْظَمُ قَالَ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ قَالَ فَاَيُّ اٰيَةٍ فِي الْقُرْاٰنِ اَعْظَمُ قَالَ اٰيَةُ
الْكُرْسِيِّ اَللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ قَالَ فَاَيُّ اٰيَةٍ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ تُحِبُّ اَنْ تُصِيْبَكَ وَاُمَّتَكَ قَالَ خَاتِمَةُ سُوْرَةِ الْبَقَرَةِ
فَاِنَّهَا مِنْ خَزَائِنِ رَحْمَةِ اللّٰهِ تَعَالٰى مِنْ تَحْتِ عَرْشِهٖ اَعْطَاهَا هٰذِهِ الْاُمَّةَ لَمْ تَتْرُكْ خَيْرًا مِنْ خَيْرِ الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ
اِلَّا اشْتَمَلَتْ عَلَيْهِ رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ اور روایت ہے ایفع بن عبد الکلاعی سے کہ کہا ایک شخص نے یا رسول اللہ کونسی سورۃ قرآن میں
بڑی ہے یعنی بیچ بیان صفات باری تعالیٰ کے فرمایا قل ہو اللہ احد کہا اوس شخص نے کونسی آیت قرآن میں بہت بڑی ہے
فرمایا آیۃ الکرسی اللہ لا الہ الا ہو الحی القیوم کہا اوسنے کونسی آیت یا رسول اللہ دوست رکھتے ہو کہ پہونچے تمکو اور امت تمہاری کو یعنی ثواب اور فائدہ اوسکا فرمایا خاتمہ
سورۃ البقرہ کا پس تحقیق وہ اوترا ہے خزانوں رحمت خدا کے سے نیچے عرش اوسکی سے دیا ہے وہ اس امت کو نہیں چھوڑی کوئی بھلائی دنیا و آخرۃ
کی مگر شامل ہے اوسپر نقل کی یہہ دارمی نے ف پہلے ایک حدیث گذری اوس میں سورۃ فاتحہ کو بہت بڑی سورۃ کہا اور یہین
قل ہو اللہ کو پس ان میں منافات نہیں ہے اسلیے کہ وہ بڑی ہے باعتبار اسکے کہ مشتمل ہے حمد اور دعا و عبادت کو اور خلاصہ ہے قرآن کا
اور یہہ باعتبار بڑی ہے کہ اس میں توحید خوب کور ہے اور خاتمہ سورۃ بقرہ کا یعنی آمن الرسول سے آخر تک یعنی دوست رکھتا ہوں یہہ
کہ پہونچے مجکو اور امت میری کو فائدہ اسکا پہلے باقی قرآن کی اوسنے نہیں چھوڑی کوئی بھلائی الخ آمن الرسول سے اشارہ ہے ایمان و تصدیق
سمعنا اور اطعنا اشارہ ہے اسلام و احکام پر والیک المصیر اشارہ ہے جزاء عمل پر آخرت میں اور لا یکلف اللہ نفسا الخ اشارہ ہے

منافع دنیوی و اخروی پہنچتے ہیں ۔ وعن عبد الملك بن عمير مرسلا قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم في فاتحة
الكتاب شفاء من كل داء رواه الدارمي والبيهقي في شعب الإيمان اور روایت ہے عبد الملک بن عمیر سے بطریق ارسال
کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے سورۂ فاتحہ میں شفا ہے ہر بیماری سے نقل کی یہ دارمی نے اور بیہقی نے شعب الایمان میں
یعنی اگر پڑھے اسکو ساتھ اخلاص و یقین کے تو شفا حاصل ہوتی ہے ہر بیماری دینی اور دنیوی اور ظاہری اور باطنی سے اور لکھ کر لٹکانا
یا چاٹنا بھی نفع کرتا ہے امراض کو ۔ وعن عثمان بن عفان قال من قرأ آخر آل عمران في ليلة كتب له قيام
اور روایت ہے عثمان بن عفان سے کہ کہا جو شخص کہ پڑھے آخر آل عمران کا رات میں لکھا جاتا ہے واسطے اوسکے ثواب قیام رات کا یعنی
ف آخر آل عمران یعنی ان فی خلق السموات والارض سے آخر سورۃ تک اور رات میں یعنی اول رات میں یا آخر رات میں اور
پڑھنا اسکا مقرر ہے بعد جاگنے کے تہجد کے لیئے چنانچہ وضو وغیرہ کے ۔ وعن مكحول قال من قرأ سورة آل عمران يوم
الجمعة صلت عليه الملائكة إلى الليل رواهما الدارمي اور روایت ہے مکحول سے کہ کہا جو شخص کہ پڑھے سورۂ آل عمران
دعا کرتے ہیں اور استغفار کرتے ہیں واسطے اسکے فرشتے رات تک نقل کیں یہ دونوں حدیثیں دارمی نے ۔ وعن جبير
أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال إن الله ختم سورة البقرة بآيتين أعطيتهما من كنزه الذي تحت العرش
فتعلموهن وعلموهن نساءكم فإنها صلوة وقربان ودعاء رواه الدارمي مرسلا اور روایت ہے
جبیر بن نفیر سے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے ختم کی سورۂ بقرہ ساتھ دو آیتوں کے یعنی آمن الرسول
سے آخر تک کہ دیا ہیں وہ دو آیتیں گنج اوسکے سے کہ نیچے عرش کے ہے پس سیکھو انکو اور سکھلاؤ انکو اپنی عورتوں کو اس لیئے کہ وہ
رحمت ہیں اور سبب قرب کے ہیں اور دعا ہیں نقل کی یہ دارمی نے بطریق ارسال کے ۔ وعن كعب أن رسول الله صلى
الله عليه وسلم قال اقرؤا سورة هود يوم الجمعة رواه الدارمي اور روایت ہے کعب سے یہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ و
سلم نے فرمایا پڑھو سورۂ ہود دن جمعہ کے نقل کی یہ دارمی نے ۔ وعن أبي سعيد أن النبي صلى الله عليه وسلم قال من قرأ
سورة الكهف في يوم الجمعة أضاء له النور ما بين الجمعتين رواه البيهقي في الدعوات الكبير اور روایت ہے
ابی سعید سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کہ پڑھے سورۂ کہف دن جمعہ کے روشن ہو جاتا ہے واسطے اوسکے نور یعنی نور ایمان
اوسکے دل میں درمیان دو جمعوں کے نقل کی یہ بیہقی نے دعوات کبیر میں ۔ وعن خالد بن معدان قال اقرؤا المنجية وهي
الم تنزيل فإنه بلغني أن رجلا كان يقرأها ما يقرأ شيئا غيرها وكان كثير الخطايا فنشرت جناحها عليه
قالت رب اغفر له فإنه كان يكثر قراءتي فشفعها الرب تعالى فيه وقال اكتبوا له بكل خطيئة حسنة وارفعوا
وقال أيضا إنها تجادل عن صاحبها في القبر تقول اللهم إن كنت من كتابك فشفعني فيه وإن لم أكن
فامحني عنه وإنها تكون كالطير تجعل جناحها عليه فتشفع له فتمنعه من عذاب القبر وقال في تبارك
خالد لا يبيت حتى يقرأهما وقال طاوس فضلتا على كل سورة في القرآن بستين حسنة رواه الدارمي اور روایت
ہے خالد بن معدان سے کہ کہا پڑھو یعنی اوّل رات نجات دینے والی کو یعنی عذاب قبر و حشر کے سے اور وہ سورۂ الم تنزیل ہے اس لیئے کہ پہنچی
مجھکو یہ کہ تھا ایک شخص پڑھتا اوسکو اور نہ پڑھتا کسی چیز کو سوا اوسکے یعنی ورد اپنا نہیں ٹھہرایا تھا کچھ سوا اوسکے اور تھا وہ بہت

پھیلا دی اوس سورۃ نے بازو اپنے اور سپر کیا اوس پر اور کہا اے پروردگار میرے بیشک اسکو میں تحقیق وہ تھا پڑھتا مجکو پس قبول کر شفاعت
پروردگار تعالیٰ نے اوس شخص کے حق میں اور فرمایا لکھو واسطے اسکے بعوض ہر گناہ کے نیکی اور بلند کرو واسطے اوسکے درجہ اور کہا خالد نے بھی
سورت جھگڑتی ہے اپنے پڑھنے والے کی طرف سے قبر میں کہتی ہے یا الٰہی اگر ہوں میں تیری کتاب میں سے یعنی قرآن سے جو کہ لکھا ہوا ہے لوح محفوظ
شفاعت قبول کر میری اوسکے حق میں اور اگر نہیں میں کتاب تیری سے یعنی بالفرض پس مٹا ڈال مجکو اوس سے اور کہا خالد نے تحقیق یہ
سورت ہوگی یعنی قبر میں مانند جانور پرندے کے رکھے گی بازو اپنے اوس پر پھر شفاعت کریگی واسطے اوسکے پس بچا رکھے گی اوسکو عذاب قبر سے اور کہا
خالد نے بیچ حق سورۃ تبارک کے مانند اسکے اور تھے خالد نہیں سوتے تھے یہانتک کہ پڑھتے یہہ دونوں سورتیں اور کہا طاؤس نے کہ بزرگی دی گئی
دونوں سورتیں ہر سورت پر قرآن میں ساتھ ساٹھ نیکیوں کے نقل کی یہہ دارمی نے **ف** پہنچا مجکو یعنی صحابہ سے خالد تابعی ہے ستر
صحابہ سے ملاقات کی ہے پس یہہ اور روایت دوسری کہ طاؤس سے منقول ہے مرسل ہیں لیکن حکم مرفوع میں ہیں اس لیے کہ یہہ چیزیں معلوم نہیں
ہوتیں مگر حضرت کے فرمانے سے اور پھیلا دیگی بازو یعنی وہ سورت یا ثواب اوسکا بصورت جانور کے بن گیا اور بازو پھیلا دیوے اوسپر تاکہ سایہ کرے اوسپر یا
پھیلا دیوے اوسپر یعنی اپنی پناہ میں لیا اور حمایت کی اوسکی اور جھگڑتی ہے اپنے پڑھنے والے کی طرف سے یعنی جو کہ بہت پڑھتا ہے اوسکو اوسکی
ہی قبر میں واسطے تخفیف عذاب اوسکی کا اور فراخ کرنے قبر اوسکی کے اور مانند اسکے اور طاؤس تابعین سے ہیں اور بزرگی دی گئی
منافی نہیں ہے خبر صحیح سے کہ بقرہ افضل سورتوں قرآن کی ہے بعد فاتحہ کے اسلیے کہ اوسکو فضیلت اس جہت کر ہے کہ اوس میں
ذکو فضیلت اس جہت کر ہے کہ عذاب قبر سے بچاتی ہیں اور روایت کی یہہ دارمی نے یہہ دو حدیثیں ہیں کہ دارمی نے روایت کین لیکن
قول خالد کا اور دوسرا قول طاؤس کا اونکو مؤلف نے جمع کر دیا ہے ع ح مولانا **وعن** عطاء بن ابی رباح قال بلغنی
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال من قرأ یٰس فی صدر النہار قضیت حوائجہ رواہ الدارمی مرسلا اور روایت ہے
عطاء بن ابی رباح سے کہ کہا پہنچی مجکو یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کہ پڑھے یٰس اول دن میں روا کیجاتی ہیں حاجتیں
یعنی حاجتیں دینی و دنیوی نقل کی یہہ دارمی نے مرسل **وعن** معقل بن یسار المزنی ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم
قال من قرأ یٰس ابتغاء وجہ اللہ تعالیٰ غفر لہ ما تقدم من ذنبہ فاقرأوہا عند موتاکم رواہ البیہقی فی شعب
الایمان اور روایت ہے معقل بن یسار مزنی سے یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کہ پڑھے سورۃ یٰس واسطے طلب رضامندی
اللہ کے بخشے جاتے ہیں واسطے اوسکے وہ گناہ کہ پہلے کیے پس پڑھو اس سورت کو نزدیک مردوں اپنی کے نقل کی یہہ بیہقی نے
شعب الایمان میں **ف** گناہوں سے مراد صغیرہ گناہ ہیں اور اسیطرح کبیرہ بھی بخشے جاتے ہیں اگر چاہے اللہ تعالیٰ اور پڑھو نزدیک
موتی کو یعنی جو کہ قریب المرگ ہوں تاکہ وہ سنیں اسکو اور معانی اسکے سمجھیں پس یہہ موت کے بیچ حکم پڑھنے اوسکی کے ہے اور ہو وے
غرض یہ کہ مراد یہہ ہے کہ پڑھو نزدیک قبر مردوں اپنی کی اس لیے کہ وہ بہت احتیاج رکھتے ہیں مغفرت کی ع ح **وعن**
عبداللہ بن مسعود انہ قال ان لکل شیء سناما وان سنام القرآن سورۃ البقرۃ وان لکل شیء لبابا وان
لباب القرآن المفصل رواہ الدارمی اور روایت ہے عبداللہ بن مسعود سے یہہ کہ اونہوں نے کہا تحقیق واسطے ہر چیز کے بلندی ہے
اور بلندی قرآن کی سورۃ بقرہ اور تحقیق واسطے ہر چیز کے خلاصہ یعنی مقصود ہے اور تحقیق خلاصہ قرآن کا مفصل ہے نقل کی یہہ دارمی نے
قرآن کی سورۃ بقرہ اس لیے ہے کہ اس میں ہی سب سورتوں سے اور احکام بہت مذکور ہیں اس میں اور مفصل یعنی سورۃ حجرات

سُورَةً جَامِعَةً فَأَقْرَأَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا زُلْزِلَتْ حَتّٰى فَرَغَ مِنْهَا فَقَالَ الرَّجُلُ وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ
لَا أَزِيدُ عَلَيْهَا أَبَدًا ثُمَّ أَدْبَرَ الرَّجُلُ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَفْلَحَ الرُّوَيْجِلُ مَرَّتَيْنِ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُو دَاوُدَ
اور روایت ہے عبد اللہ بن عمرو سے کہ کہا آیا ایک شخص طرف نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پھر کہا پڑھا دو مجکو یا رسول اللہ پس فرمایا پڑھ تین سورتیں اون میں سے
کہ جنکے اول میں الٓر ہے کہا بڑی ہو گئی عمر میری اور سخت ہو گیا دل میرا یعنی غالب ہوا اوسپر کمی حافظہ کی اور کثرت نسیان کی اور موٹی ہو زبان میری یعنی
کلام اللہ نہیں یاد ہو سکتا خصوصا بڑی سورة فرمایا یعنی اگر وہ نہیں پڑھ سکتا پس پڑھ تین سورتیں ان میں سے کہ اول انکے حٰم ہے یعنی یہ چھوٹی ہیں
بہ نسبت اونکے پھر کہا اوس نے مانند پہلی کہنے کے کہا اوس شخص نے یا رسول اللہ پڑھا دو مجکو ایک سورة جامعہ یعنی جسمیں جمع ہوں سب
باتیں پس پڑھائی اوسکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے سورة اذا زلزلت یہانتک کہ فارغ ہوئے اوس سے یعنی تمام سورة پڑھا دی پس کہا اوس شخص نے
قسم ہے اوس ذات کی کہ بھیجا تمکو ساتھ حق کے نہ زیادہ کرونگا میں اسپر یعنی اوپر عمل کرنے اوسکی کے کبھی پھر پیٹھ پھیری اوس شخص نے پس فرمایا رسول
خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مراد پائی اس شخص نے دو بار فرمایا نقل کی یہہ احمد اور ابو داؤد نے ف جن سورتوں کے سر پر الٓر ہے وہ پانچ سورتیں ہیں
اور سورة اذا زلزلت جامعہ اسلیے ہے کہ اسمیں ایک آیت جامعہ ہے فمن یعمل مثقال ذرة خیرا یره ومن یعمل مثقال ذرة شرا یره واسمیں سب چیزیں نیکی
کرنے کی آگئیں ہیں ع وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَا يَسْتَطِيعُ أَحَدُكُمْ أَنْ يَقْرَأَ أَلْفَ
آيَةٍ فِي كُلِّ يَوْمٍ قَالُوا وَمَنْ يَسْتَطِيعُ أَنْ يَقْرَأَ أَلْفَ آيَةٍ فِي كُلِّ يَوْمٍ قَالَ أَمَا يَسْتَطِيعُ أَحَدُكُمْ أَنْ يَقْرَأَ أَلْهٰكُمُ التَّكَاثُرُ
رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ اور روایت ہے ابن عمر سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا نہیں طاقت رکھتا ہے ایک
تمہارا یہہ کہ پڑھے ہزار آیتیں ہر دن بیچ عرض کیا صحابہ نے کون طاقت رکھتا ہے یہہ کہ پڑھے ہزار آیتیں ہر روز یعنی ہمیشہ کون پڑھ سکتا ہے فرمایا کیا نہیں
طاقت رکھتا ایک تمہارا یہہ کہ پڑھے سورة الہٰکم التکاثر نقل کی یہہ بیہقی نے شعب الایمان میں ف یعنی اگر یہہ سورة پڑھے تو ثواب پڑھنے ہزار
آیتوں کا پاتا ہے اس لیے کہ اسمیں بے رغبتی دلائی ہے دنیا سے اور رغبت دلائی ہے عقبی میں ع وَعَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ مُرْسَلًا
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَرَأَ قُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ عَشْرَ مَرَّاتٍ بُنِيَ لَهُ بِهَا قَصْرٌ فِي الْجَنَّةِ وَمَنْ قَرَأَ عِشْرِينَ
مَرَّةً بُنِيَ لَهُ بِهَا قَصْرَانِ فِي الْجَنَّةِ وَمَنْ قَرَأَهَا ثَلَاثِينَ مَرَّةً بُنِيَ لَهُ بِهَا ثَلَاثَةُ قُصُورٍ فِي الْجَنَّةِ فَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ
وَاللّٰهِ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِذًا لَنُكْثِرَنَّ قُصُورَنَا فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللّٰهُ أَوْسَعُ مِنْ ذٰلِكَ رَوَاهُ
الدَّارِمِيُّ اور روایت ہے سعید بن مسیب سے بطریق ارسال کی نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا جو شخص کہ پڑھے قل ہو اللہ احد دس بار
بنایا جاتا ہے اوسکے لیے بسبب اوسکے ایک محل بہشت میں اور جو پڑھے بیس بار بنائی جاتی ہیں اوسکے لیے بسبب اس سورت کے دو محل بہشت میں
اور جو پڑھے اسکو تیس بار بنائی جاتی ہیں اوسکے لیے بسبب پڑھنے اوسکے کے تین محل بہشت میں پھر کہا حضرت عمر بن خطاب نے قسم ہے خدا کی
یا رسول اللہ اسوقت بہت بنائینگے ہم محل اپنے یعنی جب ایسا ثواب ہے تو بہت پڑھینگے اسکو تا بہت سے محل ملیں پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نے کہ اللہ بہت فراخ ہے اس سے یعنی ثواب فضل اوسکا بہت فراخ ہے پس رغبت کرو اوس میں اور تعجب نکرو نقل کی یہہ دارمی نے
وَعَنِ الْحَسَنِ مُرْسَلًا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَرَأَ فِي لَيْلَةٍ مِائَةَ آيَةٍ لَمْ يُحَاجَّهُ الْقُرْآنُ تِلْكَ اللَّيْلَةَ
وَمَنْ قَرَأَ فِي لَيْلَةٍ مِائَتَيْ آيَةٍ كُتِبَ لَهُ قُنُوتُ لَيْلَةٍ وَمَنْ قَرَأَ فِي لَيْلَةٍ خَمْسَمِائَةِ آيَةٍ إِلَى الْأَلْفِ أَصْبَحَ وَلَهُ قِنْطَارٌ مِنَ
الْأَجْرِ قَالُوا وَمَا الْقِنْطَارُ قَالَ اثْنَا عَشَرَ أَلْفًا رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ اور روایت ہے حسن سے بطریق ارسال کے یہہ کہ نبی صلی اللہ

علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کہ پڑھے بیچ رات کے سو آیتین نہین جھگڑیگا اوس سے قرآن اوس رات مین اور جو شخص کہ پڑھے رات بیچ دو سو
آیتین لکھا جاتا ہی واسطے اوسکے ثواب قیام رات کا اور جو شخص کہ پڑھے رات مین پانسو آیتین ہزار تک صبح کرتا ہی اس حال مین کہ ہوتا ہی اوسکے لیے
بقدر قنطار کے ثواب عرض کیا صحابہ نے کیا ہی قنطار فرمایا بارہ ہزار یعنی درہم یا دینار نقل کی یہ دارمی نے **ف** نہین جھگڑیگا یعنی دعوی
قرآن جھگڑیگا اور دشمن ہوگا اوس کسیکا کہ نہ پڑھیگا اوسکو اور ملازمت کرے اوسپر پس پڑھنا سو آیتون کا شب کو بیچ دفع دشمنی قرآن کے اور
ادای حق اوسکی کے اوس شب مین کافی ہی اور جاننا چاہیے کہ جھگڑنا قرآن کا دو سبب سے ہوگا ایک بسبب نہ پڑھنے کے اور ایک بسبب عمل نہ کرنے کے
پس بسبب پڑھنے کے جو جھگڑیگا وہ تو پڑھنے سے رفع ہوگا اور بسبب عمل کے ذکر جو جھگڑیگا وہ باقی رہیگا اگر نہ عمل کریگا حاصل یہ کہ اگر قرآن پڑھیگا
اور عمل بھی کریگا بالکل اسکے جھگڑنے اور دشمنی کرنے سے محفوظ رہیگا بلکہ شفیع اوسکا ہوگا اور اگر ایک بات مین بھی قصور ہوگا جھگڑا باقی رہیگا اور کہا طیبی نے دلالت
کرتی ہی حدیث اسپر کہ قراءت قرآن کی لازم و واجب ہی ہر انسان پر پس جب نہ پڑھیگا تو اللہ تعالی جھگڑیگا اوس سے پس نسبت جھگڑنے کی طرف
قرآن کے مجازا ہی حقیقت مین وہ جھگڑا خدا کا ہوگا اور بقدر قنطار کے یعنی بقدر کثیر قنطار کے یا بقدر سونے اوسکی کے مراد اس سے یہ ہی کہ بہت ثواب پاتا ہے

ج ۲ ع **ف** فضائل یعنی سورتون اور آیتون کی تفسیر عزیزی اور در منثور سے لکھی جاتی ہین تا لوگ اونکے ثواب و فضیلت کو سنکے شوق سے خورسند
ہوکر سرگرم بیچ حاصل کرنے اس نعمت عظمی کے ہووین لکھا ہی مولانا عبد العزیز رح نے تفسیر مین کہ لکھا ہی مفسرین نے کہ حضرت نوح علی نبینا وعلیہ الصلوۃ
والسلام جب کشتی پر سوار ہوے تو خوف غرق سے ہراسان تھے واسطے نجات پانیکی غرق سے بسم اللہ مجریہا ومرسیہا کہا کشتی اونکی غرق سے
سالم رہی پس جب بسبب اس آدہی کلمے کی نجات حاصل ہوئی تو جو کوئی تمام اس کلمہ کو یعنی بسم اللہ الرحمن الرحیم کو تمام عمر بیچ ابتدای کامون کے
مواظبت کریگا کیونکر محروم نجات سے ہوگا + اور لکھا ہی علما نے کہ بسم اللہ الرحمن الرحیم کے انیس حرف ہین اور موکل دوزخ کے بھی انیس ہین ساتھ
ہر حرف کے بلا ہر ایک کا اون مین سے دفع ہوسکتی ہے اور یہ بھی لکھا ہی کہ روز و شب کی چوبیس ساعتین ہین پانچ ساعتون کو لیے تو پانچ نماز
مقرر فرمائین اور انیس باقی کے لیے یہ انیس حرف دیے تا ہر نشست و برخاست اور حرکت اور سکون مین کہ ان انیس ساعتون مین ہوتی
برکت و عبادت حاصل کرے یعنی ان حرفون کی برکت سے وہ ساعتین بھی عبادت مین لکھی جاوین اور یہ بھی لکھا ہی علما نے کہ سورہ برات
کو کہ مشتمل ہے اوپر حکم قتل کفار کے بسم اللہ الرحمن الرحیم سے خالی رکھا اور وقت ذبح کے بھی مقرر فرمایا کہ بسم اللہ اللہ اکبر کہین اور بسم اللہ الرحمن الرحیم
نہ کہین اس لیے کہ صورت ذبح کی صورت قہر کی ہی اور رحمت مقتضی اوسکی ہی نہین پس جو کوئی اس کلمہ رحمت پر ہر وقت و ہر آن مداومت کرے
اور ادنی درجہ یہ ہی کہ ہر روز سترہ بار نماز فرض مین اپنی زبان پر جاری کرے یقین ہی کہ غضب و عذاب سے محفوظ اور رحمت و ثواب سے محظوظ
ہوویگا اور خواص اس آیت کے یہ ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہی کہ جب آدمی پاخانہ کو جاوے تو چاہیے کہ بسم اللہ کہکر جاوے تا پردہ قائم
ہو درمیان ستر کے اوسکی کے اور نظر جنات کی پس جب یہ کلمہ درمیان آدمی کے اور دشمنان دنیوی اوسکی کے پردہ ہوا تو امید ہی کہ درمیان
آدمی کے اور عذاب عقبی کے البتہ پردہ ہوگا اور صحاح ستہ مین وارد ہوا ہی کہ اصحاب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سانپ بچھو کے کاٹے ہوؤنکو اور
مرگی والون کو اور دیوانون کو ساتھ سورہ فاتحہ کے رقیہ کرتے تھے یعنی پڑھکر دم کرتے تھے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اوسکو جائز
رکھا اور دارقطنی اور ابن عساکر نے سائب بن یزید سے روایت کیا ہی کہ اونکو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ساتھ اس سورت کے رقیہ فرمایا
اور آب دہن مبارک کا بعد پڑھنے اس سورۃ کے اوپر مقام درد اونکی کے ڈالا اور بزار اپنی مسند مین انس بن مالک سے لایا ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ
وسلم نے فرمایا کہ جسنے پہلو اپنا بچھونے پر رکھا اور فاتحہ اور قل ہو اللہ احد پڑھکر اپنے پر دم کیا ہر بلا سے امان مین ہوا مگر یہ کہ موت اوسکی

مقدار سونیکی ہوتی کوئی چیز نہیں بچا سکتی اور عبد بن حمید اپنی مسند میں لایا ہی ابن عباس سی بطریق مرفوع کہ فاتحۃ الکتاب برابر دو تہائی قرآن کے
ہی ثواب میں اور ابو الشیخ اور طبرانی اور ابن مردویہ اور دیلمی اور ضیاء مقدسی روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہی
کہ چار چیزیں گنج عرش سی مجھکو دی گئی ہیں اور کوئی چیز سوا ان چار کے اوس گنج سی کسی کو نہیں پہونچی ام الکتاب اور آیۃ الکرسی اور خاتمہ سورہ بقرہ
کا اور سورہ کوثر اور ابو نعیم اور دیلمی نے ابو درداء سی روایت کیا ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ فاتحۃ الکتاب کفایت کرتی
ہی اوس چیز سی کہ کوئی چیز قرآن سی کفایت نہیں کرتی ہی اور اگر فاتحۃ الکتاب ایک پلہ ترازو کی میں رکھیں اور تمام قرآن کو دوسرے پلہ میں البتہ
فاتحۃ الکتاب سات ثلث قرآن کی برابر ہو اور ابو عبید فضائل قرآن میں حسن بصری سی روایت کرتا ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو
کوئی فاتحۃ الکتاب کو پڑہی گویا توریت اور انجیل اور زبور اور فرقان کو پڑہا اور تفسیر وکیع اور کتاب المصاحف ابن انباری اور کتاب العظمہ
ابو الشیخ اور حلیۃ الاولیاء ابو نعیم کی میں واسطہ ہوا ہی کہ ابلیس علیہ اللعنۃ کو اپنی عمر میں نوحہ اور زاری کرنی اور خاک ڈالنی کا سر پر چار بار اتفاق
پڑا اول اوس وقت کہ اوس پر لعنت ہوئی اور دوسری جبکہ اوسکو آسمان سی زمین پر ڈالا اور تیسری جبکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نبی ہوئی اور چوتھی
جبکہ فاتحۃ الکتاب نازل ہوئی اور ابو الشیخ کتاب الثواب میں لایا ہی کہ جسکو کوئی حاجت درپیش ہو چاہی کہ فاتحۃ الکتاب پڑہی اور بعد ختم کرنی کے
حاجت چاہی اور ثعلبی نے شعبی سی روایت کیا ہی کہ ایک شخص اونکے پاس آیا اور شکایت درد گردہ کی کی شعبی نے اوسکو کہا کہ تجکو لازم ہے کہ
اساس القرآن پڑہ کر درد کی جگہہ دم کر اوس نے کہا کہ اساس القرآن کیا ہی شعبی نے کہا فاتحۃ الکتاب اور بیچ اعمال مجرب مشائخ کے مذکور ہے
کہ سورہ فاتحہ اسم اعظم ہی واسطی ہر مطلب کی پڑہنی چاہیی اور اسکی دو طریق ہیں ایک تو یہہ ہی کہ بیچ سنت فجر اور نماز فرض کی میم بسم اللہ الرحمن الرحیم
کی ساتھ لام الحمد کو ملا کر اکتالیس بار چالیس دن تک پڑہی جو مطلب ہو گا بر آئیگا انشاء اللہ تعالی اور اگر شفا مریض کی یا سحر زدہ کی منظور ہو تو پانی
پر دم کر کر اوس مریض اور سحر زدہ کو پلاوی اور دوسری یہہ کہ نوچندی اتوار کو درمیان سنت اور فرض فجر کی بتجدید ملانی میم کی ساتھ لام کے
ستر بار پڑہی بعد ازان ہر روز اوسی وقت پڑہی اور دس دس بار کم کرتا جاوی تا ہفتہ کو ختم ہو اگر اول مہینے میں مطلب حاصل ہو تو بہا والا دوسری
اور تیسری مہینہ میں اسیطرح کرے اور لکہنا اس سورہ کا چینی کی پیالی پر ساتھ گلاب مشک و زعفران کی پہر دہو کر پلانا اوسکا واسطے شفا امراض
مزمنہ کو چالیس روز تک مجرب ہی اور دانتون کے درد اور درد سر اور درد شکم اور درد دل کے لیے سات بار پڑہ کر دم کرنا اوسکا مجرب ہے
اور سورہ بقرہ کی بہی بہت فضیلت آئی ہے صحیح مسلم میں انس بن مالک سی منقول ہی کہ جب ہم میں کوئی سورہ بقرہ اور آل عمران پڑہ لیتا
تو اوسکو ہم میں عظمت و جاہ پیدا ہوتی چنانچہ ایک اور روایت میں آیا ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک لشکر کہیں بہیجتے تہے اور تعیین امیر میں
تردد تہا ہر ایک لشکر والون کو اپنی سامنی بلا کر دریافت فرمایا کہ کون کون سی سورہ قرآن کی پڑہی ہی ہر ایک کو جو کچہ یاد تہا عرض کرتا تہا
حتی کہ نوبت ایک نوجوان کی پہونچی کہ عمر میں سب سی چہوٹا تہا اوس سے بہی پوچہا کہ کون کونسی سورہ قرآن کی یاد رکہتا ہی تو عرض کیا فلان فلان
سورہ اور سورہ بقرہ بہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کیا سورہ بقرہ بہی یاد رکہتا ہی عرض کیا کہ ہان یا رسول اللہ فرمایا جا تو امیر
اس لشکر کا ہی اور بیہقی نے شعب الایمان میں روایت کیا ہی کہ حضرت امیر المومنین عمر بن الخطاب نے سورہ بقرہ کو ساتھ حقائق اور
دقائق اوسکی کے بارہ برس کے عرصہ میں پڑہا اور ختم کی روز ایک اونٹ کو ذبح کر کر طعام وافر پکا کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے یارون کو
کہلایا اور حضرت ابن عمر سی بہی منقول ہی کہ آٹہہ برس تک بیچ پڑہنی سورہ بقرہ کے توقف کیا اور بعد آٹہہ برس کے ختم کی غرض کہ آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کی یارون کے نزدیک یہہ سورہ ایسی عظمت رکہتی تہی کہ اور سورہ ویسی نہ رکہتی تہی اور خواص مجرب اس سورہ

اور تجربہ ہے کہ جس جسم مین بچونکو چیچک نکلتی ہے جس لڑکیکی عافیت منظور ہو اوسکی دبر دیوار مونہہ اس سورۃ کو تجوید و ترتیل سے پڑہکر دم کرے
اور وہ لڑکا بھی نہار منہ ہو فضل الٰہی سے اوس لڑکیکو اوس سال چیچک نہین نکلینگے اور اگر نکلی بھی تو انجام بخیر ہوگا لیکن شرط یہ ہے
کہ جس وقت پڑہتا اس سورۃ کا شروع کرے تو اوڑہائی پاؤ چاول اور دہی اور کہانڈ اور سبزا لگا اوسی مجلس مین کسی مستحق کو کہانیکو دیوے تمام ہوا
کلام مولانا عبدالعزیز رحمہ کا۔ اب شروع ہوتا ہی ترجمہ در منثور کی حدیثون کا فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو کوئی یاد کرے دس
آیتین اول سورۂ کہف کی بچایا جاویگا فتنہ دجال کے سے اور ایسی ہی بچیگا وہ شخص کہ یاد کریگا دس آیتین اس سورۃ کی اخیر کی اور جو کوئی پڑہیگا
سورۂ کہف کی دس آیتین وقت سونیکے بچایا جاویگا فتنہ دجال کے سے اور جو کوئی پڑہیگا خاتمہ اوسکا وقت سونیکے ہوگا اوسکے لیے نور نزدیک
قرارہ اوسکی سے قدم اوسکی تک دن قیامت کے اور ایک روایت مین ہی کہ جسنے پڑہی سورۂ کہف دن جمعہ کے ہوتا ہے کفارہ اوسکے لیے
دوسرے جمعہ تک اور ایک مین ہے کہ جس گہر مین پڑہی جاوے سورۂ کہف نہین داخل ہوتا اوس مین شیطان
اوس رات اور فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جسنے پڑہین چار رکعتین پیچہے عشا کی پڑہی پہلی دو رکعتون مین قل یا ایہا
الکافرون اور قل ہو اللہ احد اور اخیر کی دو رکعتون مین تبارک الذی اور الم تنزیل السجدہ لکہا جاتا ہی اوسکے لیے ثواب مانند چار رکعتون کے
کہ لیلۃ القدر مین پڑہے اور ایک روایت مین ہی کہ جسنے پڑہے تبارک الذی اور الم تنزیل السجدہ میان مغرب و عشا کے پس گویا کہ قیام کیا لیلۃ القدر
مین اور ایک روایت مین کعب سے ہی کہ جسنے پڑہی رات کو الم تنزیل السجدہ اور تبارک الذی لکہی جاتی ہین اوسکے لیے ستر نیکیان اور دور کیجاتی
ہین اوس سے ستر برائیان اور بلند کیجاتی ہین اوسکے لیے ستر درجے اور ایک روایت مین ہی کہ جسنے پڑہی الم تنزیل اور تبارک الذی
رات مین لکہتا ہی اوسکے لیے اللہ ساٹہ ثواب مانند ثواب لیلۃ القدر کے اور روایت کی ابن خزیمہ اور ابن مردویہ اور خطیب اور بیہقی نے
ابی بکر صدیق رض سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ سورۂ یٰس نام رکہی گئی ہے تورات مین معمہ کہ مشتمل ہی بہلائیون
دنیا اور آخرت کو واسطے پڑہنیوالے کے اسکے اور دور کرتی ہی اوس سے مصیبت دنیا اور آخرت کی اور دفع کریگی اوس سے ہول آخرت
کی اور نام رکہا گیا ہی اسکا رافعہ و خافضہ یعنی بلند مرتبہ کرتی ہی مؤمنون کو اور پست کرتی ہی کافرون کو دفع کرتی ہی پڑہنیوالے سے
ہر برائی اور روا کرتی ہی اوسکی ہر حاجت جو کوئی پڑہے اسکو برابر ہوتی ہی اوسکے لیے بیس حجون کے اور جو کوئی سنے اسکو برابر ہوتی ہی
اوسکے لیے ہزار دینار کے کہ دے فی سبیل اللہ یعنی جہاد مین اور جو کوئی لکہکر پیوے اسکو داخل کرتی ہی اوسکے پیٹ اندر ہزار دوائین
اور ہزار نور اور ہزار یقین اور ہزار برکتین اور ہزار رحمتین اور نکال ڈالتی ہی ہر کینہ اور دکہ اور ایک روایت مین ہی کہ فرمایا رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نے البتہ دوست رکہتا ہون مین کہ سورۂ یٰس میری امت کے ہر انسان کے دل مین ہو اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
نے کہ جسنے مداومت کی اوپر پڑہنے یٰس کے ہر رات پہر مرگیا مرا شہید اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جسنے پڑہی یٰس اول دن
مین روا کیجاتی ہین حاجتین اوسکی اور ابن عباس سے مروی ہے کہ کہا جسنے پڑہی یٰس وقت صبح کے دیا جاتا ہی آسانی اوس دن کی شام تک اور
جسنے پڑہی یٰس اول شب مین دیا جاتا ہی آسانی اوس رات کی صبح تک اور بیہقی نے روایت کی ابی قلابہ سے کہ کہا جسنے پڑہی یٰس
مغفرت کیجاتی ہی اوسکی اور جسنے پڑہی حالت بہوک مین سیر ہوجاتا ہی اور جسنے پڑہی اوس حالت مین کہ راہ بہولا ہوا تہا راہ پالیتا
ہی جسنے پڑہی یٰس حال مین کہ جانور اوسکا جاتا رہا تہا پالیتا ہی اوسکو اور جسنے پڑہی یہ وقت کہانیکے کہ ڈرتا تہا کمی کہانے سے
کفایت کریگی اوسکو اور جسنے پڑہا اسکو نزدیک میت کے آسانی کیجاتی ہی اوسپر اور جسنے پڑہا اسکو نزدیک ایک عورت کے کہ دشوار تہا اوسپر جننا

پڑھنےکا آسانی ہوتی ہے اور سپر اوسکے جسنے پڑھا اوسکو یٰس گویا کہ پڑھا قرآن گیارہ بار اور ہر چیز کا دل ہے اور دل قرآن کا یٰس ہے اور کہا مغیری نے
یٰس پڑھو جبکہ تمکو کوئی چیز قسم خوف یا مطالبہ کی سلطان یا دشمن سے مگر کہ پڑھو یٰس پس وہ چیز دفع کیجاوے گی تم سے بسبب اسکے آور فرمایا رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نے کہ جسنے پڑھا یٰس اور والصافات دن جمعہ کے پھر سوال کیا اللہ تعالی سے دیتا ہے اللہ تعالی سوال اوسکا اور ابن عباس سے روایت
ہے کہ کہا تھے ہم جبکہ فارغ ہوتا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا نماز سے ساتھ کہنے سبحان ربک رب العزۃ عما یصفون آخر آیتہ تک کی آور فرمایا رسول
خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جسنے کہا پیچھے نماز کے سبحان ربک رب العزۃ آخر آیت تک مین پس تحقیق لیا ثواب ساتھ پیمانہ پورے کے اور فرمایا رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جسکو خوش لگی یہ کہ لے ثواب پیمانہ پورے مین دن قیامت کے پس چاہیے کہ کہے یہ آیت یعنی سبحان ربک الخ آخر مجلس اپنی میں جسوقت
کہ ارادہ کرے اوٹھنے کا اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق اللہ تعالی نے دین مجکو سبع طوال یعنی سات سورتین بڑی کہ اول قرآن کے
مین ہین جگہہ توریت کے اور دین مجکو الر آیات طواسین تک جگہہ انجیل کے اور دین مجکو مابین طواسین کے حامیمون تک جگہہ زبور کے اور
فضیلت دی مجکو ساتھ حامیمون کے اور مفصل کے نہیں پڑھا اونکو کسی نبی نے پہلے میرے آور ابن عباس سے ہے کہ ہر چیز کو لیے خلاصہ ہے اور
خلاصہ قرآن کا حامیمین ہین آور سمرہ بن جندب سے ہے بطریق مرفوع کے کہ حامیمین باغ ہین باغون جنت کے سے آور فرمایا رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نے کہ حامیمین سات ہین اور دروازے دوزخ کے بھی سات آوینگی ہر حم ان میں سے کھڑی رہیگی ہر دروازہ پر اون دروازون میں
سے کہیگی یا الٰہی نہ داخل کر اس دروازہ سے اوسکو کہ ایمان رکھتا تھا مجپر اور پڑھتا تھا مجکو آور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
کہ ہر درخت کو لیے پھل ہے اور پھل قرآن کے حامیمین ہین وہ باغ ہین ارزانی کرنیوالے پسند کرنیوالے گھر کی پس جو کوئی دوست رکھے یہ کہ چرے
باغون جنت کے میں پس چاہیے کہ پڑھے حامیمین آور روایت کی بیہقی نے شعب الایمان میں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نہ سوتے تھے یہانتک کہ
پڑھتے تبارک الذی اور الم السجدہ اور ایک روایت میں ہے کہ جو کوئی پڑھے ہر شب جمعہ میں حم الدخان اور یٰس صبح کرتا ہے اس حال میں کہ بخشش
کیجاتی ہے اوسکے لیے آور ایک روایت میں ہے کہ فرمایا جو کوئی پڑھے حم الدخان شب جمعہ میں یا دن جمعہ میں بنایا ہے اوسکے لیے اللہ تعالی گھر
جنت میں آور ایک روایت میں ہے کہ جسنے پڑھی سورۃ دخان رات جمعہ کی میں صبح کرتا ہے اس حالت میں کہ مغفرت کیجاتی ہے اوسکی اور نکاح
کیا جاویگا اوسکا حور عین سے آور جو کوئی پڑھے سورۃ دخان رات میں بخشے جاتے ہین پہلے گناہ اوسکے آور فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ
وسلم نے کہ جسنے پڑھی الم تنزیل آور یٰس اور اقتربت الساعۃ اور تبارک الذی ہونگی اوسکے لیے نور اور پناہ شیطان سے اور شرک سے اور
بلند کیے جاوینگے اوسکے سو درجے دن قیامت کے آور ایک روایت مین ہے کہ فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو کوئی پڑھے اقتربت الساعۃ
ہر رات میں اوٹھاویگا اوسکو اللہ دن قیامت کے اس حال میں کہ مونہہ اوسکا مانند چودھوین رات کی چاند کی ہوگا آور فرمایا رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نے کہ قاری سورۃ حدید اور اذا وقعت اور الرحمن کا پکارا جاتا ہے بیچ ملکوت آسمانون اور زمین کے ساکن الفردوس یعنی یہ جنت فردوس
مین کہ اعلی جنت ہے رہیگا آور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ سورۃ الواقعہ سورۃ الغنی ہے پس پڑھو اسکو اور سکھاؤ اسکو اولاد اپنی کو آور
ایک روایت میں ہے کہ سکھاؤ اسکو بیبیون اپنی کو آور حضرت عائشہ سے ہے کہ کہا مت رد کرو تم عورتون کو کہ عاجز کرو ایک کو یہ کہ پڑھے سورۃ واقعہ
آور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو کوئی پڑھے آخیر سورۃ حشر کا پھر مرجاوے اوس رات میں یا دن میں تو دور کیا جاویگا اوس سے
تمام خطائین کہ کی ہین آور حکم کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو جب جگہہ پکڑے بچھونے کی طرف اپنے [illegible] پڑھے سورۃ
حشر اور فرمایا کہ اگر مریگا شہید مریگا آور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو شخص چاہے پناہ پکڑے ساتھ اللہ کے شیطان [illegible]

نزدیک خاتمہ ہر سورہ کی اخیر کلام اللہ تک پس لیکر پڑہا عبد اللہ بن کثیر کے آگے پس جب پہونچا میں والضحی تک کہا تکبیر کہہ اخیر کلام اللہ تک
اور ابن عباس نے بھی حکم کیا اوسکا اور خبر دی ابن عباس نے انکو حکم کیا ابی بن کعب نے مجکو اسکا اور خبر دی مجکو ابی نے کہ حکم کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اسکا اور فرمایا
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ اذا زلزلت برابر ہے آدہے قرآن کے اور والعادیات بھی برابر ہے آدہے قرآن کے اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
نے کہ جو کوئی پڑہے رات میں ہزار آیتیں ملیگا اللہ تعالی سے اس حال میں کہ وہ ہنستا ہوگا عرض کیا گیا کہ یا رسول اللہ کون قوت رکہتا ہے ہزار
آیتوں پر پس پڑہی بسم اللہ الرحمن الرحیم الہکم التکاثر آخر سورہ تک اور فرمایا کہ قسم ہے اوس ذات کی کہ جان میری اوسکے ہاتھ میں ہے کہ یہہ سورہ
برابر ہے ہزار آیتوں کے اور روایت کی ابو الشیخ نے عظمۃ میں اور ابو محمد سمرقندی نے بیچ فضائل قل ہو اللہ احد کے انس سے کہ کہا آئے یہود خیبر کی طرف
نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پھر کہا اونہوں نے اے ابو القاسم پیدا کیا اللہ تعالی نے ملائکہ کو نور حجاب سے اور آدم کو حما مسنون سے یعنی کیچڑ میٹری
ہوئی سے اور ابلیس کو شعلہ آگ سے اور آسمان کو دہوئیں سے اور زمین کو پانی کی جہاگ سے پس خبر دیجئے رب سے یعنی کہ کیا ہے رب پس نہ جواب دیا
اونکو کچھ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پھر لائے اونکے پاس جبرئیل اس سورہ کو قل ہو اللہ احد یعنی کہہ اللہ ایک ہے نہ اوسکی اصل و فروع ہیں اور نہ شریک
اللہ الصمد اللہ بے پروا ہے نہ کہاتا ہے اور نہ پیتا اور نہ احتیاج رکہتا ہے پہر پڑہی ساری سورہ یہہ سورہ ہے کہ نہ اس میں ذکر جنت کا ہے اور نہ
آگ کا اور نہ آخرۃ کا اور نہ حلال کا اور نہ حرام کا منسوب کیا اسکو اللہ نے طرف اپنی پس یہہ خاص ہے اوسکے لیے ہے جس نے پڑہا اسکو تین بار برابر
ہوا ساتھ پڑہنے تمام وحی کے اور جسنے پڑہا اسکو تیس بار نہیں افضل ہوئیگا کوئی اہل دنیا سے اوس دن مگر جسنے زیادہ پڑہا ہو اس سے اور جس نے پڑہا
اوسکو دو سو بار رہیگا جنت الفردوس میں اور جسنے پڑہا اسکو تین بار جسوقت کہ داخل ہوا اپنے گہر میں دور ہوتا ہے اوس سے فقر اور ایک روایت میں
ہے کہ رات گذاری رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک رات کہ پڑہتے تھے اسکو اور بار بار پڑہتے تھے اسکو صبح تک اور ایک روایت میں ہے کہ جسنے
پڑہی قل ہو اللہ احد پس گویا کہ پڑہا تہائی قرآن اور ایک روایت میں ہے کہ جسنے پڑہی قل ہو اللہ احد دو سو بار بخشی جاتی ہیں اوسکے گناہ دو سو برس کے
اور ایک روایت میں ہے کہ جسنے پڑہی قل ہو اللہ احد پچاس بار بخشے جاتے ہیں اوسکے گناہ پچاس برس کے اور ایک روایت میں ہے کہ فرمایا
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جسنے پڑہی ہر روز دو سو بار قل ہو اللہ احد لکہی جاتی ہیں اوسکے لیے ڈیڑہ ہزار نیکیاں اور دور کیے جاتے ہیں
اوس سے گناہ پچاس برس کے مگر یہہ کہ ہو اوسپر دین اور نقل کی ابن سعد اور ابن ضریس اور ابو یعلی اور بیہقی نے دلائل میں انس سے کہ کہا تہے نبی
صلی اللہ علیہ وسلم شام میں پس آئے جبرئیل اور کہا اے محمد تحقیق معویہ بن معویہ مزنی مر گیا پس آیا دوست رکہتے ہو تم یہہ کہ نماز پڑہو اوسپر کہا
ہاں پھر مارا بازو اپنا زمین پر پس پست ہو گئی اونکے لیے ہر چیز اور مل گئی زمین سے اور بلند کیا گیا اونکے لیے جنازہ اوسکا پس نماز پڑہی نبی صلی اللہ
علیہ وسلم نے پہر فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کن چیز سے دیا گیا معویہ یہہ فضیلت کہ نماز پڑہی اوسپر دو صفوں نے ملائکہ سے کہ ہر صف میں چھ لاکہ
فرشتے تھے کہا جبرئیل نے بسبب پڑہنے قل ہو اللہ احد کے تھا پڑہتا اوسکو کہڑے اور بیٹہے اور آتے جاتے اور سوتے یعنی لیٹے اور ایک روایت انس سے
اصطلاح آئی ہے کہ کہا تہے ہم ساتھ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے تبوک میں پس طلوع ہوا آفتاب ایک دن ساتھ روشنی اور شعاع و نور کے

کر دیکھا تھا ہمنے اسکو پہلے اسکے پس تعجب کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم او سکی روشنی و نور سے کہ ناگہان جبرئیل آگئے پس پوچھا جبرئیل سے
کیا ہی واسطے آفتاب کے کہ نکلا ہی ایسا روشن و نورانی کہ نہیں دیکھا تھا ہمنے اسکو کہ نکلا ہو پہلے اس سے کہا یہ اس سبب سے ہے کہ معویہ بن معویہ لیثی
مرگیا ہی مدینہ میں آج پس بھیجے اللہ نے طرف اوسکی ستر ہزار فرشتے کہ نماز پڑہیں اوسپر کہا یہ کس سبب سے اے جبرئیل کہا تھا بہت پڑہتا قل ہو اللہ
احد کہڑے اور بیٹھے اور چلتے اور سوار آتے جاتے اور اترتے ہیں بہت پس واسطے اسکے واسطے لیکر یہ نسبت ہی تمہارے رب کی اور جو کوئی پڑہی اسکو پچاس بار بلند
کرتا ہی اللہ اوسکے لیے پچاس ہزار درجہ اور دور کرتا ہی اوس سے پچاس ہزار برائیان اور لکھتا ہی اوسکے لیے پچاس ہزار نیکیاں اور جو کوئی زیادہ
پڑہی اسکو زیادہ دیوے اسد تعالی ثواب کہا جبرئیل نے پس کیا سمیٹ لوں تمہارے لیے زمین پس نماز پڑہو تم اوسپر کہا کہ ہان پس نماز پڑہی
حضرت نے اوسپر آور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تین چیزیں ہیں جو کوئی کرے اونکو واسطے ثواب کے ساتھ ایمان کے داخل ہوگا
جس دروازے جنت کے سے کہ چاہیگا اور نکاح کریگا حور عین سے جس سے چاہیگا جو کوئی معاف کرے قاتل اپنے سے اور ادا کرے
دین خفیہ اور پڑہے پیچھے ہر نماز فرض کے دس بار قل ہو اللہ احد پس کہا ابوبکر نے اور اگر ایک کرے ان میں سے یا رسول اللہ فرمایا ایک
کرے انمیں سے یعنی اگر ایک چیز کریگا تو بھی یہی ثواب پاویگا + آور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو کوئی پڑہے
قل ہو اللہ احد ہر دن میں پچاس بار پکارا جاویگا دن قیامت کے قبر اپنی سے اے مدح کرنیوالے اللہ کے داخل ہو جنت
میں + اور ایک روایت میں ہے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ بھول جاوے بسم اللہ کہنا اپنے طعام پر
پس چاہیے کہ پڑہے قل ہو اللہ احد جب فارغ ہو اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو کوئی پڑہے قل ہو اللہ احد جس وقت
کہ داخل ہو گھر اپنے میں دور ہوتی ہے محتاجگی گھروالوں سے اور ہمسایوں سے اور ایک روایت میں ہی کہ فرمایا
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے آئے میرے پاس جبرئیل اچھی صورت میں ہنستے ہوئے خوش اور کہا اے محمد علی الاعلی تجہے سلام فرماتا
اور فرماتا ہی کہ ہر چیز کے لیے نسب ہے اور نسب میرا قل ہو اللہ احد ہی پس جو شخص کہ آویگا میرے پاس امت تیری سے اس حال میں کہ پڑہی ہوگی قل ہو اللہ
احد ہزار بار کبھی دونگا اوسکو نشان اپنا اور قائم کرونگا اوسکو نزدیک عرش اپنے کے اور شفاعت قبول کرونگا اوسکی ستر آدمیوں کے حق میں
اون لوگوں میں سے کہ واجب ہوگا عذاب اور اگر نہ لازم کیا ہوتا میں نے اپنے نفس پر کل نفس ذائقة الموت تو نہ قبض کرتا میں روح اوسکی اور ایک روایت
میں ہی کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو شخص پڑہے بعد نماز جمعہ کے قل ہو اللہ احد اور قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس
سات سات بار پناہ میں رکھتا ہی اوسکو اللہ برائی سے دوسرے جمعہ تک اور ایک روایت میں ہی کہ جسنے پڑہی قل ہو اللہ احد ہزار بار ہوتا ہی
پڑہنا اوسکا محبوب تر طرف اللہ کی ہزار گھوڑوں با لگام و بازین سے کہ دیوے فی سبیل اللہ یعنی جہاد میں آور کعب احبار سے ہی کہ کہا کہ جو کوئی
پڑہی قل ہو اللہ احد حرام کرتا ہی اللہ تعالی گوشت اوسکے کو آگ پر آور کعب احبار سے یہ بھی آیا ہی کہا کہ جو کوئی مواظبت کرے اوپر پڑہنے قل ہو اللہ
اور آیۃ الکرسی کے دس بار رات و دن میں واجب کرے ہے خوشنودی اللہ تعالی کی اور رہیگا ساتھ انبیا اوسکی کے اور بچایا جاتا ہی
شیطان سے آور ایک روایت میں ہی کہ جو کوئی پڑہی قل ہو اللہ بعد زوال عرفہ کے ہزار بار دیتا ہی اوسکو اللہ جو کچھ مانگے اور ایک روایت
میں ہی کہ جو کوئی پڑہے اسکو ہزار بار پس تحقیق مول لے لیا نفس اپنا اللہ سے یعنی آزاد ہوا آگ سے آور ایک روایت میں ہی کہ جو کوئی پڑہے
اسکو دو سو بار ہوتا ہی اوسکے لیے ثواب پانسو برس کی عبادت کا آور ایک روایت میں ہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو جب نکاح کیا حضرت
علی کا حضرت فاطمہ سے منگایا پانی بھر کلی ڈالی اوس میں پھر لیکر علی کو ساتھ اپنے یعنی کھڑا کیا اور چہڑکا وہ پانی اونکے گریبان میں اور

درمیان دونون مونڈھون اونکی ہے کے اور اللہ کی پناہ مین دیا اونکو ساتھ پڑھنے قل ہو اللہ احد اور قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس کے
اور ایک روایت مین ہے کہ حسن نے پڑھی قل ہو اللہ احد سو بار بعد نماز صبح کے پہلے کلام کرنیکے کسی سے اونہائی جاتی ہین اوسکے لیے اوسدن مین گناہ پچاس
صدیقون کے **بَابٌ** باب ہے بیچ بیان متعلقات پہلی باب کے **اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ** فصل پہلی **عَنْ** اَبِیْ مُوْسَی الْاَشْعَرِیِّ
قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ تَعَاھَدُوا الْقُرْاٰنَ فَوَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِہٖ لَھُوَ اَشَدُّ تَفَصِّیًا مِّنَ الْاِبِلِ فِیْ عُقُلِھَا مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ
روایت ہے ابی موسی اشعری سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے خبر گیری کرو قرآن کی یعنی ہمیشہ پڑھا کرو تاکہ بھولو نہیں پس قسم ہے اوس ذات کے
کہ جان میری اوسکے ہاتھ میں ہے کہ البتہ قرآن جلد نکل جاتا ہے سینہ سے بہ نسبت اونٹ کی رسی اپنی سے نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے **ف**
یعنی آدمی اونٹ کی محافظت سے غفلت کرے تو اونٹ رسی مین سے نکل بھاگتا ہے اسیطرح سے قرآن اگر نہ پڑھا کرے اسکو اور خبر نرکھے اسکی تو اوس سے
بھی زیادہ سینے مین سے نکل جاتا ہے یعنی جلد بھول جاتا ہے مولانا **وَعَنْ** ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
بِئْسَ مَا لِاَحَدِھِمْ اَنْ یَّقُوْلَ نَسِیْتُ اٰیَۃَ کَیْتَ وَکَیْتَ بَلْ نُسِّیَ وَاسْتَذْکِرُوا الْقُرْاٰنَ فَاِنَّہٗ اَشَدُّ تَفَصِّیًا مِّنْ صُدُوْرِ الرِّجَالِ
مِنَ النَّعَمِ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ وَزَادَ مُسْلِمٌ بِعُقُلِھَا اور روایت ہے ابن مسعود سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بری چیز ہے واسطے
ایک کے انکی کہ کہے کہ بھول گیا مین آیت فلانی اور فلانی بلکہ یہہ کہے کہ بھلایا گیا اور یاد کرتے رہو قرآن کو کہ وہ جلد جانیوالا ہے سینہ لوگون
کی سے بہ نسبت چارپایون کے نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے اور زیادہ کیا مسلم نے کہ بندھی ہوں ساتھ رسی اپنی کے **ف** بھول گیا کہنا اسلیے
منع ہے کہ دلالت کرتا ہے اسپر کہ چھوڑ دیا اور بھول گیا یعنی بسبب بے پروائی کی اور اسکہنے مین کہ بھلایا گیا ظاہر کرنا حسرت اور تقصیر کا ہے بیچ حاصل
کرنے اس سعادت و نعمت کے ۱ح **وَعَنْ** ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّمَا مَثَلُ صَاحِبِ الْقُرْاٰنِ کَمَثَلِ
صَاحِبِ الْاِبِلِ الْمُعَقَّلَۃِ اِنْ عَاھَدَ عَلَیْھَا اَمْسَکَھَا وَاِنْ اَطْلَقَھَا ذَھَبَتْ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہے ابن عمر سے یہہ کہ تحقیق
نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سوا اسکے نہین کہ مثل صاحب قرآن کے مانند مثل اونٹ والے کے کہ اونٹ باندھا گیا ساتھ پابندی کی اگر خبر گیری
رکھتا ہے اوسکی تھنبا تا ہے اوسکو اور اگر چھوڑ دیتا ہے اوسکو جاتا رہتا ہے نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے **وَعَنْ** جُنْدُبِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ
قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اقْرَءُوا الْقُرْاٰنَ مَا ائْتَلَفَتْ عَلَیْہِ قُلُوْبُکُمْ فَاِذَا اخْتَلَفْتُمْ فَقُوْمُوْا عَنْہُ
مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہے جندب بن عبد اللہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پڑھو قرآن جب تک خواہش کرین اوسپر
دل تمہارے پس جسوقت کہ آپس مین مختلف ہو یعنی حاصل ہو ملال اور تفرق دلونکا پس کھڑے ہو اوس سے یعنی پڑھنا موقوف کرو نقل کی
یہہ بخاری اور مسلم نے **ف** کہا ابن ملک نے کہ جس صورت مین کہ دل نہ لگے تو نہ پڑھنا افضل ہے لغیر حضور کے پڑھنے سے لیکن یہان ایک تہہ ہے
کہ آدمی کو چاہیے کہ عادت کرے اور نفس کو ریاضت مین ڈالے تا بہت پڑھنے سے ملال نہ آوے بلکہ خوشی زیادہ ہو اس لیے کہ کاہل اور آسودہ دل
کہ عادت ریاضت کی نہین رکھتے جلدی ملول ہو جاتے ہین ایک تو ایسے ہوتے ہین کہ ایک سیپارہ پڑھتے مین ملول ہوتے ہین اور ایک ایسے ہوتے ہین
کہ ایک سیپارہ ساتھ ذوق شوق کے پڑھتے ہین کہ ملول ہرگز نہین ہوتے ع ح **وَعَنْ** قَتَادَۃَ قَالَ سُئِلَ اَنَسٌ کَیْفَ کَانَتْ
قِرَاءَۃُ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ کَانَتْ مَدًّا مَدًّا ثُمَّ قَرَاَ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ یَمُدُّ بِبِسْمِ اللّٰہِ وَیَمُدُّ بِالرَّحْمٰنِ
وَیَمُدُّ بِالرَّحِیْمِ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ اور روایت ہے قتادہ سے کہ کہا پوچھے گئے انس کسطرح سے تھی قراءۃ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پس کہا تھی قراءۃ درازی
کے ساتھ پھر پڑھی بسم اللہ الرحمن الرحیم دراز کرتے تھے ساتھ بسم اللہ کے یعنی الف اللہ کو مد کرتے اصلی بقدر الف کے اور دراز کرتے تھے ساتھ

رحمٰن کو یعنی اسکی بھی الف کو اوسیطرح اور دراز کرتے تھے ساتھ رحیم کے یعنی ی کو مد کرتے اصلی یا عارضی نقل کی یہہ بخاری نے ف تھی
قراءۃ دراز کی کے ساتھ مراد یہہ ہے کہ حضرت مد کرتے حروف مد اور لین کو بقدر معروف کے اور نزدیک علماء علوم کی نزدیک ارباب وقوف کے اور کہا طیبی نے
کہ حروف مد کی تین ہین واو الف ی پس جگہ ہو بعد انکے ہمزہ مد کرے بقدر الف کے اور بعضون نے کہا کہ بقدر دو الفون کی پانچ الفون تک اور مراد بقدر الف کے
بقدر درازی کی واسکی ہے جسوقت کہ کہو پایا تا اور سا اگر ہو بعد انکے تشدید مد کرے بقدر چار الفون کے اتفاقا مانند دابۃ کے اور اگر بعد انکے ہو ساکن مد کرے بقدر
دو الفون کے اتفاقا مانند صاد اور یعلمون کے اور اگر ہو بعد انکے غیر ان حروف کے نہ مد کرے مگر بقدر نکلنے اوسکے کے ہونہہ سے مانند یا کے اور دلالت
بسم اللہ کے اسی قبیلہ کی ہے ۱۲ ح **وعن** ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما اذن اللہ لشیء ما اذن
لنبی یتغنی بالقرآن متفق علیہ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین سنتا اللہ تعالی کسی چیز کو
مانند سننے کے آواز نبی کو کہ خوش آوازی سے پڑھتا ہو قرآن نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے **ف** یعنی قبول نہین کرتا اور دوست نہین رکھتا کسی چیز کو
اون چیزون مین سے کہ سنی جاتی ہین جیسا کہ دوست رکھتا ہے اور قبول کرتا ہے آواز پیغمبر کو کہ خوش آوازی سے پڑھتا ہے قرآن ۱۲ ح **وعنہ**
قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما اذن اللہ لشیء ما اذن لنبی حسن الصوت بالقرآن یجھر بہ متفق
علیہ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین کان رکھتا ہے اللہ یعنی نہین قبول کرتا کسی چیز کو جیسا کہ کان
رکھتا ہو واسطے نبی کے کہ خوش آوازی کرے ساتھ قرآن کے اس حال مین کہ پکار کر پڑھے اوسکو نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے **وعنہ**
قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لیس منا من لم یتغن بالقرآن رواہ البخاری اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین ہے ہمارے کامل طریقہ پر وہ شخص کہ نہ خوش آوازی کرے ساتھ قرآن کے نقل کی یہہ بخاری نے **ف** یعنی خوب
ہے خوش آوازی کرنی قرآن پڑھنے مین بشرطیکہ تغیر حرف کی یا حرکت کی یا مد کی یا شد کی یا اور طرح سے نہو اور راگ کے طور پر بھی نہو اور
جو شخص کہ پڑھے قرآن کو جان کر راگ مین تو حرام ہے پڑھنا اور پڑھانا چاہیے ۱۲ مولانا ۱۲ من الشرح **وعن** عبد اللہ بن مسعود
قال قال لی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وھو علی المنبر اقرأ علی قلت اقرأ علیک وعلیک انزل قال انی احب ان اسمعہ
من غیری فقرأت سورۃ النساء حتی اتیت الی ھذہ الآیۃ فکیف اذا جئنا من کل امۃ بشہید وجئنا بک علی ھؤلاء
شہیدا قال حسبک الآن فالتفت الیہ فاذا عیناہ تذرفان متفق علیہ اور روایت ہے عبد اللہ بن مسعود سے کہ کہا فرمایا
مجکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اوسوقت کہ منبر پر تھے پڑھ روبرو میرے کہا مین نے پڑھون مین روبرو آپکے حال آنکہ آپ پر اوتارا گیا ہے قرآن فرمایا
تحقیق مین دوست رکھتا ہون یہہ کہ سنون قرآن غیر اپنے سے کہا ابن مسعود نے پس پڑھی مین نے سورہ نسا یہانتک کہ پہنچا مین اس آیت تک پس
کیا کرینگے یہہ یہود وغیرہ جسوقت کہ لاوینگے ہم ہر امت مین سے ایک گواہ یعنی انکے فعلون کی گواہی دیگا نبی اونکا اور لاوینگے تجکو
اس امت پر گواہ فرمایا حضرت نے بس ہے تجکو پڑھنا اب یعنی اس لیے کہ مین مشغول ہوتا ہون ساتھ فکر کے اس مین پھر التفات کیا
مین طرف حضرت کی پس ناگہان آنکھین حضرت کی آنسو بہاتی تہین نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے **ف** آپ پر اوتارا گیا ہے یعنی قرآن پڑھنا
حق آپہی کا ہے کہ جیسا اوتارا گیا ہے ویسا پڑہین گے اور کو کیا یارا کہ آپ کے روبرو پڑھے اور مین دوست رکھتا ہون یعنی بعضے وقت کہ حاصل
ہوتا ہے عارف کو اوس مین سکوت جیسا کہ کہا گیا ہے من عرف اللہ کل لسانہ اور ایک حالت عارف کی اور ہوتی ہے کہ اوسکے حق مین یون کہا
(جسنے پہچانا اللہ کو گونگی ہوئی زبان اسکی)
گیا ہے من عرف اللہ طال لسانہ حاصل یہہ کہ بعضے وقت عارف حالت تحیر مین ہوتا ہے سکوت کرتا ہے اور بعضے وقت ہوشیار ہوتا ہے
(جسنے پہچانا اللہ کو دراز ہوئی زبان اسکی)

حقائق و معارف وغیرہ بیان کرتا ہو اور اوس سورہ میں فائدہ یہہ ہو کہ معانی خوب سمجھ میں آتے ہیں اور فکر او سوچ و فہم کامل ہوتی ہے
اور مقصود آیت مذکورہ سے یاد دلانا دن قیامت کا ہو اس لیے حضرت ہول لو سدن کا اور ضعف اپنی امت ضعیفہ کا یاد کر کر روتے

کہ حضرت بہت شفیق اور عنایت فرما اپنی امت کو ہین صلی اللہ علیہ الف الف صلوۃ کلما ذکرہ الذاکرون وکلما غفل عن ذکرہ الغافلون ۔
ع ۳ وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِاُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ اِنَّ اللّٰهَ اَمَرَنِيْ اَنْ اَقْرَاَ
عَلَيْكَ الْقُرْاٰنَ قَالَ اٰللّٰهُ سَمَّانِيْ لَكَ قَالَ نَعَمْ قَالَ وَقَدْ ذُكِرْتُ عِنْدَ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ قَالَ نَعَمْ فَذَرَفَتْ عَيْنَاهُ
وَفِيْ رِوَايَةٍ اِنَّ اللّٰهَ اَمَرَنِيْ اَنْ اَقْرَاَ عَلَيْكَ لَمْ يَكُنِ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا قَالَ وَسَمَّانِيْ قَالَ نَعَمْ فَبَكٰى مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ
اور روایت ہو انس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے واسطے ابی بن کعب کو کہ تحقیق اللہ تعالی نے حکم کیا مجکو یہہ کہ
پڑھوں تجپر قرآن عرض کیا ابی بن کعب نے کہ اللہ تعالی نے نام لیا میرا سدہ آپ کو فرمایا کہ ہان کہا ابی نے تحقیق ذکر کیا گیا مین نزدیک
پروردگار عالموں کے فرمایا کہ ہان پس بہے آنسو دونون آنکھون ابی کی سے اور ایک روایت مین یون ہو کہ حضرت نے فرمایا ابی کو کہ تحقیق
اللہ نے حکم کیا مجکو یہہ کہ پڑھون تجپر سورہ لم یکن الذین کفروا کہا ابی نے کیا نام لیا ہے میرا فرمایا ہان پس روئے ابی نقل کی یہہ بخاری
اور مسلم نے **ف** ابی بن کعب سب صحابہ مین بڑے قاری تھے کہ حضرت نے انکے حق مین فرمایا تھا اقرأکم ابی یعنی بڑے قاری تم مین
ابی ہین اور اللہ تعالی نے نام لیا میرا یعنی خاص میرا ہی نام لیا یہہ بات بسبب عاجزی اور گمنامی اپنی کے اور از راہ تعجب کے کہے کہ مین
کہان لائق اس مرتبہ کے ہون یا از راہ ذوق و لذت کے کہے کہ یہہ مرتبہ مجکو عطا ہوا اور رونا ابی کا بسبب حاصل ہونے خوشی کے تھا کہ
وقت لطف و وصال محبوب کے آتا ہو اور حقیقت مین غم آنکھون کی راہ سے باہر نکلتا ہو اور خاص لم یکن ہی کے پڑھنے کا اس لیے حکم ہوا
کہ مختصر ہو اور فوائد اس مین بہت ہین کہ اصول دین کے اور وعدہ و وعید اور اخلاص وغیرہ مذکور ہین اور اس حدیث سے معلوم ہوا کہ
مستحب ہو پڑھنا قرآن کا ماہر قرآن اور اہل علم و فضل کے آگے اگرچہ قاری افضل ہو سننے والے سے ع ۳ س وَعَنِ ابْنِ
عُمَرَ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يُّسَافَرَ بِالْقُرْاٰنِ اِلٰى اَرْضِ الْعَدُوِّ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِيْ رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ
لَا تُسَافِرُوْا بِالْقُرْاٰنِ فَاِنِّيْ لَا اٰمَنُ اَنْ يَّنَالَهُ الْعَدُوُّ اور روایت ہو ابن عمر سے کہ کہا منع کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
نے سفر کرنے سے مع قرآن کی طرف ملک دشمن کی یعنی دار الحرب کو نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے اور ایک روایت مسلم کی مین ہے
کہ مت سفر کرو مع قرآن کے اس لیے کہ تحقیق مین نہین امن پاتا اس سے کہ لیوے اوسکو دشمن **ف** اگر کوئی کہے کہ لکھنا قرآن کا مصحف
مین آنحضرت کے زمانے مین نہ تھا بلکہ بعد حضرت کے زمانے کے مقرر ہوا پس یہہ کیونکر ہی کہ حضرت نے منع کیا سفر کرنے سے ساتھ قرآن کے
جواب یہہ کہ اگرچہ تمام قرآن مصحف مین نہ لکھا گیا تھا ولیکن جو کچھ نازل ہوتا ہر کوئی اپنے لیے صحیفہ مین لکھ رکھ لیتا یا یہہ خبر غیب کی
دی کہ بعد میرے زمانے کے جو لکھا جاوے گا اوسکو ساتھ نہ لیجا دین کفار کے ملک مین اور کہا بعضے علماء نے کہ ساتھ لیجانا کلام اللہ کا
طرف دار الکفر کے مکروہ ہو اور اگر کوئی خط کفار کو بھیجے اور اوس مین آیت لکھے تو مضائقہ نہین اس لیے کہ حضرت نے ہرقل کے خط مین
یہہ آیت لکھی تھی تعالوا الی کلمۃ الخ واللہ اعلم خ ع

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ فصل دوسری

عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ
قَالَ جَلَسْتُ فِيْ عِصَابَةٍ مِّنْ ضُعَفَاءِ الْمُهَاجِرِيْنَ وَاِنَّ بَعْضَهُمْ لَيَسْتَتِرُ بِبَعْضٍ مِّنَ الْعُرْيِ وَقَارِئٌ يَّقْرَاُ عَلَيْنَا
اِذْ جَاءَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَامَ عَلَيْنَا فَلَمَّا قَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَكَتَ الْقَارِئُ

فَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ مَا كُنْتُمْ تَصْنَعُوْنَ قُلْنَا كُنَّا نَسْتَمِعُ اِلٰى كِتَابِ اللّٰهِ تَعَالٰى فَقَالَ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ جَعَلَ مِنْ اُمَّتِيْ مَنْ اُمِرْتُ
اَنْ اَصْبِرَ نَفْسِيْ مَعَهُمْ قَالَ فَجَلَسَ وَسْطَنَا لِيَعْدِلَ بِنَفْسِهٖ فِيْنَا ثُمَّ قَالَ بِيَدِهٖ هٰكَذَا فَتَحَلَّقُوْا وَبَرَزَتْ وُجُوْهُهُمْ
لَهٗ فَقَالَ اَبْشِرُوْا يَا مَعْشَرَ صَعَالِيْكِ الْمُهَاجِرِيْنَ بِالنُّوْرِ التَّامِّ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ تَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ قَبْلَ اَغْنِيَاءِ النَّاسِ
بِنِصْفِ يَوْمٍ وَذٰلِكَ خَمْسُمِائَةِ سَنَةٍ رَوَاهُ اَبُوْ دَاؤدَ روایت ہے ابی سعید خدری سے کہ کہا بیٹھا میں بیچ ایک جماعت غرباء
مہاجرین کی یعنی اصحاب صفہ کی اور تحقیق بعضے انکے البتہ اوٹ کرتے تھے ساتھ بعض کے بسبب ننگی اپنی کے اور ایک پڑھنے والا پڑھتا تھا
قرآن پھر ناگہان آئے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پس کھڑے ہوئے ہم پر پس جبکہ کھڑے ہوئے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم چپ ہو رہا پڑھنے
والا پھر سلام علیک کی حضرت نے پھر فرمایا حضرت نے کیا کرتے تھے تم عرض کیا ہم سنتے تھے ہم کتاب اللہ فرمایا سب تعریف ہے واسطے خدا کے کہ پیدا کیے
امت میری سے وہ شخص کہ حکم کیا گیا میں یہ کہ مضبوط رکھوں میں نفس اپنے کو ساتھ ان کے کہا راوی نے پھر بیٹھے حضرت صلی اللہ
علیہ وسلم درمیان ہمارے یعنی نہ کسی کے پہلو میں تاکہ برابر کریں ذات شریف اپنی کو ہم میں پھر اشارہ کیا اپنے ہاتھ سے اسطرح یعنی اشارہ کیا حلقہ
کرکے بیٹھو پس حلقہ باندھا اونھوں نے اور ظاہر ہوئے منہ انکے واسطے حضرت کے پس فرمایا خوشوقت ہو اے گروہ مفلس مہاجرین کے ساتھ نور پورے کے قیامت کے داخل ہو گے
جنت میں پہلے دولتمندوں سے آدھے دن اور یہ آدھا دن ہوگا پانسو برس کا نقل کی یہ ابو داؤد نے ف اور تحقیق بعضے انکے الخ یعنی
جس پاس کپڑا کم ہوتا بہ نسبت کپڑے یار دوسرے کے وہ بیٹھتا تھا پیچھے یار اپنے کے پردہ کرنے کے لیے اور مراد ننگی ہونے سے ننگا ہونا سوائے
ستر کے ہے اور پردہ اس لیے کرتے تھے کہ آدمیت مقتضی نہیں اسکو کہ کھولے اوس چیز کو کہ عادت اوسکی کھولنے کی نہیں اور مقصود
اس سے بیان کرنا فقر و احتیاج انکا ہے کہ کپڑا بھی درست نہیں پہنتے تھے اور اس سبب سے آپس میں ملکر بیٹھتے تاکہ ایک طرح کی پوشیدگی
حاصل ہو اور پھر سلام علیک کی حضرت نے اس سے معلوم ہوا کہ سلام علیک کرنی قرآن کے پڑھنے والے سے مکروہ ہے جیسا کہ فقہ میں مذکور
ہے اور لکھا ہے علماء نے کہ اگر کوئی سلام علیک کرے قرآن پڑھنے والے سے تو جواب اسکا لازم نہیں اور کیا کرتے ہو حضرت نے
پوچھا اون سے جان بوجھکر تاکہ بشارت دیں اونکو جواب سنکر اور حکم کیا گیا میں الخ یہ اشارہ ہے اس آیت کی طرف وَاصْبِرْ نَفْسَكَ
مَعَ الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ آخر آیت تک اور معنی لیعدل الخ کے یہ ہیں کہ تاکہ برابر عدل کرنے والے ساتھ بٹھاوے نفس اپنے کو بیچوں بیچ
میں تاکہ قرب سب سے برابر ہو اور طیبی نے یہ معنی کہے ہیں کہ تاکہ برابر کریں ذات شریف اپنی کو درمیان ہمارے اور ممتاز ہوں ہم سے اور پس
حلقہ باندھا یعنی سامنے چہرۂ مبارک حضرت کے اور ظاہر ہوئے مونہہ انکے یعنی اسطرح بیٹھے کہ دیکھتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہر ایک کو نور
پورا کہ نور پورے کی اس میں اشارہ ہے طرف اسکے کہ نور اغنیا کا نہیں ہوگا پورا اسلیے فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جسنے
دوست رکھا آخرت اپنی کو ضرر پہنچایا دنیا اپنی کو اور جسنے دوست رکھا دنیا اپنی کو ضرر پہونچایا آخرت اپنی کو پس اختیار کرو باقی
کو فانی پر یعنی آخرت کو دنیا پر اور پہلے دولتمندوں سے جاننا چاہیے کہ مراد فقرا سے فقراء صالح اور صابر ہیں اور دولتمندوں سے
دولتمند صالح اور شاکر ادا کرتے واسطے حق اموال اپنے کے پس دیر کرینگے بیچ میدان حشر میں حساب کے لیے کہ کہاں سے حاصل کیا
مال اور کہاں صرف کیا اس سے معلوم ہوا کہ حصہ فقراء کا قیامت میں زیادہ ہوگا حصۂ اغنیا سے اس لیے کہ پائی اغنیا نے لذت و راحت
دنیا میں اور وہ محروم رہے ۲ع ۲ج وَعَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَيِّنُوا الْقُرْاٰنَ
بِاَصْوَاتِكُمْ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْ دَاؤدَ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ اور روایت ہے براء بن عازب سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ

مسلم نے زینت دو قرآن کو ساتھ آوازون اپنی کے نقل کی یہہ احمد اور ابو داؤد اور ابن ماجہ اور دارمی نے **ف** مراد زینت دینے سے یہہ ہے کہ ترتیل و تجوید سے اور نرمی آواز سے پڑھے اور راگ مین پڑھنا قرآن کو اسطرح کہ زیادتی اور نقصان ہو حرفون مین یا حرکات مین حرام ہے اسطرح کا پڑھنے والا فاسق ہوتا ہے اور سُننے والا گنہگار اور واجب ہے اس شخص کو منع کرنا اسواسطے کہ یہ بہت بُری بدعت ہے **وعن** سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا مِنِ امْرِئٍ یَقْرَأُ الْقُرْاٰنَ ثُمَّ یَنْسَاہُ اِلَّا لَقِیَ اللّٰہَ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ اَجْذَمَ رَوَاہُ اَبُوْدَاؤُدَ وَالدَّارِمِیُّ اور روایت ہے سعد بن عبادہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نہین کوئی شخص کہ پڑھے قرآن پھر بھول جاوے اوسکو مگر ملاقات کریگا اللہ سے دن قیامت کے کٹا ہوا ہاتھ نقل کی یہہ ابو داؤد اور دارمی نے **ف** بھولنا ہمارے نزدیک یہہ ہے کہ دیکھکر بھی نہ پڑھ سکے اور امام شافعی کے نزدیک یہہ ہے کہ یاد کیا ہوا بادنہ پڑھ سکے یا معنی یہہ ہین کہ چھوڑ دے پڑھنا اوسکا بھولا یا نہ بھولے ۱۲ ع + یا بھولنا استعداد والے کا یہہ ہے کہ یاد کیے ہوے کو یاد نہ پڑھ سکے اور بھولنا غیر استعداد والے کا یہہ ہے کہ دیکھکر بھی نہ پڑھ سکے اور اس سے معلوم ہوا کہ قرآن کو بعد سیکھنے کے اور یاد کرنے کے بھولنا بہت گناہ ہے پس چاہیے کہ اوسکے پڑھنے سے تغافل نکرے اور ہمیشہ اور بہت پڑھتا رہے + مولانا **وعن** عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَمْرٍو اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَمْ یَفْقَہْ مَنْ قَرَأَ الْقُرْاٰنَ فِیْ اَقَلَّ مِنْ ثَلٰثٍ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْدَاؤُدَ وَالدَّارِمِیُّ اور روایت ہے عبد اللہ بن عمرو سے یہہ کہ رسول خدا نے درود بھیجے اللہ اوپر اوسکے اور سلام فرمایا کہ نہین سمجھا یعنی خوب نہین سمجھا وہ شخص کہ پڑھا یعنی ختم کیا قرآن کم تین رات سے نقل کی یہہ ترمذی اور ابو داؤد اور دارمی نے **ف** کہا طیبی نے مراد یہہ ہے کہ سمجھنا ظاہر معانی قرآن کا اور دقائق قرآن کے سمجھنے کو عمرین بھی نہین کفایت کرتین بلکہ ایک کلمہ کے بھی دقائق نہین سمجھ سکتا اور مراد نفی سمجھ کی ہے نہ نفی ثواب پھر سمجھنے مین متفاوت ہین لوگون کو انتہی جاننا چاہیے کہ عمل کیا ہے ظاہر حدیث پر ایک جماعت نے سلف سے کہ ختم کرتے قرآن تین دن مین ہمیشہ اور مکروہ جانتے ختم کرنا تین دن سے کم مین + وہ یہہ سمجھے ہون کہ یہہ حکم مختلف ہے باعتبار اشخاص کے یا یہہ کہ نفی فہم کی ہے نہ نفی ثواب کی واللہ اعلم + مولانا اور اوروں نے نہین عمل کیا اسپر پس ختم کرتے تھے ایک جماعت ایک رات دن مین ایک بار اور بعضے دو بار اور بعضے تین بار اور بہتوں سے ایک رکعت مین بھی ختم کرنا ثابت ہوا ہے اور بعضے دو مہینے مین ایک ختم کرتے اور بعضے ہر مہینے مین اور بعضے دس دن مین اور بعضے سات دن مین اور اکثر صحابہ وغیرہم کا عمل اسی پر تھا اور روایت کی ہے بخاری اور مسلم نے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عبد اللہ بن عمرو کو کہ پڑھ سات دن مین اور نہ زیادہ کر اسپر اور اسکو ختم الاحزاب کہتے ہین اور صحیح تر ترتیب اسکی فمی بشوق ہے یہہ قید ملا علی قاری نے اس لیے لگائی کہ بعضون نے ختم الاحزاب اسکو لکھا ہے کہ روز جمعہ کو اول قرآن سے اخیر سورہ مائدہ تک پڑھے اور روز ہفتہ کے انعام سے آخر سورہ توبہ تک اور اتوار کو یونس سے آخر مریم تک اور پیر کو طٰہٰ سے آخر قصص تک اور منگل کو عنکبوت سے آخر ص تک اور بدھ کو زمر سے آخر رحمٰن تک اور جمعرات کو واقعہ سے آخر قرآن تک پڑھے واسطے قضاے اکثر حاجات کے اس ختم کو مجرب لکھا ہے علماء نے اور اسیطرح ختم فمی بشوق کو واسطے کشایش رزق کے اور ادا ے حاجت کے واسطے مجرب کہا ہے اور اسکو بھی جمعہ سے شروع کرنیکو کہا ہے کذا فی المغنی الطالب حاصل اسکا یہہ ہوا کہ ختم فمی بشوق اور ہے اور ختم الاحزاب اور اور ملا علی قاری کے قول کا حاصل یہہ ہے کہ ختم احزاب کی کئی ترتیبین علماء نے نقل کی ہین لیکن صحیح تر ترتیب اسکی فمی بشوق ہے پس دونون ایک ہی ہوے + ترتیب اسکی فمی بشوق ہے یعنی سات منزلین سات دن مین اسطرح پڑھے کہ انکے سرون پر حروف فمی بشوق کے

واقع ہوئی بیان اسکا یہہ ہی کہ ف سی اشارہ ہی طرف سورہ فاتحہ کے اور میم سے طرف مائدہ کے اور ی سی طرف یونس کے اور ب سی طرف بنی اسرائیل
کے اور شین سی طرف شعرا کے اور واو سی طرف والصافات کے اور ق سی طرف سورہ ق کے یہہ ترکیب حضرت علی کی طرف نسبت کرتے ہیں اور نسفی سے
منقول ہی اور کہا نووی نے قول مختار یہہ ہی کہ یہہ مختلف ہی ساتھ اختلاف اشخاص کے پس جسکو کہ دقائق و معارف خوب حاصل ہوتے ہوں کلام اللہ کے
وہ اقتصار کرے اوسقدر پر کہ حاصل ہو کمال فہم اوس چیز کا کہ پڑہا اور جو کوئی مشغول ہو علم کے پہیلانے میں یا جہگڑوں کے فیصلہ کرنے میں
پس وہ اکتفا کرے اوسقدر پر کہ نہ باز رکہی اس سے اور جو کہ تحصیل علم اور حاصل کرنے نفقہ اہل و عیال کے میں مشغول ہو اوسکے لیے
بہی یہی حکم ہی اور جو کہ ان میں سی نہو پس بہت پڑہے جسقدر پڑہ سکے بشرطیکہ حد ملال اور سرعت قراءۃ کو نہ پہونچی ع + ح + وَعَنْ
عُقْبَةَ ابْنِ عَامِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْجَاهِرُ بِالْقُرْاٰنِ كَالْجَاهِرِ بِالصَّدَقَةِ وَالْمُسِرُّ بِالْقُرْاٰنِ
كَالْمُسِرِّ بِالصَّدَقَةِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ اور روایت ہی
عقبہ بن عامر سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پکار کر پڑہنے والا قرآن کا مانند ظاہر دینے والے صدقہ کے ہی اور آہستہ پڑہنے والا
قرآن کا مانند چہپکر دینے والے صدقہ کے نقل کی یہہ ترمذی اور ابوداود اور نسائی نے اور کہا ترمذی نے یہہ حدیث حسن غریب ہی ف
یعنی چہپکے سے جو صدقہ نفل دی تو ثواب زیادہ ہی بہ نسبت ظاہر دینے کے پس اسیطرح چہپکے پڑہنا افضل ہی پکار کر پڑہنے سی کہا طیبی نے کہ حدیثیں
پکار کر پڑہنے کی فضیلت میں بہی آئی ہیں اور چہپکے پڑہنے کی فضیلت میں بہی پس تطبیق انمیں یہہ ہی کہ چہپکے پڑہنا افضل اوسکے لیے ہے
کہ ڈرتا ہو ریا سے اور پکار کر پڑہنا افضل ہے اوسکے لیے کہ نہ ڈر رکہتا ہو ریا کا بشرطیکہ نہ ایذا دے کسیکو نمازیوں میں سی یا سوتے
ہوؤں میں سی یا اور کسیکو اور پکار کر پڑہنا افضل اس لیے ہے کہ اوسکا نفع اوروں کو بہی پہنچتا ہی کہ لوگ سنتے ہیں یا سیکہتے ہیں یا ذوق
پاتے ہیں یا افضل اسلیے ہی کہ پکار کر پڑہنا شعار دین سی ہے اور بیدار کرتا ہی قاری کے دلکو اور اور کیطرف دہیان نہیں دیتا اوسکا
اور دور کرتا ہی نیند کو پڑہنے والے کے دل سے اور اوروں کو شوق دلاتا ہی عبادت کا پس جسکو ان تینوں میں سی کوئی نیت حاصل ہو
پکار کر پڑہنا اوسکو افضل ہے ع + وَعَنْ صُهَيْبٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا اٰمَنَ بِالْقُرْاٰنِ
مَنِ اسْتَحَلَّ مَحَارِمَهُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ لَيْسَ اِسْنَادُهُ بِالْقَوِيِّ اور روایت ہی صہیب سے کہ کہا فرمایا
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں ایمان لایا ساتھ قرآن کے وہ شخص کہ حلال جانا حرام اوسکے کو نقل کی یہہ ترمذی نے اور کہا یہہ حدیث
نہیں اسناد اسکی قوی ف جس نے حلال جانا اوس چیز کو کہ حرام کیا اللہ نے وہ کافر ہوا مطلق یا معنی یہہ ہیں کہ ایمان کامل قرآن پر
نہ لایا وہ شخص کہ معاملہ حلال کا سا کیا ساتھ اون چیزوں کے کہ حرام ہیں قرآن میں یعنی مرتکب ہوا حرام و ممنوع چیزوں قرآن کا حق ایمان
لانیکا قرآن پر یہہ ہی کہ عمل کرے اوس پر جیسیکہ حق محبت یہہ ہی کہ متابعت کرے محبوب کی ع + ح وَعَنِ اللَّيْثِ بْنِ سَعْدٍ
عَنِ ابْنِ اَبِيْ مُلَيْكَةَ عَنْ يَعْلَى بْنِ مَمْلَكٍ اَنَّهُ سَاَلَ اُمَّ سَلَمَةَ عَنْ قِرَاءَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاِذَا هِيَ تَنْعَتُ
قِرَاءَةً مُفَسَّرَةً حَرْفًا حَرْفًا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ اور روایت ہی لیث بن سعد سی کہ نقل کی ابن ابی ملیکہ
سی اونہوں نے نقل کی یعلی بن مملک سی یہہ کہ اونہوں نے پوچہا ام سلمہ سے حال قراءۃ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا پس ام سلمہ نے بیان کی قراءۃ
واضح حرف حرف جدی نقل کی یہہ ترمذی اور ابوداود اور نسائی نے ف یعنی حضرت اسطرح پڑہتے تہے کہ ممکن تہا گننا حرفوں
قراءۃ کا مراد یہہ ہی کہ خوب ترتیل سے بطور تجوید کے پڑہتے تہے اور کہا طیبی نے کہ بیان کرنا ام سلمہ کا محتمل دو وجہ کو ہی ایک تو

یہہ ہو کہ اونہون نے بیان کیا کہ حضرت اس اس طرح پڑہتے تھے اور دوسری یہہ کہ ام سلمہ نے پڑہی قراءۃ ترتیل سے جیسے حضرت پڑہتے تھے کہا ابن حجر نے ذکر پڑہنا میرا ایک سورۃ کو ترتیل سے محبوب تر ہے میرے نزدیک سارے قرآن کے پڑہنے سے بغیر ترتیل کے * ع * وَعَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنِ ابْنِ اَبِي مُلَيْكَةَ عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُقَطِّعُ قِرَاءَتَهُ يَقُوْلُ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ثُمَّ يَقِفُ ثُمَّ يَقُوْلُ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ثُمَّ يَقِفُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ لَيْسَ اِسْنَادُهُ بِمُتَّصِلٍ لِاَنَّ اللَّيْثَ رَوٰى هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنِ ابْنِ اَبِي مُلَيْكَةَ عَنْ يَعْلَى بْنِ مَمْلَكٍ عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ وَحَدِيْثُ اللَّيْثِ اَصَحُّ اور روایت ہے ابن جریج سے کہ نقل کی ابن ابی ملیکہ سے اوسنے نقل کی ام سلمہ سے کہ کہا تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جدا جدا پڑہتے تھے اپنی قراءۃ پڑہتے تھے الحمد للہ رب العالمین پہر ٹھہر جاتے پہر پڑہتے الرحمن الرحیم پہر ٹھہرتے نقل کی یہہ ترمذی نے اور کہا نہین سند اسکی متصل اس لیئے کہ لیث نے روایت کی یہہ حدیث ابن ابی ملیکہ سے اوسنے نقل کی یعلی بن مملک سے اوس نے نقل کی ام سلمہ سے یعنی جیسے پہلی حدیث مین گذرا اور حدیث لیث کی کہ متصل ہے صحیح تر ہے **ف** کہا ابن ملک نے کہ یہہ روایت نہین ہے لائق حجت کے اور نہین پسند کرتے ہین اسکو اہل بلاغت اور وقف تام مالک یوم الدین پر ہے اسیلئے کہا کہ حدیث لیث کی صحیح تر ہے ذکر کیا طیبی نے اور جمہور کے نزدیک بیچ مثل ایسی آیتون کے کہ متعلق ہون آپس مین وصل اولی ہے اور جزری کہتے ہین کہ مستحب ہے وقف اور دلیل پکڑی ہے اونہون نے ساتھ اسی حدیث کے اور اسی پر اور شافعیہ ہین اور جمہور کے جواب میں یہہ ہے کہ یہہ وقف اس لیئے تہا کہ تا معلوم کرا دین سننے والون کو سر آیتون کو واللہ اعلم * ع *

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

فصل تیسری عَنْ جَابِرٍ قَالَ خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ نَقْرَأُ الْقُرْاٰنَ وَفِيْنَا الْاَعْرَابِيُّ وَالْعَجَمِيُّ فَقَالَ اقْرَءُوْا فَكُلٌّ حَسَنٌ وَسَيَجِيْءُ اَقْوَامٌ يُقِيْمُوْنَهُ كَمَا يُقَامُ الْقِدْحُ يَتَعَجَّلُوْنَهُ وَلَا يَتَاَجَّلُوْنَهُ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ وَالْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ روایت ہے جابر سے کہ کہا نکلے ہمپر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور ہم پڑہتے تھے قرآن اور ہم مین تھے گنوار اور عجمی پس فرمایا پڑہو ہر ایک شخص اچہا پڑہتا ہے اور آوینگی ایک قومین سیدہا کرینگی قرآن کو جیسا سیدہا کیا جاتا ہے تیر جلدی کرینگے بدلے قرآن کے دنیا مین اور نہ رکہین گے آخرت پر نقل کی یہہ ابو داؤد اور بیہقی نے شعب الایمان مین **ف** عجمی یعنی سوای اہل عرب کے فارسی اور رومی اور حبشی مانند سلمان اور صہیب اور بلال کے تھی اور قراءۃ اون گنوارون کی اور عجمیون کی مانند اہل عرب کے نہ تھی باوجود اسکے حضرت نے فرمایا کہ تم سبکی قراءۃ اچہی ہے اور دیتی ثواب کی ہے اس لیئے کہ اختیار کیا تمنے آخرت کو دنیا پر تمکو نہ آراستہ کرنے زبانون مین کچہ ضرر نہین اور تمہارے بعد ایسے لوگ پیدا ہونگے کہ سیدہا کرینگے قرآن کو جیسا سیدہا کیا جاتا ہے تیر یعنی خوب سنوارینگے الفاظ اور کلمات قرآن کو اور تکلف کرینگے رعایت مخرجون مین واسطے دکہانے اور سنانے اور فخر و شہرت کے جلدی کرینگے بدلے قرآن کے دنیا مین اور نہ رکہین گے آخرت یعنی دنیا کے فائدے کے لیئے پڑہین گے آخرت کے ثواب سے کچہہ غرض نہ رکہینگے پس دنیا کو آخرت پر ترجیح دینگے اور دین کو بدلے دنیا کے بیچین گے حاصل یہہ کہ قرآن کے پڑہنے مین خلوص چاہیے اور فکر کرنا اوسکے معانی مین نہ یہ کہ الفاظ مخارج سے نکالنے اور خوش آوازی سے پڑہنا کہ کچہ کام نہین آتا * ع * وَعَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِقْرَءُوا الْقُرْاٰنَ بِلُحُوْنِ الْعَرَبِ وَاَصْوَاتِهَا وَاِيَّاكُمْ وَلُحُوْنَ اَهْلِ الْعِشْقِ وَلُحُوْنَ اَهْلِ الْكِتَابَيْنِ وَسَيَجِيْءُ بَعْدِيْ قَوْمٌ يُرَجِّعُوْنَ بِالْقُرْاٰنِ تَرْجِيْعَ الْغِنَاءِ وَالنَّوْحِ لَا يُجَاوِزُ حَنَاجِرَهُمْ مَفْتُوْنَةٌ قُلُوْبُهُمْ وَقُلُوْبُ الَّذِيْنَ يُعْجِبُهُمْ شَاْنُهُمْ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ وَرَزِيْنٌ فِيْ كِتَابِهِ اور روایت ہے حذیفہ سے

کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پڑھو قرآن بطور عرب کے اور آوازون اونکی سے اور بچو تم طور اہل عشق کے سے اور طور اہل
کتابون کے سے اور آویگی پیچھے میرے ایک قوم کہ بنا کر پڑھینگے قرآن مانند بنانے راگ کے اور نوحہ کے حال اونکا یہہ ہوگا کہ نہ بڑھیگا قرآن انکو
ونکی سے یعنی قبول نہین ہونیکا فتنہ مین پڑے ہونگے دل اونکے اور دل اون لوگون کے کہ اچھا لگیگا اونکو پڑھنا اونکا نقل کی یہہ بیہقی نے
شعب الایمان مین اور رزین نے اپنی کتاب مین ف بطور عرب کے اہل عرب بلا تکلف پڑھتے ہین اپنی دلکی امنگ سے بغیر رعایت قواعد
کے اوسطرح تم بھی پڑھو اور لفظ واصواتہا عطف تفسیری ہے آور بچو طور اہل عشق کے سے الخ یعنی جو کہ عاشق ہین اور غزلین اور شعر پڑھتے
ہین اور رعایت قواعد موسیقی کے کرتے ہین اونکے طور پر قرآن نہ پڑھو اور یہود ونصاری بھی اپنی کتابون کو پڑھتے ہین مانند اسکے اوسکے
طرح پڑھنے سے بھی حضرت نے منع فرمایا اور فتنہ مین پڑے ہونگے دل اونکے یعنی مبتلا ہونگے حب دنیا مین اور لوگون کے اچھا کہنے
پر وَعَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ حَسِّنُوا الْقُرْاٰنَ بِاَصْوَاتِكُمْ
فَاِنَّ الصَّوْتَ الْحَسَنَ يَزِيْدُ الْقُرْاٰنَ حُسْنًا رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ اور روایت ہے براء ابن عازب سے کہ کہا سنا مین نے رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے اچھی طرح پڑھو قرآن کو ساتھ اپنی آوازون کے یعنی ترتیل وخوش آوازی سے پڑھو اسلیے کہ آواز اچھی زیادہ
کرتی ہے قرآن مین خوبی نقل کی یہہ دارمی نے وَعَنْ طَاوُسٍ مُرْسَلًا قَالَ سُئِلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيُّ النَّاسِ
اَحْسَنُ صَوْتًا لِلْقُرْاٰنِ وَاَحْسَنُ قِرَاءَةً قَالَ مَنْ اِذَا سَمِعْتَهٗ يَقْرَأُ اُرِيْتَ اَنَّهٗ يَخْشَى اللّٰهَ قَالَ طَاوُسٌ وَكَانَ
طَلْقٌ كَذٰلِكَ رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ اور روایت ہے طاوس سے بطریق ارسال کے کہ کہا پوچھے گئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کہ کونسا آدمی
بہت خوب ہے از روی آواز کے واسطے پڑھنے قرآن کے اور بہت خوب ہے پڑھنے مین یعنی از راہ ترتیل کے ادا کے فرمایا وہ شخص کہ جس وقت
سنے تو اوسکو پڑھتے تو گمان کرے تو یہہ کہ وہ ڈرتا ہے اللہ سے کہا طاوس نے اور تھا طلق ایسا ہی نقل کی یہہ دارمی نے ف وہ ڈرتا
ہے یعنی تیرے دل پر تاثیر ہو اوسکی پڑھنے کی یا ظاہر ہون اوسپر نشانیان خوف الٰہی کی مانند متغیر ہونے رنگ کے اور کثرت رونے کی
طلق تابعی تھے اور مولف نے لکھا ہے کہ صحابی تھے ۴ ح ۴ ح وَعَنْ عَبِيْدَةَ الْمُلَيْكِيِّ وَكَانَتْ لَهٗ صُحْبَةٌ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا اَهْلَ الْقُرْاٰنِ لَا تَتَوَسَّدُوا الْقُرْاٰنَ وَاتْلُوْهُ حَقَّ تِلَاوَتِهٖ مِنْ اٰنَاءِ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ وَاَفْشُوْهُ وَتَغَنَّوْهُ
وَتَدَبَّرُوْا مَا فِيْهِ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ وَلَا تَعْجَلُوْا ثَوَابَهٗ فَاِنَّ لَهٗ ثَوَابًا رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ اور روایت ہے عبیدہ ملیکی
سے اور تھے وہ صحابی حضرت کے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اے اہل قرآن نہ تکیہ کرو قرآن پر اور پڑھو قرآن کو حق پڑھنے اوسکے کا
اوقات رات اور اوقات دن کی مین اور ظاہر کرو قرآن کو اور آواز خوش مین پڑھو اوسکو اور فکر کرو اوس چیز مین کہ اوس مین ہے
تاکہ مطلب پاؤ تم اور نہ جلدی کرو ثواب اوسکے کی یعنی دنیا مین اوسکا بدلا نہ چاہو اسلیے کہ واسطے اوسکے ہے ثواب بڑا آخرت مین نقل کی
یہہ بیہقی نے شعب الایمان مین ف نہ تکیہ کرو قرآن پر یعنی غافل نہ ہو تلاوت قرآن سے اور ادای حقوق اوسکے سے بلکہ پڑھا
کرو حق بھی ادا کیا کرو کہ حروف اچھی طرح ادا کرو اور سمجھو معانی اوسکے اور عمل کرو اوسپر اور کہا ابن حجر نے کہ حرام ہے تکیہ کرنا قرآن
پر اور پاؤن پھیلانا اوسکی طرف اور رکھنا کسی چیز کا اوسپر اور پیٹھ کرنے اوسکی طرف اور روندنا اوسکا پھینک دینا اوسکو اور مکروہ ہے
سخافتی اوس مین اور بعض مالکیہ کے نزدیک حرام ہے اور پڑھو حق پڑھنے اوسکے کا حق پڑھنے اوسکے مین چار باتین چاہیین ایک تو یہہ کہ لفظون کو درست
ادا کرے دوسرے معنون کو سمجھنا اور تیسری معنون کا مقصد سمجھنا اور چوتھے اوسکے موافق عمل کرنا اور ظاہر کرو یعنی پکار کر پڑھو اور

تعلیم کرو اور عمل کرو اور لکہو اوسکو اور تعظیم کرو اور فکر کرو یعنی جو آیتین تنبیہ کی ہین اور وعید کی اور ہول کی اون مین خوب فکر کرو رواہ
مولانا۔ **باب** ف اکثر نسخون مین نرا باب لکہا ہے یعنی یہ باب ہے بیچ بیان اور متعلقات قرآن کے اور بعضے نسخون مین یہ باب
اختلافات القرآن وجمع القرآن یعنی باب ہے بیچ بیان اختلافات قراءۃ اور لغات اوسکی کے اور جمع کرنے قرآن کے اور مراد جمع قرآن سے
لکہنا اوسکا ہے ایک مصحف مین جمع ہو **الفصل الاول** فصل پہلی عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ سَمِعْتُ هِشَامَ
بْنَ حَكِيمِ بْنِ حِزَامٍ يَقْرَأُ سُورَةَ الْفُرْقَانِ عَلَى غَيْرِ مَا أَقْرَأُهَا وَكَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَقْرَأَنِيهَا فَكِدْتُ
أَنْ أَعْجَلَ عَلَيْهِ ثُمَّ أَمْهَلْتُهُ حَتَّى انْصَرَفَ ثُمَّ لَبَّبْتُهُ بِرِدَائِهِ فَجِئْتُ بِهِ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ
يَا رَسُولَ اللهِ إِنِّي سَمِعْتُ هٰذَا يَقْرَأُ سُورَةَ الْفُرْقَانِ عَلَى غَيْرِ مَا أَقْرَأْتَنِيهَا فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
أَرْسِلْهُ اقْرَأْ فَقَرَأَ الْقِرَاءَةَ الَّتِي سَمِعْتُهُ يَقْرَأُ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰكَذَا أُنْزِلَتْ ثُمَّ قَالَ لِي
اقْرَأْ فَقَرَأْتُ فَقَالَ هٰكَذَا أُنْزِلَتْ إِنَّ هٰذَا الْقُرْآنَ أُنْزِلَ عَلَى سَبْعَةِ أَحْرُفٍ فَاقْرَؤُوا مَا تَيَسَّرَ مِنْهُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ
وَاللَّفْظُ لِمُسْلِمٍ روایت ہے عمر بن الخطاب سے کہا سنا مینے ہشام بن حکیم بن حزام سے کہ پڑہتے تہے سورہ فرقان غیر اوسکے کہ پڑہتا تہا مین اسکو
اور تہے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کہ پڑہائی تہی مجکو وہ سورہ پس قریب تہا مین کہ جلدی کرون اوسپر یعنی لڑون اوس سے پہلے
تمام کرنیکے پہر مہلت دی مینے اوسکو یہانتک کہ فارغ ہوا پڑہنے سے پہر ڈالی مینے اوسکی گردن مین چادر اوسکی اور کہینچا اوسکو پہر لایا مین
اوسکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پہر کہا مینے یا رسول اللہ تحقیق مینے سنا ہے اس سے کہ پڑہتا ہے سورہ فرقان اوپر غیر اوس
طرح کے کہ پڑہائی تہی مجکو وہ سورہ پہر فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے چہوڑ دے اسکو اے عمر اور فرمایا ہشام کو پڑہ تو پس پڑہا
ہشام نے اوسطرح کا پڑہنا کہ سنا تہا مینے اوسکو پڑہتے پہر فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اسیطرح سے اوتاری گئی ہے پہر فرمایا مجکو پڑہ تو پس پڑہی مینے پہر فرمایا اسی طرح سے
اوتاری گئی ہے یہہ سورہ تحقیق یہہ قرآن اوتارا گیا سات طرح پر پس پڑہو جو آسان ہو اوس مین سے نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے اور لفظ مسلم کے ہین **ف**
اس حدیث کے معنون مین علما کو بہت اختلاف ہے قریب چالیس قول کے آئے ہین ایک قول یہہ ہے کہ یہہ حدیث متشابہات سے ہے
اسکے معنی خوب طرح سے ہر کسیکو معلوم نہین اور بعضون نے کہا ہے کہ قراتین اگرچہ زیادہ ہین سات طرح سے لیکن رجوع کرتے ہین
طرف سات وجہون کے اختلافات سے پہلی وجہ اختلاف ہونا کلمہ کا ذات اوسکی مین ساتھہ زیادتی اور نقصان کے دوسری وجہ تغیر ہونا
ساتھہ صیغہ جمع اور واحد کے تیسرا اختلاف مذکر اور مونث کا چوتہا اختلاف تصریف یعنی حروف کا مانند تخفیف اور تشدید اور فتح
اور کسرہ اور ضمہ کے مانند میت اور میّت اور یقنطوا اور یقنطوا اور یعرش اور یعرش کے پانچوین اختلاف حرکات کا چہٹا اختلاف
حروف کا مانند لکن الشیاطین بعضون نے پڑہا ہے ساتھہ تشدید نون کے اور بعضون نے پڑہا ہے ساتھہ تخفیف نون کے اور ساتوین اختلاف
لغات کا مانند تفخیم اور امالہ کے اور کتاب لمعات مین معنی اسکے مفصل لکہے گئے ہین بہ نسبت یہان کے منقول از مرقاۃ **وَعَنِ**
ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ سَمِعْتُ رَجُلًا قَرَأَ وَسَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ خِلَافَهَا فَجِئْتُ بِهِ النَّبِيَّ صَلَّى
اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرْتُهُ فَعَرَفْتُ فِي وَجْهِهِ الْكَرَاهِيَةَ فَقَالَ كِلَاكُمَا مُحْسِنٌ فَلَا تَخْتَلِفُوا فَإِنَّ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمُ
اخْتَلَفُوا فَهَلَكُوا رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہے ابن مسعود سے کہ کہا سنا مینے ایک شخص کو کہ پڑہتا تہا اور سنا مینے نبی صلی اللہ علیہ
وسلم کو کہ پڑہتے تہے خلاف اوسکے پس لایا مین اوس شخص کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور خبر دی مینے اونکو پہر پہچانی مینے حضرت کے

چہرہ پر ناخوشی یعنی بسبب جھگڑا اور خلاف کے پس فرمایا حضرت نے دونوں اچھا پڑھتے ہو مت اختلاف کرو پس تحقیق وہ شخص کہ تھے پہلے تم سے
اختلاف کیا آپس میں یعنی جھگڑا یا بعضوں نے بعضوں کو پس ہلاک ہوئے روایت کی یہہ بخاری نے **ف** مراد اختلاف سے یہاں انکار ایک
وجہ کا وجوہ قرآن سے ہے کہ بھیجا گیا ہے قرآن ساتھ اوسکے اور قراءتیں سب حق ہیں کسیکا انکار نہ کرنا چاہیے اور اگر ایک کا اون میں سے انکار کیا
تو قرآن کا کیا اور بعضی قراءتیں متواتر ہیں اور بعضی احاد متواتر یہہ سات قراءتیں ہیں کہ پڑھی جاتی ہیں + ح + **وَعَنْ اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ**
قَالَ كُنْتُ فِي الْمَسْجِدِ فَدَخَلَ رَجُلٌ يُصَلِّي فَقَرَأَ قِرَاءَةً أَنْكَرْتُهَا عَلَيْهِ ثُمَّ دَخَلَ آخَرُ فَقَرَأَ قِرَاءَةً سِوَى قِرَاءَةِ
صَاحِبِهِ فَلَمَّا قَضَيْنَا الصَّلٰوةَ دَخَلْنَا جَمِيعًا عَلٰى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ إِنَّ هٰذَا قَرَأَ قِرَاءَةً
أَنْكَرْتُهَا عَلَيْهِ وَدَخَلَ آخَرُ فَقَرَأَ سِوَى قِرَاءَةِ صَاحِبِهِ فَأَمَرَهُمَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَرَأَا فَحَسَّنَ
شَأْنَهُمَا فَسُقِطَ فِي نَفْسِي مِنَ التَّكْذِيبِ وَلَا إِذْ كُنْتُ فِي الْجَاهِلِيَّةِ فَلَمَّا رَأَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
مَا قَدْ غَشِيَنِي ضَرَبَ فِي صَدْرِي فَفِضْتُ عَرَقًا وَكَأَنَّمَا أَنْظُرُ إِلَى اللّٰهِ فَرَقًا فَقَالَ لِي يَا أُبَيُّ أُرْسِلَ إِلَيَّ أَنِ
اقْرَأِ الْقُرْآنَ عَلٰى حَرْفٍ فَرَدَدْتُ إِلَيْهِ أَنْ هَوِّنْ عَلٰى أُمَّتِي فَرَدَّ إِلَيَّ الثَّانِيَةَ اقْرَأْهُ عَلٰى حَرْفَيْنِ فَرَدَدْتُ
إِلَيْهِ أَنْ هَوِّنْ عَلٰى أُمَّتِي فَرَدَّ إِلَيَّ الثَّالِثَةَ اقْرَأْهُ عَلٰى سَبْعَةِ أَحْرُفٍ وَلَكَ بِكُلِّ رَدَّةٍ رَدَدْتُكَهَا مَسْأَلَةٌ
تَسْأَلُنِيهَا فَقُلْتُ اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِأُمَّتِي اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِأُمَّتِي وَأَخَّرْتُ الثَّالِثَةَ لِيَوْمٍ يَرْغَبُ إِلَيَّ الْخَلْقُ كُلُّهُمْ
حَتّٰى إِبْرَاهِيمُ عَلَيْهِ السَّلَامُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے ابی بن کعب سے کہ کہا تھا میں مسجد میں پس داخل ہوا ایک شخص نماز
پڑھنے لگا پس پڑھی قراءۃ یعنی نماز میں یا بعد اسکے ایسی کہ انکار کیا میں نے اوسکا اوسپر یعنی دل سے یا زبان سے پھر داخل ہوا ایک اور
شخص پس پڑھی قراءۃ خلاف قراءۃ پہلے شخص کے پس جب پڑھ چکے ہم نماز داخل ہوئے ہم سب حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے
پاس یعنی اونکی نماز کی جگہ کہ مسجد میں پڑھتے تھے یا حجرے میں داخل ہوئے پس کہا میں نے کہ تحقیق اس شخص نے پڑھی قراءۃ کہ انکار کیا میں نے
اوس قراءۃ کا اوسپر اور داخل ہوا ایک اور شخص پس پڑھی اوس نے قراءۃ خلاف قراءۃ پہلے کے پس فرمایا اونکو پھر حکم دیا اون دونوں کو نبی صلی اللہ
علیہ وسلم نے پس پڑھا دونوں نے پس تحسین کی قراءۃ اونکی پس پڑا گیا میرے دل میں تردد و شبہ جھوٹ سے اور نہ ایسا تردد و شبہ کہ تھا
جاہلیت میں یعنی بلکہ شبہ و تردد جاہلیت کے سے بھی زیادہ شبہ دل میں آیا پس جبکہ دیکھی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ چیز کہ ڈھانک لیا
اوسنے مجکو یعنی حضرت نے معلوم کیا کہ میرے دل میں شبہ پڑا مارا ہاتھ میرے سینہ پر یعنی تا جاتا رہے ہاتھ مبارک کی برکت سے پس ہو گیا میں پسینہ پسینہ پس
گویا کہ میں دیکھنے لگا طرف اللہ کے مارے ڈر کے پھر فرمایا مجکو اے ابی بھیجا گیا فرشتہ طرف میرے یعنی جبرئیل کو بھیجا اللہ تعالی نے یہہ کہ
پڑھ تو قرآن ایک طور پر یعنی ایک قراءۃ پر یا ایک لغت پر پس پھر تکرار کی میں نے طرف اللہ تعالی کی یہہ کہ آسان کر میری امت پر یعنی ایک طرح پڑھنے میں
تنگی ہے کئی طرح کا حکم ہوتا آسانی ہو پھر حکم کیا گیا طرف میرے دوسری بار یہہ کہ پڑھ قرآن دو طور پر پھر تکرار کی میں نے طرف اوسکے یہہ کہ آسانی
کر میری امت پر یعنی اور زیادہ آسانی ہو پھر حکم کیا گیا طرف میرے تیسری بار یہہ کہ پڑھ اوسکو سات طور پر یعنی سات قراءۃ یا سات لغات
پر اور واسطے تیرے عوض ہر بار کہ حکم کیا میں نے اوسبار کا سوال ہے کہ کرے تو مجسے اوسکو پس کہا میں نے یا الہی بخش امت میری کو یعنی اہل کبائر کو یا الہی
بخش امت میری کو یعنی اہل صغائر کو اور تاخیر کی میں نے تیسرے سوال کو واسطے اوس دن کے کہ خواہش کریگی طرف میرے تمام خلق یہانتک کہ
ابراہیم علیہ السلام ہی نقل کی یہہ مسلم نے **ف** جب پڑھ چکے ہم نماز ظاہر یہہ ہے کہ وہ نماز نفل تھی اکیلے پڑھتے تھے اور [illegible]

جہتو درست یعنی بسبب اسکے کہ حضرت نے دونون قرأتون کو اچھا کہا کلام خدا ایک طرح پہ جاری ہو گوئی ہر طرح پہ کہ پڑہو گے تو بہتر درست ہوا دو
تردد اور شبہ جاہلیت کے سے بھی یا دو یعنی بسبب اسکے کہ تہا بیچ زمانہ جاہلیت کے تہا اور روا واقع ہوا جہتلانا اور اس حالت مین آنا ہمیشہ بہتا
نہ معلوم ہوتا تھا اور بعد حاصل ہونے یقین اور معرفت کے پڑا معلوم ہوا اور وہ اسکی تہ بونس ہے بار کر اٹھا یعنی مین بار کرنا سوال کیا اور تیسرا اوسکا بیاں
یا اذکر ہو حضرت مین سوال کرنا قبول کرون مین دو پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تینون سوال مغفرت ہی کی کیونکہ اسی کو اصل حضرت ہی اگر مغفرت
ہو کسیکو خلاصی ممکن نہین جیسا کہ اللہ تعالی نے فرمایا وَإِنْ لَمْ تَغْفِرْ لَنَا وَتَرْحَمْنَا لَنَكُونَنَّ مِنَ الْخَاسِرِينَ لیکن مغفرت کو تین قسم پہ کیا دو دو
اپنی امت کبیرہ اور صغیرہ کی نیوالے کے لیے مانگین اور تیسرے رکہی تمام خلائق کے لیے اولین و آخرین سے کہ اوسکو شفاعت کبری کہتی ہین کہ
قیامت کو سب نفسی نفسی کہتے ہونگے اور آخر کو حضرت سے آرزو شفاعت کی کرینگے حضرت سبکی شفاعت کرینگے اور خاص حضرت ابراہیم
علیہ السلام ہی کو ذکر اس لیے کیا کہ افضل ہین سب انبیا سے بعد ہمارے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ۔ ح وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ
قَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَقْرَأَنِيْ جِبْرَئِيْلُ عَلٰى حَرْفٍ فَرَاجَعْتُهُ فَلَمْ اَزَلْ اَسْتَزِيْدُهُ وَيَزِيْدُنِيْ
حَتّٰى انْتَهٰى اِلٰى سَبْعَةِ اَحْرُفٍ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ بَلَغَنِيْ اَنَّ تِلْكَ السَّبْعَةَ الْاَحْرُفَ اِنَّمَا هِيَ فِي الْاَمْرِ تَكُوْنُ وَاحِدًا لَا تَخْتَلِفُ
فِيْ حَلَالٍ وَلَا حَرَامٍ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے ابن عباس سے کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پڑہایا مجکو جبرئیل نے
ایک لغت یعنی اول بہر تکرار کی مینے اوس سے یعنی اللہ سے یا جبرئیل سے پس ہمیشہ رہا مین زیادہ کرواتا اوس سے یعنی طلب کرتا تہا
زیادتی یا طلب کرتا جبرئیل سے یہہ کہ طلب کرے اللہ سے زیادتی اور زیادہ کرتا تہا وہ مجکو یہانتک کہ پہنچا یعنی امر قراءۃ کا یا جبرئیل
سات طور پر کہا ابن شہاب نے یعنی زہری تابعی نے کہ پہنچا مجکو کہ تحقیق یہہ سات طور نہین ہیچ امر دین کے مگر ایک یعنی متفق و متحد ہین نہین
اختلاف حلال میں اور نہ حرام مین نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے ف یعنی اختلاف قراءۃ سے حکم تبدیل نہین ہوتا یعنی ایک قراءۃ
سے حکم ایک چیز کے حلال ہونیکا معلوم ہوا اور دوسری قراءۃ سے حکم اوس چیز کے حرام ہونیکا معلوم ہو سو اسطرح نہین بلکہ اگر ایک قراءۃ سے
حکم ایک چیز کے حلال ہونیکا معلوم ہو تو دوسری قراءۃ سے بہی یہی حکم معلوم ہو قراءتون مین اختلاف لفظون کا ہے حکمون کا نہین ۔ مولانا عبد الحق
الشرح الْفَصْلُ الثَّانِيْ فصل دوسری عَنْ اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ قَالَ لَقِيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جِبْرِيْلَ
فَقَالَ يَا جِبْرِيْلُ اِنِّيْ بُعِثْتُ اِلٰى اُمَّةٍ اُمِّيِّيْنَ مِنْهُمُ الْعَجُوْزُ وَالشَّيْخُ الْكَبِيْرُ وَالْغُلَامُ وَالْجَارِيَةُ وَالرَّجُلُ الَّذِيْ لَمْ يَقْرَأْ
كِتَابًا قَطُّ قَالَ يَا مُحَمَّدُ اِنَّ الْقُرْاٰنَ اُنْزِلَ عَلٰى سَبْعَةِ اَحْرُفٍ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَفِيْ رِوَايَةٍ لِاَحْمَدَ وَاَبِيْ دَاوُدَ قَالَ لَيْسَ
مِنْهَا اِلَّا شَافٍ كَافٍ وَفِيْ رِوَايَةٍ لِلنَّسَائِيِّ قَالَ اِنَّ جِبْرِيْلَ وَمِيْكَائِيْلَ اَتَيَانِيْ فَقَعَدَ جِبْرِيْلُ عَنْ يَمِيْنِيْ وَمِيْكَائِيْلُ عَنْ يَسَارِيْ فَقَالَ
جِبْرِيْلُ اقْرَاِ الْقُرْاٰنَ عَلٰى حَرْفٍ قَالَ مِيْكَائِيْلُ اسْتَزِدْهُ حَتّٰى بَلَغَ سَبْعَةَ اَحْرُفٍ فَكُلُّ حَرْفٍ شَافٍ كَافٍ روایت ہے ابی بن کعب سے
کہ کہا ملاقات کی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جبرئیل سے پس کہا حضرت نے اے جبرئیل تحقیق مین بہیجا گیا ہون طرف امت ناخواندہ
کے کہ اون مین بڑہیا ہین اور بوڑہے بڑے ہین اور لڑکے اور لڑکیان اور اون مین ایسا شخص ہے کہ نہین پڑہی کتاب کبہی کہا جبرئیل نے
اے محمد تحقیق قرآن اوتارا گیا ہے سات طرح پر یعنی سات لغات پر یا سات قراءۃ پر پس پڑہے ہر کوئی جو سہل ہو اوسپر نقل کی ترمذی
نے اور بیچ روایت احمد اور ابو داود کے کہا یعنی جبرئیل نے بعد لفظ احرف کے کہ نہین ان طرحون میں سے کوئی طرح مگر شافی ہے یعنی بیماری
کفر و شرک سے شفا دینیوالا اور کافی ہے یعنی کفایت کرتی ہے تمام حجت ہونیکو صدق نبی پر اور حق ہونے دین پر اور بیچ روایت

بیہکرون کی اور یہہ روایت نسائی کی فرمایا حضرت نے تحقیق جبرئیل اور میکائیل آئے میرے پاس پس بیٹھے جبرئیل داہنی طرف میرے اور میکائیل بائیں طرف میرے پس کہا جبرئیل نے پڑہو قرآن ایک حرف پر کہا میکائیل نے یعنی حضرت سے کہ زیادہ کرو اوس کو یعنی اللہ سے چاہو کہ اور طرح بھی پڑہنے کا حکم ہو یا جبرئیل سے کہو کہ اللہ تعالی سے عرض کرے کہ زیادہ کرو اوسے حضرت زیادتی چاہتے رہے اور زیادتی ہوتی رہی یہانتک کہ پہنچا یعنی امر قراءۃ یا جبرئیل سات طرح کو پس ہر طرح شفا دینے والا اور کفایت کرنیوالی ہے ف طرف امت ناخواندہ کے یعنی اچھی طرح پڑہ نہیں سکتے اور اگر پڑہا وین اونکو ایک قراءۃ پر نہیں قادر ہونگے اوسپر اسلیے کہ بعضے ایسے ہین کہ جاری ہوتی ہے زبان اونکی امالہ پر یا فتح پر اور بعضے ایسے ہین کہ غالب ہوتا ہے اونکی زبان پر ادغام یا اظہار اور مانند اسکے پس انکے لیے کئی قراءتین چاہیین کہ ہر ایک کو جو آسان معلوم ہو وہ پڑہے اور باوجود اسکے بعضے اون مین بڑہیان ہین اور بعضے لڑکے کہ وہ زیادہ عاجز ہین سیکہنے سے بسبب بڑہاپے کے اور لڑکے کے بسبب صغر سن کے

ع ۔ وَعَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ أَنَّهُ مَرَّ عَلَى قَاصٍّ يَقْرَأُ ثُمَّ يَسْأَلُ فَاسْتَرْجَعَ ثُمَّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ قَرَأَ الْقُرْآنَ فَلْيَسْأَلِ اللّٰهَ بِهِ فَإِنَّهُ سَيَجِيءُ أَقْوَامٌ يَقْرَءُونَ الْقُرْآنَ يَسْأَلُونَ بِهِ النَّاسَ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ اور روایت ہے عمران بن حصین سے یہہ کہ وہ گذرے ایک قصہ کہنیوالے پر اس حال مین کہ پڑہتا تھا قرآن اور پہر مانگتا تہا یعنی لوگون سے کچھ پس انا للہ وانا الیہ راجعون کہا عمران نے یعنی اس لیے کہ یہہ بدعت ہے اور علامت قیامت کی ہے پہر کہا سنا مینے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تہے جو شخص کہ پڑہے قرآن پس چاہیے کہ سوال کرے اللہ سے ساتہ اسکے پس تحقیق آوینگے لوگ پڑہینگے قرآن مانگینگے بسبب قرآن کے لوگون سے نقل کی یہہ احمد اور ترمذی نے ف سوال کرے اللہ سے ساتہ قرآن کے یعنی جو چاہے امور دنیا اور آخرت کے نہ لوگون سے یعنی اگر آیت رحمت یا ذکر جنت پر پہونچے تو مانگے وہ اللہ تعالی سے اور اگر آیت عذاب اور ذکر دوزخ پر پہونچے تو پناہ مانگے خدا تعالی سے اوس سے یا مراد یہہ ہے کہ دعا کرے بعد فراغ قراءۃ کے ساتہ دعاؤن ماثورہ کے اور لائق ہے کہ ہو دعا واسطے امر آخرت اور بہلائی مومنین کے دین و دنیا مین ۔ع

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

فصل تیسری وَعَنْ بُرَيْدَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَرَأَ الْقُرْآنَ يَتَأَكَّلُ بِهِ النَّاسَ جَاءَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَوَجْهُهُ عَظْمٌ لَيْسَ عَلَيْهِ لَحْمٌ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ روایت ہے بریدہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ پڑہے قرآن کہ کہاوے بسبب اسکے لوگون سے یعنی قرآن کو وسیلہ فائدہ دنیا کا کرے آویگا دن قیامت کے اور چہرہ اوسکا ہڈی ہوگا نہین اوسپر گوشت نقل کی یہہ بیہقی نے شعب الایمان مین وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَعْرِفُ فَصْلَ السُّوَرِ حَتَّى يُنَزَّلَ عَلَيْهِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ اور روایت ہے ابن عباس سے کہ کہا تہے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نہین پہنچانتے تہے فرق سورہ کا یعنی دوسری سورۃ سے یہانتک کہ نازل ہوتی اونپر بسم اللہ الرحمن الرحیم نقل کی یہہ ابو داود نے ف ظاہر اس حدیث کا دلالت کرتا ہے اسپر کہ بسم اللہ آیت ہے قرآن کی نازل ہوئی فرق کے لیے درمیان دو سورتون کے جیسا کہ مذہب ہمارا ہے ح وَعَنْ عَلْقَمَةَ قَالَ كُنَّا بِحِمْصَ فَقَرَأَ ابْنُ مَسْعُودٍ سُورَةَ يُوسُفَ فَقَالَ رَجُلٌ مَا هٰكَذَا أُنْزِلَتْ فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ وَاللّٰهِ لَقَرَأْتُهَا عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَحْسَنْتَ فَبَيْنَا هُوَ يُكَلِّمُهُ إِذْ وَجَدَ مِنْهُ رِيحَ الْخَمْرِ فَقَالَ أَتَشْرَبُ الْخَمْرَ وَتُكَذِّبُ بِالْكِتَابِ فَضَرَبَهُ الْحَدَّ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے علقمہ سے کہ کہا تہے ہم حمص مین کہ نام شہر کا ہے پس پڑہی ابن مسعود نے سورہ یوسف پس کہا ایک شخص نے نہین اس طرح سے نازل کی گئی ہے پہر کہا عبد اللہ بن مسعود نے قسم خدا کی تحقیق پڑہی تہی مینے یہہ وقت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے مین پس فرمایا حضرت نے خوب پڑہا تو نے پہر اوس وقت کہ وہ شخص کلام کرتا تہا ابن مسعود سے کہ ناگاہ پائی اوس سے بو شراب کی پہر کہا ابن مسعود نے کیا شراب

پیتا ہو وہ خلاف کرتا ہو قرآن کا اور جھٹلاتا ہو تو کتاب اللہ کو یعنی قراءت اوسکی کو پس مارے ہی وسکو حد نقل کی یہہ بخاری ہی ورمسلم نے
ف ابن مسعود جو پڑہتے تھے اگر وہ قراءۃ مشہورہ تھی تو یقیناً کتاب اللہ تھی تکذیب انکار اوسکا کفر ہی یقیناً اور اگر قراءۃ شاذ پڑہتے تھے تو
تغلیظاً کہا اور ظاہر یہی ہو اس لیے کہ حکم مرتد ہونے اوسکی کا نہ کیا اور اکتفا کیا حد شراب پر اور کہا طیبی نے کہ یہہ تغلیظاً کہا اس لیے کہ جھٹلانا
کتاب کا اور انکار قراءت کا بیچ اصل کلمہ کے کفر ہونا انکار اوسکا حاصل یہہ کہ اوسنے انکار اوسکا کیا تہا نہ اصل قرآن کا اسی لیے جاری کی اوسپر
حد شراب کی نہ مرتد ہونیکی پھر ظاہر حدیث سے یہہ معلوم ہوا کہ عبداللہ بن مسعود نے ماری اوسکو حد شراب کی بسبب ثابت ہونے بو شراب کے ساتھ بو
کے اور یہی مذہب ہو ایک جماعت کا علما سے اور ہمارے اور شافعی کے مذہب میں بو کے آنے سے حد نہیں مارنی آتی اس لیے کہ بو سیب ترش کی اور
اور امرود کو مشابہ ہوتی ہو بو سے شراب کی پس شاید کہ اقرار کیا ہو اوسنے یا گواہ قائم ہوا ہو اوپر پینے شراب کے پس اس سبب سے حد لگائی **وَعَنْ**
زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ اَرْسَلَ اِلَيَّ اَبُوْ بَكْرٍ مَقْتَلَ اَهْلِ الْيَمَامَةِ فَاِذَا عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ عِنْدَهٗ قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ اِنَّ عُمَرَ اَتَانِيْ فَقَالَ
اِنَّ الْقَتْلَ قَدِ اسْتَحَرَّ يَوْمَ الْيَمَامَةِ بِقُرَّاءِ الْقُرْاٰنِ وَاِنِّيْ اَخْشٰى اِنِ اسْتَحَرَّ الْقَتْلُ بِالْقُرَّاءِ بِالْمَوَاطِنِ فَيَذْهَبَ كَثِيْرٌ مِّنَ
الْقُرْاٰنِ وَاِنِّيْ اَرٰى اَنْ تَاْمُرَ بِجَمْعِ الْقُرْاٰنِ قُلْتُ لِعُمَرَ كَيْفَ تَفْعَلُ شَيْئًا لَمْ يَفْعَلْهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ
عُمَرُ هٰذَا وَاللّٰهِ خَيْرٌ فَلَمْ يَزَلْ عُمَرُ يُرَاجِعُنِيْ حَتّٰى شَرَحَ اللّٰهُ صَدْرِيْ لِذٰلِكَ وَرَاَيْتُ فِيْ ذٰلِكَ الَّذِيْ رَاٰى عُمَرُ قَالَ زَيْدٌ
قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ اِنَّكَ رَجُلٌ شَابٌّ عَاقِلٌ لَا نَتَّهِمُكَ وَقَدْ كُنْتَ تَكْتُبُ الْوَحْيَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَتَبَّعِ
الْقُرْاٰنَ فَاجْمَعْهُ فَوَاللّٰهِ لَوْ كَلَّفُوْنِيْ نَقْلَ جَبَلٍ مِّنَ الْجِبَالِ مَا كَانَ اَثْقَلَ عَلَيَّ مِمَّا اَمَرَنِيْ بِهٖ مِنْ جَمْعِ الْقُرْاٰنِ قَالَ قُلْتُ
كَيْفَ تَفْعَلُوْنَ شَيْئًا لَمْ يَفْعَلْهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ هُوَ وَاللّٰهِ خَيْرٌ فَلَمْ يَزَلْ اَبُوْ بَكْرٍ يُرَاجِعُنِيْ حَتّٰى شَرَحَ اللّٰهُ صَدْرِيْ
لِلَّذِيْ شَرَحَ لَهٗ صَدْرَ اَبِيْ بَكْرٍ وَعُمَرَ فَتَتَبَّعْتُ الْقُرْاٰنَ اَجْمَعُهٗ مِنَ الْعُسُبِ وَاللِّخَافِ وَصُدُوْرِ الرِّجَالِ حَتّٰى وَجَدْتُّ
اٰخِرَ سُوْرَةِ التَّوْبَةِ مَعَ اَبِيْ خُزَيْمَةَ الْاَنْصَارِيِّ لَمْ اَجِدْهَا مَعَ اَحَدٍ غَيْرِهٖ لَقَدْ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ حَتّٰى خَاتِمَةِ
بَرَاءَةَ فَكَانَتِ الصُّحُفُ عِنْدَ اَبِيْ بَكْرٍ حَتّٰى تَوَفَّاهُ اللّٰهُ ثُمَّ عِنْدَ عُمَرَ حَيٰوتَهٗ ثُمَّ عِنْدَ حَفْصَةَ بِنْتِ عُمَرَ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ
اور روایت ہو زید بن ثابت سے کہ کہا بہیجا طرف میرے کسیکو حضرت ابوبکر نے بیچ دنون قتل اہل یمامہ کے پس گیا مین انکے پاس
ناگہان عمر بن الخطاب بیٹھے ہوئے تھے نزدیک ابوبکر کے کہا ابوبکر نے کہ تحقیق عمر آئے میرے پاس اور کہا تحقیق ہوا تحقیق گرم ہوا دن یمامہ کے
ساتھ قاریون قرآن کے یعنی اس لڑائی مین بہت قاری مارے گئے ہین اور تحقیق مین ڈرتا ہون کہ اگر کثرت سے ہوگا مارا جانا قاریون کا کئی جگہون
مین پس جاتا رہیگا بہت قرآن اور تحقیق مین مصلحت دیکھتا ہون یہہ کہ حکم کرو ساتھ جمع کرنے قرآن کو کہا مینے یعنی ابوبکر نے واسطے حضرت
عمر کے کس طرح کروگے تم ایک چیز کو کہ نہین کی وہ چیز پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا عمر نے یہہ قسم خدا کی بہتر ہی پس ہمیشہ رہے عمر گفتگو کرتے مجھسے
یہانتک کہ کھولا اللہ نے سینہ میرا واسطے اسکے یعنی واسطے جمع کرنے قرآن کے اور دیکھی مین نے مصلحت اس مین جو کہ دیکھی عمر نے کہا زید نے کہا مجکو ابوبکر نے
تحقیق تم مرد جوان ہو صاحب عقل نہین متہم جانتے ہم تجکو یعنی جو کہ نقل کرو اوس مین تہمت جھوٹ وغیرہ کی نہین لگ سکتی بسبب نیکبختی تیری کے اور تحقیق
تہا تو لکہتا وحی واسطے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پس تلاش کر قرآن کو اور اکٹھا کر اوسکو یعنی ایک مصحف مین پس قسم ہو اللہ کی اگر تکلیف دیتے
مجکو نقل کرنی پہاڑ کی پہاڑون مین سے نہوتا بہت بہاری مجپر اوس چیز سے کہ حکم کیا مجکو ساتھ اوسکے جمع کرنے قرآن سے یعنی اس لیے کہ اس
مین محنت بہت کی بہی ہو اور رنج کی بہی کہ فکر بہت کرنی پڑیگی کہا زید نے کہا مینے کس طرح کروگے تم ایک چیز کہ نہین کی وہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم

نے کہا حضرت صدیق نے وہ قسم ہے خدا کی بہتر ہے پس ہمیشہ رہے ابوبکر گفتگو کرتے مجھ سے یہانتک کہ کہولا اللہ نے سینہ میرا واسطے اوس چیز کے کہ کہولا واسطے اوسکے سینہ ابوبکر کا اور عمر کا پس ڈہونڈہا مینے قرآن کو در حالیکہ جمع کرتا تہا اوسکو شاخون کہجور کی سے اور سفید پتہرون سے اور لوگون کے یعنی حافظون کے سینون سے یہانتک کہ پایا مینے آخر سورہ توبہ کا پاس ابو خزیمہ انصاری کے نہ پایا مینے اوسکو ساتھ کسی کے سوائے اونکے وہ آخر سورۃ کا یہہ ہے لَقَدْ جَاءَكُمْ رَسُولٌ مِنْ أَنْفُسِكُمْ آخر سورہ برات تک پس تہے صحیفے لکہے ہوئے نزدیک ابوبکر کے یہانتک کہ وفات دی اونکو اللہ نے پہر نزدیک عمر کے اونکی زندگی مین پہر نزدیک حفصہ بیٹی عمر کے نقل کی یہہ بخاری نے **ف** یمامہ نام شہر کا ہے حضرت ابوبکر رض نے اپنی خلافت مین خالد بن ولید کو ساتھ لشکر کے وہان بہیجا اور وہان کے لوگون سے خوب لڑائی ہوئی اور مسیلمہ کذاب بہی اوس مین مارا گیا اور بہت قاری ایسے کہ مارے گئے بعضون نے لہا سات سو اور بعضون نے کہا بارہ سو پس وہان کی لڑائی کے بعد حضرت ابوبکر رض نے زید بن ثابت کو بلایا جیساکہ حدیث مین مذکور ہوا اور تہا تو لکہتا وحی یعنی اکثر لکہتا تہا اس لیے کہ لکہنے والے حضرت کے چوبیس تہے کہ اون مین خلفاء اربعہ بہی تہے پس معنی یہہ ہین کہ تمام اسکی جمع کرنے اور لکہنے مین امانت دار ہے اور قرآن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت مین لکہا ہوا سب تہا لیکن مصحف مین نہ تہا بلکہ پتہر کے ٹکڑون وغیرہ پر تہا پس جب حضرت کا انتقال ہوا تو حضرت ابوبکر رض نے ساتھ مشورہ حضرت عمر رض کے جمع کیا پس یہہ ایسا ہوا کہ گویا پائے اوراق متفرق کہ اون مین قرآن لکہا ہوا تہا اونکو جمع کر دیا اور جانا چاہیے کہ ترتیب حضرت کے زمانے مین سورتون کی نہ تہی بعد حضرت کے ہوئی صحابہ کے اجتہاد سے اور ترتیب آیتون کی حضرت کے زمانے مین ہوئی کہ جبرئیل جب ایک آیت قرآن کی بر حسب واقعہ کے لاتے تو کہتے کہ اسکو فلانی سورۃ مین بعد فلانی آیت کے رکہو اور لوح محفوظ مین بہی اسی ترتیب سے لکہا ہے اور وہان سے آسمان دنیا پر بہیجا اور وہان سے جبرئیل بحسب وقائع کے سورتین اور آیتین لاتے اور ترتیب نزول قرآن کی غیر ترتیب تلاوت کے ہے اور جبرئیل ہر سال رمضان مین ایکبار تمام قرآن حضرت سے اسی ترتیب سے دور کرتے اور جس سال مین حضرت کا انتقال ہوا تو دوبار دور کیا اور نہ پایا مین اوسکو الخ حضرت کی زمانے مین یاد کیا تہا تمام کلام اللہ بعضے صحابیون نے مانند ابی بن کعب اور معاذ بن جبل اور زید بن ثابت اور ابی درداء کے پس مراد نہ پانے سے ساتھ کسی کے یہہ ہے کہ لکہا ہوا سے پایا سوائے انکے اور تہے صحیفے الخ یعنی جب جمع کیا قرآن زید بن ثابت نے ساتھ اتفاق صحابہ کے تو بیچ متعدد صحیفون کے یعنی جزون مین لکہا گیا ہنوز اتفاق جمع کرنیکا ایک مصحف مین نہوا تہا پس وہ صحیفے حضرت ابوبکر کے پاس رہے تہے تا دم زیست پہر حضرت عمر کے پاس رہے اونکی زندگی بہر پہر اونکی بیٹی پاس رہے کہ حفصہ نام تہا اونکا پہر حضرت عثمان رض نے جمع کیا اونکو ایک مصحف مین اور لکہوا کے کئی مصحف شہرون اسلام کے بہیجے جیساکہ حدیث آئندہ مین مذکور ہے + ع + ح **وَعَنْ** اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ حُذَيْفَةَ بْنَ الْيَمَانِ قَدِمَ عَلٰى عُثْمَانَ وَكَانَ يُغَازِي اَهْلَ الشَّامِ فِي فَتْحِ اَرْمِينِيَةَ وَاَذْرَبِيجَانَ مَعَ اَهْلِ الْعِرَاقِ فَاَفْزَعَ حُذَيْفَةَ اخْتِلَافُهُمْ فِي الْقِرَاءَةِ فَقَالَ حُذَيْفَةُ لِعُثْمَانَ يَا اَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ اَدْرِكْ هٰذِهِ الْاُمَّةَ قَبْلَ اَنْ يَخْتَلِفُوا فِي الْكِتَابِ اخْتِلَافَ الْيَهُودِ وَالنَّصَارٰى فَاَرْسَلَ عُثْمَانُ اِلٰى حَفْصَةَ اَنْ اَرْسِلِي اِلَيْنَا بِالصُّحُفِ نَنْسَخُهَا فِي الْمَصَاحِفِ ثُمَّ نَرُدُّهَا اِلَيْكِ فَاَرْسَلَتْ بِهَا حَفْصَةُ اِلٰى عُثْمَانَ فَاَمَرَ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ وَعَبْدَ اللّٰهِ ابْنَ الزُّبَيْرِ وَسَعِيدَ بْنَ الْعَاصِ وَعَبْدَ اللّٰهِ ابْنَ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ فَنَسَخُوهَا فِي الْمَصَاحِفِ وَقَالَ عُثْمَانُ لِلرَّهْطِ الْقُرَشِيِّينَ الثَّلٰثَةِ اِذَا اخْتَلَفْتُمْ اَنْتُمْ وَزَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ فِي شَيْءٍ مِنَ الْقُرْاٰنِ فَاكْتُبُوهُ بِلِسَانِ قُرَيْشٍ فَاِنَّمَا نَزَلَ بِلِسَانِهِمْ فَفَعَلُوا حَتّٰى اِذَا نَسَخُوا الصُّحُفَ فِي الْمَصَاحِفِ رَدَّ عُثْمَانُ الصُّحُفَ اِلٰى حَفْصَةَ وَاَرْسَلَ اِلٰى كُلِّ اُفُقٍ بِمُصْحَفٍ مِمَّا نَسَخُوا وَاَمَرَ بِمَا سِوَاهُ مِنَ الْقُرْاٰنِ فِي كُلِّ صَحِيفَةٍ اَوْ مُصْحَفٍ اَنْ يُحْرَقَ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ

فَاَخْبَرَنِیْ خَارِجَۃُ بْنُ زَیْدِ بْنِ ثَابِتٍ اَنَّہٗ سَمِعَ زَیْدَ بْنَ ثَابِتٍ قَالَ فَقَدْتُ اٰیَۃً مِّنَ الْاَحْزَابِ حِیْنَ نَسَخْنَا الْمُصْحَفَ قَدْ کُنْتُ
اَسْمَعُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقْرَأُ بِھَا فَالْتَمَسْنَاھَا فَوَجَدْنٰھَا مَعَ خُزَیْمَۃَ بْنِ ثَابِتٍ الْاَنْصَارِیِّ مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ
رِجَالٌ صَدَقُوْا مَا عَاھَدُوا اللّٰہَ عَلَیْہِ فَاَلْحَقْنَاھَا فِیْ سُوْرَتِھَا فِی الْمُصْحَفِ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ اور روایت ہے انس بن مالک سے
یہہ کہ حذیفہ بیٹے یمان کے آئے حضرت عثمان کے پاس اور تہے حضرت عثمان کہ سامان جہاد درست کرتے تہے اہل شام اور عراق کے لیے واسطے
لڑائی ارمینیہ اور آذربیجان کے پس خوف میں ڈالا حذیفہ کو لوگوں کے اختلاف نے بیچ قراءۃ کے یعنی آپس میں ایک دوسرے کے قراءۃ سنکر انکار
کرتا تہا پس کہا حذیفہ نے واسطے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے اے امیر المومنین تدارک کر اس امت کا پہلے اس سے کہ اختلاف کریں کلام اللہ میں مانند
اختلاف یہود و نصاریٰ کے پس بہیجا حضرت عثمان نے طرف حفصہ کے یہہ کہ بہیج دے طرف ہماری صحیفہ کہ نقل کریں اوس سے ہم اونکو مصحفوں میں پہر
پہیجا دیں گے اونکو طرف تمہاری پس بہیجے صحیفے حفصہ رضی اللہ عنہا نے طرف عثمان کے پس حکم کیا حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے زید بن ثابت کو یعنی انصار میں سے اور عبد اللہ
بن زبیر اور سعید بن عاص اور عبد الرحمن بن حارث بن ہشام کو یعنی قریش میں سے پس نقل کیے سب نے وہ صحیفے مصحفوں میں اور فرمایا حضرت
عثمان نے واسطے جماعت قریش کے کہ تین تن تہے یعنی سوائے زید کے اور اصحاب جو مذکور ہوئے اونکو فرمایا جس وقت اختلاف کرو تم اور زید بن ثابت
کسی جگہہ قرآن میں یعنی لغات قرآن میں پس لکہو اوسکو موافق لغت قریش کے اس لیے کہ کلام اللہ نازل ہوا ہے موافق زبان اونکی کے
پس کیا سبنے اسیطرح ہی یہانتک کہ جس وقت نقل کر چکے صحیفے مصحفوں میں پہیر دیے حضرت عثمان نے صحیفے طرف حفصہ کے اور بہیجا طرف ہر جانب کے ایک ایک مصحف
اونمیں سے کہ نقل کیے تہے اور حکم کیا ساتہہ قرآن کے کہ تہا سوائے اون صحیفوں کے بیچ ہر صحیفہ کے یا مصحف کے جلا دیں کہا ابن شہاب نے پس خبر دی مجھکو خارجہ بیٹے زید بن
ثابت کے نے یہہ کہ سنا زید بن ثابت سے کہ کہا نہ پائی میں نے ایک آیت سورۂ احزاب میں سے اوس وقت کہ نقل کیے تہے ہم نے یعنی میں نے اور قریشیوں نے مصحف تحقیق سنا کرتا
تہا میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ پڑہتے تہے اوسکو پس تلاش کی ہم نے وہ آیت پس پائی ہم نے وہ آیت یعنی لکہی ہوئی پاس خزیمہ بیٹے ثابت انصاری کے وہ آیت یہہ ہے
مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ رِجَالٌ صَدَقُوْا مَا عَاھَدُوا اللّٰہَ عَلَیْہِ پس ملا دی ہم نے وہ آیت بیچ سورۃ اوسکی کے یعنی احزاب کے مصحف میں نقل کیا یہہ بخاری نے **فـ** کرمانی نے شرح

بخاری کے میں لکہا ہے کہ معنی یغازی کے یغزی ہیں اور کان عثمان یجہز اہل الشام و اہل العراق لغزوۃ ہاتین الناحیتین و فتحھما پس صاحب ترجمہ
نے ترجمہ اسکے موافق کیا ہے اور یہہ ہی کرمانی میں لکہا ہے کہ ارمینیہ قصبہ ہے نواح روم سے اور آذربیجان قصبات تبریز سے انتہی اور ملا علی اور حضرت شیخ
رحمہما اللہ نے اسم کان کا اور فاعل یغازی کا حذیفہ کو لکہا ہے اور قاموس سے ملا علی نے نقل کیا ہے کہ ارمینیہ شہر ہے آذربیجان میں پس آذربیجان اقلیم ہے تحقیق
مانند اختلاف یہود و نصاریٰ کے یعنی جیسے توریت اور انجیل میں یہود و نصاریٰ نے تغییر و تبدیل اور کمی اور زیادتی کی ہے مبادا قرآن میں
بہی مسلمان کریں مبتلا اور برپا ہوئے اس فتنہ کے کچہہ تدبیر کیجیے جب حذیفہ نے یہہ کہا تو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے لوگوں کو جمع کیا اور وہ اوس دن
پچاس ہزار تہے پس فرمایا کہ کیا کہتے ہو اس حال میں کہ تحقیق پہنچا مجکو یہہ کہ کہتا ہے بعض اونکا کہ قراءۃ میرے بہتر ہے قراءۃ تیری سے اور یہہ
قریب ہے اسکے کہ ہو کفر کہا لوگوں نے کہ کیا مناسب جانتے ہو تم کہا حضرت عثمان نے مناسب جانتا ہوں یہہ کہ جمع کروں لوگوں کو
ایک مصحف پر پس نہو اختلاف کہا لوگوں نے خوب ہے وہ چیز کہ مناسب جانی تم نے پس قصد کیا لوگوں کے جمع کرنیکا ایک مصحف پر چنانچہ
بیان اسکا فارسل الخ میں ہے اور نازل ہوا ہے موافق زبان اونکی کے پہلے معلوم ہوا کہ قرآن اصل میں نازل ہوا لغت قریش میں پہر حضرت
کے التماس سے فراخی ہوئی یعنی اجازت ہوئی کہ ہر کوئی اپنی لغت میں پڑہے اب حضرت عثمان نے ساتہہ اتفاق صحابہ کے بخوف اختلاف
لوگوں کے موقوف کیے وہ لغات کا حکم کیا اور سبہوں کو لغت قریش میں پڑہنے کو فرمایا پس یہہ ہیں معنی اونکے قول کے کہ لکہو اوسکو

لغت قریش مین کہا سخاوی نے پس اختلاف کیا لوگون نے اوسوقت تابوت مین پس کہا زید نے التابوہ اور کہا اورون نے التابوت پس رجوع کی
لوگون نے طرف عثمان کے پس کہا اونہون نے لکہو اسکو ساتہ ت کے اس لیے کہ قریش کی زبان مین یون ہی ہی اور پوچہا لوگون نے حضرت عثمان سے
لفظ لم یتسن پس کہا عثمان نے لکہو اوس مین ہ اور یہہ جو ہی کہ مصحف کے ظاہر مراد ہی صحیفی سے وہ ہین کہ حضرت حفصہ کے پاس تہے اور مراد ہی مصحف سے
وہ کہ ابوبکر لوگون نے جمع کیے تہے اور ہوسکتا ہی کہ شک راوی ہوا اور ظاہر حدیث سے معلوم ہوتا ہی کہ حفصہ کے پاس مع صحیفی تہی بعد وفات وعدہ پہیرنیکی
وہ بہی حضرت عثمان نے جلوا ڈالے اور کہا سخاوی نے کہ جب فارغ ہوئے حضرت عثمان لکہوانے مصحف کے بہیجی تو وہ صحیفی حضرت حفصہ کو پہیر دیے
اور سوا اونکے اور مصحف کے اور مصحف جلوا ڈالے پس وہ صحیفی حضرت حفصہ کے پاس ہی جب حاکم ہوا مروان مدینہ کا تو منگوایا اونکو جلا دینے کے لیے اونہون نے
نہ دیا جب حفصہ کا انتقال ہوا تو مروان نے اونکے بہائی عبداللہ بن عمر سے منگا کر جلا دیا بخوف اسکے کہ اگر ظاہر ہونگے تو لوگ پہر اختلاف کرینگے
اور اختلاف ہو بیچ گنتی اون مصحفون کے کہ حضرت عثمان نے ہر طرف بہیجے کتنے تہے سو مشہور یہہ ہی کہ پانچ تہے اور ابو داؤد نے لکہا کہ سنا مین نے ابو حاتم
سجستانی سے کہ سات مصحف تہے ایک مکہ کو بہیجا اور ایک شام کو اور ایک یمن کو اور ایک بحرین کو اور ایک بصرہ کو اور ایک کوفی کو اور ایک مدینہ مین رکہا
اور اختلاف کیا ہی عالمون نے بیچ اس کے ورق مصحف کے کہ جب باقی رہے اور اوس مین نفع نہ ہو تو آیا اولی دہو ڈالنا ہی یا جلا دینا بعضون نے
تو کہا جلا دینا بہتر ہی اس لیے کہ دفع کیجاتی ہین تمام صورتین ذلت کی بخلاف دہونیکے کہ روندا جاتا ہی دہوون اوسکا اور بعضون نے کہا کہ دہونا
اولی ہی اور ڈالا جاوی دہوون اوسکا پاک جگہ مین بلکہ لائق ہی کہ پی جاوی پانی اوسکا اس لیے کہ وہ دوا ہی ہر بیماری کی اور شفا سینہ کی
علتون کی اور حضرت عثمان نے جلایا بنا بر مصلحت کے تا اختلاف نہ باقی رہی اور طعن حضرت عثمان پر جب رد ہو کہ کہین شرع مین آیا ہو کہ جلانا
بی ادبی ہی جبکہ شرع مین یہہ آیا نہو اور اونہون نے بنا بر مصلحت کے یہہ فعل کیا ہو تو کیون اونپر طعن کرین بحسب شا دتانی کی تنبیہ لکہا ہی علمانی
کہ جمع ہونا قرآن کا تین بار واقع ہوا ایک بار تو روبرو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے لیکن ایک مصحف مین نہ تہا مرتب اور دوسری بار روبرو حضرت
ابوبکر کے ہوا منقول ہی حضرت علی سے کہ کہا بزرگ تر ہین لوگون سے بیچ مقدار مصحف کے از روی ثواب کے ابوبکر ہین رحمت کرے اللہ ابوبکر
پر اور وہ اول جمع کرنیوالے ہین کتاب خدا عز و جل کو اور تیسری بار حضرت عثمان کے وقت مین جمع ہوا کہ جمع کیا صحابہ کو پہر لکہا مصحفون
مین ساتہ لغت قریش کے اور جواب طالب مین بیچ یہہ بات سے بخشش مین ہوئی پس فرق درمیان جمع ابی بکر اور جمع عثمان کے یہہ ہی کہ ابوبکر
نے جمع کیا اس خوف سے کہ مبادا قرآن مین سے کچہہ جاتا رہی اور حضرت عثمان نے جمع اس لیے کیا کہ اختلاف واقع ہو پس عثمان حقیقت مین جمع
کرنیوالے قرآن کے نہین ہین بلکہ جمع کرنیوالے ہین لوگون کو لغت قریش پر ۲ح **وَعَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قُلْتُ لِعُثْمَانَ مَا حَمَلَكُمْ
عَلَى أَنْ عَمَدْتُمْ إِلَى الْأَنْفَالِ وَهِيَ مِنَ الْمَثَانِيْ وَإِلَى بَرَاءَةَ وَهِيَ مِنَ الْمِئِيْنَ فَقَرَنْتُمْ بَيْنَهُمَا وَلَمْ تَكْتُبُوْا سَطْرَ
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ وَوَضَعْتُمُوْهَا فِي السَّبْعِ الطُّوَلِ مَا حَمَلَكُمْ عَلٰى ذٰلِكَ قَالَ عُثْمَانُ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ مِمَّا يَأْتِيْ عَلَيْهِ الزَّمَانُ وَهُوَ يُنْزَلُ عَلَيْهِ السُّوَرُ ذَوَاتُ الْعَدَدِ وَكَانَ إِذَا نَزَلَ عَلَيْهِ شَيْءٌ دَعَا بَعْضَ مَنْ كَانَ
يَكْتُبُ فَيَقُوْلُ ضَعُوْا هٰؤُلَاءِ الْآيَاتِ فِي السُّوْرَةِ الَّتِيْ يُذْكَرُ فِيْهَا كَذَا وَكَذَا وَإِذَا نَزَلَتْ عَلَيْهِ الْآيَةُ فَيَقُوْلُ ضَعُوْا هٰذِهِ
الْآيَةَ فِي السُّوْرَةِ الَّتِيْ يُذْكَرُ فِيْهَا كَذَا وَكَذَا وَكَانَتِ الْأَنْفَالُ مِنْ أَوَائِلِ مَا نَزَلَتْ بِالْمَدِيْنَةِ وَكَانَتْ
بَرَاءَةُ مِنْ آخِرِ الْقُرْآنِ نُزُوْلًا وَكَانَتْ قِصَّتُهَا شَبِيْهَةً بِقِصَّتِهَا فَقُبِضَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ يُبَيِّنْ
لَنَا أَنَّهَا مِنْهَا فَمِنْ أَجْلِ ذٰلِكَ قَرَنْتُ بَيْنَهُمَا وَلَمْ أَكْتُبْ سَطْرَ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ وَوَضَعْتُهَا فِي السَّبْعِ الطُّوَلِ

رواہ احمد والترمذی وابوداؤد اور روایت ہے ابن عباس سے کہ کہا میں نے واسطے حضرت عثمان کے کیا سبب ہے تمہارے اس پر کہ قصد کیا تم نے طرف
سورۃ انفال کے اور وہ ہے مثانی میں سے اور طرف سورۃ براءۃ کے اور وہ ہے مئین میں سے پس نزدیک کیا تم نے اون دونوں سورتوں کو آپس میں اور
نہ لکھی تم نے سطر بسم اللہ الرحمن الرحیم کی درمیان دونوں سورتوں کے اور رکھا تم نے سورۃ انفال کو بیچ سات سورتوں لمبیوں کے کیا باعث ہوا
تم کو اس پر فرمایا حضرت عثمان نے تھے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کہ گذرتا تھا زمانہ اس حالت میں کہ اوترتی تھیں اون پر سورتیں آیتوں والی تھی
حضرت جس وقت کہ اوترتا تھا کچھ یعنی قرآن میں سے بلاتے بعضے اوسکو کہ لکھتا تھا یعنی وحی مانند زید بن ثابت وغیرہ کے اور فرماتے رکھو اس آیت کو
بیچ سورۃ کہ کہ ذکر کیا جاتا ہے اوس میں ایسا اور ایسا یعنی مانند طلاق اور حج وغیرہ کے پس جس وقت کہ نازل ہوتی اون پر کوئی آیت فرماتے رکھو اس
آیت کو بیچ اوس سورۃ کے کہ مذکور ہے اوس میں ایسا اور ایسا اور تھی سورۃ انفال اول اون سورتوں سے کہ نازل ہوئی ہیں مدینہ میں اور
تھی سورۃ براءت آخر قرآن اوترنے میں اور تھا قصہ سورۃ انفال کا مشابہ قصہ سورۃ براءت کے یعنی دونوں میں ذکر ہے کافروں سے لڑنے کا
اور عہد توڑ دینے کا پس وفات کی گئی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور نہ بیان فرمایا ہم کو یہ کہ تحقیق براءت سورۃ انفال سے ہے پس سبب اس کے گمان کیا
حضرت نے اور مشابہ ہونے قصہ کے نزدیک کیا میں نے دونوں سورتوں کو اور نہ لکھی میں نے سطر بسم اللہ الرحمن الرحیم
کے اور رکھدی میں نے وہ اکٹھی دونوں سورتیں لمبی بیچ سات سورتوں کے یعنی ولیکن فاصلہ درمیان میں چھوڑا واسطے
شبہ ہونے کے بیچ اتحاد اور تعدد دونوں سورتوں کے نقل کی یہ احمد اور ترمذی اور ابوداؤد نے **ف** قصد کیا تم نے
طرف انفال کی اِلخ کلام اللہ کی سورتوں کو اس طرح سے تقسیم کر رکھا ہے کہ سورۃ بقرہ سے سورۃ یونس تک کو طوال کہتے ہیں عربی میں طوال لمبی کو کہتے
ہیں اور یہ سورتیں لمبی لمبی ہیں اور سورۃ یونس سے سورۃ شعراء تک کو مئین کہتے ہیں اور مئین جمع مائۃ کی ہے مائۃ عربی میں سو کو کہتے ہیں اور
یہ سورتیں زیادہ سو سو آیتوں سے ہیں یا قریب سو کے اس لیے انکو مئین کہتے ہیں اور سورۃ شعراء سے سورۃ حجرات تک کو مثانی کہتے ہیں وہ
سو آیتوں سے کم کی ہیں اور پڑھی جاتی ہیں مکرر اس لیے مثانی نام ہوا ان کا اور سورۃ حجرات سے آخر قرآن تک کو مفصل کہتے ہیں اس لیے کہ ان
سورتوں کے درمیان میں فاصلہ بسم اللہ کا نزدیک ہے اور پھر مفصل کو تین قسم کر رکھا ہے ایک طوال دوسری اوساط تیسری قصار سورۃ
حجرات سے والسماء ذات البروج تک کو طوال مفصل کہتے ہیں اور والسماء ذات البروج سے سورۃ لم یکن تک کو اوساط مفصل کہتے ہیں اور لم یکن
سے آخر تک کو قصار مفصل کہتے ہیں پس ابن عباس نے حضرت عثمان کو کہا کہ انفال مثانی میں سے ہے اس لیے کہ سو آیتوں سے کم کی ہے اور
براءۃ مئین میں سے ہے اس لیے کہ سو آیتوں سے زیادہ کی ہے پس انکو آپس میں نزدیک کر کر طوال میں کیوں رکھا چاہیے تھا کہ انفال کو
مثانی میں لکھتے اور براءۃ کو مئین میں اور خیر یہ بھی کیا پھر بسم اللہ درمیان میں نہ لکھی حضرت عثمان نے اسکا جواب دیا کہ حاصل اوسکا یہ ہے
کہ بیچ امر ان دونوں سورتوں کے اشتباہ ہے ایک جیسی تو یہ دونوں سورتیں ایک سورۃ ہیں اس سبب سے رکھا اونکا سبع طوال میں اور
نہ لکھنا بسم اللہ کا درمیان میں اونکے درست ہوا اور ایک جیسی دو سورتیں ہیں اس لیے فاصلہ درمیان میں چھوڑا ۱۲ح

کتاب الدعوات

کتاب ہے بیچ بیان دعاؤں کے **ف** دعا کے معنی ہیں طلب کرنا ادنیٰ کا اعلیٰ سے کچھ بطریق عاجزی کے اور کہا نووی نے
کہ تمام شہروں کے اہل فتوی ہر عصر میں متفق ہوئے ہیں اس پر کہ دعا کا کرنا مستحب ہے اور دلیل اونکی ہے ظاہر قرآن و حدیث اور فعل انبیا صلوٰۃ
اللہ وسلامہ علیہم کا کہ سب دعا کرتے رہے ہیں اور بعضے زہاد و اہل معارف نے کہا کہ ترک دعا کا افضل ہے واسطے راضی ہونیکے اپنی قسمت
اور راضی ہونے کے رضائے مولیٰ پر اور یہ قول بعضے زہاد کا محمول ہے ایک حالت پر کہ بعضوں کو ایک حالت ہوتی ہے کہ اوس میں غالب ہوتی ہے

رضا بقضا ہیں حضرت ابراہیم علیہ السلام کا یہ حال تھا وقت ڈالنے کے آگ میں کہ جبرئیل نے دعا کے لیے کہا اونہوں نے کہا کہ اللہ تعالیٰ حال میرا جانتا ہے
مجھے حاجت سوال کی نہیں ۔ مولانا

الفصل الاول فصل پہلی

عن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ و
سلم لکل نبی دعوۃ مستجابۃ فتعجل کل نبی دعوتہ وانی اختبأت دعوتی شفاعۃ لامتی الی یوم القیمۃ وھی
نائلۃ ان شاء اللہ من مات من امتی لا یشرک باللہ شیئا رواہ مسلم وللبخاری اقصر منہ ۔ روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا فرمایا
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے واسطے ہر نبی کے ایک دعا ہے کہ قبول کیجاتی ہے پس جلدی کی ہر نبی نے اپنی دعا کی اور تحقیق میں نے چھپا رکھی ہے
اپنی دعا واسطے شفاعت امت اپنی کے تاخیر دی گئی ہے دن قیامت تک پس وہ پہنچنے والی ہے اگر چاہا اللہ نے اوس شخص کو کہ مرا امت میری سے کہ نہ شریک
کیا ساتھ اللہ کے کسیکو نقل کی یہ مسلم نے اور بخاری کی روایت کمتر ہے اس سے **ف** واسطے ہر نبی کے الخ یعنی حکم فرماتا تھا اللہ تعالیٰ ہر نبی کو کہ
اپنے مخالفین پر بددعا کر تباہی کے لیے اور وہ کرتے تھے اور اللہ تعالیٰ قبول فرماتا تھا پس جلدی کی ہر نبی نے اپنی دعا کی جیسا کہ حضرت نوح علیہ
السلام نے بددعا کی اپنی امت کی ہلاکت کے لیے حتی کہ غرق کی گئی امت طوفان میں اور حضرت صالح نے بددعا کی اپنی امت پر یہانتک کہ ہلاک ہوئی ساتھ
آواز جبرئیل کے اور میں نے اپنی دعا کو چھپا رکھا ہے یعنی صبر کیا ہے اونکی ایذا پر اور بددعا کی اس لیے کہ میں رحمۃ للعالمین ہوں اور اس دعا کو موقوف
رکھا ہے قیامت پر کہ اوسکے بدلے شفاعت کرونگا ہر شخص کے لیے کہ باایمان مرا ہو اگرچہ گنہگار تھا اور شفاعت کئی قسم کی ہوگی بعضی تو حضرت
کی شفاعت سے دوزخ میں داخل ہی نہیں ہونگے اور بعضی جلدی نکلینگے دوزخ سے اور بعضی جلدی سے داخل ہونگے جنت میں اور بعضوں کے
درجے بلند ہونگے جنت میں اللہم ارزقنا شفاعۃ نبینا علیہ الف الف صلوۃ ع **وعنہ** قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
اللہم انی اتخذت عندک عہدا لن تخلفنیہ فانما انا بشر فای المؤمنین اذیتہ شتمتہ لعنتہ جلدتہ
فاجعلہا لہ صلوۃ وزکوۃ وقربۃ تقربہ بہا الیک یوم القیمۃ متفق علیہ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یا الہی تحقیق مانگی میں نے تجھسے ایک حاجت بہرہ مند کر مجھکو ساتھ اوسکے اور رہتا امید کر مجھکو اوس میں یعنی امیدوار
ہوں کہ ضرور قبول ہی کرے پس سوائے اسکے نہیں کہ میں آدمی ہوں پس جس مومن کو ایذا دی ہو میں نے کہ برا کہا ہو میں نے اوسکو لعنت کی
ہو یا اوسکو مارا ہو پس کر ان سب چیزوں کو بیچ حق اوسکے سبب رحمت کا اور پاکی کا گناہوں سے اور سبب نزدیکی کا کہ نزدیک کرے تو اوسکو ساتھ
بسبب ان چیزوں کے طرف اپنی دن قیامت کے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** لفظ فانما انا بشر تمہید ہے عذر کی کہ میں آدمی ہوں
کبھی کسی پر خفا بھی ہوتا ہوں ساتھ حکم بشریت کی اور لفظ فای المؤمنین بیان اور تفصیل ہے اوس چیز کی کہ التماس کے حضرت نے
ساتھ قول اپنی کے اتخذت عندک عہدا پس حاصل یہ کہ جسکو میں ایذا وغیرہ دوں اوسکو سبب رحمت و خیر کا کر ۔ منقول ہے کہ آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم ایک دفعہ نکلے تھے حجرے اپنے سے نماز کے لیے کہ آئیں حضرت کے پاس حضرت عائشہ ؓ اور مانگی انہوں نے کوئی چیز اور مبالغہ کیا مانگنے میں اور پکڑ لیا
دامن حضرت کا پس فرمایا حضرت نے اونکو قطع اللہ یدک یعنی کاٹے اللہ ہاتھ تیرا پس چھوڑ دیا حضرت عائشہ نے حضرت کو اور بیٹھ رہیں اپنے
حجرے میں غصے ہو کر اور تنگدل پس جب پھر آئے حضرت اونکے پاس دیکھا اونکو اس طرح فرمایا اونکو خوش کرنے کے لیے اللہم انی اتخذت
عندک عہدا الخ پس سنت ہے اوسکو کہ بددعا کرے کسی پر یہ کہ دعا کرے واسطے اوسکے بدلے اوسکے ۔ ح ح **وعنہ** قال قال
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا دعا احدکم فلا یقل اللہم اغفر لی ان شئت ارحمنی ان شئت ارزقنی
ان شئت ولیعزم مسئلتہ انہ یفعل ما یشاء لا مکرہ لہ رواہ البخاری اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول

صلی اللہ علیہ وسلم نے جس وقت دعا مانگی یا ایک تمہارا یہ شخص کہے الہی بخش مجھکو اگر چاہے تو رحم کر مجھ پر اگر چاہے روزی دے مجھکو اگر چاہے تو اور چاہیے کہ عزم بالجزم کرے سوال اپنے
مانگنے میں کلمہ شک کا ذکر اسواسطے کہ اللہ تعالی کرتا ہے جو چاہتا ہے نہیں زبردستی کرنیوالا اوسپر کوئی نقل کی یہ بخاری نے **ف** یعنی جائز نہ ہوگا
کہ انشاء اللہ کہے مطلب چاہے اوپر اگر وہ وجوب ہے اور یہ کرتا ہے یہ کہ اگر چاہے تو دے اس سبب سے کہ یہ شک کرتا ہے قبول میں اور یہ لفظ وعدہ میں عقد بیعن
نا معلوم کیا ہے کہ دعا کرو میں قبول کرونگا اور نہیں کوئی زبردستی کرنیوالا اللہ پر اوپر کرنے کسی کام کے بلکہ کرتا ہے جو چاہتا ہے پس بیفائدہ ہے یہ کہنا
اگر چاہے دو ع ح **وَعَنْهُ** قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا دَعَا أَحَدُكُمْ فَلَا يَقُلِ اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِي إِنْ
شِئْتَ وَلٰكِنْ لِيَعْزِمْ وَلْيُعَظِّمِ الرَّغْبَةَ فَإِنَّ اللّٰهَ لَا يَتَعَاظَمُهُ شَيْءٌ أَعْطَاهُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا فرمایا
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جس وقت کہ دعا مانگے ایک تمہارا پس نہ کہے یا الہی بخش مجھکو اگر چاہے تو ولیکن طلب کرے یقین کرے بغیر شک کے اور
بڑی کرے رغبت اسواسطے کہ اللہ تعالی نہیں مشکل ہوتی اوسکو کوئی چیز کہ دیتا ہے وہ نقل کی یہ مسلم نے **وَعَنْهُ** قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُسْتَجَابُ لِلْعَبْدِ مَا لَمْ يَدْعُ بِإِثْمٍ أَوْ قَطِيعَةِ رَحِمٍ مَا لَمْ يَسْتَعْجِلْ قِيلَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ مَا الْاِسْتِعْجَالُ
قَالَ يَقُولُ قَدْ دَعَوْتُ وَقَدْ دَعَوْتُ فَلَمْ أَرَ يُسْتَجَابُ لِي فَيَسْتَحْسِرُ عِنْدَ ذٰلِكَ وَيَدَعُ الدُّعَاءَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے اونہی
سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے قبول کیجاتی ہے یعنی دعا بندہ کی بعد شرطون قبولیت کے جبتک کہ نہیں دعا مانگتا گناہ کی یا توڑنا ناتے
کی جبتک نہیں جلدی کرتا کہا گیا یا رسول اللہ کیا ہے جلدی فرمایا کہے کہ تحقیق دعا مانگی میں نے اور تحقیق دعا مانگی میں نے یعنی اکثر بار پس نہیں دیکھا میں نے
کہ قبول کی گئی واسطے میرے پس تھک جاوے نزدیک اسکے اور چھوڑ دے دعا مانگنی نقل کی یہ مسلم نے **ف** جبتک دعا نہیں مانگتا گناہ کی جیسے
کہے یا اللہ قدرت دے مجھکو فلانے شخص کی قتل پر اور حال یہ کہ وہ مسلمان ہو یا کہے یا اللہ نصیب کر مجھکو شراب یا کہے یا اللہ بخش فلانے کو اور وہ
مرا ہو کافر یقینا اور مانند اسکی ہے مانگنا محال چیزون کا جیسے دیکھنا اللہ تعالی کا دنیا میں بیچ حالت بیداری کے اور توڑنا ناتے کے جیسے کہے
یا اللہ جدائی ڈال مجھ میں اور میرے باپ میں حاصل یہ کہ مومن کی دعا قبول ہوتی ہے جبتک کہ گناہ کی اور توڑنے ناتے کی نہیں کرتا اور جلدی نہیں
کرتا اور جب دعا گناہ وغیرہ کی کرتا ہے نہیں قبول ہوتی اور تھک جاوے نزدیک اسکے لائق نہیں ہے بندہ کو کہ تھکے دعا سے اس لیے کہ یہ عبادت ہے
اور تاخیر قبولیت میں یا تو اس لیے ہوتی ہے کہ نہیں آتا وقت اوسکا اس لیے کہ ہر چیز کے لیے ایک وقت مقرر ہے ازل میں یا اس لیے کہ مقدر نہیں ہوتا
ازل میں قبول ہونا دعا اوسکی کا دنیا میں پس دیا جاتا ہے آخرت میں ثواب عوض اوسکے یا تاخیر کیجاتی ہے دعا اوسکی تاکہ مبالغہ کرے دعا میں
اس لیے کہ اللہ تعالی دوست رکھتا ہے مبالغہ کرنیوالون کو دعا میں ع **وَعَنْ** أَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
دَعْوَةُ الْمَرْءِ الْمُسْلِمِ لِأَخِيهِ بِظَهْرِ الْغَيْبِ مُسْتَجَابَةٌ عِنْدَ رَأْسِهِ مَلَكٌ مُوَكَّلٌ كُلَّمَا دَعَا لِأَخِيهِ بِخَيْرٍ قَالَ الْمَلَكُ الْمُوَكَّلُ
بِهِ آمِينَ وَلَكَ بِمِثْلٍ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے ابی درداء سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا آدمی مسلمان کی واسطے بھائی مومن
اپنے کے پیٹھ پیچھے قبول کیجاتی ہے نزدیک سر دعا کرنیوالے کی ایک فرشتہ معین کیا جاتا ہے جب دعا مانگتا ہے واسطے بھائی اپنے کے بھلائی کی کہتا ہے فرشتہ
کہ معین کیا گیا ساتھ اوسکے قبول کر دعا اسکی اور واسطے تیرے ہے مانند اسکے نقل کی یہ مسلم نے **ف** پیٹھ پیچھے اوسکے یعنی اگر سامنے بھائی مسلمان
کے دعا کرے اپنے واسطے ہے یا پکار تو بھی اسمیں داخل ہے بسبب خلوص کے اور کہتا ہے فرشتہ الخ یعنی فرشتہ عرض کرتا ہے جناب الہی میں کہ دعا اسکی
قبول کر بیچ حق بھائی اوسکے کے اور دعا کرنیوالے کو خطاب کر کر کہتا ہے کہ تجھکو بھی ہو مانند اسکے ع **وَعَنْ** جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَدْعُوا عَلٰى أَنْفُسِكُمْ وَلَا تَدْعُوا عَلٰى أَوْلَادِكُمْ وَلَا تَدْعُوا عَلٰى أَمْوَالِكُمْ لَا تُوَافِقُوا مِنَ اللّٰهِ

سَاعَۃً یُسْأَلُ فِیْہَا عَطَاءً فَیَسْتَجِیْبُ لَکُمْ رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے جابر سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ بد دعا کرو
اپنی جانوں پر اور نہ بد دعا کرو اپنی اولاد پر اور نہ بد دعا کرو اپنے مالوں پر یعنی غلام و لونڈیوں پر اور جانوروں پر تاکہ نہ پاؤ اللہ کی طرف سے اوس
ساعت کو کہ مانگی جاوے اوس میں بخشش پس قبول کرے واسطے تمہارے نقل کی یہ مسلم نے **ف** یعنی بعض اوقات ہوتے ہیں دعا قبول ہونے کے ایسا نہ ہو
کہ وہی وقت دعا قبول ہونے کا ہو اور تم بد دعا کرو اپنے اوپر یا اپنی اولاد اور مال پر پھر قبول ہو جاوے تو پشیمان ہو پس بعضے نادان کہ وقت غصے اور
مصیبت کے اپنے لیے بد دعا کرتے ہیں خوب نہیں ہے ع + **وَذُکِرَ حَدِیْثُ** ابْنِ عَبَّاسٍ اِتَّقِ دَعْوَۃَ الْمَظْلُوْمِ فِیْ
کِتَابِ الزَّکٰوۃِ اور ذکر کی گئی حدیث ابن عباس کی ڈر بد دعا مظلوم سے کتاب الزکوۃ میں

اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ

فصل دوسری **عَنِ** النُّعْمَانِ بْنِ بَشِیْرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلدُّعَاءُ ہُوَ الْعِبَادَۃُ ثُمَّ قَرَأَ
وَقَالَ رَبُّکُمُ ادْعُوْنِیْ اَسْتَجِبْ لَکُمْ رَوَاہُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْدَاؤدَ وَالنَّسَائِیُّ وَابْنُ مَاجَۃَ اور روایت ہے نعمان بن
بشیر سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا وہی ہے عبادت پھر پڑھی یہ آیت اور کہا پروردگار تمہارے نے دعا مانگو مجھ سے قبول کروں گا
میں واسطے تمہارے نقل کی یہ احمد اور ترمذی اور ابو داؤد اور نسائی اور ابن ماجہ نے **ف** از راہ مبالغہ کے فرمایا کہ دعا وہی عبادت ہے اس لیے
کہ دعا ایسی عبادت ہے کہ بندہ متوجہ ہوتا ہے اوس میں حق تعالیٰ کی طرف اور منہ پھیرتا ہے سوائے حق سے اور امید دوسرے نہیں رکھتا مگر اوسی سے
اور دعا میں سبب اخلاص و حمد اور شکر اور مانگنا اور وحدانیت بیان کرنی اور رغبت و مناجات اور زاری اور ذلیل سمجھنا اپنے کو اور مدد
مانگنی اور فریاد کرنی ہے اور آیت کو سند اس حدیث کی اس لیے لائے کہ اوس سے معلوم ہوا کہ دعا مامور بہ ہے یعنی حکم ہے اوسکو کرنے کا اور ہوتا ہے اوس پر ثواب
اور جو چیز ایسی ہوتی ہے وہ عبادت ہے اور آخر آیت میں بھی دلیل ہے اس پر کہ دعا عبادت ہے کہ فرمایا اِنَّ الَّذِیْنَ یَسْتَکْبِرُوْنَ عَنْ عِبَادَتِیْ سَیَدْخُلُوْنَ
جَہَنَّمَ دَاخِرِیْنَ یعنی جو تکبر کرتے ہیں عبادت یعنی دعا میری سے قریب ہے کہ داخل ہونگے دوزخ میں خوار و ذلیل ہو کر ح **وَعَنْ** اَنَسٍ قَالَ قَالَ
رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلدُّعَاءُ مُخُّ الْعِبَادَۃِ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ اور روایت ہے انس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
نے دعا گودہ ہے عبادت کا نقل کی یہ ترمذی نے **ف** یعنی خلاصہ عبادت کا اور مقصود بالذات اوسکا دعا ہے اس لیے کہ حقیقت عبادت کی
اور خلاصہ اوسکا عاجزی اور ذلیل سمجھنا اپنے کو ہے اور یہ دعا میں حاصل ہے ح **وَعَنْ** اَبِیْ ہُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ
عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَیْسَ شَیْءٌ اَکْرَمَ عَلَی اللّٰہِ مِنَ الدُّعَاءِ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَابْنُ مَاجَۃَ وَقَالَ التِّرْمِذِیُّ ہٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ
غَرِیْبٌ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں کوئی چیز بزرگ قدر نزدیک اللہ کے دعا سے نقل کی یہ ترمذی
اور ابن ماجہ نے اور کہا ترمذی نے یہ حدیث حسن غریب ہے **ف** نہیں کوئی چیز الخ یعنی اذکار و عبادات میں کوئی چیز دعا برابر نہیں پس نہیں منافی
ہے یہ قول اللہ تعالیٰ کے اِنَّ اَکْرَمَکُمْ عِنْدَ اللّٰہِ اَتْقٰکُمْ ع **وَعَنْ** سَلْمَانَ الْفَارِسِیِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا یَرُدُّ
الْقَضَاءَ اِلَّا الدُّعَاءُ وَلَا یَزِیْدُ فِی الْعُمُرِ اِلَّا الْبِرُّ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ اور روایت ہے سلمان فارسی سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ
وسلم نے نہیں پھیرتی تقدیر کو مگر دعا اور نہیں زیادہ کرتی عمر میں مگر نیکی نقل کی یہ ترمذی نے **ف** مراد تقدیر سے اوترنا ایک چیز
مکروہ کا ہے کہ جس سے ڈرتا ہے آدمی پس جب توفیق دیا جاتا ہے بندہ دعا کی دفع کرتا ہے اوسکو اللہ تعالیٰ اوس سے اور
تقدیر دو قسم پر ہے ایک مبرم اور دوسری معلق تقدیر مبرم میں کچھ تغیر و تبدیل نہیں اور قضائے معلق میں بعضے سبب سے تغیر و تبدیل ہوتی ہے پس
یہاں تقدیر معلق مراد ہے اور نہیں زیادہ کرتی عمر میں مگر نیکی یہاں بھی یہی زیادتی عمر کی باعتبار تقدیر معلق کے ہے لکھا جاتا ہے کہ اگر نیکی کریگا اتنی عمر ہوگی اور

اگر تکبر کیگا اپنی موت کی صورت اوسکی یہہ ہو کہ کہا جاتا ہو عمر تیری حفظ میں کہ تو اگر جو کریگا فرمایا بہادر کریگا پس تو لیکی جنت میں سنی ہوگی؛ اگر جیا اور جیا در دو ٹوک ریگا
پس عمر اوسکی چالیس برس کی ہوگی پہر جب نوے کو پہونچی تو ستر برس کی ؛ جابر کہتے ہیں عمر اوسکی اور جب ایک ہی چیز کی زیادہ ہوتی چالیس سے پس کم ہوتی انتہائی عمر کی
کہ ساٹھ برس تک تحصیہ ہو بعضوں نے معنی اسکے یہہ کہے ہیں کہ جب نیکی کی تو نقصان ہوتی عمر اوسکی پس گویا کہ زیادہ ہوتی ع **وعن ابن عمر** قال قال رسول الله
صلى الله عليه وسلم ان الدعاء ينفع مما نزل ومما لم ينزل فعليكم عباد الله بالدعاء رواه الترمذي ورواه احمد عن معاذ بن جبل وقال
الترمذي هذا حديث غريب اور روایت ہو ابن عمر سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق دعا نفع کرتی ہو اوس چیز سے کہ
اوتری ہو اور اوس چیز سے کہ نہیں اتری پس لازم کرو اپنے پر اے بندو اللہ کے دعا کو نقل کی یہہ ترمذی نے اور نقل کی یہہ احمد نے معاذ بن جبل سے اور کہا
ترمذی نے یہہ حدیث غریب ہے **ف** اوس چیز سے کہ اوتری یعنی بلا کہ اوتری ہو اوسکو دعا دفع کر دیتی ہو اگرچہ ہوتی ہو معلق اور اگر مبرم ہوتی ہو صبر دیتا ہو
اللہ تعالی پس سہل ہوتا ہو اوسپر تحمل اوس بلا کا اور راضی ہوتا ہو اوس سے بلکہ نہیں چاہتا کہ یہہ نہو بلکہ لذت پاتا ہو ساتھ اوس بلا کے جیسے لذت پاتے
ہیں اہل دنیا ساتھ نعمتوں کی اور دعا نفع دیتی ہو اوس بلا کو کہ نہیں اوتری یعنی اوسکو اوترنے نہیں دیتی روکتی ہو ع **وعن جابر** قال قال
رسول الله صلى الله عليه وسلم ما من احد يدعو بدعاء الا اتاه الله ما سأل او كف عنه من السوء مثله ما لم يدع
باثم او قطيعة رحم رواه الترمذي اور روایت ہو جابر سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں کوئی شخص کہ مانگے دعا مگر دیتا ہو
اوسکو اللہ جو مانگتا ہو یعنی اگر مقدر ہوتا ہو ازل میں دینا اوسکا یا بند رکھتا ہو اوس سے برائی مانند اوسکی یعنی دفع کرتا ہو بلا بقدر مانگی چیز کے عوض میں ہو کے
اگر نہیں مقدر ہوتا دینا اوسکا جب تک کہ نہیں دعا مانگتا گناہ کی یا توڑنا ناتے کی نقل کی یہہ ترمذی نے ع **وعن ابن مسعود** قال قال رسول
الله صلى الله عليه وسلم سلوا الله من فضله فان الله يحب ان يسأل وافضل العبادة انتظار الفرج رواه الترمذي وقال
هذا حديث غريب اور روایت ہو ابن مسعود سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مانگو اللہ تعالی سے فضل اوسکا اسواسطے کہ اللہ دوست رکھتا ہو یہہ کہ مانگا
جاوے یعنی فضل اوسکا اور بہتر ہر عبادت کا انتظار کرنا کشادگی کا نقل کی یہہ ترمذی نے اور کہا یہہ حدیث غریب ہو **ف** انتظار کرنا کشادگی کا
یعنی امیدوار رہنا جانا بلا اور غم کا ساتھ ترک کرنے شکایت کے طرف غیر اللہ تعالی کے یہہ اشارہ ہو صبر کی طرف اور بیشک جزای صبر کی بے حد و نہایت
ہو ع **وعن ابی هريرة** قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من لم يسأل الله يغضب عليه رواه الترمذي
اور روایت ہو ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ نہ مانگے اللہ سے غضب کرتا ہو اللہ اوسپر نقل کی یہہ ترمذی نے **ف**
اسلیے کہ ترک کرنا سوال کا تکبر اور استغناء ہو ع **وعن ابن عمر** قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من فتح له منكم
باب الدعاء فتحت له ابواب الرحمة وما سئل الله شيئا يعني احب اليه من ان يسأل العافية رواه الترمذي اور روایت ہو ابن عمر سے کہ کہا فرمایا
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ کہولا گیا واسطے اوسکے تم میں سے دروازہ دعا کا یعنی توفیق دیا گیا بہت دعا کی مع شرائط و آداب کے
کہولے گئے واسطے اوسکے دروازے رحمت کے یعنی کبھی مانگی ہوئی چیز ملتی ہو اور کبھی دفع ہوتی ہو اوس سے برائی مانند اوسکی اور نہیں سوال کیجاتی
اللہ تعالی سے کوئی چیز یعنی بہت محبوب طرف اللہ کی اس سے کہ سوال کیجاوے عافیت نقل کی یہہ ترمذی نے **ف** یعنی اللہ تعالی عافیت کی
مانگنی کو بہت دوست رکھتا ہو بہ نسبت اور چیز کے مانگنے کو نہیں دوست رکھتا اور عافیت کے معنی ہیں سلامتی تمام آفات اور بیماریوں اور بلاؤں
اور مکروہات ظاہری و باطنی سے دنیا و آخرت میں پس یہہ شامل ہو سب بھلائیوں کو فسئلوا الله العافية ع **وعن ابی هريرة** قال قال
رسول الله صلى الله عليه وسلم من سره ان يستجيب الله له عند الشدائد فليكثر الدعاء في الرخاء رواه الترمذي

بالی بہما بعد یشفع بیت اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ خوش لگے اوسکو یہہ کہ قبول کرے اللہ تعالی اوسکی
دعا سختیوں کے وقت پس چاہیے کہ بہت مانگے حالت فراخی میں نقل کی یہہ ترمذی نے اور کہا یہہ حدیث غریب ہے وعنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم ادعوا اللہ وانتم موقنون بالاجابۃ واعلموا ان اللہ لا یستجیب دعاء من قلب غافل لاہ رواہ الترمذی وقال
هذا حدیث غریب اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا مانگو اللہ سے اور تم یقین رکھتے ہو ساتھ قبولیت کی
اور جانو کہ اللہ نہیں قبول کرتا دعا دل غافل کھیلنے والے کی یعنی غافل ہو اللہ سے اور مشغول ہو غیر خدا میں نقل کی یہہ ترمذی نے اور کہا یہہ حدیث غریب ہے
ف یقین رکھتے ہو ساتھ قبولیت کے یعنی ہر وقت دعا کرو ایسی حالت پر کہ مستحق ہو بسبب اوسکی قبولیت کے یعنی اچھے کام کرو سوا بری باتوں سے
بچتے ہو اور رعایت کرتے ہو شرائط دعا کی مانند حضور قلب وغیرہ کی یا شک کرتے ہو قبولیت اوپر دعاؤں تمہاری کے غالب نہ قبول ہونے پر یا مراد یہہ
ہے تم معتقد ہو اسکے کہ اللہ نہیں ناامید کریگا تمکو بسبب فضل وسیع اپنی کے ع وعن مالك بن يسار قال قال رسول الله صلى الله عليه
وسلم اذا سألتم الله فاسألوه ببطون اكفكم ولا تسألوه بظهورها وفي رواية ابن عباس قال سلوا الله ببطون اكفكم
ولا تسألوه بظهورها فاذا فرغتم فامسحوا بها وجوهكم رواه ابو داود اور روایت ہے مالک بن یسار سے کہ کہا فرمایا رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نے جسوقت مانگو تم اللہ سے پس مانگو اوس سے ساتھ اندر کی جانب ہاتون اپنی کی اور نہ مانگو اوس سے ساتھ اوپر
کی جانب ہاتوں اپنی کے اور ایک روایت میں ابن عباس سے کہ کہا مانگو اللہ سے ساتھ اندر کی جانب ہاتھوں اپنے کے اور نہ مانگو اوس سے
ساتھ اوپر کی جانب ہاتھوں اپنے کے پس جسوقت کہ فارغ ہو تم یعنی دعا سے پس پھیر دو ہاتھوں کو اپنے موںہہ پر یعنی تبرکہ جو ہاتھوں پر اوترتی ہے
موںہہ پر پہنچے نقل کی یہ ابو داؤد نے ف اندر کی جانب ہاتھوں اپنے کی الخ یعنی دعا کرنے میں ہاتہہ اسطرح رکھو کہ اندر کا رخ ہاتھوں کا سامنے
موںہہ کے رہے جیسے کہ معمول ہے دعا مانگنے میں اولٹے ہاتہہ کر کر دعا نہ مانگو اور حالت استسقا اس سے مستثنی ہے اوسمیں اولٹے ہاتہہ سے دعا مانگنی آئی ہے
چنانچہ بیان اسکا باب الاستسقا میں ہو چکا ہے مولانا وعن سلمان قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان ربكم
حيي كريم يستحيي من عبده اذا رفع يديه اليه ان يردهما صفرا رواه الترمذي وابو داود والبيهقي في
الدعوات الكبير اور روایت ہے سلمان سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق پروردگار تمہارا بہت حیا مند ہے
یعنی معاملہ کرتا ہے حیا مندونکا سا دینے والا بغیر سوال کے حیا کرتا ہے بندے اپنے سے یہہ کہ پھیرے اونکو خالی جسوقت کہ اوٹھاتا ہے بندہ اپنے دونوں ہاتہہ طرف
اوسکی نقل کی یہہ ترمذی اور ابو داؤد اور بیہقی نے دعوات کبیر میں وعن عمر قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم
اذا رفع يديه في الدعاء لم يحطهما حتى يمسح بهما وجهه رواه الترمذي اور روایت ہے عمر سے کہ کہا تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ
وسلم جسوقت اوٹھاتے دونوں ہاتہہ اپنے دعا میں نہ رکھتے اونکو جبتک نہ پھیر لیتے اونکو اپنے موںہہ پر نقل کی یہہ ترمذی نے ف ان حدیثوں سے معلوم ہوا کہ
ہاتھوں کا اوٹھانا اور موںہہ پر پھیرنا سنت ہے دعا میں مولانا وعن عائشة قالت كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يستحب
الجوامع من الدعاء ويدع ما سوى ذلك رواه ابو داود اور روایت ہے عائشہ سے کہ کہا تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
اچھا جانتے تھے اون دعاؤں کو کہ جامع ہوں اور چھوڑ دیتے تھے اون دعاؤں کو کہ جامع نہیں نقل کی یہہ ابو داؤد نے ف دعاء جامع وہ ہے
کہ لفظ اسکے تھوڑے ہوں اور معنی بہت شامل ہو امور دنیا اور آخرت کو جیسے یہہ دعائیں ہیں ربنا آتنا في الدنيا حسنة وفي الآخرة
حسنة وقنا عذاب النار اور اللہم اني اسألك العفو والعافية في الدين والدنيا والآخرة اور مانند اسکے بہت دعائیں جامع آئی ہیں

حدیث شریف میں اور جو مؤثر ہے یعنی جو دعا کہ جامع ہو خاص مطلب درس میں مذکور ہو وہ حضرت نے ترک کی جس مانند ارزقنی زوجۃ حسنۃ یعنی دے مجھکو بیوی اچھی وغیر ذلک کی آور یہ باعتبار اکثر کے ہے کہ حضرت اکثر دعائیں جامع ہی مانگتے تو خاص مطلب کی نہ مانگتے تو الا کبھی کبھی خاص مطلب بھی مانگتے اور تسبیح مولانا ہو **وعن** عبداللہ بن عمرو قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اسرع الدعاء اجابۃ دعوۃ غائب لغائب رواہ الترمذی وابو داؤد اور روایت ہے عبد اللہ بن عمرو سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق بہت جلد دعا قبول ہونے والی دعا غائب کی واسطے غائب کی نقل کی یہ ترمذی اور ابوداؤد نے **ف** اس لیے کہ تاکہ دعا غائب کے لیے خلوص سے ہوتی ہے خیال ستانے دکھاوے کا نہیں ہوتا ہے **وعن** عمر بن الخطاب قال استأذنت النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی العمرۃ فاذن لی وقال اشرکنا یا اخی فی دعائک ولا تنسنا فقال کلمۃ ما یسرنی ان لی بہا الدنیا رواہ ابو داؤد والترمذی وانتہت روایتہ عند قولہ ولا تنسنا اور روایت ہے عمر بن الخطاب سے کہ کہا پروانگی مانگی میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیچ ادا کرنے عمرہ کی پس اذن دیا مجھکو اور فرمایا شریک کرنا ہمکو اے چھوٹے بھائی میرے بیچ دعا اپنی کے اور نہ بھولنا مجھکو یعنی وقت دعا کے پس فرمایا حضرت نے ایک کلمہ کہ نہیں خوش کرتا مجھکو یہ کہ واسطے میرے ہو بدلے اوسکے تمام دنیا نقل کی یہ ابوداؤد اور ترمذی نے اور تمام ہوتی روایت ترمذی کے نزدیک لفظ ولا تنسنا کے **ف** مراد کلمہ سے یا تو یہی بات ہے کہ جو حضرت نے اوکو فرمایا یا کوئی اور بات عنایت کی فرمائی ہو اور حضرت نے جو التماس دعا کی اوس میں ظاہر کرنا عاجزی اور مسکینی کا ہے مقام بندگی میں اور رغبت دلانی امت کا ہے لوگوں اور عابدوں سے طلب دعا کی کریں آور تنبیہ ہے امت کو کہ خاص اپنے ہی لیے دعا نکریں بلکہ شریک کریں قرابتیوں اور دوستوں کو بھی دعا میں خصوصاً بیچ مقاموں قبولیت کے اور اس سے بزرگی حضرت عمر کی بھی معلوم ہوتی ہے **وعن** ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثلثۃ لا ترد دعوتہم الصائم حین یفطر والامام العادل ودعوۃ المظلوم یرفعہا اللہ فوق الغمام وتفتح لہا ابواب السماء ویقول الرب وعزتی لانصرنک ولو بعد حین رواہ الترمذی اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تین شخص ہیں کہ نہیں رد ہوتی دعا اونکی ایک روزہ دار جس وقت کہ افطار کرتا ہے یعنی اس لیے کہ بعد ادائی عبادت کی ہوتی ہے اور حال عاجزی اور مسکینی کا ہے آور دوسرا امام دار سب کا کہ عدل کرے یعنی اس لیے کہ اور حدیث میں آیا ہے کہ عدل ایک ساعت کا بہتر ہے ساٹھ برس کی عبادت سے آور تیسری دعا مظلوم کی اوٹھاتا ہے اوسکو اللہ تعالی اوپر ابر کے اور کھولے جاتے ہیں واسطے دعا اوسکی کے دروازے آسمان کے اور فرماتا ہے پروردگار قسم عزت اپنی کی البتہ مدد کرونگا میں تیری اگرچہ بعد مدت کے یعنی ضائع نہیں کرونگا حق تیرا اور نہیں رد کرونگا دعا تیری اگرچہ مدت دراز گذر جاوے نقل کی یہ ترمذی نے **ف** اوپر ابر کے اوٹھانا اور کھلنا دروازوں کا کنایہ ہے اوپر پہنچنے سے اور جلدی قبول ہونے سے **وعنہ** قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثلث دعوات مستجابات لا شک فیہن دعوۃ الوالد ودعوۃ المسافر ودعوۃ المظلوم رواہ الترمذی وابو داؤد وابن ماجۃ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تین دعائیں قبول کیجاتی ہیں نہیں شک درمیان یعنی اونکے قبول ہونے میں دعا باپ کی اور دعا مسافر کی اور دعا مظلوم کی نقل کی یہ ترمذی اور ابوداؤد اور ابن ماجہ نے **ف** دعا باپ کی یعنی باپ بیٹے کو خواہ دعا دے یا بد دعا کرے جلد قبول ہوتی ہے آور ماں کی دعا بطریق اولی قبول ہوتی ہے بسبب نہایت شفقت اوسکی کے اگرچہ بیان نہیں ذکر کی گئی اور دعا مسافر کی احتمال ہے کہ دعا اوسکی قبول ہوتی ہے اوسکے حق میں جو اوپر احسان کرے اور جلد قبول ہوتی ہے واسطے اوسکے کہ ایذا دے اور بدسلوکی کرے اوسکے یا یہ کہ مطلق اوسکی دعا قبول ہوتی ہے خواہ اپنے لیے کرے یا اور کے لیے اور دعا مظلوم کی یعنی جو کوئی مدد کرے مظلوم کی یا تسلی دے اوسکو اور وہ دعا دے اوسکو یا جسنے ظلم کیا اوسپر اور

اس فریاد سادی اوسکو قبول ہوتی ہے ۔ع **الفصل الثالث** عن انس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم لیسأل احدکم ربہ حاجتہ کلہا حتی یسأل شسع نعلہ اذا انقطع زاد فی روایۃ عن ثابت البنانی مرسلا حتی
یسأله الملح وحتی یسأله شسعه اذا انقطع رواہ الترمذی اور روایت ہے انس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
چاہیے کہ مانگے ایک تمہارا پروردگار اپنے سے ساری حاجتیں اپنی یہانتک کہ مانگے تسمہ پاپوش اپنی کا جبکہ ٹوٹ جاوے زیادہ کی ترمذی نے ایک روایت
میں ثابت بنانی سے بطریق ارسال کے یہانتک کہ مانگے اوس سے نمک اور یہانتک کہ مانگے اوس سے تسمہ پاپوش اپنی کا جسوقت کہ ٹوٹ جاوے نقل کی
یہہ ترمذی نے ف زیادہ کی مصنف کو چاہیے تھا کہ یوں کہتا رواہ الترمذی وزاد فی روایۃ اور دوسری روایت میں حتی یسأله شسعه الخ مکرر آیا
تاکید کے لیے تاکہ دلالت کرے اوسپر کہ وہاں رکاوا اور محرومی نہیں ہے سائل کو لیکن نہایت مہربان ہے بندونپر دیتا ہے جو مانگتے ہیں پس التجا کرے بندہ
مگر اوس سے اور نہ اعتماد کرے مگر اوسپر کہا ابو علی دقاق نے کہ نشانیون معرفت کی سے یہہ ہے کہ نہ مانگے حاجتیں اپنی کم ہون یا زیادہ مگر اللہ ہی سے
جیسا کہ حضرت موسی علیہ السلام مشتاق رویت الہی کو ہوئے کہا رب ارنی انظر الیک اور جب محتاج روٹی کے ہوئے کہا رب لما انزلت
الی من خیر فقیر ع **وعنه** قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يرفع يديه في الدعاء حتى يرى بياض ابطيه اور
روایت ہے انس سے کہ کہا تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اوٹھاتے ہاتھ اپنے دعا میں یہانتک دکھلائی جاتی سفیدی حضرت کے بغلون کی **وعن**
سهل بن سعد عن النبي صلى الله عليه وسلم قال كان يجعل اصبعيه حذاء منكبيه ويدعو اور روایت ہے سہل بن
سعد سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا تھے حضرت کرتے دونوں اونگلیان اپنی یعنی سر دونوں ہاتھو کی اونگلیون کے برابر مونڈھون
کے اور دعا مانگتے ف یہہ اوسط درجہ ہے ہاتھ اوٹھانے کا اور اکثر اسیطرح اوٹھاتے تھے اور پہلی حدیث میں جو زیادہ ہاتھ اوٹھانا آیا وہ محمول اوپر
بعض اوقات کے ہے کہ جب بہت مبالغہ منظور ہوتا دعا میں جیسے مثل حالت استسقا اور اور بلاؤن سخت کے تو اتنا اوٹھاتے کہ سفیدی بغلون کی
معلوم ہوتی ع **وعن** السائب بن يزيد عن ابيه ان النبي صلى الله عليه وسلم كان اذا دعا فرفع يديه مسح
وجهه بيديه روى البيهقي الاحاديث الثلثة في الدعوات الكبير اور روایت ہے سائب بن یزید سے کہ نقل کی اپنے باپ سے
یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم تھے جسوقت کہ دعا مانگتے اور اوٹھاتے دونون ہاتھ اپنے پھیرتے اپنے مونہہ پر دونون ہاتھ اپنے نقل کین بیہقی نے تینون حدیثین
دعوات کبیر میں ف کہا طیبی نے کہ دلالت کرتی ہے حدیث اسپر کہ جب حضرت نہ اوٹھاتے ہاتھ اپنے دعا میں نہ پھیرتے مونہہ پر پس نماز میں اور
طواف میں اور وقت سونیکے اور بعد کھانیکے اور مانند اسکے کے جو حضرت سے دعائیں منقول ہیں اور اون میں ہاتھ نہ اوٹھاتے تھے تو مونہہ پر بھی
ہاتھ نہ پھیرتے تھے ع **وعن** عكرمة عن ابن عباس قال المسئلة ان ترفع يديك حذو منكبيك او نحوهما
والاستغفار ان تشير باصبع واحدة والابتهال ان تمد يديك جميعا وفي رواية قال والابتهال هكذا
ورفع يديه وجعل ظهورهما مما يلي وجهه رواه ابو داود اور روایت ہے عکرمہ سے کہ نقل کی ابن عباس سے کہ کہا ادب
سوال کرنیکا یہہ ہے کہ اوٹھاوے تو دونون ہاتھ اپنے برابر اپنے مونڈھون کے یا قریب انکے اور ادب استغفار کا یہہ ہے کہ اشارہ کرے تو ساتھ ایک اونگلی
کے اور عاجزی کرنی اور مبالغہ کرنا دعا میں یہہ ہے کہ دراز کرے تو دونون ہاتھ اپنے اکٹھے یعنی اسقدر کہ سفیدی بغلون کی معلوم ہو اور ایک روایت
میں یہہ ہے کہ کہا عاجزی کرنی اسطرح سے ہے اور اوٹھائے دونون ہاتھ اپنے اور کی پیٹھ ہاتھون اپنے کی قریب مونہہ اپنے کے یعنی جیسے کہ استسقا میں آیا ہے
نقل کی یہہ ابو داود نے ف اشارہ کرے تو ساتھ ایک اونگلی کے یعنی سبابہ کے کہ جسکو اونگلی شہادت کی کہتے ہیں مقصود اوس سے ہے سب یعنی

ملامت کرنے نفس اماره و اور شیطان رجیم کا اور پناه ڈھونڈنے شر اوسکے سے اور تیسرا ایک کہ سر نیچا کئے گی کر دو انگلیوں سے اشارہ کرنا دو انگلیوں سے دونو ہاتھ

کی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکہا ایک شخص کو کہ اشارہ کرتا تہا دو انگلیوں سے تو فرمایا اوسکو ایک سے اشارہ کر ایک سے اشارہ کر اور اوٹہانا دونوں ہاتہہ

اپنے الخ یعنی اوٹہانا دونوں ہاتہہ اپنے خوب طرح یہانتک کہ ظاہر ہوئی سفیدی بغلونکی اور ہو ہاتہہ مقابل سر کے ع **وَعَنِ** ابْنِ عُمَرَ اَنَّهٗ يَقُوْلُ

اِنَّ رَفْعَكُمْ اَيْدِيَكُمْ بِدْعَةٌ مَا زَادَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى هٰذَا يَعْنِىْ اِلَى الصَّدْرِ رَوَاهُ اَحْمَدُ اور روایت ہے ابن عمر سے

یہہ کہ وہ کہتے تہے کہ تحقیق اوٹہانا تمہارا اپنے ہاتھونکو یعنی بہت اوٹہانا بدعت ہے نہیں زیادہ کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یعنی اکثر اسپر یعنی سینہ

تک اوٹہانا تہے نہ زیادہ اوس سے نقل کی یہہ احمد نے ف انکار کیا ابن عمر نے اوپر اس لیے کہ اکثر اوقات بہت اوٹہانا تہے اور ترک کرتے تہے تا نہیں گمان کریں

کہ سینہ تک اوٹہانا اور مونڈہوں تک اور امر کر لیے اور مونڈہوں سے اونچا اوٹہانا امر کر لیے پس اس تقریر سے خوب تطبیق حاصل ہو گئی ع

حاصل یہہ کہ حضرت کا ہاتہہ اوٹہانا باعتبار اختلاف حالات کے مختلف تہا اکثر تو سینہ تک اوٹہاتے تہے اور بعضی امر کے لیے مونڈہوں تک اور

بعضے امر کے لیے مونڈہوں سے اونچا اور یہہ لوگ اکثر اوقات اونچے اوٹہاتے تہے اور رعایت اختلاف حالات کی نہ کرتے تہے اس لیے ابن عمر نے

اونپر طعن کیا مؤلف **وَعَنْ** اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا ذَكَرَ اَحَدًا فَدَعَا لَهٗ بَدَاَ بِنَفْسِهٖ

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ صَحِيْحٌ اور روایت ہے ابی بن کعب سے کہ کہا تہے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جسوقت کہ ذکر کرتے

کسیکا پہر دعا مانگتے اوسکے لیے یعنی ارادہ کرتے دعا مانگنے کا شروع کرتے دعا مانگنی پہلے واسطے اپنے نقل کی یہہ ترمذی نے اور کہا یہہ حدیث غریب صحیح ہے

ف اس میں تعلیم ہے امت کو کہ اگر کوئی کسیکے لیے دعا کرے تو پہلے اپنے لیے دعا کرے پہر اوسکے لیے مثلاً کہے اللّٰهم اغفر لی ولفلان ع

وَعَنْ اَبِىْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا مِنْ مُسْلِمٍ يَدْعُوْ بِدَعْوَةٍ لَيْسَ فِيْهَا اِثْمٌ وَلَا قَطِيْعَةُ رَحِمٍ

اِلَّا اَعْطَاهُ اللّٰهُ بِهَا اِحْدٰى ثَلٰثٍ اِمَّا اَنْ يُّعَجِّلَ لَهٗ دَعْوَتَهٗ وَاِمَّا اَنْ يَّدَّخِرَهَا لَهٗ فِى الْاٰخِرَةِ وَاِمَّا اَنْ يَّصْرِفَ عَنْهُ مِنَ السُّوْٓءِ

مِثْلَهَا قَالُوْا اِذًا نُكْثِرُ قَالَ اللّٰهُ اَكْثَرُ رَوَاهُ اَحْمَدُ اور روایت ہے ابی سعید خدری سے یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہیں کوئی مسلمان

کہ دعا مانگے کوئی دعا کہ نہو اوس میں گناہ گناہ کا اور نہ توڑنا ناتے کا مگر کہ دیتا ہے اوسکو اللہ تعالی بسبب اوس دعا کے ایک تین چیزوں میں سے یا یہہ کہ جلدی

دیوے اوسکے لیے مطلب اوسکا اور یا یہہ کہ ذخیرہ کر رکہے دعا کو اوسکی لیے اور دیوے آخرت میں اور یا یہہ کہ پہیر دیوے اوس سے برائی مانند اوسکے عرض کیا صحابہ نے

اب بہت دعا کرینگے ہم یعنی اس لیے کہ بڑے فائدے دعا کے سنے ہمنے فرمایا فضل اللہ کا بہت ہے نقل کی یہہ احمد نے ف فضل اللہ کا بہت ہے یعنی جو کچہہ کہ تم مانگتے ہو

فضل اوسکا اور وسعت کرم اوسکی بہت ہے اوس چیز سے کہ دیتا ہے تمکو بیچ مقابلہ دعا تمہاری کے ع **وَعَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ

سَلَّمَ قَالَ خَمْسُ دَعَوَاتٍ يُّسْتَجَابُ لَهُنَّ دَعْوَةُ الْمَظْلُوْمِ حَتّٰى يَنْتَصِرَ وَدَعْوَةُ الْحَاجِّ حَتّٰى يَصْدُرَ وَدَعْوَةُ الْمُجَاهِدِ حَتّٰى يَقْعُدَ

وَدَعْوَةُ الْمَرِيْضِ حَتّٰى يَبْرَاَ وَدَعْوَةُ الْاَخِ لِاَخِيْهِ بِظَهْرِ الْغَيْبِ ثُمَّ قَالَ وَاَسْرَعُ هٰذِهِ الدَّعَوَاتِ اِجَابَةً دَعْوَةُ الْاَخِ

بِظَهْرِ الْغَيْبِ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِى الدَّعَوَاتِ الْكَبِيْرِ اور روایت ہے ابن عباس سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا پانچ

دعائیں ہیں کہ قبولیت کیجاتی ہے واسطے اونکے دعا مظلوم کی یہانتک کہ بدلہ لیوے یعنی ظالم سے ساتہہ زبان یا ہاتہہ کے اور دعا حاجی کی یہانتک کہ پہر

آوے یعنی طرف شہر اپنے کے اور اہل اپنے کے یا فارغ ہووے حج سے اور دعا جہاد کرنیوالے کی یا کوشش کرنیوالے کی بیچ طلب علم و عمل کی یہانتک کہ بیٹہے یعنی جہاد

کرنے سے یا کوشش کرنے سے اور دعا مریض کی یہانتک کہ اچہا ہو بیماری اور دعا بہائی کی واسطے بہائی مسلمان اپنے کے غائبانہ پہر فرمایا بہت جلدی

قبول ہونے میں ان دعاؤں سے دعا بہائی کی ہے پس پشت نقل کی یہہ بیہقی نے دعوات کبیر میں **باب ذکر اللہ عزوجل والتقرب الیہ**

باب ہے بیچ بیان ذکر خدا کے اور نزدیکی حاصل کرنے کے طرف خدا کے **ف** یعنی نزدیکی حاصل کرنے ساتھہ ذکر اللہ کے طرف خدا کے یا نزدیکی حاصل کرنے ساتھہ
نوافل کے طرف اوسکے اور ذکر اللہ تعالی کا واجب بھی ہوتا ہے اور زبان سے بھی اور افضل یہہ ہے کہ دل اور زبان دونوں متفق ہوں اور اگر ایک سے ہو تو دل
کا افضل ہے پہر ذکر دل کا دو قسم ہے ایک تو فکر کرنے عظمت خدا میں اور جبروت و ملکوت میں اور نشانیوں قدرت اوسکی میں کہ آسمان زمین
مین ہیں اوسکو ذکر خفی کہتے ہیں حدیث شریف میں آیا ہے کہ ستر درجہ افضل ہے ذکر خفی وہ جو نہیں سنتے اوسکو حفظہ یعنی فرشتے اعمال کے لکہنے والے جبکہ قیامت کا دن ہوگا
اور جمع کریگا اللہ تعالی خلائق کو واسطے حساب کے لیے اور لاوینگے حفظہ اوس چیز کو کہ یاد رکہتے تھے اور لکہا تھا اوسکو فرماویگا اللہ تعالی اونکو دیکہو کیا باقی
رہا ہے واسطے اوسکے کچہہ پس کہیں گے وہ نہیں چہوڑا ہمنے کچہہ اوس چیز میں سے کہ جانا ہمنے اور یاد رکہا ہمنے مگر کہ جمع کیا ہمنے اوسکو پہر فرماویگا اللہ تعالی اوسے بندہ کو
کہ تحقیق تیرے واسطے میرے پاس ایک نیکی ہے کہ نہیں جانتا تو اوسکو اور میں بدلا دونگا اوسکا تجکو اور وہ ذکر خفی ہے ذکرہ السیوطی فی بدور السافرۃ
اور دوسری قسم ذکر دل کی یہہ ہے کہ وقت امر و نہی اللہ تعالی کی اوسکو یاد کرتا ہے اور پہلی قسم افضل و اعلی ہے اور بعضے فقہا کہتے ہیں کہ ذکر نہیں ہوتا مگر ساتھہ
زبان کے اور ادنی مرتبہ اوسکا بموجب قول مختار کے یہہ ہے کہ سناوے اپنے تئیں بغیر اسکے معتبر نہیں اور دل سے جو ہوتا ہے فعل دلکا ہے قسم علم و تصور سے ذکر نہیں
ذکر نام اوسکا ہے کہ زبان سے ہو پس یہہ بات خلاف ہے اوسکے کہ لغت کی کتابوں میں لکہا ہے صحاح و قاموس میں لکہا ہے کہ ذکر ضد نسیان کے ہے اور یہہ خود
فعل دلکا ہے ہان جو کچہہ کہ زبان سے ہو اوسکو بہی ذکر کہتے ہیں پس ذکر لفظ مشترک ہے درمیان فعل دل اور فعل زبان کے اور کہا مشایخ طریقت رحمہم اللہ نے
کے کہ ذکر دو نوع پر ہے قلبی اور زبانی اور اثر ذکر قلبی کا قوی تر اور بزرگ تر اور بہت ہے ذکر زبانی سے پس شاید مقصود بعضے فقہا کا یہہ ہو کہ جہان ذکر
زبان سے کرنا آیا ہے شرع میں مانند تسبیحات اور قراۃ نماز کی اور ذکر بعد نماز کے اور سوا انکے کے وہان دل سے ذکر کرنا کفایت نہیں کرتا بلکہ زبان سے
کرنا چاہیے نہ یہہ کہ اوسپر ثواب اخروی نہیں مترتب ہوتا ہے **الفصل الاول** فصل پہلی **عن** اَبِي هُرَيْرَةَ وَاَبِي سَعِيْدٍ قَالَا
قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَقْعُدُ قَوْمٌ يَذْكُرُوْنَ اللّٰهَ اِلَّا حَفَّتْهُمُ الْمَلَائِكَةُ وَغَشِيَتْهُمُ الرَّحْمَةُ وَنَزَلَتْ
عَلَيْهِمُ السَّكِيْنَةُ وَذَكَرَهُمُ اللّٰهُ فِيْمَنْ عِنْدَهُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے ابی ہریرہ اور ابی سعید خدری سے کہا دونوں نے فرمایا
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں بیٹہتی ایک قوم کہ ذکر کریں اللہ کا مگر کہ گہیر لیتے ہیں انکو فرشتے یعنی جو کہ ڈہونڈہتے پہرتے ہیں حلقہ ہاے اہل ذکر
کو اور ڈہانک لیتی ہے انکو رحمت یعنی جو رحمت کہ خاص ذاکرین اللہ کثیرا والذاکرات کے لیے ہے اور اوترتی ہے اونپر سکینہ اور ذکر کرتا ہے انکو اللہ
تعالی اون شخصوں میں سے کہ نزدیک اوسکے ہیں یعنی ملائکہ مقربین اور ارواح انبیا علیہم السلام میں نقل کیا ہے اسکو مسلم نے **ف** سکینہ خاطر جمعی دلکی ہے کہ اوسکے سبب سے خواہش
لذتوں دنیا کی اور رغبت ماسوا اللہ کی دل سے نکل جاتی ہے اور حضور ساتہہ اللہ کے بہم پہنچتا ہے اور اوترنا سکینہ کا اس آیت سے بہی ثابت ہوتا ہے
اَلَا بِذِكْرِ اللّٰهِ تَطْمَئِنُّ الْقُلُوْبُ م **وعن** اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسِيْرُ فِيْ طَرِيْقِ مَكَّةَ فَمَرَّ عَلٰى جَبَلٍ
يُقَالُ لَهُ جُمْدَانُ فَقَالَ سِيْرُوْا هٰذَا جُمْدَانُ سَبَقَ الْمُفَرِّدُوْنَ قَالُوْا وَمَا الْمُفَرِّدُوْنَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ الذَّاكِرُوْنَ اللّٰهَ كَثِيْرًا
وَالذَّاكِرَاتُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا تہے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جاتے بیچ راہ مکہ کے پس گذرے ایک پہاڑ پر کہ کہا جاتا تہا
اوسکو جمدان پس فرمایا چلو یہہ ہے جمدان پیش دستی لیگئے مفردون عرض کیا صحابہ نے کون ہیں مفردون یا رسول اللہ فرمایا وہ مرد کہ اللہ کو
یاد کرتے ہیں بہت اور وہ عورتیں کہ یاد کریں اللہ تعالی کو بہت نقل کی یہہ مسلم نے **ف** ما المفردون سوال ہے صفت سے کہ کیا صفت ہے
مفردون کی فرمایا کہ تنہائی حقیقی لائق اعتبار کی تنہائی نفس کی ہے اللہ کے ذکر کے لیے آیا ہے کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پہاڑ جمدان پر
کہ ایک منزل مدینہ سے ہے پہنچے تو صحابہ مشتاق وطن کے ہوئے بعضے آگے ہوگئے اور دوسرے پہلے وطن کو روانہ ہوئے پیچہے رہنے والوں کو حضرت نے فرمایا

ترجمہ بہت یاد کرنیوالے مرد اور بہت یاد کرنیوالی عورتیں ۱۲

ترجمہ جو بہت یاد کرتے ہیں اللہ کو [illegible]

اور گھر قریب پہنچا چلو چلو یعنی مفردون آگے ہو نیوالے آگے بڑھ گئے صحابہ نے پوچھا صفت مفردون کی پوچھی فرمایا حاصل اوسکا یہ ہے کہ حضرت
مفردون کو ظاہر میں اس سے کیا سوال کرتی ہو بلکہ پوچھنی کیون کر سبقت کرنیوالون کو کہ وہ وہ ہین کہ خالص اور تنہا کیا نفس اپنے کو اللہ کے ذکر
کے لیے یعنی انقطاع کیا لوگون سے اور گوشہ نشینی اختیار کر کے اکثر ذکر اللہ مین مشغول رہتے ہین اور مراد یہہ یاد کرنے سے یہہ ہے کہ ہمیشگی کرے ذکر پر بغیر غفلت کے
اور جو غفلت ہو بہی جاوے تو جلدی سے دور کر کے مشغول ہووے آور ابن عباس نے ذکر کیا کہ کثرت ذکر کی حاصل ہوتی ہے ساتھ ذکر کرنے کے نماز کے
بعد اور صبح شام سوتے بیٹھتے اور مانند اوسکے جسطرح منقول ہے حدیث شریف مین م ع **وعن** ابی موسی قال قال رسول
صلی اللہ علیہ وسلم مثل الذی یذکر ربہ والذی لا یذکر مثل الحی والمیت متفق علیہ اور روایت ہے ابی موسی سے
کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مثل اوس شخص کی کہ یاد کرتا ہے پروردگار اپنے کو اور اوس شخص کی کہ نہین یاد کرتا مانند زندہ اور مردہ کی ہے
نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے **ف** یعنی ذکر حیات قلب کا سبب ہے اور غفلت موت اوسکی اور جیسے کہ زندہ اپنی زندگی سے بہرہ مند ہوتا ہے ایسا ہی
ذکر کرنیوالا اپنے عمل سے بہرہ مند ہوتا ہے اور نہ یاد کرنیوالا کہ اوسکو اپنے عمل سے بہرہ نہین مانند مردے کے ہے کہ اوسکو زندگی سے کچھ بہرہ نہین ہوتا
بیت زندگانی نتوان گفت حیاتی کہ مراست + زندہ آنست کہ با دوست وصالے دارد + علی مخرو **عن** ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم یقول اللہ تعالی انا عند ظن عبدی بی وانا معہ اذا ذکرنی فان ذکرنی فی نفسہ ذکرتہ فی نفسی وان
ذکرنی فی ملاء ذکرتہ فی ملاء خیر منہم متفق علیہ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرماتا ہے اللہ تعالی کہ مین نزدیک گمان بندے اپنے کے ہون کہ ساتھ میرے رکھتا ہے اور مین ساتھ اوسکے ہون جب یاد کرتا ہے مجھکو یعنی دل سے یا زبان
سے پس اگر یاد کرے مجھکو ذات اپنی مین یعنی خفیہ یاد کرتا ہون مین اوسکو ذات اپنی مین یعنی پوشیدہ دیتا ہون ثواب اوسکو اور متولی ہوتا ہون
آپ اوسکے ثواب کا اور کسی پر ظاہر نہین کرتا اوسکو اور اگر یاد کرے مجھکو جماعت مین یاد کرتا ہون مین اوسکو اوس جماعت مین کہ بہتر ہو اونسے نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے **ف** نزدیک
گمان بندے اپنے کے یعنی معاملہ کرتا ہون بندے سے موافق گمان اور توقع اوسکی کے اگر امید عفو کی رکھتا ہے عفو کرتا ہون اور اگر گمان عذاب کا رکھتا ہے
عذاب کرتا ہون مراد رغبت دلانی ہے اسپر کہ امید اللہ تعالی کی خوف پر غالب رہے اور گمان اچہا رکھے کہ بخشیگا مجھکو ایک روایت مین آیا ہے کہ اللہ تعالی
ایک شخص کو دوزخ مین لیجانیکا حکم کریگا جب وہ کنارہ دوزخ پر کھڑا رہیگا تو عرض کریگا ای رب میرے میرا گمان تیرے ساتھ اچہا تھا فرماویگا اللہ تعالی
پہیر لاؤ اسکو انا عند ظن عبدی بی اور حقیقت امید کی یہہ ہے کہ عمل کرے اور پہر امیدوار بخشش کا رہے اور بغیر عمل کے امید رکھنی لوہا سرد کوٹنا ہے یعنی
بیفائدہ اور مین ساتھ اوسکے ہون یعنی توفیق دیتا ہون اور رحمت نازل کرتا ہون اور مدد و حفاظت کرتا ہون م ح مخرو **وعن** ابی ذر
قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول اللہ تعالی من جاء بالحسنۃ فلہ عشر امثالہا وازید ومن جاء بالسیئۃ فجزاء سیئۃ
مثلہا او اغفر ومن تقرب منی شبرا تقربت منہ ذراعا ومن تقرب منی ذراعا تقربت منہ باعا ومن اتانی
یمشی اتیتہ ہرولۃ ومن لقینی بقراب الارض خطیئۃ لا یشرک بی شیئا لقیتہ بمثلہا مغفرۃ رواہ مسلم
اور روایت ہے ابی ذر سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ فرماتا ہے اللہ تعالی جو شخص کہ لاوے ایک نیکی پس واسطے اوسکے ثواب ہے
دس برابر اوسکے اور زیادہ بہی دیتا ہون یعنی جسکو چاہتا ہون موافق صدق و اخلاص کے سات سو تک بلکہ زیادہ اوس سے اور جو شخص کہ لاوے
برائی پس جزا اوسکی برابر اوسکے یا بخش دیتا ہون اور جو نزدیک ہووے مجھسے یعنی ساتھ طاعت کے ایک بالشت یعنی بمقدار قلیل نزدیک ہوتا ہون مین اوس سے ایک گز یعنی پہونچاتا ہون
رحمت اپنی برابر اوسکے زیادہ اور جو شخص نزدیکی ڈہونڈہے مجھسے ایک گز نزدیک ہوتا ہون اوس سے بمقدار پہیلاؤ دونون ہاتہون کے اور جو شخص کہ آتا ہے میرے پاس

چال چلکر آتا ہوں مین اوسکی پاس دوڑکر اور جو شخص ملے مجھ سے مقدار زمین کو گناہ بیکر نہ شریک کرتا ہو ساتھ میرے کسیکو ملاقات کرونگا مین اوس سے
مانند اوس کی زمین کو بخشش سے یعنی اگرچہ اوسکی گناہ ہونگا مین بہی اوسکی لیے روایت کی یہہ مسلم نے **ف** حاصل یہہ کہ بندہ اگر تہوڑی سی رجوع کرتا ہی تو وہان سے
توجہ اور التفات اور رحمت اوس سے زیادہ ہوتی ہے **وعن** اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰی
قَالَ مَنْ عَادٰی لِیْ وَلِیًّا فَقَدْ اٰذَنْتُهٗ بِالْحَرْبِ وَمَا تَقَرَّبَ اِلَیَّ عَبْدِیْ بِشَیْءٍ اَحَبَّ اِلَیَّ مِمَّا افْتَرَضْتُ عَلَیْهِ وَمَا یَزَالُ عَبْدِیْ
یَتَقَرَّبُ اِلَیَّ بِالنَّوَافِلِ حَتّٰی اُحِبَّهٗ فَاِذَا اَحْبَبْتُهٗ کُنْتُ سَمْعَهُ الَّذِیْ یَسْمَعُ بِهٖ وَبَصَرَهُ الَّذِیْ یُبْصِرُ بِهٖ وَیَدَهُ الَّتِیْ یَبْطِشُ بِهَا وَرِجْلَهُ الَّتِیْ یَمْشِیْ بِهَا
وَاِنْ سَاَلَنِیْ لَاُعْطِیَنَّهٗ وَلَئِنِ اسْتَعَاذَنِیْ لَاُعِیْذَنَّهٗ وَمَا تَرَدَّدْتُ عَنْ شَیْءٍ اَنَا فَاعِلُهٗ تَرَدُّدِیْ عَنْ نَفْسِ الْمُؤْمِنِ یَکْرَهُ
الْمَوْتَ وَاَنَا اَکْرَهُ مَسَاءَتَهٗ وَلَا بُدَّ لَهٗ مِنْهُ رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق
اللہ تعالی نے فرمایا جو شخص کہ ایذا دے میرے ولی کو پس تحقیق خبردار کرتا ہوں اوسکو ساتھ لڑائی کے اور نہین نزدیکی حاصل کی طرف میری بندے میرے نے یعنی دوست نہین ساتھ کسی چیز کے یعنی
اعمال سے کہ بہت محبوب ہو طرف میری اوس چیز سے کہ فرض کیا مین نے اوسپر اور ہمیشہ رہتا ہے بندہ میرا یعنی جبتک قائم ہے ساتھ فرائض کے نزدیکی ڈہونڈہتا یعنی زیادہ نزدیکی ڈہونڈہتا طرف میری
ساتھ نفلون کے یعنی طاعتون کے زائد ہین فرائض پر یہانتک کہ دوست رکہتا ہون مین اوسکو یعنی واسطے جمع کرنے فرائض و نوافل کے
اور جبوقت دوست رکہتا ہون مین اوسکو پس ہوتا ہون مین شنوائی اوسکی کہ سنتا ہے ساتھ اوسکے اور ہوتا ہون مین بینائی اوسکی کہ دیکہتا ہے
ساتھ اوسکے اور ہاتھ اوسکا کہ پکڑتا ہے ساتھ اوسکے اور پاؤن اوسکا کہ چلتا ہے ساتھ اوسکے اور اگر مانگتا ہے مجھسے یہہ بندہ البتہ دیتا ہون مین اوسکو
اور اگر پناہ پکڑتا ہے ساتھ میرے یعنی برائیون اور مکروہات سے البتہ پناہ دیتا ہون اوسکو اور نہین توقف اور تردد کرتا کسی چیز سے کہ کرنیوالا ہون مین اوسکو
مانند تردد دیری کی قبض کرنے جان مومن کی سے ناخوش رکہتا ہے وہ موت کو اور حال یہہ ہے کہ مین ناخوش رکہتا ہون ناخوشی اوسکی کو اور چارہ نہین
اوسکو مرگ سے نقل کی یہہ بخاری نے **ف** ساتھ لڑائی کے یعنی ساتھ لڑائی اپنی کے اوس سے بسبب ایذا ولی اپنی کے یا خبردار کرتا ہون ساتھ لڑائی اوسکی
کے مجھسے پس گویا کہ وہ لڑنیوالا ہے مجھسے کہا امام نے کہ نہین کوئی گناہ کہ فرمایا ہو اللہ نے اوسکے کرنیوالے کو کہ وہ لڑنیوالا ہے اوس سے سوا اس گناہ کے
اور کہا زجاج نے کہ اوس مین بہی فرمایا ہے فَاْذَنُوْا بِحَرْبٍ مِّنَ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ پس معلوم ہوا کہ ان دونون مین خطر عظیم ہے اسلیے کہ لڑائی اللہ کی بندے سے
دلالت کرتی ہے خاتمہ بد ہونے پر اس لیے کہ جس سے اللہ تعالی لڑا نہین فلاح پاتا وہ کبہی اور فرض کیا مین یعنی جو کچہ واجب کیا ہے مینے اوسپر یعنی فرمانبرداری
کرنی یا امر کی اور بچنا منا ہی سے اونکو ادا کرکر جو بندہ نزدیکی حاصل کرتا ہے سب سے زیادہ محبوب ہے اوسکے برابر اور چیز ادا کرکر نزدیکی نہین حاصل کرسکتا اور
ہوتا ہون مین شنوائی اوسکی الخ یہہ خطابی نے یعنی آسان کرتا ہون مین او سپر افعال کہ نسبت کیے گئے ہین طرف ان اعضا کے اور توفیق دیتا ہون
مین اوسکو اون افعال کی یہانتک کہ گویا مین ہی اعضا ہی ہوجاتا ہون اور بعضون نے یہہ معنی کہے ہین کہ گردانتا ہے اللہ تعالی حواس اوسکے اور اعضا
اوسکے وسیلہ رضا اپنی کا پس نہین سنتا مگر جو کچہ کہ دوست رکہتا ہے اللہ اور پسند کرتا ہے اوسکو پس گویا کہ سنتا ہے ساتھ اوسکے الخ اور بعضون نے یہہ معنی
کہے ہین کہ گردانتا ہے اللہ سلطان محبت اپنی کو غالب اوسپر یہانتک کہ نہین دیکہتا مگر وہ چیز کہ دوست رکہتا ہے اللہ اور نہین سنتا مگر وہ چیز کہ دوست
رکہتا ہے اللہ اور ہوتا ہے اللہ سبحانہ اوس مین مددگار و کارساز بچاتا ہے سمع اور بصر اور ہاتہ اور پاؤن اوسکی کو اوس چیز سے کہ نہین پسند کرتا اوسکو
اور نہین تردد کرتا کسی چیز سے الخ یعنی اللہ تعالی فرماتا ہے کہ مین بسبب عنایت کے کہ بندے کے حال پر رکہتا ہون اوسکے مارنے مین بسبب اسکے کہ ناخوش آتا ہے
اوسکو مرنا لیکن مرنے سے چارہ نہین اور وہی پہنچاتا ہے بزرگیون اور درجات عالی کو کہ حضور جناب باری تعالی اور جنت اوس سے حاصل ہوتی ہے
اور تردد کے معنی ہین تخیر کرنا دو امرون مین کہ نہ جانتا ہو کہ کونسا اون دونون سے اصلح ہے اور اطلاق اسکا محال ہے حق سبحانہ تعالی کی ذات پر پس

معنی یہ ہیں کہ میں کسی امر میں تاخیر و توقف نہیں کرتا کسی امر میں مانند تاخیر و توقف میرے تردد کی ایک کام میں مگر بیچ قبض کرنے روح بندہ مومن کے کہ توقف کرتا ہوں
بیچ اوس میں تا آسان ہو موت اوسپر اور مائل ہو دل اوسکا طرف اوسکے اور مشتاق ہو ساتھ اوسکے پس داخل ہو بیچ سلک مقربین کے اور جگہ پکڑے بیچ اعلیٰ علیین کے
ع ح **وعنه** قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان لله ملئكة يطوفون في الطرق يلتمسون اهل الذكر فاذا
وجدوا قوما يذكرون الله تنادوا هلموا الى حاجتكم قال فيحفونهم باجنحتهم الى السماء الدنيا قال فيسألهم
ربهم وهو اعلم بهم ما يقول عبادي قال يقولون يسبحونك ويكبرونك ويحمدونك ويمجدونك قال فيقول هل
رأوني قال فيقولون لا والله ما رأوك قال فيقول كيف لو رأوني قال فيقولون لو رأوك كانوا اشد لك عبادة واشد لك
تمجيدا واكثر لك تسبيحا قال فيقول فما يسألون قالوا يسألونك الجنة قال يقول وهل رأوها قال فيقولون
لا والله يا رب ما رأوها قال يقول فكيف لو رأوها قال يقولون لو انهم رأوها كانوا اشد عليها حرصا واشد لها
طلبا واعظم فيها رغبة قال فمم يتعوذون قال يقولون من النار قال يقول فهل رأوها قال يقولون لا والله
يا رب ما رأوها قال يقول فكيف لو رأوها قال يقولون لو رأوها كانوا اشد منها فرارا واشد لها مخافة قال
فيقول فاشهدكم اني قد غفرت لهم قال يقول ملك من الملئكة فيهم فلان ليس منهم انما جاء لحاجة قال هم
الجلساء لا يشقى جليسهم رواه البخاري اور روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق واسطے اللہ کے
کئی فرشتے ہیں پھرتے ہیں راہوں میں یعنی مسلمانوں کی راہوں میں ڈھونڈھتے ہیں ذکر کرنیوالونکو یعنی تا کہ ملیں اون سے اور سنیں ذکر اونکا
پس جبکہ پاتے ہیں ایک جماعت کو کہ ذکر کرتی ہے اللہ کا پکارتے ہیں آپس میں ایک دوسرے کو آؤ جلدی طرف مطلب اپنی کے یعنی سننے ذکر کے اور ملنے ذکر کرنیوالوں کے
فرمایا حضرت نے پس گھیر لیتے ہیں فرشتے اونکو پروں اپنی سے آسمان دنیا تک فرمایا حضرت نے پس پوچھتا ہے فرشتوں سے پروردگار اونکا حال
حالانکہ وہ بہت جانتا ہے فرشتوں سے حال اونکا کیا کہتے ہیں بندے میرے فرمایا حضرت نے کہتے ہیں فرشتے کہ تسبیح کرتے ہیں تیری یعنی پاکی سے
یاد کرتے ہیں تجھکو اور بڑائی بیان کرتے ہیں تیری اور تعریف کرتے ہیں تیری اور ساتھ بزرگی کی یاد کرتے ہیں تجھکو فرمایا حضرت نے پھر فرماتا ہے
اللہ تعالی کہ کیا دیکھا ہے اونہوں نے مجھکو فرمایا حضرت نے پس کہتے ہیں فرشتے قسم خدا کی نہیں دیکھا تجھکو کہا حضرت نے پس فرماتا ہے اللہ تعالے
کیا حال ہوتا اونکا اگر دیکھتے مجھکو فرمایا حضرت نے پس کہتے ہیں فرشتے اگر دیکھتے تجھکو ہوتے سخت تیری بندگی کرنیوالے اور ہوتے بہت سخت
تیری بزرگی کو یاد کرنیوالے اور ہوتے بہت سے زیادہ تسبیح کرنیوالے فرمایا حضرت نے پھر فرماتا ہے اللہ تعالی کہ کیا مانگتے ہیں مجھسے کہتے ہیں فرشتے
مانگتے ہیں تجھسے بہشت فرمایا حضرت نے کہ فرماتا ہے اللہ تعالی کیا دیکھا ہے اونہوں نے بہشت کو فرمایا حضرت نے پس کہتے ہیں فرشتے قسم ہے اللہ کی
اے پروردگار نہیں دیکھا اونہوں نے اوسکو فرمایا حضرت نے فرماتا ہے اللہ تعالی پس کیا حال ہوتا اونکا اگر دیکھتے جنت کو کہا حضرت نے
کہتے ہیں فرشتے اگر دیکھتے اوسکو ہوتے سخت اوسپر حرص کرنیوالے اور سخت ہوتے اوسکو طلب کرنیوالے اور رغبت کرتے اوس میں رغبت یعنی اس لیے
کہ نہیں ہے طرح شنید دیکھنے کے فرماتا ہے اللہ تعالی پس کس چیز سے پناہ مانگتے ہیں فرمایا حضرت نے کہتے ہیں فرشتے کہ دوزخ سے پناہ مانگتے
ہیں فرمایا حضرت نے فرماتا ہے اللہ تعالی کیا دیکھا ہے اونہوں نے دوزخ کو فرمایا حضرت نے کہتے ہیں فرشتے قسم ہے خدا کی اے پروردگار
ہرگز نہیں دیکھا اونہوں نے دوزخ کو فرمایا حضرت نے فرماتا ہے اللہ تعالی کیا حال ہوتا اگر دیکھتے دوزخ کو فرمایا حضرت نے کہتے ہیں فرشتے
اگر دیکھتے اوسکو ہوتے بہت اوس سے بھاگنے والے یعنے جو چیزیں کہ باعث داخل ہونے دوزخ کے ہیں اون سے بہت بھاگتے اور ہوتے بہت

وعن حنظلة بن الربيع الاسيدي قال لقيني ابو بكر فقال كيف انت يا حنظلة قلت نافق حنظلة قال سبحان الله
ما تقول قلت نكون عند رسول الله صلى الله عليه وسلم يذكرنا بالنار والجنة كانا رأى عين فاذا خرجنا من عند
رسول الله صلى الله عليه وسلم عافسنا الازواج والاولاد والضيعات نسينا كثيرا قال ابو بكر فوالله انا لنلقى
مثل هذا فانطلقت انا وابو بكر حتى دخلنا على رسول الله صلى الله عليه وسلم فقلت نافق حنظلة يا رسول الله
قال رسول الله صلى الله عليه وسلم وما ذاك قلت يا رسول الله نكون عندك تذكرنا بالنار والجنة كانا رأى
عين فاذا خرجنا من عندك عافسنا الازواج والاولاد والضيعات نسينا كثيرا فقال رسول الله صلى الله عليه و
سلم والذي نفسي بيده لو تدومون على ما تكونون عندي وفي الذكر لصافحتكم الملئكة على فرشكم وفي طرقكم
ولكن يا حنظلة ساعة وساعة ثلث مرات رواه مسلم اور روایت ہے حنظلہ بن ربیع اسیدی سے کہا ملاقات کی مجھ سے حضرت ابوبکر نے پہر کہا کیا حال
ہے تیرا اے حنظلہ یعنی کیسی ہے استقامت تیری اوپر خیر برکہ سنی تو نے حضرت سے آیا موجود ہے یا نہیں کہا میں نے منافق ہوگیا حنظلہ یعنی منافق باعتبار حال
کے ہے نہ باعتبار ایمان کے کہا حضرت ابوبکر نے سبحان اللہ کیا کہتا ہے تو یعنی از راہ تعجب کے کہا کہ کیا کہتا ہے بیان کر معنی اوسچیز کے کہ کہتا ہے تو کہا میں نے
یعنی عجب نہیں ناس میں اس سبب سے کہ ہوتے ہیں ہم نزدیک رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے نصیحت کرتے ہیں ہمکو ساتھ دوزخ کے یعنی عذاب
اوسکے کے کبھی اور ساتھ جنت کے یعنی نعمتوں اوسکی کے کبھی گویا کہ ہم دیکھتے ہیں جنت دوزخ کو آنکھوں سے پس جس وقت کہ نکل کر جاتے
ہیں ہم صحبت پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے سے مشغول ہوتے ہیں بی بیوں اور اولاد میں اور زمینوں اور باغوں میں بھول جاتے ہیں
ہم بہت یعنی غفلت ایسی ہوتی ہے کہ جو کچھ حضرت کی صحبت میں سنتے ہیں اوس میں سے بہت کچھ بھول جاتے ہیں وہ حالت نہیں رہتی کہ جو حضرت
کی صحبت میں ہوتی ہے کہا ابوبکر نے یعنی جبکہ بیان کیا تو نے یہ پس قسم ہے اللہ کی تحقیق ہم بھی پہونچتے ہیں مانند اس حالت کو یعنی ہمارا بھی حال
ہے کہ حاضر و غائب میں تفاوت ہے پس چلا میں اور ابوبکر یہان تلک کہ آئے ہم حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پس کہا میں نے کہ منافق
ہوگیا حنظلہ یا رسول اللہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا سبب ہے اس قول کا کہا میں نے یا رسول اللہ ہوتے ہیں ہم آپ کے پاس نصیحت کرتے
ہیں آپ ہمکو ساتھ دوزخ کے اور بہشت کے گویا کہ ہم دیکھتے ہیں آنکھوں سے پس جس وقت کہ نکل کر جاتے ہیں ہم آپ کے پاس سے مشغول ہوتے ہیں ہم
بی بیوں اور اولاد اور زمینوں اور باغوں میں بھول جاتے ہیں ہم بہت سی نصیحت کی باتیں پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
قسم ہے اوس ذات کی کہ جان میری اوسکے ہاتھ میں ہے اگر ہمیشہ رہو تم اوس حالت پر کہ ہوتے ہو نزدیک میرے اور حالت ذکر میں یعنی صاف دل اور
ڈرانیوالے اللہ سے تو البتہ مصافحہ کریں تم سے فرشتے اوپر بچھونوں تمہارے کے اور بیچ راہوں تمہاری کے و لیکن اے حنظلہ ایک ساعت اور ایک
ساعت کہا یہ تین بار نقل کی یہ مسلم نے **ف** مصافحہ کریں تم سے فرشتے یعنی علانیہ والا مصافحہ کرتے ہیں فرشتے اہل ذکر سے خفیہ اور اوپر
بچھونوں الخ یعنی حالت فراغت میں اور شغل میں ہمیشہ ہے اور ایک ساعت یعنی ایک ساعت میں ہوتا ہے حضور تا ادا کرے حقوق پروردگار کی اور ایک ساعت
میں غفلت تا ادا کرے حقوق نفس کے پس ایسی حالت ہونے میں منافق نہیں ہے تو اے حنظلہ اور کہا یہ یعنی و لیکن یا حنظلہ الخ تین دفعہ

الفصل الثانی

فصل دوسری عن ابی الدرداء قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم الا انبئكم بخير اعمالكم وازكاها عند مليككم
وارفعها في درجاتكم وخير لكم من انفاق الذهب والورق وخير لكم من ان تلقوا عدوكم فتضربوا اعناقهم ويضربوا
اعناقكم قالوا بلى قال ذكر الله رواه مالك واحمد والترمذي وابن ماجة الا ان مالكا وقفه على ابي الدرداء

روایت ہے ابی درداء سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا نہ خبردار کرون مین تمکو ساتھ بہترین عملون تمہارے کے اور بہت پاکیزہ عملون کے
نزدیک بادشاہ تمہارے کے اور بہت بلند عملون کے بیچ درجون تمہارے کے اور بہتر ہو واسطے تمہارے خرچ کرنے سونے اور روپے کے اور بہتر ہو واسطے تمہارے اس سے کہ ملو تم دشمنون سے
یعنی کافرون سے پہار دو تم گردنین اونکی اور مارین وہ گردنین تمہاری عرض کیا صحابہ نے ہان خبر دیجیے فرمایا ذکر خدا کا نقل کی یہہ مالک اور احمد اور ترمذی اور ابن ماجہ
نے مگر یہہ کہ مالک نے موقوف بیان کی ہی یہہ حدیث ابو درداء پر ف ظاہر یہہ ہی کہ مراد ذکر سے یہان وہ ذکر ہی کہ دل اور زبان دونون سے ہو اور اس سے
معلوم ہوا کہ تصدق اور جہاد اور اور عملون سے افضل ذکر خدا کا ہی ح وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُسْرٍ قَالَ جَاءَ أَعْرَابِيٌّ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَيُّ النَّاسِ خَيْرٌ فَقَالَ طُوبَى لِمَنْ طَالَ عُمُرُهُ وَحَسُنَ عَمَلُهُ قَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَيُّ الْأَعْمَالِ أَفْضَلُ قَالَ أَنْ
تُفَارِقَ الدُّنْيَا وَلِسَانُكَ رَطْبٌ مِنْ ذِكْرِ اللّٰهِ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ اور روایت ہی عبداللہ بن بسر سے کہ کہا آیا ایک گنوار پاس
پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پھر کہا کونسا آدمی بہتر ہے فرمایا خوشحالی ہے اوسکے لیے یعنی بہتر ہو وہ کہ دراز ہوئی عمر اوسکی اور نیک ہوئے عمل اوسکے
کہا یا رسول اللہ کونسا عمل بہتر ہی فرمایا یہہ کہ جدا ہو تو دنیا سے اور زبان تیری تر ہو ذکر اللہ سے نقل کی یہہ احمد اور ترمذی نے ف تر ہونا زبان کا ذکر سے تری زبان
کی کنایہ ہی روانی زبان سے جیسے کہ خشکی زبان کی کنایہ ہی رکنے اوسکی سے یا کنایہ ہی مداومت سے ذکر پر مرتے دم تک ذکر سے ہنوز زبان خشک
نہ ہوئی ہو کہ مراد ذکر شامل ہے جلی اور خفی کو اور زبان محتمل ہے قلبی اور قالبی کو یعنی دل کی زبان سے ذکر کرے یا اسی زبان سے
اور دونون سے ہونا بہت ہی خوب ہی ع ح وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا مَرَرْتُمْ بِرِيَاضِ
الْجَنَّةِ فَارْتَعُوا قَالُوا وَمَا رِيَاضُ الْجَنَّةِ قَالَ حِلَقُ الذِّكْرِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہی انس سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جس وقت کہ گذرو تم بیچ باغون
بہشت کے پس میوہ خوری کرو عرض کیا صحابہ نے کیا ہین باغ بہشت کے فرمایا حلقے ذکر کے نقل کی یہہ ترمذی نے ف یعنی جب گذرے کوئی ایک جماعت
پر کہ یاد کرتی ہووے اللہ تعالی کو پس تم بھی اونکے ساتھ یاد کرو اللہ تعالی کو اور حلقون کو باغ جنت اس لیے کہا کہ اونکے سبب سے بہشت کے باغ مین
داخل ہوتا ہی آدمی اور کہا نووی نے جیسے مستحب ہی ذکر ایسے مستحب ہے بیٹھنا بیچ حلقہ ذکر کے اور ذکر کبھی دل سے ہوتا ہی اور کبھی زبان سے
اور افضل یہہ ہے کہ دونون سے ہووے اور اگر ایک ہی سے ہو تو دل سے افضل ہی بیان اسکا مفصل اوپر گذر چکا اور اگر فقط زبان سے ہو تو بھی خالی ثواب سے
نہین منقول ہی کہ ایک مرید نے اپنے شیخ سے کہا کہ مین یاد کرتا ہون اللہ کو اور دل میرا غافل ہوتا ہی اونھون نے کہا کہ یاد کر اللہ کو اور شکر کر اوسنے
مشغول کیا تیرے ایک عضو کو اپنی یاد مین ع ح وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَعَدَ مَقْعَدًا
لَمْ يَذْكُرِ اللّٰهَ فِيهِ كَانَتْ عَلَيْهِ مِنَ اللّٰهِ تِرَةٌ وَمَنِ اضْطَجَعَ مَضْجَعًا لَا يَذْكُرُ اللّٰهَ فِيهِ كَانَتْ عَلَيْهِ مِنَ اللّٰهِ تِرَةٌ رَوَاهُ
أَبُو دَاوُدَ اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ بیٹھے ایک مجلس مین نہ یاد کرے اللہ کو اوس مین
ہوگا بیٹھنا اوسکا اللہ کی طرف سے یعنی بسبب حکم اللہ تعالی کے اور قضا و قدر اوسکی کے افسوس اور ٹوٹا اور جو شخص کہ لیٹے خوابگاہ مین
کہ نہ یاد کرے اللہ کو اوس مین ہوگا اوسپر اللہ کی طرف سے افسوس اور ٹوٹا نقل کی یہہ ابو داود نے ف یعنی ہر حال مین اوٹھتے بیٹھتے اور سوتے
اور جاگتے اور شب و روز ذکر خدا مین مشغول رہنا چاہیے اور جو وقت خالی ذکر سے ہوگا موجب حسرت اور ندامت کا ہوگا قیامت مین

س چو اول شب آہنگ خواب آورم + بتسبیح نامت شتاب آورم + دگر نیم شب سر برآرم زخواب + ترا خوانم و ریزم از دیدہ آب +
دگر بامدادست راہم بہ تست + ہمہ روز تا شب پناہم بہ تست + ح وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
مَا مِنْ قَوْمٍ يَقُومُونَ مِنْ مَجْلِسٍ لَا يَذْكُرُونَ اللّٰهَ فِيهِ إِلَّا قَامُوا عَنْ مِثْلِ جِيفَةِ حِمَارٍ وَكَانَ عَلَيْهِمْ حَسْرَةً رَوَاهُ أَحْمَدُ

رَوَاهُ اَبُوْدَاؤدَ اور روایت ہے ابو ہریرہؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں کوئی قوم کہ کھڑی ہوں ایک مجلس سے یاد نہ کیا ہو خدا کو
اوس میں مگر کھڑی ہوئی مانند مردار گدہے کے اور ہو گی اونپر حسرت نقل کی یہہ احمد نے ف یعنی جس مجلس میں نہ یاد کیا اللہ کو وہ مجلس مردار
گدہے کی سی ہے اور جو لوگ وہاں سے اوٹھے گویا وہ مردار کھا کر اوٹھے ۔ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا جَلَسَ
قَوْمٌ مَجْلِسًا لَمْ يَذْكُرُوا اللّٰهَ فِيْهِ وَلَمْ يُصَلُّوْا عَلٰى نَبِيِّهِمْ اِلَّا كَانَ عَلَيْهِمْ تِرَةً فَاِنْ شَاءَ عَذَّبَهُمْ وَاِنْ شَاءَ غَفَرَ لَهُمْ
رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں بیٹھتی کوئی قوم کسی مجلس میں نہ ذکر کیا اللہ کا
اوس میں اور نہ درود بھیجا اپنے نبی پر مگر ہو گی وہ مجلس اونپر افسوس پھر اگر چاہے عذاب کرے اونکو اور اگر چاہے بخشے اونکو نقل کی یہہ
ترمذی نے ف اگر چاہے عذاب کرے یعنی بسبب اونکے اگلے پچھلے گناہوں کے اور اگر چاہے بخشے یعنی بازراہ فضل و رحمت اپنی کے اور اس میں
اشارہ ہے کہ جب اہل مجلس یاد کرتے ہیں اللہ تعالی کو تو نہیں عذاب کرتا اونکو بلکہ بخشتا ہے اونکو یقینا ۔ وَعَنْ اُمِّ حَبِيْبَةَ قَالَتْ
قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّ كَلَامِ ابْنِ اٰدَمَ عَلَيْهِ لَا لَهُ اِلَّا اَمْرٌ بِمَعْرُوْفٍ اَوْ نَهْيٌ عَنْ مُنْكَرٍ اَوْ ذِكْرُ اللّٰهِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ
وَابْنُ مَاجَةَ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ اور روایت ہے ام حبیبہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر کلام ابن
آدم کا وبال ہے اوسپر نہیں نفع اوسکو مگر امر کرنا ساتھہ نیکی کے یا منع کرنا برائی سے یا یاد کرنا اللہ کا نقل کی یہہ ترمذی اور ابن ماجہ نے اور
کہا ترمذی نے یہہ حدیث غریب ہے ف ظاہر حدیث سے یہہ معلوم ہوتا ہے کہ کلام میں کوئی قسم مباح نہیں لیکن یہہ محمول ہے مبالغہ اور تاکید
پر بیچ منع کرنے کے ایسے کلام سے کہ نہیں درست اور اس میں شک نہیں کہ کلام مباح میں نفع بیچ عقبی کے نہیں یا یوں کہا جاوے کہ تقدیر
کلام کی یوں ہے کہ ہر کلام ابن آدم کا حسرت ہے اوسپر نہیں نفع اوسکو لیے اوس میں مگر ان چیزوں میں کہ مذکور ہوتیں اور مانند اسکے میں
پس موافق ہو گی یہہ ساتھہ باقی احادیث مذکورہ کے اور اس سے اوٹھہ جاتا ہے اضطراب شراح کا امر مباح میں ۔ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ
قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُكْثِرُوا الْكَلَامَ بِغَيْرِ ذِكْرِ اللّٰهِ فَاِنَّ كَثْرَةَ الْكَلَامِ بِغَيْرِ ذِكْرِ اللّٰهِ قَسْوَةٌ لِلْقَلْبِ وَاِنَّ
اَبْعَدَ النَّاسِ مِنَ اللّٰهِ الْقَلْبُ الْقَاسِيْ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہے ابن عمر سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ بہت
کلام بغیر ذکر خدا کے اس لیے کہ بہت کلام کرنا بدون ذکر خدا کے سبب سختی دل کا ہے اور بہت دور آدمیوں کا اللہ سے سخت دل ہے نقل کی یہہ ترمذی نے
ف سبب سختی دل کا یعنی بہت کلام کرنیوالا حق بات سنتا نہیں اور خواہش کرتا ہے مخالطت خلق کی اور کم کرتا ہے خوف خدا اور غیرہ
اور بہت رکھتا ہے غفلت آخرت سے ۔ وَعَنْ ثَوْبَانَ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ وَالَّذِيْنَ يَكْنِزُوْنَ الذَّهَبَ وَالْفِضَّةَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ بَعْضِ اَسْفَارِهِ فَقَالَ بَعْضُ اَصْحَابِهِ نَزَلَتْ فِي الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ لَوْ عَلِمْنَا اَيُّ الْمَالِ خَيْرٌ فَنَتَّخِذَهُ فَقَالَ اَفْضَلُهُ
لِسَانٌ ذَاكِرٌ وَقَلْبٌ شَاكِرٌ وَزَوْجَةٌ مُؤْمِنَةٌ تُعِيْنُهُ عَلٰى اِيْمَانِهِ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہے ثوبان سے کہ کہا جب نازل
ہوئی یہہ آیت اور وہ لوگ کہ جمع کرتے ہیں سونا اور چاندی تھے ہم ساتھہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے بعض سفروں اونکے میں پس کہا بعضے
اصحاب اونکے نے نازل ہوئی یہہ آیت بیچ مقدمہ سونے اور چاندی کے یعنی اور پہچانا ہمنے حکم اونکا اور مذمت اونکی کاشکے جانیں ہم کہ کونسا
مال بہتر ہے یعنی سوائے سونے اور چاندی کے تو ذخیرہ کریں ہم اوسکو فرمایا بہترین مال زبان ہے یاد کرنیوالی اللہ کو اور دل شکر کرنیوالا اور بیوی
مسلمان کہ مدد کرے اوسکی اوپر ایمان اوسکی کے نقل کی یہہ احمد اور ترمذی اور ابن ماجہ نے ف ظاہر میں اگرچہ سوال تعیین مال سے تھا لیکن مراد
اونکی یہہ تھی کہ کسی چیز فرماوی کہ نفع دیوے وقت دربیش آنے حاجتوں کے پس اس لیے حضرت نے وہ چیزیں بتائیں کہ مفید ہیں آخرت اوپر ایمان

اوسکی کے یعنی مددگار رہو اوسکو دین کے کہ یاد دلاوے نماز روزہ اور اور عبادتین اور منع کرے اوسکو زنا اور تمام حرام چیزون سے ۱۲

الفصل الثالث فصل تیسری **عن** اَبِي سَعِيدٍ قَالَ خَرَجَ مُعَاوِيَةُ عَلَى حَلْقَةٍ فِي الْمَسْجِدِ فَقَالَ مَا اَجْلَسَكُمْ قَالُوا جَلَسْنَا نَذْكُرُ اللّٰهَ قَالَ آللّٰهِ مَا اَجْلَسَكُمْ اِلَّا ذٰلِكَ قَالُوا اللّٰهِ مَا اَجْلَسَنَا غَيْرُهُ قَالَ اَمَا اِنِّي لَمْ اَسْتَحْلِفْكُمْ تُهْمَةً لَكُمْ وَمَا كَانَ اَحَدٌ بِمَنْزِلَتِي مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَقَلَّ عَنْهُ حَدِيثًا مِنِّي وَاِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ عَلَى حَلْقَةٍ مِنْ اَصْحَابِهِ فَقَالَ مَا اَجْلَسَكُمْ هٰهُنَا قَالُوا جَلَسْنَا نَذْكُرُ اللّٰهَ وَنَحْمَدُهُ عَلَى مَا هَدَانَا لِلْاِسْلَامِ وَمَنَّ بِهِ عَلَيْنَا قَالَ آللّٰهِ مَا اَجْلَسَكُمْ اِلَّا ذٰلِكَ قَالُوا اللّٰهِ مَا اَجْلَسَنَا اِلَّا ذٰلِكَ قَالَ اَمَا اِنِّي لَمْ اَسْتَحْلِفْكُمْ تُهْمَةً لَكُمْ وَلٰكِنَّهُ اَتَانِي جِبْرَئِيلُ فَاَخْبَرَنِي اَنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ يُبَاهِي بِكُمُ الْمَلٰئِكَةَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے ابی سعید سے کہ نکلے معاویہ ایک حلقہ پر کہ تہا مسجد مین پہر کہا کس چیز نے بٹھلایا ہے تمکو کہا اونہون نے بیٹھے ہین ہم اللہ کو یاد کرتے کہا قسم ہے خدا کی کہ نہین بٹھلایا تمکو مگر اسی نے کہا اونہون نے قسم خدا کی کہ نہین بٹھلایا ہمکو سوا اسکے کہا معاویہ نے خبردار ہو تحقیق مینے نہین قسم دی تمکو واسطے تہمت رکہنے کی تمپر یعنی تمکو جہوٹا جانکر قسم نہین دی ہے بلکہ بقصد اتباع آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے کہ اونہون نے بہی اسیطرح کیا تہا چنانچہ اس حدیث مین مذکور ہے اور نہین تہا کوئی بیچ مرتبہ میری کے نسبت پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے کمتر نقل کرنے مین حدیث کو مجہسے یعنی مین بہت کم حدیث روایت کرتا تہا احتیاط کے لیے کہ مبادا اونکی یادتی ہو جاوے مقصود اس سے آگاہ کرنا تہا اپنے نہ بہولنے سے کہ جو بہت روایت کرتا ہے احتمال نسیان کا ہوتا ہے مین ایسا نہ تہا اور تحقیق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نکلے اوپر ایک حلقہ کے اپنے صحابیون مین سے پہر کہا کس چیز نے بٹھایا تمکو اس جگہہ عرض کیا بیٹھے ہم اللہ کو یاد کرتے اور تعریف کرتے ہم اوسکی اوس چیز پر کہ ہدایت کیا ہمکو واسطے اسلام کے اور منت رکہی ساتہہ اوسکے ہمپر فرمایا حضرت نے قسم ہے خدا کی نہین بٹھایا تمکو مگر اسی نے عرض کیا اونہون نے قسم ہے خدا کی نہین بٹھایا ہمکو مگر اسی نے فرمایا خبردار ہو تحقیق مینے نہین قسم دی تمکو واسطے تہمت رکہنے کی تمپر یعنی جہوٹ کے ولیکن آئے میرے پاس جبرئیل پہر خبر دی مجکو کہ تحقیق اللہ عزوجل فخر کرتا ہے ساتہہ تمہارے فرشتون سے نقل کی یہہ مسلم نے **ف** حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بقسم پوچہا واسطے زیادتی تاکید و تقریر کے نہ متہم مکذب جانکر اور فخر کرتا ہے یعنی فرماتا ہے فرشتون کو کہ دیکہو میرے ان بندون کو کہ کسطرح مسلط کیا مینے اوپر نفسون اور خواہشون اور شیاطین کو اور باوجود اسکے مشغول ہین عبادت مین پس لائق ہین اسکے کہ تعریف کیے جاوین زیادہ تم سے اس لیے کہ تم نہین پاتے ہو عبادت مین مشقت اور عبادت بہ نسبت تمہارے ایسی ہے جیسے اونکو دم لینا

ع۔ **وعن** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُسْرٍ اَنَّ رَجُلًا قَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ اِنَّ شَرَائِعَ الْاِسْلَامِ قَدْ كَثُرَتْ عَلَيَّ فَاَخْبِرْنِي بِشَيْءٍ اَتَشَبَّثُ بِهٖ قَالَ لَا يَزَالُ لِسَانُكَ رَطْبًا مِنْ ذِكْرِ اللّٰهِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ اور روایت ہے عبداللہ بن بسر سے کہ ایک شخص نے کہا یارسول اللہ تحقیق احکام اسلام کے یعنی نوافل بہت غالب ہوگئے ہین مجپر یعنی بہت ہین کہ عاجز ہون سبکو کرنے سے بسبب ضعف اپنی کے پس خبر دو مجکو ساتہہ ایسی چیز کے کہ بہروسا کرون مین ساتہہ اوسکے یعنی ایسا عمل فرمائیے کہ باعث ثواب کثیر کا ہو اور جامع اعمال ہو اور موقوف کسی مکان و زمان و حال پر نہو اوسکو ورد اپنا کرون بعد ادائے فرائض کے اور مستغنی ہون بسبب اوسکے سب نوافل سے فرمایا ہمیشہ رہے زبان تیری تر یعنی جاری یاد خدا کرنے سے نقل کی یہہ ترمذی اور ابن ماجہ نے اور کہا ترمذی نے یہہ حدیث حسن غریب ہے **ف** زبان تر سے مراد یا تو یہی زبان ہے یا زبان دل کی ۱۲

ع۔ **وعن** اَبِي سَعِيدٍ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ اَيُّ الْعِبَادِ اَفْضَلُ وَاَرْفَعُ دَرَجَةً عِنْدَ اللّٰهِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ قَالَ الذَّاكِرُونَ اللّٰهَ كَثِيرًا وَالذَّاكِرَاتُ قِيلَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ وَمِنَ الْغَازِي فِي سَبِيلِ اللّٰهِ

قَالَ لَوْ ضَرَبَ بِسَيْفِهِ فِي الْكُفَّارِ وَالْمُشْرِكِينَ حَتّٰى يَنْكَسِرَ وَيَخْتَضِبَ دَمًا فَإِنَّ الذَّاكِرَ لِلّٰهِ أَفْضَلُ مِنْهُ دَرَجَةً رَوَاهُ أَحْمَدُ
وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ اور روایت ہے ابی سعید سے یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سوال کیے گئے کہ کونسا بندہ بہتر ہے
یعنی بہت سا ثواب پاتا ہے اور بلند تر ہے درجہ میں نزدیک خدا کے دن قیامت کے فرمایا یاد کرنیوالے مرد اللہ کو بہت اور عورتیں یاد کرنیوالیاں
بہت کہا گیا یا رسول اللہ اور جہاد کرنیوالے سے بہ فضل اور بلند تر درجہ میں ہے فرمایا اگر مارے تلوار اپنی کافروں اور مشرکوں میں یہانتک کہ ٹوٹ جاوے
یعنی تلوار اور رنگین ہوجاوے خون سے یعنی وہ یا تلوار اوسکی یہہ کنایہ ہے شہید ہوجانے سے پس تحقیق یاد کرنیوالا خدا کا بہتر ہے اوس سے درجہ میں
نقل کی یہہ احمد اور ترمذی نے اور کہا یہہ حدیث غریب ہے ف یعنی اگر جہاد اس حال کو پہونچے تو بہی یاد کرنیوالا اللہ ہی کا افضل ہے جہ جائے
زخمی لڑائی میں سے **وعن** ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الشَّيْطٰنُ جَاثِمٌ عَلٰى قَلْبِ ابْنِ اٰدَمَ فَإِذَا
ذَكَرَ اللّٰهَ خَنَسَ وَإِذَا غَفَلَ وَسْوَسَ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ تَعْلِيقًا اور روایت ہے ابن عباس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
نے شیطان لگا ہوا ہے اوپر دل ابن آدم کے پس جس وقت کہ یاد کرتا ہے اللہ تعالیٰ کو یعنی دل اوس سے پیچھے ہٹ جاتا ہے اور جس وقت غافل ہوتا ہے یاد خدا سے
وسوسہ ڈالتا ہے نقل کی یہہ بخاری نے بطریق تعلیق کے یعنی بغیر سند کے **وعن** مَالِكٍ قَالَ بَلَغَنِي أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ
يَقُولُ ذَاكِرُ اللّٰهِ فِي الْغَافِلِينَ كَالْمُقَاتِلِ خَلْفَ الْفَارِّينَ وَذَاكِرُ اللّٰهِ فِي الْغَافِلِينَ كَغُصْنٍ أَخْضَرَ فِي شَجَرٍ يَابِسٍ وَفِي رِوَايَةٍ مِثْلُ
الشَّجَرَةِ الْخَضْرَاءِ فِي وَسَطِ الشَّجَرِ وَذَاكِرُ اللّٰهِ فِي الْغَافِلِينَ مِثْلُ مِصْبَاحٍ فِي بَيْتٍ مُظْلِمٍ وَذَاكِرُ اللّٰهِ فِي الْغَافِلِينَ يُرِيهِ اللّٰهُ
مَقْعَدَهُ مِنَ الْجَنَّةِ وَهُوَ حَيٌّ وَذَاكِرُ اللّٰهِ فِي الْغَافِلِينَ يُغْفَرُ لَهُ بِعَدَدِ كُلِّ فَصِيحٍ وَأَعْجَمَ وَالْفَصِيحُ بَنُو اٰدَمَ وَالْأَعْجَمُ الْبَهَائِمُ
رَوَاهُ رَزِينٌ اور روایت ہے مالک سے کہ کہا پہنچا مجکو یہہ کہ تہے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ذکر کرنیوالا خدا کا غافلوں میں مانند لڑنیوالوں
کے پیچھے بہاگنے والوں کے یعنی ایک جماعت تو بہاگ گئی لڑائی سے اور بعد اونکے ایک شخص لڑتا رہا کافروں سے یہہ بڑی فضیلت رکہتا ہے اور یاد
کرنیوالا خدا کا بیچ غافلوں کے مانند ٹہنے سبز کے بیچ درخت خشک کے اور ایک روایت میں مانند درخت سبز کے درختوں کے درمیان میں
اور ذکر کرنیوالا اللہ کا غافلوں میں مانند چراغ کے بیچ گہر اندہیرے کے اور ذکر کرنیوالا خدا کا غافلوں میں دکہلاتا ہے اوسکو اللہ تعالیٰ ٹہکانا اوسکا
جنت میں حالت زندگی میں یعنی ساتھ مکاشفہ کے دکہاتا ہے یا خواب میں یا یقین ایسا بخشتا ہے کہ گویا دیکہتا ہے اوسکو اور یاد کرنیوالا خدا کا غافلوں
میں بخشے جاتے ہیں واسطے اوسکے گناہ بقدر گنتی ہر فصیح اور اعجم کے اور مراد فصیح سے بنی آدم ہے اور اعجم سے مراد جانور نقل کی یہہ رزین نے
وعن مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ مَا عَمِلَ الْعَبْدُ عَمَلًا أَنْجٰى لَهُ مِنْ عَذَابِ اللّٰهِ مِنْ ذِكْرِ اللّٰهِ رَوَاهُ مَالِكٌ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ اور
روایت ہے معاذ بن جبل سے کہ کہا نہیں عمل کیا بندے نے کوئی عمل کہ بہت نجات دے اوسکو عذاب خدا سے ذکر خدا کے سے نقل کی یہہ مالک اور ترمذی اور ابن
ماجہ نے ف یعنی ذکر کی برابر کوئی عمل اللہ کے عذاب سے قیامت کے گنہگاروں کو نہیں بچاتا یعنی سب سے افضل ہے **وعن** أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ
رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى يَقُولُ أَنَا مَعَ عَبْدِي إِذَا ذَكَرَنِي وَتَحَرَّكَتْ بِي شَفَتَاهُ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت
ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میں ساتھ بندے اپنے کے ہوں یعنی مدد کرتا ہوں اور توفیق دیتا ہوں
اور رحمت و رعایت کرتا ہوں جس وقت یاد کرتا ہے مجکو اور ہلاتا ہے ساتھ ذکر میرے کے دونو ہونٹ اپنے یعنی دل اور زبان سے یاد کرتا ہے نقل کی یہہ بخاری نے
وعن عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ لِكُلِّ شَيْءٍ صِقَالَةٌ وَصِقَالَةُ الْقُلُوبِ ذِكْرُ اللّٰهِ وَمَا مِنْ
شَيْءٍ أَنْجٰى مِنْ عَذَابِ اللّٰهِ مِنْ ذِكْرِ اللّٰهِ قَالُوا وَلَا الْجِهَادُ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ قَالَ وَلَا أَنْ يَضْرِبَ بِسَيْفِهِ حَتّٰى يَنْقَطِعَ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ

فِي اللّٰهِ سُوَاءُ الْكَبِيرُ اور روایت ہی عبداللہ بن عمر سی کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے یہہ کہ فرماتی واسطے ہر چیز کے صفائی ہی اور صفائی دلونکی
یاد خدا کی اور نہیں کوئی چیز کہ بہت نجات دے اللہ کے عذاب سی ذکر اللہ کے سے عرض کیا صحابہ نے اور نہ جہاد بیچ راہ خدا کی فرمایا نہ یہہ کہ مارے
ساتھ تلوار اپنی کے یہانتک کہ ٹوٹ جاوے نقل کی یہہ بیہقی نے دعوات کبیر میں **ف** اس سے معلوم ہوا کہ اگر جہاد اس درجہ کو پہونچی تو پہونچ کر افضل ہو

کتاب اسماء اللہ تعالیٰ

کتاب ہی بیچ بیان ناموں اللہ تعالیٰ کے **ف** جاننا چاہیے کہ نام اللہ تعالیٰ کے توقیفی ہیں
یعنی موقوف ہیں سماع اور اذن شارع پر جو نام کہ شرع میں آیا ہی وہی کہنا چاہیے اپنی طرف سے ازراہ عقل کے نہ رکھنا چاہیے اگرچہ دونوں نام ہو کر
ایک معنی میں مثلاً اللہ تعالیٰ کو عالم کہیے عاقل اور جواد کہیے سخی اور شافی کہیے نہ طبیب اسی بندے کو چاہیے کہ صفات اللہ تعالیٰ کی اپنے میں حاصل کرے جس قدر
ہوسکے چنانچہ بیان اسکا بیچ شرح اسماء مبارک کے المقصد الاسنیٰ میں ہی ہر شخص کو چاہیے کہ سعی کرے
اونکو حاصل کرنے میں اللھم وفقنا ویسر لنا ولجمیع المسلمین اور منقول ہی کہ ایک بزرگ کے پاس جب کوئی بارادہ بیعت کے آتا تو اوسکو حکم کرتے کہ وضو اچھی طرح کرکر
آتا تو اوسکے آگے اسماء جناب باری تعالیٰ کو پکار کر ساتھ عظمت و جلال کے پڑھتے جس اسم مبارک کی تاثیر اوس میں دیکھتے وہی تعلیم کرتے جاتے
کہ اس سی کشود اسکو جلد ہوگا سو یہ طریقہ ہی مولانا **الفصل الاول** فصل پہلی عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ لِلّٰهِ تَعَالٰى تِسْعَةً وَّتِسْعِيْنَ اِسْمًا مِّائَةً اِلَّا وَاحِدَةً مَّنْ اَحْصَاهَا دَخَلَ الْجَنَّةَ وَفِيْ رِوَايَةٍ وَهُوَ وِتْرٌ
يُحِبُّ الْوِتْرَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ روایت ہی ابی ہریرہ سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق واسطے اللہ تعالیٰ کے ننانوے نام ہیں یعنی ایک
کم سو جو شخص یاد کرے اونکو داخل ہوگا بہشت میں یعنی اول ہی داخل ہوگا بغیر عذاب کے اور ایک روایت میں ہی کہ اللہ تعالیٰ طاق ہی دوست
رکھتا ہی طاق کو نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے **ف** اس حدیث میں حصر ننانوے پر نہیں ہے نام اللہ تعالیٰ کے بہت ہیں چنانچہ بعد ان
اسماء مبارک کے کچھ اون میں سے مذکور ہونگے انشاء اللہ تعالیٰ بلکہ مقصود یہہ ہی کہ یہہ خاصیت جو مذکور ہوئی مخصوص ساتھ ان ناموں کے ہے
اور عالموں نے بیچ معنی احصاہا کے اختلاف کیا ہی کہا بخاری نے وغیرہ نے اور صحیح یہی ہے کہ معنی اوسکے یاد کیے ہیں چنانچہ بعضی روایت میں لفظ
حفظہا کا آیا ہی اور بعضوں نے کہا پڑھا اونکو یا ایمان لایا یا معانی جانی اونکی اور عمل معانی اونکو پر کیا اور دوست رکھتا ہی طاق کو یعنی
اعمال اور اذکار طاق کو مراد یہہ ہی کہ دوست رکھتا ہو اون میں سے اونکو کہ ہوں اوپر صفت خلاص کے اور فقط اللہ ہی کے لیے **الفصل
الثانی** فصل دوسری عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ لِلّٰهِ تَعَالٰى تِسْعَةً وَّتِسْعِيْنَ اِسْمًا
مَنْ اَحْصَاهَا دَخَلَ الْجَنَّةَ روایت ہی ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق واسطے اللہ تعالیٰ کے ننانوے نام ہیں
جو کوئی اونکو یاد کرے داخل ہوگا بہشت میں هُوَ اللّٰهُ الَّذِيْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ یہہ جملہ مستانفہ یعنی علیحدہ ہی بیان ہی ایک سو ناموں کا اور
اس کلمہ کے کئی مراتب ہیں ایک تو یہہ کہ اسکو منافق کہتا ہی کہ خالی ہوتا ہی تصدیق سے پس یہہ نفع دیتا ہی اوسکو دنیا ہی میں کہ محفوظ رہتی ہے
جان اور مال اور اہل اوسکے اور آخرت کے لیے کچھ مفید نہیں اور دوسرا یہہ کہ ملا ہی اسکے ساتھ عقیدہ دل کا ساتھ محض تقلید کے اسکی صحت میں
اختلاف ہی صحیح یہہ ہی کہ یہہ صحیح ہی اور تیسرا یہہ کہ ساتھ اوسکے اعتقاد ہو کہ حاصل کیا گیا ہو نشانیوں قدرت الٰہی سے اکثروں کے نزدیک
یہہ معتبر ہی اور چوتھا یہہ کہ اوسکے ساتھ اعتقاد جازم ہو ازراہ دلیل قطعی کے اور یہہ مقبول ہی اتفاقاً اور پانچواں یہہ کہ ہو کہنے والا اس طرح کا کہ
دیکھے معنی اوسکے دل کی آنکھوں سے اور یہہ رتبہ عالی ہی اور اگر یہہ کلمہ فقط دل ہی سے کہے تو اگر کچھ عذر رکھتا ہو گونگا پن وغیرہ کا تو نفع دیگا دنیا
اور آخرت میں اگر کچھ عذر نہیں تو آخرت میں کچھ مفید نہیں نقل کیا ہی نووی نے اسپر اجماع اہل سنت کا اور معنی لفظ اللہ کے ہیں

مستحق عبادت اور نزدیک اکثر علماء کے یہہ نام سب ناموں میں بڑا ہے اور کہا گیا ہے کہ عوام کو چاہیے یہہ ہے کہ اس نام کو جاری کریں زبان پر اور ذکر
کریں اسکو بطور خشیت و تعظیم کے اور خواص کو چاہیے کہ تامل کریں اسکے معنوں میں اور جانیں کہ اطلاق اسکا نہیں لائق ہے مگر اوپر وجود جامع صفات الوہیۃ
کے اور خواص الخواص کو چاہیے کہ مستغرق رکھیں دل اپنا ساتھ اوسکے اور نہ التفات کریں طرف کسی کے سوای اسکے اور نہ امید رکھیں اور نہ ڈریں مگر
اوسی سے اس لیے کہ وہی حق اور ثابت ہے اور سوای اوسکے باطل جیسے کہ بخاری کی حدیث میں آیا ہے کہ فرمایا حضرت نے بہت سچا کلمہ شاعر کا کہ
کلام میں کلمہ لبید کا ہے الا کل شیء ما خلا اللہ باطل **خاصیت** جو کوئی اس اسم کو ہزار بار پڑہے صاحب الیقین ہو اور جو کوئی اسکو بعد نماز کے
سو بار پڑہے باطن اوسکا کشادہ ہو اور صاحب کشف ہو ح الرحمن الرحیم بخشنے والا مہربان اور نصیب بندے کا ان دونوں ناموں سے یہہ ہے
کہ متوجہ ہووے اور اوسکی جناب پاک کیطرف اور توکل کرے اوسپر اور مشغول رکہے باطن اپنا اوسکے ذکر میں اور بے پروائی کرے غیر اوسکے سے اور رحم
کرے بندگان خدا پر پس مدد کرے مظلوم کی اور پہیرے ظالم کو ظلم سے ساتھ طریق نیک کے اور خبردار کرے غافل کو اور دیکہے طرف گنہگار کے ساتھ
نظر رحمت کے نہ حقارت کے اور کوشش کرے بیچ دور کرنے خلاف شرع کے بقدر طاقت کے اچہی طرح اور سعی کرے حاجت روائی محتاجوں کی
بقدر وسعت طاقت کے **خاصیت** الرحمن الرحیم جو کوئی بعد ہر نماز کے کہے الرحمن الرحیم حق تعالی غفلت اور نسیان اور قساوت اسکی
دل سے اوٹہا دیوے اور جو کوئی سو بار الرحیم کہے تمام خلق اوسپر مہربان و مشفق ہوں ح الملک بادشاہ حقیقی کہ ملک دو جہان کا اوسکے قبضہ قدرت
میں ہے اور وہ بے نیاز ہے سب سے اور سب اوسکے محتاج پس جب بندے نے یہہ جانا تو بندہ درگاہ اوسکا اور گدائی اوسکا ہووے اور طلب عزت
کی آستان خدمت اوسکی سے کرے اور واجب ہے کہ تعلق رکہے بیچ جناب قدرت اور تصرف اوسکی کے اور بے نیاز ہووے سب سے بالکل اور ظاہر
نکرے احتیاج اپنی اون سے اور نہ ڈرے اور امید نرکہے اون سے اور تصرف کرے ملک دل اور نفس اور قالب اپنے میں اور مالک ہووے اعضا
اور قوی اپنے کا اور مسخر کرے اونکو طاعت حق اور حکم شرع پر تا بادشاہ عالم وجود اپنے کا ہووے **خاصیت** الملک جو کوئی اس اسم کو ساتھ اسم القدوس
کے ملازمت کرے اگر صاحب ملک ہو تو حق تعالی اوسکے ملک کو قائم و دائم رکھے والا نفس اوسکا مطیع فرمان اوسکا ہو گا اور اگر واسطے عزت کے [illegible]
اور حضرت شاہ عبد الرحمن نے خاصیت اسکی یہہ کہی ہے کہ جو کوئی ہر روز اسم الملک کو نوے بار کہے روشن دل اور تونگر ہو اور بادشاہ مسخر اوسکے ہوں
اور واسطے جاہ اور زیادتی عزت و حرمت کے مجرب ہے ح القدوس نہایت پاک کہا قشیری نے کہ جسنے جانا کہ اللہ تعالی نہایت پاک ہے تو آرزو
کرے اوسکی کہ پاک کرے اوسکو اللہ تعالی عیبوں اور آفتوں سے اور پاک کرے نجاست گناہوں سے ہر حال میں خ القدوس جو کوئی ہر روز
نزدیک زوال کے پڑہے دل اوسکا صاف ہو اور جو کوئی بعد نماز جمعہ کے اسکو ساتھ اسم السبوح کے روٹی کے ٹکڑے پر لکھکر کہاوے فرشتہ صفت ہو اور
واسطے پناہ حاصل ہونیکی دشمنوں سے وقت بہاگنے کے جسقدر پڑہ سکے بہتر ہے اور اگر مسافر راہ میں مداومت کرے کبہی ماندہ اور عاجز نہو اور اگر
تیر میں اندس یا خمیر میں پڑہ کر دشمن کو دے مہربان ہو ح السلام سلامت دیوے عیبوں سے نصیب بندے کا اس سے یہہ ہے کہ عیب اور بدی اخلاق
سے اور بری کاموں سے اور کہا قشیری نے نصیبہ اس سے یہہ ہے کہ رجوع کرے اپنے مولی کیطرف ساتھ قلب سلیم کے اور بعضوں نے کہا یہہ ہے
کہ سلامت رہیں مسلمان ہاتھ اور زبان اوسکی سے بلکہ بہت شفقت کرے اونپر پس جب اپنی سی بڑی عمر والے کو دیکہے تو کہے یہہ بہتر ہے مجہسے اسلیے
کہ نسبت میری طاعت بہت کی ہے اور مجہسے سبقت رکہتا ہے ایمان و معرفت میں اور اگر چہوٹے کو دیکہے تو اوسکو بہی کہے کہ یہہ بہتر ہے مجہسے اسلیے کہ نسبت میرے
گناہ کم کیے ہیں اور اگر کچہہ بہائی مسلمان سے قصور ہو جاوے اور وہ عذر کرے تو قبول کرے اور معاف کرے قصور خ السلام جو کوئی اس اسم کو
ایکسو گیارہ بار بیمار پر پڑہے حق تعالی صحت بخشے اوسکو اور اگر مداومت کرے اوسپر خوف سے نڈر ہو ح المؤمن امن دینے والا نصیب بندے کا اس سے

یہہ ہے کہ اس میں بھی اسکو خلق کو اپنی برائی سے اور تغیر کی برائی سے، اور آگے میں اس اسم کو بہت پڑھے یا اپنے ساتھہ رکھے حق تعالی اسکو شر شیطان سے زندہ رکھے اور کوئی
اوسپر قدرت نپاوے اور ظاہر و باطن اسکا حق تعالی کی امان میں ہو اور جو کوئی اسکو بہت پڑھے خلق سے طینت و تنادادی سکی جاوے ع المہیمن نگہبان ہے
کا خوب طرح اور نصیب عارف کا یہہ ہے کہ نگاہ رکھے دل اپنے کو بری عقیدوں اور بری خلقوں سے مانند حسد و کینہ و کبر وغیرہ کے اور درست کرے احوال اپنا اور محفوظ
رکھے قوی اور اعضا کو مشغول ہونے سے اون چیزوں میں کہ غافل کریں انکو اللہ تعالی کی طرف سے المہیمن جو کوئی غسل کرے اور اس اسم کو ایکسو پندرہ
بار پڑھے باطنوں اور غیبوں کے مطالع ہو اور اگر اسپر مواظبت کرے تو تمام آفتوں سے پناہ پاوے اور جملہ بخشیشوں سے ع العزیز غالب اور بے مثل کہ کوئی بھی
غالب نہیں نصیب بندہ کا یہہ ہے کہ غالب ہو وے نفس و ہوا اور شیطان پر اور بے مثل ہووے علم و عمل اور عرفان میں اور عزت دیوے اپنے نفس کو ساتھہ ترک سوال
کے مخلوق سے اور ذلیل کرے اوسکو ساتھہ سوال کے اوس سے کہا ابو العباس مرسی نے قسم ہے اللہ کی نہیں دیکھی میں نے عزت مگر بیچ بلند رکھنے ہمت کے
مخلوق سے اور بعضوں نے فرمایا کہ اللہ تعالی کو عزیز اور ستر جانا کہ عزیز کیا امر و طاعت اوسکو اور جسنے سہل جانا اوسکے امر کو اوس نے نجانی عزت اوسکی
فرمایا اللہ تعالی نے وللہ العزۃ ولرسولہ وللمؤمنین ولکن المنافقین لا یعلمون ؏ العزیز جو کوئی بعد نماز فجر کے اکتالیس بار اسکو پڑھے دنیا اور عقبی میں کسیکا
محتاج نہو اور بعد خواری کے عزیز ہو اور اس اسم میں خاصیتیں عجیب و غریب ہیں ع الجبار درست کرنیوالا کاموں بگڑے ہوؤں کا اور بعضوں نے
کہا کہ معنی اسکے یہہ ہیں لانیوالا بندونکا اوس چیز پر کہ ارادہ کرتا ہے نصیب بندے کا اس سے یہہ ہے کہ نقصانوں نفس اپنی کو ساتھہ حاصل کرنے کمال و
فضائل کے درست کرے اور نفس کش اپنے پر غالب ہو کر ساتھہ لازم کرنے تقوی اور ہمیشہ کرنے طاعت کے کام ہووے آور کہا قشیری نے کہ بعضی
کتابوں میں آیا ہے کہ فرمایا اللہ تعالی نے اے بندے میرے ارادہ کرتا ہے تو اور ارادہ کرتا ہوں میں اور نہیں ہوتا مگر جو کچھ ارادہ کرتا ہوں میں پس اگر
راضی ہوا تو ساتھہ اوس چیز کے کہ ارادہ کرتا ہوں میں کفایت کرونگا تجکو اوس چیز کو کہ ارادہ کرتا ہے تو اور اگر نہ راضی ہوا تو ساتھہ اوس چیز کے
کہ ارادہ کرتا ہوں میں کفایت کرونگا تجکو اوس چیز میں کہ ارادہ کرتا ہے تو پھر نہیں ہوتا مگر جو کچھ کہ ارادہ کرتا ہوں میں انتہی الجبار جو کوئی بعد
مسبعات عشر کے اکیس بار یہہ اسم پڑھے ظالموں کے شر سے امن میں ہو اور جو کوئی مداومت کرے اسپر غیبت کرنی اور بدگوئی خلق کی سے
اور امان میں ہو اور اہل دولت و سلطنت ہو اور اگر انگوٹھی پر نقش کر کر پہنے ہیبت اور شوکت اوسکی خلق کے دل میں قرار پکڑے ع المتکبر
نہایت بزرگ نصیب اس سے یہہ ہے کہ جب علم کی تو بزرگی اللہ تعالی کی تو تکبر کر یعنی پرہیز کر میل کرنے سے طرف شہوتوں کا اور آرام پکڑنے
سے طرف الفت کی چیزوں کے اس لیے کہ ان چیزوں کی طرف رغبت لانا چارپایوں کا ہے اگر رغبت کریگا شریک اونکا ہوگا بلکہ تکبر کرے تو بزرگی
بلکہ حق سے اور حقیر جان ہر چیز کو سوا ہر چیز کے جو پہنچی کی طرف جناب پاک اوسکی اور لازم کر طریقہ تواضع اور تذلل کا اور زائل کر اپنے سے تمام دعوی تکبر کے
تا نفس صاف ہو اور اللہ کی محبت اوس میں پیٹھے اور باقی رہے واسطے نفس کے اختیار اور نہ ساتھہ غیر اللہ کے قرار ع المتکبر اگر اسکو جو بستر
حلال اپنی کے پہلے دخول سے دس بار پڑھے حق تعالی اوسکو فرزند خلف و پرہیز گار عطا فرماوے اور اگر ابتدائی ہر کام میں بہت
پڑھے مراد کو پہنچے ع الخالق اندازہ کرنیوالا خلق کا موافق مشیت اور حکمت کے ؏ الخالق جو کوئی اس اسم پر ملازمت کرے حق تعالے
فرشتہ پیدا کرے تا اوسکے لیے عبادت کرے روز قیامت تک اور دل اور منہہ اوسکا روشن و نورانی کردے آور شاہ عبد الرحمن رحمہ نے
لکھا ہے کہ جو کوئی اسم الخالق کو رات میں بہت پڑھے دل اور منہہ اوسکا روشن ہو اور تمام کاموں میں قوی ہو ع الباری پیدا کرنے والا
آور جو کوئی ہفتہ میں سو بار اسم الباری پڑھے حق تعالی اوسکو قبر میں تنہا نہ چھوڑے اور ریاض قدس کی طرف لیجاوے آور جو طبیب اسم الباری
پر مواظبت کرے جو علاج کرے موافق پڑے ع المصور صورت بنانیوالا نصیب عارف کا ان تینوں ناموں سے یہہ ہے کہ نہ کہے کوئی چیز او

نہ تھے اور کہ کوئی امر مدد کو تامل کرے بیچ قدرتوں اور عجائب کاری کے تو کئی کو اوس میں ہیں اور جو عورت بانجھ ہو سات روز روزہ رکھے اور ہر افطار کے
نزدیک اکیس بار المصور کو پڑھکر اوپانی پر دم کر کے پیوے حقتعالی فرزند نیک و رشید عطا فرماویگا اور جو کوئی بہت پڑھے کام دشوار اوسپر آسان ہوں
الغفار بخشنے والا بندوں کے گناہوں کا ورد پڑھنے والا بیوں انکو کا نصیب تیرا اس سے کہ ہر پیچا نہ تو ہوسکے نہیں بخشتا گناہوں کو کوئی مگر وہ
اور ڈھانکنے والا عیب لوگوں کو اور بخشتے قصور اونکا اور اصلاً نہ زعم کرے بسبب استغفار کو خصوصاً وقت سحر کے جو کوئی بعد نماز جمعہ کے سو بار کہے یا غفار اغفر لی ذنوبی
حقتعالی اوسکو جملہ بخشے گناہوں میں سے گذر جاتا ہے القہار غالب سب اوسکی قدرت کے آگے عاجز و مغلوب ہیں نصیب بندہ کا یہ ہے کہ
غالب ہووے بڑے دشمنوں پر کہ نفس اور شیطان ہیں جو کوئی اس اسم کو بہت پڑھتا ہے حقتعالی محبت دنیا کی اوسکے دل سے اوٹھا دیتا ہے اور خاتمہ
اوسکا بخیر ہوتا ہے اور حقتعالی شوق و محبت اوسکے دل میں پیدا کرتا ہے اور واسطے نیز مہم کے اگر اسم القہار سو بار پڑھے مہم اوسکی آسان ہو
اور اگر اسپر مداومت کرے بسبب محبت دنیا کی اوسکے دل سے جاتی ہے اور اگر درمیان سنت و فرض کے سو بار پڑھے بہ نیت تیسیر دشمن کے دشمن
مقہور ہووے الوہاب بہت دینے والا بغیر عوض کے نصیب بندہ کا یہ ہے کہ خرچ کرے جان و مال اپنا اللہ تعالی کی راہ میں بلا غرض بلا عوض
جو کوئی فقر و فاقہ سے رنج میں ہو اس اسم پر مداومت کرے حق تعالی اوسکو ایسی نجات دیتا ہے کہ حیران ہو جاتا ہے اور جو کوئی لکھکر اوسکو اپنے
پاس رکھتا ہے ایسا ہی پاتا ہے اور اگر بعد نماز چاشت کے آیت سجدہ کی پڑھے اور سر سجدہ میں رکھے اور سات بار پڑھے خلقت میں بڑا ہو جاتا ہے
اور اگر کوئی حاجت رکھتا ہو آدھی رات کو درمیان صحن گھر کے یا مسجد کے تین بار سجدہ کرے اور ہاتھ اوٹھا کر سو بار پڑھے حاجت اوسکی روا
ہووے واسطے فراخی رزق کے وقت چاشت کے چار رکعت پڑھے اور بعد از فراغت کے سجدہ میں جاوے اور سجدہ میں ایکسو چار مرتبہ یا وہاب پڑھے
اور اگر فرصت نہو پچاس بار پڑھے مولانا عبد العزیز رحمہ اللہ الرزاق رزق پیدا کرنیوالا اور پہنچانیوالا رزق مخلوقات کو رزق اوسکو کہتے ہیں
کہ جس سے فائدہ اوٹھایا جاوے پھر رزق دو قسم ہے ظاہری اور باطنی ظاہری وہ ہے کہ جس سے بدن کو فائدہ ہو مانند کھانے پینے کے چیزوں کے اور
اسباب کے یعنی کپڑا وغیرہ اور باطنی وہ کہ جس سے نفس اور دل کو فائدہ ہو مانند علوم و معارف کے اور نصیب طالب کا اس سے یہ ہے کہ یقین کرے اسکا کہ
نہیں کوئی لائق رزق دینے کے سوائے اللہ تعالی کے پس نہ توقع رکھے اوسکی مگر اللہ ہی سے پس نہ پڑھے اموال غیر طرف اوسکے ہاتھ اور زبان سے رزق جسمانی
اور روحانی لوگوں کو پہونچاوے یعنی مال خرچ کرے اور تعلیم و ہدایت کرے اور دعای خیر کرے وغیر ذلک کہا گیا بعض عارفین سے کہ کہاں سے
کھاتا ہے تو پس کہا جبتک پیدا نہ کیا خالق اپنے نے نہیں ڈھلک کیا منہ کو زمین آدی کہا گیا ایک عارف سے کہ کیا ہے قوت پس کہا ذکر حی الذی لا یموت کا
جو کوئی بعد طلوع صبح صادق کے پہلے نماز فجر کے گھر کے ہر چار کونوں میں دس دس بار پڑھے اوس گھر میں رنج اور مفلسی نہو ویگی لیکن داہنے سے شروع
کرے اور منہ قبلہ کی طرف کرے بہتر ہے الفتاح حکم کرنیوالا اور بعضوں نے کہا کھولنے والا دروازوں رزق و رحمت کا نصیب بندہ کا اس سے یہ ہے
کہ سعی کرے تو فیصلہ کرنے میں درمیان لوگوں کے اور یہ کہ مدد کرے تو مظلوموں کی اور ارادہ کرے تو لوگوں کی حاجت روائی کا امور دنیا اور آخرت
میں کہا قشیری نے کہ جس نے جانا کہ اللہ تعالی کھولنے والا دروازوں رزق و رحمت کا ہے اور سب کا کرنیوالا اسباب کا اور درست کرنیوالا امور کا تو وہ
نہیں لگاویگا غیر اوسکے میں دل اپنا جو کوئی بعد نماز فجر کے دونو ہاتھ سینہ پر رکھکر ستر بار اسکو پڑھے زنگ اوسکے دل سے جاتا ہے اور صفائی کا رازانی ہو
العلیم جاننے والا ظاہر و پوشیدہ کا کیا خوب کہا کسی نے کہ جس نے جانا کہ اللہ تعالی جاننے والا ہے حال میرا تو صبر کرے اوسکی بلاؤں پر اور شکر کرے اوسکی
عطا پر اور بخشش چاہے اپنی خطاؤں سے آیا ہے بعضی کتابوں میں یہ کہ فرمایا اللہ تعالی نے کہ اگر نہیں جانتے تم کہ میں دیکھتا ہوں تمکو تو خلل ہے تمہارے ایمان
میں اور اگر جانتے ہو تم کہ میں دیکھتا ہوں تمکو تو کیوں کیا تمنے مجھکو حقیر تر دیکھنے والوں کا کہ دیکھتے ہیں تمکو یعنی انسان سے شرم کرتے ہیں کہ کوئی

ہماری برائی پر مطلع ہو اور اللہ تعالیٰ سے کچھ شرم نہیں کرتے عیاذاً باللہ منہ جو کوئی اس اسم کو بہت پڑہے حقتعالیٰ معرفت اپنی ارزانی کرے اور جو
کوئی بعد از نماز کے سو بار کہے یا عالم الغیب حقتعالیٰ اوسکو اہل کشف سے کرے اور اگر چاہے کہ کار پوشیدہ سے آگاہی پاوے چاہیے کہ شب جمعہ کو بعد از نماز عشا
کے سو بار سجدہ میں کہے سو وے تا ماہیت اوس کار کی اوسپر آشکارا ہووے اَلْقَابِضُ تنگ کرنیوالا روزی کا یا دل بندون کا اور قبض کرنیوالا روح
اونکی کا جو کوئی اسکو چالیس روز تک ہر روز اوپر چار ٹکڑوں روٹی کے لکہکر کہا لیا کرے عذاب قبر سے اور بہوک سے امن میں ہوگا اَلْبَاسِطُ فراخ
کرنیوالا روزی کا یا دل بندون کا نصیب تیرا ان دونوں ناموں سے یہ ہے کہ نہ ناامید ہو اوس سے بلا میں اور نہ امن میں ہو عطا پر اور جان تنگی
کو عدل اوسکی طرف سے پہر صبر کر اور فراخی کو فضل اوسکا اور پہر شکر کر اور کہا قشیری نے کہ یہ دو نو صفتیں وارد ہوتی ہیں عارفوں کے دلوں پر پس
جب غالب ہوتا ہے خوف تنگ ہو جاتا ہے دل اور جب غالب ہوتی ہے امید فراخ ہوتا ہے منقول ہے حضرت جنید رح سے کہ کہا انہوں نے خوف دل تنگ
کرتا ہے میرا اور امید کشادہ کرتی ہے دلکو اور حق جمع کرتا ہے مجھکو یعنی حق تعالیٰ کی یاد سے خاطر جمعی ہو جاتی ہے اور خلق متفرق کرتی ہے مجھکو یعنی اونکی
صحبت سے پراگندہ خاطر اور متوحش ہوتا ہوں انتہی اور لائق ہے بندہ کو کہ پرہیز کرے بیقراری سے حالت تنگی میں اور چہوڑے خوشی اور بے ادبی
کو وقت فراخی کے اور اس سے ڈرے ہیں بڑے بڑے لوگ جو کوئی وقت سحر کے ہاتھ اوٹھا کر اسکو دس بار پڑہے اور ہاتھ مونہہ پر پہیرے ہرگز اوسکو
حاجت اسکی نہووے کسی شے کی جیسا ہے اَلْخَافِضُ پست کرنیوالا کافروں کا ساتھ خوار کرنیکے یا دور کرنے کے اپنی درگاہ سے جو کوئی ہر
روز ہر کام کا اور چوتھی روز ایک مجلس میں اسکو ستر ہزار بار پڑہے دشمن پر فتح پاوے اَلرَّافِعُ بلند کرنیوالا یعنی مومنوں کو ساتھ مدد کرنیکے یا قریب کرنیکے
اپنی درگاہ سے نصیب تیرا ان دونو ناموں سے یہ ہے کہ نہ اعتماد کرے کسی حال پر احوال اپنے سے اور نہ بہروسا کرے کسی چیز پر علوم و اعمال اپنے سے اور پست
کر اوس چیز کو کہ اللہ تعالیٰ نے اوسکی پست کرنیکا حکم کیا ہے مانند نفس مردود کے اور بلند کر اوس چیز کو کہ حکم کیا ہے تجکو اللہ نے اوسکی بلند کرنے کا
مانند دل اور روح کے دیکہا گیا ایک شخص اڑتا ہوا ہوا میں پس کہا گیا اوسکو کیونکر پہونچا تو اس مرتبہ کو کہا اوس نے کہ گردانی میں نے ہوا یعنی خواہش
اپنی پیچہے قدم اپنے کے پس مسخر کی اللہ نے ہوا جو کوئی اس اسم کو آدہی رات میں یا دوپہر کو سو بار پڑہے حقتعالیٰ اوسکو خلائق میں سے برگزیدہ کرے اور تونگر
و بے نیاز کرے اَلْمُعِزُّ عزت دینے والا جو کوئی اسکو شب دوشنبہ میں یا شب جمعہ میں بعد از نماز شام کے ایک سو چالیس بار پڑہے اوسکے لیے خلق کی نظر میں
ایک ہیبت و حرمت ظاہر ہو اور سوا حقتعالیٰ کے کسی سے نہ ڈرے اَلْمُذِلُّ ذلت دینے والا نصیب تیرا ان دونو ناموں سے یہ ہے کہ عزیز رکہے اونکو کہ جنکو
عزیز رکہا اللہ تعالیٰ نے بسبب علم و معرفت کے اور خوار رکہے اونکو کہ جنکو خوار کیا اللہ تعالیٰ نے بسبب کفر و ضلالت کے جو کوئی کسی ظالم اور حاسد سے ڈرتا
ہو پچہتر بار اسکو پڑہے بعد اوسکے سجدہ کرے اور کہے الٰہی فلانے ظالم کے شر سے امان دے حقتعالیٰ امان دیگا اَلسَّمِيعُ اَلْبَصِيرُ سننے والا دیکہنے والا
نصیب تیرا ان ناموں سے یہ ہے کہ کہنے اور سننے اور دیکہنے خلاف شرع کی چیزوں سے پرہیز کر اور اللہ تعالیٰ کو افعال و اقوال اپنے پر حاضر و ناظر جان کہا امام
غزالی نے کہ جس نے چہپایا غیر اللہ سے اوس چیز کو کہ نہیں چہپاتا اوسکو اللہ سے پس حقیر جانا اوس نے اللہ کی نظر کو پس جس نے کیا گناہ اور وہ
جانتا ہے کہ اللہ تعالیٰ دیکہتا ہے اوسکو کیا بڑی جرأت کی اوس نے کیا بڑی جرأت کی اوس نے اور جس نے گمان کیا کہ اللہ نہیں دیکہتا اوسکو کیا بڑا کفر کیا کیا
بڑا کفر کیا اوس نے اور اسی لیے کہا گیا ہے کہ جب گناہ کرے تو مولیٰ اپنے کا بس کر ایسی جگہہ میں کہ نہ دیکہے وہ تجکو اسکو تعلیق بالمحال کہتے ہیں یعنی ایسی جگہہ کہاں
ہے کہ یہاں اللہ نہ دیکہے حاصل یہ کہ گناہ نہ کر السمیع جو کوئی اسکو بروز پنجشنبہ کے بعد از نماز چاشت کے پانسو بار پڑہے اور بموجب ایک قول کے ہر روز
سو بار پڑہے وقت پڑہنے کے کلام نکرے اور بعد اوسکے دعا کرے دعا اوسکی قبول ہوگی البصیر جو کوئی اوسکو درمیان سنت و فرض فجر کے
ساتھ اعتقاد درست کے ایک سو ایکبار پڑہے مخصوص ساتھ نظر عنایت حق کے ہوگا اَلْحَکَمُ حکم کرنیوالا ایسا کہ کوئی اوسکا حکم پہیر نہیں سکتا اور

نصیب تیرا اس سے یہ ہے کہ تو جب پہچانا کہ وہ حاکم ہے تو مان اوسکے حکم کو اور تابعدار رہو اوسکی قضا کا پس اگر تو نہ راضی ہوگا اوسکی قضا کا یا شکایت
کریگا تجپر بیدستی اور اگر راضی ہو تو دل سے مہربانی کریگا تجپر اور زندہ رہیگا خوش اور نہیں محتاج ہوگا فریاد کرنیکا طرف غیر اوسکی کے جو کوئی اسکو
شب جمعہ مین اور بموجب ایک قول کے آدہی رات کو اتنا پڑہے کہ بیہوش ہوجاوے حق تعالی اوسکے باطن کو معدن اسرار کریگا ح العدل انصاف کرنیوالا
نصیب تیرا اس سے یہ ہے کہ جب جانا تو نے کہ وہ عادل ہے تو نہ پاوے تو اپنے نفس مین گبراہٹ اور تنگی اوسکے احکام سے بلکہ جان کہ جو اوسنے حکم فرمایا
میرے حق مین عین انصاف ہے پس آرام طلب کر ساتھہ توکل اور اعتماد کے اوسپر اور جو کچھہ کہ پہنچے تجکو اللہ تعالی کی طرف سے خرچ کر اوسکو اوس جگہہ مین کہ لایق
ہے خرچ کرنا اوس مین ازراہ شرع اور عقل کے اور ڈر تو اوسکے عدل سے اور امید رکہہ اوسکے فضل کی اور پرہیز کر اپنے سب امور مین افراط و تفریط سے
اور لازم کر اوسط درجے کے امور جو کوئی اس اسم کو شب جمعہ مین روٹی کے بیس لقمہ پر لکھکر کہاوے حق تعالی تمام خلق کو مسخر اوسکا کریگا ح
اللطیف باریک بین کہ دور و نزدیک اوسکے نزدیک یکسان ہین اور نرمی کرنیوالا بندون پر نصیب بندیکا اس سے یہ ہے کہ غور کرے امور دین
و دنیا مین اور نرمی سے لوگون کو راہ حق کی طرف بلاوے جسکو اسباب معیشت کا مہیا نہو اور فقر و فاقہ مین مبتلا ہو یا غریب ہو یا کوئی غمخوار
نہو یا بیمار ہو اور کوئی بیمار داری اوسکی نکرے یا بیٹی رکہتا ہو اور کوئی درخواست اوس سے نکاح کی نہین کرتا ہو وضو اچھی طرح کرے اور دو رکعت
نماز کی پڑہکر اس اسم کو اس نیت سے سو بار پڑہے حق تعالی مہم اوسکی کفایت کرے ح واسطے نصیب ملنے بیٹیون کے اور صحت امراض کی کفایت
مہمات کی بعد از تحیۃ الوضو کے سو بار مداومت کرے اور عمل پیران خواجہ رح کا یہ ہے کہ واسطے ہر مہم دینی اور دنیوی کے خالی جگہہ مین بشرائط
دعا کے قبول ہزار اور تین سو اور اکتالیس بار پڑہے مراد کو پہونچیگا ح الخبیر خبردار دل کی باتون پر اور سب امور پر نصیب تیرا اس سے یہ ہے
کہ جب جانا تو نے کہ وہ میرے بہیدون پر مطلع ہے اور جانتا ہے میرے دل کی باتین تو تو بہی اوسکو یاد کر اور بہول غیر اوسکے کو اگر یاد اوسکی کرے اور
ہو تو پرہیزگار گمراہی کی ہوت سے اور لازم کر اپنے پر ترک کرنا ریا کا اور کرنا تقوی کا اور مشغول ہو باطن کی درستی مین غفلت سے کہ اس مین اوسکے دین
و دنیا کے مین خبردار رہ جو کوئی نفس امارہ کے ہاتھہ گرفتار ہو اس اسم کو بہت پڑہے خلاصی پاویگا ح الحلیم بردبار کہ نہین جلدی کرتا ہو بندون کے
عذاب دینے مین بلکہ ڈہیل دیتا ہے انکو تاکہ شاید توبہ کرین نصیب تیرا اس سے یہ ہے کہ تحمل کرے ایذای بدبختون پر اور تامل کرے زیردستون کی عذاب دینے
مین اور دور کرے غصہ کو اور کمال حلم کا یہ ہے کہ نیکی کرے اوس سے کہ برائی کرے تجسے جو کوئی اسکو کاغذ پر لکہکر دہووے اور پانی اوسکا کہیتی یا درخت پر
ڈالے آفتون سے اس مین رہیگا اور کمال کو پہونچیگا اور برکت اوس مین ہوگی ح العظیم بزرگ برتر ذات و صفات مین عدد اور نام سے
نصیب تیرا اس سے یہ ہے کہ عظمت آلہی کے آگے ملک و زمین کو حقیر جانے اور دنیا کے سبب سے سر نہ جہکاوے اور حقیر جانے نفس اپنے کو اور ذلیل کرے
اوسکو اللہ تعالی کی خوشی کے لیے ساتھہ بجالانے اوامر کے اور بچنے نواہی کے اور کوشش کرے اون چیزون مین کہ دوست رکہتا ہے اللہ تعالی اونکو
جو کوئی اس اسم پر مداومت کرے خلق کی نظرون مین عزیز و مکرم ہوگا ح الغفور بہت بخشنے والا نصیب تیرا اس سے یہ ہے کہ لازم کرے استغفار کو دن
رات اور دن مین خصوصاً وقت سحر کے اور بخشے اوسکو کہ ایذا دے تجکو جسکو کچھہ بیماری ہو مانند تپ اور درد سر وغیرہ کے یا غم و اندوہ اوسپر غلبہ کرے
اوسکو کاغذ پر لکہے اور روٹی پر اسکو نقش کر جذب کرے اور کہاوے حق تعالی شفا اور خلاصی اوسکو بخشے اور اگر اسکو بہت پڑہے سیاہی اوسکے
دل کی دور ہو جاتی ہے اور حدیث صحیح مین آیا ہے کہ جو کوئی سجدہ کرے اور سجدہ مین یا رب اغفر لی تین بار کہے حق تعالی گناہ اگلے پچھلے اوسکے بخشے ح
جسکو درد سر اور یا کوئی بیماری اور یا غم ہو تین بار مقطعات یا غفور کے لکہکر کہاوے شفا پاویگا ح الشکور قدردان اور دینے والا
ثواب بہت کا تہوڑے عمل پر منقول ہے کہ ایک شخص دیکہا گیا خواب مین پس کہا گیا اوسکو کہ کیا کیا اللہ تعالی نے ساتھہ تیرے کہا حساب لیا

اللہ تعالیٰ قریب مجھے پہنچائیگا اور اپنا شکر کرنا میری کا پس پڑھی اوس مین ایک تھیلی پھر بھاری ہوگیا دیکھا کہ بیٹا ہوگیا ہے پھر کہا یہ مٹھی مٹی کی کہ ڈالی تھی تو نے
ایک مسلمان کی قبر مین اور نصیب تیرا اس اسم سے یہ ہے کہ شکر کرے اللہ تعالیٰ کا اس طرح کہ سب نعمتون کو اوسکی طرف سے جانکر ہر عضو کو کہ جس واسطے پیدا کیا ہے
اوس مین مصروف رکھو اور شکر ادا کرے لوگونکا اور احسان کرنیوالون پر حدیث شریف مین آیا ہے لایشکر اللہ من لایشکر الناس یعنی نہین شکر کرتا اللہ کا
وہ کہ نہین شکر کرتا لوگونکا جسکو تنگی معیشت کی ہو یا تاریکی دل کی یا آنکھ کہ بیمار ہو اکتالیس بار اس اسم کو پانی پر پڑھکر اوسپر دم کرے اور آنکھ پر ملے شفا ہووے اور تونگر
ہوجائے العلی بلند مرتبہ نصیب تیرا اس سے یہ ہے کہ ذلیل کرے اپنے نفس کو اوسکی طاعتون اور عبادتون ظاہری باطنی کو ہمیشہ بخرچ کر طاقت اپنی حاصل کرنے علم و
عمل میں یہانتک کہ پہنچے تو نہایت کمالات اور مراتب عالی کو حدیث شریف مین آیا ہے کہ اللہ تعالیٰ دوست رکھتا ہے اعلیٰ امور کو اور مکروہ رکھتا ہے
ادنیٰ امور کو اور اسلیے کہا ہے حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے علو ہمت ایمان سے ہے جو کوئی اس اسم پر مداومت کرے پاوے پاس اپنے اگر خوار و بے قدر ہو بزرگ
ہو اور اگر فقیر ہو تونگر ہو اور اگر مسافرت مین مبتلا ہو پھر وطن مالوف کو پہنچے الکبیر بڑا ایسا بڑا کہ کوئی اوس سے زیادہ بڑا نہین اور نصیب تیرا
اس سے یہ ہے کہ یاد رکھو تو بڑائی اوسکی تو ہمیشہ یہانتک کہ بھول جاوے بڑائی غیر اوسکی اور کوشش کرے بیچ کامل کرنے نفس اپنی کے ساتھ حاصل کرنے علم و عمل کے
یہانتک کہ پہنچے کمال تیرا اوروں کو اور مبالغہ کر تواضع مین اور احتراز کر بے ادبی سے ساتھ لازم کرنے خدمت مولی کی جو کوئی اس اسم کو پڑھے ہمیشہ
بزرگ و عالی قدر ہو اور اگر حکام و والی اسپر مداومت کرین سب کے سب ہوئے دورین اور مہمات خوب سرانجام ہووین الحفیظ نگاہ رکھنیوالا عالم
کا آفتون اور بلاؤن سے نصیب تیرا اس سے یہ ہے کہ نگاہ رکھے اعضا اپنی کو گناہون سے اور باطن کو ملاحظہ اغیار سے اور اکتفا کرے تمام امور اپنی
مین ساتھ تدبیر اوسکی کے اور راضی ہو اوسکی قضا و قدر پر قول ہے کسی بزرگ کا کہ جسکو محفوظ رکھے اللہ تعالیٰ نے اعضا محفوظ رکھا اوسکا دل اوسکا اور
جسکا محفوظ رکھا اللہ تعالیٰ نے دل محفوظ رکھا ہے اوسکا اعضا منقول ہے کہ ایک صالح کی نظر پڑی ایک چیز ممنوع پر پس کہا الٰہی چاہتا تھا مین بینائی کو
واسطے عبادت تیری کے پس جب ہوئی سبب مخالفت امر تیرے کے تو لیلے اسکو پس اندھے ہوگئے اور تھے وہ نماز پڑھتے رات کو پس محتاج ہوئے پانیکی طہارت
کے لیے پانی نہ ہاتھ لگا پس کہا الٰہی کہا تھا مین واسطے تیرے کے لینا بینائی میری پس رات مین محتاج ہوتا ہون اوسکا واسطے عبادت تیری کے پھر
پھر سکی بینائی جو کوئی اسکو لکھکر دائین بازو پر باندھے خوف غرق اور جلنے اور چوری اور نظر بد کے سے نڈر ہو المقیت پیدا کرنیوالا قوت بدنون اور
ارواح کا اور دینیوالا اوسکا نصیب تیرا اس سے یہ ہے کہ جب جانا تو نے کہ وہ قوت پیدا کرنیوالا اور دینیوالا اوسکا ہے تو ہو طالب ذکر قوت کا اگر
ذکر اوسکی سے جیسے کہ منقول ہے سہل سے کہ وہ پوچھے گئے قوت سے پس کہا وہ ذکر حی الذی لایموت کا ہے اور نہ طلب کر قوت و قوۃ مگر مولی پر سے
فرمایا اللہ تعالیٰ نے وان من شیء الا عندنا خزائنہ وما ننزلہ الا بقدر معلوم یعنی نہین کوئی چیز مگر کہ نزدیک ہمارے خزانے اوسکے ہین اور نہین اوتارتے ہم
مگر ساتھ اندازہ مقرر کے اور دے تو ہر متعلق اپنی کو وہ قوت کہ مستحق ہے اوسکا پس روح دے طریقہ تیرا نفع پہونچانا اور ہدایت کرنا گمراہ کا اور کھلانا
بھوکے کا اور کہا قشیری نے قوتین مختلف ہوتی ہین قوتہا پس بعضی بندے ایسے ہین کہ گردانتا ہے اللہ تعالیٰ قوت نفس انکی کا توفیق عبادات کو اور قوت
دل انکی کا ہوسے مکاشفات کو اور قوت روح اونکی کا مداومت مشاہدات کو اور جو مشغول کرتا ہے اللہ بندے کو اپنی طاعت مین قائم کرتا ہے اوسکے لیے
ایسے شخص کو کہ خبر گیری اور خدمت اوسکی کرتا ہے اور جب کہ رجوع کرتا ہے طرف متابعت خواہش کی سونپتا ہے طرف قوت اوسکی کے اور اوتارتا ہے
اوس سے سایہ عنایت و حمایت اپنی کا اگر کسیکو غریب دیکھے یا خود اسکو غریبی دستیاب ہو یا کوئی لڑکا بدخوئی کرے یا بہت روئے سات بار خالی کوزہ
یعنی آبخورہ وغیرہ پر پڑھکر دم کرے اور بعد اوسکی پانی اوس کوزہ مین ڈالکر پیوے اور دوسرے کو بھی دیوے اور اگر روزہ دار کو خوف ہلاک کا
ہو بھول پر پڑھکر سونگھے قوت پاویگا اور ہر روزہ دار رکھے سکے الحسیب کفایت کرنیوالا ہر حال مین یا حساب لینیوالا بندون کا دن قیامت کے

نصیب تیرا اس سے یہہ ہے کہ کفایت کرے حاجت محتاجوں کو اور حساب کرنے والا ہو دے نفس اپنی پر کہا قشیری نے کفایت کرنا اللہ تعالیٰ کا بندے
کو یہہ ہے کہ کفایت کرتا ہے اوسکی ہر حال اور ہر شغل اوسکے مین اور جس نے جانا کہ اللہ تعالیٰ کافی ہے اوسکی پریشان حال ہوتے خلق کے نہ شبہ ہوتے ساتھ کسی
بسبب اعتماد کرنے کے ساتھہ اوسکے کہ جو کچھ قسمت کا ہے بہر حال پہونچیگا اگرچہ ناتوجہی کرین مجہہ سے لوگ اور جو کچہہ کہ قسمت مین نہین ہے نہین پہونچیگا اگرچہ متوجہ
ہون لوگ مجہہ پر اور جو کوئی اکتفا کرے گا ساتھہ نیک سرانجامی اللہ تعالیٰ کی ہر حال مین بے پروائی کریگا اوسکو مولیٰ اوسکا ساتھہ اوس چیز کے
کہ اعتبار کریگا اوسکو لیے پس اختیار کریگا نہ نیکو ہوئی پر اور نفقہ کو غنی پر اور آرام پہونچیگا طرف نفوذ اسباب کے بسبب مشاہدہ تصرف مولیٰ کے جو کوئی
کسی چور یا حاسد یا ہمسایہ بد یا دشمن سے یا چشم زخم سے ڈرتا ہو ہر صبح و شام ایک ہفتہ تک ستر بار کہے حسبی اللہ الحسیب ابتدا اس کی پنجشنبہ
سے کرے اللہ تعالیٰ اونکو شر سے نگاہ رکھیگا ح آخر ہفتہ نہ گذریگا کہ درستی کام کی ہو جائیگی ع الْجَلِيلُ بزرگ قدر نصیب تیرا اس سے یہہ ہے
کہ نفس اپنے کو آراستہ کر ساتھہ صفتون کمال کے جو کوئی اس اسم کو مشک زعفران سے لکہکر اپنے پاس رکہے یا کہاوے تمام خلائق تعظیم و توقیر اوسکی
کرین ح الْكَرِيمُ دینے والا سخی اور بہت دینے والا کہ نہین ہوچکتا دینا اوسکا اور نہین خالی ہوتے خزانے اوسکے اور نصیب بندے کا اس سے یہہ ہے کہ
دیوے بغیر وعدے کے اور پرہیز کرے بُرے اخلاق و افعال سے اگر اپنے بستر مین یہہ اسم بہت پڑہے یہانتک کہ سو جاوے فرشتے دعا کرین اور کہین
اکرمک اللہ اور کریم اور معزز ہوا اور کہتے ہین کہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ اس اسم کو بہت پڑہتے تھے اسی سبب سے اونکو کرم اللہ وجہہ کہتے ہین
ح الرَّقِيبُ نگہبانی کرنیوالا ہر چیز کا اور بعضون نے کہا کہ جاننے والا احوال بندون کا اور افعال اونکا اور نصیب تیرا اس سے یہہ ہے کہ نگاہ
رکہے تو اوسکو ہر حال مین اور نہ التفات کرے تو طرف غیر اوسکی کے سوال مین اور کرے تو نگہبانی اونکی کہ کیا ہے تجکو نگہبان اونکا حدیث شریف
مین آیا ہے کہ تم سب راعی یعنی نگہبان ہو اور تم سب پوچھے جاؤ گے رعیت اپنی سے یعنی جسکی خبرگیری کرنیکو فرمایا ہے اوسکی خبرگیری کا حال
پوچھا جائیگا اور کہا قشیری نے کہ مراقبہ نزدیک اس طائفہ کے یعنی جماعت اولیاء اللہ کے یہہ ہے کہ ہووے غالب یاد رب کی ساتھہ دل کے
اور جانے یہہ کہ اللہ تعالیٰ مطلع ہے میرے حال پر پس رجوع کرے اوسکی طرف ہر حال مین اور ڈرے عذاب اوسکے سے ہر دم پس مراقبہ والا چھوڑتا ہے خلاف
شرع از راہ حیا کے اللہ تعالیٰ سے اور ہیبت اوسکی کے زیادہ اوس شخص سے کہ چھوڑتا ہے گناہ بسبب خوف عذاب اوسکی کے اور جو کوئی
رعایت کرتا ہے اپنے دل کی تو کوئی دم یاد خدا سے اور طاعت اوسکی سے خالی نہین رہتا کیونکہ جانتا ہے کہ اللہ تعالیٰ حساب لیگا مجہہ سے ہر عمل کا
خواہ تہوڑا ہو یا بہت منقول ہے ایک ولی سے کہ اونکو خواب مین کسی نے دیکہا بعد انتقال کے پس کہا کیا کیا اللہ نے ساتھہ تیرے کہا
کہ بخشا اللہ نے مجکو اور احسان کیا مجہہ پر مگر یہہ کہ حساب لیا مجہہ سے یہانتک کہ مواخذہ کیا مجہہ سے اس عمل پر کہ ایک دن تہا میں
روزے سے پس جبکہ ہوا وقت افطار کا لیا مین نے ایک گیہون اپنے یار کی دوکان سے پس توڑا مین نے اوسکو پہر یاد آیا مجکو کہ نہین ہے میری ملک پہر ڈالا
مین نے اوسکو گیہون پر پس لے گئین میری نیکیون سے مقدار بدلے توڑنے اوسکی کے اور جسکو معلوم ہوگی یہہ بات نہین ضائع کریگا باطل چیزون مین
عمر اپنی اور نہین کہوئیگا غفلتون مین وقت اپنا انتہی اور حدیث شریف مین آیا ہے کہ حساب کرو یعنی اپنے اعمال کا پہلے اس سے کہ حساب لیا جاوے
تم سے جو کوئی اس اسم کو سات بار اپنی بیوی اور فرزند اور مال پر پڑہے اور اونکے گرد دم کرے تمام دشمنون سے اور سب آفتون سے نڈر ہوگا ح
الْمُجِيبُ قبول کرنیوالا دعا بیچارون کا اور جواب دینے والا پکارنے والون کا نصیب بندے کا اس سے یہہ ہے کہ فرمانبرداری اللہ تعالیٰ کی کرے
اوامر و نواہی مین اور حاجت روائی کرے حاجتمندون کی جو کوئی اس اسم کو بہت پڑہے اور دعا کرے جلدی قبول ہو اور اگر لکہکر اپنے پاس رکہے
حق کے امان مین رہیگا ح الْوَاسِعُ علم اوسکا فراخ ہے اور نعمت ہاے اوسکی سبکو پہونچی نصیب بندے کا اس سے یہہ ہے کہ سعی کرے فراخی علم اور

سخاوت اور معارف اور اخلاق مین اور سب وجوہ سے کشادہ پیشانی ہو اور نہ فکر کرے حاصل کرنے مقاصد مین جو کوئی اس اسم کو بہت پڑھے
حق تعالیٰ اوسکو قناعت و برکت دے یہ ہے اَلْحَکِیْمُ مضبوط کار و دانا نصیب بندیکا اس سے یہ ہے کہ کوشش کرے بیچ خلق پکڑنے کے اور عمل کرنیکے
ساتھہ کتاب اللہ کے اور محکم کرے کام اپنے اور چاہیے کہ سفاہت یعنی بیوقوفی سے پرہیز کرے اور کوئی کام بلا تحقیق نہ کرے اور داعیہ باقی رکہے اور مستحق
اطلاق اسم حکیم کا ہو نقل ہے ذوالنون مصری سے کہ کہا سنا مینے کہ زمین مغرب مین ایک شخص ساتھہ علم و حکمت کے معروف مشہور ہے اوسکی زیارت کو گیا مین
چالیس روز اوسکے دروازے پر پڑا رہا نماز کے وقت وہ مسجد مین آتا اور پریشان و حیران رہتا اور میری طرف کچھہ التفات نکرتے اس حال سے تنگ آیا مین
کہا مینے اے جوانمرد چالیس روز ہوتے ہین کہ یہان ٹہیرا ہون مین اور تم میری طرف کچھہ التفات نہین کرتے اور کلام نہین کرتے مجکو کچھہ نصیحت کرو
اور کچھہ حکمت سکھاؤ تا یاد کرون مین کہا اوسنے عمل کریگا تو یا نہین کہا ہان کرونگا اگر خدا تعالیٰ توفیق دیگا کہا دنیا کو دوست نرکہہ اور فقر کو
غنیمت گن اور بلا کو نعمت جان اور منع کو یعنی نہ ملنے کو عطا جان اور ساتھہ غیر حق کے انس مت پکڑ اور صحبت نرکہہ اور خواری کو عزت جان اور
حیات کو موت گن اور طاعت کو حسرت دیکہہ اور توکل کو اپنی معاش کر ع از سینہ محو کن ہمہ نام و نشان غیر — الا کسی کہ میدہد از وی نشان ترا
جسکو کوئی کام پیش آوے کہ اوس سے سر انجام اوسکا نہو سکتا ہو اس اسم کو مداومت کرے مہم اوسکی سر انجام پاوے یہ ہے اَلْوَدُوْدُ دوست رکہنے والا
فرمانبرداروں کا یا محبوب اولیا کے دلون مین نصیب بندے کا اس سے یہ ہے کہ دوست رکہے خلق کو اور لیوے وہ چیز کہ دوست رکہتا ہے اپنے لیے اور احسان
کرے خلق پر بقدر طاقت اپنی کے فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نہین مومن ہوتا ایک تمہارا یہانتک کہ دوست رکہے اپنے بہائی کے لیے
وہ چیز کہ دوست رکہتا ہے اپنے نفس کے لیے اور دوست رکہنا اللہ تعالیٰ کا بندونکو یہہ ہے کہ رحمت نازل کرتا ہے اونپر اور تعریف کرتا ہے اونکی اور بہلائی
پہنچاتا ہے اونکو اور دوست رکہنا بندون کا اللہ تعالیٰ کو یہہ ہے کہ تعظیم کرتے ہین اوسکی اور ہیبت رکہتے ہین اوس کی دلون مین اور آیا
ہے حدیث قدسی مین کہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے کہ بڑا دوست دوستون مین طرف میری وہ ہے کہ عبادت کرے واسطے غیر عطا کے یعنی خاص
اوسی کی خوشی کے لیے عبادت کرے نہ ساتھہ امید عطا کے اگر میان بیوی مین ناموافقت ہو اور خصومت ہو اس اسم کو ایک ہزار ایکبار
طعام پر پڑہے اور جس جانب سے کہ ناموافقی ہو اوسکو دین تا کہا دے اونکے درمیان مین اتفاق والفت ہو جائیگی یہ ہے اَلْمَجِیْدُ بزرگ شریف ذات
و افعال مین نصیب بندے کا اس سے اسم مبارک عظیم مین معلوم ہوا جسکو آبلہ یا باد فرنگ یا جذام یا برص ہو ایام بیض مین روزے رکہے اور وقت
افطار کے بہت پڑہے اور پانی پر دم کرکے پیوے شفا پاویگا اور جسکو اپنے مجلسون مین عزت و حرمت نہو ہر صبح ننانوے بار پڑہے اور اپنے پر پہونکے عزت
و حرمت حاصل ہوگی یہ ہے اَلْبَاعِثُ اوٹہانیوالا اور زندہ کرنیوالا مردون کا قبرون سے اور بیدار کرنیوالا دل غافلون کا خواب غفلت سے
نصیب بندیکا اس سے یہ ہے کہ زندہ کرے نفسون جاہل کو ساتھہ نصیحت کرنے اور تعلیم کرنے کی اور بے رغبت کرنیکی دنیا سے اور رغبت
دلانیکی نعمتون آخرت کی مین پس ابتدا کرے ساتھہ نفس اپنی کے پہر اورونکے جو کوئی چاہے کہ دل اوسکا زندہ ہو وقت سونے کے ہاتہہ سینہ پر رکہے اور
اس اسم کو ایکسو ایک بار پڑہے حق تعالیٰ دل مردہ اوسکا زندہ کریگا اور مقام انوار کا کریگا یہ ہے اَلشَّهِيْدُ حاضر اور مطلع ظاہر و باطن پر کہا قشیری نے
کہ اہل معرفت نہین طلب کرتے ساتھہ اللہ کے کوئی مونس سوا اوسکے بلکہ راضی ہوتے نہین ساتھہ اسکے کہ وہ دیکہتا ہے احوال ہمارا اور جانتا ہے
امور و افعال ہمارے فرمایا اللہ تعالیٰ نے اَوَلَمْ يَكْفِ بِرَبِّكَ اَنَّهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ شَهِيْدٌ یعنی کیا نہین کفایت کرتا پروردگار تیرا یہہ کہ وہ ہر چیز پر مطلع
اور نصیب تیرا اس سے یہ ہے کہ نگاہ رکہے تو اوسکو یہانتک کہ نہ دیکہے تجکو اوس جگہہ کہ منع کیا ہے تجکو اوس سے اور نہ غائب دیکہے تجکو اوس جگہہ سے
کہ حکم کیا ہے تجکو اوسکا اور باز رہے تو بسبب علم اور دیکہنے اوسکی کے اس سے کہ پیش کرے تو حاجتین اپنی طرف غیر اوسکی کے اور باز رہے بدعملی کرنے سے

طرف فقیر اور مسکین کے اور نفع پہنچاتا ہمیشہ بندون کو اور تو اسکو واسع پر اور رحمت کرنیوالا ہے جسکا جینا فرمان ہو یا مخلوق یعنی ہر صبح کے وقت ہاتھ
اوسکی پیشانی پر رکھکر اور منہ آسمان کی طرف کر کر اکیس بار کہو یا شہید حق تعالی اوسکو صالح کرے اَلْحَقُّ ثابت ساتھ شہنشاہی کے اور الوہیت ساتھ
خدائی کے اور نصیب بندیکا اس سے یہ ہے کہ جب پہچانا تو از روے حق ہی ہوسکے تو اوسکی عبادت مین یا دخلق کی اور خلق کی نہ پڑتا یا ساتھ اوسکے یہ ہے کہ لازم
کرے تو حق کو تمام اقوال اور افعال اور احوال اپنے مین جسکا اسباب کچھ جاتا رہا ہو یا کاغذ کر یا رون کو نون پر یہ اسم لکھے اور اسکا لکھنے کر بیچ مین [illegible]
اوس اسباب کا بھی لکھے اور آدھی رات کو ہتیلی پر رکھے اور نظر آسمان کی طرف کر کر شفیع لائے یا پایا جاوے یا اوس چیز کی خبر پاوے اور اگر قید مین آیا ہو
رات کو سر ننگا کر کر ایک سو آٹھ بار پڑھے خلاصی پاوے اَلْوَكِيْلُ کارساز فرمایا اللہ تعالی نے وَكَفٰى بِاللّٰهِ وَكِيْلًا یعنی کفایت کرتا ہے اللہ تعالی
کارساز ہونے مین وَعَلَى اللّٰهِ فَتَوَكَّلُوْٓا اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ یعنی اللہ ہی پر کام سونپو اگر ہو تم مومن وَمَنْ يَّتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ فَهُوَ حَسْبُهٗ یعنی اور جو کوئی بھروسا رکھے
اللہ پر سو کفایت کرتا ہے اوسکو وَتَوَكَّلْ عَلَى الْحَيِّ الَّذِيْ لَا يَمُوْتُ یعنی اور بھروسا کر اوس زندہ پر کہ نہین مرتا وَتَوَكَّلْ عَلَى الْعَزِيْزِ الرَّحِيْمِ یعنی اور بھروسا کر
غالب مہربان پر نصیب بندیکا اس سے یہ ہے کہ ضعیفون اور عاجزون کے کام مین کوشش کرے اور حاجت روائی اونکی اپنے ذمہ ضروری کر لے گویا کہ وکیل
اونکا ہے اگر بجلی کے گرنے سے یا ہوا سے یا پانی سے یا آگ سے خوف ہو اس اسم کو ورد اپنا کرے امان پاویگا اور اگر خوف کی جگہ مین بہت پڑھے بچے
اَلْقَوِيُّ الْمَتِيْنُ قوت والا استوار سب امور مین نصیب بندیکا یہ ہے کہ خواہش نفسانی پر غالب و قوی ہووے اور دین مین سخت مضبوط ہووے
اور جاری کرنے احکام شرع مین سستی کو راہ نہ دے جسکا دشمن قوی ہو کہ اوسکی دفع سے عاجز ہو تو [illegible] آٹا گوندھے اور اوسکی ایک ہزار ایک
گولیان بناوے اور ایک ایک گولی اوٹھاوے اور کہے یا قوی اور بہ نیت دفع دشمن کے مرغ کے آگے ڈالے حق تعالی اوسکو دشمن پر منصور و مظفر کرے
اور اگر جمعہ کی دوسری ساعت مین بہت پڑھے نسیان جاتا رہے المتین جس بچے کا دودھ چھٹایا ہو اور وہ صبر نہین کرسکتا ہو یا دودھ والی [illegible]
کے دودھ مین نقصان ہو جاتا ہو کہ لکھکر اوس بچہ کو پلاوے اور دودھ والی کو بھی پلاوے تو صبر کرے بچہ اور دودھ والی کا دودھ زیادہ ہو اور اگر کوئی
اشغال اعمال ملکی مین سے کچھ چاہے وضو کر کر اول ساعت مین اوس نیت سے تین سو ساٹھ بار پڑھے تو منصب پاوے اَلْوَلِيُّ دوست اور مددگار اور
رکھنے والا امور کا نصیب بندیکا یہ ہے کہ دوستی کرے مسلمانون سے اور کوشش کرے تائید دین مین اور سعی کرے حاجت روائی خلق
کے دین اور کہا قشیری نے کہ علامتون دوستی اللہ تعالی کے سے یہ ہے کہ ہمیشہ توفیق دے اللہ تعالی بندے کو خیر کی یہانتک کہ اگر ارادہ کرے
برائی کا بچاوے اوسکو اللہ تعالی مرتکب ہونے اوسکی سے اور اگر تقاضاے گناہ اوس مین پڑ ہی جاوے تو ساتھ توبہ اور انابت کے جلدی پھیر دے اور اس معنی پہ ہے
اور یہی معنی ہین اسکے اِذَا اَحَبَّ اللّٰهُ عَبْدًا لَمْ يَضُرَّهُ ذَنْبٌ یعنی جب دوست رکھتا ہے اللہ تعالی کسی بندے کو تو نہین ضرر کرتا اوسکو کوئی گناہ اور اگر میل کرے تو
طرف قصور کرنے کے اطاعت اوسکی مین تو توفیق کرنے ہی کی نہ اور یہ علامت سعادت کی ہے اور عکس اوسکا علامت شقاوت کی اور علامتون
دوستی اوسکی سے یہ ہے کہ اوسکی محبت اپنی اوپر ڈال دیوے دلون مین [illegible] جو کوئی اس اسم کو بہت پڑھے خلقت کے دل کی بات اوس پر آگاہ ہو اور جسکی لونڈی
یا بیوی ہو کہ اوسکی سیرت سے خوش نہو جس وقت کہ اوسکے آگے جانا چاہے اس اسم کو بہت پڑھے حق تعالی اوسکو صلاحیت پر لاوے اَلْحَمِيْدُ تعریف
کرنیوالا ذات و صفات اپنی کا یا تعریف کیا گیا نصیب بندیکا یہ ہے کہ ہمیشہ تعریف کرنیوالا حق کا ہو اور آراستہ ہو ساتھ صفتون کمال کی تو تعریف
کیا گیا نزدیک خدا اور بندون کے جو کوئی اس اسم کو بہت پڑھے پسندیدہ افعال ہو اور جسپر فحش اور بدزبانی غالب آئی ہو اور [illegible] اوس سے تنبیہ
نکلکر سکتا ہے اس اسم کو پیالہ چینی پر [illegible] نوے بار لکھکر [illegible] مرتبہ دھوکر پانی پیاکر فحش گوئی سے امان پاوے اَلْمُحْصِيْ گھیرنیوالا بیچ علم اپنے کے
ہر چیز کے اور جاننے والا گننے سب مخلوقات کی اور نصیب بندیکا اس سے یہ ہے کہ نفس کو غفلت حرکت و سکون مین کسی لحظہ و لمحہ اور [illegible]

کوئی سانس تجہہ بغیر طاعت خدا کی اس لیئے کہ آیا ہی حدیث شریف مین کہ نہین حسرت کرینگے اہل جنت مگر اوس ساعت پر کہ گذری ہوگی بغیر یاد خدا کی اور کوشش کرے
اسمین کہ اعمال و احوال باطن انپر اطلاع پاوے اور خلق کی نا ساتہہ اسکی یہہ ہی کہ تکلف کر تیرہ تمام کرے نعمتون کو کہ پہونچا کر دین اللہ تعالی نے تجکو تا کہ جانے
تو ماجنین اپنا شکر اپنی کو تو اور گناہ اپنے شمار کر کر عذر کر اور یاد کر اون نعمتون کو کہ خالی ہی طاعت اوسکی سی اور بہر افسوس کر اور نیز جو کوئی شب جمعہ کو اس اسم کو
تمین ہزار ایکبار پڑھے عذاب گور سے اور عذاب قیامت سے نڈر ہوگا ح المُبْدِئُ پیدا کرنیوالا پہلی بار اور دوبارہ پیدا کرنیوالا نصیب تیرا اس سے
یہہ ہی کہ رجوع کرے تو طرف اوسکی ہر چیز مین اول بار اور دوبارہ اور سعی کرے تو بیچ پیدا کرنے نیکیون کے اور اعادہ کرے یعنی پہر لا کر اوس عمل کو کہ اوسمین کمی یا
ہو یا قصور رہا ہو و المبدئ جسکی بیوی کو حمل ہو اور اسقاط حمل سے ڈرتا ہو یا حمل دیر تک رہ جاتا ہو کہ خاوند اوسکا سحر کے وقت ننانوی بار اسکو پڑہے اور انگلی
شہادت کی گرد پیٹ کے پہراوی حمل ساقط نہو اور خلاصی پاوی اور اوسکو کچہ ضرر نہ پہونچے اور جو کوئی اسپر مداومت کرے جو کچہہ اوسکی زبان پر جاری ہو بصدق
و ثواب ہو ح المُعِيدُ جسکا کوئی غائب ہوا اور چاہی کہ وہ آجاوے یا اوسکی خبر پاوے جسوقت کہ اوسکے گہر کے لوگ سو گئے ہون اس اسم کو گہر کے چارون
کونون مین ستر ستر بار پڑہے اور بعد اوسکے کہے یا معید یا مجیر فلانیکو سات روز نگذرینگے کہ غائب آجاویگا یا اوسکی خبر آویگی ح اور اگر کچہ جاتا رہے
اس اسم کو بہت پڑہے پا جاوے ح المُحْيِي المُمِيتُ زندہ کرنیوالا اور مارنیوالا یعنی زندہ کرتا ہے دلون کو ساتہہ نور ایمان کے اور پیدا کرتا ہے حیات جسم کے
اور مارتا ہے بدنون کو اور دل کو ساتہہ خواب غفلت و نادانی کے نصیب بندے کا ان سے یہہ ہی کہ زندہ کرے خلق کو ساتہہ نفع پہونچانیکی علم سے
اور دل کو ساتہہ معرفت الہی کے اور مارے خواہشون نفسانی اور خطرون شیطانی کو اور نہ فکر کرے واسطے حیات کے اور نہ موت کے بلکہ سونپا بعد از
اوسکی قضا و قدر کا اور کہتا رہے یہہ دعا کہ آئی ہے حضرت صلی اللہ علیہ و سلم سے اَللّٰهُمَّ اَحْيِنِيْ مَا كَانَتِ الْحَيٰوةُ خَيْرًا لِّيْ وَتَوَفَّنِيْ اِذَا كَانَتِ الْوَفَاةُ خَيْرًا
لِّيْ وَاجْعَلِ الْحَيٰوةَ زِيَادَةً لِّيْ فِيْ كُلِّ خَيْرٍ وَّاجْعَلِ الْمَوْتَ رَاحَةً لِّيْ مِنْ كُلِّ شَرٍّ جو کوئی درد اور رنج اور ضائع ہونے کسی عضو کے سے خائف ہو اسم المحیی کو
سات بار پڑہہ پر حق تعالی اوس سے دور کرے ح واسطے دفع درد ہفت اندام کے ساتہہ روز تک ہر روز پڑہکر دم کرے اور اگر مداومت کرے تو اسکا دل
اوسکا زندہ ہو اور اوسکے بدن مین تقویت پیدا ہو ح الممیت جو کوئی نفس کے قادر نہو کہ متابعت مین غلبہ کرے وقت سونیکے ہاتہہ سینہ پر رکہکر
اسم الممیت کو پڑہتا رہے تا انکہ سو رہے حق تعالی اوسکے نفس کو فرمان بردار کرے ح الحی زندہ سب سے پہلا اور سب کی بعد بہی نصیب بندی کا یہہ ہے
کہ زندہ ہو ساتہہ یاد پروردگار تعالی کے اور خرچ کرے جان اپنی اوسکی راہ مین تا حیات ابدی پاوی اگر کوئی شخص بیمار ہو اس اسم کو بہت پڑہے
صحت پاویگا اور کوئی پڑہکر بیمار پر دم کرے تو بہی صحت پاوے ح اور اگر بیمار پر آئینہ سامنے کرکر پڑہے صحت پاوے اور اگر ہر روز ستر بار پڑہے عمر اوسکی دراز ہو اور قوت
روحانیہ اوس مین زیادہ ہو ح القَیُّومُ قائم آپ بہی اور قائم رکہنیوالا اور خبر گیری کرنیوالا مخلوقات کا نصیب بندیکا اس سے یہہ ہے کہ بے پرواہ ہو
ماسوای اللہ سی اور کہا قشیری نے ذکر جسنی سمجہا کہ وہ قیوم ہے راحت پاوے رنج تدبیر و اشتغال سے اور جیا ساتہہ راحت تفویض کی لیس تجمل کریگا اور حقیقت
سمجہے گا دنیا کی مثل تہمت چیز کی جو کوئی اسکو بہت پڑہے وقت سحر کے دلون مین تصرف اوسکا ظاہر ہو یعنی دوست رکہینگے لوگ اوسکو ح اور
اگر بہت پڑہے مہمات اوسکے بحسب دلخواہ بر آوینگے ح الواجد غنی کہ محتاج کسیکا کسی چیز مین نہین نصیب بندیکا یہہ ہے کہ بیچ حاصل کرنے کمال اخروی
کو سعی کرے تا مستغنی ہو ساتہہ فضل خدا کے ماسوای اللہ سے جو کوئی اوس وقت کہانا کہانیکے ساتہہ ہر نوالے کے اسکو پڑہے وہ کہانا پیٹ مین نور ہو اور
جو کوئی خلوت مین اسکو بہت پڑہے تونگر ہو ح الماجد بزرگ نصیب بندیکا وہی ہے جو اوپر مذکور ہوا ح الواحد الاحد یکا ذات و صفات مین
نصیب بندیکا یہہ ہے کہ یکا ہووے بندگی مین جیسکہ وہ یکا ہے خدائی مین اور موصوف ہووے ساتہہ ایسی فضائل کے کہ ہم جنس اوسکے دیر خود ان کو کیا
دل خلوت سے پریشان ہوا ایکہزار ایکبار اس اسم کو پڑہے خوف اوسکے دل سے جاتا رہے اور مقرب حضرت حق کا ہو اور اگر طلب فرزند کرے کہ اسم

کو نکھایا پر ساتھہ کر فرزند پیدا ہوے اَلصَّمَدُ بے پرواہ کہ نہیں محتاج کسیکا اور سب اوسکے محتاج نصیب بندیکا اس سے یہہ ہے کہ ہر حاجت مین رجوع اوسکی
طرف کرے اور بے فکر ہوا اپنے رزق سے اور اوسپر توکل کرے اور بچے دنیا کی حرام چیزون سے اور بے رغبت ہو زینت کی چیزون سے اوسکی اور نہ رغبت کرے
اوسکے حلال مین اور بے پرواہ ہو خلق سے اور سعی کرے حاجت روائی خلق کی مین جو کوئی سحر کو یا آدھی رات کو سجدہ کرے اور ایک سو پندرہ بار اس
اسم کو پڑھے صادق الحال والقول ہو اور کسی ظالم کے ہاتھہ مین گرفتار نہو اور اگر بہت پڑھے سو کا تو اوہ اگر حالت مجنون کی مین پڑھا ہوے اَلْقَادِرُ
اَلْمُقْتَدِرُ قدرت والا قدرت ظاہر کرنیوالا نصیب بندیکا یہہ ہے کہ تابعدار ہووے اور بیزار کرے نفس کے خواہشون اور لذتون سے اگر وقت دھونے اعضاء وضو
کے ہر عضو دھونے مین اسم القادر پڑھے کسی ظالم کے ہاتھہ گرفتار نہو اور کوئی دشمن اوسپر فتح نپاوے اور اگر کچھہ کام مشکل درپیش آوے اکتالیس بار پڑھے وہ کام
درستی پاوے المقتدر اگر اس اسم پر ملازمت کرے غفلت ساتھہ ہوشیاری کے مبدل ہو اور جو کہ وقت اوٹھنے کے سو کے اسم المقتدر کو بیس بار پڑھے تمام
کام اوسکے حق تعالیٰ کی طرف رجوع کرین ے اَلْمُقَدِّمُ اَلْمُؤَخِّرُ آگے کرنیوالا دوستون کو ساتھہ نزدیک کرنیکے درگاہ عزت اپنی سے اور پیچھے ڈالنیوالا
دشمنون کا لطف اپنے سے نصیب بندیکا ان نامون پاک سے یہہ ہے کہ نیکیون کی طرف سبقت کرکے اپنے تئین آگے کرے یعنی افضل ہو اور روشنی اور آگے
کرے اونکو کہ مقرب درگاہ عزت کے ہین یعنی عزیز رکھے اونکو اور پیچھے ڈالے نفس اور شیطان کو اور مردودان درگاہ الٰہی کو اور اہتمام کرے امور
اپنی کا پس مقدم کرے اوس امر کو کہ بہت ضروری ہے پہر اوسکو کرے کہ جسکی کم ضرورت ہو اور رہے درمیان خوف و رجا کے اَلْمُقَدِّمُ جو کہ معرکہ جنگ مین
اسکو پڑھے یا اپنے پاس رکھے کچھہ رنج اوسکو نہ پہونچے اور اگر بہت پڑھے نفس طاعت الٰہی مین فرمان بردار ہووے اَلْمُؤَخِّرُ اگر سو بار پڑھے دل وسکا تہم
غیر حق کی آرام نہ پکڑے ے اور جو کہ ہر روز سو بار پڑھے تمام کام اوسکے باتمام پہونچین اور اگر اکتالیس بار پڑھے نفس اوسکا مطیع ہووے اَلْاَوَّلُ
اَلْاٰخِرُ پہلا سب سے اور پیچھے سب سے نصیب بندیکا یہہ ہے کہ جلدی کرے طاعتون مین اور بجالانے اوامر مین اور جان خرچ کرے اللہ کے لیے تا حیات
ابدی پاوے الاول اگر کسیکو فرزند نہو چالیس بار ہر روز چالیس دن تک پڑھے مراد اوسکی بر آوے ے جسکو آرزو فرزند اور یا غنا کی یا اور کوئی
حاجت ہو چالیس شب جمعہ ہر شب ہزار بار پڑھے تمام حاجتین بر آوین ے الآخر جسکی عمر آخر کو پہونچے اور اعمال نیک نہ کیتا ہو اس اسم کو ورد
اپنا کرے حق تعالیٰ عاقبت اوسکی بخیر کرے ے اَلظَّاهِرُ اَلْبَاطِنُ آشکارا باعتبار مصنوعات کی کہ دلالت کرتے ہین اوپر کمال صفتون
اوسکی کے اور پوشیدہ وہم و خیال سے باعتبار کنہ ذات کے الظاہر جو کوئی بعد نماز اشراق کے اسکو پانسو بار پڑھے حق تعالیٰ آنکہیں اوسکی روشن
کرے ے اور اگر خوف ہوا اور مینہہ وغیرہ کا ہو بہت پڑھے امان پاوے اور اگر گھر کی دیوار پر لکھے دیوار سلامت رہے ے الباطن جو کوئی ہر روز
تینتیس بار پڑھے باطن سکے صاحبان اسرار الٰہی سے ہوے اور اگر مداومت کرے اسکی جو کوئی اسکو دیکھے دوست ہوے اَلْوَالِي کارساز و مالک
نصیب بندیکا مثل نصیب الوکیل کے ہے جو کوئی چاہے کہ گھر اوسکا یا خیل اوسکا معمور و آباد ہو اور رہوا اور مینہہ اور تمام آفتون سے محفوظ رہے اسم الوالی
کو اوپر کوزہ آب رسیدہ کے لکھے اور پانی اوس کوزہ مین ڈالے اور اوس کوزہ کو گھر کی دیوارون پر مارے در و دیوار گھر کے سلامت رہین اور نیت کسی کے
تسخیر کے پڑھے چاہیے کہ گیارہ بار پڑھے وہ شخص مطیع و منقاد اوسکا ہوے جو کوئی چاہے کہ گھر اوسکا یا غیر اوسکی کا خراب نہ ہو تین سو بار اسم الوالی پڑھے
سلامت رہے ے اَلْمُتَعَالِي بہت بلند نصیب بندیکا اس سے وہی ہے جو العلی مین کہا جو کوئی اس اسم کو بہت پڑھے جو دشوار ہی کہ ہو آسان ہو
اور بعضون نے کہا جو عورت کہ حالت حیض مین بہ اس اسم کو بہت پڑھے اوسکی آفتون سے خلاصی پاوے ے اَلْبَرُّ نہایت احسان کرنیوالا نصیب
بندیکا اس سے یہہ ہے کہ نیکی کرے ماں باپ سے اور استادون سے اور بزرگون سے اور قرابتیون سے اور حقدارون سے جو کوئی آفتون ہوا وغیرہ
سے ڈر رکھتا ہو اس اسم کو پڑھے امان پاویگا اور جسکو کوئی لڑکا ہو اس اسم کو سات بار پڑھے اور اس لڑکے کو خدا تعالیٰ کے سپرد کرے وقت بلوغ

اس میں پڑھیگا اور بعضون نے کہا اگر کوئی شراب خواری اور زنا مین مبتلا ہو روز سات بار پڑھے دل اوسکا اوس سے سرد ہو رہے التَّوَّابُ توبہ
قبول کرنیوالا اصل معنی توبہ کے ہین پھرنا جب نسبت اوسکی بندہ کی طرف کرین تو پھرنا گناہ سے مراد رکھتے ہین اور جب اوسکو پروردگار کی طرف نسبت کرین تو پھرنا
برحمت و توفیق ارادہ کرتے ہین اور اللہ تعالی میسر کرتا ہے اسباب توبہ کی اور توفیق دیتا ہے بندہ کو اوسکی اور بیدار کرتا ہے خواب غفلت سے ساتھ تخویفات اور
تحذیرات اور آگاہ کرنیکے آگے گناہون کے عذاب پر پس رجوع کرتا ہے بندہ ساتھ توبہ اور ندامت کے اور رجوع کرتا ہے اللہ تعالی ساتھ فضل و کرامت کے
پس حقیقت مین توبہ حق کی سابق ہے بندہ کی توبہ پر جیسیکہ فرمایا تاب علیہم لیتوبوا مصرع توبہ کنم بشکنم توبہ دہی نشکنم + بندہ کو چاہیے کہ ہمیشہ امیدوار
اور دروازہ ناامیدی بند کرے اور جناب حق سے توبہ طلب کرے اور گناہون سے پشیمان ہو اور گوش عبرت کے کھلے رکھے اور توبہ مین تاخیر
نکرے اور امر عجلوا التوبۃ قبل الموت (جلدی کرو توبہ میں پہلے مرنے کے) کی فرمان برداری کرے حکایت ایک وزیر عیسی بن عیسی نام ساتھ ایک جماعت سوارون کی چلا جاتا تھا لوگ
بسبب جلادت کے پوچھتے تھے کہ یہ کون ہے یہ کون ہے ایک بڑھیا راہ مین بیٹھی تھی اوس نے کہا چند آدمی کہتے ہین یہ کون ہے یہ ایک بندہ ہے چشم عنایت
حق سے گرا ہوا اور اس حال مین مبتلا عیسی بن عیسی نے یہ سنا اور اپنے مکان کو پھر آیا اور ترک وزارت کی اور ساتھ دولت توبہ کے مشرف ہوا اور مکہ
مبارک مین مجاور ہوا التَّوَّابُ جو کوئی اس اسم کو بعد نماز چاشت کے تین سو ساٹھ بار پڑھے حق تعالی اوسکو توبہ نصوح کرامت فرماوے اور جو کوئی اسکو
بہت پڑھے سب کار اوسکی اصلاح پذیر ہون اور نفس طاعت مین آرام پکڑے جو نصیب بندہ کا اس اسم سے یہ ہے کہ امید قوی رکھے قبول ہونے توبہ کے
اور ناامید نہووے اوپر ترشح رحمت اوسکی سے اور درگذر کرے تقصیر وارون سے اور قبول کرے عذر عذر کرنیوالون کا اگرچہ کئی بار ہو اور ساتھ کرم و انعام
کے اونپر رجوع کرے اور جو کوئی بعد نماز چاشت کے کہے اللھم اغفرلی وتب علی انک انت التواب الرحیم گناہ اوسکے بخشے جاوین کذا جاء فی کتب الحدیث المُنْتَقِمُ
بدلا لینیوالا کافرون اور سرکشون سے ساتھ عذاب کے نصیب بندہ کا یہ ہے کہ بدلا لے بڑے دشمنون سے کہ نفس و شیطان ہین اور دشمن تر دشمنون کا نفس امارہ ہے
اور سزا اوسکی یہ ہے کہ جب کچھ گناہ کرے یا عبادات مین قصور کرے تو انتقام لے اور عقوبت کرے بایزید بسطامی قدس سرہ نے کہا کہ میرے نفس نے تکاہل
کیا ایک رات وِترون مین سے بیچ ورد کے پس سزا دی مین نے اوسکو کہ پانی نہ دیا ایک برس تک جو کوئی دشمن کی جفا پر صبر نکرسکے تین جمعون تک ملازمت
اسکی کرے دوست ہوا اور جس نیت سے کہ آدھی رات کو پڑھے وہ کام سرانجام پاوے اور بیچ روایت غیر ابوہریرہ کے المنعم بھی آیا ہے جو کوئی اسم المنعم پر
مداومت کرے ہرگز محتاج کسیکا نہووے الْعَفُوُّ درگذر کرنیوالا گناہون اور تقصیرات سے نصیب بندہ کا اس سے وہی ہے جو الغفور مین کہا اور
حضرت شیخ رحمہ نے شرح اسماء حسنی مین یون لکھا ہے کہ العفو محو کرنیوالا سئیات کا اور درگذر کرنیوالا معاصی سے قریب معنی غفور کے ہے ولیکن اوس سے
ابلغ ہے اس لیے کہ غفران مشعر معنی ستر و کتمان کی ہے پس غفار یعنی ڈھانکنے والا کی اور عفو مشعر ہے محو و معدوم کرنیکو اور بندہ ہرچند گنہگار ہو لیکن عفو پروردگار
کا امیدوار رہے پس دست رد کسی گنہگار کی پیشانی پر نہ رکھنا چاہیے شاید کہ مولی کریم بخشش دے اوسکو بسبب اقامت حد شرع اور حکم دین کے رباعی
رد مکن بدرا چه دانی کز ازل خوش نام او + در نامه نیکان بود + او رود بر جای نیکان وان گمان + بر تو در روز حشر تاوان بود + اور تخلق اس اسم سے یہ ہے
کہ تقصیرات لوگون کی اور گناہ ادنکے اوسکے حق مین کبھی مین عفو کرے تا درجہ الکاظمین الغیظ والعافین عن الناس پاوے جسکے گناہ بہت ہون اس
اسم کو ورد اپنا کرے حق تعالی تمام گناہ اوسکے عفو فرماوے الرَّءُوْفُ بہت مہربان نصیب بندہ کا مثل الرحیم کے ہے منقول ہے کہ ایک شخص کا ہمسایہ برا
تھا جب وہ مرا تو اوس شخص نے اوسکی نماز نپڑھی پھر دکھایا گیا وہ میت خواب مین پاس کہا گیا کہ کیا کیا اللہ نے ساتھ تیرے کہا کہ بخشا مجھکو اور کہا
کہ کہنا فلانے شخص سے یعنی نماز نپڑھنیوالے سے لو انتم تملکون خزائن رحمۃ ربی اذا لامسکتم خشیۃ الانفاق + حاصل یہ کہ میرا رب بہت مہربان ہے اگر
تمہارا اختیار ہوتا تو خدا جانے کیا کرتے یہ اوس نے طعن کیا نماز نپڑھنے پر الرءوف جو چاہے کہ کسی مظلوم کو ظالم کے ہاتھ سے چھڑاوے اوسکو دس بار پڑھے

دونکی شفاعت اوس شخص کی قبول کریگا اور جو کوئی اسپر مداومت کرے دل اوسکا مہربان ہو اور سبکو دوست رکھے اور سب لوگ اوسپر مہربان ہوں ⊙ ح
مَالِكُ الْمُلْكِ مالک سارے جہان کا نصیب بندیکا اسم الملک مین گذرا اور کہا شاذلی نے کہ یہ اسم ایک دروازہ ہے یعنی اللہ کے دروازہ پر آنا کہولدیا جاتا ہے اور اوسپر
بہت سجود اور داڑہی اور گردن جہکا ایک بادشاہ کے لیے یعنی اللہ تعالی کے لیے تاکہ جہکیں تیرے لیے بہت سی گردنیں فرمایا اللہ تعالی نے وَإِنْ مِنْ شَيْءٍ إِلَّا عِنْدَنَا
خزائنہ جو کوئی اس اسم پر بہت مداومت کرے تو نگر ہو اور حاجات و مہمات دارین کی درستی پاوین اور یہی خاصیت اسم ذوالجلال الاکرام کی ہے ح
ذُو الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ صاحب بزرگی اور بخشش کا اور حصہ بندیکا جلال خدا کا یہہ ہے تا تذلل کرے اوسکی درگاہ مین اور حصہ اکرام اوسکا دیکہا شکر کرے اوسکا اور
خدمت کرے غیر اوسکی کے اور سوال نکرے غیر اوسکی سے نصیب بندیکا اس سے یہہ ہے کہ حاصل کرے اپنے نفس کے لیے بزرگی اور سلوک کرے
بندگان خدا سے الْمُقْسِطُ عدل کرنیوالا نصیب بندیکا اسم العدل مین گذرا جو کوئی اس اسم کو سو بار پڑہے شر شیطان سے اور وسواس اوسکے سے
نڈر ہو اور اگر سات سو بار پڑہے جو مقصود کہ رکہتا ہو حاصل ہو ح الْجَامِعُ جمع کرنیوالا لوگوں کا قیامت کو نصیب بندیکا یہہ ہے کہ جمع کرے علم
عمل کو اور کمالات نفسانیہ اور جسمانیہ کو اور سعی کرے بیچ جمع کرنے فکر اور تسکین دل اور جمعیت مع اللہ کی ہیئت و جمعیت کوشش نا ہمہ
ذات شوہی ترسم کہ پراگندہ شود ہی یا رتشوی جسکے اہل اور اقارب در اتباع متفرق ہوگئے ہوں وقت چاشت کے غسل کرے اور مونہہ آسمان کی طرف کرے اور اس اسم کو
دس بار پڑہے اور ہر بار ایک انگلی ہر بار مین بند کرتا جاوے پہر ہاتہہ اپنے مونہہ پر پہیرے تہوڑے عرصہ مین سب جمع ہو جاینگے ح الْغَنِيُّ بے پروا
ہر چیز سے جو کوئی بلای طمع مین مبتلا ہو اسم الغنی کو اوپر ہر عضو کے اعضا اپنے سے پڑہے اور ہاتہہ پہیرے کو لاوے حق تعالی بلا اوسکی دفع کرے گا
اور جو کوئی ہر روز ستر بار پڑہے اوسکے مال مین برکت ہوگی اور کبہی محتاج نہوگا ح الْمُغْنِي بے پروا کرنیوالا جسکو چاہے نصیب بندیکا اس سے یہہ ہے کہ
استغنا کرے ماسوای اللہ سے اس اسم کو دس جمعوں تک ملازمت کرے کہ ہر جمعہ کو ہزار بار پڑہے خلق سے بے پروا ہوگا ح الْمَانِعُ باز رکہنیوالا ہلاک
ونقصان کا بندون سے دین و دنیا مین نصیب بندیکا یہہ ہے کہ نفس و طبیعت کو خواہشوں نفسانی سے باز رکہے جب میاں بیوی کے خفگی اور
نزاع واقع ہو جس وقت کہ بچہونے پر جاوے اسکو پڑہے حق تعالی اوس غصہ کو رفع کرے ح اور حضرت شیخ نے شرح اسماء حسنی مین پہلا اسم المانع
کو اسم المعطی سے نقل کی ہے اور ترجمہ اور شرح دونو اسموں کی یون کی ہے کہ جسکو جو کچہہ تو دے اور جسکو چاہے کوئی نہ دے لا مانع لما اعطیت ولا معطی لما منعت اور بندی کو چاہیے
کہ حق تعالی معطی اور مانع ہے اوسکی عطا کا امیدوار رہنا چاہیے اور اوسکے منع سے خائف اور تخلق یہہ ہے کہ صالحوں اور مستحقوں کو دیوے اور شریروں
اور ظالموں کو منع کرے یا قلب و روح کو انوار حضور و طاعت کی عطا کرے اور نفس و طبیعت کو ہوا اور شہوت سے مانع آوے اور ایک بہہ روایت
روایت مین کہ مشکوۃ مین ہے ذکر معطی کا نہیں ہے اور منع کو موجب اس روایت کی تفسیر کرتے ہین ساتہہ ردو ہلاک کیمہ سبب حضرت شیخ نے
لکہا پہر خاصیت معطی کی یہہ لکہی ہے کہ جو کوئی المعطی کو ورد اپنا کرے یا معطی السائلین بہت پڑہے کسی سوال کا محتاج نہو ⊙ الضَّارُّ النَّافِعُ
ضرر پہونچانیوالا اور فائدہ پہونچانیوالا جسکو چاہے کہا قشیری نے کہ ان مین اشارہ ہے اسکی طرف کہ ضرر و نفع اور ہر چیز اللہ کی قضا و قدر سے
ہے پس جو کوئی تابعدار رہا اوسکے حکم کا پس وہ بیچ راحت مین اور جو نہ تابعدار رہا پڑا ہے آفت مین فرمایا اللہ تعالی نے مَنْ لَمْ يَسْتَسْلِمْ لِقَضَائِي
وَيَصْبِرْ عَلَى بَلَائِي وَيَشْكُرْ عَلَى نَعْمَائِي كَانَ عَبْدِي حَقًّا وَمَنْ لَمْ يَسْتَسْلِمْ لِقَضَائِي وَلَمْ يَصْبِرْ عَلَى بَلَائِي فَلْيَطْلُبْ رَبًّا سِوَائِي ⊙ شرح اسماء حسنی مین
حضرت شیخ نے بیچ شرح دونو اسموں النافع الضار کے یون لکہا ہے کہ خالق خیر و شر اور نفع و ضرر کا وہی اللہ تعالی ہے اور پیدا کرنیوالا درد اور
رنج اور شفا کا گرمی اور سردی اور خشکی اور تری مین وہی ہے اور گمان نہ لیجاوین کہ دارو نافع بذات خود ہے اور زہر ہلاک کرنیوالا بنفس خود
اور طعام بنفس خود سیر کرتا ہے اور پانی بذات خود سیراب کرتا ہے یہہ تمام اسباب عادی ہین بایںمعنی کہ عادت اسپر جاری ہوئی ہے کہ اللہ سبحانہ

سے اونکی اسباب کیا ہے اور یہ سلطنت اونکو سپاکرتا ہے یعنی چیزون مذکورہ کو اور اگر چاہے بغیر اونکی بھی پیدا کرے اور اگر چاہے ہو باوجود اونکی کرے اسیطرح
تمام اجزای عالم کے علویات و سفلیات سے اور وسائط اور اسباب مسخر قدرت کاملہ باریتعالی کے ہین اور یہہ تمام بہ نسبت قدرت ازلیہ کے مانند قلم کے ہے
ہاتہہ کاتب کے ہین آور بندہ کو چاہیے کہ ضرر اور نفع تمام حق تعالی سے جانے اور عالم اسباب کو مغلوب قدرت اوسکی کا جانے اور حکم اور رقضاء الٰہی کا بندہ
ہو اور تمام امور سپرد اوسیکے کرے تا زندگانی بسر کرے اس حال مین کہ خلق سے راحت مین ہو حکایت لاتے ہین کہ موسی علیہ السلام نے دانتونکے درد سے
حضرت حق مین فریاد کی حکم ہوا کہ فلانی گہانس دانت پر رکہہ تا آرام ہو موسی علیہ السلام نے وہ گہانس دانتون پر رکہی آرام پایا بعد ایک مدت کے
پہر ایکدفعہ دانت مین درد ہوا وہی گہانس دانت پر رکہی درد زیادہ ہوا کہا الٰہی یہہ وہی گہانس ہے کہ تونے تعلیم فرمائی تہی خطاب باعتاب پہنچا کہ اوس دفعہ
توجہ ہماری جناب مین کی تہی تونے شفا دی ہے اور اس مرتبہ توجہ گہانس کی طرف کی تونے درد زیادہ کیا ہے تا جانے تو کہ شفا دینے والے ہم ہین خاتم تسیر
اور تخلق یہہ ہے کہ ساتہہ امر الٰہی اور حکم شریعت کے ضرر پہونچا دے اور زجر کرے دشمنان دین کو اور نفع پہونچا دے اور مدد کرے دوستان خدا کی انصار اسکو
ایکحال اور یہ مقام میسر ہو اس اسم کو جمعہ کی شبون مین سو بار پڑہے حق تعالیٰ اوسکو اوس مقام مین ثابتی عطا فرما دے اور مرتبہ اہل قرب مین پہونچے
النافع جو کوئی کشتی مین بیٹہے ہر روز اسم النافع پر ملازمت کرے کوئی آفت اوسکو نہ پہونچے اور اگر ابتداء ہر کار مین اکتالیس بار پڑہے تمام کام حسب دلخواہ
اوسکے ہون ۔ النور روشن کرنیوالا آسمان کا ساتہہ ستارون کے اور روشن کرنیوالا زمین کا ساتہہ انبیا اور علماء وغیرہم کے اور دل مومنون کا
ساتہہ نور معرفت و طاعت کے نصیب بندیکا یہہ ہے کہ روشن ہووے ساتہہ نور ایمان و عرفان کے جو کوئی شب جمعہ مین سات بار سورۂ نور اور
ایکہزار ایکبار اس اسم کو پڑہے اوسکے دل مین نور پیدا ہو اگر وقت صبح ملازمت کیے دل اوسکا روشن ہو ۔ الہادی راہ دکہلانیوالا نصیب
بندیکا یہہ ہے کہ بندگان خدا تعالیٰ کو اوسکی راہ بتادے اور تفصیل اس اجمال کی حضرت شیخ نے شرح اسماء حسنی مین یون لکہی ہے کہ ہدایت راہ دکہانی
اور منزل مقصود کو پہونچانا راہ نما تمام ہے وہ دکہاتا ہی ہے جو کوئی کہ راہ دنیا کی چلتا ہے راہ نما وہی ہے اور جو کہ راہ عقبی کی چلتا ہے رہبر وہی ہے
بیت گر نہ چراغ لطف تو راہ نماید از کرم + قافلہ ہای شب روان پی نبرد بمنزلی + اور پروردگار تعالیٰ کی انواع انواع ہدایت کے لیے حضرت بہشتی سے
الذی اعطا کل شیئے خلقہ ثم ہدی جیسے کہ لڑکے کو جو پیدا ہونیکے بعد پیٹ سے چہاتی چوسنے کی راہ بتائی اور چوزہ کو مجرد نکلنے کے انڈے سے دانہ چگنے کی راہ
بتائی اور شہد کی مکہی کو گہر بنانے کی اور افضل اور بزرگ ترین ہدایت کی راہ دکہائی ہے اوس طریق کی کہ وصل جناب قدس مآب ورویت ذات پاک
اوسکی سے ہے اور خواص کے باطن مین پیدا کرنا نورون توفیق اور اسرار تحقیق کا کہ سبب ہدایت طاعت و معرفت کے ہین اور بہرہ مند ترین بندے
کے متعلق ساتہہ اس اسم کے انبیا و اولیا اور علما ہین کہ راہ دکہانیوالے خلائق کے ہین طرف صراط مستقیم کے خصوصا سید انبیا اور ختم رسل صلی اللہ
علیہ وسلم و علی آلہ و اصحابہ و اتباعہ اہدنا الصراط المستقیم صراط الذین انعمت علیہم غیر المغضوب علیہم و لا الضالین + ذوالنون مصری قدس سرہ نے
کہا کہ تین چیزین عارفون کے اخلاق سے ہین تنگدل اور غمزدونکو کشادگی اور فرحت کی طرف لانا اور حق تعالیٰ کی نعمتین غافلون کو یاد دلانی
اور زبان توجہ سے سالکون کو راہ حق دکہانی یعنی ہونہار ونکی دلون کی دنیا سے طرف دین کے اور معاش سے معاد کی طرف لانی ۔ الہادی جو
کوئی ہاتہہ اوٹہا وے اور مونہہ آسمان کی طرف کرے اور اس اسم کو بہت پڑہے اور ہاتہہ اوپر مونہہ اور آنکہون کے پہیرے مرتبہ اہل معرفت کا
پاوے ۔ البدیع پیدا کرنیوالا عالم کا بدون مثال کے کہا بعضون نے کہ جسنے امیر کیا سنت کو اپنے نفس پر قول و فعل مین بولتا ہے حکمت کی باتین
اور جسنے امیر کیا خواہش کو اپنے نفس پر قول و فعل مین بولتا ہے بدعت کی باتین اور کہا تستری نے کہ اصول ہمارے مذہب کے تین ہین پیروی
کرنی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اخلاق و افعال مین اور کہانا زمین کہ حلال ہو اور سچ بولنا اور خالص کرنا نیت کا تمام اعمال مین آور یہہ بہی

کہا ہو کہ جسنے یاد اسنت یعنی نرمی کی متبع ہو ایسا ہو اللہ عادت سنتون کی اعمال اوسکے سے اور جو کوئی ہنستا ہو بدعتی کو دیکھکر کمال ایسا ہو اللہ تعالے
نور ایمان کا دل اوسکی ہو البدیع جسکو کوئی نظیر نہو مثل آدمی ستر ہزار بار اور ایک روایت مین ہزار بار یا بدیع السموات والارض پڑہے وہ مہم سرانجام پاوینے
اور اگر اوسکو منہ قبلہ کی طرف کرکر اتنا پڑہے کہ سوجاوے جو کچہہ چاہے خواب مین دیکہے الباقی ہمیشہ رہنیوالا جو کوئی شب جمعہ کو سو بار پڑہے تمام عمل اوسکے قبول
ہون اور کسی سے رنج اوسکو نہ پہونچے الوارث باقی بعد فنای موجودات کے اور مالک تمام مخلوقات کا نصیب بندیکا یہہ ہے کہ اون اعمال مین کہ جو
باقیات صالحات ہین کوشش کرے مثل تعلیم علم اور صدقہ جاریہ پیغمبر کی مراد وارث سے باقی بعد فنای موجودات کے ہے کہ تمام املاک بعد فنای
مالکون کے رجوع اوسکی طرف کرینگے اور یہہ بنظر ظاہر ہے ورنہ وہ ہی مالک علی الاطلاق ازل سے ابد تک بے تبدل ملک کے اور تمام ملک ملکوت اوسکے لیے ہے
لا شریک کے اور صاحبان بصائر ہمیشہ ندا لمن الملک الیوم للہ الواحد القہار کے گوش ہوش سے سنتے ہین بندی کو چاہیے کہ ہیچ فکر مال میراث کے نہو اور
جانے کہ سب کچہہ چہوڑ جانا ہے موتوا قبل ان تموتوا شعار عارفون کا ہے مصرعہ دل برین منزل فانی چہ نہی رخت بہ بند اور تخلق یہہ ہے کہ تحصیل علوم اور
معارف دین کرے تا وارث انبیا کا ہو خاصیت جو کوئی وقت نکلنے آفتاب کے اس اسم کو سو بار پڑہے کچہہ رنج اوسکو نہ پہونچے اور جو کوئی اسکو بہت
پڑہے تمام کام اوسکے بن آوین الرشید رہنما عالم کا کہا بعضون نے ہے راہ دکہانا اللہ کا بندے اپنی کو یہہ ہے کہ راہ دکہادے نفس اوسکی کو طرف عبادت
اپنی کے اور قلب اوسکی کو طرف معرفت اپنی کے اور روح اوسکی کو طرف محبت اپنی کے اور علامت اوس شخص کے کہ راہ دکہاتا ہے اوسکو حق واسطے سنوارنے
نفس اوسکی کے یہہ ہے کہ الہام کرتا ہے اللہ توکل و تفویض تمام امور مین منقول ہے کہ بہوک لگی ایک روز ابراہیم بن ادہم کو پس حکم کیا ایک شخص کو ساتھہ گرو کرنے
ایک چیز کے کہ اون پاس تہی کہانا کیلیے پس نکلا وہ ناگہان ایک شخص ملا کہ اوسکے ساتھہ ایک خچر تہا کہ اوسپر چالیس ہزار دینار تہین پس پوچہا اوسنے
اس شخص سے ابراہیم کو اور کہا کہ یہہ میراث اوسکی ہے کہ اوسکے باپ کے مال مین سے پہونچی ہے اور مین غلام اوسکا ہون پہر لے آیا وہ شخص اوسکو
ابراہیم کے پاس پس کہا ابراہیم نے کہ اگر ہے تو سچا تو آزاد ہے اللہ کی خوشی کیلیے اور جو کچہہ کہ ساتھہ تیرے ہے بخشا مینے تجکو پس چلا جا میرے پاس سے پس جب
نکلا وہ کہا ابراہیم نے اے رب میرے کلام کیا مین نے تجہسے بیچ مقدار روٹی کے اور تو نے دی دنیا مجکو بکثرت پس قسم تیرے حق کی اگر مار ڈالیگا تو مجہے
بہوک سے نہین مانگونگا مین تجہسے کچہہ جو کوئی تدبیر اپنی کار کی نجانے اس اسم کو درمیان نماز شام اور عشا کے ہزار بار پڑہے جو کچہہ کہ صواب ہے اوسپر ظاہر ہو اور اگر
مداومت کرے اسکی مہمات اوسکی بے سعی اوسکی کے سرانجام پاوین الصبور بردبار کہ شتابی نہین کرتا بیچ عذاب کرنے گنہگارون کے
اور نصیب بندیکا اس سے ظاہر ہے صبر لغت مین شکیبائی کرنے صبور وہ کہ بیچ پکڑنے گنہگارون کے شتابی نکرے اور بیچ عقوبت اونکی کے
جلدی نکرے اور صبور نزدیک معنی حلیم کے ہے اور فرق یہہ ہے کہ صبور مشعر ہے اسپر کہ اگرچہ اب صبر کیا لیکن آخرت مین پکڑیگا اور حلیم مطلق ہے اور
بعضون نے کہا کہ صبور یعنی صبر دینے والے کے ہے بندی کو مصیبت اور بلا مین اور صبر دینیوالا اوپر تحمل بار امانت کے اور صبر دینیوالا اوپر مخالفت
اور شہوت کی اور صبر دینیوالا اوپر مشقت کے ساتھہ ادای عبادت کے وہی سبحانہ تعالی ہے اور بندیکو چاہیے کہ بیچ تمام بلاؤن اور رنجون کے صبر اوسی
چاہے اور نافرمانی سے دور رہے اور تخلق یہہ ہے کہ کسی کام مین جلدی اور شتابی نکرے اور آرام و تمکین اختیار کرے اور رنج و فراق مین بنا و اللہ تعالی

سے ڈھونڈے ربنا افرغ علینا صبرا و ثبت اقدامنا وانصرنا علی القوم الکافرین یا ایہا الذین امنوا اصبروا وصابروا ورابطوا واتقوا اللہ لعلکم تفلحون
ایک شیخ نے مشائخ مین سے کہا کہ جو صبر لیا اگر مارا جاوے تو شہید ہوگا اور اگر زندہ رہیگا سعید ہوگا خاصیت جسکو رنج یا مشقت یا درد یا مصیبت پیش
آوے تینتیس بار اسکو پڑہے اطمینان باطن پاوے اور اگر آدہی رات اور یا دوپہر کو مداومت کرے واسطے زبان بندی اور خوشنودی دشمنون کی
اور رضای سلطان کے بعد غضب کے اور قبولیت دلون کے خاصیت تمام رکہتا ہے ع دعاء المرء مقبول متی ما یلتجی فی اللہ غوات

الحکیم وَ قَالَ التِّرْمِذِیُّ هٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ نقل کی یہہ ترمذی نے اور بیہقی نے دعوات کبیر مین اور کہا ترمذی نے یہہ حدیث غریب ہے اور
کہتا ہون مین یعنی ملا علی قاری کہ تحریر کی کتاب اللہ مین اور حدیث رسول اللہ مین ایسے اسما کہ اور اسما ہین جو نہین ہین تو کتاب اللہ مین یہہ ہین

الرب الاکرم الاعلی الحافظ الخلاق الساتر الستار الشاکر العادل العالم العلام الغالب الناصر الفاطر والی القدیر القریب القاہر الکفیل الکافی النصیر المحیط

الملک المولی النصیر احکم الحاکمین ارحم الراحمین احسن الخالقین ذوالفضل ذوالطول ذوالقوۃ ذوالمعارج ذوالعرش رفیع الدرجات غافر الذنوب قابل التوب

الفعال لما یرید مخرج الحی من المیت اور حدیث شریف مین یہہ آئے ہین الحنان المنان المغیث اور سوا ان کے اور کتابون مین توریت وغیرہ سے اور
بہی نقل کیے ہین بشد الحمد تمام ہوئی شرح اسماء حسنی کی شرح ملا علی قاری اور شرح مولوی فخر الدین اور ترجمہ حضرت شیخ رحمہم اللہ کر سے **وَعَنْ** بُرَيْدَةَ
اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمِعَ رَجُلًا يَقُوْلُ اللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ بِاَنَّكَ اَنْتَ اللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ الْاَحَدُ الصَّمَدُ الَّذِیْ
لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُوْلَدْ وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ فَقَالَ دَعَا اللّٰهَ بِاسْمِهِ الْاَعْظَمِ الَّذِیْ اِذَا سُئِلَ بِهٖ اَعْطٰى وَاِذَا دُعِیَ بِهٖ اَجَابَ
رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْ دَاوٗدَ اور روایت ہے بریدہ سے یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے سنا ایک شخص کو کہ کہتا ہے یا الٰہی تحقیق مین مانگتا ہون
تجہسے یعنی مطلب مقصود اپنا بوسیلہ اسکے کہ تو ہے اللہ نہین کوئی معبود مگر تو ایک بے نیاز ایسا کہ نہ جنا اور نہ جنا گیا اور نہین اوسکا ہمسر کوئی پس فرمایا
حضرت نے کہ دعا مانگی اسنے اللہ تعالیٰ سے ساتہہ اسم اعظم کے ایسا اسم اعظم کہ جب مانگا جاتا ہے اللہ تعالیٰ ساتہہ اوسکے دیتا ہے اور جس وقت کہ دعا کی جاتی
ہے ساتہہ اوسکے قبول کرتا ہے یعنی اکثر مقبول ہوتی ہے نقل کی یہہ ترمذی اور ابو داود نے **ف** ظاہر یہہ ہے کہ اسم اعظم اسماء الٰہی مین پوشیدہ ہے مثل
لیلۃ القدر کے لیکن جمہور علما کہتے ہین کہ اسم اعظم لفظ اللہ کا ہے لیکن قطب ربانی سید عبد القادر جیلانی رحمہ اللہ نے فرمایا ہے کہ بشرطیکہ اللہ کہے تو اور نہ
ہو تیرے دل مین سوا اوسکے کچہہ تاثیر جیسی ہو گی کہ جب ایسا حال ہوگا اور اور اقوال بہت وارد ہوئے ہین چنانچہ کچہہ باب کے آخر مین مذکور ہونگے اور علما نے
فرق سوال اور دعا مین یہہ نقل کیا ہے کہ سوال کے معنی ہین طلب کرنا جیسے کہے اللہم اعطنی اور اعطاء دینا اوسکا اور دعا کے معنی ہین پکارنا جیسے
کہے یا اللہ اور اجابت قبول کرنا اوسکا جیسے فرماوے لبیک عبدی یعنی ہان بندے میرے ہے تخریج **وَعَنْ** اَنَسٍ قَالَ كُنْتُ جَالِسًا
مَعَ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِی الْمَسْجِدِ وَرَجُلٌ يُصَلِّیْ فَقَالَ اللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ بِاَنَّ لَكَ الْحَمْدَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ الْحَنَّانُ
الْمَنَّانُ بَدِيْعُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ يَا حَیُّ يَا قَيُّوْمُ اَسْئَلُكَ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعَا اللّٰهَ
بِاسْمِهِ الْاَعْظَمِ الَّذِیْ اِذَا دُعِیَ بِهٖ اَجَابَ وَاِذَا سُئِلَ بِهٖ اَعْطٰى رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْ دَاوٗدَ وَالنَّسَائِیُّ وَابْنُ مَاجَةَ
اور روایت ہے انس سے کہ کہا تہا مین بیٹہا ہوا ساتہہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی مسجد مین اور ایک شخص پڑہتا تہا نماز پس کہا اوسنے یا الٰہی مانگتا ہون مین
تجہسے مطلب اپنا بوسیلہ اسکے کہ تیرے لیے ہے سب تعریف نہین کوئی معبود مگر تو مہربان بہت دینے والا پیدا کرنے والا آسمانون اور زمین کا اے صاحب
بزرگی اور بخشش کے اے زندہ اے خبرگیری کرنیوالے سوال کرتا ہون مین تجہسے پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ دعا مانگی اللہ سے ساتہہ نام
اوسکی کے کہ بڑا ہے ایسا نام کہ جب مانگا جاوے ساتہہ اوسکے قبول کرے اور جب سوال کیا جاوے ساتہہ اوسکے دیوے نقل کی یہہ ترمذی اور ابو داود
و نسائی اور ابن ماجہ نے **وَعَنْ** اَسْمَاءَ بِنْتِ يَزِيْدَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اسْمُ اللّٰهِ الْاَعْظَمُ فِیْ هَاتَيْنِ الْاٰيَتَيْنِ
وَاِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِيْمُ وَفَاتِحَةِ اٰلِ عِمْرَانَ الٓمّٓ اللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَیُّ الْقَيُّوْمُ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ
وَاَبُوْ دَاوٗدَ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِیُّ اور روایت ہے اسماء بیٹی یزید کی سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اسم اللہ کا اعظم بیچ
ان دو آیتون کے ہے اور معبود تمہارا معبود ایک ہے نہین کوئی معبود مگر وہ بخشنے والا مہربان اور بیچ ابتدا سورۂ آل عمران کے اللہ نہین کوئی

معبود دگر وہ زمرہ ہر خبرگیری کرنیوالا نقل کی یہہ ترمذی اور ابو داؤد اور ابن ماجہ اور دارمی نے **وعن** سعد قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دعوۃ ذی النون اذ دعا وھو فی بطن الحوت لا الہ الا انت سبحانک انی کنت من الظالمین لم یدع بھا رجل مسلم فی شیء قط الا استجاب لہ رواہ احمد والترمذی اور روایت ہے سعد سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا صاحب مچھلی کی یعنی حضرت یونس کی جس وقت کہ دعا مانگی انہوں نے رب سے اور اس حالت میں کہ تھے بیچ پیٹ مچھلی کے کہ دعا یہہ ہے نہیں کوئی معبود مگر تو پاک ہے تو تحقیق میں تھا ظالموں سے نہیں دعا مانگتا ساتھ اوسکے کوئی شخص مسلمان بیچ کسی چیز یعنی حاجت کی مگر کہ قبول کرتا ہے اللہ واسطے اوسکے نقل کی یہہ احمد اور ترمذی نے **ف** مختصر قصہ حضرت یونس علیہ السلام کا یہہ ہے کہ اللہ تعالی نے بھیجا اونکو طرف رہنے والوں شہر نینوی کے پس بلایا اونکو طرف ایمان کے وہ ایمان نہ لائے پھر وحی بھیجی اللہ تعالی نے کہ اونکو آگاہ کرو کہ عذاب تمپر آویگا بعد تین دن کے وہ یہہ بات کہکر نکل کھڑے ہوئے اون میں سے پس ظاہر ہوا ایک ابر سیاہ اور قریب ہوا یہانتک کہ ٹھہرا اونکے شہر پر اور نکلا اوس میں سے ایک دھوان پس جب یقین کیا اونہوں نے قریب ہونے اوترنا عذاب کا نکلے ساتھ بی بیوں اور اولاد اور جانوروں اپنی کے طرف جنگل کے اور جدا کیا آدمیوں اور جانوروں کی بچوں کو ماؤں سے اور بلند کی آواز ساتھ زاری اور رونیکے اور ایمان لائے اور توبہ کی کفر اور گناہوں سے اور کہا یا حی حین لا حی لا الہ الا انت پس دفع کیا اللہ تعالی نے اون سے عذاب پھر قریب اونکے شہر کے آئے حضرت یونس علیہ السلام تاکہ معلوم کریں حال اونکا پس دیکھا دور سے کہ شہر اونکا آباد ہے جیسا کہ تھا اور لوگ اوسکے زندہ ہیں پس حیا کی اونہوں نے اور کہا کہ میں نے کہا تھا اونکو کہ عذاب نازل ہوگا تمپر بعد تین دن کے اور نہ نازل ہوا پس چلے گئے اور نہ جانا کہ عذاب اوترا تھا اونپر پھر دفع ہوگیا پس یہانتک کہ آئے ایک کشتی پر اور بیٹھے اوس میں پس جب بیٹھے ٹھہر گئی کشتی پس مبالغہ کیا گیا اوسکے جاری کرنے میں نہ جاری ہوئی پس کہا ملاحوں نے کہ یہاں کوئی غلام بھاگا ہوا ہے پھر قرعہ ڈالا اونہوں نے درمیان کشتی والوں کے پس نکلا قرعہ یونس کے نام پر کہا اونہوں نے کہ میں ہوں غلام بھاگا ہوا پھر ڈالدیا اونکو دریا میں پس نگل گئی مچھلی اونکو کہ حکم سے اور حکم کیا مچھلی کو اللہ تعالی نے یہ کہ محفوظ رکھ اونکو پس ٹھہرے اوسکے پیٹ میں اور سیر کروائی اونکو دریای نیل اور دریای فارس کی اور دجلہ کی پھر کہا لا الہ الا انت سبحانک انی کنت من الظالمین یعنی میں ظالموں میں سے ہوں بسبب نکلنے کے قوم میں سے پہلے اسکے کہ اذن دے تو مجکو نکلنے کا پس قبول کی اللہ تعالی نے دعا اونکی اور حکم کیا مچھلی کو اونکے ڈالنے کا طرف زمین نصیبین کے کہ وہ ایک شہر ہے شام کے شہروں میں سے ع

الفصل الثالث

فصل تیسری **عن** بریدۃ قال دخلت مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم المسجد عشاء فاذا رجل یقرأ ویرفع صوتہ فقلت یا رسول اللہ اتقول ھذا مراء قال بل مؤمن منیب قال وابو موسی الاشعری یقرأ ویرفع صوتہ فجعل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یتسمع لقراءتہ ثم جلس ابو موسی یدعو فقال اللھم انی اشھدک انک انت اللہ لا الہ الا انت احدا صمدا لم یلد ولم یولد ولم یکن لہ کفوا احد فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لقد سال اللہ باسمہ الذی اذا سئل بہ اعطی واذا دعی بہ اجاب قلت یا رسول اللہ اخبرہ بما سمعت منک قال نعم فاخبرتہ بقول رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال لی انت الیوم لی اخ صدیق حدثتنی بحدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رواہ رزین روایت ہے بریدہ سے کہ کہا داخل ہوا میں ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مسجد میں وقت عشاء کے پس ناگہاں ایک شخص پڑھتا تھا قرآن اور بلند کرتا تھا آواز اپنی پس کہا مینے یا رسول اللہ کیا کہتے ہو تم اسکو ریا کرنیوالا یعنی منافق کہ پڑھتا ہے پکار کر سنانے اوروں کو واسطے دکھانے کے پھر فرمایا حضرت نے بلکہ مسلمان رجوع کرنیوالا یعنی غفلت سے طرف ذکر کے کہا بریدہ نے اور ابو موسی اشعری پڑھتے تھے قرآن اور بلند کرتے تھے آواز اپنی یعنی اوپر جو گذرا کہ ایک شخص

پڑھتا تھا وہ ابو موسیٰ ہی تھے پھر شروع کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے سننا قراءۃ انکی کا پھر بیٹھے ابوموسیٰ یعنی شاید کہ وہ تشہد میں بیٹھے یا بعد نماز کہ دعا مانگنے لگے پس کہا یا الٰہی تحقیق میں گواہ کرتا ہوں تجھکو یعنی اعتقاد کرتا ہوں تیرے حق میں کہ تو اللہ ہے نہیں کوئی معبود سوا تیرے کہ ایک ہی بے نیاز نہ جنا اور نہ جنا گیا اور نہیں ہے واسطے اوسکے ہمسر کوئی پھر فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق مانگا اللہ تعالیٰ سے ساتھ نام اوسکی کے ایسا نام کہ جب سوال کیا جاتا ہے ساتھ اوسکے دیتا ہے اور جس وقت کہ دعا مانگی جاتی ہے ساتھ اوسکے قبول کرتا ہے کہا بریدہ نے پھر کہا میں نے یا رسول اللہ خبر پہونچاؤں میں ابوموسیٰ کو ساتھ اوس چیز کے کہ سنی میں نے آپ سے فرمایا کہ ہاں پس خبر دی میں نے اونکو ساتھ فرمانے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پس کہا ابوموسیٰ نے مجھکو کہ تو آج کے دن میرا بھائی ہے سچا بیان کی تو نے مجھ سے حدیث رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی نقل کی یہ رزین نے **ف** بیچ بیان اسم اعظم کے اور بہت سے قول وارد ہوئے ہیں بعضوں نے کہا اسم اعظم بسم اللہ الرحمن الرحیم ہے اور بعضوں نے لفظ ہو کو کہا اور بعضوں نے الحی القیوم کو اور بعضوں نے مالک الملک کو اور بعضوں نے کلمہ توحید کو اور بعضوں نے اللہ الذی لا الہ الا ہو رب العرش العظیم کو اور حضرت امام زین العابدین سے منقول ہے کہ انہوں نے سوال کیا رب العزت سے کہ تعلیم کرے مجھکو اسم اعظم پس دکھایا اونکو خواب میں کہ اسم اعظم لا الہ الا اللہ ہے اور بعضوں نے کہا کہ وہ مخفی ہے اسماء حسنیٰ میں اور بعضوں نے کہا کہ اللھم ہے بعض سلف سے منقول ہے کہ کہا حسن بصری نے اللھم دعا ہے کی خدا سے ساتھ تمام ناموں اوسکی کے اور مانند اوسکے حسن بصری سے بھی منقول ہے اور بعضوں نے کہا الم ہے اور بعضوں نے کہا کہ ہر اسم اسماء الٰہی سے کہ یاد کرے بندہ اللہ کو ساتھ اوسکے بطریق حضور و استغراق کے اس طرح کہ اوسکے باطن میں اوس حالت میں سوا اوسکے کچھ نہ ہووے وہ اسم اعظم ہے اور دعا ساتھ اوسکے قبول ہوتی ہے یہ قول حضرت امام جعفر صادق کا ہے ابو سلیمان دارانی نے کہا کہ پوچھا میں نے بعض مشائخ سے اسم اعظم کو کہا انہوں نے دلکو پہچانتا ہے تو کہا میں نے ہاں کہا جس وقت کہ دیکھے تو دل اپنے کو کہ متوجہ ہوا طرف خدا کے اور نرم ہوا مانگ حاجت اپنی کہ یہی اسم اعظم ہے اور ابو الربیع نے کسی سے پوچھا کہ تعلیم کر مجھکو اسم اعظم کہا کہ لکھ اطع اللہ یطعک یعنی فرمان برداری کر اللہ کی قبول کریگا عرض تیری حاصل یہ کہ اطاعت کرنی اللہ کی اسم اعظم ہے کہ اس سے مہربان ہوتا ہے اللہ تعالیٰ اور قبول کرتا ہے دعا اور کہا کہ بسم اللہ الرحمن الرحیم عارف سے مانند کن کے ہے اللہ تعالیٰ سے یعنی جیسے اللہ تعالیٰ کن کے کہنے میں جو چاہتا ہے پیدا کر دیتا ہے ویسے ہی بندے کے لیے بسم اللہ کی برکت سے سرانجام جس کام کا چاہتا ہے ہو جاتا ہے اور کہا بعض محققین نے کہ یہ دعا جامع سب اقوال کی ہے یعنی اس میں سب اسم اعظم کہ بزرگوں نے نقل کیے ہیں آجاتے ہیں

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ بِاَنَّ لَکَ الْحَمْدُ لَا اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ یَا حَنَّانُ یَا مَنَّانُ یَا بَدِیْعَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ یَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ یَا خَیْرَ الْوَارِثِیْنَ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ یَا سَمِیْعَ الدُّعَاءِ یَا اَللّٰہُ یَا اَللّٰہُ یَا اَللّٰہُ یَا عَلِیُّ یَا عَظِیْمُ یَا سَمِیْعُ یَا حَلِیْمُ یَا عَلِیْمُ یَا مَالِکَ الْمُلْکِ یَا مُبَارَکُ یَا سَلَامُ یَا حَقُّ یَا قَدِیْمُ یَا دَائِمُ یَا غَنِیُّ یَا مُحِیْطُ یَا حَکِیْمُ یَا عَلِیُّ یَا ظَاهِرُ یَا رَحْمٰنُ یَا رَحِیْمُ یَا سَرِیْعُ یَا کَرِیْمُ یَا مُغْنِیْ یَا مُعْطِیْ یَا نَافِعُ یَا مُحْیِیْ یَا مُقِیْتُ یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ یَا اَحَدُ یَا صَمَدُ یَا رَبِّ یَا رَبِّ یَا رَبِّ یَا رَبِّ یَا رَبِّ یَا وَهَّابُ یَا غَفَّارُ یَا قَرِیْبُ یَا لَا اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ سُبْحَانَکَ اِنِّیْ کُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ اَنْتَ حَسْبِیْ وَنِعْمَ الْوَکِیْلُ ح

بَابُ ثَوَابِ التَّسْبِیْحِ وَالتَّحْمِیْدِ وَالتَّھْلِیْلِ وَالتَّکْبِیْرِ

یہ باب ہے بیچ بیان ثواب کہنے سبحان اللہ اور الحمد للہ اور لا الہ الا اللہ اور اللہ اکبر کے

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

فصل پہلی **عَنْ** سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَفْضَلُ الْکَلَامِ اَرْبَعٌ سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ وَفِیْ رِوَایَةٍ اَحَبُّ الْکَلَامِ اِلَی اللّٰہِ اَرْبَعٌ سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ لَا یَضُرُّکَ بِاَیِّھِنَّ بَدَأْتَ رَوَاہُ مُسْلِمٌ روایت ہے سمرہ بن جندب سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بہتر کلام آدمی کے چار ہیں سبحان اللہ اور الحمد للہ اور لا الہ الا اللہ اور اللہ اکبر اور ایک روایت میں ہے بہت پیارے کلام طرف اللہ کے چار ہیں سبحان اللہ اور الحمد للہ اور لا الہ الا اللہ اور اللہ اکبر نہیں ضرر کرتا تجھکو ساتھ کسی کے ان میں سے شروع کرے تو **ف** یعنی بعد اللہ تعالیٰ کے کلام کے بندوں کے کلاموں میں سے یہ چار کلمے افضل ہیں بیچ اونکے

کہ چوتھا کلمہ قرآن میں نہیں آیا اور جو چیز قرآن میں نہیں وہ افضل نہیں ہے اوس چیز سے کہ قرآن میں ہے اور ایک حدیث میں آیا ہی افضل الکلام بعد القرآن اربع
وھی من القرآن اور احتمال ہی کہ یہ شامل ہو کلام کو کلام اللہ کو یعنی اللہ تعالی کے کلام میں تو بھی یہ کلمے افضل ہیں سوا اس کے کہ قرآن میں تو قرآن میں موجود
ہیں اور چوتھا قرآن میں ہی پہلے اس آیت میں وکبرہ تکبیرا اور یہ کلمے افضل ہیں لیکن جو ذکر حدیث سے ثابت ہوا جو کسی حال میں یا وقت میں مشغول ہو
ساتھ اوسکے افضل ہی تسبیح وغیرہ سے اور ساتھ کسی کے ان میں سے شروع کرے یعنی پہلے سبحان اللہ کہے یا الحمد للہ یا لا الہ الا اللہ یا اللہ اکبر کچھ اسکا
ضرر نہیں کرتا کہا طیبی نے کہ ترتیب کو رعایت کرنا یعنی اولی ہے بلا ترتیب رخصت ہے پس جائز ہے ع وعن ابی ھریرۃ قال قال
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لان اقول سبحان اللہ والحمد للہ ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر احب الی مما طلعت علیہ
الشمس رواہ مسلم اور روایت ہی ابو ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے البتہ کہنا میرا سبحان اللہ والحمد للہ ولا الہ الا اللہ
واللہ اکبر دوست محبوب ہی طرف میری اوس چیز سے کہ نکلا ہو اوسپر آفتاب یعنی دنیا اور دنیا کی چیزین نقل کی یہ مسلم نے وعنہ قال قال
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من قال سبحان اللہ وبحمدہ فی یوم مائۃ مرۃ حطت خطایاہ وان کانت مثل زبد
البحر متفق علیہ اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جسنے کہا سبحان اللہ وبحمدہ کہ دن میں سو بار دور کیے
جاتے ہیں گناہ اوسکے اگرچہ ہوں مانند جھاگ دریا کے یعنی بہت نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف کہا طیبی نے کہ برابر ہے سو بار متفرق پڑھا یا
اکٹھی اول روز میں پڑھے یا آخر روز میں مگر اولی اکٹھا پڑھنا ہی اول روز میں ع وعنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم من قال حین یصبح وحین یمسی سبحان اللہ وبحمدہ مائۃ مرۃ لم یات احد یوم القیامۃ بافضل مما جاء بہ
الا احد قال مثل ما قال او زاد علیہ متفق علیہ اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جسنے کہ کہا وقت
صبح کے اور وقت شام کے سبحان اللہ وبحمدہ سو سو بار نہ لاویگا کوئی دن قیامت کے کوئی عمل بہتر اوس چیز سے کہ لاویگا یہ مگر وہ کہ کہا اوس نے مانند
اسکے کہا یا زیادہ کہا اس سے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف یہان ایک اشکال وارد ہوتا ہی کہ ظاہر عبارت سے یہ سمجھا جاتا ہی کہ جسنے کہا
مانند اس چیز کے کہ کہا اوس نے وہ افضل لاویگا اوس چیز سے کہ لاویگا وہ اور یوں نہیں ہے بلکہ جسنے کہا مانند اوس چیز کے کہ اوس نے
کہا لاویگا مانند اوس چیز کے کہ وہ لاویگا نہ افضل اوس سے جواب یہ کہ تقدیر کلام کی اور معنی اوسکے یہ ہین کہ نہ لاویگا کوئی برابر
اوس چیز کے کہ وہ لاویگا اور نہ افضل اوس چیز سے کہ وہ لاویگا مگر وہ شخص کہ کہا مانند اوس چیز کے کہ اوسنے کہا پس وہ برابر اوسکے لاویگا اور
جسنے کہا زیادہ اوس چیز سے کہ کہا اوسنے لاویگا وہ افضل اوس چیز سے کہ لاویگا وہ یا کلمہ او کا بمعنی واو کے ہے ع ح وعنہ قال
قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کلمتان خفیفتان علی اللسان ثقیلتان فی المیزان حبیبتان الی الرحمن سبحان
اللہ وبحمدہ سبحان اللہ العظیم متفق علیہ اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے دو کلمے
ہین ہلکے زبان پر بھاری ترازو میں یعنی ثواب اونکا بھاری ہوگا میزان اعمال میں پیارے طرف بخشنے والے خدا کے وہ دو کلمے یہ ہین پاک ہے اللہ اور
موصوف ہے ساتھ حمد اپنی کے پاک ہے اللہ بڑا نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے وعن سعد بن ابی وقاص قال کنا عند رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم فقال ایعجز احدکم ان یکسب کل یوم الف حسنۃ فسألہ سائل من جلسائہ کیف یکسب احدنا
الف حسنۃ قال یسبح مائۃ تسبیحۃ فیکتب لہ الف حسنۃ او یحط عنہ الف خطیئۃ رواہ مسلم وفی کتابہ فی جمیع
الروایات عن موسی الجھنی او یحط قال ابو بکر البرقانی ورواہ شعبۃ وابو عوانۃ ویحیی بن سعید القطان عن موسی

فَقَالُوْا وَيُحَطُّ بِغَيْرِ اَلِفٍ هٰكَذَا فِيْ كِتَابِ الْحُمَيْدِيِّ اور روایت ہے سعد بن ابی وقاص سے کہا تھے ہم نزدیک رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
کے فرمایا کیا عاجز ہے ایک تمہارا اس سے کہ حاصل کرے ہر روز ہزار نیکیاں پس پوچھا اون سے ایک پوچھنے والے نے اونکے ہمنشینوں میں سے کہ کس طرح
حاصل کرے ایک ہمارا ہزار نیکیاں یعنی ہر روز بسہولت فرمایا پڑھے سو بار سبحان اللہ لکھی جاوینگی واسطے اسکے ہزار نیکیاں یعنی اوسی حساب سے
کہ ہر نیکی کی دس نیکیاں لکھی جاتی ہیں یا دور کی جاویگی اوس سے ہزار گناہ یعنی صغیرہ یا کبیرہ اگر چاہے اللہ تعالیٰ نقل کی یہہ مسلم نے اور کتاب مسلم میں
یعنی صحیح مسلم میں تمام روایتوں میں موسیٰ جہنی سے لفظ او یحط کا ہے کہا ابوبکر برقانی نے اور روایت کیا اسکو شعبہ نے اور ابو عوانہ نے اور یحییٰ بن
سعید قطان نے موسیٰ جہنی سے پس انہوں نے فرمایا یعنی شعبہ وغیرہ نے لفظ ویحط کا بدون الف کے اور اسیطرح کتاب حمیدی کی ہے یعنی جمع بین
الصحیحین میں ہے **ف** او یحط کے معنی یہہ ہوتے ہیں کہ دونو باتوں میں سے ایک بات ہوتی ہے یا نیکیاں لکھی جاتی ہیں یا گناہ جھڑتے ہیں
اور ویحط کے معنی یہہ ہیں کہ نیکیاں بھی لکھی جاتی ہیں اور گناہ بھی جھڑتے ہیں اور موطا میں اسکی روایتیں ترمذی اور نسائی اور ابن حبان کی اون میں
بھی ویحط واو سے ہے پس ظاہراً ان روایتوں میں منافات معلوم ہوتی ہے تطبیق انمیں یوں دیجاوے کہ کبھی آتی ہے واو معنی او کے پس نہیں منافات
ہے دونوں روایتوں میں اور معنی یوں ہونگے کہ جسنے پڑھی یہہ تسبیح لکھی جاتی ہیں ہزار نیکیاں اگر نہوں اسکے گناہ یا جھڑتے ہیں اوس سے ہزار گناہ
اگر ہوں گناہ اوسکے مدع ح **وَعَنْ** اَبِیْ ذَرٍّ قَالَ سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيُّ الْكَلَامِ اَفْضَلُ قَالَ مَا اصْطَفَى
اللّٰهُ لِمَلٰٓئِكَتِهٖ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے ابی ذر سے کہا پوچھے گئے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کونسا کلام بہتر ہے
فرمایا وہ کلام کہ چن لیا اللہ نے واسطے فرشتوں اپنے کے سبحان اللہ وبحمدہ نقل کی یہہ مسلم نے **ف** چن لیا یعنی کہ مین ہمیشہ فرشتوں کے لیے
اور حکم کیا اونکو ہمیشہ پڑہنے کا بسبب نہایت فضیلت اسکی کے اور یہہ مختصر ہے چاروں کلموں کا یعنی سبحان اللہ والحمد للہ ولا الہ الا اللہ
واللہ اکبر کا اس لیے کہ تسبیح میں نفی شرک کی بھی ہے اور یہی معنی تہلیل کے ہیں اور لازم آتا ہے اس سے ہونا اللہ کا اکبر یعنی بہت بڑا مدع +
وَعَنْ جُوَيْرِيَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ مِنْ عِنْدِهَا بُكْرَةً حِيْنَ صَلَّى الصُّبْحَ وَهِيَ فِيْ مَسْجِدِهَا ثُمَّ رَجَعَ
بَعْدَ اَنْ اَضْحٰى وَهِيَ جَالِسَةٌ قَالَ مَا زِلْتِ عَلَى الْحَالِ الَّتِيْ فَارَقْتُكِ عَلَيْهَا قَالَتْ نَعَمْ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقَدْ قُلْتُ
بَعْدَكِ اَرْبَعَ كَلِمَاتٍ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ لَوْ وُزِنَتْ بِمَا قُلْتِ مُنْذُ الْيَوْمِ لَوَزَنَتْهُنَّ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ عَدَدَ خَلْقِهٖ وَرِضَا نَفْسِهٖ وَزِنَةَ
عَرْشِهٖ وَمِدَادَ كَلِمَاتِهٖ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے جویریہ سے کہ بیوی حضرت کی تھیں یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نکلے اونکے پاس سے وقت صبح کے
اوس وقت کہ ارادہ کیا نماز صبح کا اور وہ بیوی بیٹھی ہوئی تھیں اپنے مصلی میں پھر پھرے حضرت وقت چاشت کے اور وہ بیٹھی ہوئی تھیں اوسی
جگہہ فرمایا ہمیشہ رہی تو اوس حالت پر کہ جدا ہوا میں تجہسے اوس حالت پر یعنی وقت صبح کے اب تلک کہ وقت چاشت کا آگیا بیٹھی ہو تو ذکر میں مشغول
ہو کہا کہ ہاں فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق کہے میں نے بعد نکلنے کے تیرے پاس سے چار کلمے تین بار وہ ایسے ہیں کہ اگر تولے جاویں ساتھہ اوس چیز کے
کہ کہی تو نے ابتدا اس دن سے تو البتہ غالب آویں اونپر یعنی اونکا ثواب زیادہ ہو ثواب ذکر سے وہ چار کلمے یہہ ہیں پاکی بیان کرتا ہوں
اللہ کی اور تعریف کرتا ہوں اوسکی بقدر گنتی مخلوقات اوسکی کے اور موافق مرضی ذات اوسکی کے اور موافق بوجھہ عرش اوسکی کے اور
موافق مقدار کلموں اوسکی کے نقل کی یہہ مسلم نے **ف** کلموں یعنی کتابوں اور صحیفوں اوسکی کے یا اسماء یا صفات یا اوامر اوسکی کے اور
دلالت کرتی ہے یہہ حدیث اسپر کہ اعتبار ذکر میں کیفیت کا ہے نہ کمیت کا یعنی تسبیحات عمدہ کہ مضمون اونکا خوب ہو اور حضور دل سے پڑھی جاویں اگرچہ کم
ہوں افضل ہیں اون تسبیحات سے کہ جو ایسی نہوں اگرچہ بہت ہوں اور اسی قیاس پر قراءۃ قرآن کی ساتھہ تدبر اور تفکر اور حضور کی اگرچہ ایک آیت ہو افضل

ہر بہت قرات سو کہ حال ہوا ان چیزوں مذکورہ سے ع + **وَعَنْ** اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَالَ لَا
اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ فِيْ يَوْمٍ مِائَةَ مَرَّةٍ كَانَتْ لَهٗ عِدْلَ عَشْرِ رِقَابٍ وَكُتِبَتْ
لَهٗ مِائَةُ حَسَنَةٍ وَمُحِيَتْ عَنْهُ مِائَةُ سَيِّئَةٍ وَكَانَتْ لَهٗ حِرْزًا مِنَ الشَّيْطَانِ يَوْمَهٗ ذٰلِكَ حَتّٰى يُمْسِيَ وَلَمْ يَأْتِ اَحَدٌ بِاَفْضَلَ مِمَّا
جَاءَ بِهٖ اِلَّا رَجُلٌ عَمِلَ اَكْثَرَ مِنْهُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ کہے نہیں کوئی معبود
مگر اللہ تنہا نہیں شریک کوئی اوسکا اوسی کے لیے ہے بادشاہت اور اوسی کے لیے ہے تعریف اور وہ ہر چیز پر قادر ہے جو کوئی دن میں سو بار ہوگا اوسکے لیے
ثواب برابر آزاد کرنے دس بردوں کا اور لکھی جاتی ہیں اوسکے لیے سو نیکیاں اور دور کی جاتی ہیں اوس سے سو برائیاں اور ہوتی ہے اوسکے لیے
پناہ شیطان سے اوس دن شام تک اور نہیں لایا کوئی یعنی دن قیامت کے عمل بہتر اوس چیز سے کہ لایا اوسکو مگر وہ شخص کہ عمل کیا زیادہ اوس سے
ف ظاہر اسے معلوم ہوتا ہے کہ اگر تمام کو پڑھے صبح تک اسیطرح پناہ میں ہے پس احتمال ہے کہ ہو یہ اختصار راوی سے یا حضرت ہی نے بیان کیا ہو
اس لیے کہ ظاہر ہے واللہ اعلم اور کہا نووی نے کہ یہ ثواب سو کا ہے اور جسقدر زیادہ پڑھیگا زیادہ ثواب پاویگا اور یہ سو خواہ اکٹھی پڑھے یا متفرق تب بھی ثواب
پاویگا لیکن افضل یہ ہے کہ اکٹھی پڑھے اور اول روز میں پڑھے تا کہ تمام دن پناہ میں ہو شیطان سے **وَعَنْ** اَبِیْ مُوْسَى الْاَشْعَرِیِّ قَالَ
كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ سَفَرٍ فَجَعَلَ النَّاسُ يَجْهَرُوْنَ بِالتَّكْبِيْرِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَا اَيُّهَا النَّاسُ ارْبَعُوْا عَلٰى اَنْفُسِكُمْ اِنَّكُمْ لَا تَدْعُوْنَ اَصَمَّ وَلَا غَائِبًا اِنَّكُمْ تَدْعُوْنَ سَمِيْعًا بَصِيْرًا وَهُوَ مَعَكُمْ وَالَّذِيْ
تَدْعُوْنَهٗ اَقْرَبُ اِلٰى اَحَدِكُمْ مِنْ عُنُقِ رَاحِلَتِهٖ قَالَ اَبُوْ مُوْسٰى وَاَنَا خَلْفَهٗ اَقُوْلُ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ فِيْ نَفْسِيْ فَقَالَ يَا عَبْدَ اللّٰهِ
بْنَ قَيْسٍ اَلَا اَدُلُّكَ عَلٰى كَنْزٍ مِنْ كُنُوْزِ الْجَنَّةِ فَقُلْتُ بَلٰى يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت
ہے ابی موسی اشعری سے کہا تھے ہم ساتھ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے سفر میں پس شروع کیا لوگوں نے پکارنا ساتھ تکبیر کے پس فرمایا رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نے اے لوگو نرمی کرو اپنی جانوں پر یعنی اپنی جان کو تکلیف مت دو تحقیق تم نہیں پکارتے یعنی ساتھ تکبیر کے یا نہیں یاد کرتے بہرے کو نہ غائب
کو تحقیق تم پکارتے ہو سننے والے دیکھنے والے کو اور وہ ساتھ تمہارے ہے یعنی مطلع ہے تمہارے حال پر جہاں کہیں کہ ہو تم اور یہ کہ پکارتے ہو یاد کرتے ہو
یا جسکو اور وہ کہ پکارتے ہو تم اوسکو بہت نزدیک ہے طرف ایک تمہارے کی گردن سواری اوسکی سے کہا ابوموسی نے اور میں تھا پیچھے حضرت کے یعنی اونٹ پر
یا پیادہ کہتا تھا میں لاحول ولا قوۃ الا باللہ اپنے دل میں پس فرمایا حضرت نے اے عبداللہ بن قیس کہ نام ہے ابوموسی اشعری کا کیا نہ خبر دوں کہ تجھکو
میں تجھکو اوپر ایک گنج کے گنجوں بہشت کے سے پس کہا میں نے ہاں خبر دیجیے یا رسول اللہ فرمایا حضرت نے وہ گنج یہ ہے لاحول ولا قوۃ الا باللہ نقل کی
یہ بخاری اور مسلم نے **ف** پکارنا ساتھ تکبیر کے یعنی بلند جگہ پر چڑھتے ہوئے جو تکبیر کہے سنت ہے پکار کر کہتے تھے یا مراد اس سے تکبیر اور مانند اوسکی کا ذکر
یعنی ذکر اللہ پکار کر کرتے تھے اور اخیر حدیث میں لاحول کو گنج اس لیے کہا کہ اسکو پڑھنے والے کو بہت ثواب ملتا ہے مانند گنج کی یا کہ دنیا کے گنج کی کچھ بھی حقیقت نہیں
اوسکے آگے اور مشائخ سے نقل کیا ہے کہ کوئی ذکر مدد کرنے والا عمل پر اس سے زیادہ نہیں اور معنی اس کلمے کے یہ ہیں کہ نہیں پھر سکتا ہے گناہ سے
مگر ساتھ بچانے اللہ کے اور نہیں قوت اللہ کے طاعت پر مگر ساتھ مدد اللہ کے ع ح **اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ** فصل دوسری **عَنْ** جَابِرٍ
قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَالَ سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِيْمِ وَبِحَمْدِهٖ غُرِسَتْ لَهٗ نَخْلَةٌ فِي الْجَنَّةِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ
اور روایت ہے جابر سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جس نے کہا سبحان اللہ العظیم وبحمدہ لگایا جاتا ہے اوسکے لیے درخت کھجور کا بہشت
میں نقل کی یہ ترمذی نے **ف** خاص کیا گیا درخت کھجور کا اسلیے کہ کثرت منفعت اوسکی کے اور اچھے ہونے پھل اوسکی کے ع ح + **وَعَنْ**

بیر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما من صباح یصبح العباد فیہ الا منادٍ ینادی سبحوا الملک القدوس
اہ الترمذی اور روایت ہے زبیر سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں کوئی صبح کہ صبح کرین بندے اوس مین مگر کہ
فرشتہ پکارنے والا پکارتا ہے کہ ساتھ پاکی کے یاد کرو بادشاہ پاک کو نقل کی یہ ترمذی نے ف یعنی کہو سبحان الملک القدوس یا کہو
سبوح قدوس رب الملائکۃ والروح یا معنی یہ ہین کہ اعتقاد کرو اوسکا کہ وہ پاک ہے سب عیبون سے ع وعن جابر قال قال رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم افضل الذکر لا الہ الا اللہ وافضل الدعاء الحمد للہ رواہ الترمذی وابن ماجۃ اور روایت ہے
جابر سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بہترین ذکر کا لا الہ الا اللہ ہے اور بہترین دعاؤن کا الحمد للہ نقل کی یہ ترمذی اور ابن ماجہ نے
ف لا الہ الا اللہ افضل اس لیے ہے کہ ایمان بغیر اسکے صحیح نہیں اور کہا بعض محققین نے کہ یہ کلمہ افضل سب ذکرون مین اس لیے ہے کہ اس کو تاثیر
ہے بیچ پاک کرنے باطن کے اوصاف بد سے کہ وہ معبود ہین بیچ باطن ذاکر کے فرمایا اللہ تعالیٰ نے افرایت من اتخذ الٰہہ ہواہ
جب لا الہ الا اللہ کہتا ہے تو نفی ہوتی ہے سب معبودون کی اور الا اللہ کے کہنے سے ثابت ہوتا ہے ایک معبود یعنی اللہ اور رجوع کرتا ہے ذکر ظاہر زبان سے
تہ دل کو پھر قرار پکڑتا ہے اوس مین اور غالب ہوتا ہے اوس پر اور غالب ہوتا ہے اعضا اوسکے پر یا کی حلاوت اسکی اوس پر چکھا مزا اسکا اور
حمد کو دعا اس لیے کہا کہ تعریف کریم کی بیچ معنی دعا و سوال کے ہے اور افضل اس لیے کہا کہ حمد خدا کی کہ منعم حقیقی ہے بیچ معنی شکر کے ہے اور شکر موجب
زیادتی نعمت کا ہے فرمایا اللہ تعالیٰ نے ولئن شکرتم لازیدنکم ع وعن عبد اللہ بن عمرو قال قال رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم الحمد راس الشکر ما شکر اللہ عبد لا یحمدہ اور روایت ہے عبد اللہ بن عمرو سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
حمد کرنا سر ہے شکر کا نہیں شکر کیا اللہ کا یعنی کامل اوس بندہ نے کہ نہ تعریف کی اوسکی ف حمد فقط زبان سے ہوتی ہے اور شکر زبان اور دل
اور اعضا سے ہوتا ہے پس حمد ایک شاخ شکر کی ہے اور حمد کو سر شکر کا اس لیے کہا کہ وہ فعل زبان کا ہے اور زبان ہے بیان نعمت و تعریف الٰہی کا خوب تر اور
سب تمام اعضا کی ہے پس گویا حمد ہی مجمل شکر ہے اور مفصل شکر کا جز اعظم ہے اس لیے فرمایا کہ نہیں شکر کیا اللہ کا اوس بندے نے کہ جس نے اوسکی حمد
اس کلام مین اشارہ ہے اسپر کہ آدمی کو چاہیے کہ باوجود تصفیہ باطن کے محافظت ظاہر کی بھی کرے ح وعن ابن عباس قال قال رسول
صلی اللہ علیہ وسلم اول من یدعی الی الجنۃ یوم القیمۃ الذین یحمدون اللہ فی السراء والضراء رواہما البیہقی فی
شعب الایمان اور روایت ہے ابن عباس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اول اون شخصون کے کہ بلائے جاوینگے طرف بہشت کے دن
قیامت کے وہ لوگ ہین کہ تعریف کرتے ہین اللہ کی وقت خوشی کے اور وقت سختی کے یعنی ہر حال راضی برضاء مولیٰ ہین نقل کین یہ دونو
حدیثین بیہقی نے شعب الایمان مین ع وعن ابی سعید الخدری قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال موسیٰ علیہ السلام
یا رب علمنی شیئا اذکرک بہ وادعوک بہ فقال یا موسیٰ قل لا الہ الا اللہ فقال یا رب کل عبادک یقولون ہذا
انما ارید شیئا تخصنی بہ قال یا موسیٰ لو ان السموات السبع وعامرہن غیری والارضین السبع وضعن فی کفۃ ولا الہ الا
اللہ فی کفۃ لمالت بہن لا الہ الا اللہ رواہ فی شرح السنۃ اور روایت ہے ابی سعید خدری سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ کہا موسیٰ نے
پروردگار میرے سکھلا مجھکو ایک چیز کہ یاد کرون مین تجھکو ساتھ اوسکے اور دعا کرون مین تجھسے ساتھ اوسکے پس فرمایا اللہ تعالیٰ نے اے موسیٰ کہہ لا الہ
الا اللہ کہا موسیٰ نے اے پروردگار میرے سارے بندے تیرے یعنی سب مومنین کہتے ہین یہ سوا اسکے نہیں کہ چاہتا ہون مین ایسی چیز کو کہ خاص کرے تو مجھکو
ساتھ اوسکے یعنی ذکر و دعا خاص فرما کہ اور کوئی مین شریک میرا نہو دین فرمایا اے موسیٰ اگر ساتون آسمان اور آباد کرنے والے اونکے سوا میرے یعنی

فرشتے اور ساتون زمینین بچھی جاوین ایک پلڑہ مین اور لا الہ الا اللہ یعنی ثواب اسکا کہا جاوے تو ایک پلڑہ مین البتہ جھک جاوے اون چیزون سے پلڑہ میرا لا الہ الا اللہ کا نقل کی بغوی نے بیچ شرح السنۃ مین **ف** اگر کوئی کہے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے ذکر و دعا ایسی طلب کی تھی کہ سبب اوسکا اورون پر فائق ہوں پس مطابقت جواب کو ساتھ سوال کی کیا ہوئی کہ فرمایا کہہ لا الہ الا اللہ جواب یہ ہے کہ گویا اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ یہ کی تو ذرا محال چیز ہے واسطے کہ نہیں کوئی دعا و ذکر افضل اس سے سو وہ سب سے بہتر ہے اور حضرت موسیٰ علیہ السلام نے ذکر و دعا خاص طلب کی سبب عادت بشری کے کہ آدمی بہت خوش نہیں ہوتا مگر جبکہ خاص کیا جاتا ہے ساتھ ایک چیز کے کہ نہ ہو اور کسی کے پاس تو مثلاً اگر اوس کے پاس جواہر ایسا ہو کہ اور کسی پاس نہ ہو تو بہت خوش ہوتا ہے اسیطرح اسرار اور دعاؤن اور علوم نادرہ اور رکارتی گریون کا حال ہے کہ ان مین سے کسی پاس ایسی چیز ہوتی ہے کہ اور پاس نہیں ہوتی تو نہایت خوش ہوتا ہے باوجودیکہ عادت اللہ بسبب رحمت عام کے جاری یہ ہوئی ہے کہ ضروری تر چیز بہت پائی جاتی ہے مانند زندگی اور نمک اور پانی کی کہ یہ چیزین کیسی عزیز ہیں اور مین بہت خلاف موتی اور یاقوت و زعفران وغیرہ کے کہ یہ اونکو برابر عزیز نہیں اور مرتبہ اور مصحف شریف عزیز سب کتابوں سے افضل ہے اور پایا جاتا ہے بہت اور سستا اور علم کیمیا وغیرہ کی کیا حقیقت ہے اسکو اگر وہ پایا کم جاتا ہے اور بڑا جاہل اوس سے ایسی خوش ہوتے ہیں کہ علم قرآن و حدیث سے خوش نہیں ہوتے اور کلمہ طیبہ کہ کلمہ شہادت کہ وہ اشرف سب کلمات مین اور تفسیر تسبیحات تو میرا ہی افضل سب ذکرون مین او کامل تر سب حسنات مین ہین حالانکہ اکثر ہی موجود مین اور آسان تر ہین حصول مین اور عوام نے ترک کیا ہے اوسکو اور مواظبت کرتے ہین اسمار عربیہ اور دعاؤن عجیبہ کے کہ اکثر اون مین ایسی ہین کہ جنکی کچھ اصل ہی نہین کتاب و سنت مین حاصل سب مثالون کے بیان سے یہ ہے کہ اکثر چیزین حقیقت مین بہت خوب ہین لیکن بسبب کثرت کے لوگ اونکی قدر نہین جانتے اور بعضی چیزین ادنیٰ ہیں جسکی عزیز نہیں ہین اور لوگ اونکو عزیز رکھتے ہین بسبب قلت کے اور اللہ تعالیٰ نے یہ سوال حضرت موسیٰ علیہ السلام کو الہام کیا تاکہ وہ پوچھیں اور رب العزت جواب دے اور ظاہر ہو بزرگی اسکی نزدیک خاص و عوام کے اور ورد کرین اسکا ہر وقت و ہر مقام مین **وَعَنْ** اَبِیْ سَعِیْدٍ وَّاَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَالَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ صَدَّقَهٗ رَبُّهٗ قَالَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنَا وَاَنَا اَكْبَرُ وَاِذَا قَالَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ يَقُوْلُ اللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنَا وَحْدِيْ لَا شَرِيْكَ لِيْ وَاِذَا قَالَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ قَالَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنَا لِيَ الْمُلْكُ وَلِيَ الْحَمْدُ وَاِذَا قَالَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ قَالَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنَا لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِيْ وَكَانَ يَقُوْلُ مَنْ قَالَهَا فِيْ مَرَضِهٖ ثُمَّ مَاتَ لَمْ تَطْعَمْهُ النَّارُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہے ابی سعید و ابی ہریرہ سے کہ کہا دونون نے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہے نہین کوئی معبود مگر اللہ اور اللہ بہت بڑا ہے سچا کرتا ہے اوسکو رب اوسکا یعنی ثابت رکھتا ہے اور قبول کرتا ہے ان اقوال کو اور موافق کہنے اوسکے کے فرماتا ہے نہین کوئی معبود مگر مین اور مین بہت بڑا ہوں اور جسوقت کہ کہتا ہے بندہ نہین کوئی معبود مگر اللہ تنہا نہین کوئی شریک واسطے اوسکے تو فرماتا ہے اللہ تعالیٰ نہین کوئی معبود مگر مین ایک ہون نہین کوئی شریک واسطے میرے اور جب کہتا ہے بندہ نہین کوئی معبود مگر اللہ واسطے اوسی کے ہے بادشاہت اور واسطے اوسی کے ہے تعریف فرماتا ہے اللہ تعالیٰ نہین کوئی معبود مگر مین میرے ہی لیے بادشاہت ہے اور میرے ہی لیے تعریف ہے اور جب کہتا ہے بندہ نہین معبود کوئی مگر اللہ اور نہین پھرنا گناہ سے اور نہین قوت طاعت پر مگر ساتھ مدد اللہ تعالیٰ کے فرماتا ہے اللہ تعالیٰ نہین کوئی معبود مگر مین اور نہین پھرنا گناہ سے اور نہین قوت طاعت پر مگر ساتھ مدد میری کے اور تھے حضرت فرماتے جس شخص نے کہ کہا ان کلمات کو یعنی موافق جوابون مذکورہ کے اپنی بیماری مین پھر مرگیا نہ جلاویگی اوسکو آگ نقل کی یہ ترمذی اور ابن ماجہ نے **وَعَنْ** سَعْدِ بْنِ اَبِیْ وَقَّاصٍ اَنَّهٗ دَخَلَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى امْرَاَةٍ وَّبَيْنَ

بین یدیہا نوی او حصی تسبح بہ فقال الا اخبرک بما ہو ایسر علیک من ہذا او افضل سبحان اللہ عدد ما خلق فی
السماء وسبحان اللہ عدد ما خلق فی الارض وسبحان اللہ عدد ما بین ذلک وسبحان اللہ عدد ما ہو خالق واللہ
اکبر مثل ذلک والحمد للہ مثل ذلک ولا الہ الا اللہ مثل ذلک ولا حول ولا قوۃ الا باللہ مثل ذلک رواہ الترمذی
وابو داؤد وقال الترمذی ہذا حدیث غریب اور روایت ہی سعد بن ابی وقاص سے کہ وہ داخل ہوئے ساتھ نبی صلی اللہ علیہ وسلم
کے ایک عورت کے پاس اور آگے اوسکے گٹھلیاں کھجور کی تہین یا کنکریاں تسبیح پڑہتی تہی ساتھ اونکے یعنی تسبیح گنتی تہی ساتھ اونکے پس فرمایا حضرت نے کیا نہ خبر دون مین
تجکو ساتھ اوس تسبیح کے کہ وہ بہت آسان ہو تجپر اس سے یعنی اس تسبیح پڑہنے سے بہت سی گٹھلیوں پر بلکہ بہت بہتر ہو وہ تسبیح یہہ ہی پاکی
ہی اللہ کو بقدر گنتی اوس چیز کے کہ پیدا کی آسمان مین اور پاکی ہی اللہ کو موافق گنتی اوس چیز کے کہ پیدا کی زمین مین اور پاکی ہی اللہ کو موافق
گنتی اوس چیز کے کہ درمیان آسمان اور زمین کے ہی اور پاکی ہی اللہ کو موافق گنتی اوس چیز کے کہ وہ پیدا کرنیوالا ہی یعنی بعد اسکے یا ازل ہی ابد تک
اور مراد اس سے ہمیشگی ہی اور اللہ اکبر مانند اسکے اور الحمد للہ مانند اسکے اور لا الہ الا اللہ مانند اسکے اور لا حول ولا قوۃ الا باللہ مانند اسی کے نقل کی
یہہ ترمذی اور ابو داؤد نے کہا ترمذی نے یہہ حدیث غریب ہی ف ایک عورت پاس بعضی روایتوں مین آیا ہی کہ وہ عورت حضرت کی بیبیوں مین سے
تہین جویریہ یا اور کوئی اور یا کنکریاں یہہ شک راوی کا ہی راوی کو شک ہوا ہی کہ گٹھلیاں تہین یا کنکریاں اور تسبیح اسطرح کی کہ اب متعارف ہی حضرت کے
زمانہ شریف مین نہ تہی بعضے گٹھلیوں یا سنگریزون پر پڑہتے تہے اور بعضے ڈورے مین گرہین دیتے جاتے تہے لیکن یہہ حدیث اصل صحیح ہی واسطے جائز ہونے
اس تسبیح کے ہی بسبب تقریر یعنی جائز رکہنے حضرت کے اس لیے کہ یہہ تسبیح اوسی کے حکم مین ہی کیونکہ فرق نہین ہی درمیان پروئے ہوئے اور ڈالے ہوئے کے
اور بغیر پروئے ہوئے اور ذکر صحیح مقدمہ گنتی کے اور نہ اعتماد کیا جاوی اوسکے قول پر کہ گناہ ہی اوسکو بدعت اور کہا ہی مشائخ نے کہ یہہ کوڑہ ہی شیطان کے
لیے اور منقول ہی کہ کسی نے تسبیح دیکہی جنید کے ہاتہہ مین بیچ حالت منتہی ہونے اونکے پس پوچہا اس سے کہا کہ یہہ ایسی چیز ہی کہ پہونچے ہم بسبب
اسکے طرف اللہ کی پہر کیونکر چہوڑ دون مین اسکو اور اللہ اکبر مانند اسی کی یعنی کہا اللہ اکبر عدد ما خلق فی السماء الخ اور احتمال ہی کہ لفظ مثل ذلک کا کہا ہو
بجای عدد ما خلق فی السماء الخ اور اسیطرح اسکے ما بعد کے حکمون مین دونون احتمال ہین ع ح وعن عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ قال قال
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من سبح اللہ مائۃ بالغداۃ ومائۃ بالعشی کان کمن حج مائۃ حجۃ ومن حمد اللہ مائۃ
بالغداۃ ومائۃ بالعشی کان کمن حمل علی مائۃ فرس فی سبیل اللہ ومن ہلل اللہ مائۃ بالغداۃ ومائۃ بالعشی کان کمن
اعتق مائۃ رقبۃ من ولد اسمعیل ومن کبر اللہ مائۃ بالغداۃ ومائۃ بالعشی لم یات فی ذلک الیوم احد باکثر
مما اتی بہ الا من قال مثل ذلک او زاد علی ما قال رواہ الترمذی وقال ہذا حدیث حسن غریب اور روایت ہی
عمرو بن شعیب سے کہ نقل کی انہون نے باپ سے اور اوس نے نقل کی انکے دادا سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہی سبحان اللہ سو بار اول
دن مین اور سو بار آخر دن مین ہوتا ہی مانند اوس شخص کے کہ کیے سو حج یعنی نفل حج اور جسنے الحمد للہ کہا سو بار اول دن مین اور سو بار آخر دن مین ہوتا ہی
مانند اوس شخص کے کہ سوار کیا اوس نے لوگون کو سو گہوڑون پر خدا کی راہ مین اور جسنے کہا لا الہ الا اللہ سو بار اول دن مین اور سو بار پچہلے دن مین ہوتا ہی
مانند اوس شخص کے کہ آزاد کیے اوس نے سو بردے اولاد حضرت اسمٰعیل کے سے اور جسنے اللہ اکبر کہا سو بار اول دن مین اور سو بار آخر دن مین نہین لاویگا
اوس دن مین یعنی قیامت کو کوئی شخص ثواب زیادہ اوس ثواب سے کہ لاویگا وہ اوسکو مگر وہ شخص کہ کہی مانند اسکے یعنی وہ برابر اسکے ہوگا یا زیادہ کرے
پر ہی یعنی وہ افضل اس سے ہوگا نقل کی یہہ ترمذی نے اور کہا یہہ حدیث حسن غریب ہی ف مانند اسکے کہ کہی سو سوچ دلالت کرتی ہی یہہ

حدیث اسیکے ذکر مسلسل بشرط حضور کے ساتھ اللہ کے افضل ہے عبادات شاقہ سے کہ ساتھ غفلت کے ہون اور ممکن ہے کہ ہو تقریب علالتی کیلیے
ناقص کے ساتھ کامل کے واسطے مبالغہ کے ترجیح بیان فضیلت اس عمل کے اور بعضون نے کہا کہ ثواب مضاعف تسبیح کا اصل ثواب جمع کیا گیا ہے
اور خدا کی راہ مین یعنی جہاد کے لیے دو گال یا عاریۃ دے اور اس مین رغبت دلاتی ذکر کی تاکہ نہ التفات کرے طرف دنیا کے اور جمع کرے
ہمت اپنی اوپر حضور مع اللہ کے اسواسطے کہ مقصود تمام عبادات بدنیہ اور مالیہ سے اور مرکب بدنی اور مالی سے ذکر اللہ ہے اور کچھ اوس
مین شبہہ نہین کہ مطلوب اصلی ہوتا ہے وسیلہ سے اور آزاد کرے سو بردے اس مین تسلی ہے واسطے ذکر کرنیوالون محتاجون کے کہ ساتھ عبادت مالیہ
مالیہ سے کہ غنی ادا کرتے ہین اور مراد اولاد اسمٰعیل سے عرب ہین اس لیے کہ وہ افضل ہین بسبب نزدیکی کے قرابت نبی صلی اللہ
علیہ وسلم کے اور ظاہر اخیر حدیث سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ اللہ اکبر افضل ہے سب تسبیحات سے کہ اوپر اسکے مذکور ہوئین اور احادیث بہت
صحیحہ دلالت اسپر کرتے ہین کہ افضل ان مین لا الہ الا اللہ ہے پھر الحمد للہ اور پھر اللہ اکبر اور سبحان اللہ مین تاویل اس مین یون کیجاوے گی
کہ نہین لاویگا اوس دن مین ثواب کوئی سوا لا الہ الا اللہ پڑھنیوالے اور الحمد للہ پڑھنیوالے کے زیادہ اوس ثواب سے کہ لاوے گا یہ ع وَعَنْ
عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ التَّسْبِيْحُ نِصْفُ الْمِيْزَانِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ يَمْلَؤُهٗ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ لَيْسَ لَهَا حِجَابٌ
دُوْنَ اللّٰهِ حَتّٰى تَخْلُصَ اِلَيْهِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ وَلَيْسَ اِسْنَادُهٗ بِالْقَوِيِّ اور روایت ہے عبداللہ بن عمرو سے
کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے سبحان اللہ کہنا آدھا ہے ترازوی اعمال کا یعنی ایک پلڑا جو مقرر ہے نیکیون کے تولنے کے لیے اوسکو بھر دیگا اور
الحمد للہ کہنا بھر دیتا ہے ساری ترازو کو اور لا الہ الا اللہ کے بیچ مین اسکے اور اوسکے پردہ نہین اللہ کی بیانتک کہ پہونچتا ہے طرف اللہ کے نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا یہ
حدیث غریب ہے اور نہین اسناد اسکی قوی ف الحمد للہ کہنا الخ یعنی ترا ثواب الحمد للہ کا بھر دیتا ہے ساری ترازو کو اور افضل ہے سبحان اللہ سے اور مراد
یہ ہے کہ الحمد للہ برابر سبحان اللہ کے ہے کہ آدھی ترازو کو بھر دیتا ہے ثواب سبحان اللہ کا اور آدھی کو بھر دیتا ہے ثواب الحمد للہ کا دونو ملکر ساری ترازو کو بھرتے
ہین اور اخیر حدیث کے معنی یہ ہین کہ لا الہ الا اللہ بہت جلدی قبول ہوتا ہے درگاہ کبریائی مین اور بہت ثواب پاتا ہے پڑھنیوالا اوسکا اور اس مین
دلالت ظاہر ہے اسپر کہ لا الہ الا اللہ افضل ہے سبحان اللہ اور الحمد للہ سے ع ح وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا قَالَ عَبْدٌ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُخْلِصًا قَطُّ اِلَّا فُتِحَتْ لَهٗ اَبْوَابُ السَّمَاءِ حَتّٰى يُفْضِيَ اِلَى الْعَرْشِ مَا اجْتَنَبَ الْكَبَائِرَ
رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین کہتا کوئی بندہ لا الہ الا اللہ
خالص دل سے یعنی بدون ریا کے کبھی مگر کہ کھولے جاتے ہین واسطے اوسکے دروازے آسمان کے بیانتک کہ پہونچتا ہے طرف عرش کے یعنی جلدی قبول ہوتا ہے
جبتک کہ بچتا ہے کبیرہ گناہون سے نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا یہ حدیث غریب ہے ف بچنا کبیرہ گناہون سے شرط ہے جلدی قبول ہونیکی اصل
ثواب کے یعنی جلدی قبول جبھی ہوتا ہے کہ کبیرہ گناہون سے بچے اور اصل ثواب بہرحال ملتا ہے ع وَعَنِ
ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقِيْتُ اِبْرَاهِيْمَ لَيْلَةَ اُسْرِيَ بِيْ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ اَقْرِئْ اُمَّتَكَ مِنِّي
السَّلَامَ وَاَخْبِرْهُمْ اَنَّ الْجَنَّةَ طَيِّبَةُ التُّرْبَةِ عَذْبَةُ الْمَاءِ وَاَنَّهَا قِيْعَانٌ وَاَنَّ غِرَاسَهَا سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا
اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ اِسْنَادًا اور روایت ہے ابن مسعود سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
ملا مین ابراہیم سے اوس رات کہ معراج ہوئی مجکو یعنی ساتوین آسمان پر تکیہ لگائے ہوئے بیت المعمور سے پس کہا ابراہیم نے اے محمد کہنا اپنی امت کو میری
طرف سے سلام اور خبر دینا اونکو کہ تحقیق جنت پاکیزہ ہے مٹی اوسکی یعنی مشک زعفران ہے بجائے مٹی کے شیرین ہے پانی اوسکا اور وہ ہے میدان

پٹ پڑ یعنی ہموار خالی درختوں سے اور تحقیق درخت اوسکی ہین سبحان اللہ اور الحمد للہ اور لا الہ الا اللہ اور اللہ اکبر نقل کی یہہ ترمذی نے اور کہا
یہہ حدیث حسن غریب ہے اسناد کی ف میری طرف سے سلام لائق ہے پہنچانے والے کو کہ کہو علیہ السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ اور درخت اسکو
سبحان اللہ الخ معنی اسکے یہہ ہین کہ آگاہ کر اپنی امت کو ان کلمات اور مانند انکے کے پڑہنے سے آدمی جنت مین داخل ہوتا ہے اور بہت سے
درخت جنت مین لگائے جاتے ہین یعنی ہر کلمہ کے پڑہنے سے ایک درخت لگتا ہے پس جتنے زیادہ پڑہیگا اتنے ہی درخت زیادہ لگائے جاوینگے ع

وَعَنْ يُسَيْرَةَ وَكَانَتْ مِنَ الْمُهَاجِرَاتِ قَالَتْ قَالَ لَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْكُنَّ بِالتَّسْبِيْحِ وَالتَّهْلِيْلِ وَالتَّقْدِيْسِ وَاعْقِدْنَ بِالْاَنَامِلِ فَاِنَّهُنَّ مَسْئُوْلَاتٌ مُسْتَنْطَقَاتٌ وَلَا تَغْفُلْنَ فَتَنْسَيْنَ الرَّحْمَةَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْ دَاؤُدَ

اور روایت ہے یسیرہ سے اور تہی وہ ہجرت کرنیوالیوں سے کہا کہ فرمایا ہمکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے لازم کرو اپنے پر کہنا سبحان اللہ اور لا الہ
الا اللہ اور سبحان الملک القدوس یا سبوح قدوس رب الملائکۃ والروح کا اور گنو ساتھ انگلیون کے یعنی تسبیحات مذکورہ اس لیے کہ وے پوچہی جاوینگی
گویا کی جاوینگی اور نہ غافل ہو تم یعنی ذکر سے پس بہولی جاؤ گی رحمت یعنی اگر ذکر چہوڑ دوگی محروم ہوگی ثواب سے نقل کی یہہ ترمذی اور ابو داؤد نے
ف پوچہی جاوینگی الخ یعنی قیامت کو پوچہیگا اللہ تعالیٰ کہ کیا کیا تمنے اور گویائی پیدا کریگا اللہ تعالیٰ اون مین پس گواہی دینگی اپنے صاحب کے
اعمال پر اور ایسا ہی حال اور اعضا کا ہوگا فرمایا اللہ تعالیٰ نے يَوْمَ تَشْهَدُ عَلَيْهِمْ اَلْسِنَتُهُمْ وَاَيْدِيْهِمْ وَاَرْجُلُهُمْ بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ اور اسمین
رغبت دلائی اسپر کہ استعمال کرے اعضا کو اون چیزون مین کہ راضی ہو اللہ تعالیٰ اوس سے اور بچاوے گناہون سے اور اس سے معلوم ہوا کہ انگلیون
پر پڑہنا اذکار کا افضل ہے اگرچہ جائز ہے تسبیح پر پڑہنا ع

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ فصل تیسری

عَنْ سَعْدِ بْنِ اَبِيْ وَقَّاصٍ قَالَ جَاءَ اَعْرَابِيٌّ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ عَلِّمْنِيْ كَلَامًا اَقُوْلُهُ قَالَ قُلْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ اللّٰهُ اَكْبَرُ كَبِيْرًا وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ كَثِيْرًا وَسُبْحَانَ اللّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَزِيْزِ الْحَكِيْمِ قَالَ فَهٰؤُلَاءِ لِرَبِّيْ فَمَا لِيْ فَقَالَ قُلِ اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ وَارْحَمْنِيْ وَاهْدِنِيْ وَارْزُقْنِيْ وَعَافِنِيْ شَكَّ الرَّاوِيْ فِيْ عَافِنِيْ رَوَاهُ مُسْلِمٌ

اور روایت ہے سعد بن ابی وقاص سے کہ کہا آیا ایک گنوار پاس رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پس کہا سکہلا دو مجکو ایک کلام کہ کہتا رہوں مین یعنی ورد
کروں اوسکو فرمایا کہہ نہین کوئی معبود مگر اللہ اکیلا نہین کوئی شریک اوسکا اللہ بہت بڑا ہی بڑا اور تعریف واسطے اللہ کے بہت ہی پاکی ہے
اللہ کو پالنے والا عالموں کا نہین پہرنا گناہ سے اور نہین طاقت عبادت پر مگر ساتھ مدد اللہ غالب حکمت والے کی کہا اوس نے
پس یہہ الفاظ ہین واسطے ذکر رب میرے کے پس کیا ہے واسطے میرے کہ دعا کروں ساتھ اوسکے اپنے لیے پس فرمایا کہہ یا الٰہی بخش مجکو اور رحم کر
مجپر یعنی ساتھ توفیق دینے طاعت کے حرکات و سکنات مین اور ہدایت کر مجکو یعنی طرف بہتر احوال کے اور روزی دے مجکو یعنی مال حلال
اور عافیت دے یہ کہ مجکو شک کیا راوی نے لفظ عافنی مین کہ یہہ لفظ ہے یا نہین نقل کی یہہ مسلم نے ف آیا ہے بزار کی روایت مین لفظ
العلی العظیم کا یعنی بجائے العزیز الحکیم کے اور مشہور بہی العلی العظیم ہی ہے لوگون کی زبان پر اگرچہ نہین وارد ہوا صحیح مسلم مین ع

وَعَنْ اَنَسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ عَلٰى شَجَرَةٍ يَابِسَةِ الْوَرَقِ فَضَرَبَهَا بِعَصَاهُ فَتَنَاثَرَ الْوَرَقُ فَقَالَ اِنَّ الْحَمْدَ لِلّٰهِ وَسُبْحَانَ اللّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ تُسَاقِطُ ذُنُوْبَ الْعَبْدِ كَمَا يَتَسَاقَطُ وَرَقُ هٰذِهِ الشَّجَرَةِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ

روایت ہے انس سے کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم گذرے اوپر ایک درخت خشک پتوں کے پس مارا اوسکو
ٹہنیوں کو اپنی لاٹھی سے پس جہڑ گئے پتے پس کہا تحقیق کہنا الحمد للہ اور سبحان اللہ اور لا الہ الا اللہ اور اللہ اکبر کا جہاڑتا ہے گناہ بندے کے

جیسیکہ جہڑ جاتی ہین پتے اس درخت کے نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا یہ حدیث غریب ہی **وعن** مکحول عن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اکثر من قول لا حول ولا قوۃ الا باللہ فانہا من کنز الجنۃ قال مکحول فمن قال لا حول ولا قوۃ الا باللہ ولا منجا من اللہ الا الیہ کشف اللہ عنہ سبعین بابا من الضر ادناہا الفقر رواہ الترمذی وقال ہذا حدیث لیس اسنادہ بمتصل ومکحول لم یسمع عن ابی ہریرۃ اور روایت ہی مکحول سے کہ نقل کی ابوہریرہ سے کہ کہا فرمایا حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بہتایت کر کہنی لا حول ولا قوۃ الا باللہ کے پس تحقیق یہ گنج ہی گنجون بہشت کیسے کہا مکحول نے پس جو شخص کہے نہین حیلہ یعنی واسطے دفع ضرر کے اور نہین قوت یعنی اوپر حاصل کرنے نفع کے مگر ساتھ محافظت اور قدرت اللہ کے اور نہین چہٹکارا عذاب اللہ کے سے مگر طرف اوسی کے یعنی ساتھ رجوع کرنیکی طرف خدا اور رحمت اوسکی کے دور کرتا ہی اللہ تعالی اوس سے ستر دروازہ یعنی ستر قسمین ضرر کے ادنا ادنکی محتاجگی ہی نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا یہ حدیث نہین سند اسکی متصل اس لیے کہ مکحول نے نہین سنا ابوہریرہ سے

ف گنج یعنی خیر ہی جنت کا کہ نفع اوٹہا دیگا اوس سے پڑہنے والا اوس کا اوس دن کہ نہ نفع دیگا مال اور نہ اولاد اور مراد محتاجگی سے محتاجگی دل کی ہی جیسا کہ آئی ہی حدیث مین کاد الفقر ان یکون کفرا پس دلکی محتاجگی دور ہوتی ہی اسکے پڑہنے سے اس لیے کہ جب اسکے پڑہنے والا معنی اسکے تصور کرے تو یقین ہوتا ہی اوسکو دل مین کہ ہر امر اللہ ہی کے اختیار مین ہی اور نفع اور ضرر اور دینا اور نہ دینا اوسکے ہاتھ ہے پس صبر کرتا ہی بلا پر اور شکر کرتا ہی نعمتون پر اور سونپتا ہی امر اپنا اللہ تعالی پر اور راضی ہوتا ہی قضا وقدر پر پس ہوتا ہی بڑا ولی شیخ امام قطب ابو الحسن شاذلی نے کہا کہ صحبت رکہی تہی مین نے اپنی سیاحت مین ساتہ ایک شخص کے پس وصیت کی مجہکو کہ نہین اقوال مین کوئی چیز بہت مدد و معاون اعمال نیک پر برابر لاحول ولا قوۃ الا باللہ کے اور نہین کوئی چیز افعال مین بہت مدد و معاون برابر بہاگنے کے طرف خدا کے اور چنگل مارنیکے ساتہ فضل اوسکی کے ومن یعتصم باللہ فقد ہدی الی صراط مستقیم اور نہین سند اسکی متصل یہ حدیث اگرچہ منقطع ہی لیکن قوت دیتی ہی اسکو یہ حدیث کہ وارد ہوئی ہی ابو موسی اشعری سے مرفوع لا حول ولا قوۃ الا باللہ فانہا کنز من کنوز الجنۃ روایت کی ہی یہ صحاح ستہ والون نے اور روایت کی نسائی اور بزار نے ابوہریرہ سے مرفوعا لا حول ولا قوۃ الا باللہ مع لا منجا من اللہ الا الیہ کنز من کنوز الجنۃ

وعن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا حول ولا قوۃ الا باللہ دواء من تسعۃ وتسعین داء ایسرہا الہم اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے لا حول ولا قوۃ الا باللہ دوا ہی ننانوین بیماریکی یعنی بیماریون دنیویہ اور اخرویہ کی ادنی ان مین سے غم ہی یعنی غم دنیا کا

وعنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الا ادلک علی کلمۃ من تحت العرش من کنز الجنۃ لا حول ولا قوۃ الا باللہ یقول اللہ تعالی اسلم عبدی واستسلم رواہما البیہقی فی الدعوات الکبیر اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا نہ بتاؤن مین تجہکو ایک کلمہ کہ اوترا ہی عرش کے نیچے سے گنج بہشت سے وہ کلمہ یہ ہی لا حول ولا قوۃ الا باللہ جب یہ کہتا ہی بندہ تو فرماتا ہی اللہ تعالی تابعدار ہوا بندہ میرا اور بہت فرمانبردار ہوا نقل کین یہ دونون حدیثین بیہقی نے دعوات کبیر مین

وعن ابن عمر انہ قال سبحان اللہ ہی صلوۃ الخلائق والحمد للہ کلمۃ الشکر ولا الہ الا اللہ کلمۃ الاخلاص واللہ اکبر تملأ ما بین السماء والارض فاذا قال العبد لا حول ولا قوۃ الا باللہ قال اللہ تعالی اسلم واستسلم رواہ رزین اور روایت ہی ابن عمر سے یہ کہ کہا سبحان اللہ وہ ہی عبادت مخلوقات کی اور الحمد للہ کلمہ ہی شکر کا اور لا الہ الا اللہ کلمہ ہے اخلاص کا یعنی توحید کا کہ سبب ہی خلاصی کا آگ سے اپنے پڑہنے والے کے لیے اور ثواب اللہ اکبر کا بہر دیتا ہی اوس چیز کو کہ درمیان آسمان و زمین کے ہی اور جب کہتا ہے

شنید یا لاحول ولا قوۃ الا باللہ ساتھ حضور دل کے فرماتا ہے اللہ تعالی کہ فرمانبردار رہو اور بہشت فرمان بردار ہو افضل کی یہ رہین فرق عبادت مخلوقات کر میں کہ فرمایا اللہ تعالی نے قرآن میں وان من شیء الا یسبح بحمدہ ع

باب الاستغفار والتوبۃ

باب ہے بیچ بیان استغفار و توبہ کے

ف استغفار کے معنی ہین طلب بخشش کے کرنی اور وہ کبھی متضمن توبہ کو ہوتی ہے اور کبھی نہین اسی لیے کہا والتوبۃ یا استغفار زبان سے ہوتی ہے اور توبہ دل سے اور توبہ کے معنی ہین رجوع کرنا گناہون سے طرف طاعت کے اور غفلت سے طرف ذکر کے اور غیبت سے طرف حضور کے اور شرط بخشش اللہ تعالی کی بندہ کے یہ ہے کہ ڈھانکے گناہ اوسکے دنیا مین کہ نہ مطلع کرے کسیکو اوسپر اور ڈھانکے آخرت مین کہ نہ عذاب کرے اوسکو گناہ پر اور سید الطائفہ جنید بغدادی سے پوچھا کہ توبہ کیا ہے فرمایا فراموش کرنا گناہ کا یعنی بعد توبہ کرنیکے ایسی حلاوت گناہ کی دل سے نکل جاوے کہ گویا پہچانتا ہی نہین گناہ کو اور سہل تستری سے پوچھا کہ توبہ کیا ہے فرمایا کہ نہ بھولے تو گناہ کو یعنی بسبب خوف عذاب کے انتہی اور توبہ اور استغفار کرنے موجب مرتبے توبوا الی اللہ جمیعا کہ ہر بندے پر واجب ہے واسطے کہ ہر ایک بحسب حال مرتبہ اپنی کے گناہ یا چوک سے خالی نہین پس ہر ایک کو لازم ہے کہ تمام گناہون گذشتہ سے توبہ کرے اور بخشش چاہے اور آیندہ کو تمام گناہ ترک کرے اور صبح اور شام توبہ اور استغفار کو ورد کرے تاکہ کفارہ ہوتا ہے تمام گناہون کبیرہ اور صغیرہ کا کہ قصدا کیے ہون یا خطاءً یا سہوا اور سبب شومی گناہون کے توفیق طاعت سے محروم نہ ہو اور ظلمت اصرار کی گناہ پر دلکو بالکل گھیر لے اور کفر تک نہ پہنچا دے اور شرطین توبہ کی چار ہین ایک تو یہ کہ محض خوف عذاب الہی سے اور بسبب تعظیم امر اوسکی کے توبہ کرے اور کوئی غرض درمیان مین نہو مانند تعریف کرنے لوگون کے اور ضعفا و فقر اور مانند اونکی کے دوسری یہ کہ گناہون گذری ہوئیون سے شرمندہ ہو تیسری یہ کہ آیندہ ترک کرے گناہون ظاہر و باطن کا کرے چوتھی یہ کہ عزم بالجزم کرے کہ آیندہ پھر کبھی گناہ نہین کرونگا اور کیفیت توبہ اور صحت اس عزم کی یہ ہے کہ ابتدای بلوغ اپنی سے وقت توبہ تلک تلاش کرے کہ کیا کیا گناہ ہوے ہین تا تدارک ہر ایک کا کرے پس اگر نماز روزہ اور حج اور زکوۃ اور اور فرائض ترک ہوے ہون تو قضا اوسکی کرے اور سنتین ترک ہوئی ہون اونکو ادا کرے ذمین ساتھ صرف کرنے وقت کے نفل ہین اور فرض کفایہ ہین کہ نہ متعین ہیسے نہ موقوف ہوا وسپر اور جو منع چیزین کی ہین مانند پینے شراب وغیرہ کے انسے درگاہ خدا تعالی مین توبہ استغفار کرے اور بہت عمل خیر کرے اور شد ہی تا توبہ اوسکی مقبول ہو اور بخشا جاوے چنانچہ وعدہ کیا ہے اللہ تعالی نے وَهُوَ الَّذِي يَقْبَلُ التَّوْبَةَ عَنْ عِبَادِهِ وَيَعْفُو عَنِ السَّيِّئَاتِ اور یہ توبہ اللہ تعالی سے کرنی اون گناہون سے ہے کہ محض گناہ خدا کے ہین اور جو گناہ کہ بسبب تلف ہونے حقوق بندون کے ہون تو اللہ سے بھی بخشش چاہے اس لیے کہ نافرمانی اوسکی ہے اور اون سے بھی تدارک اوسکا کرے کہ اگر حق قسم مال سے ہو تو ادا کرے یا بخشوا دے اور اگر سوای مال کے ہو مانند غیبت وغیرہ کے تو اوس سے بخشوا دے اگر فتنہ نہ پیدا ہو تو نام لے اوس قصور کا اور نہین تو بغیر ذکر کرنے نام کے مطلق گناہ معاف کروا دے اور اگر اوس مین بھی خوف فتنہ کا ہو تو رجوع خدا تعالی سے کرے اور تضرع اور زاری اور اعمال خیر کرے اور تصدق کرے تا اللہ تعالی اوس سے راضی ہو اور اپنے فضل سے اوسکے دشمنون کو ساتھ دینے اجر کے اپنے پاس سے راضی کرے اور اگر صاحب حق مرا ہو تو وارث اوسکے قائم مقام اوسکے ہین اون سے بخشوا دے اور سلوک کرے اون سے اور مردہ کے لیے بھی کچھ بخشدے اور توبہ اور استغفار مین دیر نکرے اور ساتھ وسوسہ نفس و شیطان کے یہ نہ کہے کہ مین توبہ پر ثابت نہین رہونگا تو توبہ کیونکر کرون اس لیے کہ جب بندہ توبہ کرتا ہے تو گناہ اگلے اوسکے بخشے جاتے ہین اگر آیندہ بسبب بشریت کے گناہ ہو جاوے تو پھر توبہ کرے اگرچہ دن مین کئی بار ہو بشرطیکہ وقت توبہ کے اوسکے دل مین نہو کہ پھر گناہ کرونگا اور توبہ کر لونگا بلکہ یہ خیال کرے کہ شاید پہلے گناہ کرنیکے مر جاؤن اور جب توبہ کرے تو نہا کر پاک کپڑے پہن کر دو رکعت پڑھے حضور دل سے اور سجدہ مین جاوے اور بہت تضرع و زاری اور ملامت اپنے نفس کو کرے اور گناہ گذرے ہوؤنکو یاد کرکے عذاب الہی سے ڈرتا رہے اور توبہ استغفار کرے ہاتھ اٹھا کر گویا آنکہ غلام بھاگا ہوا گنہگار تعالی کے دروازے پر حاضر ہوا ہے اور عذر کرتا ہے گناہ [illegible]

بشریت اولی یا ہیکہ توبہ کرتا ایکساعت مین ہزار بار نقل کی مسلم نے **وعن** ابی ذر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فیما
یروی عن اللہ تبارک وتعالی انہ قال یا عبادی انی حرمت الظلم علی نفسی وجعلتہ بینکم محرما فلا تظالموا یا عبادی
کلکم ضال الا من ھدیتہ فاستھدونی اھدکم یا عبادی کلکم جائع الا من اطعمتہ فاستطعمونی اطعمکم یا عبادی
کلکم عار الا من کسوتہ فاستکسونی اکسکم یا عبادی انکم تخطئون باللیل والنھار وانا اغفر الذنوب جمیعا فاستغفرونی
اغفر لکم یا عبادی انکم لن تبلغوا ضری فتضرونی ولن تبلغوا نفعی فتنفعونی یا عبادی لو ان اولکم واخرکم وانسکم
وجنکم کانوا علی اتقی قلب رجل واحد منکم ما زاد ذلک فی ملکی شیئا یا عبادی لو ان اولکم واخرکم وانسکم وجنکم
کانوا علی افجر قلب رجل واحد منکم ما نقص ذلک من ملکی شیئا یا عبادی لو ان اولکم واخرکم وانسکم وجنکم قاموا
فی صعید واحد فسألونی فاعطیت کل انسان مسألتہ ما نقص ذلک مما عندی الا کما ینقص المخیط اذا ادخل
البحر یا عبادی انما ھی اعمالکم احصیھا علیکم ثم اوفیکم ایاھا فمن وجد خیرا فلیحمد اللہ ومن وجد غیر ذلک
فلا یلومن الا نفسہ رواہ مسلم اور روایت ہے ابی ذر سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بیچ اون حدیثوں کے کہ روایت کرتے
تھے حکایت والے اور بلند ہے یعنی حدیث قدسی ہے یہہ کہ فرمایا اللہ تعالی نے اے میرے بندو تحقیق مین نے حرام کیا ظلم اپنے اوپر یعنی پاک ہون مین ظلم سے پس وہ
میرے حق میں ایسا ہے جیسا لوگون کے حق مین حرام اور کیا مین نے اوسکو درمیان تمہارے حرام پس ظلم کرو آپس مین اے بندو میرے سب تم
گمراہ ہو مگر مین جسکو ہدایت کرون پس چاہیت چاہو مجھسے ہدایت کرونگا مین تمکو اے بندو میرے سب تم بھوکے ہو یعنی محتاج ہو طرف کہانے کے مگر جسکو
کہلاؤن مین یعنی اور فراخ کرون واسطے اوسکے رزق اور بہم پہنچا کرون اوسکو پس مانگو کہانا مجھسے کہلاؤن گا مین تمکو اے بندو میرے سب تم ننگے ہو یعنی محتاج
ہو ستر عورت اور لباس کے مگر جسکو پہنا دون مین پس مانگو مجھسے لباس پہناؤن گا مین تمکو اے بندو میرے تحقیق تم یعنی اکثر تمہارے خطا کرتے ہو رات
اور دن اور مین بخشتا ہون گناہ سب پس بخشش مانگو مجھسے بخشونگا مین تمکو اے بندو میرے تحقیق تم ہرگز نہ پہنچو گے میرے ضرر کو تاکہ ضرر پہنچا
سکو اور ہرگز نہ پہنچو گے نفع میرے کو تاکہ نفع پہنچا سکو مجھکو یعنی گناہ کرنے سے درگاہ صمدیت مین کچھ نقصان نہین اور طاعت کرنے سے کچھ فائدہ
نہیں بلکہ نقصان و فائدہ تمہارا ہی لیے ہے جنانچہ اوسکی تفصیل سے فرمایا اسکو اے بندو میرے اگر تحقیق اگلے تمہارے اور پچھلے تمہارے اور آدمی تمہارے
اور جن تمہارے سب طکر ہون اوپر بہت پرہیزگار دل ایک شخص کے تم مین سے نہ زیادہ کرے یہہ میرے ملک مین کچھ یعنی اگر تم نہایت پرہیزگار ہو یعنی
جیسے حضرت مین نبی ہو جاؤ تو ہمارے ملک مین کچھ زیادتی نہیں ہوتی اے بندو میرے اگر تحقیق اگلے تمہارے اور پچھلے تمہارے اور آدمی تمہارے اور جن تمہارے
سب یعنی ملکر ہون اوپر بہت بدکار دل ایک شخص کے تم مین سے یعنی مانند شیطان کے ہو جاؤ تو کم کرے میرے ملک مین سے کسی چیز کو اے بندو میرے اگر اگلے تمہارے
اور پچھلے تمہارے اور آدمی تمہارے اور جن تمہارے کہڑے ہون ایک مقام مین پہر مانگیں مجھسے پس دون مین ہر آدمی کو موافق مانگنے اوسکے یعنی
ایک ہی وقت اور ایک ہی مکان میں نہ گہٹا دیوے وہ دینا اوس چیز سے کہ نزدیک میرے ہی مگر جیسے گہٹاتی ہے سوئی یعنی پانی کو جس وقت کہ ڈالی جاوے دریا
شور مین اے بندو میرے سوا اسکے نہیں کہ اعمال تمہارے یاد کرتا ہون اور لکہتا ہون پہر پورا دون گا مین تمکو بدلا اونکا پس جو شخص کہ پاوے بھلائی
یعنی توفیق نیک پروردگار کی طرف سے پاوے اور عمل خیر کرے پس چاہیے کہ تعریف کرے اللہ کی اور جو پاوے سوا بھلائی کے یعنی برائی پس نہ ملامت
کرے مگر نفس اپنے کو یعنی اس لیے کہ صادر ہوئی اوسکے نفس سے نقل کی یہہ مسلم نے **ف** سب تم گمراہ ہو یعنی ہر کمال اور سعادت دینیہ اور دنیویہ
مگر جسکو مین ہدایت کرون مراد یہہ ہے کہ اگر چہوڑ دیا جاوے لوگ اوس حالت پر کہ اونکی طبیعت مین ہے گمراہ ہون لیکن مین ہدایت کرتا ہون جسکو چاہتا ہون

اور یہی معنی ہیں اس قول حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے کہ ان اللہ خلق الخلق فی ظلمۃ ثم رش علیہم من نورہ یعنی پیدا کیا خلق کو ساتھ اس تیرگی کے
کل مولود یولد علی الفطرۃ اسلیے کہ مراد فطرت سے توحید ہے اور مراد ضلالت سے نہ جاننا تفصیل احکام ایمان کو اور حدود اسلام کو اور بخشتا ہوں گناہ سب
یعنی ساتھ توبہ و استغفار کے یا مراد یہ ہے کہ سوا شرک کے بخشتا ہوں اگر چاہتا ہوں لے اگر جیسے کم ہوتا ہے سوئی کے پانی سے کہ گرتا ہے سوئی کا محسوس ہوتا ہے اعتبار کے نہیں عقل
کے نزدیک بلکہ وہ کالعدم ہے اس لیے اوسکو ساتھ اسکے مشابہت دی والا اللہ کے خزانہ میں کمی کہاں آتی اور کہا ابن ملک نے یہ کہا جاوے کہ یہ تمثیل بالفرض والتقدیر
کے ہے یعنی اگر فرض کریں نقصان اللہ کے خزانہ میں تو اسقدر ہو ع وعن ابی سعید الخدری قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم کان فی بنی اسرائیل رجل قتل تسعۃ وتسعین انسانا ثم خرج یسأل فاتی راہبا فسألہ فقال لہ ا لہ توبۃ قال لا فقتلہ
فجعل یسأل فقال لہ رجل ائت قریۃ کذا وکذا فادرکہ الموت فناء بصدرہ نحوہا فاختصمت فیہ ملئکۃ
الرحمۃ وملئکۃ العذاب فاوحی اللہ الی ہذہ ان تقربی والی ہذہ ان تباعدی فقال قیسوا ما بینہما فوجد الی ہذہ
اقرب بشبر فغفر لہ متفق علیہ اور روایت ہے ابی سعید خدری سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تھا بیچ بنی اسرائیل کے
ایک شخص کہ مارا تھا ایک کم سو آدمی پھر نکلا یعنی اون میں سے پوچھتا تھا یعنی لوگوں سے حال قبول ہونے توبہ اپنے کا پھر آیا ایک عابد زاہد پاس اوس سے پوچھا اوس نے
پس کہا کیا ہے واسطے اوسکے یعنی اس فعل کیے ہوئے واسطے اس کام کرنیوالے کے یعنی میرے لیے توبہ یعنی قبول ہو گی یا نہیں کہا اوس نے کہ نہیں پس مار ڈالا اوس شخص نے
اوس عابد زاہد کو بھی اور شروع کیا پوچھنا پس کہا اوسکو ایک شخص نے جا تو بستی فلانی کو ایسی ہے یعنی نام اوسکا لیا اور صفت اوسکا بیان کیا کہ وہ
خوب بستی ہے کہ اوس میں ایک عالم رہتا ہے فتوی دیگا تجکو قبول ہونے توبہ تیرے کا پس آئی اوسکو موت یعنی جب اوس بستی کی طرف روانہ ہوا اور قریب آدھی
راہ کے پہونچا تو معلوم ہوئی اوسکو علامت مرنے کی پس جھکایا اوس نے سینہ اپنا طرف اوس بستی کے پس جھگڑے بیچ قبض کرنے روح اوسکی کے
فرشتے رحمت کے اور فرشتے عذاب کے پس حکم کیا اللہ تعالی نے اوس بستی کو کہ چلا تھا طرف اوسکی توبہ کے لیے یہ کہ نزدیک ہو جا تو یعنی طرف میت کے
اور حکم کیا طرف اوس بستی کے کہ راہب کو اوس میں مار کر چلا تھا یہ کہ دور ہو جا یہ سے پھر فرمایا اللہ تعالی نے یعنی اون فرشتوں کو کہ ناپو تم
درمیان دونوں بستیوں کو یعنی جس بستی سے نزدیک ہوگا اوسی کے فرشتوں کے حوالے ہوگا پس پایا گیا طرف اوس بستی کے کہ چلا تھا اوسکی طرف نزدیک
ایک بالشت پس بخشش کی گئی واسطے اوسکے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف جھگڑے بیچ قبض کرنے روح اوسکی تک کہ حضرت عزرائیل سے
اور کہا ابن ملک نے یعنی کہا ملائکہ رحمت نے کہ ہم لیجاویں اوسکو طرف رحمت کے اس لیے کہ یہ تائب تھا سبب متوجہ ہونے کے طرف اوس بستی کے
توبہ کے لیے اور کہا ملائکہ عذاب نے کہ ہم لیجاوینگے اسکو طرف عذاب کے اس لیے کہ اوس نے ابھی توبہ نہیں کی بلکہ یہ حدیث دلالت کرتی
ہے اوپر فراخ ہونے رحمت اللہ تعالی کے طالب توبہ کے لیے اور کہا طیبی نے کہ جب راضی ہوتا ہے اللہ تعالی اپنے بندے سے راضی کر دیتا ہے اوس سے دشمنوں اوسکے کو
اور حدیث میں رغبت دلانی توبہ پر اور منع کیا لوگوں کو نا امید ہونے سے ع وعن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم والذی نفسی بیدہ لو لم تذنبوا لذہب اللہ بکم ولجاء بقوم یذنبون فیستغفرون اللہ فیغفر لہم رواہ مسلم
اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے قسم ہے اوس ذات کی کہ جان میری بیچ ہاتھ اوسکے ہے اگر نہ گناہ کرو تم البتہ لیجاوے
اللہ تمکو اور البتہ لاوے ایک قوم کو کہ گناہ کریں پھر بخشش مانگیں اللہ سے پس بخشے اللہ اونکو نقل کی یہ مسلم نے ف مقصود بیان کرنا مغفرت اور وسعت
رحمت اللہ تعالی کا ہے کہ وہ ایسا بخشنے والا ہے واسطے ظاہر کرنے معنی اسم غفور کے تا لوگ توبہ کرنے میں رغبت کریں اور مقصود گناہ پر رغبت دلانی نہیں ہے
اس لیے کہ اوس سے منع کیا ہے اور رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کو اسی لیے بھیجا ہے ع وعن ابی موسی قال قال رسول اللہ

صلی اللّٰہ علیہ وسلم اِنَّ اللّٰهَ يَبْسُطُ يَدَهٗ بِاللَّيْلِ لِيَتُوْبَ مُسِيْءُ النَّهَارِ وَيَبْسُطُ يَدَهٗ بِالنَّهَارِ لِيَتُوْبَ مُسِيْءُ اللَّيْلِ حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ
مِنْ مَغْرِبِهَا رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے ابی موسیٰ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق اللہ تعالیٰ پھیلاتا ہے ہاتھ اپنا رات کو تاکہ
توبہ کرے گناہ کرنیوالا دن کا اور پھیلاتا ہے ہاتھ اپنا دن کو تاکہ توبہ کرے گناہ کرنیوالا رات کا یہانتک کہ نکلے آفتاب مغرب کی طرف سے نقل کی یہہ مسلم نے
ف پھیلانا ہاتھ کا کنایہ ہے طلب سے اس لیے کہ عادت ہے لوگوں کی کہ جب کسی سے کچھ مانگتے ہیں تو ہاتھ پھیلاتے ہیں اوسکے آگے پس معنی یہہ ہیں
کہ بلاتا ہے گنہگاروں کو توبہ کیطرف اور بعضوں نے کہا کہ یہہ کنایہ ہے وسعت مغفرت اور رحمت سے اور یہانتک کہ نکلے آفتاب الخ یعنی جب طلوع ہوگا آفتاب
مغرب کی طرف سے تو دروازہ توبہ کا بند ہو جاویگا پھر کسیکی توبہ نہیں قبول ہونیکی ۱ع وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الْعَبْدَ اِذَا اعْتَرَفَ ثُمَّ تَابَ تَابَ اللّٰهُ عَلَيْهِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے عائشہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
نے تحقیق بندہ جب اقرار کرتا ہے یعنی اپنے گناہ کا پھر توبہ کرتا ہے قبول کرتا ہے اللہ تعالیٰ توبہ اوسکی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ
قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَابَ قَبْلَ اَنْ تَطْلُعَ الشَّمْسُ مِنْ مَغْرِبِهَا تَابَ اللّٰهُ عَلَيْهِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ
اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو توبہ کرے پہلے نکلنے آفتاب کے مغرب کی طرف سے قبول کریگا اللہ تعالیٰ توبہ
اوسکی نقل کی یہہ مسلم نے ف کہا طیبی نے کہ یہہ حد ہے قبول ہونے توبہ کی کہ پہلے نکلنے آفتاب کے مغرب کی طرف سے توبہ قبول ہوتی ہے بعد ازاں
نہوگی اور ایک حد اوسکی اور ہے کہ پہلے حالت غرغرہ کے توبہ کرے حالت غرغرہ کی توبہ بھی نہیں قبول ہوتی ہے ۱ع وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَلّٰهُ اَشَدُّ فَرَحًا بِتَوْبَةِ عَبْدِهٖ حِيْنَ يَتُوْبُ اِلَيْهِ مِنْ اَحَدِكُمْ كَانَتْ رَاحِلَتُهٗ بِاَرْضِ فَلَاةٍ
فَانْفَلَتَتْ مِنْهُ وَعَلَيْهَا طَعَامُهٗ وَشَرَابُهٗ فَاَيِسَ مِنْهَا فَاَتٰى شَجَرَةً فَاضْطَجَعَ فِيْ ظِلِّهَا قَدْ اَيِسَ مِنْ رَاحِلَتِهٖ فَبَيْنَمَا هُوَ كَذٰلِكَ
اِذْ هُوَ بِهَا قَائِمَةً عِنْدَهٗ فَاَخَذَ بِخِطَامِهَا ثُمَّ قَالَ مِنْ شِدَّةِ الْفَرَحِ اَللّٰهُمَّ اَنْتَ عَبْدِيْ وَاَنَا رَبُّكَ اَخْطَاَ مِنْ شِدَّةِ الْفَرَحِ
رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے انس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے البتہ اللہ تعالیٰ بہت خوش ہوتا ہے ساتھ توبہ کرنے بندے اپنے کے
جسوقت کہ توبہ کرتا ہے طرف اوسکی بہ نسبت ایک تمھارے کی کہ ہو سواری اوسکی بیچ زمین جنگل کے پھر جاتی رہے سواری اوس سے اور اوسپر تھا کھانا
اور پینا اوسکا پس نا امید ہوا اوس سے یعنی بعد تلاش کرنیکے پھر آیا ایک درخت کے پاس پس لیٹ رہا اوسکے سایہ میں نا امید ہوکے اپنی سواری سے
پس اوسی وقت کہ وہ تھا اسیطرح سے دیکھا کہ ناگہان سواری کھڑی ہے نزدیک اوسکے پس پکڑی مہار اوسکی پھر کہا مارے نہایت خوشی کے یا الٰہی
تو ہی بندہ میرا اور میں ہوں رب تیرا چوک گیا مارے زیادتی خوشی کے نقل کی یہہ مسلم نے ف کہنا یوں تھا کہ تو رب میرا ہے اور میں بندہ تیرا ہوں سبب
خوشی کے مدہوش ہوکے کہنے لگا بجای اوسکے کہ تو ہے بندہ میرا اور میں ہوں رب تیرا مقصود بیان کرنا اسکا ہے کہ اللہ تعالیٰ بندے کی توبہ سے
نہایت راضی ہوتا ہے اور توبہ قبول کرتا ہے اسکو مشابہت دی اوس شخص کے خوشی کے ساتھ کہ گم ہوئی سواری اپنی جنگل میں پائی ۲ع وَعَنْ
اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ عَبْدًا اَذْنَبَ ذَنْبًا فَقَالَ رَبِّ اَذْنَبْتُ فَاغْفِرْهُ فَقَالَ رَبُّهٗ
اَعَلِمَ عَبْدِيْ اَنَّ لَهٗ رَبًّا يَغْفِرُ الذَّنْبَ وَيَاْخُذُ بِهٖ غَفَرْتُ لِعَبْدِيْ ثُمَّ مَكَثَ مَا شَاءَ اللّٰهُ ثُمَّ اَذْنَبَ ذَنْبًا فَقَالَ رَبِّ
اَذْنَبْتُ ذَنْبًا فَاغْفِرْهُ فَقَالَ اَعَلِمَ عَبْدِيْ اَنَّ لَهٗ رَبًّا يَغْفِرُ الذَّنْبَ وَيَاْخُذُ بِهٖ غَفَرْتُ لِعَبْدِيْ ثُمَّ مَكَثَ مَا شَاءَ اللّٰهُ
ثُمَّ اَذْنَبَ ذَنْبًا قَالَ رَبِّ اَذْنَبْتُ ذَنْبًا اٰخَرَ فَاغْفِرْهُ لِيْ فَقَالَ اَعَلِمَ عَبْدِيْ اَنَّ لَهٗ رَبًّا يَغْفِرُ الذَّنْبَ وَيَاْخُذُ بِهٖ غَفَرْتُ لِعَبْدِيْ
فَلْيَفْعَلْ مَا شَاءَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق ایک بندے نے یعنی امت

بَلَغَتْ ذُنُوبُكَ عَنَانَ السَّمَاءِ ثُمَّ اسْتَغْفَرْتَنِي غَفَرْتُ لَكَ وَلَا أُبَالِي يَا ابْنَ آدَمَ إِنَّكَ لَوْ لَقِيتَنِي بِقُرَابِ الْأَرْضِ خَطَايَا ثُمَّ لَقِيتَنِي لَا تُشْرِكُ
بِي شَيْئًا لَأَتَيْتُكَ بِقُرَابِهَا مَغْفِرَةً رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَرَوَاهُ أَحْمَدُ وَالدَّارِمِيُّ عَنْ أَبِي ذَرٍّ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ
روایت ہے انس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ فرماتا ہے اللہ تعالی اے بیٹے آدم کے تحقیق تو جبتک کہ مانگیگا مجھسے یعنی بخشش گناہونکی اور امید رکھیگا
مجھسے بخشونگا میں تجکو کسی عمل پر ہو تو اور نہیں پروا کرتا میں یعنی تیرا بخشنا کچھ بڑی چیز نہیں میرے نزدیک اگرچہ بڑا گنہگار ہو تو اے بیٹے آدم کے اگر پہونچیں گناہ
تیرے بلندی آسمان تک پھر بخشش مانگے مجھسے بخشونگا میں تجکو اور نہیں پروا کرتا میں اے بیٹے آدم کے تحقیق تو اگر ملے مجھسے ساتھ بہری زمین کے خطاؤں سے پھر ملے مجھسے اس حالمین کہ
نہ شریک کرتا ہو ساتھ میرے کسیکو البتہ آؤن میں تیرے پاس ساتھ بہری زمین کے از روے بخشش کے نقل کی یہہ ترمذی نے اور نقل کی احمد اور دارمی نے ابی ذر سے اور کہا ترمذی
نے یہہ حدیث حسن غریب ہے وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ اللّٰهُ تَعَالَى مَنْ عَلِمَ أَنِّي ذُو قُدْرَةٍ عَلَى
مَغْفِرَةِ الذُّنُوبِ غَفَرْتُ لَهُ وَلَا أُبَالِي مَا لَمْ يُشْرِكْ بِي شَيْئًا رَوَاهُ فِي شَرْحِ السُّنَّةِ اور روایت ہے ابن عباس سے کہ نقل کی رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم سے کہ کہا فرمایا اللہ تعالی نے جس شخص نے جانا کہ میں صاحب قدرت ہوں اوپر بخشنے گناہوں کے بخشتا ہوں میں اسکو اور نہیں پروا کرتا میں جبتک کہ شریک کرے
ساتھ میرے کسیکو نقل کی یہہ شرح السنہ میں **ف** دلالت کرتی ہے یہہ حدیث اسپر کہ جاننا بندیکا اسکو کہ اللہ قادر ہے مغفرت گناہوں پر سبب ہے مغفرت کا
اسلیے کہ جو کوئی جانتا ہے کہ اللہ تعالی قادر ہے گناہوں کے بخشنے پر امید رکھتا ہے اوس سے اور جو کوئی امید رکھتا ہے کریم سے وہ محروم نہیں کیجاتا اوسکو پس یہ حدیث
مانند اوس حدیث کے ہے أَنَا عِنْدَ ظَنِّ عَبْدِي بِي منقول ہے کہ حماد بن سلمہ نے عیادت کی سفیان ثوری کی پس کہا سفیان نے حماد سے کہ آیا گمان کرتا ہے تو
کہ بخشیگا اللہ مجھ جیسیکو کہا حماد نے اگر اختیار دیا جاؤں میں درمیان حساب لینے اللہ کے مجھسے اور درمیان حساب لینے باپ اپنی کے تو اللہ ہی کو میں اختیار
کروں اسلیے کہ اللہ زیادہ ماں باپ سے رحم کرتا ہے مجہپر حاصل یہہ کہ تم امیدوار مغفرت کے رہو وہ ارحم الراحمین ہے وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ لَزِمَ الْاِسْتِغْفَارَ جَعَلَ اللّٰهُ لَهُ مِنْ كُلِّ ضِيقٍ مَخْرَجًا وَمِنْ كُلِّ هَمٍّ فَرَجًا وَرَزَقَهُ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ رَوَاهُ أَحْمَدُ
وَأَبُو دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہے ابن عباس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کوئی لازم کرے استغفار کو گردانتا ہے اللہ تعالی
واسطے اوسکے ہر تنگی سے راہ نکلنے کی اور ہر غم سے خلاصی اور روزی دیتا ہے اوسکو یعنی حلال طیب وسع جگہ سے کہ نہیں گمان کرتا نقل کی یہہ احمد اور ابو داؤد اور ابن ماجہ نے
ف لازم کرے یعنی وقت صادر ہونے گناہ کے اور ظاہر ہونے بلا کے پڑہا کرے یا معنی یہہ ہیں کہ مداومت کرے اوسپر اسلیے کہ ہر دم میں محتاج ہے اوسکا
اسلیے فرمایا ہے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے طُوبَى لِمَنْ وَجَدَ فِي صَحِيفَتِهِ اسْتِغْفَارًا كَثِيرًا اور یہہ فضیلت مذکورہ اسلیے ہے کہ جو کوئی لازم کرتا ہے استغفار
کو تعلق دل کا اور اعتماد اللہ پر ہوتا ہے اور بخشے جاتے ہیں گناہ اوسکے پس نتیجہ حکم متقی اور متوکل کو ہوتا ہے اور اونکی شان میں یہہ آیت وارد ہوئی ہے
وَمَنْ يَتَّقِ اللّٰهَ يَجْعَلْ لَهُ مَخْرَجًا وَيَرْزُقْهُ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ وَمَنْ يَتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ فَهُوَ حَسْبُهُ پس یہہ حدیث اس آیت سے نکالی گئی ہے اور فضیلت استغفار کی
اور فائدہ مند ہونا اوسکا اس آیت سے بھی ثابت ہوتا ہے فَقُلْتُ اسْتَغْفِرُوا رَبَّكُمْ إِنَّهُ كَانَ غَفَّارًا يُرْسِلِ السَّمَاءَ عَلَيْكُمْ مِدْرَارًا وَيُمْدِدْكُمْ بِأَمْوَالٍ وَبَنِينَ وَيَجْعَلْ
لَكُمْ جَنَّاتٍ وَيَجْعَلْ لَكُمْ أَنْهَارًا منقول ہے حسن بصری سے کہ ایک شخص نے شکوہ کیا اون سے قحط سالی کا پس کہا استغفار اللہ سے پھر شکوہ کیا ایک شخص نے
محتاجگی کا پھر ایک نے نہ ہونے کا اولاد کا پھر ایک نے زمین کی پیدائش کم ہونے کا زمین اپنی میں پس سبہونکو حکم کیا استغفار کا پس کہا گیا اون سے کہ شکوہ کیا لوگوں نے
تم سے کئی چیزونکا اور حکم کیا تم نے اون سبہونکو استغفار کا پس کہا نہیں ہی اوسمون نے آیت فَقُلْتُ اسْتَغْفِرُوا الخ یعنی جتنی جواب دیئے ہیں سب اس آیت سے ثابت
ہیں ۱۲ وَعَنْ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا أَصَرَّ مَنِ اسْتَغْفَرَ وَإِنْ عَادَ فِي الْيَوْمِ سَبْعِينَ
مَرَّةً رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ اور روایت ہے ابی بکر صدیق رض سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں دوام کیا گناہ پر اوس شخص نے

کہ استغفار کی اگرچہ عود کرے دن میں ستر بار یعنی بار بار وہی گناہ کرے نقل کی یہ ترمذی اور ابوداؤد نے **ف** اصرار دوام یعنی گناہ پر مراد ہے کہ اسکے صغیرہ
کبیرہ ہو جاتا ہے اور اصرار کبیرہ پر کفر کو پہونچاتا ہے پس فرمایا جو کوئی استغفار کرتا ہے اور شرمندہ ہوتا ہے گناہ پر خواہ صغیرہ ہو یا کبیرہ خارج ہوتا ہے حد اصرار سے کہ مصر وہی
ہے جو استغفار نہ کرے اور نادم نہ ہووے **وعن انس** قال قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم کل بنی آدم خطّاء وخیر الخطّائین التوّابون رواہ
الترمذی وابن ماجۃ والدارمی اور روایت ہے انس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو بنی آدم ہیں خطاکار ہیں یعنی سوا انبیاء علیہم السلام کے
اس لیے کہ وہ معصوم ہیں خطا سے اور بہترین خطا کرنیوالوں کو توبہ کرنیوالے ہیں نقل کی یہ ترمذی اور ابن ماجہ اور دارمی نے **وعن ابی ہریرۃ** قال
قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم ان المؤمن اذا اذنب کانت نکتۃ سوداء فی قلبہ فان تاب واستغفر صقل قلبہ وان
زاد زادت حتی تعلو قلبہ فذلکم الران الذی ذکر اللّٰہ تعالٰی کلا بل ران علی قلوبہم ما کانوا یکسبون رواہ احمد
والترمذی وابن ماجۃ وقال الترمذی ہذا حدیث حسن صحیح اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
نے تحقیق مومن جب گناہ کرتا ہے ہوتا ہے ایک نقطہ سیاہ اوسکے دل میں پھر اگر توبہ کرتا ہے اور طلب بخشش کی کرتا ہے صاف کیا جاتا ہے دل اوسکا اور اگر زیادہ
کیا گناہ زیادہ ہوتا ہے وہ نقطہ یہانتک کہ چھاجاتا ہے اوسکے دل پر پس یہ ہے ران یعنی زنگ کہ ذکر کیا اللہ تعالیٰ نے اس آیت میں ہرگز نہیں بلکہ زنگ
باندھا ہے اونکے دلوں پر اوس چیز نے کہ تھے کرتے یعنی گناہ یہانتک کہ نہیں باقی رہی دل میں خیر ہرگز نقل کی یہ احمد اور ترمذی اور ابن ماجہ نے اور کہا ترمذی
نے یہ حدیث حسن صحیح ہے **ف** چھاجاتا ہے یعنی ڈھانپ لیتا ہے نور دل کو پس اندھا ہوتا ہے بینائی دل کی پس نہیں دیکھتا کوئی چیز علوم نافع اور دانائی
سے اور حکمتیں فائدہ مند سے اور جاتی رہتی ہے شفقت اور رحمت کہ نہ اپنے اوپر رحم کرتا ہے نہ اوروں پر اور ثابت ہوتی ہیں اوسکے دل میں آثار ظلم اور نقمہ
کہ اور جرات کرتا ہے گناہ پر **وعن ابن عمر** قال قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم ان اللّٰہ یقبل توبۃ العبد ما لم
یغرغر رواہ الترمذی وابن ماجۃ اور روایت ہے ابن عمر سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق اللہ تعالیٰ قبول کرتا ہے
توبہ بندہ کی جبتک کہ نہیں غرغرہ لگتا نقل کی یہ ترمذی اور ابن ماجہ نے **ف** جبتک کہ غرغرہ نہیں لگتا ہے یعنی جبتک یقین نہیں ہوتا موت کا جبتک توبہ
مقبول ہے اور جب یقین ہو موت کا توبہ نہیں مقبول اور ظاہر اس حدیث سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ مطلق توبہ وقت غرغرہ کے نہیں درست خواہ توبہ کفر سے
کرے خواہ گناہ سے اور ظاہر آیت لیست التوبۃ الخ سے بھی یہی معلوم ہوتا ہے اور بعضوں نے کہا ہے کہ توبہ گناہوں سے صحیح ہے نہ کفر سے پس انکے نزدیک ایمان یاس کا
غیر مقبول ہے اور توبہ یاس کی مقبول ہے اور کہا طیبی نے کہ یہ حکم گناہوں سے توبہ کرنیکا ہے اور اگر کسی سے حق اوسکا بخشواوے ایسی حالت میں تو صحیح
ہے **وعن ابی سعید** قال قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم ان الشیطان قال وعزتک یا رب لا ابرح اغوی
عبادک ما دامت ارواحہم فی اجسادہم فقال الرب عز وجل وعزتی وجلالی وارتفاع مکانی لا ازال اغفر لہم
ما استغفرونی رواہ احمد اور روایت ہے ابی سعید سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق شیطان نے عرض کیا پروردگار قسم تیری
عزت کی اے رب میرے ہمیشہ گمراہ کرتا رہونگا تیرے بندوں کو جبتک کہ ارواح اونکی بدنوں اونکے میں ہونگی پس فرمایا پروردگار عز وجل نے قسم ہے اپنی
عزت اور بزرگی کی اور بلندی مرتبہ اپنی کی کہ ہمیشہ بخشتا رہونگا میں اونکو جبتک کہ بخشش مانگتے رہینگے مجھسے نقل کی یہ احمد نے **وعن صفوان**
بن عسال قال قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم ان اللّٰہ تعالٰی جعل بالمغرب بابا عرضہ مسیرۃ سبعین عاما للتوبۃ
لا یغلق ما لم تطلع الشمس من قبلہ وذلک قول اللّٰہ تعالٰی یوم یاتی بعض ایات ربک لا ینفع نفسا ایمانہا لم تکن امنت
من قبل رواہ الترمذی وابن ماجۃ اور روایت ہے صفوان بن عسال سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق اللہ تعالیٰ نے

جانب مغرب کی ایک دروازہ توبہ کے لیے کہ عرض اوسکا مسافت ستر برس کی ہے نہیں بند کیا جاتا جبتک کہ نکلے آفتاب جانب مغرب سے اور یہہ یعنی طلوع ہونا آفتاب
کا مغرب کی طرف سے مانع ہے قبول توبہ کا معنی ہیں اللہ تعالیٰ کے اس قول کے اوسدن کہ آوینگی بعضی نشانیان پروردگار تیرے کی نہیں نفع دیگا کسی جانکو ایمان اوسکا
ایسی جان کہ نہ تھی ایمان لائی پہلے سے یعنی پہلے آنے بعضی نشانیونکے نقل کی یہہ ترمذی اور ابن ماجہ نے **ف** توبہ کے لیے یعنی کھلا ہوا ہے توبہ کرنیوالونکے لیے یا علامت ہے
واسطے صحت توبہ اور قبول توبہ کے حاصل یہہ کہ لوگونکے سب لیے دروازہ توبہ کا کھلا ہوا ہے جبتک آفتاب مغرب کی طرف سے نہیں نکلتا جب اودھر سے نکلیگا تو
دروازہ توبہ کا بند ہو جائیگا پس نہین قبول ہوئیگا ایمان اور توبہ گناہوں سے آور اوسدن کہ آوینگی الخ یعنی ظاہر کریگا بعضی نشانیان رب تیرا جسکہ قریب
ہونگی قیامت کے وہ نشانی طلوع ہونا آفتاب کا ہے مغرب سے اور باقی آیت یہہ ہے اَوْ کَسَبَتْ فِیْ اِیْمَانِہَا خَیْرًا یعنی یا نہ تھی جان کہ کی حالت ایمان اپنی کے
میں بھلائی یعنی توبہ نفع دیگی اوسکو توبہ حاصل آیت کا یہہ ہے کہ جسدن آفتاب مغرب کی جانب سے نکلیگا تو جو کوئی پہلے اوسکے ایمان نہ لایا ہوگا یا ایمان پر
ہوگا لیکن گناہوں سے توبہ نکی ہوگی تو اوسکو ایمان یا توبہ اوسدن سے نہ نفع دیگی ؏ **وَعَنْ** مُعَاوِیَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
لَا تَنْقَطِعُ الْہِجْرَۃُ حَتّٰی تَنْقَطِعَ التَّوْبَۃُ وَلَا تَنْقَطِعُ التَّوْبَۃُ حَتّٰی تَطْلُعَ الشَّمْسُ مِنْ مَغْرِبِہَا رَوَاہُ اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاوُدَ وَالدَّارِمِیُّ اور روایت ہے معاویہ سے کہ فرمایا
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں موقوف ہوگی ہجرت یعنی گناہوں سے طرف توبہ کی یہانتک کہ موقوف ہو توبہ اور نہیں موقوف ہوگی توبہ یہانتک کہ نکلے
آفتاب مغرب کی طرف سے نقل کی یہہ احمد اور ابوداؤد اور دارمی نے **ف** یعنی جبتک توبہ موقوف نہیں ہوتی یعنی قبول ہوتی ہے تب تلک گناہوں سے
آدمی پاک ہو سکتا ہے اور جب توبہ موقوف ہوگی گناہوں سے نہیں پاک ہوسکیگا اور توبہ جب موقوف ہوگی کہ آفتاب مغرب سے نکلیگا حاصل یہہ کہ جبتک
آفتاب مغرب سے نہیں نکلتا توبہ کر کر پاک ہو سکتا ہے اور جب اودھر سے نکلیگا تو توبہ سے نہیں پاک ہونیکا ؏ **وَعَنْ** اَبِیْ ہُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ
اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ رَجُلَیْنِ کَانَا فِیْ بَنِیْ اِسْرَائِیْلَ مُتَحَابَّیْنِ اَحَدُہُمَا مُجْتَہِدٌ فِی الْعِبَادَۃِ وَالْاٰخَرُ یَقُوْلُ مُذْنِبٌ فَجَعَلَ یَقُوْلُ
اَقْصِرْ عَمَّا اَنْتَ فِیْہِ فَیَقُوْلُ خَلِّنِیْ وَرَبِّیْ حَتّٰی وَجَدَہٗ یَوْمًا عَلٰی ذَنْبٍ اِسْتَعْظَمَہٗ فَقَالَ اَقْصِرْ فَقَالَ خَلِّنِیْ وَرَبِّیْ اَبُعِثْتَ عَلَیَّ رَقِیْبًا
فَقَالَ وَاللّٰہِ لَا یَغْفِرُ اللّٰہُ لَکَ اَبَدًا اَوْ لَا یُدْخِلُکَ الْجَنَّۃَ فَبَعَثَ اللّٰہُ اِلَیْہِمَا مَلَکًا فَقَبَضَ اَرْوَاحَہُمَا فَاجْتَمَعَا عِنْدَہٗ فَقَالَ لِلْمُذْنِبِ
اُدْخُلِ الْجَنَّۃَ بِرَحْمَتِیْ وَقَالَ لِلْاٰخَرِ اَتَسْتَطِیْعُ اَنْ تَحْظُرَ عَلٰی عَبْدِیْ رَحْمَتِیْ فَقَالَ لَا یَا رَبِّ قَالَ اذْہَبُوْا بِہٖ اِلَی النَّارِ رَوَاہُ اَحْمَدُ
اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق دو شخص تھے بنی اسرائیل میں آپس میں دوست ایک ان میں سے بہت محنت کھینچتا
تھا بندگی کرنے میں اور دوسرا کہتا تھا کہ میں گنہگار ہوں یعنی اقرار کرتا تھا اپنے گناہ کا پس شروع کیا عبادت کرنیوالے نے کہ کہتا تھا گنہگار کو باز آ اوس
چیز سے کہ تو اوس میں ہے یعنی گناہ سے پس کہتا گناہگار کہ چھوڑ مجھکو ساتھہ پروردگار میرے کے یعنی اس لیے کہ وہ غفور الرحیم ہے یہانتک کہ پایا اوس عابد نے
اوسکو ایکدن ایک گناہ پر کہ بڑا جانا اوسکو پس کہا باز آ پس کہا گنہگار نے چھوڑ دے مجھکو ساتھہ پروردگار میرے کے کیا بھیجا گیا ہے تو مجھپر داروغہ پس کہا
عبادت کرنیوالے نے قسم ہے خدا کی نہیں بخشیگا اللہ تجھکو کبھی اور نہ داخل کریگا تجھکو بہشت میں پس بھیجا اللہ تعالیٰ نے طرف اون دونوں کے فرشتہ پھر
قبض کی ارواح اون دونوں کی پس اکٹھی ہوئی دونوں یعنی ارواحیں اونکی نزدیک اللہ تعالیٰ کے یعنی برزخ میں یا عرش کے نیچے پس فرمایا
گنہگار کو داخل ہو بہشت میں بسبب رحمت میری کے اور فرمایا دوسرے کو کہ کیا طاقت رکھتا ہے تو یہہ کہ محروم کرے بندے میرے کو رحمت میری سے پس کہا
اوس نے کہ نہیں طاقت رکھتا ہوں اے پروردگار میرے فرمایا پروردگار نے فرشتوں کو یعنی جو کہ دوزخ پر متعین ہیں کہ لیجاؤ اوسکو طرف دوزخ کے نقل
کی یہہ احمد نے **ف** اوس شخص نے جو عجب یا اعتماد کیا اپنے عمل پر اور حقیر جانا اوس گنہگار کو اور کہا کہ اللہ تعالیٰ نہیں بخشیگا تجھکو مستحق عذاب کا ہوا اسی لیے
کہا ہے کسی بزرگ نے جو گناہ کہ باعث ہو ذلیل و حقیر جاننے کا اپنے تئین وہ بہتر ہے اوس طاعت سے کہ لازم کرے عجب و تکبر کو ؏ **وَعَنْ** اَسْمَاءَ

بِنْتِ يَزِيدَ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ يَا عِبَادِيَ الَّذِينَ أَسْرَفُوا عَلٰى أَنْفُسِهِمْ لَا تَقْنَطُوا مِنْ رَحْمَةِ اللّٰهِ إِنَّ اللّٰهَ يَغْفِرُ الذُّنُوبَ جَمِيعًا وَلَا يُبَالِي رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ وَفِي شَرْحِ السُّنَّةِ يَقُولُ بَدَلَ يَقْرَأُ اور روایت ہے اسماء بیٹی یزید کی سے کہا سنا میں نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ پڑھتے تھے یہ آیت اے میرے بندو کہ زیادتی کی ہے نفس اپنے پر یعنی بسبب گناہ کرنے کے ناامید مت ہو رحمت خدا کی تحقیق اللہ تعالی بخشتا ہے گناہ سب اور نہیں پرواہ کرتا نقل کی یہ احمد اور ترمذی نے اور کہا یہ حدیث حسن غریب ہے اور شرح السنہ میں لفظ یقول کا ہے بدلے یقرأ کے **ف** بخشتا ہے گناہ یعنی کافروں کے ساتھ توبہ کے اور مومنوں کے ساتھ توبہ اور بغیر توبہ کے بھی اگر چاہتا ہے ع

وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِي قَوْلِ اللّٰهِ إِلَّا اللَّمَمَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنْ تَغْفِرِ اللّٰهُمَّ تَغْفِرْ جَمًّا وَأَيُّ عَبْدٍ لَكَ لَا أَلَمَّا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ اور روایت ہے ابن عباس سے بیچ تفسیر قول اللہ تعالی کے الا اللمم کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اگر بخشے تو یا الٰہی تو بخشے بڑے گناہ اور کونسا بندہ تیرا ہے کہ جسنے نہیں کیے چھوٹے گناہ نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے **ف** ساری آیت یوں ہے اَلَّذِينَ يَجْتَنِبُونَ كَبَائِرَ الْإِثْمِ وَالْفَوَاحِشَ إِلَّا اللَّمَمَ إِنَّ رَبَّكَ وَاسِعُ الْمَغْفِرَةِ یعنی جو لوگ پرہیز کرتے ہیں بڑے گناہوں سے اور بے حیائیوں سے سوائے چھوٹے گناہوں کے تحقیق پروردگار تیرا فراخ کرنے والا ہے مغفرت کا پس اس آیت میں جو ہے سوائے چھوٹے گناہوں کے اسپر حضرت نے بطور سند کے شعر کو پڑھا کہ اس سے بھی معلوم ہوتا ہے کہ مومن خالی نہیں ہے چھوٹے گناہوں سے اور حاصل یہ ہے کہ شان و فضل تیرا ایسا ہے کہ اگر چاہے تو بخشے تو کبیرہ گناہوں کو چھوٹوں کو تو کیا حقیقت ہے اور کونسا بندہ تیرا ہے کہ چھوٹا گناہ نہیں کرتا اور تو نہیں بخشتا بلکہ جانے دیتا ہے انکو بسبب نیکیوں کے اور یہ شعر امیہ بن ابی الصلت کا ہے کہ ایام جاہلیت کے شاعروں میں سے تھا بہت عبادت کرتا تھا اور وقت میں ایمان رکھتا تھا قیامت پر پایا زمانہ اسلام کا لیکن مسلمان نہیں ہوا اور وہ شعر حکمت آمیز کہتا تھا اسلیے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اسکے شعر سنتے تھے اور خود بھی کبھی پڑھتے تھے ع

وَعَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ اللّٰهُ تَعَالٰى يَا عِبَادِي كُلُّكُمْ ضَالٌّ إِلَّا مَنْ هَدَيْتُ فَسَلُونِي الْهُدٰى أَهْدِكُمْ وَكُلُّكُمْ فُقَرَاءُ إِلَّا مَنْ أَغْنَيْتُ فَسَلُونِي أَرْزُقْكُمْ وَكُلُّكُمْ مُذْنِبٌ إِلَّا مَنْ عَافَيْتُ فَمَنْ عَلِمَ مِنْكُمْ أَنِّي ذُو قُدْرَةٍ عَلَى الْمَغْفِرَةِ فَاسْتَغْفَرَنِي غَفَرْتُ لَهُ وَلَا أُبَالِي وَلَوْ أَنَّ أَوَّلَكُمْ وَآخِرَكُمْ وَحَيَّكُمْ وَمَيِّتَكُمْ وَرَطْبَكُمْ وَيَابِسَكُمُ اجْتَمَعُوا عَلٰى أَتْقٰى قَلْبِ عَبْدٍ مِنْ عِبَادِي مَا زَادَ ذٰلِكَ فِي مُلْكِي جَنَاحَ بَعُوضَةٍ وَلَوْ أَنَّ أَوَّلَكُمْ وَآخِرَكُمْ وَحَيَّكُمْ وَمَيِّتَكُمْ وَرَطْبَكُمْ وَيَابِسَكُمُ اجْتَمَعُوا عَلٰى أَشْقٰى قَلْبِ عَبْدٍ مِنْ عِبَادِي مَا نَقَصَ ذٰلِكَ مِنْ مُلْكِي جَنَاحَ بَعُوضَةٍ وَلَوْ أَنَّ أَوَّلَكُمْ وَآخِرَكُمْ وَحَيَّكُمْ وَمَيِّتَكُمْ وَرَطْبَكُمْ وَيَابِسَكُمُ اجْتَمَعُوا فِي صَعِيدٍ وَاحِدٍ فَسَأَلَ كُلُّ إِنْسَانٍ مِنْكُمْ مَا بَلَغَتْ أُمْنِيَّتُهُ فَأَعْطَيْتُ كُلَّ سَائِلٍ مِنْكُمْ مَا نَقَصَ ذٰلِكَ مِنْ مُلْكِي إِلَّا كَمَا لَوْ أَنَّ أَحَدَكُمْ مَرَّ بِالْبَحْرِ فَغَمَسَ فِيهِ إِبْرَةً ثُمَّ رَفَعَهَا ذٰلِكَ بِأَنِّي جَوَادٌ مَاجِدٌ أَفْعَلُ مَا أُرِيدُ عَطَائِي كَلَامٌ وَعَذَابِي كَلَامٌ إِنَّمَا أَمْرِي لِشَيْءٍ إِذَا أَرَدْتُ أَنْ أَقُولَ لَهُ كُنْ فَيَكُونُ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہے ابی ذر سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ فرماتا ہے اللہ تعالی اے بندو میرے تم سب گمراہ ہو مگر جسکو ہدایت کی میں نے پس مجھ سے ہدایت مانگو ہدایت کرونگا میں تمکو اور سب تم محتاج ہو یعنی نادار ہو مگر جسکو میں نے غنی کیا پس مجھ سے مانگو روزی دونگا میں تمکو یعنی حلال اور طیب اور سب تم ہو گنہگار یعنی مستوجب ہو سب گناہ کے مگر جسکو بچا لیا میں نے یعنی انبیا کو پس جو جانا تم میں سے کہ تحقیق میں قدرت والا ہوں بخشنے پر پھر بخشش مانگی مجھسے بخشونگا میں اسکو یعنی سب گناہ اسکے اور نہیں پرواہ کرتا میں اور اگر اول تمہارا اور پچھلا تمہارا اور زندہ تمہارا اور مردہ تمہارا اور تر تمہارا اور خشک تمہارا یعنی جوان و بوڑھا تمہارا

تمہارے پیدا ہوئے ہوں اور گنہگار تمہارے غرضکہ سب مخلوقات جمع ہوں اور پرہیزگار اور متقی دل بندہ کے میرے بندوں میں سے کہ وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہیں تو زیادہ کرے
یہہ یعنی جمع ہونا میرے ملک میں بقدر بازو مچھر کے اور اگر تحقیق اگلے تمہارے اور پچھلے تمہارے اور زندے تمہارے اور مردے تمہارے اور تر تمہارے اور خشک
تمہارے جمع ہوں اوپر بدبخت ترین دل بندہ کے میرے بندوں میں سے کہ وہ ابلیس لعین ہے نہ کم کرے یہہ میرے ملک میں سے بقدر بازو مچھر کے اور اگر تحقیق
اگلے تمہارے اور پچھلے تمہارے اور زندے تمہارے اور مردے تمہارے اور تر تمہارے اور خشک تمہارے جمع ہوں ایک جگہ میں پہر مانگے ہر آدمی تم میں سے
اس قدر کہ پہونچے آرزو اوسکی یعنی جو حاجت دل میں رکہتا ہو پہر دوں میں ہر مانگنے والے کو تم میں سے یعنی عطا مراد اوسکی نہ کم کرے یہہ یعنی دینا اور عطا کرنا
اوسکا ملک میرے سے کچہہ مگر جیسا کہ اگر ایک تم میں کا گذرے دریا پر پہر ڈالے اوس میں سوئی پہر اوٹہاوے اوسکو یعنی بالفرض والتقدیر اگر کمی ہو تو اتنی ہے
کہ جتنا پانی سوئی میں لگ جاتا ہے ڈالا اوسکو ملک میں کمی کا کیا باعث ہے وہ کتنا ہی ہے اوسکے یہاں ہرگز کمی نہیں ہوتی یعنی نہ کم ہونا یا روا کرنا حاجتوں کا
بسبب اوسکے ہے کہ میں بہت سخی ہوں بہت دینے والا کرتا ہوں جو چاہتا ہوں یعنی یہہ تمام سخاوت و کرم ساتہہ ارادہ اور اختیار میرے کے ہے ارادہ
بندہ کو دخل نہیں دینا میرا حکم کرنا ہے اور عذاب میرا حکم کرنا ہے یعنی ایک حکم میں یہہ سب کرتا ہوں محتاج اسباب کا نہیں ہے امر میرا واسطے
کسی چیز کے جس وقت کہ چاہتا ہوں میں یعنی پیدا کرنا اوسکا مگر یہہ کہ کہتا ہوں میں اوس چیز کو ہو جا پس ہو جاتی ہے نقل کی یہہ احمد اور ترمذی اور
ابن ماجہ نے **وَعَنْ** اَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَرَأَ هُوَ اَهْلُ التَّقْوٰى وَاَهْلُ الْمَغْفِرَةِ قَالَ قَالَ رَبُّكُمْ
اَنَا اَهْلٌ اَنْ اُتَّقٰى فَمَنِ اتَّقَانِيْ فَاَنَا اَهْلٌ اَنْ اَغْفِرَ لَهٗ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ
اور روایت ہے انس سے نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے یہہ کہ اونہوں نے پڑہی یہہ آیت کہ وہی صاحب ہے تقوی کا اور بخشش کا فرمایا حضرت نے
بیچ تفسیر آیت مذکورہ کے کہ فرمایا رب تمہارے نے کہ میں لائق اسکے ہوں کہ لوگ پرہیز کریں شریک کرنے سے ساتہہ میرے پس جو کوئی پرہیز کرتا ہے شریک کرنے
سے ساتہہ میرے پس میں ہوں لائق اسکے کہ بخشوں میں اوسکو نقل کی یہہ ترمذی اور ابن ماجہ اور دارمی نے **ف** مضمون اس آیت کا مانند
مضمون اس آیت کے ہے اِنَّ اللّٰهَ لَا يَغْفِرُ اَنْ يُّشْرَكَ بِهٖ وَيَغْفِرُ مَا دُوْنَ ذٰلِكَ لِمَنْ يَّشَآءُ یعنی تحقیق اللہ نہیں بخشتا یہہ کہ شریک کیا جاوے ساتہہ
اوسکے اور بخشتا ہے سوای اسکے واسطے جسکے کہ چاہتا ہے **وَعَنِ** ابْنِ عُمَرَ قَالَ اِنْ كُنَّا لَنَعُدُّ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي
الْمَجْلِسِ يَقُوْلُ رَبِّ اغْفِرْ لِيْ وَتُبْ عَلَيَّ اِنَّكَ اَنْتَ التَّوَّابُ الْغَفُوْرُ مِائَةَ مَرَّةٍ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَابْنُ مَاجَةَ
اور روایت ہے ابن عمر سے کہ کہا تحقیق تہے ہم البتہ گنتے واسطے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک مجلس میں کہتے سو بار اے پروردگار میرے بخش واسطے
میرے اور قبول کر توبہ میری تحقیق تو ہی ہے توبہ قبول کرنے والا بخشنے والا نقل کی یہہ احمد اور ترمذی اور ابو داؤد اور ابن ماجہ نے **وَعَنْ** بِلَالِ
بْنِ يَسَارِ بْنِ زَيْدٍ مَوْلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبِيْ عَنْ جَدِّيْ اَنَّهٗ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَقُوْلُ مَنْ قَالَ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِيْ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَيْهِ غُفِرَ لَهٗ وَاِنْ كَانَ قَدْ فَرَّ مِنَ الزَّحْفِ رَوَاهُ
التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ لٰكِنَّهٗ عِنْدَ اَبِيْ دَاوٗدَ هِلَالُ بْنُ يَسَارٍ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ اور روایت ہے بلال بن
یسار بن زید سے کہ زید مولی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا تہا کہ کہا حدیث کی مجہسے باپ میرے نے نقل کی دادا میرے سے یہہ کہ اونہوں نے سنا رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تہے جو شخص کہے طلب بخشش کی کرتا ہوں میں اللہ سے وہ اللہ کہ نہیں کوئی معبود مگر وہ زندہ خبرگیری کرنیوالا اور توبہ کرتا ہوں
میں طرف اوسکی بخشش کیجاتی ہے واسطے اوسکے اگرچہ بہاگا ہو لڑائی کفار کی سے کہ کبیرہ گناہ ہے نقل کی یہہ ترمذی اور ابو داؤد نے لیکن نزدیک ابی داؤد
کے ہلال بن یسار ہے اور کہا ترمذی نے یہہ حدیث غریب ہے **ف** لفظ الحی القیوم کو زبر بہی ہے اور پیش بہی لیکن زبر مشہور ہے اکثر روایتوں میں سے

اور جب استغفار نہ ہو تو مصداق اس حدیث کا ہو جائیگا یا یہ کہ استغفار کرنیوالا گناہ سے اور حال یہ ہے کہ مقیم ہو اوس گناہ پر مانند ٹھٹھا کرنیوالے کے ہو اپنے پروردگار سے
اپنی کو ہیا ادا باشد منہ ع **الفصل الثالث** فصل تیسری **عن** ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
ان اللہ عز وجل لیرفع الدرجۃ للعبد الصالح فی الجنۃ فیقول یا رب انی لی ہذہ فیقول باستغفار ولدک لک رواہ احمد
روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق اللہ عز وجل البتہ بلند کرتا ہے درجہ واسطے بندہ نیکبخت کے بہشت میں پس کہتا ہے
بندہ اے پروردگار میرے کہاں سے حاصل ہوا مجکو یہ درجہ فرماتا ہے اللہ تعالی کہ حاصل ہوا یہ درجہ بسبب استغفار فرزند تیرے کے واسطے تیرے نقل کی یہ احمد نے
وعن عبد اللہ بن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما المیت فی القبر الا کالغریق المتغوث ینتظر دعوۃ
تلحقہ من اب او ام او اخ او صدیق فاذا لحقتہ کان احب الیہ من الدنیا وما فیہا وان اللہ تعالی لیدخل علی اہل القبور
من دعاء اہل الارض امثال الجبال وان ہدیۃ الاحیاء الی الاموات الاستغفار لہم رواہ البیہقی فی شعب الایمان
اور روایت ہے عبد اللہ بن عباس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں ہوتا ہے مردہ قبر میں مگر مانند ڈوبنے والے فریاد کرنیوالے کے کہ کوئی
ہاتھ اوسکا پکڑے منتظر ہوتا ہے دعا کا کہ پہونچے اوسکو باپ کی طرف سے یا ماں کی طرف سے یا بھائی کی طرف سے یا دوست کی طرف سے پس جس وقت
کہ پہونچتی ہے دعا اوسکو ہوتا ہے پہونچنا دعا کا بہت پیارا طرف اوسکے دنیا سے اور دنیا کی چیزوں سے اور تحقیق اللہ تعالی البتہ پہونچاتا ہے قبر والوں کو
بسبب دعا زمین والوں کے مانند پہاڑوں کے یعنی ثواب بڑا اور رحمت اور بخشش اور تحقیق تحفہ زندوں کا طرف مردوں کے استغفار کرنا ہے اونکے لیے نقل کی
یہ بیہقی نے شعب الایمان میں **وعن** عبد اللہ بن بسر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم طوبی لمن وجد فی صحیفتہ
استغفارا کثیرا رواہ ابن ماجۃ وروی النسائی فی عمل یوم ولیلۃ اور روایت ہے عبد اللہ بن بسر سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نے خوشحالی ہے واسطے اوس شخص کے کہ پاوے بیچ اعمال نامہ میں استغفار بہت یعنی استغفار مقبول نقل کی یہ ابن ماجہ نے اور نقل کی نسائی
نے بیچ کتاب عمل یوم ولیلۃ کے **ف** - روایت کی بزار نے انس سے بطریق مرفوع کے کہ نہیں دونوں فرشتے اعمال لکھنے والے اوٹھا لیجاتے ہیں اعمال نامہ بندہ کا
ہر دن پھر دیکھتا ہے اللہ تعالی اول اعمال نامہ میں اور اخیر میں استغفار مگر کہ فرماتا ہے تبارک تعالی بخشے میں نے واسطے بندہ اپنے کے وہ گناہ کہ درمیان دونوں
طرفوں اعمال نامہ کے ہیں حاصل یہ کہ صبح و شام کے استغفار سے یہ مرتبہ حاصل ہوتا ہے ع **وعن** عائشۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم
کان یقول اللہم اجعلنی من الذین اذا احسنوا استبشروا واذا اساءوا استغفروا رواہ ابن ماجۃ والبیہقی فی الدعوات
الکبیر اور روایت ہے عائشہ سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم تھے کہتے یا الہی کر مجکو اون لوگوں میں سے کہ جب نیکی کریں خوش ہوویں اور جب برائی کریں استغفار
کریں نقل کی یہ ابن ماجہ نے اور بیہقی نے دعوات کبیر میں **وعن** الحارث بن سوید قال حدثنا عبد اللہ بن مسعود حدیثین
احدہما عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم والآخر عن نفسہ قال ان المؤمن یری ذنوبہ کانہ قاعد تحت جبل
یخاف ان یقع علیہ وان الفاجر یری ذنوبہ کذباب مر علی انفہ فقال بہ ہکذا ای بیدہ فذبہ عنہ ثم قال سمعت
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول للہ افرح بتوبۃ عبدہ المؤمن من رجل نزل فی ارض دویۃ مہلکۃ معہ
راحلتہ علیہا طعامہ وشرابہ فوضع راسہ فنام نومۃ فاستیقظ وقد ذہبت راحلتہ فطلبہا حتی اذا اشتد
علیہ الحر والعطش او ما شاء اللہ قال ارجع الی مکانی الذی کنت فیہ فانام حتی اموت فوضع راسہ علی ساعدہ
لیموت فاستیقظ فاذا راحلتہ عندہ علیہا زادہ وشرابہ فاللہ اشد فرحا بتوبۃ العبد المؤمن من ہذا براحلتہ

وَذَالِکَ بِیَدِہٖ مُسْلِمٌ اَلْمَرْفُوْعُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَمِنْہُ فَحَسْبُ وَرَوَی الْبُخَارِیُّ الْمَوْقُوْفَ عَلَی ابْنِ مَسْعُوْدٍ
اَیْضًا اور روایت ہی حارث بن سوید سی کہا حدیث کہی مجکو عبد اللہ بن مسعود نے دو حدیثیں ایک ان مین سی نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی اور دوسری
نقل کی اپنی طرف سی کہ وہ یہہ ہی کہا کہ تحقیق مومن دیکہتا ہی اپنی گناہونکو گویا کہ بیٹہا ہوا ہی نیچی پہاڑ کی ڈرتا ہی اس سے کہ گر پڑی اوپر پہاڑ اوسپر اور تحقیق فاجر
دیکہتا ہی اپنی گناہونکو مانند مکہی کے کہ اوڑی اوسکی ناک پر پس اشارہ کیا ساتہہ اوس مکہی کو اس طرح سے یعنی اپنی ہاتہہ سی یعنی اوڑا دیا اوسکو اپنی
ناک سے یعنی مومن گناہ سی بہت ڈرتا ہی اور خوف کرتا ہی اسکا کہ پکڑا نہ جاؤن اور فاجر کو اپنی گناہ کی کچہہ پروا نہیں ہوتی پہر کہا عبد اللہ نے
یعنی حدیث جو حضرت سی سنی تہی وہ بیان کی کہ سنا مینی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتی تہی البتہ اللہ تعالی بہت خوش ہوتا ہی بسبب توبہ
کرنی اپنی بندی مومن کی بہ نسبت اوس شخص کی کہ اوترا ایک میدان مین کہ خالی ہی درخت اور گہانس سی جگہہ ہلاکت کی ساتہہ اوسکی تہی سواری
اوسکی اوسپر تہا کہانا اوسکا اور پینا اوسکا پس کہا سر اپنا یعنی استراحت کی لیئی زمین پر اور سو رہا کچہہ سونا پہر جاگا اور حال یہ ہے کہ تحقیق جاتی
رہی سواری اوسکی پہر تلاش کیا اوسکو یہانتک کہ جسوقت سخت ہوئی اوسپر گرمی اور پیاس اور جو چاہا اللہ تعالی نے یعنی رنج و بلا سوای گرمی
پیاس کی کہا پہر جاؤن مین طرف مکان اپنی کی کہ تہا مین اوس مین پس سو رہون یہانتک کہ مرجاؤن پس رکہا اپنا سر اپنی بازو پر تاکہ مرے پہر جاگا
پس ناگہان سواری اوسکی اوسکی پاس حاضر ہی اوسپر ہی توشہ اوسکا اور پانی اوسکا پس اللہ تعالی بہت خوش ہوتا ہی بسبب توبہ کرنے بندہ
مومن کی اس شخص سے ساتہہ سواری اپنی کے اور توشہ اپنی کے یعنی جیسے یہہ شخص اپنی سواری اور توشہ کی ملنے سے خوش ہوتا ہی اس سی زیادہ
اللہ تعالی خوش ہوتا ہی بندہ کی توبہ کرنی سے نقل کی مسلم نے ان دونو حدیثون مراد اوسکو کہ مرفوع ہی طرف پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے
فقط یعنی جسمین قصہ سواری کے بہاگنے اور پانے کا ہے اور حدیث جو موقوف ہی ابن مسعود پر کہ مومن گناہ کو مانند پہاڑ کے دیکہتا ہی وہ نہیں
ذکر کی اور نقل کی بخاری نے حدیث موقوف بہی **ف** حاصل یہہ کہ حدیث مرفوع متفق علیہ ہی اور حدیث موقوف افراد بخاری سے ہی اور اس
حدیث مین اشارہ ہی طرف اس آیت کی ان اللہ یحب التوابین کہا امام غزالی رح نے منقول ہی بڑی عالم با عمل اوستاد ابی اسحاق اسفرائنی رحمہ اللہ
سے کہ اونہون نے کہا دعا کی مینی اللہ سبحانہ تعالی سی تیس برس تک یہہ کہ نصیب کرے مجکو توبہ نصوح پس قبول کی گئی دعا میری پہر تعجب کیا
مینی اپنی دل مین اور کہا مینی سبحان اللہ ایک حاجت کی لیئی دعا کی مینی تیس برس تک ور روا ہوئی تاکہ پس دیکہا مینی خواب مین کہ کوئی کہتا ہی
مجکو آیا تعجب کیا تونی اوس سے یہہ بہی جانتا ہی کہ کیا مانگتا ہی تو مانگتا ہی تو اللہ تعالی سے یہہ کہ دوست رکہی تجکو کیا نہیں سنا تونی اللہ تعالی سے
کہ فرماتا ہی ان اللہ یحب التوابین و یحب المتطہرین پس یہہ حاجت کیا آسان ہی ح **وَعَنْ** عَلِیٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
اِنَّ اللّٰہَ یُحِبُّ الْعَبْدَ الْمُؤْمِنَ الْمُفْتَنَ التَّوَّابَ اور روایت ہی حضرت علی سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق اللہ تعالی
دوست رکہتا ہی اوس بندہ مومن کو کہ مبتلا ہوتا ہی گناہون مین اور بہت توبہ کرتا ہی **ف** یہہ دوست رکہنا بسبب توبہ کی ہی نہ بسبب گناہ کے
ح **وَعَنْ** ثَوْبَانَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ مَا اُحِبُّ اَنَّ لِیَ الدُّنْیَا بِہٰذِہِ الْاٰیَۃِ یٰعِبَادِیَ الَّذِیْنَ
اَسْرَفُوْا عَلٰی اَنْفُسِہِمْ لَا تَقْنَطُوا الْاٰیَۃَ فَقَالَ رَجُلٌ فَمَنْ اَشْرَکَ فَسَکَتَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ اَلَا وَمَنْ اَشْرَکَ
ثَلٰثَ مَرَّاتٍ اور روایت ہی ثوبان سے کہ کہا سنا مینی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتی تہی نہیں دوست رکہتا مین کہ تحقیق میری لیئی دنیا ہو بدلی
اس آیت کی ای بندو میرے کہ زیادتی کی اپنی جانون پر یعنی ساتہہ گناہ کے نیکی نہ نا امید ہو آخر آیت تک پہر کہا ایک شخص نے پس جس نے شرک کیا
یعنی وہ بہی داخل ہے اس آیت کی حکم مین یا نہیں یعنی بخشا جاویگا یا نہیں پس خاموش ہو رہے حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم یعنی ساعتی

غَضَبِيْ وَفِيْ رِوَايَةٍ غَلَبَتْ غَضَبِيْ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جبکہ مقدر کیا اللہ تعالی نے پیدا کرنا مخلوقات کا یعنی ان خیالوں کو یا شروع کیا پیدا کرنا اونکا لکھی کتاب یعنی فرشتوں کو یا قلم کو حکم کیا لکھنے کا پس وہ کتاب نزدیک اللہ تعالی کی ہے اوپر عرش اوسکے کے اور حق اوسکا یہہ ہے کہ تحقیق رحمت میری سبقت لے گئی ہے غضب میرے سے اور ایک روایت میں ہے کہ غالب ہے رحمت میری غضب میرے پر نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے **ف** کتاب مشتمل اس حکم کی رکھی گئی اوپر عرش کے بسبب بزرگ قدری اوسکی کے اور مراد سبقت رحمت اور غلبہ اوسکی سے غضب پر غالب ہونا نشانیوں رحمت کا اور بخشش اور انعام اوسکی کا ہے کہ تمام مخلوقات کو گھیر رہا ہے اور بے انتہا ہے اور نشانیاں غضب کی کم ہیں جیسے کہ فرمایا اِنْ تَعُدُّوْا نِعْمَةَ اللّٰهِ لَا تُحْصُوْهَا اور فرمایا ہے عَذَابِيْ أُصِيْبُ بِهٖ مَنْ أَشَاءُ وَرَحْمَتِيْ وَسِعَتْ كُلَّ شَيْءٍ اور بندے جو قصور کرتے ہیں اور ادائے شکر نعمت اوسکی میں وہ زیادہ از حد ہے جیسا کہ فرمایا وَلَوْ يُؤَاخِذُ اللّٰهُ النَّاسَ بِظُلْمِهِمْ مَا تَرَكَ عَلٰى ظَهْرِهَا مِنْ دَابَّةٍ پس یہہ رحمت سے اللہ تعالی کی ہے کہ باقی رکھتا ہے اونکو اور روزی دیتا ہے اور نعمت پہونچاتا ہے اور عذاب نہیں کرتا یہہ تو ظہور اوسکی رحمت کا دنیا میں ہے اور آخرت میں اس سے زیادہ ہوگا جیسا کہ حدیث آیندہ میں بیان اوسکا ہے ع **وَعَنْهُ** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ لِلّٰهِ مِائَةَ رَحْمَةٍ اَنْزَلَ مِنْهَا رَحْمَةً وَاحِدَةً بَيْنَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ وَالْبَهَائِمِ وَالْهَوَامِّ فَبِهَا يَتَعَاطَفُوْنَ وَبِهَا يَتَرَاحَمُوْنَ وَبِهَا تَعْطِفُ الْوَحْشُ عَلٰى وَلَدِهَا وَاَخَّرَ اللّٰهُ تِسْعًا وَّتِسْعِيْنَ رَحْمَةً يَرْحَمُ بِهَا عِبَادَهٗ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِيْ رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ عَنْ سَلْمَانَ نَحْوُهٗ وَفِيْ اٰخِرِهٖ قَالَ فَاِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيٰمَةِ اَكْمَلَهَا بِهٰذِهِ الرَّحْمَةِ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق واسطے اللہ تعالی کے سو رحمتیں ہیں اتاری اون میں سے ایک رحمت درمیان جن اور آدمی کے اور چارپایوں کے اور زہریلے جانوروں کے پس بسبب اوسی رحمت کے آپس میں میل کرتے ہیں اور بسبب اسکے آپس میں رحم کرتے ہیں اور بسبب اوسی رحمت کے مہربانی کرتا ہے جانور جنگلی اپنے بچے پر اور رکھ چھوڑی ہیں اللہ تعالی نے ننانویں رحمتیں کہ رحمت کریگا ساتھ اونکے اپنے بندوں پر یعنی مومنوں پر دن قیامت کے نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے اور بیچ ایک روایت مسلم کے سلمان سے مانند اسکے اور بیچ آخر اوسکے کے یہہ ہے کہ فرمایا حضرت نے پس جس وقت کہ ہوگا دن قیامت کا پورا کریگا اللہ ننانویں رحمتوں کو ساتھ اوس رحمت کے یعنی جو کہ دنیا میں پہونچی ہے **ف** اس روایت سے معلوم ہوا کہ یہاں کی رحمت بھی ہوگی قیامت میں اور ننانویں وہ ہونگی سب ملکر سو رحمتیں ہو جاوینگی ع **وَعَنْهُ** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ يَعْلَمُ الْمُؤْمِنُ مَا عِنْدَ اللّٰهِ مِنَ الْعُقُوْبَةِ مَا طَمِعَ بِجَنَّتِهٖ اَحَدٌ وَلَوْ يَعْلَمُ الْكَافِرُ مَا عِنْدَ اللّٰهِ مِنَ الرَّحْمَةِ مَا قَنَطَ مِنْ جَنَّتِهٖ اَحَدٌ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اگر جانے مومن اوس چیز کو کہ نزدیک اللہ کے ہے عذاب سے نہ طمع کرے ساتھ بہشت اوسکی کے کوئی اور اگر جانے کافر اوس چیز کو کہ نزدیک اللہ کے ہے رحمت سے ناامید نہو دخول جنت اوسکی سے کوئی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے **ف** وارد ہوئی ہے یہہ حدیث بیچ بیان کثرت رحمت اور عذاب اوسکی کے تاکہ نہ مغرور ہو مومن ساتھ رحمت اوسکی کے پس نڈر ہو عذاب اوسکی سے اور نہ ناامید ہو کافر رحمت اوسکی سے اور نہ چھوڑ دے توبہ کرنے اور حاصل حدیث کا یہہ ہے کہ بندے کو لائق ہے کہ ہو درمیان خوف و رجا کے منقول ہے حضرت عمر سے کہ کہا اگر پکارا جاویگا قیامت میں یہہ کہ داخل ہوگا ایک شخص جنت میں تو امید رکھونگا کہ وہ میں ہوں اور اسطرح اگر پکارا جاوے گا کہ ایک شخص دوزخ میں جاویگا تو گمان کرونگا کہ وہ میں ہوں ع **وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْجَنَّةُ اَقْرَبُ اِلٰى اَحَدِكُمْ مِنْ شِرَاكِ نَعْلِهٖ وَالنَّارُ مِثْلُ ذٰلِكَ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہے ابن مسعود سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بہشت نزدیک ہے طرف ایک تمہارے کے تسمہ پاپوش اوسکی سے اور دوزخ بھی مانند اسی کے نقل کی یہہ بخاری نے **ف**

حاصل یہہ کہ بہشت اور دوزخ بہت نزدیک ہین اچہے کام کرے اور امیدوار جنت کا رہے اور بری کامونسے بچے اور ڈرتا رہے دوزخ سے **وعن** ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال رجل لم یعمل خیرا قط لاھلہ وفی روایۃ اسرف رجل علی نفسہ فلما حضرہ الموت اوصی بنیہ اذا مات فحرقوہ ثم اذروا نصفہ فی البر ونصفہ فی البحر فواللہ لئن قدر اللہ علیہ لیعذبنہ عذابا لا یعذبہ احدا من العالمین فلما مات فعلوا ما امرھم فامر اللہ البحر فجمع ما فیہ وامر البر فجمع ما فیہ ثم قال لہ لم فعلت ھذا قال من خشیتک یا رب وانت اعلم فغفر لہ متفق علیہ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ کہا واسطے اپنے گہر کے لوگون کے ایک شخص نے کہ نہین کی تہی بہلائی کبہی اور ایک روایت مین ہے کہ زیادتی کی تہی ایک شخص نے اپنے نفس پر یعنی گناہ بہت کیے تہے پس جب آئی اوسکو موت وصیت کی اپنے بیٹونکو کہ جب مرجاوے یہہ شخص یعنی مین پس جلادو اوسکو یعنی مجکو پہر اوڑاؤ آدہی راکہ اوسکی جنگل مین اور آدہی دریا مین پس قسم ہے خدا کی اگر تنگی کریگا اللہ اوسپر اور مناقشہ کریگا حساب مین البتہ عذاب کریگا عذاب ایسا کہ نہ عذاب کریگا کسیکو عالم مین سے پس جب مرگیا کیا بیٹون اوسکی نے جو کہہ گیا تہا اون سے پس حکم کیا اللہ تعالی نے دریا کو پس جمع کیا دریا نے اوس چیز کو کہ اوس مین تہی اور حکم کیا جنگل کو پس جمع کی جنگل نے وہ چیز کہ اوس مین تہی یعنی دریا اور جنگل نے اجزا اوس شخص کے سب جمع کیے اور وہ شخص درست ہو کر پیدا ہوا پہر فرمایا اللہ تعالی نے کسواسطے کیا تہا تو نے یہہ کہا اوس شخص نے کیا مینے ڈر تیرے سے اے پروردگار میرے اور تو دانا ہے پس بخشا اللہ تعالی نے اوسکو نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے **ف** اوس شخص نے جلا کر اوڑانے کا حکم اس لیے کیا کہ وہ سمجہا تہا کہ عذاب خاص اوسیکو ہوتا ہے کہ دفن کیا جاتا ہے پس اللہ سے ڈر کر ایسا حکم کیا وہ نکتہ نواز ہے یہی بات اوسکی پسند کی اور بخش دیا اور لفظ قدر اللہ کے معنی ایک تو یہی ہین جو مذکور ہوئے اس صورت مین تو کچہہ اشکال نہین وارد ہوتا اور اگر معنی اسکے یہہ لین کہ اگر قادر ہوگا اللہ تو یہہ اشکال لازم آتا ہے کہ یہہ شک کرنا ہے قدرت باری تعالی مین اور وہ کفر ہے پس جواب اسکا بعضون نے یہہ کہا ہے کہ وہ شخص بیچ زمانہ فترت نبوت کے تہا یعنی اوسوقت مین کوئی نبی نہ تہا پس اوسوقت مین فقط توحید کافی تہی اور بعضون نے کہا ہے کہ غلبہ حیرت و دہشت سے یہہ واقع ہوا کہ ایسے دن آدمی حکم مجنون اور مغلوب العقل کا رکہتا ہے ماخوذ نہین ہوتا جیسا کہ ایک شخص کا ذکر اوپر کے باب مین ہوا کہ وقت پانے سواری اپنے کے بسبب نہایت خوشی کے کہا انت عبدی وانا ربک واللہ اعلم **وعن** عمر بن الخطاب قال قدم علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم سبی فاذا امراۃ من السبی قد تحلب ثدیھا تسعی اذا وجدت صبیا فی السبی اخذتہ فالصقتہ ببطنھا وارضعتہ فقال لنا النبی صلی اللہ علیہ وسلم اترون ھذہ طارحۃ ولدھا فی النار فقلنا لا وھی تقدر علی ان لا تطرحہ فقال اللہ ارحم بعبادہ من ھذہ بولدھا متفق علیہ اور روایت ہے عمر بن الخطاب سے کہ کہا آئے حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بندے یس ناگہان ایک عورت تہی بندی مین کہ تحقیق بہتے تہے چہاتی اوسکی یعنی دودہ بہتا تہا بسبب کثرت کے اس لیے کہ بچا اوسکے ساتہہ نہ تہا دوڑتی تہی یعنی بچے کی تلاش مین جسوقت کہ پاتی کسی لڑکے کو بندے مین لیتی اوسکو اور لگاتی اوسکو اپنے پیٹ سے اور دودہ پلاتی اوسکو یعنی بسبب محبت بچے اپنی کے پس فرمایا ہمکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا گمان کرتے ہو اس عورت کو کہ ڈالے بچا اپنا آگ مین یعنی جب غیر کے بچے پر یہہ محبت کرتی ہے تو کیا گمان کرتی ہو کہ اپنے بچے کو آگ مین ڈالے گی پس کہا ہمنے کہ نہین ڈالیگی اوس حالت مین کہ قادر ہو نہ ڈالنے پر پس فرمایا کہ البتہ اللہ بہت رحم کرنیوالا ہے اپنے بندونپر یعنی مومن بندونپر بہ نسبت اس عورت کے اپنے بچے پر نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے **وعن** ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لن ینجی احدا منکم عملہ قالوا ولا انت یا رسول اللہ قال ولا

اِلَّا اَنْ یَّتَغَمَّدَنِیَ اللّٰہُ مِنْہُ بِرَحْمَتِہٖ فَسَدِّدُوْا وَقَارِبُوْا وَاغْدُوْا وَرُوْحُوْا وَشَیْءٌ مِّنَ الدُّلْجَۃِ وَالْقَصْدَ الْقَصْدَ تَبْلُغُوْا مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نجات دیگا یعنی آگ سے کسیکو تم میں سے عمل اوسکا یعنی نرا عمل نہین نفع دیگا بلکہ جب فضل اور رحمت اوسکی ساتھ ہو تو مفید ہے عرض کیا صحابہ نے اور نہ تمکو یعنی آپ کو بھی عمل نہین نجات دیگا یا وجود کامل ہونیکے فرمایا اور نہ مجکو مگر یہہ کہ ڈھانکے مجکو اللہ اپنی طرف سے ساتھ رحمت اپنی کے پس راست و درست کرو عمل کو مانند تیر کے اور میانہ روی کرو عمل مین یعنی زیادتی اور کمی نکرو عمل مین اور اول روز مین عبادت کرو اور آخر روز مین عبادت کرو اور کچھ رات کو یعنی نماز تہجد پڑھو اور میانہ روی اختیار کرو اور میانہ روی اختیار کرتے رہا کرو پہونچو گے تم منزل مقصود کو نقل کی یہہ بخاری مسلم نے **وَعَنْ** جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا یُدْخِلُ اَحَدًا مِّنْکُمْ عَمَلُہُ الْجَنَّۃَ وَلَا یُجِیْرُہٗ مِنَ النَّارِ وَلَا اَنَا اِلَّا بِرَحْمَۃِ اللّٰہِ رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے جابر سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین داخل کریگا کسیکو تم مین سے عمل اوسکا بہشت مین اور نہ بچاویگا اوسکو دوزخ سے یعنی عمل اوسکا اور نہ مجکو یعنی نہین داخل کریگا مجکو عمل جنت مین مگر ساتھ رحمت اللہ کی نقل کی یہہ مسلم نے **ف** مگر ساتھ رحمت اللہ کے یعنی عمل ساتھ رحمت کے ہوگا وہ یہہ کام کریگا پس دخول جنت کا ساتھ محض فضل الٰہی کے ہوگا اور درجات اوسکے ملین گے موافق اعمال کے **وَعَنْ** اَبِیْ سَعِیْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا اَسْلَمَ الْعَبْدُ فَحَسُنَ اِسْلَامُہٗ یُکَفِّرُ اللّٰہُ عَنْہُ کُلَّ سَیِّئَۃٍ کَانَ زَلَفَہَا وَکَانَ بَعْدَ ذٰلِکَ الْقِصَاصُ الْحَسَنَۃُ بِعَشْرِ اَمْثَالِہَا اِلٰی سَبْعِمِائَۃِ ضِعْفٍ اِلٰی اَضْعَافٍ کَثِیْرَۃٍ وَالسَّیِّئَۃُ بِمِثْلِہَا اِلَّا اَنْ یَّتَجَاوَزَ اللّٰہُ عَنْہَا رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ اور روایت ہے ابی سعید سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جس وقت کہ اسلام لاوے بندہ پس اچھا ہوا اسلام اوسکا یعنی خالص ہے نفاق سے کہ ظاہر و باطن یکسان ہو جاتا ہے اللہ تعالی اوس سے ہر گناہ کہ پہلے اسلام کے کیا تھا اور ہوتا ہے بعد اسکے بدلا یعنی بعد اسلام لانیکے جو عمل کرتا ہے اوسپر بدلا ملتا ہے بیان اسکا یہہ کہ ایک نیکی دہ چند لکھی جاتی ہے سات سو چند تک بلکہ زیادہ سات سو سے اور برائی مانند اوسکی یعنی جتنے کرتا ہے اوتنی ہی لکھی جاتی ہے مگر یہہ کہ تجاوز کرے اللہ اوس سے نقل کی یہہ بخاری نے **ف** یہہ فضل و رحمت الٰہی ہے کہ نیکی کا ثواب دہ چند دیتا ہے سات سو چند تک اور جسکو چاہتا ہے زیادہ بھی دیتا ہے موافق شفقت اور صدق و اخلاص اوسکی کے اور بدی جتنی کرتا ہے اوتنی ہی لکھی جاتی ہے اور جس سے چاہتا ہے درگذر بھی کرتا ہے **وَعَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰہَ کَتَبَ الْحَسَنَاتِ وَالسَّیِّئَاتِ فَمَنْ ہَمَّ بِحَسَنَۃٍ فَلَمْ یَعْمَلْہَا کَتَبَہَا اللّٰہُ لَہٗ عِنْدَہٗ حَسَنَۃً کَامِلَۃً فَاِنْ ہُوَ ہَمَّ بِہَا فَعَمِلَہَا کَتَبَہَا اللّٰہُ لَہٗ عِنْدَہٗ عَشْرَ حَسَنَاتٍ اِلٰی سَبْعِمِائَۃِ ضِعْفٍ اِلٰی اَضْعَافٍ کَثِیْرَۃٍ وَمَنْ ہَمَّ بِسَیِّئَۃٍ فَلَمْ یَعْمَلْہَا کَتَبَہَا اللّٰہُ لَہٗ عِنْدَہٗ حَسَنَۃً کَامِلَۃً فَاِنْ ہُوَ ہَمَّ بِہَا فَعَمِلَہَا کَتَبَہَا اللّٰہُ لَہٗ سَیِّئَۃً وَّاحِدَۃً مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہے ابن عباس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق اللہ تعالی نے لکھین نیکیان اور برائیان یعنی حکم فرمایا فرشتوں کو ساتھ لکھنے اونکی کے لوح محفوظ مین تفصیل اوسکی یہہ کہ جو شخص قصد کرے نیکی کا پھر نہ کرے نیکی یعنی نہ میسر ہو کرنا اوسکا بسبب کسی عذر کے لکھتا ہے اوس نیکی کو اللہ واسطے کرنے والے کے نزدیک اپنے ایک نیکی پوری پھر اگر قصد کرے نیکی کا اور کرے اوسکو لکھتا ہے اوسکو اللہ واسطے اوسکے نزدیک اپنے دس نیکیان سات سو چند تک بلکہ زیادہ اس سے بہت یعنی جسکی لیے چاہتا ہے بندون اپنی مین سے زیادہ بھی لکھتا ہے از راہ فضل و کرم اپنی کے موافق اخلاص اور بجالانے شرائط و آداب اوسکی کے اور جس شخص نے قصد کیا برائی کا پھر نہ کی برائی یعنی بسبب خوف الٰہی کے لکھتا ہے اللہ تعالی واسطے اوسکے نزدیک اپنے ایک نیکی پوری پس اگر قصد کیا برائی کا پھر کی برائی لکھتا ہے اللہ تعالی واسطے اوسکے ایک برائی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے **فـ** مراد نیکیون سے وہ اعمال ہین کہ جنکے کرنے سے ثواب پاتا ہے اور مراد برائیون سے وہ اعمال ہین کہ جنکے کرنے سے مستحق عذاب کا ہوتا ہے اور جو کوئی ارادہ نیکی کا کرے اور پھر نکرے تو اوسکے لیے ایک نیکی اس لیے لکھی جاتی ہے کہ ثواب عمل کا موقوف ہے نیت پر اور نیت مومن کی بہتر ہے عمل اوسکے سے اس لیے کہ ثواب پایا جاتا ہے نیت پر بدون

پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ناگہان آیا ایک شخص اوسپر تھی ایک کملی اور اوسکے ہاتھ مین تھی کچھہ چیز لپیٹ رکھی تھی کملی اوسپر پس کہا یا رسول اللہ گذرا مین اقسام
مین درختون کے پس سنی مین نے آوازین بچون جانوروں کے بچون کی پس پکڑ لیا مین نے اونکو اور رکھہ لیا مین نے اونکو اپنی کملی مین پس آئی اونکی مان پس پہر وہ لگی پہیرے
سر میرے پس کہولدی مین نے کملی پس کود پڑی اوسپر یعنی واسطے محبت ماں کی یعنی تاکہ دیکھے ان بچون کو پس آپڑی اونپر اور لپیٹ لیا مین نے ماں اور بچون کو چادر اپنی مین پس وے سب میرے
پاس ہین فرمایا رکھہ دے اونکو پس رکھہ دیا مین نے اونکو یعنی اور کہول دیا اونکو اور چھوڑ دی ماں اونکی نے ہر چند ساتھہ جمیع بچون کے اون ہی پہر فرمایا رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نے کیا تعجب کرتے ہو واسطے رحم کرنے ماں بچون کی اپنی بچون پر پس قسم ہے اوس ذات کی کہ بہیجا ہے مجکو ساتھہ حق کے البتہ اللہ تعالیٰ بہت
رحم کرنیوالا ہے اپنے بندون پر نسبت ماں بچون کے ساتھہ بچون اپنی کے پہر لیجا انکو یہانتک کہ رکھہ دے انکو جہان سے پکڑا تہا تو نے انکو حال آنکہ ماں
اونکی ساتھہ اونکے ہو پہر لیگیا وہ اونکو نقل کی یہہ ابو داؤد نے **اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ** فصل تیسری **عَنْ** عَبْدِ اللّٰہِ ابْنِ عُمَرَ
قَالَ کُنَّا مَعَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ بَعْضِ غَزَوَاتِہٖ فَمَرَّ بِقَوْمٍ فَقَالَ مَنِ الْقَوْمُ قَالُوْا نَحْنُ الْمُسْلِمُوْنَ وَامْرَأَۃٌ تَحْصِبُ
بِقِدْرِھَا وَمَعَھَا ابْنٌ لَّھَا فَاِذَا ارْتَفَعَ وَھَجٌ تَنَحَّتْ بِہٖ فَاَتَتِ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ اَنْتَ رَسُوْلُ اللّٰہِ قَالَ نَعَمْ
قَالَتْ بِاَبِیْ اَنْتَ وَاُمِّیْ اَلَیْسَ اللّٰہُ اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ قَالَ بَلٰی قَالَتْ اَلَیْسَ اللّٰہُ اَرْحَمَ بِعِبَادِہٖ مِنَ الْاُمِّ بِوَلَدِھَا قَالَ بَلٰی قَالَتْ
اِنَّ الْاُمَّ لَا تُلْقِیْ وَلَدَھَا فِی النَّارِ فَاَکَبَّ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَبْکِیْ ثُمَّ رَفَعَ رَاْسَہٗ اِلَیْھَا فَقَالَ اِنَّ اللّٰہَ
لَا یُعَذِّبُ مِنْ عِبَادِہٖ اِلَّا الْمَارِدَ الْمُتَمَرِّدَ الَّذِیْ یَتَمَرَّدُ عَلَی اللّٰہِ وَاَبٰی اَنْ یَّقُوْلَ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ رَوَاہُ ابْنُ مَاجَۃَ
روایت ہے عبد اللہ بن عمر سے کہ ہاتھے ہم ساتھہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بیچ بعض غزوہ حضرت کے پس گذرے حضرت کتنے ایک لوگون پر پہر فرمایا کون
لوگ ہو تم عرض کیا اونہون نے ہم ہین مسلمان اور ایک عورت جلاتی تہی آگ نیچے ہانڈی اپنی کے اور اوسکے ساتھہ تہا بیٹا اوسکا پس جسوقت کہ اوٹہتی
لپٹ آگ کی دور کرتی لڑکیکو یعنی تا آگ کی گرمی سے رنج نہ اوٹہاوے پہر آئی وہ عورت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور کہا تم ہو رسول خدا کے فرمایا ہان
کہا اوس عورت نے قربان ہو باپ میرا اور ماں میری تمہاری کیا نہین اللہ بہت رحم کرنیوالا رحم کرنیوالون کا فرمایا کہ ہان کہا اوس عورت نے کیا
نہین اللہ تعالیٰ زیادہ رحم کرنیوالا اپنے بندون پر ماں سے ساتھہ بچے اپنے کے فرمایا کہ ہان کہا اوس عورت نے تحقیق ماں نہین ڈالتی اپنے بچے کو آگ مین پس
جہکایا سر اپنا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے روتی ہوئی پہر اوٹہایا سر اپنا طرف اوس عورت کے اور فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نہین عذاب کرتا اپنے بندون کو
یعنی ہمیشہ مگر سرکشی کرنیوالے کو ایسی سرکشی کو کہ سرکشی کرے اللہ پر یعنی خلاف کرے اوسکے حکم کا اور انکار کرے کہنے لا الہ الا اللہ کا نقل کی یہہ ابن ماجہ نے
وَعَنْ ثَوْبَانَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ الْعَبْدَ لَیَلْتَمِسُ مَرْضَاۃَ اللّٰہِ فَلَا یَزَالُ بِذٰلِکَ فَیَقُوْلُ اللّٰہُ عَزَّ وَجَلَّ
لِجِبْرِیْلَ اِنَّ فُلَانًا عَبْدِیْ یَلْتَمِسُ اَنْ یُّرْضِیَنِیْ اَلَا وَاِنَّ رَحْمَتِیْ عَلَیْہِ فَیَقُوْلُ جِبْرِیْلُ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلٰی فُلَانٍ وَیَقُوْلُھَا
حَمَلَۃُ الْعَرْشِ وَیَقُوْلُھَا مَنْ حَوْلَھُمْ حَتّٰی یَقُوْلَھَا اَھْلُ السَّمٰوٰتِ السَّبْعِ ثُمَّ تَھْبِطُ لَہٗ اِلَی الْاَرْضِ رَوَاہُ اَحْمَدُ اور روایت ہے
ثوبان سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا تحقیق بندہ یعنی نیک بندہ البتہ ڈہونڈہتا ہے مرضی اللہ کی یعنی ساتھہ ادا کرنے طاعات کے پہر
ہمیشہ رہتا ہے ساتھہ اوس ڈہونڈہنے کے پس فرماتا ہے اللہ عزوجل جبرئیل کو کہ فلانا بندہ میرا ڈہونڈہتا ہے یہہ کہ راضی رکہے مجکو خبردار ہو کہ رحمت یعنی رحمت کاملہ
میری اوسپر ہے پہر کہتا ہے جبرئیل رحمت خدا کی فلانے پر ہو جیو اور کہتے ہین یہی بات فرشتے اوٹہانیوالے عرش کے اور کہتے ہین اوسکو وہ فرشتے گرد
اونکے ہین یہانتک کہ کہتے ہین اس بات کو فرشتے ساتون آسمانون کے پہر اوترتی ہے رحمت اوس شخص کے لیے طرف زمین کے نقل کی یہہ احمد نے اوترتی
ہے رحمت یعنی دوست رکہنا ہوا اللہ تعالیٰ اوسکے پہر رکہی جاتی ہے اوسکے لیے قبولیت زمین مین یعنی لوگ عزیز رکہتے ہین اوسکو اور یہہ حدیث مانند

اوس حدیث کو ہے کہ فرمایا حضرت نے اللہ تعالی جب دوست رکھتا ہے ایک بندیکو تو پکارتا ہے جبرئیل کو کہ مین دوست رکھتا ہون فلانے بندیکو تو تو بھی اوسے دوست
رکھ او سکو پہر دوست رکھتا ہے اوسکو جبرئیل پہر پکارتا ہے جبرئیل آسمان مین کہ اللہ تعالی دوست رکھتا ہے فلانیکو پس دوست رکھو تم اوسکو پس دوست رکھتے ہین اوسکو
آسمان والے پہر کیجاتی ہے اوسکے لیے قبولیت زمین مین یعنی لوگ دوست رکھتے ہین اوسکو اور جب دشمن رکھتا ہے اللہ تعالی کسی بندیکو تو پکارتا ہے
جبرئیل کو کہ مین دشمن رکھتا ہون فلانیکو تو بھی دشمن رکھ اوسکو پہر دشمن رکھتا ہے اوسکو جبرئیل پہر پکارتا ہے آسمان والون مین کہ اللہ تعالی دشمن رکھتا ہے
فلانیکو پس دشمن رکھو تم اوسکو پس دشمن رکھتے ہین اوسکو پہر رکہی جاتی ہے اوسکے لیے دشمنی زمین مین یعنی لوگ دشمن رکھتے ہین اوسکو اسی سبب سے قبولیت
اور شہرت اولیاء اللہ کا کہ سب اونکو دوست رکھتے ہین اور جو کہ ساتھ مکر و فریب کے اور خرچ کرنے مال کے عوام کے دلونکو اپنی طرف مائل کرتے ہین
وہ خارج ہین دائرہ اعتبار سے ف **وعن** اسامة بن زيد عن النبي صلى الله عليه وسلم في قول الله عز وجل فمنهم
ظالم لنفسه ومنهم مقتصد ومنهم سابق بالخيرات قال كلهم في الجنة رواه البيهقي في كتاب البعث والنشور روايت
ہے اسامہ بن زید سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بیچ تفسیر قول عزوجل کے پس بعضے اون مین سے ظالم ہین واسطے نفس اپنے کے اور بعضے اون مین سے
میانہ رو ہین اور بعضے اون مین سے سبقت کرنیوالے ہین نیکیون مین فرمایا سب یہہ بہشت مین ہین نقل کی بیہقی نے کتاب بعث و نشور مین **ف**
اوپر سے آیت یون ہے ثم اورثنا الکتاب الذین اصطفینا من عبادنا فمنهم ظالم لنفسه الخ یعنی پہر دی ہمنے کتاب شریعت اون لوگون کو کہ برگزیدہ کیا
ہمنے اونکو یعنی ساتھ ایمان و اسلام کے اپنے بندون مین سے پس بعضے برگزیدہ بندون مین سے وہ ہین کہ ظلم کرتے ہین اپنے نفسون پر یعنی مرتکب ہوتے
ہین سیئات کے اور بعضے اون مین سے میانہ رو ہین یعنی نیکی بہی کرتے ہین اور برائی بہی اور بعضے اون مین سے وہ ہین کہ سبقت کرتے ہین بہلائیون
مین یعنی نہایت جد و جہد کرتے ہین بیچ سیکھنے علم اور کرنے عمل کے اور باوجود علم و عمل کے تعلیم و ارشاد بہی اورونکو کرتے ہین اور کہا حسن
بصری رح نے کہ سبقت کرنیوالا وہ ہے کہ غالب ہون نیکیان اوسکی برائیون پر اور میانہ رو وہ کہ برابر ہون نیکیان اور برائیان اوسکی اور
ظالم وہ کہ غالب ہون برائیان اوسکی نیکیون پر یہہ تینون قسمین برگزیدہ بندون مین سے ہین سب بہشت مین داخل ہونگے بحسب تفاوت مراتب
اور درجات کے اور اس سے فراخی رحمت باریتعالی کے معلوم ہوتی ہے

باب ما يقول عند الصباح والمساء والمنام

باب ہے اون دعاؤن کا کہ پڑھے ہر وقت صبح کے اور شام کے اور سونیکے **ف** صبح کہتے ہین اول روز کو آفتاب نکلنے تک اور شام
وقت غروب ہونے آفتاب کے سے تا غروب ہونے شفق کے پس دعائین جو صبح و شام کے پڑھنے کی آئی ہین چاہیے پہلے نماز فجر و مغرب کی پڑھے اور بعد اوسکے
بعد

الفصل الاول

فصل پہلی **عن** عبد الله بن مسعود قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا امسى
قال امسينا وامسى الملك لله والحمد لله لا اله الا الله وحده لا شريك له له الملك وله الحمد وهو على كل شيء قدير
اللهم اني اسألك من خير هذه الليلة وخير ما فيها واعوذ بك من شرها وشر ما فيها اللهم اني اعوذ بك من الكسل والهرم
وسوء الكبر وفتنة الدنيا وعذاب القبر واذا اصبح قال ذلك ايضا اصبحنا واصبح الملك لله وفي رواية رب
اعوذ بك من عذاب في النار وعذاب في القبر رواه مسلم روایت ہے عبد اللہ بن مسعود سے کہ کہا تہے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
جسوقت کہ شام کرتے کہتے داخل ہوئے ہم شام مین اور داخل ہوا شام مین ملک اس حال مین کہ ملک ہے واسطے اللہ کے اور سب تعریف واسطے
اللہ کے اور نہین کوئی معبود مگر اللہ ایک ہے وہ نہین کوئی شریک اسکا اوسکے لیے ہے بادشاہت اور اوسکے لیے ہے تعریف اور وہ
ہر چیز پر قادر ہے یا الہی تحقیق مین مانگتا ہون بہلائی اس رات کی اور بہلائی اوس چیز کی کہ اس مین ہے یعنی جو چیزین رات مین پیدا ہوتی ہین

اور پناہ مانگتا ہوں میں ساتھ تیرے برائی اس رات کی سے اور برائی اوس چیز کی سے کہ اس میں ہے یا الٰہی تحقیق میں پناہ مانگتا ہوں ساتھ تیرے
کاہلی سے یعنی طاعت میں اور نہایت بڑھاپے سے کہ خلل آجاوے عقل میں اور برائی بڑھاپے کی یعنی عقل جاتی رہے اور وہ چیزیں پیدا ہوں کہ برا ہو سبب اوسکے اور الٰہی
پناہ مانگتا ہوں تجھ سے دنیا کے فتنہ سے یعنی دنیا کے فتنوں اور محبت دنیا میں کہ مستغرق ہو جاؤں اور عذاب قبر کے اور جس وقت صبح کرتے تو حضرت یہی پڑھتے مگر بجائے شام کے صبح اور صبح میں یہی
کہتے تھے یعنی بجائے امسینا وامسی الملک لله کے اصبحنا واصبح الملك لله اور ایک روایت میں بعد لفظ سوء الکبر کے یہ ہے کہ اے رب پناہ مانگتا ہوں میں تیری ساتھ
کہ دوزخ میں ہے اور عذاب سے کہ قبر میں ہے نقل کی یہ مسلم نے ف جو کہ وظیفہ میں بجائے اللیلة کے الیوم پڑھے یعنی اس طرح اللھم انی اسألک من خیر ھذا الیوم اور بجائے ضمیر مؤنث کے
مذکر ضمیر پڑھے یعنی ہا کی جگہ ہ پڑھے ع وعن حذيفة قال كان النبي صلى الله عليه وسلم اذا اخذ مضجعه من الليل وضع يده تحت
خده ثم يقول اللهم باسمك اموت واحيى واذا استيقظ قال الحمد لله الذي احيانا بعد ما اماتنا واليه النشور رواه البخاري ومسلم عن البراء
اور روایت ہے حذیفہ سے کہ کہا تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم جس وقت کہ آتے بچھونے پر رات کو رکھتے ہاتھ اپنا یعنی داہنی ہتھیلی نیچے گال اپنے کے یعنی داہنے گال کے پھر کہتے یا الٰہی ساتھ نام
تیرے کے مرتا ہوں میں اور زندہ ہوتا ہوں میں یعنی سوتا ہوں اور جاگتا ہوں اور جس وقت جاگتے کہتے سب تعریف ہے واسطے اوس خدا کے کہ جلایا ہمکو یعنی جگایا بعد مارنے ہمارے کے
یعنی سلانے کے اور طرف اوسکی ہے رجوع نقل کی یہ بخاری نے اور نقل کی مسلم نے براء سے ف طرف اوسکی ہے رجوع یعنی بعد موت کے حساب اور جزا کے لیے دن قیامت کے بعضوں نے نشور کے معنی کہے ہیں اور ظاہر
یہ ہے کہ مراد نشور سے یہاں متفرق ہونا ہے بیچ طلب معاش وغیرہ کے بعد سونے کے اور خسارہ کرنا ہاتھ سے کہ سونے میں بہت غفلت نہیں ہوتی اور حکمت ذکر اور دعا کرنے میں
وقت سونے اور جاگنے کے یہ ہے کہ خاتمہ اعمال کا اور شروع افعال کا عبادت پر ہووے ع وعن ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا اوى
احدكم الى فراشه فلينفض فراشه بداخلة ازاره فانه لا يدري ما خلفه عليه ثم يقول باسمك ربي وضعت جنبي وبك ارفعه
ان امسكت نفسي فارحمها وان ارسلتها فاحفظها بما تحفظ به عبادك الصالحين وفي رواية ثم ليضطجع على شقه
الايمن ثم ليقل باسمك متفق عليه وفي رواية فلينفضه بصنفة ثوبه ثلث مرات وان امسكت نفسي فاغفر لها اور روایت
ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جس وقت کہ جگہ پکڑے ایک تمہارا طرف اپنے بچھونے کے چاہیے کہ جھاڑے بچھونا اپنا ساتھ اندر کے کونے لنگی اپنی کے یعنی جو
کونہ کہ متصل بدن سے ہے اس لیے کہ وہ نہیں جانتا کہ کیا چیز پیچھے رہی ہے بچھونے پر یعنی شاید کہ کوئی کیڑا یا کوڑا کرکٹ اوس پر پڑا ہو پھر کہے یعنی بعد لیٹنے کے ساتھ نام تیرے
کے اے پروردگار میرے رکھی میں نے کروٹ اپنی اور ساتھ نام تیرے کے اوٹھاؤنگا میں اوسکو اگر قبض کرے تو جان میری پس مہر کر اوس پر یعنی بخشدے اوسکو
اور اگر چھوڑ دے تو اوسکو یعنی پھیر دے تو حیات طرف میرے اور جگا دے تو مجھکو پس نگہبانی کر اوسکی ساتھ اوس طرح کی کہ نگہبانی کرتا ہے ساتھ اوسکے اپنے نیکبخت بندوں کے
اور ایک روایت میں ہے کہ جب آوے ایک تمہارا بچھونے پر چاہیے کہ جھاڑے بچھونا پھر چاہیے کہ لیٹے داہنی کروٹ اپنی پر پھر کہے باسمک یعنی آخر تک پڑھ جاوے نقل کی
یہ بخاری اور مسلم نے اور ایک روایت میں یہ ہے پس چاہیے کہ جھاڑے بچھونے کو ساتھ کونے کپڑے اپنے کے تین بار اور اس روایت میں ہے وان امسکت نفسی فاغفر لہا
یعنی بجائے فارحمہا کے فاغفر لہا ہے ف لنگی کے اندر کے کونے سے جھاڑنے کو اس لیے فرمایا کہ اوپر کا کونا میلا نہو اور اسمیں ستر اچھی طرح ڈھکا رہتا ہے اور اگر قبض کرے تو جان
میری الخ آدمی جب سوتا ہے تو حکم مردے کا رکھتا ہے کہ حق تعالیٰ روح اوسکی قبض کر لیتا ہے بعد ازاں یا روح کو روک رکھتا ہے یا مار ڈالتا ہے یا پھیر دیتا ہے جلا دیتا ہے پس معنی یہ کہ
خداوندا اگر روح رکھے چھوڑے تو اوسکو بخشدے اور اگر پھیر دے روح کو اور زندہ رکھے تو محفوظ رکھ جیسے کہ نیک بندوں کو محفوظ رکھتا ہے یعنی توفیق بھلائی کی دے اور گناہوں سے بچا اور مدد کر
ہر امر میں اور نیک بندے وہ ہیں کہ حق اللہ تعالیٰ کا اور بندوں کا ادا کرتے ہیں اور داہنی کروٹ سے سونے میں حکمت یہ ہے کہ دل بائیں پہلو میں ہے پس جب داہنی کروٹ
سوتا ہے تو دل لٹکا رہتا ہے اور اس سبب سے استراحت اور غفلت نیند میں نہیں ہوتی اور آسان ہوتا ہے جاگنا نماز تہجد کے لیے اور بائیں کروٹ سے سونے میں دل اپنی جگہ ٹھہرا رہتا ہے
اور اس سے راحت اور غفلت نیند میں بہت ہوتی ہے ع وعن البراء بن عازب قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا اوى الى فراشه

نام على شقه الايمن ثم قال اللهم اسلمت نفسي اليك ووجهت وجهي اليك وفوضت امري اليك والجأت ظهري اليك رغبة ورهبة اليك لا ملجأ ولا منجا منك الا اليك آمنت بكتابك الذي انزلت ونبيك الذي ارسلت وقال رسول الله صلى الله عليه وسلم من قالهن ثم مات تحت ليلته مات على الفطرة وفي رواية قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لرجل يا فلان اذا اويت الى فراشك فتوضأ وضوءك للصلوة ثم اضطجع على شقك الايمن ثم قل اللهم اسلمت نفسي اليك الى قوله ارسلت وقال فان مت من ليلتك مت على الفطرة وان اصبحت اصبت خيرا متفق عليه اور روایت ہے براء ابن عازب سے کہا تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جس وقت کہ جگہ پکڑتے طرف بچھونے اپنی کے سوتے داہنی کروٹ اپنی پر پھر کہتے یا الہی خالص متوجہ کیا میں نے ذات اپنی کو طرف حکم تیرے کے اور متوجہ کیا میں نے منہ اپنا طرف تیری یعنی طرف قبلہ تیرے کے اور سونپا میں نے کام اپنا طرف تیری اور لگائی میں نے پیٹھ اپنی طرف تیری یعنی اعتماد کیا میں نے تجھ پر اور پناہ لایا طرف تیری واسطے خواہش کرنے کی طرف ثواب تیرے کے اور ڈر نیکی عذاب تیرے سے نہیں پناہ اور نہیں نجات تیرے عذاب سے مگر طرف رحمت تیری کی ایمان لایا میں ساتھ کتاب تیری کے کہ اوتاری ہے تو نے اور ساتھ نبی تیرے کے کہ بھیجا ہے تو نے اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جس شخص نے کہا ان کلمات کو پھر مر گیا اسی رات میں مرا دین اسلام پر اور ایک روایت میں ہے کہ کہا براء نے فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے واسطے ایک شخص کے اے فلانے جس وقت کہ جگہ پکڑے تو طرف بچھونے اپنی کے پس وضو کر وضو نماز کا سا یعنی پورا پھر لیٹ داہنی کروٹ اپنی پر پھر کہہ اللہم اسلمت نفسی الیک قول الا ارسلت تک اور فرمایا حضرت نے پس اگر مرے تو اس رات میں مریگا دین اسلام پر اور اگر صبح کی تو نے پہونچیگا بھلائی کو یعنی بہت بھلائی کو یا بھلائی کو دارین میں نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے

وعن انس ان رسول الله صلى الله عليه وسلم كان اذا اوى الى فراشه قال الحمد لله الذي اطعمنا وسقانا وكفانا واوانا فكم ممن لا كافي له ولا مؤوي رواه مسلم اور روایت ہے انس سے یہہ کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم تھے جس وقت کہ آتے طرف بچھونے اپنی کے کہتے سب حمد واسطے اللہ کے ہے ایسا اللہ کہ کھلایا ہمکو اور پلایا ہمکو اور کفایت کیا تمام مہمات ہمارے کو اور ٹھکانا دیا ہمکو پس بہت لوگ ہیں ایسے ہیں کہ نہیں کفایت کرنیوالا واسطے انکے اور نہ ٹھکانا دینیوالا نقل کی یہہ مسلم نے ف یعنی بہت لوگ ہیں کہ نہیں کفایت کرتا انکو اللہ تعالی ہر فکر کی برائی سے یعنی محفوظ نہیں ہے کما اور انکو پروردگار ایذا رسانی سے بلکہ وہ غالب ہے انپر دشمن اور نہ مہیا کیا ہے انکے لیے ٹھکانا بلکہ چھوڑ دیا ہے انکو کہ سرگردان پھرتے ہیں بیچ جنگلوں اور بازاروں اور جنگلوں میں اور لیے اپنے میں گرمی اور جاڑے میں

وعن علي ان فاطمة اتت النبي صلى الله عليه وسلم تشكو اليه ما تلقى في يدها من الرحى وبلغها انه جاءه رقيق فلم تصادفه فذكرت ذلك لعائشة فلما جاء اخبرته عائشة قال فجاءنا وقد اخذنا مضاجعنا فذهبنا نقوم فقال على مكانكما فجاء فقعد بيني وبينها حتى وجدت برد قدميه على بطني فقال الا ادلكما على خير مما سألتما اذا اخذتما مضجعكما فسبحا ثلثا وثلثين واحمدا ثلثا وثلثين وكبرا اربعا وثلثين فهو خير لكما من خادم متفق عليه اور روایت ہے حضرت علی سے کہ تحقیق حضرت فاطمہ آئیں پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بارادہ اسکے کہ شکایت کریں طرف حضرت کی مشقت کی کہ پہونچتی تھی انکے ہاتوں میں بسبب پیسنے چکی کے اور پہونچی تھی خبر حضرت فاطمہ کو یہ کہ آئے ہیں حضرت کے پاس دو پس نہ پایا حضرت فاطمہ نے حضرت کو پس ذکر کیا یہہ واسطے عائشہ کے یعنی کہا انسے کہ حضرت سے عرض کر دینا کہ خادم کو مانگنے کو آئی تھی پھر جب آئے حضرت خبر دی حضرت کو عائشہ نے یعنی جو کہ حضرت فاطمہ نے کہا تھا کہا حضرت علی نے پس آئے حضرت ہمارے پاس اس حالت میں کہ لیٹ گئے تھے ہم جگہ اپنی بچھونے پر پس ارادہ کیا ہم نے اوٹھنے کا پس فرمایا حضرت نے ٹھہرے رہو اپنی جگہ پھر آئے حضرت اور بیٹھ گئے درمیان میرے اور درمیان فاطمہ کے یہانتک کہ پائی میں نے ٹھنڈک حضرت کے قدم مبارک کی اپنے پیٹ پر پس فرمایا کیا نہ بتلاؤں میں تمکو بہتر اوس چیز سے کہ مانگی تم نے یعنی بردہ وہ یہہ ہے کہ جس وقت جاؤ تم اپنے بچھونے پر پس سبحان اللہ پڑھو تینتیس بار اور الحمد للہ کہو تینتیس بار اور اللہ اکبر کہو چونتیس بار پس یہہ بہتر ہے تمہارے لیے خادم سے نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے ف

حضرت جو لائی تو مزا جو کہ درمیان میں کی تھی تو بسبب نہایت شفقت اور بے تکلفی کے تھا جیسا کہ کہا گیا ہے اذا ثبت الالفة رفعت الکلفة اور پائی میں نے ٹھنڈک اسکی اس سے
معلوم ہوا کہ حضرت علی اور فاطمہ رضی اللہ عنہا ایک لحاف میں تھے اور حضرت علی ننگے تھے سوا ستر کے اور کہا جزری نے شرح مصابیح میں کہ بعضی روایات صحیحہ میں تکبیر پہلے
ہے پس ہمارے حافظین کثیر کہتے ہیں کہ بعد نماز دن کے سبحان اللہ پہلے پڑھے اور وقت سونے کے اللہ اکبر پہلے پڑھے انتہی اور ظاہر تر یہ ہے کہ کبھی اللہ اکبر پہلے پڑھے اور کبھی پیچھے تاکہ
عمل دونوں روایتوں پر ہو جاوے اور یہ اولی اور لائق تر ہے اور یہ بہتر ہے تمہارے لیے خادم سے یہ نسبت لانے اور صبر کرنے کے مشقت دنیا پر اور مکروہات دنیا پر یعنی
فقر و مرض وغیرہ ذلک اور اس میں اشارہ ہے طرف فضیلت فقیر صابر کے غنی شاکر پر ع ح **وعن** ابی ہریرة قال جاءت فاطمة الی النبی صلی اللہ علیه
وسلم تسأله خادما فقال الا ادلک علی ما ھو خیر من خادم تسبحین اللہ ثلثا وثلثین وتحمدین اللہ ثلثا وثلثین وتکبرین اللہ اربعا وثلثین
عند کل صلوة وعند منامک رواه مسلم اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا آئیں حضرت فاطمہ طرف نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی بارادہ اسکے کہ مانگیں حضرت
سے خادم یعنی اور حضرت نہ ملے جب سنا تو تشریف لائے اور فرمایا حضرت نے کیا نہ بتاؤں میں تجکو وہ چیز کہ بہتر ہو خادم سے کہ سبحان اللہ پڑھو تینتیس بار اور الحمد للہ
کہو تینتیس بار اور اللہ اکبر کہو چونتیس بار بعد ہر نماز کے اور نزدیک سونے کے نقل کی یہ مسلم نے ف پڑھنا ان تسبیحات کا وقت سونے کے دور کرتا ہے مشقت خدمت کی
اور رنج کو ع **الفصل الثانی** فصل دوسری **عن** ابی ہریرة قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم اذا اصبح قال اللھم بک اصبحنا وبک امسینا وبک
نحیی وبک نموت والیک المصیر واذا امسی قال اللھم بک امسینا وبک اصبحنا وبک نحیی وبک نموت والیک النشور رواه الترمذی وابو داود وابن ماجة
روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا تھا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جس وقت صبح کرتے تو کہتے یا الہی ساتھ قدرت اور نام تیرے کے صبح کی ہم نے اور ساتھ قدرت تیری کے شام کی ہم نے اور ساتھ نام تیرے کے جیتے ہیں
ہم اور ساتھ نام تیرے کے مرتے ہیں ہم اور طرف تیری ہے رجوع اور جس وقت کہ شام کرتے تو کہتے یا الہی ساتھ قدرت تیری کے شام کی ہم نے اور ساتھ قدرت تیری کے صبح کی ہم نے اور ساتھ
مدد تیری کے زندہ رہتے ہیں ہم اور ساتھ مدد تیری کے مرتے ہیں ہم اور طرف تیری ہے اٹھنا یعنی بعد مرنے کے نقل کی یہ ترمذی اور ابو داؤد اور ابن ماجہ نے **وعنه** قال
قال ابو بکر قلت یا رسول اللہ مرنی بشیء اقوله اذا اصبحت واذا امسیت قال قل اللھم عالم الغیب والشهادة فاطر السموات
والارض رب کل شیء وملیکه اشهد ان لا اله الا انت اعوذ بک من شر نفسی ومن شر الشیطن وشرکه قله اذا اصبحت واذا امسیت واذا
اخذت مضجعک رواه الترمذی وابو داود والدارمی اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا حضرت ابو بکر نے کہا میں نے یا رسول اللہ حکم کیجیے مجکو
ساتھ ایک چیز کے کہ کہوں میں اوسکو یعنی ہمیشہ بطریق ورد کے جس وقت کہ صبح کروں میں اور جس وقت کہ شام کروں میں فرمایا کہو یا الہی جاننے والے پوشیدہ اور ظاہر کی پیدا کرنے والے
آسمانوں اور زمین کے اور رب ہر چیز کے اور مالک ہر چیز کے گواہی دیتا ہوں میں یہ کہ نہیں کوئی معبود مگر تو پناہ مانگتا ہوں میں ساتھ تیرے برائی نفس اپنی کے سے اور برائی شیطان
کے اور شرک دلانے شیطان کے کہہ اسکو جس وقت کہ صبح کرے تو اور جس وقت کہ شام کرے تو اور جس وقت کہ لیوے تو جگہ سونے اپنی کو نقل کی یہ ترمذی اور ابو داؤد اور دارمی نے ع **وعن**
ابان بن عثمان قال سمعت ابی یقول قال رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم ما من عبد یقول فی صباح کل یوم ومساء کل لیلة
بسم اللہ الذی لا یضر مع اسمه شیء فی الارض ولا فی السماء وھو السمیع العلیم ثلث مرات فیضره شیء فکان ابان قد اصابه
طرف فالج فجعل الرجل ینظر الیه فقال له ابان ما تنظر الی اما ان الحدیث کما حدثتک ولکنی لم اقله یومئذ لیمضی اللہ
علی قدره رواه الترمذی وابن ماجة وابو داود وفی روایته لم تصبه فجاءة بلاء حتی یصبح ومن قالها حین یمسی
لم تصبه فجاءة بلاء حتی یمسی روایت ہے ابان بن عثمان سے کہ کہا سنا میں نے اپنے باپ سے کہتے تھے فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں کوئی بندہ کہ کہے بیچ
صبح ہر دن کے اور شام ہر رات کی صبح کی ہم نے اور شام کی ہم نے ساتھ نام اوس خدا کے کہ نہیں ضرر کرتی ساتھ نام اوسکے کوئی چیز زمین میں اور نہ آسمان میں اور وہ
سننے والا اور جاننے والا ہے تین بار پس ضرر کرے اوسکو کوئی چیز یعنی جو کوئی صبح و شام اس دعا کو تین تین بار پڑھے تو کوئی چیز اوسکو ضرر نہ کرے اور تھا اوسکو

کون آفت پہونچی یہہ تو بات تحقیق پہونچی تھی اونکو ایک قسم فالج کی پس شروع کیا شخص سننے والے نے دیکھنا طرف ابان کے یعنی ازراہ تعجب کے دیکھتا تھا
کہ یہہ روایت کرتے ہین کہ جو اس کو پڑھے اسکو کچھ ضرر نہ پہونچیگا اور خود بیماری فالج مین گرفتار ہین پس کہا اوسکو ابان نے کیا دیکھتا ہی طرف میرے
تحقیق حدیث اسیطرح ہی کہ جسطرح بیان کی مین نے تجھسے یعنی صحیح ہی ولیکن مین نے نہین پڑھی تھی یہہ دعا اوس دن تاکہ جاری کرے اللہ تعالی مجھپر تقدیر اپنی نقل کی
یہہ ترمذی اور ابن ماجہ نے اور ابوداؤد کی روایت مین یہہ ہی کہ لم تصبہ فجاءۃ بلاء یعنی جو پڑہے یہہ دعا شام تک نہین پہونچتی اوسکو ناگہانی
صبح تک اور جو پڑھے اوسکو وقت صبح کے نہین پہونچتی اوسکو بلا ناگہانی شام تک **وعن** عبد اللہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان یقول
اذا امسی امسینا وامسی الملک للہ والحمد للہ ولا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ لہ الملک ولہ الحمد وھو علی کل شیء قدیر
رب اسئلک خیر ما فی ھذہ اللیلۃ وخیر ما بعدھا واعوذ بک من شر ما فی ھذہ اللیلۃ وشر ما بعدھا رب اعوذ بک من الکسل ومن سوء
الکبر والکفر وفی روایۃ من سوء الکبر والکبر رب اعوذ بک من عذاب فی النار وعذاب فی القبر واذا اصبح قال ذلک ایضا
اصبحنا واصبح الملک للہ رواہ ابوداود والترمذی وفی روایتہ لم یذکر من سوء الکفر روایت ہی عبد اللہ بن مسعود سے کہ نبی صلی
اللہ علیہ وسلم تھے کہتے جب شام کرتے تھے شام کی ہمنے اور شام کی ملک نے واسطے خدا کے اور سب تعریف واسطے خدا کے اور نہین کوئی معبود مگر اللہ اکیلا نہین کوئی شریک اوسکا
اوسی کیلیے ہی بادشاہت اور اوسیکے لیے ہی تعریف اور وہ ہر چیز پر قادر ہی اے پروردگار میرے مانگتا ہون مین تجہسے بہلائی اوس چیز کی کہ اس شب مین واقع ہوا اور بہلائی اوس چیز
کی کہ بعد اس شب کے واقع ہو اور پناہ مانگتا ہون مین ساتھ تیرے برائی اوس چیز کی کہ اس رات مین واقع ہو اور برائی اوس چیز کی کہ بعد اس رات کے واقع ہو اے پروردگار میرے
پناہ مانگتا ہون مین ساتھ تیرے کاہلی سے یعنی عبادت مین اور برائی بڑہاپے کی اور برائی کفر کے سے اور ایک روایت مین ہی کہ پناہ مانگتا ہون مین ساتھ تیرے برائی بڑہاپے اور تکبر کے سے
اے پروردگار میرے پناہ مانگتا ہون مین ساتھ تیرے عذاب آتش سے اور عذاب قبر سے اور جسوقت کہ صبح کرتے تو کہتے یہی یعنی جو کہ شام مین پڑہتے صبح مین بھی پڑہتے لیکن
بجاے امسینا وامسی الملک کے اصبحنا واصبح الملک للہ نقل کی یہہ ابوداود اور ترمذی نے اور بیچ روایت ترمذی کے نہین ذکر کیا لفظ من سوء الکفر کا **وعن** بعض
بنات النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان یعلمھا فیقول قولی حین تصبحین سبحان اللہ وبحمدہ لا قوۃ الا
باللہ ما شاء اللہ کان وما لم یشأ لم یکن اعلم ان اللہ علی کل شیء قدیر وان اللہ قد احاط بکل شیء علما فانہ من قالھن حین یصبح
حفظ حتی یمسی ومن قالھن حین یمسی حفظ حتی یصبح رواہ ابوداود روایت ہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی بیٹیون مین سے کسی سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سکہلاتے اونکو پس فرماتے کہہ جسوقت کہ صبح
کرے تو پاکی ہی اللہ کو ساتھ تعریف اوسکی کے اور نہین قوت یعنی تسبیح وحمد وغیرہ پر مگر ساتھ مدد اللہ کے جو کچھ چاہا اللہ نے ہوا اور جو نہ چاہا نہوا جانتی ہون مین یعنی اعتقاد رکھتی
ہون مین یہہ کہ اللہ ہر چیز پر قادر ہی اور تحقیق اللہ نے گھیرا ہی ہر چیز کو ازروی علم کے پس تحقیق جو شخص کہے یہہ کلمے وقت صبح کے محفوظ رہتا ہی یعنی بلاؤن اور خطرون سے
شام تک اور جو کہے یہہ کلمے شام کو محفوظ رہتا ہی صبح تک نقل کی یہہ ابوداود نے **وعن** ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من
قال حین یصبح فسبحان اللہ حین تمسون وحین تصبحون ولہ الحمد فی السموات والارض وعشیا وحین تظھرون الی قولہ وکذلک
تخرجون ادرک ما فاتہ فی یومہ ذلک ومن قالھن حین یمسی ادرک ما فاتہ فی لیلتہ رواہ ابوداود روایت ہی ابن عباس سے
کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کوئی کہے وقت صبح کے پس ساتھ پاکی کے یاد کرو اللہ کو یا نماز پڑہو اللہ کی اوس وقت کہ شام کرتے ہو یعنی وقت مغرب کے عشا کے اور
اوس وقت کہ صبح کرتے ہو اور اوسیکے لیے ہی تعریف آسمانون مین اور زمین مین اور ساتھ پاکی کے یاد کرو یا نماز پڑہو وقت عصر کے اور وقت ظہر کے تا قول کذلک تخرجون
جسنے پڑہین یہہ آیتین صبح کو پائی اوسنے جو چیز کہ رہ گئی تھی اوس سے اوس دن مین اور جسنے پڑہین یہہ آیتین وقت شام کے پائی وہ چیز کہ رہ گئی تھی اوس سے اوس رات مین
نقل کی یہہ ابوداود نے اور تحقیق بعد لفظ تظہرون کی آیت یون ہی یخرج الحی من المیت ویخرج المیت من الحی ویحی الارض بعد موتہا وکذلک تخرجون

یعنی نکالتا ہے اللہ تعالیٰ زندہ کو مردہ سے یعنی پرندے کو انڈے سے اور نکالتا ہے مردہ کو زندہ سے یعنی منی اور انڈے کو آدمی اور جانور سے اور زندہ کرتا ہے زمین کو بعد مرنے
اوسکے کے یعنی سرسبز کرتا ہے بعد خشک ہونیکے اوسیطرح نکالے جاؤ گے تم یعنی قبروں سے اور حاصل حدیث کا یہ ہے کہ جو کوئی یہ آیت صبح کو پڑھتا ہے تو جو بھلائی اور ورد اوسکا دن میں
فوت ہو جاتا ہے اوسکا ثواب حاصل ہو جاتا ہے اور اسیطرح شام کو پڑھنے سے رات کی بھلائی اور ورد فوت ہونیکا ثواب پاتا ہے اور معالم التنزیل میں لکھا ہے کہ نافع بن ازرق نے
ابن عباس سے کہا کیا پاتے ہو تم پانچوں نمازیں قرآن میں کہا ہاں اور پڑھیں یہ دونوں آیتیں یعنی فسبحان اللہ لغایت تظہرون کہا اور کہا کہ جمع کیا ہے ان آیتوں نے
پانچوں نمازوں کو اور وقتوں کو ۔ **وعن** ابی عیاش ان رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم قال من قال اذا اصبح لا اله الا اللہ وحده لا
شریک له له الملک وله الحمد وهو علی کل شیء قدیر کان له عدل رقبة من ولد اسمٰعیل وکتب له عشر حسنات وحط عنه عشر سیئات ورفع
له عشر درجات وکان فی حرز من الشیطان حتی یمسی وان قالها اذا امسی کان له مثل ذلک حتی یصبح فرای رجل رسول اللہ صلی اللہ علیه
وسلم فیما یری النائم فقال یا رسول اللہ ان ابا عیاش یحدث عنک بکذا وکذا قال صدق ابو عیاش رواه ابو داؤد وابن ماجه اور
روایت ہے ابی عیاش سے یہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کہے وقت صبح کے نہیں کوئی معبود مگر اللہ تنہا نہیں شریک کوئی اوسکا واسطے اوسکے ہے بادشاہت
اور واسطے اوسکے ہے تعریف اور وہ ہر چیز پر قادر ہے ہوتا ہے واسطے اوسکے ثواب آزاد کرنے بردہ کی اولاد حضرت اسمٰعیل کی سے اور لکھی جاتی ہیں واسطے اوسکے دس نیکیاں
اور دور کیجاتی ہیں اوس سے دس برائیاں اور بلند کیجاتی ہیں واسطے اوسکے دس درجے اور رہتا ہے پناہ میں شیطان سے یعنی شر سے اوسکے شام تک اور جو کہا
ان کلمات کو وقت شام کے ہوتا ہے واسطے اوسکے مانند اسکے صبح تک کہا حماد بن سلمہ نے کہ ایک راوی ہے اس حدیث کا کہ پس دیکھا ایک شخص نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
کو خواب میں پس کہا یا رسول اللہ تحقیق ابو عیاش نقل کرتا ہے حدیث آپ سے ایسی ویسی یعنی جسکا مذکور ہو چکا فرمایا سچ کہا ابو عیاش نے نقل کی یہ ابو داؤد
و ابن ماجہ نے ۔ **وعن** الحارث بن مسلم التمیمی عن ابیه عن رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم انه اسر الیه فقال اذا انصرفت
من صلوة المغرب فقل قبل ان تکلم احدا اللهم اجرنی من النار سبع مرات فانک اذا قلت ذلک ثم مت فی لیلتک کتب لک
جوار منها واذا صلیت الصبح فقل کذلک فانک ان مت فی یومک کتب لک جوار منها رواه ابو داؤد اور روایت ہے حارث بن مسلم
تمیمی سے نقل کی انہوں نے باپ سے اونہوں نے نقل کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ کہ آپ نے چپکے سے کہی اوس سے بات پس فرمایا جس وقت کہ فارغ ہو تو نماز مغرب کر کر
پس کہہ سات بار پہلے اوسکے کہ کلام کرے تو کسی سے یا الٰہی پناہ دے مجکو آگ سے پس تحقیق تو جس وقت کہے گا یہ پھر مرے تو اوسی رات میں لکھی جاوے گی تیرے لئے خلاصی آگ سے
اور جس وقت کہ پڑھ تو نماز صبح کی پھر کہہ تو اسیطرح یعنی سات بار پہلے کلام کرنے سے پس تحقیق اگر مرے تو اوس دن میں لکھی جاویگی تیرے لیے خلاصی آگ سے نقل کی یہ ابو داؤد نے
وعن ابن عمر قال لم یکن رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم یدع هؤلاء الکلمات حین یمسی وحین یصبح اللهم انی اسئلک
العافیة فی الدنیا والاخرة اللهم انی اسئلک العفو والعافیة فی دینی ودنیای واهلی ومالی اللهم استر عوراتی وآمن روعاتی
اللهم احفظنی من بین یدی ومن خلفی وعن یمینی وعن شمالی ومن فوقی واعوذ بعظمتک من ان اغتال من تحتی یعنی الخسف
رواه ابو داؤد اور روایت ہے ابن عمر سے نہیں تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کہ چھوڑ دیں ان کلمات کو وقت شام کے اور صبح کے یا الٰہی تحقیق میں مانگتا ہوں تجھ سے عافیت دنیا اور آخرت میں یا الٰہی تحقیق میں
مانگتا ہوں تجھ سے معافی گناہوں کی اور سلامتی بیچ دین میرے اور دنیا میری کے اور اہل اپنے کے اور مال اپنے کے یا الٰہی ڈھانک عیب میرا اور امن میں رکھ خوف کی چیزوں سے یعنی دفع کر
بلائیں مجھ سے یا الٰہی محفوظ رکھ مجھکو آگے میرے سے اور پیچھے میرے سے اور داہنے میرے سے اور بائیں میرے سے اور اوپر میرے سے اور پناہ مانگتا ہوں میں ساتھ بڑائی تیری کے اس سے کہ ہلاک کیا
جاؤں میں ناگہاں نیچے اپنے سے یعنی زمین میں دھنس جانے سے نقل کی یہ ابو داؤد نے ۔ **وعن** انس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم من قال
حین یصبح اللهم اصبحنا نشهدک ونشهد حملة عرشک وملئکتک وجمیع خلقک انک انت اللہ لا اله الا انت وحدک

لا شریک لک وان محمدا عبدک ورسولک الا غفر اللہ له ما اصاب فی یومه ذلک من ذنب وان قالھا حین یمسی غفر اللہ له ما
اصاب فی تلک اللیلة من ذنب رواه الترمذی وابو داود وقال الترمذی ھذا حدیث غریب اور روایت ہے انس سے کہ فرمایا رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں کہتا کوئی وقت صبح کے یا الٰہی صبح کی ہم نے اس حال میں کہ گواہ کرتے ہیں ہم تجھکو اور گواہ کرتے ہیں ہم اٹھانے والے عرش تیرے کو اور فرشتوں تیرے کو
اور سب مخلوقات تیری کو ساتھ اس کے کہ تحقیق تو ہے اللہ نہیں کوئی معبود مگر تو اکیلا نہیں کوئی شریک واسطے تیرے یعنی افعال صفات میں اور تحقیق محمد بندے تیرے
اور رسول تیرے ہیں نہیں کہتا کوئی یہ کلمے صبح کو مگر کہ بخشتا ہے اللہ تعالیٰ واسطے اس کے گناہ کہ صادر ہوئے اس سے اس دن میں یعنی سوائے کبیرہ گناہوں اور حقوق العباد
کے اور اگر کہے ان کلمات کو وقت شام کے بخشتا ہے اللہ تعالیٰ واسطے اس کے گناہ کہ صادر ہوئے اس سے اس رات میں نقل کی یہ ترمذی نے اور ابو داود نے اور کہا ترمذی نے
کہ یہ حدیث غریب ہے **ف** لفظ من جملہ سے قال میں بمعنی ما نافیہ کے ہے اور ممکن ہے یہ کہ ہو لفظ الا کا زائدہ اور مدعا یہ ہو اس کے بعد والا قال لہ الخ **وعن** ثوبان
قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم ما من عبد مسلم یقول اذا امسی واذا اصبح ثلاثا رضیت باللہ ربا وبالاسلام دینا وبمحمد
نبیا الا کان حقا علی اللہ ان یرضیه یوم القیامة رواه احمد والترمذی اور روایت ہے ثوبان سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
نہیں کوئی بندہ مسلمان کہ کہے وقت شام کے اور وقت صبح کے تین بار راضی ہوا میں ساتھ اللہ کے رب ہونے کے اور ساتھ اسلام کے دین ہونے کے اور ساتھ محمد کے نبی ہونے کے مگر ہوگا لازم
اوپر اللہ کے یعنی از راہ فضل و کرم کے یہ کہ راضی کرے اس کو دن قیامت کے یعنی اتنا ثواب دیگا کہ راضی ہو جائیگا نقل کی یہ احمد اور ترمذی نے **ف** بعضی روایتوں
میں لفظ نبیا ہے اور بعضی میں رسولا پس مستحب ہے کہ دونوں لفظ جمع کرے **وعن** حذیفة ان النبی صلی اللہ علیه وسلم کان اذا اراد
ان ینام وضع یده تحت راسه ثم قال اللھم قنی عذابک یوم تجمع عبادک او تبعث عبادک رواه الترمذی ورواه احمد عن البراء
اور روایت ہے حذیفہ سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم تھے جس وقت ارادہ کرتے سونے کا رکھتے ہاتھ اپنا نیچے سر کے پھر کہتے یا الٰہی بچا مجھ کو اپنے عذاب سے اس دن کہ جمع کریگا تو اپنے بندوں کو
یا کہا اٹھائیگا تو اپنے بندوں کو یعنی راوی کو شک ہے کہ تجمع عبادک کہا یا تبعث عبادک کہا نقل کی یہ ترمذی نے اور نقل کی احمد نے براء سے
ف اس روایت میں آیا کہ دست مبارک سر کے نیچے رکھتے تھے اور اور حدیثوں میں آیا کہ رخسارہ مبارک کے نیچے رکھتے تطبیق ان میں یوں ہے کہ کبھی سر کے نیچے رکھتے ہوں گے
اور کبھی رخسارہ کے نیچے جیسا کہ مصرح ہے روایت کیا یا یہ کہ ہاتھ سر کے نیچے ہوتا ہو اور کچھ رخسارہ کے نیچے پس بیان کیا ہر راوی نے بعض اس چیز کا
کہ دیکھا **وعن** حفصة ان رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم کان اذا اراد ان یرقد وضع یده الیمنی تحت خده ثم یقول
اللھم قنی عذابک یوم تبعث عبادک ثلاث مرات رواه ابو داود اور روایت ہے حفصہ سے یہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم تھے جس وقت ارادہ
کرتے سونے کا رکھتے ہاتھ اپنا داہنا نیچے رخسارہ کے پھر کہتے یا الٰہی بچا مجھکو عذاب اپنے سے جس دن کہ اٹھائیگا تو اپنے بندوں کو تین بار نقل کی یہ ابو داود نے **وعن** علی
ان رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم کان یقول عند مضجعه اللھم انی اعوذ بوجھک الکریم وکلماتک التامات من شر ما انت
آخذ بناصیته اللھم انت تکشف المغرم والماثم اللھم لا یھزم جندک ولا یخلف وعدک ولا ینفع ذا الجد منک
الجد سبحانک وبحمدک رواه ابو داود اور روایت ہے علی سے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کہتے تھے نزدیک لیٹنے اپنے کے یا الٰہی تحقیق میں پناہ
مانگتا ہوں ساتھ ذات بزرگ تیری کے اور ساتھ کلموں پورے تیرے کے یعنی اسماء و صفات کے یا کتابوں کے برائی اس چیز کی کہ تو پکڑنے والا ہے پیشانی اس کی
یعنی جو چیز کہ تیرے قبضہ قدرت میں ہے یا الٰہی تو دور کرتا ہے قرض کو اور گناہ کو یا الٰہی نہیں شکست دیا جاتا لشکر تیرا یعنی نہیں مغلوب ہوتا
اور نہیں خلاف کیا جاتا وعدہ تیرا اور نہیں نفع دیتی صاحب دولت کو نزدیک تیرے دولتمندی بلکہ نفع دیتی ہیں عمل صالح پاک ہے تو اور ساتھ
بیان تعریف تیری کے پاکی بیان کرتا ہوں نقل کی یہ ابو داود نے **وعن** ابی سعید قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم من قال حین

يأوي إلى فراشه أستغفر الله الذي لا إله إلا هو الحي القيوم وأتوب إليه ثلاث مرات غفر الله له ذنوبه وإن كانت مثل زبد
البحر أو عدد رمل عالج أو عدد ورق الشجر أو عدد أيام الدنيا رواه الترمذي وقال هذا حديث غريب اور روایت ہے ابی سعید سے
کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہے اوس وقت کہ جاوے اپنے بچھونے پر بخشش چاہتا ہوں میں اللہ سے ایسا اللہ کہ نہیں کوئی معبود مگر وہ زندہ خبر گیرندہ
خلق کا اور توبہ کرتا ہوں میں طرف اوسکے تین بار کہے بخشتا ہے اللہ تعالیٰ واسطے اوسکے گناہ اوسکے اگرچہ ہوں مانند کف دریا کے یا گنتی ریت عالج کی یا گنتی پتوں درخت کی
یا گنتی دنوں دنیا کی نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا یہ حدیث غریب ہے **ف** عالج ساتھ زبر لام اور زیر لام کے نام ہے ایک جنگل کا زمین مغرب میں جہاں ریت بہت
ہوتی ہے اور غرض ان چیزوں کے بیان سے یہ ہے کہ اگر بہت سی گناہ ہونگے تو بھی بخشے جاوینگے ع **وعن** شداد بن أوس قال قال رسول الله صلى الله
عليه وسلم ما من مسلم يأخذ مضجعه بقراءة سورة من كتاب الله إلا وكل الله به ملكا فلا يقربه شيء يؤذيه حتى يهب
متى هب رواه الترمذي اور روایت ہے شداد بن اوس سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں کوئی مسلمان کہ لیوے جگہ اپنی ساتھ پڑھنے کسی سورت
کی کتاب اللہ سے مگر کہ متعین کرتا ہے اللہ تعالیٰ ساتھ اوسکے ایک فرشتہ یعنی حکم کرتا ہے اوسکو کہ نگہبانی کرے اوسکی ضرر کرنیوالی چیزوں سے پس نہیں نزدیک جاتی اوسکے کوئی چیز
کہ ایذا دیوے اوسکو یہانتک کہ جاگے جسوقت کہ جاگے یعنی بعد دیر کے خواہ جلدی نقل کی یہ ترمذی نے **ف** روایت ہے انس سے بطریق مرفوع کی کہ جب کہ تو رکھے پہلو اپنا بچھونے پر اور پڑھے
تو فاتحۃ الکتاب اور قل ہو اللہ احد پس تحقیق امن میں رہیگا تو ہر چیز سے سوائے موت کے ع **وعن** عبد الله بن عمرو بن العاص قال قال رسول الله صلى الله
عليه وسلم خلتان لا يحصيهما رجل مسلم إلا دخل الجنة ألا وهما يسير ومن يعمل بهما قليل يسبح الله في دبر كل صلاة عشرا
ويحمده عشرا ويكبره عشرا قال فأنا رأيت رسول الله صلى الله عليه وسلم يعقدها بيده قال فتلك خمسون ومائة باللسان وألف
وخمسمائة في الميزان وإذا أخذ مضجعه يسبحه ويكبره ويحمده مائة فتلك مائة باللسان وألف في الميزان فأيكم يعمل في
اليوم والليلة ألفين وخمسمائة سيئة قالوا وكيف لا نحصيها قال يأتي أحدكم الشيطان وهو في صلاته فيقول اذكر كذا
اذكر كذا حتى ينفتل فلعله لا يفعل ويأتيه في مضجعه فلا يزال ينومه حتى ينام رواه الترمذي وأبو داود والنسائي
وفي رواية أبي داود قال خصلتان أو خلتان لا يحافظ عليهما عبد مسلم وكذا في روايته بعد قوله وألف وخمسمائة في الميزان
قال ويكبر أربعا وثلاثين إذا أخذ مضجعه ويحمد ثلاثا وثلاثين ويسبح ثلاثا وثلاثين وفي أكثر نسخ المصابيح عن عبد الله بن عمر
اور روایت ہے عبداللہ بن عمرو بن العاص سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے دو چیزیں ہیں کہ نہیں محافظت کرتا اونپر مرد مسلمان مگر کہ داخل ہوتا ہے بہشت میں
یعنی نجات پانیوالوں کے ساتھ داخل ہوگا خبردار ہو وہ دونوں چیزیں آسان ہیں یعنی ایسی کہ دشوار نہیں کرنا اوسکا اور یسیر کا آسان کہی ہے اور عمل کرنیوالے اونپر کم ہیں
یعنی عادت کرنیوالے اونپر نادر ہیں بسبب کم توفیق کے ایک چیز تو یہ ہے کہ ساتھ پاکی کے یاد کرے اللہ کو یعنی سبحان اللہ پڑھے پیچھے ہر نماز فرض کے دس بار اور حمد
کرے خدا کی یعنی الحمد للہ کہے دس بار اور اللہ اکبر کہے دس بار کہا ابن عمرو نے پس دیکھا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ گنتے تھے ان تسبیحات کو اپنے ہاتھ سے یعنی انگلیوں
پر فرمایا حضرت نے پس یہ ہوئی ڈیڑھ سو یعنی بابت پانچوں نمازوں کے زبان پر اور ڈیڑھ ہزار ہیں میزان میں یعنی میزان کے حساب میں بحساب اسکے کہ ہر نیکی دس گنی لکھی
جاتی ہے اور دوسری چیز یہ ہے کہ جب پکڑے خواب گاہ اپنی تسبیح کرے اللہ کو اور تکبیر کہے اوسکو اور حمد کرے اوسکی سو بار یعنی سبحان اللہ تینتیس بار اور اللہ اکبر
چونتیس بار اور الحمد للہ تینتیس بار پڑھے کہ سب ملکر سو بار ہوں پس یہ سو ہوئیں زبان پر اور ہزار ہیں میزان اعمال میں پس کون ہے تم میں سے
کرتا ہو گناہ دن رات میں ڈھائی ہزار برائیاں عرض کیا صحابہ نے کہ کسطرح نہ محافظت کرینگے ہم ان چیزوں پر فرمایا آتا ہے ایک تمہارے کے پاس شیطان اور حالانکہ
وہ اپنی نماز میں ہوتا ہے پس کہتا ہے شیطان یاد کر فلانی چیز یاد کر فلانی چیز یعنی امور دنیا اور احوال نفسانیہ سے یا جو کچھ کہ تعلق رکھتا ساتھ نماز کے یعنی اگرچہ

اوسکو آخرت سے مہیا نہ کہ نماز پڑھ کر بہت نماز پڑھنا پسند کرے، بلکہ زیادتی محافظت ان کلمات پر اور آتا ہے شیطان بیچ خواب کے ، اوسکی کو بس سلاتا ہے اوسکو پہلے
یاد آنے کے سو جاتا ہے نقل کی یہ حدیث ترمذی اور ابو داؤد اور نسائی نے اور بیچ روایت ابو داؤد کے واسطے یعنی بطور اس طرح ہے کہ فرمایا حضرت نے دو خصلتیں ہیں یا دو خلقتیں ہیں کہ نہیں کہ جسکے ساتھ
کہ وہ لفظ فرمایا یعنی دونوں کے ایک ہی ہیں یعنی دو چیزیں ہیں کہ نہیں محافظت کرتا اونپر بندہ مسلمان یعنی نہیں ہمیشگی کرتا مگر داخل ہوتا ہے جنت میں
اس طرح سے بیچ روایت ابو داؤد کے پیچھے قول اوسکے کے والف خمسمائۃ فی المیزان کے اس طرح ہے کہ فرمایا اور تکبیر کہو چونتیس بار جسوقت کہ آوے تو اپنی خوابگاہ میں اور
حمد کرو تینتیس بار اور تسبیح کرو تینتیس بار اور اکثر نسخوں مصابیح کے بیچ عبد اللہ بن عمر سے آیا ہے یعنی یہاں اور سابقہ ذکر کیا گیا کہ مؤلف عبد اللہ بن عمرو بن العاص
یہہ حدیث نقل کی ہے مصابیح کے اکثر نسخوں میں عبد اللہ بن عمر سے حرف پس کون ہے تم میں سے کہ یہہ جواب ہے شرط محذوف کا اور استفہام میں انکار کے اظہار ہے
جب محافظت کی دونوں چیزوں پر حاصل ہوتیں اڑھائی ہزار نیکیاں بیچ رات میں تو معاف کیجاتی ہیں دس سے بدلے ہر نیکی کے برائی جیسا کہ فرمایا اللہ تعالی
اِنَّ الْحَسَنَاتِ يُذْهِبْنَ السَّيِّئَاتِ پس کون ہے تم میں سے کرتا ہے برائیاں زیادہ ان نیکیوں کے رات میں کہ نہیں معاف ہوں پس کیا ہے تمکو کہ نہ محافظت کرو اور یہاں سے
کہ نیکیاں بہت ہوتی ہیں برائیوں سے اور گناہ جھڑ جاتے ہیں بلکہ بسبب زیادہ ہونے نیکیوں کے درجے بلند ہوتے ہیں تمہیں چاہیئے کہ محافظت کرو اور صحابہ نے عرض
کیا کہ جب اتنا ثواب ہے تو کیونکر محافظت کرینگے ہم اوپر گویا اوسکو بعید جانا اگر ترک کرینگے پس حضرت نے اونکی استبعاد یعنی بعید جاننے کو رد کیا کہ شیطان
وسوسہ ڈالتا ہے نماز میں یہاں تک کہ غافل کر دیتا ہے ذکر سے پھر نماز کے اور سلا رکھتا ہے اسی طرح غافل کر دیتا ہے **وَعَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ غَنَّامٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَالَ حِيْنَ يُصْبِحُ اَللّٰهُمَّ مَا اَصْبَحَ بِيْ مِنْ نِّعْمَةٍ اَوْ بِاَحَدٍ مِّنْ خَلْقِكَ فَمِنْكَ وَحْدَكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ فَلَكَ الْحَمْدُ وَلَكَ
الشُّكْرُ فَقَدْ اَدّٰى شُكْرَ يَوْمِهٖ وَمَنْ قَالَ مِثْلَ ذٰلِكَ حِيْنَ يُمْسِيْ فَقَدْ اَدّٰى شُكْرَ لَيْلَتِهٖ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ اور روایت ہے عبد اللہ بن غنام سے کہا فرمایا
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہے وقت صبح کے یا الہی جو چیز کہ حاصل ہوئی مجکو صبح میں نعمت سے یعنی دینی اور دنیوی اور ظاہری اور باطنی یا کسیکو خلق تیری
سے پس تیری ہی طرف سے ہے تنہا نہیں شریک کوئی واسطے تیرے پس تیرے ہی لیے تعریف ہے اور تیرے ہی لیے شکر ہے پس جو کوئی یہہ دعا صبح کو پڑھے پس تحقیق ادا کیا شکر اوس دن کا
اور جو کوئی کہے مانند اسکے وقت شام کے پس تحقیق ادا کیا شکر اوس رات کا نقل کی یہہ ابو داؤد نے **ف** شام کو یہہ دعا پڑھے تو لفظ اصبح کی بدلے امسی کہے اور
آیا ہے کہ حضرت داؤد علیہ السلام نے کہا اے پروردگار میرے نعمتیں تیری میرے پاس بہت ہیں شکر اونکا کیونکر ادا کروں حکم ہوا کہ اے داؤد جب جانا تو نے جو نعمتیں تیرے
پاس ہیں سب میری ہی طرف سے ہیں تو تحقیق شکر ادا کیا تو نے اونکا **وَعَنْ** اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ كَانَ يَقُوْلُ
اِذَا اَوٰى اِلٰى فِرَاشِهٖ اَللّٰهُمَّ رَبَّ السَّمٰوٰتِ وَرَبَّ الْاَرْضِ وَرَبَّ كُلِّ شَيْءٍ فَالِقَ الْحَبِّ وَالنَّوٰى مُنْزِلَ التَّوْرٰىةِ وَالْاِنْجِيْلِ وَالْقُرْاٰنِ اَعُوْذُ بِكَ
مِنْ شَرِّ كُلِّ ذِيْ شَرٍّ اَنْتَ اٰخِذٌ بِنَاصِيَتِهٖ اَنْتَ الْاَوَّلُ فَلَيْسَ قَبْلَكَ شَيْءٌ وَاَنْتَ الْاٰخِرُ فَلَيْسَ بَعْدَكَ شَيْءٌ وَاَنْتَ الظَّاهِرُ فَلَيْسَ
فَوْقَكَ شَيْءٌ وَاَنْتَ الْبَاطِنُ فَلَيْسَ دُوْنَكَ شَيْءٌ اِقْضِ عَنِّي الدَّيْنَ وَاَغْنِنِيْ مِنَ الْفَقْرِ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ
وَرَوَاهُ مُسْلِمٌ مَعَ اخْتِلَافٍ يَسِيْرٍ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے یہہ کہ وہ تھے کہتے جب آتے طرف بچھونے اپنے کے یا الہی اے پروردگار
آسمانوں کے اور اے پروردگار زمین کے اور اے پروردگار ہر چیز کے اور اے پھاڑنے والے دانے اور گٹھلی کے یعنی اونکو پھاڑ کر زراعت اور درخت کھجور کا نکالتا ہے اے
اوتارنے والے توریت اور انجیل اور قرآن کے پناہ مانگتا ہوں میں ساتھ تیرے برائی ہر برائی والے سے کہ تو پکڑنے والا ہے بال پیشانی اوسکی کے یعنی تیرے قبضہ قدرت میں ہے
تو ہی ہے پہلے یعنی قدیم بلا ابتدا کہ پس نہیں پہلے تجھسے کوئی چیز اور تو ہے آخر یعنی باقی بعد انتہا کے پس نہیں پیچھے تیرے کوئی چیز اور تو ہے ظاہر یعنی باعتبار افعال اور صفات
کے پس نہیں اوپر تیرے یعنی اوپر ظہور تیرے کے کوئی چیز یعنی نہیں کوئی چیز ظاہر تجھسے اور تو ہے پوشیدہ یعنی باعتبار ذات کے پس نہیں ورے تیرے کوئی چیز زیادہ پوشیدہ
تجھسے ادا کر مجھسے قرض یعنی حقوق اللہ تعالی کے اور بندوں کے اور غنی کر مجکو فقر سے یعنی محتاج ہونے سے طرف مخلوق کے یا دلکی محتاجگی سے نقل کی یہہ ابو داؤد اور ترمذی

اپنے جہر از نفل کی و سلم فرماتے تھے تیسرا اختلاف کو ف جب آئے طرف بچھونے اپنے کی اور حصن حصین میں ہے کہ پڑھے ہر روز بعد یاد ہے کرے ع وَعَنْ اَبِی الْاَزْهَرِ الْاَنْمَارِیِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ کَانَ اِذَا اَخَذَ مَضْجَعَهٗ مِنَ اللَّیْلِ قَالَ بِسْمِ اللّٰهِ وَضَعْتُ جَنْبِیْ لِلّٰهِ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِیْ ذَنْبِیْ وَاخْسَأْ شَیْطَانِیْ وَفُکَّ رِهَانِیْ وَاجْعَلْنِیْ فِی النَّدِیِّ الْاَعْلٰی رَوَاهُ اَبُوْ دَاؤُدَ اور روایت ہے ابی ازہر انماری سے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جس وقت کہ جاتے خوابگاہ اپنی میں رات کو کہتے ساتھ نام اللہ تعالی کے رکھتا ہوں میں کروٹ اپنی واسطے اللہ کے یا الٰہی بخش میرے لیے گناہ میرا اور دور کر شیطان میرے کو اور چھڑا گرو میری کو اور کر مجھکو مجلس بلند میں یعنی ملائکہ مقربین اور انبیاء کی مجلس میں نقل کی یہ ابو داؤد نے ف مراد گروی سے نفس ہے یعنی خلاص کر نفس میرے کو بندوں کے حق سے اور اپنے عذاب سے یعنی گناہ میرے بخش دے ع وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ کَانَ اِذَا اَخَذَ مَضْجَعَهٗ قَالَ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ کَفَانِیْ وَاٰوَانِیْ وَاَطْعَمَنِیْ وَسَقَانِیْ وَالَّذِیْ مَنَّ عَلَیَّ فَاَفْضَلَ وَالَّذِیْ اَعْطَانِیْ فَاَجْزَلَ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰی کُلِّ حَالٍ اَللّٰهُمَّ رَبَّ کُلِّ شَیْءٍ وَمَلِیْکَهٗ وَاِلٰهَ کُلِّ شَیْءٍ اَعُوْذُ بِکَ مِنَ النَّارِ رَوَاهُ اَبُوْ دَاؤُدَ اور روایت ہے عبد اللہ بن عمر سے کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم تھے جب لیتے خوابگاہ اپنی یعنی رات کو فرماتے سب تعریف ہے خدا کو جس نے کفایت کیا مجھکو یعنی خلق سے دور کیا مجھکو اور جگہ دی مجھکو یعنی مکان یا نہر کو کہ رہتا ہوں اس میں اور کھلایا مجھکو اور پلایا مجھکو اور وہ خدا کہ احسان کیا مجھپر یعنی بسبب دینے اوس چیز کے کہ احتیاج پڑتی ہے اور زیادہ دیا یعنی احتیاج سے زیادہ اور وہ خدا کہ دیا مجھکو بہت بہت سا شکر ہے اللہ کے لیے ہر حال میں یا اللہ پروردگار ہر چیز کے اور مالک اوسکے اور معبود ہر چیز کی پناہ مانگتا ہوں میں ساتھ تیرے آگ سے یعنی اون چیزوں سے کہ باعث عذاب دوزخ کے ہیں نقل کی یہ ابو داؤد نے ع وَعَنْ بُرَیْدَةَ قَالَ شَکٰی خَالِدُ بْنُ الْوَلِیْدِ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا اَنَامُ اللَّیْلَ مِنَ الْاَرَقِ فَقَالَ نَبِیُّ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَوَیْتَ اِلٰی فِرَاشِکَ فَقُلِ اللّٰهُمَّ رَبَّ السَّمٰوٰتِ السَّبْعِ وَمَا اَظَلَّتْ وَرَبَّ الْاَرَضِیْنَ وَمَا اَقَلَّتْ وَرَبَّ الشَّیَاطِیْنِ وَمَا اَضَلَّتْ کُنْ لِیْ جَارًا مِنْ شَرِّ خَلْقِکَ کُلِّهِمْ جَمِیْعًا اَنْ یَفْرُطَ عَلَیَّ اَحَدٌ مِنْهُمْ اَوْ اَنْ یَبْغِیَ عَزَّ جَارُکَ وَجَلَّ ثَنَاؤُکَ وَلَا اِلٰهَ غَیْرُکَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِیْثٌ لَیْسَ اِسْنَادُهٗ بِالْقَوِیِّ وَالْحَکَمُ بْنُ ظُهَیْرٍ الرَّاوِیْ قَدْ تَرَکَ حَدِیْثَهٗ بَعْضُ اَهْلِ الْحَدِیْثِ اور روایت ہے بریدہ سے کہ کہا شکایت کی خالد بن ولید نے طرف نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پس عرض کیا کہ یا رسول اللہ نہیں سوتا میں رات کو بسبب بیخوابی کے پس فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جب جگہ پکڑے تو طرف بچھونے اپنے کی پس کہہ یا الٰہی پروردگار ساتوں آسمانوں کے اور اوس چیز کے کہ سایہ کیے ہوے ہیں آسمان اوسپر اور اے پروردگار زمینوں کے اور اوس چیز کے کہ اوٹھا رہی ہیں زمینیں یعنی مخلوقات اور اے پروردگار شیطانوں کے اور اون کے کہ گمراہ کیا ہے شیطانوں نے اونکو یعنی جن و انس سے میرے لیے پناہ دینے والا ابرائی سے سب مخلوقات تیری کے سوا اس کے کہ زیادتی کرے مجھپر کوئی انمیں سے یا ظلم کرے غالب ہے پناہ چاہنے والا تیرا اور بزرگ ہے تعریف تیری اور نہیں کوئی معبود سوای تیرے نہیں کوئی معبود مگر تو نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا یہ حدیث نہیں اسناد اسکی قوی اور حکیم بن ظہیر راوی اس حدیث کا تحقیق چھوڑ دی ہے حدیث اوسکی بعض اہل حدیث نے ف حکم ساتھ زبر حا اور کاف کے ہے اور اصل نسخہ سید کے میں حکیم ساتھ زیر کے ہے اور حاشیہ پر لکھا ہے کہ صواب حکم ہے اور حصن حصین میں ہے کہ روایت کی یہ طبرانی نے اوسط میں اور ابن ابی شیبہ نے لیکن انکی روایت میں بجای اجمعین کے جمیعا ہے اور بجای یبغی کے یطغی ہے اور بجای جل ثناؤک آخر تک کے وتبارک اسمک پس اسی لفظ پر تمام ہوئی ہے یہ دعا اور

ع اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ فصل تیسری عَنْ اَبِیْ مَالِکٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا اَصْبَحَ اَحَدُکُمْ فَلْیَقُلْ اَصْبَحْنَا وَاَصْبَحَ الْمُلْکُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ خَیْرَ هٰذَا الْیَوْمِ فَتْحَهٗ وَنَصْرَهٗ وَنُوْرَهٗ وَبَرَکَتَهٗ وَهُدَاهُ وَاَعُوْذُ بِکَ مِنْ شَرِّ مَا فِیْهِ وَشَرِّ مَا بَعْدَهٗ ثُمَّ اِذَا اَمْسٰی فَلْیَقُلْ مِثْلَ ذٰلِکَ رَوَاهُ اَبُوْ دَاؤُدَ روایت ہے ابی مالک سے کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس وقت کہ صبح کرے ایک تمہارا پس چاہیے کہ کہے صبح کی ہمنے اور صبح کی ملک نے خاص واسطے خدا کے پروردگار عالموں کے یا الٰہی تحقیق میں

لو ان احدکم اذا اراد ان یاتی اھلہ قال بسم اللہ اللھم جنبنا الشیطان وجنب الشیطان ما رزقتنا فانہ ان یقدر
بینھما ولد فی ذلک لم یضرہ شیطان ابدا متفق علیہ روایت ہے ابن عباس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اگر تحقیق ایک تمہارا
ارادہ کرے صحبت کرنیکا بیوی اپنی سے یا لونڈی اپنی سے کہے درحالیکہ چاہتا ہے ہم ساتھ نام اللہ کے یا الٰہی دور رکھ ہمکو شیطان سے اور دور رکھ شیطان کو اوس اولاد سے کہ نصیب
کرے تو ہمکو پس تحقیق شان یہہ ہے کہ اگر مقدر ہوا اور دیا جاوے درمیان مرد و عورت کے فرزند اوس جماع میں ضرر نہیں کرتا اوسکو شیطان کبھی نقل کی یہہ بخاری
اور مسلم نے ف اگر کوئی کہے کہ اکثر لوگ یہہ پڑھتے ہیں اور فرزند اونکے شیطان کے تصرف سے محفوظ نہیں رہتے جواب یہہ ہے کہ ضرر نکرنے سے مراد یہہ ہے کہ شیطان اوسکو کافر
نہیں کر سکتا پس اسمیں اشارہ ہے طرف خاتمہ بخیر کے فرزند کے بسبب برکت ذکر اللہ کے اوس وقت یا معنی یہہ ہیں کہ ضرر نہیں پہونچاتا شیطان ساتھ آسیب اور
صرع یعنی لتہ یا جنون کے ضرر کرے یوں کہ اور مانند اوسکے اور کہا جوزی نے کہ نہیں مسلط ہوتا شیطان اوسکے دین پر اور نہیں ظاہر ہوتی مضرت اوسکی فرزند کے حق میں
بہ نسبت غیر اوسکے اور بعضوں نے کہا مراد ضرر پہونچانے سے یہہ ہے کہ شیطان اوسکی ولادت کے وقت نہیں مارتا ع وعنہ ان رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کان یقول عند الکرب لا الہ الا اللہ العظیم الحلیم لا الہ الا اللہ رب العرش العظیم لا الہ الا اللہ رب السموات
ورب الارض ورب العرش الکریم متفق علیہ اور روایت ہے ابن عباس سے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم تھے کہتے نزدیک شدت فکر و غم کے نہیں کوئی
معبود سواے اللہ کے بزرگ ہے بردبار نہیں کوئی معبود سواے اللہ کے پروردگار عرش بڑے کا نہیں کوئی معبود سواے اللہ کے پروردگار آسمانوں کا اور پروردگار
زمین کا اور پروردگار عرش بزرگ کا نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے وعن سلیمان بن صرد قال استب رجلان عند النبی صلی اللہ علیہ و
سلم ونحن عندہ جلوس واحدھما یسب صاحبہ مغضبا قد احمر وجھہ فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم انی لاعلم کلمۃ لو
قالھا لذھب عنہ ما یجد لو قال اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم فقالوا للرجل لا تسمع ما یقول النبی صلی اللہ علیہ وسلم
قال انی لست بمجنون متفق علیہ اور روایت ہے سلیمان بن صرد سے کہ کہا برا کہا دو شخصوں نے آپس میں نزدیک نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اور ہم نزدیک
حضرت کے بیٹھے ہوئے تھے اور ایک اون میں سے دوسرے کو برا کہتا تھا درحالیکہ غصہ میں بھرا ہوا تحقیق سرخ ہو گیا تھا چہرہ اوسکا پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے
کہ تحقیق میں البتہ جانتا ہوں ایک کلمہ اگر کہے اوسکو البتہ جاتا رہے اوس سے وہ غضب کہ پاتا ہے وہ یہہ ہے پناہ مانگتا ہوں میں ساتھ اللہ کے شیطان راندے ہوئے سے پس کہا
صحابہ نے اوس شخص کو کہ کیا نہیں سنتا تو وہ چیز کہ فرماتے ہیں پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کہا اوس نے کہ نہیں تحقیق میں دیوانہ نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے
ف یہہ حدیث نکالی گئی ہے اس آیت سے واما ینزغنک من الشیطان نزغ فاستعذ باللہ انہ ہو السمیع العلیم اور میں نہیں دیوانہ یعنی یہہ کلمہ اوسکو
پڑھتے ہیں کہ دیوانہ ہوتا ہے [illegible] میں نہیں دیوانہ وہ شخص آراستہ ساتھ شریعت کے نہیں تھا اور تجرید دین میں نہیں رکھتا تھا پس گمان کیا کہ یہہ دیوانہ ہے
کہتا ہے یہہ نہ سمجھا کہ غصہ بھی شیطان کے اثر سے ہوتا ہے اور اسکو یہہ مفید ہے اور کہا طیبی نے احتمال ہے کہ یہہ شخص منافق ہو یا ناسمجھ گنوار تھا ع وعن
ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا سمعتم صیاح الدیکۃ فاسئلوا اللہ من فضلہ فانھا رأت ملکا واذا
سمعتم نھیق الحمار فتعوذوا باللہ من الشیطان الرجیم فانہ رای شیطانا متفق علیہ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نے جب سنو تم آواز مرغوں کی پس مانگو اللہ تعالیٰ سے فضل اوسکا اسلیے کہ تحقیق مرغ دیکھتے ہیں فرشتے کو اور جب سنو تم آواز گدھے کی پس پناہ مانگو ساتھ اللہ
کے شیطان راندے ہوئے سے اسلیے کہ تحقیق وہ دیکھتا ہے شیطان کو نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے ف یعنی مرغ فرشتے کو دیکھکر آواز کرتا ہے اوس وقت دعا کرو تا
وہ آمین کہے اور بخشش چاہے تمہارے لیے اور گدھے کی آواز سنکر اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم کہو اسلیے کہ وہ شیطان کو دیکھکر آواز کرتا ہے اور یہہ حدیث دلالت
کرتی ہے اسپر کہ نیکوں کے آنیکے وقت رحمت و برکت اوترتی ہے پس مستحب ہے اوس وقت دعا کرنا اور دلالت کرتی ہے اسپر کہ نازل ہوتا ہے غضب [illegible]

پس مستحب بناہ مانگنی ہے وقت گذرنے الفاظ کے بخوف اسکے کہ مبادا اسکو شیطان ضرر پہونچاوے **وَعَنْ** ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا
اسْتَوٰى عَلٰى بَعِيْرِهٖ خَارِجًا اِلَى السَّفَرِ كَبَّرَ ثَلٰثًا ثُمَّ قَالَ سُبْحَانَ الَّذِيْ سَخَّرَ لَنَا هٰذَا وَمَا كُنَّا لَهٗ مُقْرِنِيْنَ وَاِنَّا اِلٰى رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُوْنَ اَللّٰهُمَّ اِنَّا
نَسْئَلُكَ فِيْ سَفَرِنَا هٰذَا الْبِرَّ وَالتَّقْوٰى وَمِنَ الْعَمَلِ مَا تَرْضٰى اَللّٰهُمَّ هَوِّنْ عَلَيْنَا سَفَرَنَا هٰذَا وَاطْوِ لَنَا بُعْدَهٗ اَللّٰهُمَّ اَنْتَ الصَّاحِبُ فِي السَّفَرِ
وَالْخَلِيْفَةُ فِي الْاَهْلِ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ وَعْثَاءِ السَّفَرِ وَكَاٰبَةِ الْمَنْظَرِ وَسُوْٓءِ الْمُنْقَلَبِ فِي الْمَالِ وَالْاَهْلِ وَاِذَا رَجَعَ قَالَهُنَّ وَزَادَ
فِيْهِنَّ اٰئِبُوْنَ تَائِبُوْنَ عَابِدُوْنَ لِرَبِّنَا حَامِدُوْنَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے ابن عمر سے یہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم تھے جب سوار ہوتے اوپر
اونٹ کے بحالت نکلنے میں طرف سفر کے کہتے اللہ اکبر تین بار پھر پڑہتے یہ آیت پاک ہے وہ ذات کہ فرمانبردار کیا واسطے ہمارے یہ سواری اور نہیں تھے ہم واسطے اوسکے طاقت
رکھنے والے اور تحقیق ہم طرف پروردگار اپنے کی البتہ پھر نیوالے ہیں یا الٰہی تحقیق ہم مانگتے ہیں تجھ سے بیچ اس سفر اپنے کے نیکی اور تقویٰ اور عمل سے جو راضی ہو تو اوس سے
یعنی قبول کرے اوسکو یا الٰہی آسان کر ہم پر سفر ہمارا یہ اور لپیٹ دے واسطے ہمارے یعنی نزدیک کر درازی اوسکی یا الٰہی تو ہی ہے صاحب یعنی نگہبان سفر میں اور خبر گیری کرنیوالا اہل میں یا الٰہی
تحقیق میں پناہ مانگتا ہوں ساتھ تیرے مشقت سفر کی سے اور بری حالت دیکھنے کی سے یعنی بسبب نقصان دیکھنے کے اہل و مال میں غمگین ہونے سے اور حالت بری ہو اوس سے پناہ مانگتا
ہوں اور برائی پھرنے سے مال میں اور اہل میں اور اولاد میں یعنی اس سے بھی پناہ ہے کہ سفر سے پھر کے اہل و مال میں نقصان وغیرہ دیکھوں رنج اوٹھاؤں اور جسوقت کہ پھرتے حضرت
سفر سے کہتے یہ الفاظ اور زیادہ کرتے اون میں ہم پھرنے والے ہیں یعنی سفر سے ساتھ سلامتی کے طرف وطنوں اپنی کے توبہ کرنیوالے ہیں بندگی کرنیوالے ہیں پروردگار اپنے کی
تعریف کرنیوالے ہیں نقل کی یہ مسلم نے **وَعَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَرْجِسَ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا سَافَرَ يَتَعَوَّذُ مِنْ وَعْثَاءِ
السَّفَرِ وَكَاٰبَةِ الْمُنْقَلَبِ وَالْحَوْرِ بَعْدَ الْكَوْرِ وَدَعْوَةِ الْمَظْلُوْمِ وَسُوْٓءِ الْمَنْظَرِ فِي الْاَهْلِ وَالْمَالِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے عبد اللہ بن سرجس سے
کہ کہا تھے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم جب سفر کرتے تو پناہ مانگتے مشقت سفر کی سے اور بری حالت پھرنے کے سے اور نقصان سے پیچھے زیادتی کے یعنی اعمال صالح میں اور اہل مال میں اور
اور بددعا مظلوم کی سے اور بری حالت دیکھنے کی سے اہل و مال میں نقل کی یہ مسلم نے **ف** پناہ مانگنی بددعا مظلوم کی سے حقیقت میں پناہ مانگنی ہے ظلم سے کہ ظلم کرنے
میں کسی پر تا مظلوم بددعا کرے مجھ پر **وَعَنْ** خَوْلَةَ بِنْتِ حَكِيْمٍ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ نَزَلَ مَنْزِلًا فَقَالَ
اَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ لَمْ يَضُرَّهٗ شَيْءٌ حَتّٰى يَرْتَحِلَ مِنْ مَنْزِلِهٖ ذٰلِكَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے خولہ بنت حکیم سے
کہ کہا سنا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے جو کوئی اوترے کسی مکان میں یعنی سفر میں ہو یا حضر میں پھر کہے پناہ مانگتا ہوں میں ساتھ کلموں اللہ تعالیٰ کے
کہ پورے ہیں یعنی اسماء و صفات یا کتابیں اوسکی برائی اوس چیز کی سے کہ پیدا کی نہیں ضرر کرتی اوسکو کوئی چیز یہانتک کہ کوچ کرے اوس منزل سے نقل کی یہ مسلم نے
وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا لَقِيْتُ مِنْ عَقْرَبٍ لَدَغَتْنِي الْبَارِحَةَ
قَالَ اَمَا لَوْ قُلْتَ حِيْنَ اَمْسَيْتَ اَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ لَمْ تَضُرَّكَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے
کہ کہا آیا ایک شخص حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پس کہا یا رسول اللہ کیا ایذا پائی میں نے ایک بچھو سے کہ کاٹا مجکو رات گذری میں فرمایا خبردار ہو اگر کہتا تو جسوقت کہ شام کی
تو نے پناہ مانگتا ہوں میں ساتھ کلموں اللہ تعالیٰ کے کہ پورے ہیں برائی اوس چیز کی سے کہ پیدا کی نہ ضرر پہونچاتا تجکو نقل کی یہ مسلم نے **ف** اور ترمذی کی ایک روایت
میں آیا ہے کہ جو کوئی پڑہے اسکو وقت شام کے تین بار نہیں ضرر کرتا اوسکو زہر یعنی کسی جانور کا اوس رات میں اور ایک روایت میں وقت صبح کے ہی پڑہنا اوسکا
آیا ہے پس ایسا ہی فائدہ صبح کو پڑہنے میں ہوتا ہے کہ محفوظ رہتا ہے دن کو مو ذی چیزوں سے اور معقل بن یسار صحابی سے منقول ہے کہ جسنے یہ اعوذ پڑہی متعین ہوئے اوسپر
ستر ہزار فرشتے کہ بخشش کی کریں اوسکو لیو اور اگر مرتا ہے شہید مرتا ہے کذا فی المرقات و شرح الحصن **وَعَنْهُ** اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا كَانَ فِيْ سَفَرٍ وَاَسْحَرَ يَقُوْلُ سَمَّعَ سَامِعٌ بِحَمْدِ اللّٰهِ وَحُسْنِ بَلَائِهٖ عَلَيْنَا رَبَّنَا صَاحِبْنَا وَاَفْضِلْ عَلَيْنَا عَائِذًا

بِاللّٰہِ مِنَ النَّارِ رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جس وقت ہوتے سفر میں اور آتا وقت سحر کا تو فرماتے سنی سننے والے نے تعریف کرنی میری خدا کی اور اقرار میرا ساتھ خوبی نعمت اوسکی کے ہم پر اے رب ہمارے نگہبانی کر ہماری اور احسان کر ہم پر کہتے ہیں ہم یہ کلام پناہ چاہتے ہوئے ساتھ خدا کے آگ سے نقل کی یہ مسلم نے **وَعَنِ** ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا قَفَلَ مِنْ غَزْوٍ اَوْ حَجٍّ اَوْ عُمْرَةٍ يُكَبِّرُ عَلٰى كُلِّ شَرَفٍ مِّنَ الْاَرْضِ ثَلٰثَ تَكْبِيْرَاتٍ ثُمَّ يَقُوْلُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ اٰئِبُوْنَ تَائِبُوْنَ عَابِدُوْنَ سَاجِدُوْنَ لِرَبِّنَا حَامِدُوْنَ صَدَقَ اللّٰهُ وَعْدَهٗ وَنَصَرَ عَبْدَهٗ وَهَزَمَ الْاَحْزَابَ وَحْدَهٗ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے ابن عمر سے کہا تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جس وقت کہ پھر آتے جہاد سے یا حج سے یا عمرہ سے تکبیر کہتے اوپر ہر جگہ بلند کے زمین سے تین تکبیریں پھر کہتے نہیں کوئی معبود مگر اللہ اکیلا ہے نہیں شریک کوئی واسطے اوسکے اوسی کے لیے ہے ملک اور واسطے اوسکے لیے ہے حمد اور وہ ہر چیز پر قادر ہے ہم پھرنیوالے ہیں یعنی طرف وطن کی توبہ کرنیوالے ہیں عبادت کرنیوالے ہیں یعنی اللہ کو سجدہ کرنیوالے ہیں یعنی اللہ کو واسطے پروردگار اپنے کی تعریف کرنیوالے ہیں سچ کیا اللہ نے اپنا وعدہ یعنی ظاہر کر دیا اور مدد کی اپنے بندے کی یعنی حضرت کی اور شکست دی کفار کے گروہونکو تنہا نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** یعنی غزوہ خندق میں کہ دس ہزار یا بارہ ہزار کفار سوائے یہود قریظہ اور نضیر کے جمع ہوکر مدینہ پر آچڑھے تھے اور ارادہ لڑائی کا سرور عالم سے رکھتے تھے اللہ تعالی نے ہوا کو اور لشکر ملائکہ کو اونپر متعین کیا کہ ہلاک و خراب کیا ع **وَعَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِیْ اَوْفٰى قَالَ دَعَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْاَحْزَابِ عَلَى الْمُشْرِكِيْنَ فَقَالَ اَللّٰهُمَّ مُنْزِلَ الْكِتَابِ سَرِيْعَ الْحِسَابِ اَللّٰهُمَّ اهْزِمِ الْاَحْزَابَ اَللّٰهُمَّ اهْزِمْهُمْ وَزَلْزِلْهُمْ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے عبداللہ بن ابی اوفی سے کہا بددعا کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے دن جنگ احزاب کے مشرکوں پر پس کہا یا الٰہی اوتارنے والے کتاب کی جلدی کرنیوالے حساب کے یعنی دن قیامت کے کہ آوے ہر دن میں سب سے حساب لیگا یا الٰہی شکست دے گروہ کافروں کو یا الٰہی شکست دے اونکو اور ہلا دے اونکو یعنی ثابت نہ رکھ اونکو مقابلہ میں نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **وَعَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُسْرٍ قَالَ نَزَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى اَبِیْ فَقَرَّبْنَا اِلَيْهِ طَعَامًا وَوَطْبَةً فَاَكَلَ مِنْهَا ثُمَّ اُتِیَ بِتَمْرٍ فَكَانَ يَاْكُلُهٗ وَيُلْقِی النَّوٰى بَيْنَ اِصْبَعَيْهِ وَيَجْمَعُ السَّبَّابَةَ وَالْوُسْطٰى وَفِیْ رِوَايَةٍ فَجَعَلَ يُلْقِی النَّوٰى عَلٰى ظَهْرِ اِصْبَعَيْهِ السَّبَّابَةِ وَالْوُسْطٰى ثُمَّ اُتِیَ بِشَرَابٍ فَشَرِبَهٗ فَقَالَ اَبِیْ وَاَخَذَ بِلِجَامِ دَابَّتِهٖ اُدْعُ اللّٰهَ لَنَا فَقَالَ اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَهُمْ فِيْمَا رَزَقْتَهُمْ وَاغْفِرْ لَهُمْ وَارْحَمْهُمْ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے عبداللہ بن بسر سے کہا آئے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم میرے باپ کے پاس مہمان ہوکر نزدیک لائے ہم طرف حضرت کی کھانا اور ایک چیز مانند مالیدہ کی پس کھایا اوس میں سے پھر لائی گئی کھجور خشک پس تھے حضرت کھاتے اوسکو اور ڈالتے گٹھلی درمیان دونوں انگلیوں اپنی کے اور اکٹھی کرتے انگلی شہادت اور بیچ کی اور ایک روایت میں ہے پس شروع کیا حضرت نے ڈالنا گٹھلی اوپر پیٹھ دونوں انگلیوں اپنی کے انگلی شہادت کی اور بیچ کی پھر لائی گئی پانی اور پیا اوسکو پھر کہا باپ میرے نے اس حال میں کہ پکڑے تھے لگام جانور حضرت کی کہ دعا مانگو اللہ سے ہمارے لیے پس کہا حضرت نے یا الٰہی برکت دے انکے لیے بیچ اوس چیز کے کہ روزی دی تو نے اونکو اور بخش دے انکو اور رحم کر اوپر انکے نقل کی یہ مسلم نے **ف** پہلی روایت میں تو یہ آیا کہ گٹھلیاں رکھتے تھے درمیان دونوں انگلیوں کے اور دوسری میں یہ کہ دونوں انگلیوں کی پیٹھ پر رکھتے تھے تطبیق انمیں یہ ہے کہ کبھی اوس طرح ڈالتے ہونگے اور کبھی اس طرح اور انگلیوں کی پیٹھ پر اسلیے رکھتے تھے کہ ہاتھ کا اندر کا حصہ بہتر ہے بہ نسبت باہر کے ستھرائی میں اور انگلیوں سے مراد یا تین ہاتھ کی انگلیاں ہیں اور اس سے معلوم ہوا کہ سنت ہے پکڑنا رکاب یا مہمان کی سواری کا لگام کا از راہ تواضع اور خاطرداری کے اور یہ بھی سنت ہے دور تک مہمان کو ساتھ جانا اور یہ بھی معلوم ہوا کہ سنت ہے ضیافت کرنیوالے کو یہ کہ طلب دعا کی کرے مہمان سے اور سنت ہے مہمان کو یہ کہ دعا کرے ضیافت کرنیوالے کو ع

اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ فصل دوسری

عَنْ طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا رَاٰى الْهِلَالَ قَالَ اَللّٰهُمَّ اَهِلَّهٗ عَلَيْنَا بِالْاَمْنِ وَالْاِيْمَانِ وَالسَّلَامَةِ وَالْاِسْلَامِ رَبِّیْ وَرَبُّكَ اللّٰهُ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ

وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ روایت ہے طلحہ بن عبید اللہ سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب دیکھتے چاند کہتے یا الٰہی نکال اوس چاند کو ہم پر ساتھ امن کے اور ایمان اور سلامتی اور اسلام
کے رب میرا اور رب تیرا اللہ ہے نقل کیا اسکو ترمذی نے اور کہا یہ حدیث حسن غریب ہے **ف** ہلال کہتے ہیں پہلی اور دوسری اور تیسری رات کے چاند کو بعد اسکے قمر کہلاتا ہے حضرت دیکھتے
دیکھتے چاند کو دعا پڑھتے حاصل اسکا یہ ہے کہ بیا الٰہی نکال ہمپر ہمیں اسکو امن اور ایمان اور سلامت آفات سے اور احکام اسلام پر مستقیم ہیں بعد ازاں خطاب چاند کو کرکے فرماتے
رب میرا اور رب تیرا اللہ ہی ہے اس میں رد ہوا انکا جو چاند اور سورج کو پوجتے ہیں اور رب سمجھتے ہیں **وَعَنْ** عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ وَاَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَا قَالَ
رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ رَجُلٍ رَاٰى مُبْتَلًى فَقَالَ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ عَافَانِيْ مِمَّا ابْتَلَاكَ بِهٖ وَفَضَّلَنِيْ عَلٰى كَثِيْرٍ مِّمَّنْ خَلَقَ
تَفْضِيْلًا اِلَّا لَمْ يُصِبْهُ ذٰلِكَ الْبَلَاءُ كَائِنًا مَا كَانَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَرَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ
غَرِيْبٌ وَعَمْرُو بْنُ دِيْنَارٍ الرَّاوِيْ لَيْسَ بِالْقَوِيِّ روایت ہے عمر بن خطاب اور ابی ہریرہ سے کہا دونوں نے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں کوئی
شخص کہ دیکھے کسی مبتلائے بلا کو پھر کہے سب تعریف واسطے اوس اللہ کے ہے کہ بچایا مجھکو اوس چیز سے گرفتار کیا تجھکو ساتھ اوسکے اور بزرگی دی مجھکو بہتوں پر ان لوگوں کے
پیدا کیا بزرگی دینا مگر نہیں پہنچتی اوسکو یہ بلا جو ہو کہ ہو نقل کی یہ ترمذی نے اور نقل کی ابن ماجہ نے ابن عمر سے اور کہا ترمذی نے یہ حدیث غریب ہے اور عمرو بن دینار
راوی نہیں قوی ہے **ف** حاصل یہ ہے کہ جو کوئی مبتلائے بلا کو دیکھکر یہ دعا الحمد للہ الذی الخ تفضیلا تک پڑھتا ہے اوس بلا میں نہیں گرفتار ہوتا اور بلا عام ہے
خواہ بدنی ہو مانند برص اور جذام اور اندھے ہونیکے اور سوائے انکے اور خواہ بلائے دنیوی ہو مانند اصل کے زوال جاہ اور مانند انکے اور خواہ بلائے دینی ہو مانند
فسق اور ظلم اور بدعت اور کفر اور مانند انکے غرض کسی طرح کی مبتلائے بلا کو دیکھکر یہ دعا پڑھے ولیکن لکھا ہے علما نے کہ جو کوئی مبتلا بیماری کو دیکھے تو چپکے پڑھے تاکہ اسکے دل
کو نہ رنج ہو اور آزردہ ہو اور اگر گناہ میں یا دنیا میں کسیکو مبتلا دیکھے تو پکار کر پڑھے تاکہ وہ باز رہے اور اگر وہ پکار کر گناہ میں فساد ہوتا ہے تو اوسکو بھی چپکے پڑھنا ہے ۱۲ ع
وَعَنْ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ دَخَلَ السُّوْقَ فَقَالَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ
وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِيْ وَيُمِيْتُ وَهُوَ حَيٌّ لَّا يَمُوْتُ بِيَدِهِ الْخَيْرُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ كَتَبَ اللّٰهُ لَهٗ اَلْفَ اَلْفِ حَسَنَةٍ وَمَحَا عَنْهُ اَلْفَ اَلْفِ سَيِّئَةٍ وَرَفَعَ لَهٗ اَلْفَ اَلْفِ
دَرَجَةٍ وَبَنٰى لَهٗ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ وَفِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ قَالَ
فِيْ سُوْقٍ جَامِعٍ يُبَاعُ فِيْهِ بَدَلَ مَنْ دَخَلَ السُّوْقَ اور روایت ہے عمر سے یہ کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص داخل ہو بازار میں اور کہے نہیں کوئی
معبود مگر اللہ کہ ایک ہے وہ نہیں شریک اسکا واسطے اوسکے ہے بادشاہت اور اوسکے لیے ہے تعریف زندہ کرتا ہے اور مارتا ہے اور وہ زندہ ہے نہ مریگا اوسکے ہاتھ ہے
بھلائی اور وہ ہر چیز پر قادر ہے لکھتا ہے اللہ اوسکے لیے دس لاکھ نیکیاں اور دور کرتا ہے اوس سے دس لاکھ برائیاں اور بلند کرتا ہے اوسکے لیے دس لاکھ درجے اور بناتا ہے
اوسکے لیے گھر بہشت میں نقل کی یہ ترمذی نے اور ابن ماجہ نے اور کہا ترمذی نے یہ حدیث غریب ہے اور شرح السنہ میں بدلے من دخل السوق کے یوں ہے کہ جو شخص کہے یعنی کلمہ مذکور
بیچ بازار جامع کے یعنی بڑے بازار کے کہ خرید و فروخت کیجاتی ہو یعنی اکثر چیزیں بکتی ہوں اوس میں **ف** سبب اس ثواب کا یہ ہے کہ بازار جگہ غفلت اور حرص
کی ہے اور جگہ سلطنت شیطان کی ہے ایسی جگہ میں اللہ تعالیٰ کو یاد کرنے سے بہت ثواب پاتا ہے ۱۲ ع **وَعَنْ** مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ سَمِعَ النَّبِيُّ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا يَدْعُوْ يَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْاَلُكَ تَمَامَ النِّعْمَةِ فَقَالَ اَيُّ شَيْءٍ تَمَامُ النِّعْمَةِ قَالَ دَعْوَةٌ اَرْجُوْ بِهَا خَيْرًا فَقَالَ
اِنَّ مِنْ تَمَامِ النِّعْمَةِ دُخُوْلَ الْجَنَّةِ وَالْفَوْزَ مِنَ النَّارِ وَسَمِعَ رَجُلًا يَقُوْلُ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ فَقَالَ قَدِ اسْتُجِيْبَ لَكَ فَسَلْ
وَسَمِعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا وَهُوَ يَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْاَلُكَ الصَّبْرَ فَقَالَ سَاَلْتَ اللّٰهَ الْبَلَاءَ فَسَلْهُ الْعَافِيَةَ رَوَاهُ
التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہے معاذ بن جبل سے کہا سنا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو کہ دعا مانگتا ہے کہتا ہے یا الٰہی تحقیق میں تجھ سے مانگتا ہوں تجھ سے پوری نعمت
پس فرمایا کونسی چیز ہے پوری نعمت سو کہا اوس شخص نے کہ یہ دعا ہے کہ امید رکھتا ہوں ساتھ اوسکے مال بہت فرمایا تحقیق پوری نعمت داخل ہونا بہشت کا ہے

اور نجات پانا دوزخ سے اور سنا حضرت نے ایک شخص کو کہ کہتا ہے اے صاحب بزرگی اور بخشش کی پھر فرمایا کہ تحقیق قبول کی گئی دعا تیری پس مانگ اور سنا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو کہ وہ کہتا ہے یا الٰہی تحقیق میں مانگتا ہوں تجھ سے صبر کہا مانگی تو نے اللہ سے بلا پس مانگ اس سے عافیت نقل کی یہ ترمذی نے **ف** حاصل اس حدیث کا یہ ہے کہ وہ شخص نعمت دنیا کو نعمت پوری سمجھ کر دعا اسکے حاصل ہونے کی مانگتا تھا حضرت نے فرمایا کہ یہ فانی ہے نعمت پوری وہ اصل ہونا جنت میں ہے اور نجات پانا دوزخ سے اور مانگی تو نے بلا یعنی اسلیے کہ صبر بلا پر ہوتا ہے پس مانگ عافیت کہ سبب بلا اور آفتوں سے نگاہ رکھے کہ بلا بری چیز ہے نہ مانگنی چاہیے اور اگر بلا نازل ہو صبر کرے ع ح

وعن أبي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من جلس مجلسا فكثر فيه لغطه فقال قبل أن يقوم سبحانك اللهم وبحمدك أشهد أن لا إله إلا أنت أستغفرك وأتوب إليك إلا غفر له ما كان في مجلسه ذلك رواه الترمذي والبيهقي في الدعوات الكبير اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ بیٹھے ایک جگہ اور بہت ہوں اس میں بیفائدہ باتیں پھر کہے پہلے اٹھنے سے پاک ہے تو یا الٰہی اور پاکی بیان کرتا ہوں تیری ساتھ تعریف تیری کے گواہی دیتا ہوں میں یہ کہ نہیں کوئی معبود مگر تو بخشش مانگتا ہوں تجھ سے اور توبہ کرتا ہوں میں طرف تیری مگر کہ بخشا جاتا ہے واسطے اسکے جو کچھ ہوا اس مجلس میں نقل کی یہ ترمذی نے اور بیہقی نے دعوات کبیر میں **ف** لغط سے مراد یہاں وہ کلام ہے کہ جس سے گنہگار ہوا اور بعضوں نے کہا لغط کے معنی ہیں کلام بیفائدہ اور اس دعا کو کفارۃ المجلس کہتے ہیں یعنی اس دعا کو پڑھنے سے جو اس مجلس میں گناہ یا بیفائدہ باتیں یا ہنسی ٹھٹھا ہوا ہو تو اللہ تعالیٰ اس دعا کے پڑھنے سے جھاڑ دیتا ہے ع

وعن علي أنه أتي بدابة ليركبها فلما وضع رجله في الركاب قال بسم الله فلما استوى على ظهرها قال الحمد لله ثم قال سبحان الذي سخر لنا هذا وما كنا له مقرنين وإنا إلى ربنا لمنقلبون ثم قال الحمد لله ثلاثا والله أكبر ثلاثا سبحانك إني ظلمت نفسي فاغفر لي فإنه لا يغفر الذنوب إلا أنت ثم ضحك فقيل من أي شيء ضحكت يا أمير المؤمنين قال رأيت رسول الله صلى الله عليه وسلم صنع كما صنعت ثم ضحك فقلت من أي شيء ضحكت يا رسول الله قال إن ربك ليعجب من عبده إذا قال رب اغفر لي ذنوبي يقول الله يعلم أنه لا يغفر الذنوب غيري رواه أحمد والترمذي وأبو داود اور روایت ہے حضرت علی رض سے کہ حاضر کیا گیا اونکے پاس جانور تاکہ سوار ہوں اوسپر جبکہ رکھا اپنا پاؤں رکاب میں یعنی ارادہ کیا پاؤں رکھنے کا کہا بسم اللہ پس جبکہ چڑھے اوسکی پیٹھ پر کہا الحمد للہ یعنی شکر ہے اوس نعمتوں ہماری کا اور سواری اوسکی کے پھر کہا پاک ہے وہ ذات کہ تابعدار کیا واسطے ہمارے اس جانور کو اور نہ تھے ہم واسطے اوسکے طاقت رکھنے والے اور تحقیق ہم طرف پروردگار اپنے کے البتہ پھرنے والے ہیں پھر کہا الحمد للہ تین بار اور اللہ اکبر تین بار پاک ہے تو تحقیق میں نے ظلم کیا اپنی نفس پر پس بخشش کر واسطے میرے پس تحقیق شان یہ ہے نہیں بخشتا گناہوں کو کوئی سوا تیرے پھر ہنسے حضرت علی رض کہا گیا کس واسطے ہنسے تم اے امیر المومنین کہا دیکھا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ کیا جیسا کہ میں نے پھر ہنسے پس کہا میں نے کس چیز سے ہنسے تم یا رسول اللہ فرمایا تحقیق پروردگار تیرا البتہ راضی ہوتا ہے اپنے بندے سے جب کہتا ہے اے پروردگار میرے بخش واسطے میرے گناہ میرے فرماتا ہے اللہ تعالیٰ کہ جانتا ہے یہ بندہ کہ نہیں بخشتا گناہوں کو کوئی سوا میرے نقل کی یہ احمد اور ترمذی اور ابوداؤد نے **ف** حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کے راضی ہونے سے ہنسے اور حضرت علی نے بسبب پیروی حضرت کے ہنسے ع

وعن ابن عمر قال كان النبي صلى الله عليه وسلم إذا ودع رجلا أخذ بيده فلا يدعها حتى يكون الرجل هو يدع يد النبي صلى الله عليه وسلم ويقول أستودع الله دينك وأمانتك وآخر عملك وفي رواية وخواتيم عملك رواه الترمذي وأبو داود وابن ماجه وفي روايتهما لم يذكر وآخر عملك اور روایت ہے ابن عمر سے کہا تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم جسوقت رخصت کرتے کسی شخص کو یعنی مسافر کو پکڑتے ہاتھ اوسکا پس نہ چھوڑتے ہاتھ اوسکو یہاں تک کہ وہ شخص چھوڑتا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ کو یعنی یہ بسبب حسن خلق اور تواضع حضرت کے تھا اور فرماتے سونپتا ہوں اللہ کو دین تیرا اور امانت تیری یعنی

طلب کرتا ہون حفاظت دین اور امانت تیری کو اور آخر عمل تیرا یعنی خاتمہ بخیر ہو اور ایک روایت مین ہے خواتیم عملک یعنی بجای آخر عمل کے یہ لفظ ہے
یعنی اعمال آخری تیرے نزدیک پسندیدہ ہون اللہ تعالی کو جو علامت ہے خیر وخوبی کا نقل کی یہ ترمذی نے اور ابو داؤد اور ابن ماجہ نے اور بیچ روایت ابو داؤد اور ابن ماجہ
کے نہین ذکر کیا گیا لفظ واخر عملک **ف** مراد امانت سے اموال ہین کہ لین دین کرتا ہے ساتھ انکے لوگون سے اور بعض نے کہا مراد امانت سے ایمان
کے ہین جو ملا **وعن** عبد اللہ الخطمی قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا اراد ان یستودع الجیش قال استودع
اللہ دینکم وامانتکم وخواتیم اعمالکم رواہ ابو داؤد اور روایت ہے عبد اللہ خطمی سے کہا تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ
وسلم جب قصد کرتے رخصت کرنے لشکر کا فرماتے سونپتا ہون اللہ کو دین تمہارا اور امانت تمہاری اور اعمال آخری تمہارے نقل کی یہ ابو داؤد نے **وعن**
انس قال جاء رجل الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال یا رسول اللہ انی ارید سفرا فزودنی فقال زودک اللہ التقوی قال زدنی
قال وغفر ذنبک قال زدنی بابی انت وامی قال ویسر لک الخیر حیث ما کنت رواہ الترمذی وقال هذا حدیث حسن
غریب اور روایت ہے انس سے کہ کہا آیا ایک شخص طرف نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے کہا یا رسول اللہ تحقیق مین ارادہ کرتا ہون سفر کا پس توشہ دیجیے مجھکو
دعا کیجیے کہ برکت اوسکی ساتھ میرے سفر مین مانند توشہ کے ہو پس فرمایا توشہ دے تجھکو اللہ تقوی یعنی پرہیزگاری نصیب کرے کہ توشہ راہ آخرت کا ہے کہا اور
زیادہ دعا کرو میرے لیے فرمایا اور بخشے اللہ گناہ تیرے کہا زیادہ دعا کیجیے میرے لیے قربان ہو باپ میرا تمہارے اور ماں میری فرمایا اور آسان کرے تیرے لیے
امر توفیق کو تجھکو بھلائی دین و دنیا کی جہان ہے تو نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا یہ حدیث حسن غریب ہے **وعن** ابی ہریرۃ ان رجلا قال یا رسول
اللہ انی ارید ان اسافر فاوصنی قال علیک بتقوی اللہ والتکبیر علی کل شرف فلما ولی الرجل قال اللہم اطو له البعد
وهون علیه السفر رواہ الترمذی اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ تحقیق ایک شخص نے کہا یا رسول اللہ مین ارادہ کرتا ہون سفر کا پس حکم بہت
فرماؤ فرمایا لازم کر اوپر اپنے تقوی خدا کا اور اللہ اکبر کہنا اوپر ہر جگہ بلند کے پس جب پیٹھ پھیری اوس شخص نے تب حضرت نے فرمایا الہی لپیٹ اسکے لیے دوری سفر کی یعنی
دور کر مشقت سفر کی بسبب نزدیک کرنے مسافت دراز کے اور آسان کر اوپر سفر یعنی سب امور سفر کے نقل کی یہ ترمذی نے **ف** لازم کر اپنے تقوی خدا
کا یعنی ڈر اللہ تعالی سے اور ترک کر شرک اور گناہ کو اور شبہ کی چیزونکو اور ان چیزونکو کہ زیادہ ہین حاجت سے اور غفلت کو اور خطرہ ماسوی اللہ کو اور
غیر خدا پر اعتماد کرنے کو **وعن** ابن عمر قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا سافر فاقبل اللیل قال یا ارض
ربی وربک اللہ اعوذ باللہ من شرک وشر ما فیک وشر ما خلق فیک وشر ما یدب علیک واعوذ باللہ من اسد واسود
ومن الحیة والعقرب ومن شر ساکن البلد ومن شر والد وما ولد رواہ ابو داؤد اور روایت ہے ابن عمر سے کہ کہا تھے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم جب سفر کرتے پھر آتی رات کہتے اے زمین پروردگار میرا اور پروردگار تیرا اللہ ہے پناہ مانگتا ہون مین ساتھ اللہ کے تیری برائی سے یعنی جو کہ تیری ذات مین
برائی ہے مثل خسف وغیرہ کے اور برائی اوس چیز کی سے کہ تجھ مین ہے یعنی پانی یا گرمی یا سردی یعنی ایسی چیز سے پیدا ہو کہ کسیکو بلا لگے اوس سے بھی پناہ مانگتا ہون برائی
اوس چیز سے کہ پیدا کی گئی تجھ مین یعنی ہر طرح جانور اور سب چیزین ہلاک کرنے والیان اور برائی اوس چیز کی سے کہ چلتی پھرتی ہین تجھ پر یعنی حشرات الارض اور حیوانات
کہ ضرر سے پہنچاتی ہین اور پناہ مانگتا ہون ساتھ اللہ کے شیر سے اور بڑے کالے سانپ سے اور ہر طرح کے سانپ سے اور بچھو سے اور برائی رہنے والون شہر کے یعنی آدمی
کی برائی سے اور بعضون نے کہا کہ مراد جن ہین کہ ہر شہر کہ زمین مین ساکن ہین اور برائی جنو والد کے اور برائی اوس چیز کی کہ جنا یعنی شر ابلیس کے سے اور اولاد
اوسکی کے یعنی جنود ابلیس کے شر سے اور اولاد اوسکی سے نقل کی یہ ابو داؤد نے **وعن** انس قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
اذا غزا قال اللہم انت عضدی ونصیری بک احول وبک اصول وبک اقاتل رواہ الترمذی وابو داؤد اور روایت

جانا راہ راست پانی تو ذرا اسلیے کہ راہ راست یہی ہو کہ بندہ یا خدا میں ہو اور اپنی کام سپرد اوسکے کر نیت کا رشد کا ایجاد اور گمراہ کرنا تمھیں ہم ازیں سمجھ کو حاج

وَعَنْ أَبِي مَالِكٍ الْأَشْعَرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا وَلَجَ الرَّجُلُ بَيْتَهُ فَلْيَقُلِ اللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ خَيْرَ الْمَوْلِجِ وَخَيْرَ الْمَخْرَجِ بِسْمِ اللهِ وَلَجْنَا وَعَلَى اللهِ رَبِّنَا تَوَكَّلْنَا ثُمَّ لِيُسَلِّمْ عَلَى أَهْلِهِ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ اور روایت ہے ابی مالک اشعری سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جس وقت کہ داخل ہو آدمی گھر میں اپنے چاہیے کہ کہے الٰہی تحقیق میں مانگتا ہوں تجھ سے بھلائی داخل ہونے کی اور بھلائی نکلنے کی ساتھ نام اوسکے نکلنا تیسرے سہل ہی کو ہم نے نام اللہ کے داخل ہوئے ہم اور اللہ پر کہ رب ہمارا ہے بھروسا کیا ہم نے پھر سلام علیک کرے اپنے اہل بیت کو نقل کی یہہ ابو داؤد نے **ف** حصن حصین میں بھی یہہ ابو داؤد سے نقل کی گئی ہے اسمیں بعد لفظ ولجنا کے بسم اللہ خرجنا بھی ہے پھر ابو داؤد میں جو دیکھا اوس میں بھی یہہ جملہ موجود ہے پس مولف مشکوٰۃ کا یا کاتب کا سہو ہے کہ اس جملہ کو لکھنا بھول گئے ہونگے اور یہہ سلام علیک گھر کے لوگوں سے ہے اور لکھا ہے علما نے کہ اگر گھر میں کوئی نہو تو بھی سلام کرے ساتھ نیت ملائکہ کے کہ وہاں ہیں اسطرح السلام علی عباد اللہ الصالحین حرملت

وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا رَفَّأَ الْإِنْسَانَ إِذَا تَزَوَّجَ قَالَ بَارَكَ اللهُ لَكَ وَبَارَكَ عَلَيْكَ وَجَمَعَ بَيْنَكُمَا فِي خَيْرٍ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَهَ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم تھے جس وقت کہ دعا دیتے آدمی کو یعنی ارادہ کرتے دعا کا جب نکاح کرتا کہتے برکت دے اللہ تعالیٰ واسطے تیرے اور برکت دے تم دونوں کو یعنی میاں بیوی کو یعنی رحمت ہو تم پر اور رزق اور اولاد بہت ہو اور جمع کرے درمیان تمھارے بیچ بھلائی کے یعنی طاعت کرتے رہو اور صحت اور عافیت سے رہو اور سلوک کرتے رہو آپس میں اور اولاد نیک ہو نقل کی یہہ احمد اور ترمذی اور ابو داؤد اور ابن ماجہ نے **ف**

وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا تَزَوَّجَ أَحَدُكُمُ امْرَأَةً أَوِ اشْتَرَى خَادِمًا فَلْيَقُلِ اللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ خَيْرَهَا وَخَيْرَ مَا جَبَلْتَهَا عَلَيْهِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّهَا وَشَرِّ مَا جَبَلْتَهَا عَلَيْهِ وَإِذَا اشْتَرَى بَعِيرًا فَلْيَأْخُذْ بِذِرْوَةِ سَنَامِهِ وَلْيَقُلْ مِثْلَ ذٰلِكَ وَفِي رِوَايَةٍ فِي الْمَرْأَةِ وَالْخَادِمِ ثُمَّ لِيَأْخُذْ بِنَاصِيَتِهَا وَلْيَدْعُ بِالْبَرَكَةِ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَهَ اور روایت ہے عمرو بن شعیب سے اونسے نقل کی اپنے باپ سے یعنی شعیب سے اونسے نقل کی اپنے دادا سے یعنی عبد اللہ بن عمرو سے اور عبد اللہ نے نقل کی حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا جسوقت کہ نکاح کرے ایک تمھارا کسی عورت سے یا خریدے بردہ بس چاہیے کہ کہے الٰہی تحقیق میں مانگتا ہوں تجھ سے بھلائی اسکی یعنی بھلائی اسکی ذات کی اور بھلائی اوس چیز کی کہ پیدا کیا تو نے اوسکو اوس پر یعنی اخلاق اچھے اور پناہ مانگتا ہوں میں ساتھ تیرے برائی اوسکی سے اور برائی اوس چیز کے کہ پیدا کیا تو نے اوسکو اوس پر یعنی برے اخلاق و افعال اور جب کہ خریدے اونٹ بس چاہیے کہ پکڑے بلندی کوہان اوسکی کو اور کہے مانند اسکی یعنی جامع کو رہے پڑھے اور ایک روایت میں بیچ عورت اور بردہ کے یوں آیا ہے کہ پھر چاہیے کہ پکڑے بال پیشانی عورت یا بردہ کی اور دعا کرے ساتھ برکت کے نقل کی یہہ ابو داؤد اور ابن ماجہ نے **ف** دعا کرے ساتھ برکت کے یعنی اوپر کی دعا پڑھے یہہ بات سمجھی جاتی ہے حصن حصین سے اور کہا جزری نے کہ اگر اور جانور خریدے تو بھی اسیطرح پڑھے

وَعَنْ أَبِي بَكْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعَوَاتُ الْمَكْرُوبِ اللّٰهُمَّ رَحْمَتَكَ أَرْجُو فَلَا تَكِلْنِي إِلَى نَفْسِي طَرْفَةَ عَيْنٍ وَأَصْلِحْ لِي شَأْنِي كُلَّهُ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ اور روایت ہے ابی بکرہ سے کہ کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا غمزدہ کی یعنی اسکی جسپر غم چھا رہا ہو یہہ ہے الٰہی تیری رحمت کا امیدوار ہوں پس نسونپ مجکو طرف نفس میرے کے ایک لحظہ یعنی اسلیے کہ وہ دشمن بڑا میرا ہے اور عاجز ہے نہیں قدرت رکھتا حاجت روائی کی اور درست کر میرے لیے کام میرا سب نہیں کوئی معبود سوای تیرے نقل کی یہہ ابو داؤد نے **ف**

وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَجُلٌ هُمُومٌ لَزِمَتْنِي وَدُيُونٌ يَا رَسُولَ اللهِ قَالَ أَفَلَا أُعَلِّمُكَ كَلَامًا إِذَا قُلْتَهُ أَذْهَبَ اللهُ هَمَّكَ وَقَضَى عَنْكَ دَيْنَكَ قَالَ قُلْتُ بَلَى قَالَ قُلْ إِذَا أَصْبَحْتَ وَإِذَا أَمْسَيْتَ اللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ

مِنَ الْهَمِّ وَالْحُزْنِ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْعَجْزِ وَالْكَسَلِ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْبُخْلِ وَالْجُبْنِ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ غَلَبَةِ الدَّيْنِ وَقَهْرِ الرِّجَالِ قَالَ فَفَعَلْتُ ذٰلِكَ
فَاَذْهَبَ اللّٰهُ هَمِّيْ وَقَضٰى عَنِّيْ دَيْنِيْ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ اور روایت ہے ابی سعید خدری سے کہ کہا کہا ایک شخص نے کہ فکریں لگیں ہیں مجکو اور میرے ذمہ پر دین ہیں
یا رسول اللہ فرمایا کیا نہ سکھلاؤں میں تجکو ایک کلام کہ جسوقت کہے تو اوسکو دور کرے اللہ فکر تیری اور ادا کرے تجسے دین تیرا کہا میں نے مقرر بتلائیے فرمایا کہہ جسوقت صبح
کرے تو اور جسوقت کہ شام کرے تو یا الٰہی تحقیق میں پناہ مانگتا ہوں ساتھ تیرے فکر و غم سے اور پناہ مانگتا ہوں ساتھ تیرے عاجزی سے اور سستی سے اور پناہ مانگتا ہوں ساتھ
تیرے بخیلی سے اور نامردی سے اور پناہ مانگتا ہوں میں ساتھ تیرے غالب ہونے قرض کے یعنی کثرت اوسکی سے اور غلبہ لوگوں کے سے کہا اوس شخص نے پس کیا میں نے یہہ پس دور
کیا اللہ نے فکر میری اور ادا کیا ذمہ میرے سے دین میرا نقل کی یہہ ابوداود نے **ف** کہا میں نے مقرر بتلائیے کہا طیبی نے ظاہر یہہ ہے کہ کہا جاتا کہا مقرر بتلائیے اس لیے
کہ ابوسعید نے نہیں روایت کی اوس شخص سے بلکہ دیکھا حال اوسکا اور بیان کیا اوسکو جیسا کہ دلالت کرتا ہے اول کلام یا الٰہی کچھ نہیں بنتی مگر یہہ کہ تاویل کیجائے
اور کہا جاوے کہ تقدیر اوسکی یہہ ہے کہ کہا واسطے میرے اوس شخص نے کہ کہا میں نے واسطے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے الخ اور عاجزی سے یعنی ادای طاعت
اور عبادت سے اور تحمل مصیبت سے عاجز ہوں اس سے پناہ ہے اور بخل یہہ ہے کہ ترک کرے ادای زکوۃ کو اور کفارات کو اور واجبات مالیہ کو اور پہیرے سائل
کو اور ترک کرے ضیافت مہمان کی اور ترک کرے سلام اور جواب اوسکو اور جس علم و مسئلہ کی احتیاج ہو اور یہہ جانتا ہو اور پہر سکہا دے اور بتادے نہیں
اور ترک کرے درود کو وقت سنے نام نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اور نامردی سے مراد یہہ ہے کہ وقت جہاد کے کافروں سے ڈر کر مقابلہ نکرے اور اس میں داخل ہے جرات
کرے وقت امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کے اور دل سے نہ توکل کرنا اللہ پر بیچ امر رزق غیرہ کے **وَعَنْ** عَلِيٍّ اَنَّهٗ جَاءَهٗ مُكَاتَبٌ فَقَالَ اِنِّيْ عَجَزْتُ
عَنْ كِتَابَتِيْ فَاَعِنِّيْ قَالَ اَلَا اُعَلِّمُكَ كَلِمَاتٍ عَلَّمَنِيْهِنَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ كَانَ عَلَيْكَ مِثْلُ جَبَلٍ كَبِيْرٍ دَيْنًا
اَدَّاهُ اللّٰهُ عَنْكَ قُلِ اللّٰهُمَّ اكْفِنِيْ بِحَلَالِكَ عَنْ حَرَامِكَ وَاَغْنِنِيْ بِفَضْلِكَ عَمَّنْ سِوَاكَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ فِي الدَّعَوَاتِ
الْكَبِيْرِ اور روایت ہے حضرت علی سے یہہ کہ آیا اونکے پاس ایک مکاتب پس کہا تحقیق میں عاجز ہوں بدل کتابت اپنی سے یعنی پہونچا ہے وقت ادا کرنے مال کتابت
کا اور میرے پاس مال نہیں ہے پس مدد کرو میری یعنی ساتھ مال اور دعا کے فرمایا کیا نہ سکھلاؤں میں تجکو وہ کلمات کہ سکھلائے مجکو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم
نے اگر ہو تجپر مانند پہاڑ بڑے کے دین ادا کرے اوسکو اللہ تعالیٰ تیرے ذمہ سے کہہ یا الٰہی کفایت کر مجکو ساتھ حلال اپنی کے حرام اپنی سے یعنی رزق حلال پہونچا کہ بسبب اوسکے
حرام سے بے پرواہ ہوں اور بے پرواہ کر مجکو ساتھ فضل اپنی کے اوس شخص سے کہ سوا تیرے ہے نقل کی یہہ ترمذی نے اور بیہقی نے دعوات کبیر میں **ف** مکاتب اوس غلام کو کہتے ہیں
کہ مالک اوسکا لکھدے کہ جب تو اتنے روپے ادا کرے تو اوسوقت تو آزاد ہے اور بدل کتابت اوس مال کو کہتے ہیں کہ اوس غلام مکاتب نے اپنے ذمہ پر ادا کرنا اوسکا
قبول کیا ہے جب ادا کریگا اوسوقت آزاد ہوگا وَسَنَذْكُرُ حَدِيْثَ جَابِرٍ اِذَا سَمِعْتُمْ نُبَاحَ الْكِلَابِ فِيْ بَابِ تَغْطِيَةِ الْاَوَانِيْ اِنْ شَاءَ
اللّٰهُ تَعَالٰى اور ذکر کرینگے ہم حدیث جابر کی اذا سمعتم نباح الکلاب بیچ باب تغطیۃ الاوانی کے اگر چاہے گا اللہ تعالیٰ

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

تیسری فصل

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا جَلَسَ مَجْلِسًا اَوْ صَلّٰى تَكَلَّمَ بِكَلِمَاتٍ فَسَاَلْتُهٗ عَنِ الْكَلِمَاتِ
فَقَالَ اِنْ تُكُلِّمَ بِخَيْرٍ كَانَ طَابِعًا عَلَيْهِنَّ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ وَاِنْ تُكُلِّمَ بِشَرٍّ كَانَ كَفَّارَةً لَهٗ سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ لَا اِلٰهَ اِلَّا
اَنْتَ اَسْتَغْفِرُكَ وَاَتُوْبُ اِلَيْكَ رَوَاهُ النَّسَائِيُّ روایت ہے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے کہ کہا تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
جب بیٹہتے ایک جگہہ یا نماز پڑہتے تو پڑہتے کتنے کلمے یعنی وقت اوٹہنے کے مجلس سے اور وقت فارغ ہونے کے نماز سے پس پوچہا میں نے اونسے یعنی فائدہ اونکا پس
فرمایا اگر کلام کیا جاوے نیک یعنی پہلے ان کلموں کے ہوینگے یہہ کلمے مہر اوسپر یعنی کلام نیک پر قیامت تک یعنی وہ کلام محفوظ رہیگا ثواب اوسکا ضائع نہیں
ہوویگا اور اگر کلام کیا جاوے برا یعنی پہلے ان کلموں کے کلام گناہ کا کیا جاوے ہوینگے یہہ کلمے سبب بخشش اوسکے کہ وہ کلمے یہہ ہیں پاک ہے تو یا الٰہی ۔

یعنی نہایت دشواری اور محنت لاحق ہوتی ہو فرمایا ہاں وہ یہ ہو یا الہی تو ڈھانک عیب ہمارے اور امن دے ہمکو ڈرانے والی چیزوں سے کہا ابو سعید نے پس مارے اللہ نے منھ
دشمنوں کے ساتھ ہوا کے اور شکست دی اللہ نے ساتھ ہوا کے نقل کی یہ احمد نے **ف** دن خندق کے کہ اسکو غزوہ احزاب بھی کہتے ہیں اللہ تعالی نے ہوا تند مسلط
کی کافروں پر کہ ہانڈیاں انکی الٹ دیں اور خیمے اکھاڑ ڈالے اور طرح طرح کی تکلیفیں پہونچا کر تباہ و برباد کیا ع **وَعَنْ** بُرَيْدَةَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى
اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا دَخَلَ السُّوقَ قَالَ بِسْمِ اللهِ اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ خَيْرَ هٰذِهِ السُّوقِ وَخَيْرَ مَا فِيهَا وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ
شَرِّهَا وَشَرِّ مَا فِيهَا اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ أَنْ أُصِيبَ فِيهَا صَفْقَةً خَاسِرَةً رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي الدَّعَوَاتِ
الْكَبِيرِ اور روایت ہے بریدہ سے کہ کہا تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب آتے بازار میں کہتے آیا میں ساتھ نام اللہ کے یا الہی تحقیق میں مانگتا ہوں تجھسے بھلائی اس بازار
کی یعنی رزق حلال میسر ہو اور نفع اور برکت ہو اوس میں اور بھلائی اوس چیز کی کہ اسمیں ہے یعنی لوگ اور پناہ مانگتا ہوں میں ساتھ تیرے برائی اوسکی
سے اور برائی اوس چیز کی کہ اسمیں ہے یعنی عقد فاسدہ اور نقصان اور لوگ مفسد یا الہی تحقیق میں پناہ مانگتا ہوں ساتھ تیرے اس سے کہ پہونچے مجھے اس میں معاملہ
نقصان کا نقل کی یہ بیہقی نے دعوات کبیر میں **بَابُ الْاِسْتِعَاذَةِ** باب ہے بیچ بیان پناہ مانگنے کے **ف** یعنی اس میں ایسی حدیثیں ہیں
کہ اسمیں واقع ہوا ہے پناہ مانگنا اکثر چیزوں سے اور اختلاف کیا ہے علماء نے کہ کلام اللہ شروع کرنے سے پہلے افضل اعوذ باللہ پڑھنا ہے یا استعیذ باللہ اکثر کہتے ہیں کہ
استعیذ باللہ افضل ہے اسلیے کہ ظاہر قرآن اسپر دلالت کرتا ہے کہ فرمایا ہے فاذا قرأت القرآن فاستعذ باللہ اور اخبار و آثار میں اعوذ باللہ بھی وارد ہوا ہے

ع ح **الْفَصْلُ الْأَوَّلُ** فصل پہلی **عَنْ** أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَعَوَّذُوا بِاللهِ
مِنْ جَهْدِ الْبَلَاءِ وَدَرْكِ الشَّقَاءِ وَسُوءِ الْقَضَاءِ وَشَمَاتَةِ الْأَعْدَاءِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
نے کہ پناہ پکڑو ساتھ اللہ کے مشقت بلا کی سے اور پہونچنے بدبختی کے سے اور بری تقدیر سے اور خوش ہونے دشمنوں کے سے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** بلا اوس
حالت کو کہتے ہیں کہ امتحان کیا جاوے اور فتنہ میں ڈالا جاوے آدمی اوسمیں اور دشوار ہو اوسپر اور جہد کے معنی ہیں مشقت و نہایت پس مراد اس سے مصیبتیں ہیں کہ
پہونچیں آدمی کو دین یا دنیا میں اور عاجز ہو اوسکے دفع کرنے سے اور صبر نکر سکے اوپر اوسکے واقع ہو فیصلہ اور بری تقدیر سے مراد وہ چیز ہے کہ بری لگے آدمی کو حق میں اپنے خوش ہونے
دشمنوں کے سے یعنی کوئی مصیبت ایسی دین یا دنیا میں ہمکو نہ پہونچے کہ دشمن خوش ہوں اور یہ دعا جامع ہے سب مطالب کی ع ح **وَعَنْ** أَنَسٍ قَالَ كَانَ
النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْهَمِّ وَالْحُزْنِ وَالْعَجْزِ وَالْكَسَلِ وَالْجُبْنِ وَالْبُخْلِ وَضَلَعِ الدَّيْنِ وَغَلَبَةِ
الرِّجَالِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے انس سے کہا تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے یا الہی تحقیق میں پناہ پکڑتا ہوں ساتھ تیرے اندیشہ سے اور غم سے اور عاجز ہونے
سے اور سستی سے اور نامردی سے اور بخیل سے اور بوجھ دین کے سے اور غلبہ لوگوں کے سے یعنی ظالموں کے سے نقل کی یہ بخاری و مسلم نے **ف** **وَعَنْ** عَائِشَةَ
قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْكَسَلِ وَالْهَرَمِ وَالْمَغْرَمِ وَالْمَأْثَمِ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ النَّارِ
وَفِتْنَةِ النَّارِ وَفِتْنَةِ الْقَبْرِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ وَمِنْ شَرِّ فِتْنَةِ الْغِنَى وَمِنْ شَرِّ فِتْنَةِ الْفَقْرِ وَمِنْ شَرِّ فِتْنَةِ الْمَسِيحِ الدَّجَّالِ اللَّهُمَّ اغْسِلْ خَطَايَايَ
بِمَاءِ الثَّلْجِ وَالْبَرَدِ وَنَقِّ قَلْبِي كَمَا يُنَقَّى الثَّوْبُ الْأَبْيَضُ مِنَ الدَّنَسِ وَبَاعِدْ بَيْنِي وَبَيْنَ خَطَايَايَ كَمَا بَاعَدْتَ بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ
مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے عائشہ سے کہ کہا تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے یا الہی تحقیق میں پناہ مانگتا ہوں ساتھ تیرے سستی سے یعنی طاعت میں اور بڑھاپے
سے یعنی سبب بڑھاپے کے کہ جو اس سے زائل و اعضا ناکارہ ہو جاویں اور چٹی سے یا قرض سے اور گناہ سے یا الہی تحقیق میں پناہ مانگتا ہوں ساتھ تیرے عذاب آگ کے سے اور فتنہ
آگ کے سے اور فتنہ قبر کے سے اور عذاب قبر کے سے اور برائی فتنہ دولت کے سے اور برائی فتنہ فقر کے سے اور برائی فتنہ کانے دجال کے سے یا الہی دھو گناہ میرے ساتھ پانی
برف اور اولے کے یعنی پاک کر مجھکو گناہوں سے اسطرح کہ مغفرتوں کے جیسے پاک کرتے ہیں یہ چیزیں میل سے اور پاک کر دل میرا یعنی برے اخلاق سے

وَاِلَيْكَ اَنَبْتُ وَبِكَ خَاصَمْتُ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِعِزَّتِكَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ اَنْ تُضِلَّنِيْ اَنْتَ الْحَيُّ الَّذِيْ لَا يَمُوْتُ وَالْجِنُّ وَالْاِنْسُ يَمُوْتُوْنَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے ابن عباس سے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے یا الٰہی واسطے تیرے فرمانبرداری کی میں نے اور ساتھ تیرے ایمان لایا میں اور تجھ پر توکل کیا میں نے اور تیری ہی طرف رجوع کی میں نے یعنی گناہوں سے طرف طاعت تیری کے رجوع کی میں نے اور ساتھ مدد تیری کے جھگڑا ہوں میں یعنی کافروں سے یا الٰہی تحقیق میں پناہ مانگتا ہوں ساتھ عزت تیری کے نہیں کوئی معبود مگر تو اس سے کہ گمراہ کرے تو مجھ کو تو زندہ ہے کہ نہ مریگا اور جن اور آدمی مرینگے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ فصل دوسری

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْاَرْبَعِ مِنْ عِلْمٍ لَا يَنْفَعُ وَمِنْ قَلْبٍ لَا يَخْشَعُ وَمِنْ نَفْسٍ لَا تَشْبَعُ وَمِنْ دُعَاءٍ لَا يُسْمَعُ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْ دَاوٗدَ وَابْنُ مَاجَةَ وَرَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو وَالنَّسَائِيُّ عَنْهُمَا اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کہتے یا الٰہی تحقیق میں پناہ مانگتا ہوں ساتھ تیرے چار چیزوں سے اوس علم سے کہ نہ نفع دیوے اور اوس دل سے کہ نہ عاجزی کرے اور اوس نفس سے کہ نہ سیر ہو اور اوس دعا سے کہ نہ قبول کیا جاوے نقل کی یہ احمد اور ابوداؤد اور ابن ماجہ نے اور نقل کی یہ ترمذی نے عبداللہ بن عمرو سے اور نسائی نے ابوہریرہ اور عبداللہ بن عمرو سے **وَعَنْ** عُمَرَ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَعَوَّذُ مِنْ خَمْسٍ مِنَ الْجُبْنِ وَالْبُخْلِ وَسُوْءِ الْعُمُرِ وَفِتْنَةِ الصَّدْرِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ وَالنَّسَائِيُّ اور روایت ہے عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ کہا تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پناہ پکڑتے پانچ چیزوں سے نامردی سے اور بخیلی سے اور برائی عمر کی سے یعنی تنگ عمر سے کہ قویٰ اور حواس میں فتور آ جاوے اور قوت طاعت کی نہ رہے اور فتنہ سینہ کے سے یعنی سینہ میں برے اخلاق اور برے عقائد جگہ پکڑیں یا حق بات نہ قبول کرے اور متحمل بلاؤں کا نہو اور انسے پناہ مانگتے اور پناہ پکڑتے عذاب قبر سے نقل کی یہ ابوداؤد اور نسائی نے **وَعَنْ** اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْفَقْرِ وَالْقِلَّةِ وَالذِّلَّةِ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ اَنْ اَظْلِمَ اَوْ اُظْلَمَ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ وَالنَّسَائِيُّ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کہتے یا الٰہی تحقیق میں پناہ مانگتا ہوں ساتھ تیرے محتاجگی سے اور کمی سے اور ذلت سے اور پناہ مانگتا ہوں ساتھ تیرے اس سے کہ ظلم کروں میں یا ظلم کیا جاؤں میں نقل کی یہ ابوداؤد اور نسائی نے **ف** مراد محتاجگی سے محتاجگی دل کی ہے یعنی دل حریص ہو جمع کرنے مال پر یا مراد محتاجگی مال کی ہے کہ اوس میں صبر نہو پس حقیقت میں پناہ مانگی فتنہ محتاجی کے سے اور کمی سے مراد ہے کمی نیکیوں کی یا کمی مال کی اس لیے کہ حضرت نے اختیار کی تھی کمی مال کو اور مکروہ جانتے تھے کثرت مال کو یا کمی سے مراد کمی مال کی ہے کہ قوت لایموت کو کفایت نہ کرے اور حرج ہو عبادت کو کرنے میں اور بعضوں نے کہا کہ کمی صبر کی مراد ہے اور مراد ذلت سے ذلت بسبب گناہ ہونے کے ہے کہ اللہ کے نزدیک گنہگار ذلیل ہوتا ہے یا مراد ہے ذلیل ہونا دنیا کی نظر میں بسبب مسکینی کے ۱۲ع **وَعَنْهُ** اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الشِّقَاقِ وَالنِّفَاقِ وَسُوْءِ الْاَخْلَاقِ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ وَالنَّسَائِيُّ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کہتے یا الٰہی تحقیق میں پناہ مانگتا ہوں ساتھ تیرے خلاف سے اور نفاق سے اور بری خلقوں سے نقل کی یہ ابوداؤد اور نسائی نے **ف** خلاف سے یعنی مخالفت حق سے اور بعضوں نے کہا خلاف و عداوت سے آپس میں اور نفاق سے سب اقسام نفاق کے مراد ہیں خواہ نفاق عقیدہ کا ہو یا عمل میں یعنی دل میں کفر رکھنا اور ظاہر کرنا اسلام کا اور ظاہر کرنا کسی چیز کا خلاف اوسکے جو کہ دل میں ہے مانند جھوٹ بولنا اور خیانت امانت میں کرنی اور وعدہ کر کے وقت اوسکے وعدہ خلافی کرنا وغیر ذلک ۱۲ع **وَعَنْهُ** اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْجُوْعِ فَاِنَّهٗ بِئْسَ الضَّجِيْعُ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْخِيَانَةِ فَاِنَّهَا بِئْسَتِ الْبِطَانَةُ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم تھے کہتے یا الٰہی تحقیق میں پناہ مانگتا ہوں ساتھ تیرے بھوک سے پس تحقیق وہ بری ہے ہمخوابی میں اور پناہ مانگتا ہوں میں ساتھ تیرے خیانت سے پس تحقیق وہ بری خصلت اندرونی ہے نقل کی یہ ابوداؤد اور نسائی اور ابن ماجہ نے **ف** بھوک سے اس لیے پناہ مانگی کہ اس سے ضرر ہوتا ہے آدمی کے بدن اور قویٰ اور

ہو اور بہت بڑا بڑھاپا کہ کوئی بھی باقی نہ رہا ہو کہ جس سے کوئی نفع نہ آ جاوے اور کلام بیہودہ کرے اگرچہ لگے عبادت میں تو آوے اس سے بھی پناہ ہے اور آیا ہے کہ جو
کوئی یاد کرتا ہے قرآن محفوظ رہتا ہے اس سے ع **وَعَنْ** مُعَاذٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اسْتَعِيذُوا بِاللّٰهِ مِنْ طَمَعٍ يَهْدِي
إِلَى طَبْعٍ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالْبَيْهَقِيُّ فِي الدَّعَوَاتِ الْكَبِيرِ اور روایت ہے معاذ سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا پناہ پکڑو ساتھ اللہ کے طمع سے
کہ پہونچا دے طرف طبع کے نقل کی یہ احمد نے اور بیہقی نے دعوات کبیر میں **ف** طمع کے معنی ہیں امید رکھنا مال کی لوگوں سے اور طبع اصل میں کہتے ہیں تلوار کے زنگ
لگنے کو اور یہاں مراد ہے عیب یعنی یہ ہے کہ پناہ مانگتا ہوں ساتھ اللہ کے طمع سے کہ پہونچا دے مجھکو طرف ایسی حالت کے کہ عیب دار کرے مجھکو کہ وہ تواضع کرتا ہے اہل دنیا
کی اور ذلیل ہوتا ہے سفلوں کے آگے اور ظاہر کرنا سمعہ و ریا کا اور سوا اسکے اور چیزیں کہ حالت طمع میں ہوتی ہیں اور اس لئے کہا گیا ہے کہ طمع باعث فساد
دین کی ہے اور ورع باعث صلاح دین کا اور شیخ علی متقی نے حرز ثمین میں لکھا کہ طمع اوسکو کہتے ہیں کہ امید رکھے اوس مال کی کہ شک ہو اوسکے حاصل ہونے میں اور اگر
یقین ہو جیسے کسی پر حق ہو اوسکا یا وعدہ صادق یا محبت اسکی کسی سے ہو اور اس سے توقع رکھنے کو طمع نہیں کہتے ع **وَعَنْ** عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَظَرَ إِلَى الْقَمَرِ فَقَالَ يَا عَائِشَةُ اسْتَعِيذِي بِاللّٰهِ مِنْ شَرِّ هٰذَا فَإِنَّ هٰذَا هُوَ الْغَاسِقُ إِذَا وَقَبَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ
اور روایت ہے عائشہ سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھا طرف چاند کی پس فرمایا اے عائشہ پناہ پکڑ ساتھ اللہ کے بدی اسکی سے پس تحقیق یہ ہے غاسق یعنی اندھیرا
کرنیوالا جب بے نور ہو جاوے نقل کی یہ ترمذی نے **ف** قرآن شریف میں جو آیا ہے غاسق اذا وقب اوسکو حضرت نے بیان فرمایا کہ مراد اس سے چاند ہے جبکہ گہنا دے
پس اس سے پناہ مانگنی کا سبب یہ ہے کہ گہنا اسکا نشانیوں خدا تعالیٰ کی سے ہے کہ دلالت کرتا ہے اوپر آنے بلاؤں کے چنانچہ حدیث شریف میں آیا ہے کہ اوس وقت
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اوٹھ کھڑے ہوئے ڈرتے ہوئے اور حاصل اسکا یہ ہے کہ مراد ان بلاؤں کا اوترنا ہے سو یہ نہیں ہے کہ جو منجم احکام کسوف و خسوف سے ثابت کرتے ہیں اس لئے
کہ اہل اسلام کے نزدیک وہ معتبر نہیں بلکہ مراد یہ ہے کہ وقت عبرت کا ہوتا ہے کہ جب چاند باوجود اس نورانیت کے گہہ گیا اور نور اسکا جاتا رہا تو ایسا نہو کہ زوال ایمان
اور عمل کا مجھے ہو جاوے اور بعضی روایت اسکی کہ اور اکثر مفسرین نے تفسیر شر غاسق اذا وقب کی یہ ہی کی ہے کہ مراد اسکی رات ہے جب تاریک ہو ع **وَعَنْ** عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ
قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأَبِي يَا حُصَيْنُ كَمْ تَعْبُدُ الْيَوْمَ إِلٰهًا قَالَ أَبِي سَبْعَةً سِتًّا فِي الْأَرْضِ وَوَاحِدًا فِي السَّمَاءِ قَالَ فَأَيُّهُمْ
تَعُدُّ لِرَغْبَتِكَ وَرَهْبَتِكَ قَالَ الَّذِي فِي السَّمَاءِ قَالَ يَا حُصَيْنُ أَمَا إِنَّكَ لَوْ أَسْلَمْتَ عَلَّمْتُكَ كَلِمَتَيْنِ تَنْفَعَانِكَ قَالَ فَلَمَّا أَسْلَمَ
حُصَيْنٌ قَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ عَلِّمْنِي الْكَلِمَتَيْنِ اللَّتَيْنِ وَعَدْتَنِي فَقَالَ قُلِ اللّٰهُمَّ أَلْهِمْنِي رُشْدِي وَأَعِذْنِي مِنْ شَرِّ نَفْسِي رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ
اور روایت ہے عمران بن حصین سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے واسطے باپ میرے کے یعنی پہلے اسلام لانے کے اے حصین کتنے معبودوں کو بندگی
کرتا ہے آج کے دن کہا باپ میرے نے سات معبودوں کو چھ زمین میں یعنی یغوث اور یعوق اور نسر اور لات اور منات اور عزیٰ کہ نام بتوں کے ہیں اور ایک
آسمان میں کہ خالق سب کا ہے فرمایا حضرت نے پس کس کو ان میں سے گنتا ہے واسطے امید و ڈر اپنی کے یعنی کس سے امید بھلائی کی رکھتا ہے اور ڈرتا ہے کہا حصین نے
اوسکو کہ آسمان میں ہے فرمایا حضرت نے اے حصین خبردار ہو تحقیق تو اگر لاتا اسلام سکھلاتا میں تجکو دو کلمے کہ فائدہ دیتے تجکو یعنی دارین میں کہا عمران نے
پس جب مسلمان ہوا حصین عرض کیا یا رسول اللہ سکھلائیے مجکو وہ دو کلمے کہ وعدہ کیا تھا آپنے مجھسے فرمایا حضرت نے کہہ یا الٰہی میرے دل میں ڈال ہدایت میری
اور پناہ دے مجکو برائی نفس میرے کی سے نقل کی یہ ترمذی نے **ف** ایک آسمان میں یہ اوسنے موجب گمان اپنی کے کہا ورنہ اللہ کے لئے ایک مکان مقرر نہیں یا معنی یہ
ہیں کہ وہ جو آسمان میں عبادت کیا جاتا ہے ع + **وَعَنْ** عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ
إِذَا فَزِعَ أَحَدُكُمْ فِي النَّوْمِ فَلْيَقُلْ أَعُوذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّاتِ مِنْ غَضَبِهِ وَعِقَابِهِ وَشَرِّ عِبَادِهِ وَمِنْ هَمَزَاتِ الشَّيَاطِينِ وَأَنْ يَحْضُرُونِ
فَإِنَّهَا لَنْ تَضُرَّهُ وَكَانَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو يُعَلِّمُهَا مَنْ بَلَغَ مِنْ وَلَدِهِ وَمَنْ لَمْ يَبْلُغْ مِنْهُمْ كَتَبَهَا فِي صَكٍّ ثُمَّ عَلَّقَهَا فِي عُنُقِهِ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ

قال الترمذی ہذا لفظہ اور روایت ہے عمرو بن شعیب سے کہ نقل کی انہوں نے باپ سے یعنی شعیب سے اور انہوں نے نقل کی اپنے دادا سے یعنی عبداللہ سے کہ رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس وقت کہ ڈرے ایک تمہارا نیند میں پس چاہیے کہ کہے پناہ مانگتا ہوں میں ساتھ کلموں اللہ کے پورے کے غضب اوسکے سے اور عذاب اوسکے سے اور
برائی بندوں اوسکے کی سے اور وسوسوں شیطانوں کے سے اور اس سے کہ حاضر ہوں شیطان میرے پاس پس شیطان ہرگز نہ ضرر پہنچا دینگے اوسکو اور عبداللہ اون کلمات کو اپنے
بیٹوں کو سکھلاتے تھے یہ کلمات اوسکو کہ بالغ ہوتا اولاد اون کی سے اور جو کہ نابالغ ہوتا اون میں سے لکھتے ان کلمات کو بیچ کاغذ کے پھر لٹکاتے اوسکو گردن اوسکی
میں نقل کی یہ ابوداؤد اور ترمذی نے اور یہ لفظ ترمذی کے ہیں **ف** اس سے معلوم ہوا کہ ڈرنا نیند میں شیطان کے تصرف سے ہوتا ہے اور یہ بھی معلوم ہوا
کہ جائز ہے لٹکانا تعویذ کا گلے میں اور بعضے علما نے اس میں اختلاف کیا ہے لیکن مختار یہ ہے کہ لٹکانا منکوں وغیرہ کا حرام ہے اور مکروہ اور اگر آیت قرآن کی یا اسمائے الہی
لکھ کر لٹکاوے تو کچھ مضائقہ نہیں ہے **وعن** انس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من سأل اللہ الجنۃ ثلث مرات قالت الجنۃ
اللہم ادخلہ الجنۃ ومن استجار من النار ثلث مرات قالت النار اللہم اجرہ من النار رواہ الترمذی والنسائی اور روایت ہے انس سے
کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ مانگے اللہ سے جنت تین بار یعنی یوں کہے اللہم انی اسألک الجنۃ یا کہے اللہم ادخلنی الجنۃ یا زبان ہندی وغیرہ میں اس مضمون کو
کہتی ہے جنت یا الہی داخل کر تو اسکو جنت میں اور جو شخص کہ پناہ مانگے آگ سے تین بار یعنی یوں کہے اللہم اجرنی من النار یا اور زبان میں کہے اس مضمون کو کہتی ہے آگ یا الہی
محفوظ رکھ اسکو آگ سے نقل کی یہ ترمذی اور نسائی نے **ف** تین بار کہے ایک مجلس میں یا کئی مجلسوں میں اگرچہ اکثر

الفصل الثالث

فصل تیسری **عن** القعقاع ان کعب الاحبار قال لولا کلمات اقولہن لجعلتنی یہود حمارا فقیل لہ ما ہن قال اعوذ بوجہ اللہ
العظیم الذی لیس شیء اعظم منہ وبکلمات اللہ التامات التی لا یجاوزہن بر ولا فاجر وباسماء اللہ الحسنی ما علمت منہا
وما لم اعلم من شر ما خلق وذرأ وبرأ رواہ مالک روایت ہے قعقاع سے یہ کہ کعب احبار نے کہا اگر نہ کہتا میں کئی کلمے البتہ کر ڈالتے مجھکو یہود گدہا
پس کہا گیا واسطے اوسکے کیا ہیں وہ کلمے کہا کعب نے پناہ مانگتا ہوں میں ساتھ ذات اللہ کے کہ بڑا ہے وہ اللہ کہ نہیں کوئی چیز بڑی اس سے اور ساتھ کلموں اللہ کے پورے کہ
نہیں تجاوز کرتا اون سے نیک نہ بد اور ساتھ ناموں اللہ کے نیک میں جو کچھ کہ جانتا ہوں میں ان ناموں سے اور جو کچھ کہ نہیں جانتا برائی اوس چیز کی سے کہ پیدا
کی اور پراگندہ کی اور برابر کی یعنی تناسب اعضا کی نقل کی یہ مالک نے **ف** کعب الاحبار یہودیوں میں بڑے دانشمند تھے اور حضرت کے زمانے میں تھے لیکن حضرت
کو دیکھا نہیں حضرت عمر کے زمانہ میں ایمان لائے وہ کہتے ہیں کہ سبب ایمان لانے کے یہود مجھسے نہایت بغض رکھتے ہیں اگر میں یہ دعا نہ پڑھا کرتا تو سحر کر کے مجھکو گدہا کر دیتے
مراد گدہا کرنے سے یہ ہے کہ مجھکو ذلیل اور بیوقوف مسلوب العقل مانند گدہے کے کر دیتے اور مراد کلموں اللہ کے سے تو قرآن ہے پس معنی نہ تجاوز کرینگے اوس سے یہ ہیں کہ
اوسکے ثواب عذاب وغیرہ سے کوئی خارج نہیں یعنی جس سے وعدہ ثواب کا یا عذاب کا اور جن چیزوں کا قرآن میں کیا ہے بلاشبہ ہوتا ہے یا مراد کلموں اللہ کے سے صفات
الہی یا علوم الہی ہیں یا اونسے بھی کوئی چیز باہر نہیں سبکو محیط یعنی گھیرے ہوئے ہیں **وعن** مسلم بن ابی بکرۃ قال کان ابی یقول فی دبر
الصلوۃ اللہم انی اعوذ بک من الکفر والفقر وعذاب القبر فکنت اقولہن فقال ای بنی عمن اخذت ہذا قلت عنک قال
ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یقولہن فی دبر الصلوۃ رواہ النسائی والترمذی الا انہ لم یذکر فی دبر الصلوۃ
وروی احمد لفظ الحدیث وعندہ فی دبر کل صلوۃ اور روایت ہے مسلم بن ابی بکرہ سے کہ کہا تھا باپ میرا کہتا تھا پیچھے نماز کے یعنی فرض نماز کے
پیچھے نماز کے یعنی الٰہی تحقیق میں پناہ مانگتا ہوں تیری کفر اور فقر سے یعنی محتاجی فقر قلبی کے سے کہ وہ بے صبری ہے اور کفران نعمت اور یاد نہ کرنا اور عذاب قبر سے
پس تھا میں کہتا یہ کلمے پس کہا باپ میرے نے اے بیٹے میرے کس سے سیکھے تو نے یہ کلمے کہا میں نے آپ سے کہا کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کہتے تھے ان کلموں کو پیچھے نماز کے
نقل کی یہ نسائی اور ترمذی نے مگر ترمذی نے نہیں ذکر کیا لفظ فی دبر الصلوۃ کا اور نقل کی احمد نے لفظ حدیث کی یعنی بغیر ذکر کرنے لفظ دبر الصلوۃ کے اور نزدیک ان کے

نفع نہ دے اور برے حصہ تقدیر سے ہمیشہ حفظ کر کا اسمیں بہ نادم ہو **وعن** ابی سعید قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول اعوذ باللہ من الکفر والدین
فقال رجل یا رسول اللہ اتعدل الکفر بالدین قال نعم وفی روایۃ اللھم انی اعوذ بک من الکفر والفقر قال رجل ویعدلان قال نعم رواہ
النسائی اور روایت ہے ابی سعید سے کہ کہا سنا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے پناہ مانگتا ہوں میں ساتھ اللہ کے کفر سے اور دین سے کہا ایک شخص نے
یا رسول اللہ کیا برابر کیا آپ نے کفر کو ساتھ دین کے فرمایا کہ ہاں اور ایک روایت میں ہے یا الٰہی تحقیق میں پناہ مانگتا ہوں ساتھ تیرے کفر سے اور فقر سے کہا ایک نے
اور برابر کیے جاتے ہیں دونوں یعنی کفر و فقر فرمایا کہ ہاں نقل کی نسائی نے **ف** کفر اور دین کو برابر اسلیے فرمایا کہ آدمی بسبب دین کے جھوٹ بولتا ہے اور خلاف وعدہ کا
کرتا ہے اور یہ صفات کافروں اور منافقوں کی ہیں اور کفر و فقر کو برابر اسلیے کیا کہ بسبب فقر کے آدمی بے صبری کرتا ہے اور ایسے کلام کر بیٹھتا ہے کہ باعث کفر کا
ہو جاتا ہے **باب جامع الدعاء** باب ہے بیچ بیان ان دعاؤں کے کہ جامع ہیں **ف** یعنی اس باب میں ایسی دعائیں ہیں کہ الفاظ تھوڑے ہیں
اور معانی بہت یا جامع سے مراد یہ ہے کہ اس میں ایسی دعائیں ہیں کہ جمع کرنیوالی ہیں مقاصد و مطالب کو بیچ **الفصل الاول** فصل پہلی **عن**
ابی موسی الاشعری عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ کان یدعو بھذا الدعاء اللھم اغفر لی خطیئتی وجھلی واسرافی فی امری وما انت
اعلم بہ منی اللھم اغفر لی جدی وھزلی وخطای وعمدی وکل ذلک عندی اللھم اغفر لی ما قدمت وما اخرت وما اسررت
وما اعلنت وما انت اعلم بہ منی انت المقدم وانت المؤخر وانت علی کل شیء قدیر متفق علیہ اور روایت ہے ابی موسیٰ اشعری سے نقل کی نبی
صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ تحقیق وہ تھے مانگتے یہ دعا یا الٰہی بخش میرے لیے خطا میری اور نادانی میری یعنی جن چیزوں کا جاننا یا عمل کرنا اوس پر واجب تھا اور میں نہیں جانا اونکو اور
بخش دے اور زیادتی میری بیچ کام میرے کے اور وہ گناہ کہ تو خوب جانتا ہے اونکو مجھ سے یعنی مجھ کو اونکا علم نہیں جیسا کہ تجھ کو یا الٰہی بخش میرے لیے قصد کرنا میرا اور ہنسی
کرنا میرا اور نادانستہ کرنا میرا اور جان کر کرنا میرا اور یہ سب ہیں میرے پاس یا الٰہی بخش میرے لیے وہ گناہ کہ پہلے کیے میں نے اور وہ گناہ کہ ہونگے بعد اسکے یعنی بالفرض والتقدیر اور
وہ گناہ کہ چھپ کر کیے ہیں میں نے اور وہ گناہ کہ آشکارا کیے ہیں اور وہ گناہ کہ تو بہت جانتا ہے اونکو مجھ سے تو آگے کرنیوالا ہے یعنی جسکو چاہے ساتھ توفیق اپنی کے طرف رحمت
اپنی کے اور پیچھے ڈالنیوالا ہے اپنی رحمت سے جسکو چاہے اور تو ہر چیز پر قادر ہے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** یہ سب میں ہیں یہ باتیں حضرت سے از راہ تواضع
اور کسر نفسی اور زاری کے جناب کبریائی میں کیونکہ والا حضرت پاک تھے سب گناہوں سے اور حقیقت میں یہ تعلیم ہے امت کو کہ یوں بخشش مانگا کریں بیچ **وعن** ابی ہریرۃ
قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول اللھم اصلح لی دینی الذی ھو عصمۃ امری واصلح لی دنیای التی فیھا معاشی واصلح لی آخرتی
التی فیھا معادی واجعل الحیوۃ زیادۃ لی فی کل خیر واجعل الموت راحۃ لی من کل شر رواہ مسلم اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا کہ تھے
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کہتے یا الٰہی درست کر میرے لیے دین میرا کہ وہ بچاؤ ہے کام میرے کا یعنی نفس اور مال اور آبرو دین سے محفوظ رہتی ہیں اور آخرت کے عذاب سے نجات
پاتا ہے اور درست کر میرے لیے دنیا میری کہ اوس میں ہے زندگانی میری اور درست کر میرے لیے آخرت میری وہ کہ اوس میں ہے رجوع کرنا میرا اور گردان زندگی کو سبب
زیادتی کا میرے لیے ہر نیکی میں کہ بہت جیوں اور نیک کام بہت کروں اور کر موت کو سبب آرام کا میرے لیے ہر برائی سے نقل کی یہ مسلم نے **ف** درستی دنیا کے ساتھ
حاصل ہوتی ہے قوت کے ہوتی ہے وجہ حلال سے کہ اوس سے گذران اچھی طرح ہوتی ہے اور قوت ہوتی ہے طاعت کی اور خاطر جمعی ہوتی ہے خلل اور تشویش عبادت
میں نہیں ہوتی اور درستی آخرت کے ساتھ توفیق ہونے اوس چیز کی ہوتی ہے کہ سبب اوسکے نجات ہو عذاب سے اور ہو سعادت اور جان کو لوازم
کا حاصل یہ ہے کہ موت میری کر شہادت اور اچھی اعتقاد پر اور توبہ کرکے تاکہ ہو جاؤں خلاصی کو مشقت دنیا سے اور باعث حاصل ہونے راحت کے بیچ
وعن عبد اللہ بن مسعود عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ کان یقول اللھم انی اسئلک الھدی والتقی والعفاف
والغنی رواہ مسلم اور روایت ہے عبد اللہ بن مسعود سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ کہ وہ کہتے تھے یا الٰہی تحقیق میں مانگتا ہوں تجھ سے ہدایت

اور تقویٰ اور باز رکھنا نفس کا حرام و مکروہ سے اور سوال کرنا بلندی و ستائی یعنی نیکی کی اور ظاہر کی نقل کی یہ مسلم نے **وعن** علي قال قال لي النبي
صلى الله عليه وسلم قل اللهم اهدني وسددني واذكر بالهدى هدايتك الطريق وبالسداد سداد السهم رواه مسلم
اور روایت ہے حضرت علی سے کہا فرمایا مجھکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہہ یا الٰہی ہدایت کر مجھکو یعنی سیدھی راہ دکھا اور سیدھا کر مجھکو یعنی افعال و
گفتار میں میری کو ثابت و درست کر اور یاد کر تو بیچ طلب کے ہدایت کے سیدھا چلنا راہ کا اور بیچ طلب کے درستی کے راستی تیر کی نقل کی یہ مسلم نے **ف**
یعنی بیچ ہدایت طلب کے تو یہ خیال کر کہ رہنمائی حاصل ہو مجھکو مانند رہنمائی اوس شخص کی کہ چلتا ہو سیدھی راہ پر اور بیچ راستی کے تو یہ خیال کر کہ راستی
حاصل ہو مجھکو مانند راستی تیر کی کہ نشانہ پر بیٹھتا ہے اور نہایت راستی طلب کیجئے **وعن** ابي مالك الاشجعي عن ابيه قال كان الرجل اذا اسلم علمه النبي صلى الله عليه
وسلم الصلوة ثم امره ان يدعو بهؤلاء الكلمات اللهم اغفر لي وارحمني واهدني وعافني وارزقني رواه مسلم اور روایت ہے ابی مالک اشجعی سے اون نے نقل کی باپ سے
کہ کہا تھا آدمی جب مسلمان ہوتا سکھلاتے اوسکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نماز پھر حکم کرتے اوسکو کہ دعا کرے ساتھ ان کلمات کے یا الٰہی بخش واسطے میرے اور رحم کر مجھ
یعنی ساتھ ڈھانکنے عیبوں میری کے اور ہدایت کر مجھکو اور عافیت دے مجھکو اور رزق دے مجھکو یعنی حلال نقل کی یہ مسلم نے **وعن** انس قال كان اكثر دعاء النبي
صلى الله عليه وسلم اللهم آتنا في الدنيا حسنة وفي الآخرة حسنة وقنا عذاب النار متفق عليه اور روایت ہے انس سے کہا تھا بہت
دعا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی یا الٰہی دے ہمکو دنیا میں نیکی یعنی نعمتیں اور حالت اچھی اور آخرت میں یعنی بعد موت کے نیکی یعنی مراتب اچھی اور بچا ہمکو عذاب دوزخ
سے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** حضرت صلی اللہ علیہ وسلم یہ آیت اکثر دعا میں پڑھتے تھے کہ جامع ہے سب مطالب دین و دنیا کو اور کلام اللہ میں کی مطالب
سادہ اگر وقت ادعیہ اور مناجات کے خلوت میں بیٹھ کر ساتھ صفائی باطن کے ہر افراد حسنات دنیا و آخرت کا اور ظاہر و باطن کا تصور کر کر دعا کرے تو دیکھے کیا کچھ فتوح
و رحمت اور نورانیت و سعادت حاصل ہوتی ہے

الفصل الثاني فصل دوسری

عن ابن عباس قال كان النبي صلى الله عليه
وسلم يدعو يقول رب اعني ولا تعن علي وانصرني ولا تنصر علي وامكر لي ولا تمكر علي واهدني ويسر
الهدى لي وانصرني على من بغى علي رب اجعلني لك شاكرا لك ذاكرا لك راهبا لك مطواعا لك مخبتا اليك اواها منيبا رب
تقبل توبتي واغسل حوبتي واجب دعوتي وثبت حجتي وسدد لساني واهد قلبي واسلل سخيمة صدري رواه الترمذي وابو داود
وابن ماجة اور روایت ہے ابن عباس سے کہا تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم دعا مانگتے کہتے اے رب میرے مدد کر میری یعنی توفیق دے مجھکو اپنے ذکر کی اور شکر کی اور حسن عبادت کی اور
نہ مدد کر مجھ پر یعنی غالب مت کر اونکو کہ منع کریں مجھکو طاعت تیری سے خواہ شیاطین ہوں خواہ نفس خواہ کفار اور فتح دے مجھکو اور نہ فتح دے مجھ پر یعنی غالب کر مجھکو کفار پر اور نہ غالب کر
اونکو مجھ پر اور مکر کر واسطے میرے اور نہ مکر کر مجھ پر اور راہ سیدھی دکھا مجھکو اور آسان کر سیدھی راہ پر چلنا واسطے میرے اور مدد کر میری اوپر کہ زیادتی کی مجھ پر اے رب
کر مجھکو واسطے اپنے شکر کرنیوالا یعنی ہر وقت واسطے اپنے ذکر کرنے والا یعنی ہر حال میں واسطے اپنے ڈرنیوالا واسطے اپنے اطاعت کرنیوالا بہت [illegible]
واسطے اپنے عاجزی کرنیوالا واسطے تیرے بہت آہ کرنیوالا یعنی زاری کرنیوالا رجوع کرنیوالا اے پروردگار میرے قبول کر توبہ میری اور دھو ڈال گناہ میرے اور قبول کر دعا
میری اور ثابت رکھ دلیل میری یعنی اپنے دشمنوں پر دنیا اور عقبیٰ میں اور سچا اور درست کر زبان میری یعنی نہ بولوں مگر سچ اور حق اور سیدھی راہ دکھا دل میرے کو اور
نکال سیاہی سینہ میرے کی نقل کی یہ ترمذی اور ابو داود اور ابن ماجہ نے **ف** مکر کر یعنی دشمنوں پر واسطے میرے مکر کر معنی [illegible] مراد کرنا
تدبیر بلا کا ہے دشمنوں میں [illegible] اور سیاہی سینہ سے مراد کینہ اور حسد اور بغض اور سوا اونکے اور اخلاق بد ہے **وعن** ابي بكر قال
قام رسول الله صلى الله عليه وسلم على المنبر ثم بكى فقال سلوا الله العفو والعافية فان احدا لم يعط بعد اليقين خيرا من
العافية رواه الترمذي وابن ماجة وقال الترمذي هذا حديث حسن غريب اسنادا اور روایت ہے ابی بکر سے کہا کھڑے ہوئے

رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر چڑھے پھر روئے اور فرمایا کہ مانگو اللہ سے بخشش اور عافیت اس لیے کہ کوئی نہیں دیا گیا ہے بعد یقین یعنی ایمان کے کوئی نعمت بہتر عافیت سے یعنی بعد دولت ایمان کے کوئی نعمت بہتر عافیت سے نہیں نقل کی یہ ترمذی اور ابن ماجہ نے اور کہا ترمذی نے یہ حدیث حسن ہے باعتبار اسناد کے **ف** حضرت جانتے تھے کہ امت فتنوں میں گرفتار ہوگی اور غلبہ شہوت اور حرص میں پڑے گی اس سبب سے روئے اور حکم کیا کہ طلب کریں بخشش اور عافیت تاکہ بچے رہیں ان بلیات سے اور عافیت کے معنی ہیں سلامتی ہونی دین میں فتنہ سے اور بدن میں بری بیماریوں سے اور سختی سے **وَعَنْ** أَنَسٍ أَنَّ رَجُلاً جَاءَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللهِ أَيُّ الدُّعَاءِ أَفْضَلُ قَالَ سَلْ رَبَّكَ الْعَافِيَةَ وَالْمُعَافَاةَ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ ثُمَّ أَتَاهُ فِي الْيَوْمِ الثَّانِي فَقَالَ يَا رَسُولَ اللهِ أَيُّ الدُّعَاءِ أَفْضَلُ فَقَالَ لَهُ مِثْلَ ذٰلِكَ ثُمَّ أَتَاهُ فِي الْيَوْمِ الثَّالِثِ فَقَالَ لَهُ مِثْلَ ذٰلِكَ قَالَ فَإِذَا أُعْطِيتَ الْعَافِيَةَ وَالْمُعَافَاةَ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ فَقَدْ أَفْلَحْتَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ إِسْنَادًا اور روایت ہے انس سے یہ کہ تحقیق ایک شخص آیا حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور کہا یا رسول اللہ کون سی دعا بہت بہتر ہے فرمایا مانگ اپنے رب سے عافیت یعنی سلامتی دین میں اور بدن میں اور معافات یعنی عافیت رکھے تجھکو اللہ لوگوں سے اور عافیت رکھے لوگوں کو تجھ سے دنیا اور آخرت میں پھر آیا وہ شخص حضرت پاس دوسرے دن پھر کہا یا رسول اللہ کون سی دعا بہتر ہے پس فرمایا اوسکو مانند اوسکے یعنی جو کہ پہلے دن فرمایا تھا پھر آیا وہ تیسرے دن فرمایا واسطے اوسکے مانند اوسکے فرمایا جس وقت دیا جاوے تو عافیت اور معافات دنیا اور آخرت میں پس تحقیق چھٹکارا پایا تو نے اور مقصد کو پہونچا نقل کی یہ ترمذی اور ابن ماجہ نے اور کہا ترمذی نے کہ یہ حدیث غریب ہے باعتبار سند کے **وَعَنْ** عَبْدِ اللهِ بْنِ يَزِيدَ الْخَطْمِيِّ عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ فِي دُعَائِهِ اللّٰهُمَّ ارْزُقْنِي حُبَّكَ وَحُبَّ مَنْ يَنْفَعُنِي حُبُّهُ عِنْدَكَ اللّٰهُمَّ مَا رَزَقْتَنِي مِمَّا أُحِبُّ فَاجْعَلْهُ قُوَّةً لِي فِيمَا تُحِبُّ اللّٰهُمَّ مَا زَوَيْتَ عَنِّي مِمَّا أُحِبُّ فَاجْعَلْهُ فَرَاغًا لِي فِيمَا تُحِبُّ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہے عبداللہ بن یزید خطمی سے کہ نقل کی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ کہ وہ کہتے تھے دعا اپنی میں یا الٰہی نصیب کر مجھکو دوستی اپنی اور دوستی اوس شخص کی کہ نفع دے مجھکو دوستی اوسکی نزدیک تیرے یا الٰہی جو کچھ کہ دیا تو نے مجھکو اوس چیز سے کہ دوست رکھتا ہوں میں پس کر ان اوسکو سبب قوت میرے کا اوس چیز میں کہ دوست رکھتا ہے تو یعنی جو نعمتیں کہ دی ہیں تو نے قسم مال اور عافیت اور نعمتوں سے تو کر اونکو باعث شکر اور طاعت اپنی کا کہ خرچ کروں اونکو تیری راہ میں اور خوشنودی تیری میں یا الٰہی جو کچھ کہ سمیٹ رکھا ہے تو نے مجھ سے اوس چیز سے کہ دوست رکھتا ہوں پس کر ان اوسکو سبب فراغت میرے کا اوس چیز میں کہ دوست رکھتا ہے تو نقل کی یہ ترمذی نے **ف** یعنی مال وغیرہ جو نہیں دیا ہے اوسکو باعث مشغولی عبادت اپنی کا کر کہ بغیر مانع کے تیری عبادت ہی میں مشغول ہوں اور حاصل دونوں جملوں کا یہ ہے کہ اگر نعمت دنیا کی دے تو توفیق شکر اوسکی دے تا اغنیاء شاکرین میں ہوں میں اگر نہ دے تو مجھکو تو اوس سے فارغ رکھ دل میرا کہ اوس میں دل لگا رہے اور عبادت میں مشغول ہوں اور جزع فزع نہ کروں تا فقراء صابرین میں ہوں میں **وَعَنْ** ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَلَّمَا كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُومُ مِنْ مَجْلِسٍ حَتّٰى يَدْعُوَ بِهٰؤُلَاءِ الدَّعَوَاتِ لِأَصْحَابِهِ اللّٰهُمَّ اقْسِمْ لَنَا مِنْ خَشْيَتِكَ مَا تَحُولُ بِهِ بَيْنَنَا وَبَيْنَ مَعَاصِيكَ وَمِنْ طَاعَتِكَ مَا تُبَلِّغُنَا بِهِ جَنَّتَكَ وَمِنَ الْيَقِينِ مَا تُهَوِّنُ بِهِ عَلَيْنَا مُصِيبَاتِ الدُّنْيَا وَمَتِّعْنَا بِأَسْمَاعِنَا وَأَبْصَارِنَا وَقُوَّتِنَا مَا أَحْيَيْتَنَا وَاجْعَلْهُ الْوَارِثَ مِنَّا وَاجْعَلْ ثَأْرَنَا عَلٰى مَنْ انْصُرْنَا عَلٰى مَنْ عَادَانَا وَلَا تَجْعَلْ مُصِيبَتَنَا فِي دِينِنَا وَلَا تَجْعَلِ الدُّنْيَا أَكْبَرَ هَمِّنَا وَلَا مَبْلَغَ عِلْمِنَا وَلَا تُسَلِّطْ عَلَيْنَا مَنْ لَا يَرْحَمُنَا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ اور روایت ہے ابن عمر سے کہ کہا کم تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کہ اوٹھتے مجلس سے یہاں تک کہ دعا کرتے ساتھ ان دعاؤں کے واسطے یاروں اپنے کے یعنی اکثر ایسا ہی کرتے کہ جب مجلس میں بیٹھتے اوٹھتے وقت تعلیم انکی کرتے یا الٰہی نصیب کر ہمارے لیے اسقدر کہ حائل ہووے تو بسبب اوسکے درمیان ہمارے اور درمیان گناہوں اپنے کے یعنی اوس خوف کے سبب سے تیرے گناہوں سے بچیں اور نصیب کر

ہمکو طاعت اپنی وہ مقدار کہ پہونچا دے تو ہمکو بسبب اوسکے بہشت اپنی میں یعنی لائق بہشت کے ہوں اور نصیب کر یقین سے وہ مقدار کہ آسان کرے تو
اوسکے سبب سے مصیبتیں دنیا کی اور بہرہ مند کر ہمکو ساتھ شنوائیوں ہماری کے اور بینائیوں ہماری کے اور قوت ہماری کے جبتک کہ زندہ رکھے تو ہمکو اور کر اوس بہرہ کو
وارث ہمارا یعنی باقی رکھ اوسکو اخیر تک یعنی تمام عمر بعضا اون حواس ہماری کو سلامت رکھ اور گردان کینہ کشی ہماری اوسپر کہ ظلم کیا ہمپر یعنی بدلا دے ہمکو
کہ ظالمون سے بدلا لین یا ہماری طرف سے تو بدلا لے اور فتح دے ہمکو اوسپر کہ دشمنی کرے ہم سے یعنی دشمن دینی ہو یا دنیوی اور نہ گردان مصیبت ہماری
دین ہمارے میں یعنی ایسی چیز میں نہ مبتلا کر کہ باعث نقصان دین کی ہو اور نہ کر دنیا کو بہت بڑا اندیشہ ہمارا اور نہ نہایت علم ہمارے کا اور نہ مسلط کر ہمپر اوسکو
کہ نہ رحم کرے ہمپر نقل کی یہہ ترمذی نے اور کہا یہہ حدیث حسن غریب ہے **ف** نصیب کر یقین الخ یعنی یقین ذات اور صفات اپنی پر اور فرمایا ہو رسول
مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کر ایسا دے کہ سختیاں دنیا کی آسان ہوں مثلا جسکو اللہ کی رزاقی کا یقین ہوگا ہرگز نہیں فکر کریگا اور بہروسا کریگا اوسپر
یا جو کوئی یقین رکھیگا کہ مصیبت آخرت کی شدید ہے دنیا کی مصیبتوں سے پایدار اوسکو دنیا کی مصیبتیں آسان ہو جاوینگی البتہ نہیں [illegible] اور کر دنیا کو الخ یعنی دنیا کی ہمت بہت ہمکو نہ ہو ہمیں
نہ لگی رہیں بلکہ فکر و اندیشہ امور آخرت ہی کا بہت کہیں اور تہوڑی فکر معاش کی رکہنی جائز ہے بلکہ مستحب ہے **وعن ابی ھریرۃ قال**
کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول اللھم انفعنی بما علمتنی وعلمنی ما ینفعنی وزدنی علما الحمد للہ علی کل حال واعوذ
باللہ من حال اھل النار رواہ الترمذی وابن ماجۃ وقال الترمذی ھذا حدیث غریب اسنادا اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ
کہا تہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کہتے یا الہی نفع دے مجہکو ساتھ اوس چیز کے کہ سکہلائی تو نے مجہکو یعنی عمل نصیب کر علم پر اور سکہلا مجہکو وہ چیز کہ نفع دے مجہکو یعنی ایسا
علم دے کہ نفع دے مجہکو وہ اور عمل کرنا اوسپر دین میں اور آخرت میں اور زیادہ کر مجہکو علم یعنی علم دین کا سب تعریف ہے واسطے اللہ کے ہر حال اور پناہ مانگتا ہوں
میں ساتھ اللہ کے حال دوزخیوں کے سے یعنی دنیا میں کفر و فسق سے بچوں اور عقبی میں عذاب سے نقل کی یہہ ترمذی اور ابن ماجہ نے اور کہا ترمذی نے یہہ
حدیث غریب ہے باعتبار سند کے **وعن عمر بن الخطاب** قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذا انزل علیہ الوحی سمع عند
وجھہ دوی کدوی النحل فانزل علیہ یوما فمکثنا ساعۃ فسری عنہ فاستقبل القبلۃ ورفع یدیہ وقال اللھم
زدنا ولا تنقصنا واکرمنا ولا تھنا واعطنا ولا تحرمنا واثرنا ولا تؤثر علینا وارضنا وارض عنا ثم قال انزل علی
عشر ایات من اقامھن دخل الجنۃ ثم قرأ قد افلح المؤمنون حتی ختم عشر ایات رواہ احمد والترمذی اور
روایت ہے عمر بن الخطاب سے کہ کہا تہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم جسوقت کہ اوترتی اونپر وحی سنی جاتی نزدیک منہ حضرت کے آواز مانند آواز شہد کی مکہی
پس اوتاری گئی اونپر وحی ایکدن پس ٹہیرے ہم ایک ساعت یعنی منتظر رہے کہ اتنی جو بسبب اوترنے وحی کے (دہوتی ہے) رفع ہوئی پس جو کی گئی وہ حالت حضرت
سے پہر سامنے ہوے قبلہ کے اور اوٹہائے دونوں ہاتہ اپنے اور کہا یا الہی زیادہ کر ہمکو یعنی نعمتیں دنیا و آخرت کی یا مسلمان بہت ہوں اور نہ کم کر ہمکو یعنی
نعمتیں دنیا و آخرت کی یا مسلمانونکو کم نکر اور بزرگ رکہہ ہمکو یعنی ساتھ حاجت روائی کے دنیا میں اور بلند کر منازل کے عقبی میں اور نہ ذلیل کر
ہمکو یعنی بسبب نہ دینے چیزوں خوش کے اور دے ہمکو یعنی خیر دنیا و آخرت کی اور محروم نکر ہمکو اور برگزیدہ کر ہمکو یعنی ساتھ رحمت و عنایت اپنی کے اور نہ
برگزیدہ کر ہمپر یعنی غیر ہمارے کو ساتھ لطف و حمایت اپنی کے یا نہ غالب کیجیو ہمپر دشمنوں کو ہمپر اور راضی کر ہمکو یعنی اپنی قضا پر ساتھ دینے صبر کے اور توفیق شکر کے
اور راضی ہو ہمسے یعنی ساتھ طاعت تہوڑی کے پہر فرمایا کہ اوتاری گئی ہیں مجہپر یعنی ابہی دس آیتیں جو شخص کہ برپا رکہے اونکو یعنی عمل کرتا رہے اونپر داخل ہوگا
بہشت میں نیکوں کے ساتھ پہر پڑہیں حضرت نے یہہ آیتیں تحقیق فلاح پائی مومنوں نے یہاں تک کہ ختم کیں دس آیتیں نقل کی یہہ احمد اور ترمذی نے **ف** آواز مانند
آواز مکہی شہد کی یہہ آواز حضرت جبرئیل علیہ السلام کی تہی کہ پہونچاتی تہی طرف نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے وحی وہ صحابہ کو سمجہہ میں نہیں آتی تہی جیسے کوئی آواز

الٰہی کے سننا ہی کو اور کچھ سمجھتا نہیں وہ بس ہے اور دوسری آیتیں یہہ ہیں قد افلح المؤمنون الذین ہم فی صلاتہم خاشعون والذین ہم عن اللغو معرضون والذین ہم للزکوۃ

فاعلون والذین ہم لفروجہم حافظون الا علی ازواجہم او ما ملکت ایمانہم فانہم غیر ملومین فمن ابتغی وراء ذلک فاولئک ہم العادون والذین ہم لاماناتہم وعہدہم راعون والذین ہم
علی صلواتہم یحافظون اولئک ہم الوارثون الذین یرثون الفردوس ہم فیہا خالدون یعنی مطلب یہ ہے کہ وہ مومن کہ اپنی نماز میں عاجزی کرتے ہیں یعنی دل سے حاضر ہوتے ہیں اور بے
اور وہ مومن کہ بیفائدہ چیزوں سے یعنی خواہ کہنے کی ہوں خواہ کرنے کی انکو اعراض کرتے ہیں اور وہ مومن کہ زکوۃ ادا کرتے ہیں اور وہ مومن کہ اپنی ستروں کو محفوظ رکھتے ہیں
یعنی حرام کاری سے مگر اپنی بیویوں سے یا لونڈیوں سے صحبت کرتے ہیں پس وہ نہیں ملامت کئے گئے ہیں پھر جو کوئی چاہے سوا اسکے یعنی غلام کے ساتھ یا ہاتھ وغیرہ سے منی گرا دے
یا متعہ کرے پس وہ ہیں تجاوز کرنیوالے یعنی حد حلال سے اور پڑنے والے ہیں حرام میں اور وہ مومن کہ اپنی امانتوں کو اور عہد کو انکی محافظت کرتے ہیں اور وہ مومن
کہ اپنی نمازوں پر محافظت کرتے ہیں یعنی شرائط و آداب سے ادا کرتے ہیں یہہ لوگ وہی ہیں وارث جو وارث ہونگے فردوس کے کہ وہ جنتوں میں اعلیٰ جنت ہے وہ اسمیں
ہمیشہ رہنے والے ہیں ۔

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ فصل تیسری **عَنْ** عُثْمَانَ بْنِ حُنَیْفٍ قَالَ اِنَّ رَجُلًا ضَرِیْرَ الْبَصَرِ اَتَی النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ
وَسَلَّمَ فَقَالَ ادْعُ اللّٰہَ اَنْ یُّعَافِیَنِیْ فَقَالَ اِنْ شِئْتَ دَعَوْتُ وَاِنْ شِئْتَ صَبَرْتَ فَھُوَ خَیْرٌ لَّکَ قَالَ فَادْعُہُ قَالَ فَاَمَرَہٗ اَنْ یَّتَوَضَّأَ
فَیُحْسِنَ الْوُضُوْءَ وَیَدْعُوَ بِھٰذَا الدُّعَاءِ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُکَ وَاَتَوَجَّہُ اِلَیْکَ بِنَبِیِّکَ مُحَمَّدٍ نَّبِیِّ الرَّحْمَۃِ اِنِّیْ تَوَجَّھْتُ بِکَ اِلٰی
رَبِّیْ لِیَقْضِیَ لِیْ فِیْ حَاجَتِیْ ھٰذِہٖ اَللّٰھُمَّ فَشَفِّعْہُ فِیَّ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ ھٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ غَرِیْبٌ روایت ہے عثمان بن
حنیف سے کہ کہا تحقیق ایک شخص کم سوجھتا اندھا آیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کہا دعا مانگو اللہ سے یہہ کہ عافیت دے مجھکو یعنی آنکھ کے خلل سے پس فرمایا اگر چاہے تو
دعا مانگوں میں یعنی تیرے لیے اور اگر چاہے تو صبر پر رضا صبر کر پس صبر کرنا بہتر ہے تیرے لیے کہا اوس شخص نے دعا کیجیے انکی جناب میں کہا عثمان نے
پس حکم کیا حضرت نے اوسکو یہہ کہ وضو کرے پس اچھا وضو کرے یعنی ساتھ سنتوں اور آداب کے اور ایک روایت میں آیا ہے کہ حکم کیا کہ دو رکعت پڑھے اور
دعا مانگے ساتھ اس دعا کے یا الٰہی تحقیق میں سوال کرتا ہوں تجھسے یعنی مقصود اپنا اور متوجہ ہوتا ہوں طرف تیرے بوسیلہ نبی تیرے کے کہ محمد ہیں نبی رحمت کے
تحقیق میں متوجہ ہوتا ہوں ساتھ وسیلہ تمھارے کے اے نبی طرف پروردگار اپنے کے تاکہ حکم کرے واسطے میرے بیچ حاجت میری کے یہہ یا الٰہی شفاعت
قبول کر نبی کی بیچ حق میرے کے نقل کی یہہ ترمذی نے اور کہا یہہ حدیث حسن صحیح غریب ہے **ف** صبر کرنا بہتر ہے اسلیے کہ ثواب اوسکا بہشت ہے حدیث
شریف میں آیا ہے کہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے جب مبتلا کرتا ہوں بندے اپنے کو ساتھ دونوں آنکھوں اوسکی کے اور بندہ صبر کرتا ہے عوض اوسکے بہشت دیتا ہوں

وَعَنْ اَبِی الدَّرْدَاءِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ مِنْ دُعَاءِ دَاوٗدَ یَقُوْلُ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُکَ حُبَّکَ وَحُبَّ
مَنْ یُّحِبُّکَ وَالْعَمَلَ الَّذِیْ یُبَلِّغُنِیْ حُبَّکَ اَللّٰھُمَّ اجْعَلْ حُبَّکَ اَحَبَّ اِلَیَّ مِنْ نَّفْسِیْ وَمَالِیْ وَاَھْلِیْ وَمِنَ الْمَاءِ الْبَارِدِ قَالَ
وَکَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا ذَکَرَ دَاوٗدَ یُحَدِّثُ عَنْہُ یَقُوْلُ کَانَ اَعْبَدَ الْبَشَرِ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ ھٰذَا
حَدِیْثٌ حَسَنٌ غَرِیْبٌ اور روایت ہے ابی درداء سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تھے دعاؤں داؤد علیہ السلام کی سے یہہ کہتے یا الٰہی تحقیق میں
مانگتا ہوں تجھسے دوستی تیری اور دوستی اوس شخص کی کہ دوست رکھے تجھکو اور وہ عمل کہ پہنچاوے مجھکو دوستی تیری کو یا الٰہی گردان دوستی اپنی کو بہت پیاری
طرف میری محبت جان میری کی سے اور مال میرے کی سے اور اہل میرے کی سے اور ٹھنڈے پانی سے کہا راوی نے اور تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جب ذکر
کرتے حضرت داؤد کا در حالیکہ حدیث کرتے اون سے کہتے تھے داؤد بڑے عابد آدمیوں میں یعنی اپنے زمانہ کے آدمیوں میں نقل کی یہہ ترمذی نے اور کہا
یہہ حدیث حسن غریب ہے **وَعَنْ** عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ اَبِیْہِ قَالَ صَلّٰی بِنَا عَمَّارُ بْنُ یَاسِرٍ صَلٰوۃً فَاَوْجَزَ فِیْھَا فَقَالَ لَہٗ بَعْضُ
الْقَوْمِ لَقَدْ خَفَّفْتَ وَاَوْجَزْتَ الصَّلٰوۃَ فَقَالَ اَمَا عَلَیَّ ذٰلِکَ لَقَدْ دَعَوْتُ بِدَعَوَاتٍ سَمِعْتُھُنَّ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ

وسلم فلما قام تبعه رجل من القوم هو أبي غير أنه كنى عن نفسه فسأله عن الدعاء ثم جاء فأخبر به القوم اللهم بعلمك الغيب
وقدرتك على الخلق أحيني ما علمت الحيوة خيرا لي وتوفني إذا علمت الوفاة خيرا لي اللهم وأسألك خشيتك في الغيب
والشهادة وأسألك كلمة الحق في الرضا والغضب وأسألك القصد في الفقر والغنى وأسألك نعيما لا ينفد وأسألك
قرة عين لا تنقطع وأسألك الرضا بعد القضاء وأسألك برد العيش بعد الموت وأسألك لذة النظر إلى وجهك والشوق
إلى لقائك في غير ضراء مضرة ولا فتنة مضلة اللهم زينا بزينة الإيمان واجعلنا هداة مهتدين رواه النسائي ترجمہ

ہے عطاء بن سائب سے کہ نقل کی انہوں نے باپ سے کہا نماز پڑھائی ہمکو عمار بن یاسر نے ایک نماز پس کوتاہی کی اوس میں یعنی قراءۃ دراز اور تسبیحات وغیرہ بہت نہ پڑھیں پس
کہا اونکو بعضے لوگوں نے کہ تحقیق ہلکی پڑھی آپ نے نماز اور مختصر کیا نماز کو پس کہا عمار نے خبردار ہو نہیں مجھ پر اس تخفیف سے البتہ تحقیق مانگیں مینے اس نماز میں یعنی
اسکے قعدہ میں یا سجدہ میں کئی دعائیں کہ سنا مینے اونکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے پس جبکہ کھڑے ہوئے عمار ساتھ ہوا اونکے ایک شخص قوم میں سے وہ تھا
باپ میرا یعنی عطاء راوی نے کہا کہ وہ شخص باپ میرا تھا یعنی سائب غیر اسکے کہ اوسنے کنایت کی نفس اپنے سے یعنی شخص کہا اپنے کو اور یون نہ کہا کہ میں ساتھ ہو
گیا عمار کے پس پوچھا اوس شخص نے عمار سے حال اوس دعا کا یعنی پس بتا دی اونہوں نے دعا پھر آیا وہ شخص اور خبر دی ساتھ دعا کے قوم کو کہ وہ یہ ہے یا الٰہی بحق جاننے اپنی کے
غیب کو اور بحق قدرت اپنی کے خلق پر زندہ رکھ مجھکو جبتک کہ جانے تو زندگانی بہتر میرے لیے یعنی جبتک بھلائی میری اپنے علم میں ثابت ہے کہ زندگانی بہتر ہے اور مار مجھکو جبکہ
جانے تو مرنے کو بہتر میرے لیے یعنی جب بھلائی میری مرنے میں غالب ہو اور ظاہر ہوں فتنے ظاہر و باطن کہ مرنا بہتر ہو یا الٰہی اور مانگتا ہوں میں تجھسے ڈر تیرا باطن میں اور ظاہر میں
اور مانگتا ہوں کہنا کلمہ حق کا خوشی میں اور خفگی میں اور مانگتا ہوں میں تجھسے میانہ روی حالت فقر اور دولت میں یعنی نہ بہت فقیر ہوں کہ رنج اوٹھاؤں
اور نہ نہایت تونگر ہوں کہ اسراف کروں اور مانگتا ہوں میں تجھسے نعمت کہ نہ تمام ہو یعنی نعمتیں جنت کی اور مانگتا ہوں میں تجھسے ٹھنڈک آنکھ کی کہ نہ
تمام ہو اور مانگتا ہوں میں تجھسے رضا بحکم قضا کے اور مانگتا ہوں میں تجھسے ٹھنڈک زندگانی کی بعد مرنے کے یعنی راحت ہمیشگی کی برزخ اور قیامت میں اور مانگتا
ہوں میں تجھسے لذت دیکھنے کی طرف مونہہ تیرے کے یعنی آخرت میں اور شوق طرف ملنے تیرے کی کہ بیچ غیر حالت سخت کے کہ ضرر پہنچاوے اور نہ بیچ فتنہ گمراہ کرنے والے کے
یا الٰہی زینت دے ہمکو ساتھ زینت ایمان کے یعنی ثابت رہیں ایمان پر اور نیکیاں بہت سی کریں اور کر ہمکو راہ راست دکھانے والے اور راہ راست چلنے والے
نقل کی یہ نسائی نے ف مانگتا ہوں کہنا حق کا یعنی حق ہی کہوں خواہ خلق مجھسے راضی ہو یا ناراض یا اپنی خوشی خفگی میں حق بات کہوں مثل عوام
کے نہوں کہ خفگی میں برا کہتے ہیں اور خوشی میں خوشامد کرتے ہیں اور ٹھنڈک آنکھ کی یعنی جس چیز کے سبب انسان کامل لذت پاتا ہے یعنی طاعات و عبادات
مانگتا ہوں یا مراد باقی رہنا اولاد کا ہے بعد اوسکے یا مراد ہمیشگی کرنی نماز پر یا مراد ہے بھلائی دونوں جہان کی اور بیچ غیر حالت سخت کے یعنی متعلق ہے
ساتھ شوق کے یعنی شوق تیری ملنے کا ایسا چاہتا ہوں کہ نقصان نکرے بیچ سلوک میری کے اور استقامت میری کے اور ادب پر اور رعایت احکام پر اسلیے
کہ کبھی شوق ایسا ہوتا ہے کہ نقصان کرتا ہے وقت غلبہ حال کے اور یہی مراد اس جگہ ہے جیسا کہ فرمایا ولا فتنۃ مضلۃ یعنی شوق ایسا چاہتا ہوں کہ آزمائش گمراہ
کرنے والی میں نہ ڈالے اور یا یہ متعلق ہے ساتھ لفظ احینی کے کہ اوپر مذکور ہوا اسکو شامل ہے یعنی زندہ رکھ مجھکو ساتھ ان نعمتوں مذکورہ کے اسطرح کہ نہ گرفتار
ہوں کسی بلا میں کہ اوسمیں صبر اور شکر نکروں اور راہ راست چلنے والا یعنی خود بھی اور ونکو بھی سیدھا بتا دیں آپ بھی اوسپر عمل کریں اوس سے تاکہ خود نصیحت
دیگر نصیحت کریں وعن أم سلمة أن النبي صلى الله عليه وسلم كان يقول في دبر الفجر اللهم إني أسألك علما نافعا
وعملا متقبلا ورزقا طيبا رواه أحمد وابن ماجة والبيهقي في الدعوات الكبير ترجمہ روایت ہے ام سلمہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے
پیچھے نماز فجر کے الٰہی تحقیق میں مانگتا ہوں تجھسے علم نفع دینے والا اور عمل قبول کیا گیا اور رزق حلال نقل کی یہ احمد اور ابن ماجہ اور بیہقی نے دعوات کبیر میں

وعن ابی ہریرۃ قال دعاء حفظتہ من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا ادعہ اللہم اجعلنی اعظم شکرک واکثر ذکرک واتبع نصحک واحفظ وصیتک رواہ الترمذی ۔ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا ایک دعا یاد کی ہے میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے نہیں چھوڑتا ہوں میں اسکو یا الہی گردان مجھکو کہ بڑا کروں میں شکر تیرا اور بہت کروں میں ذکر تیرا اور پیروی کروں میں نصیحت تیری کی اور یاد رکھوں میں وصیت تیری نقل کی یہ ترمذی نے ف نصیحت سے مراد حقوق بندوں کے ہیں اور وصیت سے حقوق اللہ تعالی کے یعنی توفیق دے جو لوگوں کے حق یاد رکھوں اور انکو اور اپنے حقوق ادا کرنیکو فرمایا ہے اوسکی محافظت کروں یعنی ادا کرتا رہوں ۔ وعن عبد اللہ بن عمرو قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول اللہم انی اسئلک الصحۃ والعفۃ والامانۃ وحسن الخلق والرضا بالقدر ۔ اور روایت ہے عبد اللہ بن عمرو سے کہا تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کہتے یا الہی تحقیق میں مانگتا ہوں تجھ سے صحت یعنی تندرستی بدن کی بری بیماریوں سے یا صحت احوال اور افعال اور اعمال کی اور بچنا حرام سے اور امانت یعنی لوگوں کے اموال میں یا تمام حقوق شرعی میں خیانت نکروں اور اچھا خلق اور راضی ہونا ساتھ تقدیر کے ۔ وعن ام معبد قالت سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول اللہم طہر قلبی من النفاق وعملی من الریاء ولسانی من الکذب وعینی من الخیانۃ فانک تعلم خائنۃ الاعین وما تخفی الصدور رواہما البیہقی فی الدعوات الکبیر ۔ اور روایت ہے ام معبد سے کہا سنا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے یا الہی پاک کر دل میرے کو نفاق سے اور عمل میرے کو ریا سے اور زبان میرے کو جھوٹ سے اور آنکھ میرے کو خیانت سے یعنی نظر حرام سے پس تحقیق تو جانتا ہے خیانت آنکھوں کی کو اور جس چیز کو چھپاتے ہیں دل یعنی خواہشیں اور گناہ نقل کیں یہ دونوں حدیثیں بیہقی نے دعوات کبیر میں ۔ ف ابن عباس سے بیچ تفسیر خائنۃ الاعین کے منقول ہے کہ مثلا ایک جماعت ہو دو کی بیٹھی تھی ناگاہ ایک عورت ادھر کو گذری سب ہو گئے آپس کی شرم سے اوسکو نہ دیکھا جب ہوئے غافل بیچ کی ایک شخص نے انمیں سے آنکھ اوٹھائی اور چوری سے اوسکو دیکھا ہے ۔ وعن انس ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عاد رجلا من المسلمین قد خفت فصار مثل الفرخ فقال لہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہل کنت تدعو اللہ بشیء او تسألہ ایاہ قال نعم کنت اقول اللہم ما کنت معاقبی بہ فی الآخرۃ فعجلہ لی فی الدنیا فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سبحان اللہ لا تطیقہ ولا تستطیعہ افلا قلت اللہم آتنا فی الدنیا حسنۃ وفی الآخرۃ حسنۃ وقنا عذاب النار قال فدعا اللہ بہ فشفاہ اللہ رواہ مسلم ۔ اور روایت ہے انس سے یہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے عیادت کی ایک شخص کی مسلمانوں میں سے کہ ضعیف ہو گیا تھا مانند بچہ جانور پرند کے پس فرمایا اوسکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ کیا تو دعا مانگتا تھا اللہ تعالی سے ساتھ کسی چیز کے یا یہ کہا کہ مانگتا تھا تو اللہ تعالی سے کچھ چیز کہا کہ ہاں تھا میں کہتا یا الہی جو کہ عذاب کرنیوالا ہے تو مجکو ساتھ اوسکے آخرت میں پس جلدی کر وہ سکی بیچ میرے لیے دنیا میں پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے عجب دعا مانگی تو نے نہیں طاقت رکھتا تو اللہ کے عذاب کی یعنی دنیا میں اور نہیں اوٹھا سکیگا تو اوسکے عذاب کو یعنی آخرت میں پس کیوں نہ کہا تو نے یا الہی دے ہمکو دنیا میں بھلائی یعنی عافیت اور آخرت میں بھلائی یعنی عفو تقصیرات اور بچا ہمکو عذاب دوزخ کے سے کہا راوی نے پس دعا مانگی اوس شخص نے اللہ تعالی سے یہ دعا پس شفا دی اللہ تعالی نے نقل کی یہ مسلم نے ۔ وعن حذیفۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا ینبغی للمؤمن ان یذل نفسہ قالوا وکیف یذل نفسہ قال یتعرض من البلاء لما لا یطیق رواہ الترمذی وابن ماجۃ والبیہقی فی شعب الایمان وقال الترمذی ہذا حدیث حسن غریب ۔ اور روایت ہے حذیفہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں لائق واسطے مومن کے یہ کہ خوار کرے نفس اپنے کو عرض کیا صحابہ نے کس طرح خوار کرتا ہے نفس اپنے کو فرمایا پڑے بلاؤں میں کہ نہ طاقت رکھتا ہو نقل کی یہ ترمذی اور ابن ماجہ نے اور بیہقی نے شعب الایمان میں اور کہا ترمذی نے یہہ حدیث حسن غریب ہے ف مثلا ایک شخص حساب نہیں جانتا ہے اور یہ امور حساب کے اپنے سر لیوے اس سے منع فرمایا اور اس حدیث کو اس باب میں لائے

لازم ہیں جنکا تحمل دشوار ہو اور جسکی طاقت نہو جیسا کہ اوپر کی حدیث میں گذرا مولانا وَعَنْ عُمَرَ قَالَ عَلَّمَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ قُلِ اللّٰهُمَّ اجْعَلْ سَرِيْرَتِيْ خَيْرًا مِنْ عَلَانِيَتِيْ وَاجْعَلْ عَلَانِيَتِيْ صَالِحَةً اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْأَلُكَ مِنْ صَالِحِ مَا تُؤْتِي النَّاسَ مِنَ
الْاَهْلِ وَالْمَالِ وَالْوَلَدِ غَيْرِ الضَّالِّ وَلَا الْمُضِلِّ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہے حضرت عمر سے کہ کہا سکھایا مجکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
کہہ یا الٰہی کردان باطن میرے کو بہتر ظاہر میرے سے اور گردان ظاہر میرے کو شائستہ یا الٰہی تحقیق میں مانگتا ہون تجسے بہتر اوس چیز کی کہ دیتا ہے لوگونکو اہل سے
اور مال سے اور اولاد سے کہ نہ گمراہ ہون اور نہ گمراہ کرین نقل کی یہہ ترمذی نے **کِتَابُ الْمَنَاسِكِ** کتاب ہے بیچ بیان افعال حج کے ف حج فرض ہوا
سنہ نو ہجری میں یا سنہ پانچ یا سنہ چھہ میں پہر حضرت نے بسبب مشغول ہونیکے بیچ تعلیم افعال حج کے اور تیاری اسباب سفر حج کی تاخیر کیا اور نوین سال
میں حضرت ابوبکر کو امیر حاجیون کا کرکے مکے کو بھیجا تا لوگونکو حج کرا دین پہر دسوین سال حضرت حج کو تشریف لیگئے ف حج فرض ہے عمر میں ایکبار
فی الفور پس منکر اوسکا کافر ہے اور تارک اسکا باوجود قدرت کے فاسق اور گنہگار ہوتا ہے اور شرط حج کی اسلام ہے یعنی مسلمان پر فرض ہے نہ کافر پر
اور حریت ہے یعنی آزاد ہو نہ بردہ ہے اور عقل ہے یعنی ہوشیار ہو نہ دیوانہ اور بیہوش ہے اور بلوغ ہے یعنی بالغ ہو نہ لڑکا ہے اور صحت ہے یعنی
تندرست ہو نہ بیمار ہے اور قدرت زاد و راحلہ ہے یعنی جو قادر ہو خرچ راہ اور سواری پر اوسپر فرض ہے اور نہین تو نہین اور خرچ اسقدر ہو کہ جاوے
اور آوے فراغت کرے اور زائد ہو حوائج اصلیہ اور نفقہ عیال اوسکی سے وقت پہرنیکے اور امن راہ ہے غالبا یعنی اگر اکثر لوگ امن سے پہنچ جاتے ہین
تو فرض ہے اور اگر اکثر راہ میں ہلاک ہوتے ہون بسبب چورون وغیرہ کے یا لٹ جاتے ہون تو فرض نہین لیکن کبھی کبھی ایسا اتفاق ہوتا ہو تو اسکا اعتبار نہین
جیسے اس زمانہ میں حال ہے کہ اکثر تو سلامت حج کر آتے ہین اور بعضے تباہ ہوتے ہین پس ان لوگون کیلیے وہ شرط پائی جاتی ہے سو نہ باز رہین حج سے اور شرط
حج کی ہے ہمراہ ہونا خاوند کا یا محرم کا عورت کے لیے اگر ہو درمیان اوسکے اور درمیان مکہ کے مسافت سفر کی یعنی تین دن اور اگر خاوند یا محرم نہو تو حج
عورت حج کو نہ جاوے اور شرط ہے ہونا محرم کا عاقل بالغ اور نہ مجوسی ہو اور نہ فاسق اور نفقہ اوسکا اوسی عورت پر ہے اور نہین فرض ہے محرم کرنا
اور بغیر اذن خاوند کے بھی اور اگر احرام باندہے لڑکا یا غلام پہر بالغ ہوجاوے لڑکا یا آزاد ہوجاوے غلام پہر حج پورا کرے فرض نہین ادا ہونیکا پہر
اگر از سر نو احرام باندہے لڑکا حج فرض کے لیے صحیح ہوگا بخلاف غلام کے کہ اوسکا احرام حج فرض کے لیے اس صورت میں نہین درست ہونیکا اور فرض
حج کے تین ہین احرام اور وقوف عرفہ میں اور طواف الزیارۃ اور اسکو طواف الافاضہ اور طواف الرکن بھی کہتے ہین احرام شرط ہے اور باقی دونون رکن ہین
واجبات حج کے پانچ ہین وقوف مزدلفہ کا اور سعی درمیان صفا اور مروہ کے اور رمی جمار اور طواف الصدر کہ اوسکو طواف الوداع بھی کہتے ہین آفاقی
کے لیے یعنی غیر مکی اور حلق یا بال کتروانے اور ہر چیز کہ واجب ہو بسبب ترک اوسکی کے دم یعنی جانور ذبح کرنا اور سوائے انکی کے سنتین ہین اور آداب متعلقہ
اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ فصل پہلی عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ خَطَبَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا اَيُّهَا النَّاسُ قَدْ فُرِضَ
عَلَيْكُمُ الْحَجُّ فَحُجُّوْا فَقَالَ رَجُلٌ اَكُلَّ عَامٍ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَسَكَتَ حَتّٰى قَالَهَا ثَلَاثًا فَقَالَ لَوْ قُلْتُ نَعَمْ لَوَجَبَتْ
وَلَمَا اسْتَطَعْتُمْ ثُمَّ قَالَ ذَرُوْنِيْ مَا تَرَكْتُكُمْ فَاِنَّمَا هَلَكَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ بِكَثْرَةِ سُؤَالِهِمْ وَاخْتِلَافِهِمْ
عَلٰى اَنْبِيَائِهِمْ فَاِذَا اَمَرْتُكُمْ بِشَيْءٍ فَأْتُوْا مِنْهُ مَا اسْتَطَعْتُمْ وَاِذَا نَهَيْتُكُمْ عَنْ شَيْءٍ فَدَعُوْهُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے ابوہریرہ سے
کہ خطبہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پس فرمایا اے آدمیو تحقیق فرض کیا گیا تم پر حج پس حج کرو پہر کہا ایک شخص نے کیا ہر سال کرین ہم حج یا رسول اللہ
پس چپ ہو رہے حضرت یہانتک کہ اوس شخص نے کہی یہہ بات تین بار پہر فرمایا اگر کہتا میں ہان البتہ فرض ہوتا حج یعنی ہر سال میں اور نہ طاقت رکہتے تم
پہر فرمایا چہوڑ دو مجکو جب تک کہ چہوڑ رکہون میں تمکو پس سوائے اسکے نہیں کہ ہلاک ہوئے وہ لوگ کہ تہے پہلے تم سے یعنی یہود و نصاریٰ بسبب بہتایت سوال انکے

اور با اختلاف کرنے اونکے کے اوپر انبیاء اپنے کے یعنی جیسے کہ قوم بنی اسرائیل سے منقول ہے پس جس وقت کہ حکم کروں میں تمکو کسی چیز کا پس کرو تم اوس میں سے جو کچھ
کہ طاقت رکھو تم اور جس وقت کہ منع کروں میں تمکو کسی چیز سے پس چھوڑ دو اوسکو تم نقل کی یہ مسلم نے **ف** جب حضرت نے حکم حج کا کیا تو ایک شخص نے یعنی
اقرع بن حابس صحابی نے عرض کیا کہ ہر سال حج کیا کریں وہ سمجھے کہ جیسا اور عبادات نماز روزہ اور زکوۃ مکرر ہوتی ہیں شاید ایسی ہی یہ بھی ہوگا لیکن حضرت
کو سوال اونکا ناگوار معلوم ہوا اس لیے تنبیہا چپکے رہے جواب نہ دیا اور انہوں نے کئی بار سوال کیا آخر کو جواب دیا کہ اگر میں ہاں کہتا تو ہر سال حج کرنا فرض
ہو جاتا یعنی اسلیے کہ بموجب حکم خدا تعالی کے کہتا بغیر اوسکے حکم کے نہیں بولتا ہوں اور تم سے پھر نہو سکتا پھر فرمایا کہ چھوڑ دو مجکو یعنی نہ پوچھو مجھسے کہ یہ فعل کتنا ہے
اور کیسا ہے جبتک کہ چھوڑوں میں تمکو یعنی بیان نکروں کہ کتنا ہے اور کیسا ہے حاصل یہ ہے کہ جو کچھ میں کہوں وہ کرو اگر مطلق حکم کروں بلا قید حد کے اوسیطرح
بجا لاؤ اور اگر بیان کروں کہ اتنی بار کرو اوسیطرح کرو اسلیے کہ مجکو واسطے بیان شرائع اور پہونچانے احکام کے بھیجا ہے جو کچھ ہے میں آپ بیان کرتا ہوں حاجت
تمہارے سوال کی نہیں ہے اور اوس چیز کو کہ طاقت رکھو تم یہ تاکید اور مبالغہ ہے بیچ بجالانے احکام کے یعنی احکام خدا اور رسول کے بجالاؤ جہانتک طاقت
ہو یا اشارہ ہے رفع حرج پر کہ مثلا نماز کی بعضی شرائط و ارکان کے ادا کرنے سے عاجز ہو تو جسقدر ہو سکے اوسیقدر ادا کرے ع ح **وَعَنْهُ** قَالَ
سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَیُّ الْعَمَلِ اَفْضَلُ قَالَ اِیْمَانٌ بِاللّٰہِ وَرَسُوْلِهٖ قِیْلَ ثُمَّ مَاذَا قَالَ الْجِهَادُ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ قِیْلَ
ثُمَّ مَاذَا قَالَ حَجٌّ مَبْرُوْرٌ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا پوچھے گئے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کہ کونسا عمل بہت بہتر ہے فرمایا ایمان لانا
ساتھ اللہ کے اور رسول اوسکے کے کہا گیا کہ پھر کونسا فرمایا کہ جہاد خدا کی راہ میں کہا گیا پھر کونسا فرمایا کہ حج مقبول نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف**
حدیثیں مختلف آئی ہیں بیچ بیان افضل اعمال کے یعنی کسی حدیث میں کسی عمل کو افضل فرمایا ہے اور کسی میں کسی عمل کو وجہ تطبیق کی یہ ہے کہ اختلاف
بحسب حیثیات اور مقامات اور احوال سائلین کے ہے بیان مفصل اسکا کتاب الصلوۃ میں ہو چکا ہے ح **وَعَنْهُ** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ
عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ حَجَّ لِلّٰہِ فَلَمْ یَرْفُثْ وَلَمْ یَفْسُقْ رَجَعَ کَیَوْمِ وَلَدَتْهُ اُمُّهٗ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ حج کرے واسطے اللہ کے پس نہ صحبت کرے اپنی عورت سے اور نہ فسق کرے پھرتا ہے مانند اوس دن کے کہ جنا اوسکو ماں اوسکی نے
نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** واسطے اللہ کے یعنی محض اوسکی رضا کے لیے کرے نہ دکھانے اور سنانے اور اور اغراض کے لیے اور جاننا چاہیے کہ جو کوئی
حج کو جاوے بقصد حج اور تجارت کے تو اوسکو ثواب کم ہوتا ہے بہ نسبت اوسکے کہ جو فقط حج ہی کے لیے جاوے اور رفث کے معنی ہیں جماع کرنا اور کلام فحش کہنا
اور بات کرنی عورتوں سے بیچ مقدمہ جماع کے اور فسق کے معنی یعنی کبیرہ گناہ اوس میں نکرے اور نہ اصرار کرے صغائر پر اور کبائر سے ہے ترک کرنا توبہ کا گناہ سے
فرمایا اللہ تعالی نے وَمَنْ لَّمْ یَتُبْ فَاُولٰٓئِکَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ حاصل یہ ہے کہ جو کوئی خالصۃ للہ حج کرے اور اوس میں جماع اور کلام بد نکرے اور نہ اور گناہ کی چیزیں
کرے تو وہ ایسا پاک گناہوں سے ہو کہ پھرتا ہے کہ جیسے پاک گناہوں سے پیدا ہوا تھا ماں کے پیٹ سے ع ح **وَعَنْهُ** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ
عَلَیْهِ وَسَلَّمَ الْعُمْرَۃُ اِلَی الْعُمْرَۃِ کَفَّارَۃٌ لِّمَا بَیْنَهُمَا وَالْحَجُّ الْمَبْرُوْرُ لَیْسَ لَهٗ جَزَاءٌ اِلَّا الْجَنَّۃُ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے
کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک عمرہ دوسرے عمرہ تک کفارہ ہے اون گناہوں کا کہ درمیان اون دونوں کے ہیں یعنی صغیرہ گناہ اور حج مقبول
نہیں اوسکا بدلہ مگر بہشت نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **وَعَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ عُمْرَۃً فِیْ
رَمَضَانَ تَعْدِلُ حَجَّۃً مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ اور روایت ہے ابن عباس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق عمرہ کرنا رمضان میں برابر ہوتا ہے
حج کے یعنی ثواب میں نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **وَعَنْهُ** قَالَ اِنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَقِیَ رَکْبًا بِالرَّوْحَاءِ فَقَالَ مَنِ الْقَوْمُ
قَالُوا الْمُسْلِمُوْنَ فَقَالُوْا مَنْ اَنْتَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ فَرَفَعَتْ اِلَیْهِ امْرَاَۃٌ صَبِیًّا فَقَالَتْ اَلِهٰذَا حَجٌّ قَالَ نَعَمْ وَلَکِ اَجْرٌ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت

ہی ابن عباس سے کہا تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ایک قافلہ سے روحا میں پس فرمایا کون قوم ہو انہوں نے کہا ہم مسلمان ہیں پھر پوچھا قافلہ والوں نے آپ
کون ہو فرمایا کہ میں رسول اللہ کا ہوں پس اٹھا طرف حضرت کے ایک عورت نے لڑکے کو یعنی کہ اٹھا دیا بیٹا اپنا لڑکے کو ہاتھ میں اونچا کر کے کہا پس کیا ہے واسطے اسکے حج
تو آپ نے حج کا فرمایا ہاں اور واسطے تیرے بھی ثواب ہے نقل کی یہ مسلم نے ف روحا نام ایک جگہ کا ہے چھتیس کوس ہے مدینہ سے اور فرمایا ہاں اسکا حج یعنی اسکو بھی ثواب حج نفل کا ملے
گا یعنی جب لڑکا تو انعال حج کی تعلیم کریگی اور خبر گیرانی اسکی اور باعث حج کی ہے اور لڑکا اگر لڑکپن میں حج کرے تو حج فرض اسکے ذمہ سے ساقط نہیں ہوتا اگر بالغ
ہونیکے بعد استطاعت فرضیت حج کی پائی جاوے تو پھر حج کرے اور اسی طرح غلام اگر حج کرے تو اسکے ذمہ سے بھی ساقط نہیں ہے تا بعد آزاد ہونیکے پھر حج کرے اور فقیر اگر حج کرے تو حج
فرض ہو ادا ہوتا ہے بعد غنی ہونیکے پھر حج کرنا اسکو واجب نہیں ہے ع **وَعَنْهُ** قَالَ اِنَّ امْرَاَةً مِّنْ خَثْعَمَ قَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ فَرِيْضَةَ اللّٰهِ
عَلٰى عِبَادِهٖ فِى الْحَجِّ اَدْرَكَتْ اَبِىْ شَيْخًا كَبِيْرًا لَا يَثْبُتُ عَلَى الرَّاحِلَةِ اَفَاَحُجُّ عَنْهُ قَالَ نَعَمْ وَذٰلِكَ فِىْ حَجَّةِ الْوَدَاعِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے ابن
عباس سے کہ کہا تحقیق ایک عورت نے خثعم میں سے کہا یا رسول اللہ تحقیق فرض اللہ کا اوپر بندوں اپنے کے بیچ امر حج کے پایا ہے میرے باپ کو بوڑھا نہیں بیٹھ سکتا اوپر
سواری کے کیا حج کروں اسکی طرف سے فرمایا ہاں حج کر اور یہ سوال و جواب حجۃ الوداع میں نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف حاصل اس عورت کے کلام کا یہ ہے کہ میرے
باپ پر حج فرض ہوا اس سبب سے کہ وہ بڑھاپے میں مسلمان ہوا ہے اور اس حال میں مال ہاتھ لگا ہے اور اسکو بڑھاپے میں اور وہ سواری پر بیٹھ نہیں سکتا
کیا میں اسکی طرف سے نیابۃً حج کروں حکم سایا ہاں جاننا چاہیے کہ حج کرنا غیر کی طرف سے اگر فرض ہے جائز ہے وقت عجز کے اگرچہ عاجز رہے مرتے دم تک اور ادا کرے وہ غیر
کو اور خرچ راہ دے اور جائز ہے بعد موت کے اگر وہ وصیت کرے اور بعضوں کے نزدیک جائز ہے والدین کی طرف سے حج کرنا بغیر امر اور بغیر وصیت کے بھی اور اگر حج نفل ہے
تو جائز ہے باوجود قدرت کے مطابق مذہب کے موافق اول روایت فقہی کے یہ حدیث محمول ہوگی اس پر کہ باپ نے اجازت و خرچ دیا ہوگا چنانچہ یہ تاویل حضرت
شیخ کی تقریر سے سمجھی جاتی ہے کہ وہ تقریر بیچ شرح حدیث ابی رزین کی کہ آگے ہی لکھی ہے اور بحسب قول بعض کے حاجت اس تاویل کی کچھ نہیں بلکہ یہ حدیث دلیل ہے
اوسکی مولف ع **وَعَنْهُ** قَالَ اَتٰى رَجُلٌ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنَّ اُخْتِىْ نَذَرَتْ اَنْ تَحُجَّ وَاِنَّهَا مَاتَتْ فَقَالَ النَّبِىُّ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ كَانَ عَلَيْهَا دَيْنٌ اَكُنْتَ قَاضِيَهٗ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَاقْضِ دَيْنَ اللّٰهِ فَهُوَ اَحَقُّ بِالْقَضَاءِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے ابن عباس سے
کہ کہا آیا ایک شخص پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم پاس اور کہا کہ تحقیق بہن میری نے نذر مانی تھی یہ کہ حج کرے اور وہ مر گئی پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اگر ہوتا اوسپر دین
کیا تو ادا کرتا اوسکو کہا کہ ہاں فرمایا پس ادا کر دین اللہ کا پس وہ لائق تر ہے ساتھ ادا کرنے کے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف اس حدیث میں دلیل ہے اس پر کہ
اوس شخص کو اپنی بہن سے کچھ مال ہاتھ لگا ہوگا ارث میں پس قیاس کیا حضرت نے حق اللہ کو حق العباد پر مسئلہ وارث کو درست ہے کہ عورت کی طرف سے حج
کرا دے یا آپ حج کرے بغیر اذن کے بھی اور کو اذن شرط ہے در مختار ع **وَعَنْهُ** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَخْلُوَنَّ رَجُلٌ
بِامْرَاَةٍ وَلَا تُسَافِرَنَّ امْرَاَةٌ اِلَّا وَمَعَهَا مَحْرَمٌ فَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اُكْتُتِبْتُ فِىْ غَزْوَةِ كَذَا وَكَذَا وَخَرَجَتِ امْرَاَتِىْ حَاجَّةً قَالَ
اذْهَبْ فَاحْجُجْ مَعَ امْرَاَتِكَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے ابن عباس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ خلوت کرے کوئی شخص ساتھ عورت کے یعنی مرد و عورت
اجنبی ایک مکان میں تنہا جمع ہوں اور نہ سفر کرے عورت مگر حالت میں کہ ہو ساتھ اوسکے محرم پس کہا ایک شخص نے یا رسول اللہ لکھا گیا ہوں میں بیچ غزوہ فلانی اور
فلانی کے یعنی فلانا جہاد جو درپیش ہے اور وہاں لشکر جاتا ہے اوس میں میرا نام بھی لکھا گیا ہے کہ میں بھی لشکر کے ساتھ جاؤں اور ارادہ نکلنے کا کیا ہے بیوی میری نے حج کے یعنی
میں کیا کروں آیا جہاد کو جاؤں اور بیوی کو اکیلا حج کرنے جانے دوں یا بیوی کے ساتھ جاؤں اور جہاد میں نہ جاؤں فرمایا جا اور حج کر ساتھ عورت اپنی کے یعنی اسلئے کہ
غازی بہت ہیں اور تیری بیوی کے ساتھ سوا تیرے کوئی محرم نہیں ہے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف حرام ہے مرد و عورت اجنبی کو تنہا ایک مکان میں جمع ہونا
اور عورت کو سفر کرنا مدت سفر تک یعنی تین منزل بغیر محرم کے یا خاوند کے درست نہیں حتی کہ سفر حج میں بھی عورت کے لیے ہونا محرم کا یا خاوند کا ہمراہ اوسکے

فرمایا وہ واسطے اُسکے حج کی بھی عورت پر جب حج فرض ہوتا ہے کہ اسکے ساتھ محرم یا خاوند بھی جاوے اور محرم سے مراد وہ ہے کہ جس سے نکاح ہمیشہ کو حرام ہو بسبب قرابت کے یا دودھ
کی یا سسرال کی اور شرط اسکی یہ ہے کہ وہ عاقل و بالغ ہو اور نہ ہو مجوسی اور نہ فاسق ع ع ح وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ اسْتَأْذَنْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي
الْجِهَادِ فَقَالَ جِهَادُكُنَّ الْحَجُّ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے عائشہ سے کہا پوچھا میں نے اجازت نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیچ جہاد کے پس فرمایا جہاد تمہارا حج ہے یعنی تمہیں جہاد
نہیں ہے اور حج ہے اگر استطاعت ہو نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُسَافِرُ
امْرَأَةٌ مَسِيرَةَ يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ إِلَّا وَمَعَهَا ذُو مَحْرَمٍ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے ابو ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ سفر کرے کوئی عورت بقدر
مسافت ایک دن اور رات کے مگر کہ ساتھ اوسکے محرم ہو نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف اگر کوئی کہے کہ ہدایہ وغیرہ میں لکھا ہے کہ مباح ہے عورتوں کو نکلنا طرف حج
کے کم ہو جبکہ مدت سفر تین منزل ہے اور اس سے معلوم ہوا کہ بغیر محرم کے ایک رات دن کی راہ بھی نہ جاوے اور اور روایت صحیحین میں یہ آئی ہے کہ نہ سفر کرے
عورت دو دن کا مگر کہ اوسکے ساتھ خاوند اوسکا ہو یا محرم اوسکا پس ظاہر قول فقہا کا خلاف ان روایات کے معلوم ہوتا ہے جواب یہ ہے کہ حدیث میں جو مطلق آیا ہے
کہ نہ سفر کرے عورت مگر کہ اوسکے ساتھ محرم ہو اوسکو فقہا نے حمل کیا ہے تین دن پر اسلیے کہ سفر شرعی کم تین دن سے نہیں ہوتا اور حدیثوں میں جو ایک یا دو دن کے سفر سے
منع آیا ہے تو اوسکی بعض نے تاویل کی ہے کہ مظنہ فساد کا ہو یا یہ کہ جہاں تین دن کے سفر سے منع آیا ہے تو مراد یہ ہے کہ ہر منزل آگے دو ہی دن سے زیادہ کی ہو اور جہاں دو کے
سفر سے منع آیا ہے تو مراد یہ ہے کہ تمام دن چلے اور جہاں ایک دن رات کے سفر سے منع آیا ہے تو مراد یہ ہے کہ شب و روز چلے پس یہ ایک یا دو دن کا سفر بھی برابر تین دن کے
ہو جاویگا ۱۲ مولانا وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ وَقَّتَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأَهْلِ الْمَدِينَةِ ذَا الْحُلَيْفَةِ وَلِأَهْلِ الشَّامِ
الْجُحْفَةَ وَلِأَهْلِ نَجْدٍ قَرْنَ الْمَنَازِلِ وَلِأَهْلِ الْيَمَنِ يَلَمْلَمَ فَهُنَّ لَهُنَّ وَلِمَنْ أَتَى عَلَيْهِنَّ مِنْ غَيْرِ أَهْلِهِنَّ لِمَنْ كَانَ يُرِيدُ الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ فَمَنْ كَانَ دُونَهُنَّ
فَمُهَلُّهُ مِنْ أَهْلِهِ وَكَذَاكَ وَكَذَاكَ حَتَّى أَهْلُ مَكَّةَ يُهِلُّونَ مِنْهَا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے ابن عباس سے کہا معین کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ
وسلم نے جگہ احرام باندھنے کی اہل مدینہ کے لیے ذوالحلیفہ کو اور شام والوں کے لیے جحفہ کو اور نجد والوں کے لیے قرن منازل کو اور یمن والوں کے لیے یلملم کو پس یہ سب جگہ احرام
باندھنے کی ہیں اون شہر والوں کے لیے کہ مذکور ہوئے اور ان لوگوں کے لیے کہ گذریں ان جگہوں پر بغیر اہل انکی کے یعنی مثلاً اہل ہندوستان جب یلملم پر پہونچیں تو یلملم سے احرام
باندھیں اور اسی طرح اور شہر والوں کا حال ہے کہ جبکہ احرام کی جگہ پر آویں وہیں سے احرام باندھیں یہ جگہیں احرام کی ہیں واسطے اوسکے کہ ارادہ کرے حج کا اور عمرہ کا پس جو
شخص کہ ہو اندر رہنے والا ان مواضع کی یعنی جگہ احرام اوسکا گھر اوسی کا ہے اور اسی طرح اور اسی طرح یہاں تک کہ اہل مکہ احرام باندھیں مکہ سے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف
ذوالحلیفہ نام ہے ایک جگہ کا کہ چھ کوس ہے مدینہ سے اور دس منزل ہے مکہ سے اور نجد اصل میں کہتے ہیں زمین بلند کو اور نام ہے شہروں عرب کا کہ تہامہ سے زمین عراق تک
اور قرن منازل نام ایک جگہ کا ہے قریب طائف کے اور یلملم ایک پہاڑ ہے دو منزل مکہ سے اور یہ جگہیں احرام کی ہیں الخ اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ جو کوئی احرام کی جگہ سے
گذرے بغیر ارادہ حج اور عمرہ کے تو لازم نہیں ہے اسکے لیے احرام باندھنا واسطے داخل ہونے مکہ کے جیسا کہ مذہب شافعی کا ہے اور مذہب حنفی میں جائز نہیں ہے داخل ہونا مکہ میں بغیر
احرام کے اگرچہ ارادہ حج اور عمرہ کا نہ رکھتا ہو اونہوں نے عمل اس حدیث پر کیا ہے لا یجاوز احد المیقات الا محرما یہ حدیث مطلق ہے اس میں قید ارادہ حج و عمرہ کی نہیں اور
دوسرے یہ کہ احرام واسطے تعظیم اوس مکان بزرگ کی ہے پس اسمیں حاجی اور عمرہ کرنیوالا وغیرہ برابر ہیں اور جو کہ اندر میقات کے رہتے ہیں یعنی جگہوں احرام کی کے انکو جائز ہے
مکہ میں داخل ہونا اپنی حاجت کے لیے بغیر احرام کے اسلیے کہ انکو اکثر مکہ میں آنا پڑتا ہے اگر ہر بار احرام واجب ہو تو حرج ہے پس حکم انکا حکم اہل مکہ کا ساہے اس بات میں
یعنی جیسے انکو درست ہے کہ اگر کسی کام کے لیے مکہ سے نکلیں اور پھر داخل ہوں مکہ میں تو بغیر احرام کے چلے آویں ایسے ہی انکو بھی کذا فی الہدایہ اور جو شخص کہ ہو اندر رہنے والا یعنی
جو اہل احرام کی جگہوں کے اندر رہتا ہو تو اوسکی جگہ احرام کی گھر ہوتا ہے اوسکا اور اوسکو میقات پر جانا ضرور نہیں اگرچہ قریب ہے میقات کے اور جو کہ آگے ان احرام ہی باندھنے کی جگہوں
میں ہیں انکا حکم اس سے نہ معلوم ہوا جمہور علما کہتے ہیں کہ حکم اونکا حکم اندر والوں کا سا ہے اور اسی طرح اور اسی طرح یعنی جسقدر نزدیک ہوتا جاوے مکہ سے اور ہو
اندر والوں کی جگہ کے پس احرام باندھنے کی جگہ اوسکی وہیں سے ہے جہاں رہتا ہو آخر حد تک یعنی اہل حرم احرام باندھیں حج کا مکہ سے یعنی نفس مکہ سے اور حرم کے

اور ظاہر اس حدیث سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ مکہ کو جگہ احرام کی مکہ ہے حج میں اور عمرہ میں مذہب ہے کہ عمرہ کرنیوالا مکہ کا احرام کے لیے طرف حل کو اس لیے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم کیا عائشہ رضی اللہ عنہا کو ساتھ نکلنے کی طرف تنعیم کے کہ حل میں ہے احرام کو اور یہ بیان حدیث مخصوص ہے ساتھ حج کے یعنی یہ حکم حج کرنیوالے مکہ کا ہے کہ وہ مکہ سے احرام باندھے اور عمرہ مکہ سے نہ باندھے اور عمرہ کرنیوالا احکام اوس کا ظاہر ہے جیسا کہ حدیث عائشہ رضی اللہ عنہا کی سے معلوم ہوا۔ **وَعَنْ جَابِرٍ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مُهَلُّ أَهْلِ الْمَدِينَةِ مِنْ ذِي الْحُلَيْفَةِ وَالطَّرِيقُ الْآخَرُ الْجُحْفَةُ وَمُهَلُّ أَهْلِ الْعِرَاقِ مِنْ ذَاتِ عِرْقٍ وَمُهَلُّ أَهْلِ نَجْدٍ قَرْنٌ وَمُهَلُّ أَهْلِ الْيَمَنِ يَلَمْلَمُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ**

اور روایت ہے جابر سے کہ نقل کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا احرام کی جگہ مدینہ والوں کی ذی الحلیفہ ہے اور راہ دوسری جحفہ اور احرام کی جگہ عراق والوں کی ذات عرق ہے کہ نام ایک جگہ کا ہے دو منزل ہے مکہ سے اور احرام کی جگہ نجد والوں کی قرن ہے اور احرام کی جگہ یمن والوں کی یلملم ہے نقل کی یہ مسلم نے **ف** اور راہ دوسری جحفہ یعنی جگہ احرام راہ دوسری کے واسطے اونکی جحفہ ہے یعنی مدینہ والوں کے دوسری راہ میں جحفہ ملتا ہے اوس راہ سے آویں تو وہاں سے احرام باندھیں جحفہ جائز ہے کہ یہ مطلب ہو کہ دو راہیں تھیں مدینہ والوں کی ایک میں ذی الحلیفہ ملتا تھا اور ایک میں جحفہ اور اب ایک ہی راہ ہے اوس میں اول ذی الحلیفہ ملتا ہے اور پھر جحفہ پس اس صورت میں میقات مؤکد مدینہ والوں کی پس احرام کہاں سے باندھیں لکھا ہے علماء نے افضل یہ ہے کہ جو میقات دور ہے مکہ سے وہاں سے احرام باندھے یعنی ذی الحلیفہ سے اور جائز جحفہ سے بھی ہے۔ **وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ اعْتَمَرَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْبَعَ عُمَرٍ كُلُّهُنَّ فِي ذِي الْقَعْدَةِ إِلَّا الَّتِي كَانَتْ مَعَ حَجَّتِهِ عُمْرَةً مِنَ الْحُدَيْبِيَةِ فِي ذِي الْقَعْدَةِ وَعُمْرَةً مِنَ الْعَامِ الْمُقْبِلِ فِي ذِي الْقَعْدَةِ وَعُمْرَةً مِنَ الْجِعْرَانَةِ حَيْثُ قَسَمَ غَنَائِمَ حُنَيْنٍ فِي ذِي الْقَعْدَةِ وَعُمْرَةً مَعَ حَجَّتِهِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ**

اور روایت ہے انس سے کہا عمرے کیے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے چار سب ذی قعدہ میں تھے مگر وہ عمرہ کہ تھا ساتھ حج اونکے کہ وہ ذی الحجہ مہینے میں تھا اور بیان ان چار عمروں کا یہ ہے کہ ایک عمرہ حدیبیہ سے بیچ مہینے ذیقعدہ کے اور دوسرا عمرہ اوس سے اگلے برس میں بیچ ذیقعدہ میں تھا اور تیسرا عمرہ جعرانہ سے اوس جگہ کہ بانٹی غنیمت غزوہ حنین کی یہ بھی عمرہ بیچ مہینے ذیقعدہ کے ہے اور چوتھا عمرہ ساتھ حج اونکے کہ ذی الحجہ میں تھا نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** حدیبیہ نام ایک گاؤں کا ہے نو کوس سے مکہ سے کہ اکثر اوسکا حرم میں ہے اور کچھ حل میں اور بیان مجمل عمرہ حدیبیہ کا یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سوار ہوئے مدینہ سے چھٹے سال ہجری میں پہلی تاریخ ذیقعدہ کی پیر کے دن ساتھ قصد عمرہ کے اور چودہ سو آدمی یا کچھ زیادہ ساتھ تھے جب حدیبیہ میں پہونچے تو قریش جمع ہو کر آئے اور حضرت کو مکہ کے آنے سے منع کیا اور عہد کیا کہ سال آئندہ آنا اور عمرہ کرنا پس حضرت صلح کر کے پھر آئے پس حقیقت میں یہ عمرہ تو نہوا ولیکن بسبب ثواب ملنے کے پہلا عمرہ گنا گیا اور حکم احصار کا جیسے سے مشروع ہوا اور سال آئندہ میں اسی عمرے کی قضا کی گئی کہ مہینہ اوسکا ذیقعدہ تھا اور تین روز وہاں رہے جو تھے روز روانہ ہوئے وہاں سے پس یہ دوسرا عمرہ ہوا اسی عمرے کو عمرۃ القضا کہتے ہیں چنانچہ یہ نام اسکا حدیثوں میں بھی آیا ہے اور یہ مؤید ہے مذہب حنفی کا کہ وہ کہتے ہیں کہ محرم بسبب احصار کے یعنی رکنے کے احرام سے نکل آوے تو بعد اوسکے اوس پر قضا واجب ہے حج کی اور عمرے کی اور شافعیہ کے نزدیک قضا اوسکی نہیں اور تیسرا عمرہ وہ ہے کہ حضرت نے ادا کیا جعرانہ سے جا کر کہ جہاں غنیمت یعنی لوٹ حنین کی بانٹی بیان اجمال کا یہ ہے کہ جعرانہ نام ایک موضع کا ہے کہ نو کوس ہے مکہ سے آٹھویں سال ہجری میں بعد فتح مکہ کے غزوہ حنین کا ہوا اور غنیمت بے شمار وہاں سے ہاتھ لگی حضرت تیرہ یا سولہ روز جعرانہ میں توقف فرما رہے اور غنیمت بانٹی اور ذیقعدہ کی اونہیں دنوں میں ایک رات کو بعد از نماز عشاء کے سوار ہو کر مکہ میں تشریف لے گئے اور عمرہ کیا اور اوسی رات پھر آئے اور نماز صبح کی جعرانہ میں ادا کی اور چوتھا عمرہ وہ ہے کہ حضرت نے حج کے ساتھ کیا بعد فرض ہونے حج کے یہ ذی الحجہ میں ہوا اور باقی ذیقعدہ میں پس چار عمرے حضرت نے کیے یہ ہیں اور حج اسلام سوائے ایک کے نہ تھا اور ایام جاہلیت میں قریش حج کرتے تھے اور حضرت بھی کرتے تھے لیکن گنتی اونکی علماء کو نہیں معلوم ہوتی کہ کے کیے گئے واللہ اعلم اور بیان مفصل کیفیت حج اور عمرے کا آگے ہوگا اور بیان مجمل اسکا یہ ہے کہ حج یعنی وقوف عرفات اور طواف بیت اللہ کا اور سعی درمیان صفا اور مروہ کے ہوتی ہے اور عمرے میں فقط طواف اور سعی ہی ہوتی ہے اور احرام دونوں میں شرط ہے حج میں بھی اور عمرے میں بھی اور حج فرض عین ہے اور عمرہ سنت ہے اور نفل ہے مگر کوئی نذر مانے عمرہ تو واجب ہو جاتا ہے کرنا اوسکا۔ **وَعَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ اعْتَمَرَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي ذِي الْقَعْدَةِ قَبْلَ أَنْ يَحُجَّ مَرَّتَيْنِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ** اور روایت ہے براء بن

ف بیان تعداد عمرہ ہای آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

ثابت ہے کہ کہا عمرہ کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بیچ ذیقعدہ میں حج کی ہو ادیا نقل کی یہ بخاری نے ف پہلی حدیث سے معلوم ہوا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے
حج سے پہلے تین عمرے کئے اور اس حدیث میں آیا کہ حج سے پہلے دو عمرے کئے پس تطبیق ان دونوں حدیثوں میں یہ ہے کہ ظاہر میں تیسے صلح حدیبیہ کے حضرت نے عمرہ نہیں کیا لیکن
اللہ تعالیٰ نے حکم فرمایا کہ تم حلال ہو جاؤ تم کو ثواب عمرہ کا ہو چکا گو ظاہر میں افعال عمرہ کے نہ کئے پس جس روایت میں دو عمرے آئے ہیں حج سے پہلے مراد یہ ہے کہ ظاہر میں
دو ہی عمرہ ہوئے اور جس روایت میں آیا ہے کہ تین عمرے کئے پہلے حج سے مراد ایک عمرہ سے ثواب ہے عمرے کا اس اعتبار سے تین عمرے ہوئے مولانا **الفصل الثانی**
فصل دوسری **عن** ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا ایہا الناس ان اللہ کتب علیکم الحج فقام الاقرع بن حابس فقال
أفی کل عام یا رسول اللہ قال لو قلتها نعم لوجبت ولو وجبت لم تعملوا بها ولم تستطیعوا والحج مرة فمن زاد فتطوع رواہ
احمد والنسائی والدارمی روایت ہے ابن عباس سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اے لوگو تحقیق اللہ نے فرض کیا تم پر حج پس کھڑا ہوا اقرع بن
حابس پس کہا کیا بیچ ہر سال کے ہے حج فرض اے رسول خدا کے فرمایا اگر کہتا میں اس حج کے لیے یعنی ہاں سو واجب ہو جاتا حج کو ہاں البتہ واجب ہے تا یعنی ہر سال میں
حج کرنا فرض ہوتا اور اگر فرض حج ہوتا نہ کرتے تم اوسکو اور نہ طاقت رکھتے اوسکی حج ایک ہی بار فرض ہے پس جو زیادہ کرے ایک بار سے پس نفل ہے نقل کی یہ احمد اور نسائی
اور دارمی نے **وعن** علی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من ملک زادا وراحلة تبلغه الی بیت اللہ ولم یحج فلا
علیه ان یموت یهودیا او نصرانیا وذلک ان اللہ تبارک وتعالی یقول وللہ علی الناس حج البیت من استطاع الیه
سبیلا رواہ الترمذی وقال هذا حدیث غریب وفی اسنادہ مقال وهلال بن عبد اللہ مجهول والحارث یضعف فی الحدیث
اور روایت ہے علی سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ مالک ہو توشہ کا اور سواری کا کہ پہونچا دے اوسکو بیت اللہ تک اور نہ حج کیا پس نہیں فرق
اوسپر اسبات میں کہ مرے یہودی ہو کر یا نصرانی ہو کر اور یہ یعنی جو کچھ کہ مذکور ہوا شرط ہونا زاد و راحلہ کا اور وعید اس عبادت کے ترک کرنے پر اس واسطے ہے کہ اللہ
تعالیٰ بابرکت و برتر نے فرمایا اور واسطے اللہ کے واجب ہے لوگوں پر حج کرنا خانہ کعبہ کا اوس پر کہ طاقت رکھے طرف اوسکی راہ کی نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا یہ حدیث
غریب ہے اور اوسکی سند میں گفتگو ہے اور ہلال بن عبد اللہ مجہول ہے اور حارث ضعیف کیا جاتا ہے حدیث میں **ف** مالک توشہ کا یعنی اتنا خرچ ہو کہ راہ میں جانے
آنے کفایت کرے اور اپنی اہل و عیال کو بھی اسقدر دے جاوے کہ جب تک یہ آوے اونکو کافی ہو پس جس پاس اتنا خرچ ہو اور سواری ہو اگرچہ کرایہ کی ہو اور وہ پھر حج نہ کرے تو
تو مرتا ہے اس حالت میں کہ مانند یہودی اور نصرانی کے ہوتا ہے یعنی مانند اونکے ہوتا ہے کفر میں اگر منکر اسکی فرضیت کا ہو کر ترک کرے اور بغیر انکار کے نکرے تو مانند
اونکے ہوتا ہے گناہ میں اور بعضوں نے کہا کہ یہ ازراہ تغلیظ اور تشدید کے فرمایا غرض کہ یہ فروع اسکا ترک کرنا ایسا گناہ ہے کہ جیسا حضرت نے فرمایا کہ یہودی یا نصرانی
ہو کر مرتا ہے عیاذا باللہ منہا اور بعد لفظ سبیلا کے باقی آیت یہ ہے ومن کفر فان اللہ غنی عن العالمین یعنی جو کوئی کفر کرے اور کفران نعمت اللہ تعالیٰ کا کرے یعنی
بسبب بجا لانے طاعات کے پس اللہ تعالیٰ بے پروا ہے عالم کے لوگوں سے یعنی طاعت کریں یا نہ کریں اوسکو نفع اور نقصان کچھ اس سے نہیں فائدہ اور نقصان انہیں کو ہے ظاہر
یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تمام آیت پڑھی تھی لیکن راوی نے لفظ سبیلا ہی تک کہا ہے اس لیے کہ پورا استدلال پہلی آیت سے حاصل ہے واللہ اعلم ع ح
وعن ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا صرورة فی الاسلام رواہ ابو داود اور روایت ہے ابن عباس سے کہا فرمایا
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں صرورت اسلام میں نقل کی یہ ابو داؤد نے **ف** صرورت اوسکو کہتے ہیں کہ جس نے کبھی حج نہ کیا ہو یعنی نہ حج کیا بعد واجب ہونیکے تو نہیں مسلمان کامل
طیبی نے کہ دلالت کرتا ہے ظاہر اس حدیث کا اسپر کہ جو استطاعت رکھے حج کی اور حج نہ کرے تو نہیں ہے مسلمان اور مراد اس سے تغلیظ ہے یا یہ کہ مسلمان کامل نہیں ہوتا اور
بعضوں نے کہا کہ معنی صرورت کے ہیں ترک کرنا نکاح اور حج کا یعنی ترک کرنا نکاح و حج کا اسلام میں نہیں ہے بلکہ رہبانیت میں ہے حاصل یہ کہ مسلمانوں کو ترک کرنا
حج اور نکاح کا نہ چاہیے ع ح **وعنه** قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من اراد الحج فلیعجل رواہ ابو داود والدارمی
اور روایت ہے ابن عباس سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو ارادہ کرے حج کا پس چاہیے کہ جلدی کرے نقل کی یہ ابو داؤد اور دارمی نے **ف** یعنی جو

کوئی چاہے حج کرنا اور قادر ہو ادا سکو ادا کرنے پر پس چاہیے کہ جلدی کرے اور فرصت کو غنیمت جانے اس لیے کہ بہت سی آفتیں ہیں اوسکی تاخیر میں اور بہت صحیح روایت امام ابی
مذہب کی اور امام مالک اور احمد کا یہہ ہے کہ حج واجب علی الفور ہے یعنی جب حج فرض ہو اوسی موسم جانیکا ہو اور قافلہ بہم پہنچے اگر احتیاج ہو قافلہ کی تو اوسی سال حج کرے پس اگر بلا عذر
تاخیر کریگا تو تاخیر کرنیکی حال میں تو فاسق ہوگا اور قبول نہیں کیجائیگی گواہی اوسکی پھر اگر اسباب جاتا رہیگا تو فرض اوسکے ذمہ رہیگا اور امام محمد اور شافعی کے نزدیک واجب علی
التراخی ہے یعنی اخیر عمر تک جائز ہے تاخیر اوسکی جیسے کہ جائز ہے تاخیر نماز کی آخر وقت تک مگر یہہ کہ گمان ہو فوت ہونے حج کا تو نہ تاخیر کرے پس اگر مرا باوجود فرض ہونے حج کے اور نہ حج کیا
تو گنہگار مرا سب کے نزدیک اور بعض علما نے لکھا ہے کہ اگر حج نہ کرے یہانتک کہ تلف ہو جاوے مال اوسکا تو پھر نجات ہو اوسکے کہ قرض لے مال اگرچہ نہ قادر ہو ادا کرنے پر اور امید ہے کہ
نہ مواخذہ کریگا اوس سے اللہ تعالیٰ اس پر اگر نیت ادا کی رکھتا ہوگا کہ جب قادر ہونگا ادا کرونگا ۱۲ ح + فی المرقاۃ والمناسک ۱۲ رد المختار وَعَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ
رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَابِعُوا بَيْنَ الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ فَإِنَّهُمَا يَنْفِيَانِ الْفَقْرَ وَالذُّنُوبَ كَمَا يَنْفِي الْكِيرُ خَبَثَ الْحَدِيدِ وَالذَّهَبِ
وَالْفِضَّةِ وَلَيْسَ لِلْحَجَّةِ الْمَبْرُورَةِ ثَوَابٌ إِلَّا الْجَنَّةُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَرَوَاهُ أَحْمَدُ وَابْنُ مَاجَةَ عَنْ عُمَرَ إِلَى قَوْلِهِ خَبَثَ الْحَدِيدِ
اور روایت ہے ابن مسعود سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے درپے کرو حج اور عمرہ پس تحقیق یہہ دونوں یعنی ہر ایک ان میں سے دور کرتی ہیں فقر کو اور گناہوں کو
جیسے دور کرتی ہے بھٹی میل لوہیکا اور سونیکا اور روپے کا اور نہیں ہے واسطے حج مقبول کے ثواب مگر بہشت نقل کی یہہ ترمذی اور نسائی نے اور نقل کی احمد اور ابن ماجہ
نے حضرت عمر سے لفظ خبث الحدید تک **ف** پے درپے کرو حج اور عمرہ یعنی قران کرو کہ اوس میں حج اور عمرہ دونوں ہوتے ہیں چنانچہ بیان اسکا آگے آویگا یا مراد یہہ ہے
کہ عمرہ کیا ہو تم نے تو پھر حج کرو اور اگر حج کیا ہو تو پھر عمرہ کرو اور فقر سے مراد فقر ظاہر یا فقر باطن ہے یعنی لالچ دور ہو جاتا ہے یا دل غنی ہو جاتا ہے ۱۲ ع وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ
جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ مَا يُوجِبُ الْحَجَّ قَالَ الزَّادُ وَالرَّاحِلَةُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ اور روایت
ہے ابن عمر سے کہ کہا آیا ایک شخص طرف نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ کیا چیز واجب کرتی ہے حج کو فرمایا توشہ اور سواری نقل کی یہہ ترمذی اور ابن ماجہ نے
ف کیا چیز واجب کرتی ہے حج کو یعنی کیا ہے شرط واجب ہونے حج کی فرمایا توشہ یعنی خرچ اسقدر ہو کہ جاوے اور آوے اوسکو اور اوسکے عیال کو کفایت کرے اور سواری
اوسپر سوار ہو کر جاوے اور شرطیں واجب ہونے حج کی کتنی ہی اور ہیں چنانچہ آگے انشاء اللہ تعالیٰ مذکور ہونگی پس خاص نہیں ان دو شرطوں کو اسلئے ذکر کیا کہ یہ اصل اور ضروری ہیں اور حدیث
میں رد ہے امام مالک پر کہ وہ کہتے ہیں واجب ہے حج اوسپر بھی کہ قادر ہو پیادہ پا چلنے پر اور تجارت پر یا کسب پر ۱۲ ع ح وَعَنْهُ قَالَ سَأَلَ رَجُلٌ رَسُولَ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا الْحَاجُّ قَالَ الشَّعِثُ التَّفِلُ فَقَامَ آخَرُ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَيُّ الْحَجِّ أَفْضَلُ قَالَ الْعَجُّ وَالثَّجُّ فَقَامَ آخَرُ
فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ مَا السَّبِيلُ قَالَ زَادٌ وَرَاحِلَةٌ رَوَاهُ فِي شَرْحِ السُّنَّةِ وَرَوَى ابْنُ مَاجَةَ فِي سُنَنِهِ إِلَّا أَنَّهُ لَمْ يَذْكُرِ الْفَصْلَ الْأَخِيرَ
اور روایت ہے ابن عمر سے کہ کہا پوچھا ایک شخص نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ کیا ہے صفت حاجی کی فرمایا سر غبار آلودہ پراگندہ بال بو آتی ہو بسبب نہ تیل اور میل
کے یعنی تارک الزینت ہو پھر کھڑا ہوا ایک اور شخص اور کہا یا رسول اللہ کون سی چیزیں حج میں بہت ثواب رکھتی ہیں یعنی بعد ارکان حج کے فرمایا بلند کرنا آواز کا ساتھ کہنے
لبیک کے اور بہانا خون قربانی کا پھر کھڑا ہوا ایک شخص اور عرض کیا یا رسول اللہ کیا ہے سبیل یعنی کلام اللہ میں حج کی آیت میں جو آیا ہے من استطاع الیہ سبیلا
مراد سبیل سے کیا مراد ہے فرمایا توشہ اور سواری نقل کی یہہ شرح السنہ میں اور نقل کی ابن ماجہ نے بیچ سنن اپنی کے مگر نہیں ذکر کی عبارت اخیر کی یعنی فقام آخر
اخیر تک وَعَنْ أَبِي رَزِينٍ الْعُقَيْلِيِّ أَنَّهُ أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّ أَبِي شَيْخٌ كَبِيرٌ لَا يَسْتَطِيعُ الْحَجَّ وَلَا الْعُمْرَةَ
وَلَا الظَّعْنَ قَالَ حُجَّ عَنْ أَبِيكَ وَاعْتَمِرْ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ اور روایت ہے ابی
رزین عقیلی سے کہ وہ آیا حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پھر کہا یا رسول اللہ تحقیق باپ میرا بہت بوڑھا ہے نہیں طاقت رکھتا حج کی اور نہ عمرہ کی اور نہ سوار ہونیکی یعنی
افعال حج اور عمرہ کی نہیں کر سکتا اور نہ سوار ہو کر اونٹ پر جا سکتا ہے فرمایا حج کر اپنے باپ کی طرف سے اور عمرہ کر نقل کی یہہ ترمذی اور ابو داؤد اور نسائی نے
اور کہا ترمذی نے کہ یہہ حدیث حسن صحیح ہے **ف** بیان اسکا اوپر ہو چکا ہے + وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

يقول لبيك عن شبرمة قال من شبرمة قال أخ لي أو قريب لي قال أحججت عن نفسك قال لا قال حج عن نفسك ثم حج
عن شبرمة رواه الشافعي وأبو داود وابن ماجة اور روایت ہے ابن عباس سے کہا سنا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو کہتا تھا لبیک طرف سے
شبرمہ کی فرمایا کون ہے شبرمہ کہا اوسنے بھائی میرا ہے یا کہا قریبی میرا ہے فرمایا کیا حج کیا ہے تو نے اپنی طرف سے کہا نہیں فرمایا حج کر اپنی طرف سے پھر حج کر شبرمہ کی طرف سے نقل کی یہ
شافعی ابوداؤد اور ابن ماجہ نے ف یعنی جب امام شافعی اور امام احمد کے جب تک اپنا حج فرض ادا کرے اور کی طرف سے حج کرنا اوسکو درست نہیں اور امام مالک اور امام اعظم کے
نزدیک درست ہے حج کرنا غیر کی طرف سے گو کہ آپ حج نہ کیا ہو لیکن اولی یہ ہے کہ پہلے آپ حج کر لے اور کراہت کے ذیل اونکے نزدیک یہ امر استحباب کے لیے ہے اور یہی جواب
دیا جاتا ہے بہتر جواب یہ ہے کہ یہ حدیث ضعیف ہے یا منسوخ ہے اسلیے اونہوں نے اسپر عمل نہیں کیا + وعنه قال وقت رسول الله صلى الله
عليه وسلم لأهل المشرق العقيق رواه الترمذي وأبو داود اور روایت ہے ابن عباس سے کہا معین کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جگہ احرام کے
مشرق والونکے لیے عقیق نقل کی یہ ترمذی اور ابوداؤد نے ف عقیق نام ایک جگہ کا ہے کہ محاذی ہے ذات عرق کے اور مشرق والوں سے وہ لوگ مراد ہیں کہ اونکے خانے
جانب مشرق کی ہیں کہ وہ عراقی کہلاتے ہیں جو کہ اگلی حدیث میں مذکور ہیں پس مشروع اونکی جگہ احرام کی دو ہوئیں ایک عقیق اور دوسری ذات عرق ہر کوئی ان دونوں
میں سے جس جگہ پر گذرے وہیں سے احرام باندھے + وعن عائشة أن رسول الله صلى الله عليه وسلم وقت لأهل العراق ذات عرق
رواه أبو داود والنسائي اور روایت ہے عائشہ سے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے معین فرمائی عراق والوں کے لیے احرام کی جگہ ذات عرق نقل کی
یہ ابوداؤد نسائی نے + وعن أم سلمة قالت سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول من أهل بحجة أو عمرة من المسجد الأقصى
إلى المسجد الحرام غفر له ما تقدم من ذنبه وما تأخر أو وجبت له الجنة رواه أبو داود وابن ماجة اور روایت ہے ام سلمہ سے کہا سنا
میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ فرماتے تھے جو شخص کہ احرام باندھے حج کا یا عمرہ کا بیت المقدس سے مسجد الحرام تک یعنی مکہ تک بخشے جاتے ہیں واسطے اوسکے وہ گناہ کہ پہلے کیے اور وہ گناہ کہ
پیچھے کیے یا فرمایا کہ واجب ہوتی ہے واسطے اوسکے بہشت یعنی ابتدا نقل کی یہ ابوداؤد اور ابن ماجہ نے ف او عمرۃ میں لفظ او کا تنویع کے لیے ہے اور او وجبت الجنة میں شک
راوی کا اور جب بیت المقدس سے آتا ہے مکہ کی طرف تو راستہ میں مدینہ منورہ ملتا ہے پس غرض تمام راستہ افضل مقامات کا اول اور اوسط اور آخر میں اس سبب
سے ثواب عظیم پاتا ہے اور بعضوں نے کہا کہ اس حدیث میں اشارہ ہے طرف اسکے کہ احرام کی جگہ جتنی دور ہوگی اوتنا ہی ثواب زیادہ ہوگا اسی واسطے جاننا چاہیے کہ تقدیم احرام کی
میقات سے یعنی احرام کو میقات سے پہلے باندھنا اور اپنے گھر سے احرام باندھ کر جانا ہمارے نزدیک افضل ہے اور شافعی کا بھی ایک قول یہی ہے اور یہ شرط ہے کہ بچ سکے ممنوعات
احرام سے اور اگر جانتا نہیں ہے بچ سکنا تو میقات سے افضل ہے اور حج کے مہینوں سے پہلے احرام باندھنا مکروہ ہے ہمارے نزدیک بلکہ یہی کہا مالک اور احمد نے اور شافعی کی
ایک روایت تو یہ ہے کہ اوسکا احرام حج کا نہیں درست ہوتا اور مشہور روایت ذکر کی ہے یہ ہے کہ وہ احرام حج کا بدلکر احرام عمرہ کا ہو جاتا ہے + الفصل الثالث
فصل تیسری عن ابن عباس قال كان أهل اليمن يحجون فلا يتزودون ويقولون نحن المتوكلون فإذا قدموا مكة سألوا الناس
فأنزل الله تعالى وتزودوا فإن خير الزاد التقوى رواه البخاري روایت ہے ابن عباس سے کہا تھے یمن والے حج کرتے اور نہ توشہ لیتے اور کہتے ہم توکل
کرنیوالے ہیں جب آتے مکہ میں مانگتے لوگوں سے پس نازل کی اللہ تعالی نے یہ آیت اور توشہ لو اور پرہیزگاری کی دو سوال سے اسلیے کہ تحقیق بہترین توشہ پرہیزگاری ہے یعنی
یہ سفر آخرت کا توشہ ہے نقل کی یہ بخاری نے ف اونہوں نے ترک توشہ کو توکل خیال کیا تھا اگرچہ حقیقت میں توکل نہ تھا پس فرمایا کہ تقوی بہتر اور سب سے ہے اوسکو
اختیار کرو اور آیت اور حدیث میں اشارہ ہے طرف اسکے کہ اسباب کرنا منافی توکل کی نہیں ہے بلکہ یہ افضل ہے کاملین کے نزدیک ہاں جو کوئی ارادہ کرے ترک تجرید توکل کا یعنی
اسباب کا اوسکو بھی کچھ حرج نہیں بشرطیکہ مضبوط ہو کہ صبر کر سکے + وعن عائشة قالت قلت يا رسول الله على النساء جهاد قال نعم
عليهن جهاد لا قتال فيه الحج والعمرة رواه ابن ماجة اور روایت ہے عائشہ سے کہا کہا میں نے یا رسول اللہ عورتوں پر بھی جہاد فرمایا ہاں اونپر
جہاد ہے نہیں ہے اوس میں لڑائی اور وہ حج اور عمرہ ہے نقل کی یہ ابن ماجہ نے ف حج و عمرہ میں لڑائی تو نہیں لیکن مشقت سفر اور مفارقت گھر اور لوگوں کی اور وطن

کی باقی رہتی تھی پس معلوم ہوا کہ خوشبو کا استعمال کرنا قبل احرام کے درست ہے اگرچہ اثر اس کا بعد احرام کے باقی رہے یہی مذہب ہے ابو حنیفہ اور امام احمد کا اور یہی ہے قول امام مالک اور امام شافعی کے نزدیک مکروہ ہے پہلے احرام کے لگانا ایسی خوشبو کا کہ باقی رہے اثر اسکا بعد احرام باندھنے کے اور روایت کرتے ہیں علماء انکی طرف سے یہ تاویل کہ یہ خوشبو تھی کہ اثر اسکا بعد احرام کے جاتا رہا تھا کہ جس طرح مرد کو خوشبو کی چمک جو غسل سے احرام کے باقی رہتی ہے اسی طرح یہ بھی تھا اور حلال ہونے سے پہلے طواف زیارت کے اس لئے کہ حلال ہو جاتا ہے محرم بعد رمی اور حلق کے مگر عورت حلال نہیں ہوتی جب تک کہ طواف زیارت نہ کرے اور یہی ہے مذہب حضرت کا کہ جب حضرت احرام سے نکلتے تو جب بھی میں حضرت کے خوشبو لگاتی پہلے طواف کرنے کے۔

وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُهِلُّ مُلَبِّدًا يَقُوْلُ لَبَّيْكَ اللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ لَبَّيْكَ اِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ وَالْمُلْكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ لَا يَزِيْدُ عَلٰى هٰؤُلَاءِ الْكَلِمَاتِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے ابن عمر سے کہا سنا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آواز بلند کرتے تھے تلبیہ کی جو کہ حاضر ہوں میں خدمت تیری میں یا الٰہی حاضر ہوں تیری خدمت میں حاضر ہوں خدمت تیری میں نہیں کوئی شریک تیرا حاضر ہوں تیری خدمت میں تحقیق سب تعریف اور نعمت واسطے تیرے ہے اور بادشاہت نہیں شریک واسطے تیرے زیادہ کرتے تھے ان کلمات پر نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** تلبید کیا ہوا تلبید یہ ہے کہ ڈالے محرم سر میں گوند یا خطمی یا مہندی یا اور کچھ تاکہ بال ملجاویں آپس میں اور نہ بکھریں اور نہ غبار اور جوں وغیرہ محفوظ رہیں اور عطف والملک کا عطف ہے الحمد پر اسلئے مستحب ہے وقف کرنا الملک پر اور اختلاف کیا گیا ہے لبیک کہنے میں ہمارے نزدیک شرط ہے واسطے صحت احرام کی اور امام مالک نے کہا ہے کہ واجب ہے لیکن اگر ترک کرے تو دم آتا ہے اور امام شافعی کے نزدیک سنت ہے نہیں دم آتا اوسکے ترک کرنے میں اور نہ زیادتی کرتے تھے یعنی اکثر اسیقدر کہتے تھے والا اور الفاظ بھی آئے ہیں اور روایت کیوجہ سے ہے کہ ان الفاظ میں مکروہ ہے اور زیادتی کرنی نہیں مکروہ بلکہ مستحب ہے اور مستحب ہے سب علماء کے نزدیک بلند آواز سے لبیک کہنا۔

وَعَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَدْخَلَ رِجْلَهُ فِي الْغَرْزِ وَاسْتَوَتْ بِهِ نَاقَتُهُ قَائِمَةً اَهَلَّ مِنْ عِنْدِ مَسْجِدِ ذِي الْحُلَيْفَةِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے ابن عمر سے کہا تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جب داخل کرتے پاؤں اپنا رکاب میں اور سیدھی ہو جاتی اونکو اونٹنی انکی کھڑی ہوئی تو احرام باندھتے نزدیک مسجد ذی الحلیفہ کے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نماز ظہر کی مدینہ میں پڑھکر روانہ ہوئے اور نماز عصر کی ذی الحلیفہ میں کہ میقات اہل مدینہ کا ہے جا پڑھی اور رات وہاں گذاری اور صبح کو احرام باندھا اور اس حدیث سے معلوم ہوا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بعد بیٹھنے کے اونٹنی پر اور کھڑے ہونے اوسکے لبیک کہی اور اور روایت میں آیا ہے کہ بعد دو رکعتوں احرام کے لبیک کہی اور ایک اور روایت میں آیا ہے کہ بیدا میں کہ نام ایک جگہ بلند کا ہے پہونچکر لبیک کہی پس امام شافعی نے تو اول روایت پر عمل کیا ہے کہ اونٹ پر بیٹھکر لبیک کہے اور امام اعظم اور امام مالک اور احمد نے دوسری روایت پر عمل کیا ہے کہ انکے نزدیک مستحب ہے کہ بعد پڑھنے دو رکعت احرام کے نیت احرام کی کرے اور لبیک کہے اسی حال میں کہ بیٹھا ہو چنانچہ ہدایہ میں لکھا ہے کہ اگر اونٹ پر بیٹھکر لبیک کہے تو درست ہے لیکن بعد نماز کے افضل ہے اور تطبیق ان روایات میں یوں دی گئی ہے کہ حضرت نے مصلی پر لبیک کہی پھر جب اونٹنی پر بیٹھے جب بھی کہی پھر جب بیدا پر پہونچے جب بھی کہی چنانچہ اسلئے علماء نے لکھا ہے کہ مستحب ہے تکرار لبیک کی نزدیک تغیر حالتوں اور زمانوں اور مکانوں کے پس جس راوی نے جہاں لبیک کہتے سنا وہ یہ سمجھا کہ یہیں سے لبیک کہنی شروع کی اور یہی اس توجیہ کی روایت ابن عباس کی ہے کہ ترجمہ حضرت شیخ رح کی میں کر لگی ہی ہے۔

وَعَنْ اَبِي سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَصْرُخُ بِالْحَجِّ صُرَاخًا رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے ابی سعید سے کہا نکلے ہم ساتھ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے اس حال میں کہ چلاتے تھے ہم ساتھ حج کے چلانا نقل کی یہ مسلم نے **ف** یعنی بلند آواز سے لبیک کہتے تھے حج کی نیت اور لفظ ذکر حج واسطے اس لیے کیا کہ وہ اصل اور مقصود اعظم ہے اور بعضوں نے کہا کہ یہ حال اونکا ہے اور جو کہ موافق اونکے تھا اور حال آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا مکہ تک معلوم کیا اور ایسا ہی واضح ہوگا پس نہیں منافی ہے یہ روایت روایات آئندہ کی۔

وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ كُنْتُ رَدِيْفَ اَبِي طَلْحَةَ وَاِنَّهُمْ لَيَصْرُخُوْنَ بِهِمَا جَمِيْعًا الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہے انس سے کہ کہا تھا میں پیچھے بیٹھا ہوا پیچھے ابو طلحہ کے سواری پر اور تحقیق صحابہ یعنی اکثر صحابہ البتہ پکارتے تھے دونوں کو اکٹھے یعنی حج اور عمرہ کو نقل کی یہ بخاری نے **ف** یہ حدیث دلالت کرتی ہے اسپر کہ قران افضل ہے اور یہی قران کے آگے معلوم ہونگے یہی مذہب ہے ہمارا اس لیے کہ صحابہ حضرت کے ساتھ تھے وہ مخالفت حضرت کی کب کرتے یعنی حضرت نے قران کیا ہوگا یا بتابع حضرت کے صحابہ نے

بھی قران پایا جاتا ہے **وعن** عائشة قالت خرجنا مع رسول الله صلى الله عليه وسلم عام حجة الوداع فمنا من أهل بعمرة ومنا من أهل بحج وعمرة ومنا من أهل بالحج وأهل رسول الله صلى الله عليه وسلم بالحج فأما من أهل بعمرة فحل وأما من أهل بالحج أو جمع الحج والعمرة فلم يحلوا حتى كان يوم النحر متفق عليه اور روایت ہے عائشہ سے کہا نکلے ہم ساتھ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے سال حجۃ الوداع پس بعضے ہم میں سے وہ تھے کہ احرام باندھا ساتھ عمرہ کے اور بعضے ہم میں سے وہ تھے کہ احرام باندھا ساتھ حج اور عمرہ کے اور بعضے ہم میں سے وہ تھے کہ احرام باندھا ساتھ صرف حج کے اور احرام باندھا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ساتھ حج کے پھر جسنے احرام باندھا ساتھ عمرہ کے پس حلال ہوگیا اور جسنے احرام باندھا ساتھ حج کے یا جمع کیا احرام حج اور عمرہ میں پس نہیں حلال ہوا یہاں تک کہ ہوا دن نحر کا نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے **ف** جانا چاہیے کہ حج کرنیوالے تین قسم پر ہیں ایک تو مفرد اور مفرد وہ ہے کہ فقط احرام باندھے حج کا دوسرا قارن اور قارن وہ ہے کہ احرام حج اور عمرہ کا دونوں کا باندھے اور تیسرا متمتع اور متمتع وہ ہے کہ اول احرام عمرہ کا باندھے میقات سے حج کے مہینوں میں اور افعال عمرہ کے بجالاوے پھر اگر ہدی ساتھ لایا ہے تو احرام باندھے رہے اور اگر ہدی نہیں لایا ہے تو احرام سے نکل آوے اور مکہ میں ٹھہرا رہے جب ایام حج کے آویں تو احرام حج کا حرم سے باندھے اور حج کرے چنانچہ بیان ان احکام کا آگے ہوگا انشاء اللہ تعالیٰ اور حدیثیں مختلف آئی ہیں حضرت کے حج میں بعضی حدیثوں سے معلوم یہہ ہوتا ہے کہ حضرت مفرد تھے چنانچہ یہہ حدیث بھی انہیں میں سے ہے اور اکثر حدیثوں سے یہہ معلوم ہوتا ہے کہ حضرت قارن تھے اور بعضی حدیثوں سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت متمتع تھے پس تطبیق انمیں یوں دی گئی ہے کہ بعضوں نے حضرت سے فقط لبیک بحجۃ سنا اور لفظ وعمرۃ کا نہ سنا انہوں نے کہا کہ حضرت مفرد تھے اور بعضوں نے لبیک بحجۃ وعمرۃ سنا انہوں نے کہا کہ قارن تھے اور بعضوں نے لبیک بعمرۃ سنا انہوں نے کہا کہ حضرت متمتع تھے اور احتمال یہہ ہے کہ حضرت کہتے ہوں کبھی لبیک بحجۃ اور کبھی لبیک بعمرۃ اور کبھی لبیک بحجۃ وعمرۃ پس جسنے جو کچھ سنا وہ روایت کیا اور افضل قران کو اور تمتع کو آپس میں مشابہ ہے بعضے صحابہ نے جانا کہ حضرت نے قران کیا وہی نقل کیا اور بعضوں نے کہ تمتع کیا وہی نقل کیا اور یا تمتع سے مراد تمتع لغوی ہے یعنی نفع اوٹھانا اور وہ قران میں موجود ہے کہ قارن متمتع ہوتا ہے عمرہ کے ساتھ حج کے واللہ اعلم اور جسنے احرام باندھا ساتھ عمرہ کے یعنی پہلے حج کے پس حلال ہوگیا یعنی نکل آیا احرام عمرہ سے بعد طواف کرنے اور سعی کرنے اور حلق یعنی سر منڈانے کے پس حلال ہوگئی اسکو ممنوعات احرام کی پھر احرام باندھا حج کا اور جسنے احرام باندھا حج کا یا حج وعمرہ کا وہ احرام سے نہیں نکلا یہاں تک کہ ہوا دن نحر کا پس دن نحر کے حلال ہوا بعد رمی جمرۃ العقبہ اور حلق کے پھر اسکو سب ممنوعات احرام کے درست ہوئے سوا مباشرت عورتوں کے کہ وہ بعد طواف کرنے کے درست ہوتی ہے سو لانا **وعن** ابن عمر قال تمتع رسول الله صلى الله عليه وسلم في حجة الوداع بالعمرة إلى الحج بدأ فأهل بالعمرة ثم أهل بالحج متفق عليه اور روایت ہے ابن عمر سے کہا تمتع کیا یعنی فائدہ اوٹھایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے حجۃ الوداع میں ساتھ عمرہ کے ملانے حج کے بیان اوسکا یہہ ہے کہ شروع کیا پہلے احرام عمرہ کا پھر احرام باندھا حج کا یعنی داخل کیا حج کو عمرہ میں پس قارن ہوئے نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے

الفصل الثانی

فصل دوسری **عن** زيد بن ثابت أنه رأى النبي صلى الله عليه وسلم تجرد لإهلاله واغتسل رواه الترمذي والدارمي روایت ہے زید بن ثابت سے یہہ کہ اونہوں نے دیکھا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ ننگے ہوئے واسطے احرام اپنے کے اور غسل کیا نقل کی یہہ ترمذی اور دارمی نے **ف** ننگے ہوئے یعنی سلے ہوئے کپڑے اوتار ڈالے اور تہبند باندھا اور چادر اوڑھی کہ حالت احرام میں سیا ہوا کپڑا کہ بدن کے قطع کیا ہو پہننا منع ہے اور غسل کرنا احرام کے لیے اور شافعی کے نزدیک سنت ہے **وعن** ابن عمر أن النبي صلى الله عليه وسلم لبد رأسه بالغسل رواه أبو داود اور روایت ہے ابن عمر سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جما لیا تھا بال سر کے ساتھ ایسی چیز کے کہ اوس سے سر دھویا جاتا ہے نقل کی یہہ ابو داود نے **ف** یعنی گوند یا خطمی وغیرہ سے بال جما لیے وغیرہ سے تھوڑے غبار نہ پڑے اور بال پریشان نہ ہوں **وعن** خلاد بن السائب عن أبيه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم أتاني جبريل فأمرني أن آمر أصحابي أن يرفعوا أصواتهم بالإهلال أو التلبية رواه مالك والترمذي وأبو داود والنسائي

بِهٖ رَوَاهُ الدَّارِمِیُّ اور روایت ہے خلاد بن سائب سے وہ نقل کرتے ہیں اپنے باپ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے آئے میرے پاس جبرئیل پس حکم کیا مجھ کو یہ کہ امر کروں میں یاروں
اپنے کو یہ کہ بلند کریں آوازیں اپنی ساتھ اہلال کے یا کہا تلبیہ کے نقل کیا اس کو مالک نے اور ترمذی اور ابو داؤد اور نسائی اور ابن ماجہ اور دارمی نے ف اور تلبیہ میں لفظ او کا شک ہے راوی کا یعنی یا اہلال کہا
یا تلبیہ یعنی دونوں کا ایک ہی معنی ہیں لبیک کہنا اور پکار کر لبیک کہنی مردوں کو مستحب ہے لیکن اتنا نہ چلاوے کہ نفس کو رنج ہو اور عورت ایسی طرح کہے کہ آپ ہی سنے اور نہ سنے غیر
وَعَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ مُسْلِمٍ يُلَبِّي إِلَّا لَبَّى مَنْ عَنْ يَمِينِهِ وَشِمَالِهِ مِنْ حَجَرٍ أَوْ شَجَرٍ أَوْ مَدَرٍ
حَتّٰى تَنْقَطِعَ الْأَرْضُ مِنْ هٰهُنَا وَهٰهُنَا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہے سہل بن سعد سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں کوئی مسلمان
کہ لبیک کہتا ہو مگر لبیک کہتے ہیں جو ہیں داہنی طرف اوسکے اور بائیں طرف اوسکے قسم پتھر یا درخت یا ڈھیلے سے یہاں تک کہ تمام ہو زمین اس طرف سے اور اس طرف سے یعنی داہنی اور
بائیں طرف سے نقل کی یہ ترمذی اور ابن ماجہ نے ف یعنی جو کوئی لبیک کہتا ہے تو سب چیزیں زمین کی موافقت اس کی کرتی ہیں یعنی وہ بھی لبیک کہتی ہیں وَعَنِ
ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْكَعُ بِذِي الْحُلَيْفَةِ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ إِذَا اسْتَوَتْ بِهِ النَّاقَةُ قَائِمَةً عِنْدَ مَسْجِدِ
ذِي الْحُلَيْفَةِ أَهَلَّ بِهٰؤُلَاءِ الْكَلِمَاتِ وَيَقُولُ لَبَّيْكَ اللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ وَسَعْدَيْكَ وَالْخَيْرُ فِي يَدَيْكَ لَبَّيْكَ وَالرَّغْبَاءُ إِلَيْكَ
وَالْعَمَلُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَلَفْظُهُ لِمُسْلِمٍ اور روایت ہے ابن عمر سے کہا تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پڑھتے ذی الحلیفہ میں دو رکعتیں پھر جس وقت کہ اونٹنی
حضرت کو اوٹھ کھڑی ہوتی نزدیک مسجد ذی الحلیفہ کے بلند کرتے آواز اپنی ساتھ ان کلمات کے یعنی لبیک مشہور کے اور کہتے یعنی زیادہ کہتے لبیک مشہور سے یہ کہ
حاضر ہوں تیری خدمت میں یا الٰہی حاضر ہوں تیری خدمت میں حاضر ہوں تیری خدمت میں اور نیک بختی حاصل کرتا ہوں تیری خدمت میں اور بھلائی تیرے ہاتھ میں ہے
حاضر ہوں تیری خدمت میں اور رغبت طرف تیرے ہے اور عمل تیرے واسطے ہے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے اور لفظ اسکے مسلم کے ہیں ف پڑھتے ذی الحلیفہ میں دو رکعتیں
یعنی سنت احرام کی پھر احرام باندھتے یعنی قول اور اخلاص سے نیت کرتے احرام کی اور لبیک کہتے بیٹھے پھر جب اونٹنی حضرت کو سوار کر کے کھڑی ہوتی مسجد ذی الحلیفہ کے پاس تو لبیک
مشہور کہتے اور زیادہ اوس سے کہتے لبیک الخ وَعَنْ عُمَارَةَ بْنِ خُزَيْمَةَ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ كَانَ إِذَا فَرَغَ
مِنْ تَلْبِيَتِهِ سَأَلَ اللّٰهَ رِضْوَانَهُ وَالْجَنَّةَ وَاسْتَعْفَاهُ بِرَحْمَتِهِ مِنَ النَّارِ رَوَاهُ الشَّافِعِيُّ اور روایت ہے عمارہ بن خزیمہ بن ثابت سے کہ نقل کی اوس نے
اپنے باپ یعنی خزیمہ سے اوس نے نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ کہ تھے حضرت جب فارغ ہوتے اپنی لبیک کہنے سے مانگتے اللہ تعالیٰ سے خوشنودی اوسکی اور جنت اور طلب معافی
کرتے اوس سے ساتھ رحمت اوسکی کے آگ سے نقل کی یہ شافعی نے ف کہا علماء ہمارے نے کہ مستحب ہے یہ کہ درود پڑھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر جبکہ فارغ ہو لبیک کہنے
سے اور آواز پست کرے درود پڑھنے میں نسبت لبیک کہنے کے اور مانگے اللہ تعالیٰ سے خوشنودی اوسکی اور جنت اور پناہ مانگے اوس سے آگ سے اور دعا کرے اپنے لیے
جو چاہے اور ایسی حالت میں کہنا مکروہ ہے کسی کو سلام علیک کہ فرض ہے لیکن اگر کوئی سلام علیک کرے تو اوسکو جواب دینا جائز ہے پھر لبیک کہنا ایکبار شرط ہے احرام کو
تین بار اور زیادہ اوس سے سنت ہے یہانتک کہ لازم آئے اساءۃ ساتھ ترک اوسکی کے الخ

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ فصل تیسری

وَعَنْ جَابِرٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا أَرَادَ الْحَجَّ أَذَّنَ فِي النَّاسِ فَاجْتَمَعُوا فَلَمَّا أَتَى الْبَيْدَاءَ أَحْرَمَ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہے جابر سے یہ کہ
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جب ارادہ کیا حج کا خبردار کر دیا لوگوں کو پس جمع ہوئے پھر جب آئے میدان بیداء کو تو احرام باندھا نقل کی یہ بخاری نے ف خبردار
یعنی پکار کر لوگوں کو حکم فرمایا کہ اطلاع کریں لوگوں میں کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم ارادہ حج کا رکھتے ہیں پس جمع ہوئی خلق کثیر مدینہ میں اور بیداء نام ایک میدان کا ہے قریب ذی الحلیفہ کے
اور احرام باندھا یعنی ظاہر کیا احرام کو لبیک کہہ کر اور پہلے ثابت ہو چکا ہے کہ حضرت نے احرام باندھا ابتدا مسجد ذی الحلیفہ میں بعد دو رکعتوں کے احرام کے وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ
الْمُشْرِكُونَ يَقُولُونَ لَبَّيْكَ لَا شَرِيكَ لَكَ فَيَقُولُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَيْلَكُمْ قَدْ قَدْ إِلَّا شَرِيكًا هُوَ لَكَ تَمْلِكُهُ وَمَا مَلَكَ يَقُولُونَ هٰذَا وَهُمْ
يَطُوفُونَ بِالْبَيْتِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے ابن عباس سے کہا کہتے تھے مشرک حاضر ہیں تیری خدمت میں نہیں شریک واسطے تیرے کوئی پس فرماتے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم افسوس
ہے تمہیں بس ہے بس ہے یعنی اسی قدر کہو اس سے زیادہ نہ کہو پھر مشرک کہتے یعنی زیادہ کہتے مگر وہ شریک کہ واسطے تیرے ہے مالک ہے تو اوسکا اور نہیں مالک وہ شریک تیرا کہتے تھے مشرک ان کلمات کو اور حال یہ کہ طواف

حضرت علی نے کہ کہا تہا یعنی الٰہی تحقیق میں نے احرام باندہا ہے ساتھ اوس چیز کے کہ احرام باندہا ساتھ اوسکے رسول تیرے نے فرمایا حضرت نے پس تحقیق ساتھ میرے ہدی ہے پس بہی نیت کر
تو بہی تمتع احرام مت کہول باندہے رہ جیسے کہ میں رہونگا ساتھ ہدی کے ہدی سبب احرام سے نہیں نکل سکتا یہانتک کہ فارغ ہوں حج اور عمرہ سے پس تم بہی احرام میں رہو کہ لائے تہے سبب اونٹ لائے ہو
حضرت علی یمن سے اور وہ کہ لائے اونکو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہا جابر نے پس حلال ہو گئے لوگ سب یعنی اکثر اونمین سے جنکے ساتھ ہدی نہ تہی وہ احرام عمرہ کا کر کے نکل آئے تہے فارغ
ہو نیکو عمرہ سے مگر پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور وہ لوگ کہ تہے اونکے ساتھ ہدی حلال ہوئے یعنی جبکہ ہوا دن ترویہ کا یعنی آٹہوین تاریخ ذیحجہ کی متوجہ ہوئے یعنی بارادہ کیا متوجہ ہونیکا طرف منا کو
پس احرام باندہا حج کا صحابہ نے یعنی اونہون نے کہ احرام عمرہ سے نکل آئے تہے بعد فارغ ہونیکے عمرہ سے اور سوار ہوئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم یعنی جبکہ آفتاب طلوع ہوا اور پہونچے منا میں پس نماز
پڑہی منا میں یعنی مسجد خیف میں ظہر اور عصر اور مغرب اور عشا اور فجر کی پہر ٹہرے ہر یعنی بیٹہا ذکر و نماز فجر کے تہوڑی دیر یہانتک کہ نکلا آفتاب اور حکم کیا ساتھ خیمہ کے کہ تہا بنا
ہوا بالونکا کہ کہڑا کیا جاوے حضرت کیلیے وادی نمرہ میں پہر چلے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم یعنی منی سے طرف عرفات کی اور نہین گمان کیا قریش نے مگر یہ کہ حضرت کہڑے ہونگے
حج کیلیے نزدیک مشعر حرام کے جیسا کہ تہے قریش کرتے جاہلیت میں پس گذر گئے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم مزدلفہ سے یہانتک کہ آئے میدان عرفات میں پس پایا خیمہ کہ کہڑا کیا گیا تہا
حضرت کیلیے نمرہ میں پس اوترے اوس میں یعنی اور ٹہرے اوس میں یہانتک کہ جب ڈہل گیا دوپہر حکم کیا ساتھ قصوی کے کہ نام تہا حضرت کی اونٹنی کا پس زین کی گئی حضرت
کیلیے پہر آئے حضرت یعنی اونٹنی پر سوار ہو کر اندر وادی نمرہ کے پہر خطبہ فرمایا روبرو لوگونکے اور فرمایا کہ تحقیق خون تمہارے اور مال تمہارے حرام ہیں تم پر یعنی آپس میں ایک دوسرے کا
نہ خون کرے اور نہ مال کسی کا چوری یا غارتگری سے کہا جاوے مانند اس دن تمہارے کی یعنی عرفہ کے بیچ اس مہینے تمہارے کے یعنی ذیحجہ کے بیچ اس شہر تمہارے کے یعنی مکہ کے جیسا کہ حرام جانتے ہو تم
ہو کسیکا مال لینا اور خون کرنا کسیکا اس دن اور اس مہینے میں اور اس شہر میں اسیطرح ہمیشہ اور ہر جگہ خون کرنا اور ناحق مال لینا آپس میں حرام ہے خبردار ہو ہر چیز امر جاہلیت کی
نیچے قدمون میرے رکہی گئی ہے یعنی پست و پامال ہے یعنی باطل و موقوف ہے یعنی جو کچہ کسی نے کیا پہلے اسلام کے معاف کیا میں نے اور جو رسمیں جاہلیت کی تہیں موقوف کیں اور خون جاہلیت
کے موقوف کیے یعنی نہ قصاص ہے اس میں اور نہ دیت اور نہ کفارہ ہے اوسکا اور سود کو جدا بیان فرمایا ہے واسطے زیادتی اہتمام کے اور تحقیق اول خون کہ موقوف کرتا ہوں اپنے خونون میں سے خون ابن ربیعہ
بن حارث کا ہے اور وہ دودہ پیتا تہا بیچ بنی سعد کے پس قتل کیا تہا اوسکو قوم ہذیل نے اور سود جاہلیت کا موقوف کیا گیا اور اول سود کہ موقوف کیا میں نے اپنے سودون میں سے سود عباس
بن عبد المطلب کا ہے پس تحقیق وہ موقوف کیا گیا بالکل پہر ڈرو اللہ سے بیچ حق عورتون کے پس تحقیق تم نے لیا ہے اونکو ساتھ امان اللہ کے یعنی ساتھ عہد اوسکے کہ تم نے کیا ہے یا ساتھ عہد کے
کہ نیا اوسسے کیا ہے بیچ رعایت حقوق اونکی کے اور حلال کیا تم نے اونکی شرمگاہونکو ساتھ حکم اللہ کے اور حق تمہارا اونپر یہ ہے کہ نہ آنے دین تمہارے بچہونون پر کسو کو
کہ رکہو جانتے ہو تم اوسکو آنیکو یعنی نہ اذن دیوین گہر میں آنیکا کسیکو بغیر مرضی تمہاری خواہ مرد ہو خواہ عورت پس اگر کرین یہ یعنی اذن دین آنیکا پس مارو اونکو مارنا بغیر سختی کا اور
اونکا حق تمپر روزی ہے اونکی یعنی کہانا پینا اوسکا حکم میں داخل ہے مکان بہی اور کپڑا اونکا موافق مقدور اپنے کے اور تحقیق چہوڑی میں نے تم میں ایسی چیز کہ ہرگز نہیں گمراہ ہوگے بعد چہوڑنے میرے کے
اوسکو تم میں بعد میرے اگر مضبوط پکڑو اوسکو اور عمل کرو اوسپر اگر چنگل مارو ساتھ اوسکے وہ کتاب اللہ ہے اور تم پوچہے جاؤ گے یعنی میرے پہنچانے اور نہ پہنچانے سے احکام دین کو پس کیا جواب دو گے کہا
صحابہ نے گواہی دینگے ہم یعنی روبرو اللہ تعالی کے کہ تحقیق پہونچائی تم نے پیغمبری اور ادا کی تم نے امانت اور خیرخواہی کی تم نے امت کی پس اشارہ کیا حضرت نے ساتھ انگشت شہادت کے اونگلی اپنی کو اس
حال میں کہ اوٹہاتے تہے اوسکو طرف آسمان کے اور جہکاتے تہے اوسکو طرف لوگونکے اور کہتے تہے بار الٰہی گواہ رہ یا الٰہی گواہ رہ یعنی اپنے بندونکے اقرار پر کہ اونہون نے اقرار کیا پہونچانیکا شریعت
کترواتے بال منڈانا بالونکا وقت نکلنے کے احرام سے افضل ہے اور باوجود اسکے صحابہ نے بال کتروائے اسلیے کہ باقی بال حج میں منڈواوین اور آپکے ساتھ جو ہوئے طرف منی کے آٹہوین تاریخ
منا میں جانا اور وہاں رات کو رہنا ہمارے نزدیک واجب نہیں بلکہ سنت ہے اور نمرہ ساتھ زبر نون کے اور زیر میم کے نام ایک پہاڑ کا ہے قریب عرفات کے کہ زمین حرم کی وہاں تمام ہوتی ہے
اور عرفات حل میں ہے اور نہین گمان کیا قریش نے یعنی قریش گمان کرتے تہے کہ حضرت ٹہرینگے نزدیک مشعر حرام کے کہ نام ہے ایک پہاڑ کا بیچ مزدلفہ کے جیسا کہ قریش جاہلیت میں ٹہرا کرتے تہے
اور اوسکو کہتے تہے کہ یہ موقف حمس کا یعنی جگہ ٹہرنے قریش اور اہل حرم کی اسلیے کہ وہ عرفات میں نہیں جاتے تہے بخلاف تمام عرب کے کہ وہ موقف عرفات میں کرتے تہے پس
گمان کیا کہ حضرت بہی مزدلفہ میں ٹہرینگے پر حضرت وہاں نہ ٹہرے اور عرفات میں پہونچے اور خطبہ فرمایا یعنی دو خطبے پڑہے اور اول میں احکام حج کو بیان کیا اور غرض اس لانے
حضرت ذکر خون کا کہ عرض میں آیا وہ اس خطبہ میں بیان تہا نسبت ہونے کے اوس میں کہ ابن ربیعہ بن حارث کا نام ایاس ہے حضرت کے چچا زاد بہائی عبد المطلب کے پوتے کا بیٹا تہا پس یہ

ربیعہ کا جسکا نام ایاس ہے اسکو قبیلہ بنی سعد میں دودھ پلانے کو دیا تھا جن ایام کہ بنی سعد اور ہذیل میں لڑائی ہوئی ہذیل میں سے کسی نے اسکو پتھر مارا وہ مر گیا پس ابن ایاس حضرت کے چچا کے پوتے تھے اور انکا خون لینا حضرت کو حق تھا حضرت نے معاف فرمایا اور عباس بن عبدالمطلب چچا حضرت کے ایام جاہلیت میں بیاج لیتے تھے اور سود لوگوں کے ذمہ باقی تھا وہ بھی حضرت نے معاف فرمایا ہے ع **ثُمَّ اَذَّنَ** بِلَالٌ ثُمَّ اَقَامَ فَصَلَّى الظُّهْرَ ثُمَّ اَقَامَ فَصَلَّى الْعَصْرَ وَلَمْ يُصَلِّ بَيْنَهُمَا شَيْئًا ثُمَّ رَكِبَ حَتّٰى اَتَى الْمَوْقِفَ فَجَعَلَ بَطْنَ نَاقَتِهِ الْقَصْوَاءِ اِلَى الصَّخَرَاتِ وَجَعَلَ حَبْلَ الْمُشَاةِ بَيْنَ يَدَيْهِ وَاسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ فَلَمْ يَزَلْ وَاقِفًا حَتّٰى غَرَبَتِ الشَّمْسُ وَذَهَبَتِ الصُّفْرَةُ قَلِيْلًا حَتّٰى غَابَ الْقُرْصُ وَاَرْدَفَ اُسَامَةَ وَدَفَعَ حَتّٰى اَتَى الْمُزْدَلِفَةَ فَصَلّٰى بِهَا الْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ بِاَذَانٍ وَاحِدٍ وَاِقَامَتَيْنِ وَلَمْ يُسَبِّحْ بَيْنَهُمَا شَيْئًا ثُمَّ اضْطَجَعَ حَتّٰى طَلَعَ الْفَجْرُ فَصَلَّى الْفَجْرَ حِيْنَ تَبَيَّنَ لَهُ الصُّبْحُ بِاَذَانٍ وَاِقَامَةٍ ثُمَّ رَكِبَ الْقَصْوَاءَ حَتّٰى اَتَى الْمَشْعَرَ الْحَرَامَ فَاسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ فَدَعَاهُ وَكَبَّرَهُ وَهَلَّلَهُ وَوَحَّدَهُ فَلَمْ يَزَلْ وَاقِفًا حَتّٰى اَسْفَرَ جِدًّا فَدَفَعَ قَبْلَ اَنْ تَطْلُعَ الشَّمْسُ وَاَرْدَفَ الْفَضْلَ ابْنَ عَبَّاسٍ حَتّٰى اَتٰى بَطْنَ مُحَسِّرٍ فَحَرَّكَ قَلِيْلًا ثُمَّ سَلَكَ الطَّرِيْقَ الْوُسْطَى الَّتِيْ تَخْرُجُ عَلَى الْجَمْرَةِ الْكُبْرٰى حَتّٰى اَتَى الْجَمْرَةَ الَّتِيْ عِنْدَ الشَّجَرَةِ فَرَمَاهَا بِسَبْعِ حَصَيَاتٍ يُكَبِّرُ مَعَ كُلِّ حَصَاةٍ مِنْهَا مِثْلَ حَصَى الْخَذْفِ رَمٰى مِنْ بَطْنِ الْوَادِيْ ثُمَّ انْصَرَفَ اِلَى الْمَنْحَرِ فَنَحَرَ ثَلَاثًا وَّسِتِّيْنَ بَدَنَةً بِيَدِهِ ثُمَّ اَعْطٰى عَلِيًّا فَنَحَرَ مَا غَبَرَ وَاَشْرَكَهُ فِيْ هَدْيِهِ ثُمَّ اَمَرَ مِنْ كُلِّ بَدَنَةٍ بِبَضْعَةٍ فَجُعِلَتْ فِيْ قِدْرٍ فَطُبِخَتْ فَاَكَلَا مِنْ لَحْمِهَا وَشَرِبَا مِنْ مَرَقِهَا ثُمَّ رَكِبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَفَاضَ اِلَى الْبَيْتِ فَصَلّٰى بِمَكَّةَ الظُّهْرَ فَاَتٰى عَلٰى بَنِيْ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ يَسْقُوْنَ عَلٰى زَمْزَمَ فَقَالَ انْزِعُوْا بَنِيْ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ فَلَوْلَا اَنْ يَّغْلِبَكُمُ النَّاسُ عَلٰى سِقَايَتِكُمْ لَنَزَعْتُ مَعَكُمْ فَنَاوَلُوْهُ دَلْوًا فَشَرِبَ مِنْهُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ پھر اذان دی بلال نے پھر تکبیر کہی پھر پڑھی نماز ظہر کی پھر تکبیر کہی پھر پڑھی نماز عصر کی اور نہ پڑھا درمیان ان دونوں کے کچھ یعنی نہ سنت نہ نفل پھر سوار ہوئے یہاں تک کہ آئے میدان عرفات میں ٹھہرنے کی جگہ پس کیا پیٹ اپنی اونٹنی قصواء کا طرف پتھروں کی اور کیا حبل مشاۃ کو کہ نام ایک جگہ کا ہے آگے اپنے اور سامنے ہوئے قبلہ کو پس ٹھہرے کھڑے یہاں تک کہ غروب ہوا آفتاب اور جاتی رہی زردی تھوڑی سی یہاں تک کہ غائب ہوا گردہ آفتاب کا اور پیچھے سوار کیا اسامہ کو اور جلدی چلے یہاں تک کہ آئے مزدلفہ میں پھر نماز پڑھی اس میں مغرب اور عشاء کی ساتھ ایک اذان اور دو تکبیروں کے اور نہ پڑھی درمیان ان دونوں کے کوئی نماز نہ سنت اور نہ نفل پھر لیٹ رہے یہاں تک کہ طلوع ہوئی فجر پھر پڑھی نماز فجر کی اس وقت کہ ظاہر ہوئی ان پر صبح ساتھ اذان اور تکبیر کے پھر سوار ہوئے اونٹنی پر یہاں تک کہ آئے مشعر حرام پر پس سامنے کھڑے ہوئے قبلہ کو اور دعا مانگی اللہ تعالیٰ سے اور تکبیر کہی اور لا الہ الا اللہ کہا اور وحدانیت اللہ کی کہی یعنی لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ آخر تک کہا پس ہمیشہ کھڑے رہے یہاں تک کہ صبح ہوئی خوب روشن پس چلے پہلے نکلنے آفتاب کے اور پیچھے سوار کیا فضل بن عباس کو یہاں تک کہ آئے درمیان وادی محسر کے پس حرکت دی سواری کو تھوڑی سی پھر چلے بیچ کی راہ کہ نکلتی ہے اوپر جمرہ کبریٰ کے یہاں تک کہ آئے جمرہ کے پاس کہ نزدیک درخت کے ہے پس پھینکیں اس پر سات کنکریاں مانند کنکریوں ٹھیکری کے جو کہ انگلیوں میں رکھ کر پھینکتے ہیں یعنی بقدر انگلی کا ہے کہ بقدر دانہ باقلا کی تھیں تکبیر کہتے تھے ساتھ ہر کنکری کے اور ان کنکریوں کو پھینکا بیچ حضرت نے کنکریاں نالہ کے پھر مذبح کی طرف پھرے جگہ قربانی کی کہ منا میں ہے پس ذبح کئے حضرت نے تریسٹھ اونٹ ساتھ اپنے ہاتھ کے پھر دئیے باقی حضرت علی کو پس ذبح کئے اونٹ باقی یعنی سینتیس اور شریک کیا حضرت نے حضرت علی کو بیچ ہدی اپنی کے پھر حکم کیا حضرت نے ساتھ لینے ایک ایک ٹکڑے گوشت کے ہر اونٹ میں سے پھر ڈالے گئے ٹکڑے گوشت کے ایک ہانڈی میں پس پکائے گئے ٹکڑے پس کھایا دونوں یعنی حضرت نے اور حضرت علی نے گوشت میں سے اور پیا دونوں نے اس کا شوربہ پھر سوار ہوئے حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور چلے طرف خانہ کعبہ کے اور طواف کیا پس نماز پڑھی مکہ میں ظہر کی پھر آئے اولاد عبدالمطلب کے پاس یعنی چچا عباس اور اولاد ان کی کے پاس اور وہ پانی زمزم کا کھینچ کھینچ کر پلاتے تھے پس فرمایا کھینچو اے اولاد عبدالمطلب کی یعنی پانی زمزم کا کہ بہت ثواب کا کام ہے پس اگر نہ ہوتا خوف اسکا کہ غلبہ کریں گے لوگ تم پر اوپر پانی پلانے تمہارے کے تو البتہ کھینچتا میں بھی ساتھ تمہارے یعنی خوف اسکا ہے کہ لوگ مجھ کو کھینچتے دیکھ کر بسبب اتباع میری کے کھینچیں گے اور ازدحام کریں گے اور یہ منصب تمہارے ہاتھ سے جاتا رہے گا اگر اسکا خوف نہ ہوتا تو میں بھی تمہارے ساتھ کھینچتا پس دیا اولاد عبدالمطلب نے ایک ڈول پس پیا حضرت نے اس میں سے نقل کی یہ مسلم نے **ف** پھر پڑھی نماز عصر کی الخ یعنی جمع کیا نماز ظہر اور عصر کو ظہر کے وقت میں اسکو جمع تقدیم کہتے ہیں عرفات میں حق

تمام کرے حج اپنا یعنی مگر حج کو تو حکم کیا گیا فسخ کا یعنی حج کا ساتھ عمرہ کے ادا نہ تمام کرے کی حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا حائضہ ہوئی تھیں اور نہ طواف کیا تھا میں نے خانہ کعبہ کا نہ عمرہ کا اور نہ سعی کی تھی درمیان صفا اور مروہ کے یعنی اس لیے کہ نہیں صحیح ہوتی سعی مگر بعد طواف کے اور الا حیض میں سعی نہیں جمع پس شکایت کی میں نے یہ حضرت سے یعنی کہ میرا حیض کا اور نہیں احرام باندھا تھا میں نے مگر عمرہ کا پس حکم فرمایا مجھکو حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ کہ کھولوں میں سر اپنا اور کنگھی کروں میں یعنی کھولوں میں احرام عمرہ کو سو اور مباح کروں اور چیزوں کو کہ حرام ہوئی تھیں بسبب احرام کے اور احرام باندھوں حج کا بعد اسکے اور چھوڑ دوں میں عمرہ کو یعنی پھر جب فارغ ہوئی حج کر تو احرام قضا عمرہ کا کروں پس کیا میں نے ایسا ہی تک کہ ادا کیا میں نے حج اپنا بھیجا ساتھ میرے عبدالرحمن بن ابی بکر کو اور حکم کیا مجھکو یہ کہ عمرہ کروں میں بدلے عمرہ اپنے کے تنعیم سے کہا حضرت عائشہ نے پس طواف کیا ان لوگوں نے کہ احرام باندھا تھا ساتھ عمرہ کے یعنی طواف عمرہ کا کیا اور سعی کی درمیان صفا اور مروہ کے پھر احرام سے نکل گئے پھر کیا اور طواف پیچھے اسکے یعنی منیٰ سے پھر آ کر اور یہ طواف حج کو یعنی کیا کہ اسکو طواف افاضہ کہتے ہیں اور جن شخصوں نے جمع کیا تھا حج اور عمرہ کو پس سوا اسکے نہیں کہ کیا ان شخصوں نے طواف ایک نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** تنعیم نام ایک جگہ کا ہے کہ تین کوس کے سرے پر خارج حد حرم سے یعنی حل میں ہے اور احرام عمرہ کی شرط ہے کہ حل سے باندھا جاوے خواہ احرام باندھنے والا مکی ہو یا غیر مکی اور احرام حج کا مکی حرم سے باندھے اور غیر مکی حل سے اور جن شخصوں نے جمع کیا تھا حج اور عمرہ کو یعنی ابتداءً یا داخل کیا ایک کو دوسرے میں ان شخصوں نے ایک ہی طواف کیا یعنی دن نحر کے اور یہ مذہب ہے شافعی کا اور ہمارے نزدیک لازم ہے قارن کو دو طواف کرنے ایک طواف عمرہ کے لیے جبکہ داخل ہو مکہ میں اور دوسرا طواف بعد وقوف عرفات کے حج کے لیے حدیث شریف سے ثابت ہوا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم قارن تھے اور وہ جبکہ مکہ میں تشریف لائے تو طواف کیا اور دوسرا طواف الزیارۃ کیا بعد وقوف کے اور دارقطنی نے ایک روایت نقل کی ہے اور اسکا حاصل یہی ہے کہ قارن طواف کرے اور دو بار سعی کرے صفا اور مروہ میں اور حضرت علی اور عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما سے بھی اسی طرح منقول ہے کہ قارن دو طواف کرے اور دو بار سعی ع

وعن عبد الله بن عمر قال تمتع رسول الله صلى الله عليه وسلم في حجة الوداع بالعمرة الى الحج فساق معه الهدي من ذي الحليفة وبدأ فاهل بالعمرة ثم اهل بالحج فتمتع الناس مع النبي صلى الله عليه وسلم بالعمرة الى الحج فكان من الناس من اهدى ومنهم من لم يهد فلما قدم النبي صلى الله عليه وسلم مكة قال للناس من كان منكم اهدى فانه لا يحل من شيء حرم منه حتى يقضي حجه ومن لم يكن منكم اهدى فليطف بالبيت وبالصفا والمروة وليقصر وليحلل ثم ليهل بالحج وليهد فمن لم يجد هديا فليصم ثلاثة ايام في الحج وسبعة اذا رجع الى اهله فطاف حين قدم مكة واستلم الركن اول شيء ثم خب ثلاثة اطواف ومشى اربعا فركع حين قضى طوافه بالبيت عند المقام ركعتين ثم سلم فانصرف فاتى الصفا فطاف بالصفا والمروة سبعة اطواف ثم لم يحل من شيء حرم منه حتى قضى حجه ونحر هديه يوم النحر وافاض فطاف بالبيت ثم حل من كل شيء حرم منه وفعل مثل ما فعل رسول الله صلى الله عليه وسلم من ساق الهدي من الناس متفق عليه

اور روایت ہے عبداللہ بن عمر سے کہا فائدہ اٹھایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے حجۃ الوداع میں ساتھ عمرہ کے طرف حج کے یعنی اول عمرہ کا احرام باندھا اور پھر حج کا پس ہانکا ساتھ اپنے ہدی ذی الحلیفہ سے کہ نام ایک جگہ کا ہے وہیں حضرت نے احرام باندھا تھا اور شروع کیا پس احرام باندھا ساتھ عمرہ کے پھر احرام باندھا ساتھ حج کے پس تمتع کیا لوگوں نے ساتھ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ عمرہ کے طرف حج کے یعنی ملایا عمرہ کو طرف حج کے پس تھے بعضے لوگ ہدی والے یعنی جنہوں نے کہ احرام عمرہ کا باندھا تھا وہ ہدی لائے تھے اور بعضے نہیں سے تھے کہ نہیں ہدی لائے پس جبکہ آئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم مکہ میں فرمایا واسطے لوگوں کے یعنی عمرہ کرنے والوں کو جو شخص تم میں سے ہدی لایا ہے پس نہ حلال ہووے کسی چیز سے کہ باز رہا ہے اس سے یعنی احرام سے نکلنے پاوے یہاں تک کہ ادا کر لے حج اپنا اور جو شخص کہ نہ تم میں سے ہدی لایا پس طواف کرے خانہ کعبہ کا یعنی طواف عمرہ کا کرے اور سعی کرے صفا اور مروہ میں اور کتروا دے بال اور حلال ہو کہ نکل احرام سے یعنی احرام عمرہ کو سے یعنی جو چیزیں کہ منع تھیں احرام میں وہ مباح ہو گئیں پھر احرام کرے ساتھ حج کے یعنی آٹھویں تاریخ ذی الحجہ کو حرم سے اور ذبح کرے ہدی یعنی دن نحر کے بعد رمی جمار کے پہلے سر منڈانے کے کہ واجب ہے متمتع کو واسطے شکر گذاری اس نعمت کے کہ توفیق ادائے عمرہ اور حج کی ہوئی پس جو شخص کہ نہ پاوے ہدی پس چاہیے کہ روزے رکھے تین دن بیچ حج کے

یعنی حج کی مہینوں میں ابتدا احرام کی سے دن نحر کے اور نفس سے یہہ ہے کہ ساتویں آٹھویں نویں کو بہ کر کے اور دسواں جبکہ پھر طرف الٹا اپنی کے یعنی فارغ ہوا حال حج سے اگرچہ
کہ منی میں تہہ پھر طواف کیا حضرت نے خانہ کعبہ کا جبکہ آئے مکہ میں یعنی طواف عمرہ کا کیا اور بوسہ دیا حجر اسود کو پہلے سب چیزوں سے یعنی افعال جو طواف کی بابت میں ہیں پہلے
حجر اسود کو بوسہ دیا بعد اسکے پھر جلدی کی طواف کرنے میں تین بار اور چار بار چلا اپنی چال یعنی ایک بار جو گرد خانہ کعبہ کے پھرتے ہیں اسکو شوط کہتے ہیں پس سات شوط
بطور مذکور کیے اور سات شوط کا ایک طواف ہوتا ہے پھر پڑھی نماز نزدیک مقام ابراہیم کے دو رکعت اوس وقت کہ پورا کیا طواف اپنا گرد خانہ کعبہ کے پھر سلام پھیرا یعنی
صلوٰۃ الطواف پڑھی جو واجب ہے تمام ہونے نزدیک پھر پھرے خانہ کعبہ سے اور آئی صفا پر پھر صفا مروہ میں سات بار پھر نہ حلال ہوئی کسی چیز سے کہ باز رہے تہے اوس سے
یعنی احرام ہونے کے سبب یہانتک کہ تمام کیا حج اپنا اور ذبح کی ہدی اپنی دن نحر کے یعنی دسویں ذی الحجہ کو پس احلال ہوتی ساتھ حلق کی ہر چیز سے سوای جماع کے اور چلی یعنی سیدہے
مکہ میں آئے پھر طواف کیا خانہ کعبہ کا یعنی طواف فاضہ پھر حلال ہوتی ہر چیز سے کہ باز رہے تہے اوس سے یعنی اب جماع کرنا بھی حلال ہو گیا اور کیا مانند اوسکے جیسا کہ کیا
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اور اس شخص نے کہ لایا تہا ہدی صحابہ میں سے نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے **ف** اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم متمتع تہے اور صحیح یہہ ہے کہ حضرت قارن تہے تو تاویل اسکی یہہ ہے کہ مراد تمتع سے تمتع لغوی ہے یعنی نفع اوٹہانا اور وہ قران میں موجود ہے کہ قارن متمتع
ہوتا ہے عمرہ کے ساتھ حج کرنے سے **وعن ابن عباس** قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم هذه عمرة استمتعنا بها فمن لم يكن عنده الهدي
فليحل الحل كله فان العمرة قد دخلت في الحج الى يوم القيمة رواه مسلم وهذا الباب خال عن الفصل الثاني اور روایت ہے ابن عباس سے کہا فرمایا
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یہہ عمرہ ہے کہ فائدہ اوٹہایا ہم نے ساتھ اسکے پس جس شخص کے نزدیک ہدی نہ ہووے پس چاہیے کہ حلال ہو جاوے سب طرح کا حلال ہونا اسلیے کہ تحقیق عمرہ کرنا
داخل ہوا یعنی جائز ہوا بیچ مہینوں حج کے روز قیامت تک نقل کی یہہ مسلم نے اور یہہ باب خالی ہے فصل دوسری سے **ف** یہاں بہی تمتع سے مراد تمتع لغوی ہے یعنی فائدہ اوٹہانا
اور اسکی شرح اس حدیث کے اوپر ذکر ہو چکی ہے **الفصل الثالث** **عن عطاء** قال سمعت جابر بن عبد الله في ناس معي قال اهللنا
اصحاب محمد بالحج خالصا وحده قال عطاء قال جابر فقدم النبي صلى الله عليه وسلم صبح رابعة مضت من ذي الحجة فامرنا ان
نحل قال عطاء قال حلوا واصيبوا النساء قال عطاء ولم يعزم عليهم ولكن احلهن لهم فقلنا لما لم يكن بيننا وبين عرفة الا
خمس امرنا ان نفضي الى نسائنا فناتي عرفة تقطر مذاكيرنا المني قال يقول جابر بيده كاني انظر الى قوله بيده يحركها قال فقام
النبي صلى الله عليه وسلم فينا فقال قد علمتم اني اتقاكم لله واصدقكم وابركم ولولا هديي لحللت كما تحلون ولو استقبلت من
امري ما استدبرت لم اسق الهدي فحلوا فحللنا وسمعنا واطعنا قال عطاء قال جابر فقدم علي من سعايته فقال بم اهللت
قال بما اهل به النبي صلى الله عليه وسلم فقال له رسول الله صلى الله عليه وسلم فاهد وامكث حراما قال واهدى له علي هديا
فقال سراقة بن مالك بن جعشم يا رسول الله العامنا هذا ام لابد قال لابد رواه مسلم روایت ہے عطاء سے کہا سنا میں نے جابر بن عبد اللہ کو بیچ
کتنے آدمیوں کے کہ شریک تہے میرے ساتھ سنا میں نے کہا جابر نے کہ احرام باندہا تہا ہم یعنی صحابہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے نے ساتھ حج کے خالص یعنی بغیر آمیزش عمرہ کے کہا عطاء نے کہا جابر
نے پس آئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم وقت صبح چوتھی تاریخ کی کہ گذر رہی تہی ذی الحجہ کی پس حکم کیا ہمکو یہہ کہ حلال ہو جاویں ہم کہا عطاء نے فرمایا حضرت نے کہ حلال ہو جاؤ اور پہنچو
عورتوں کے پاس یعنی اونسے بہی صحبت کرو کہا عطاء نے اور نہ واجب کی حضرت نے صحبت کرنا اونپر و لیکن حلال کر دیں عورتیں واسطے اونکے یعنی حلال ہونیکا امر واجب کیا تہا
اور صحبت کرنیکا اباحت کے طور پر کہا جابر یعنی بطریق تعجب کے جبکہ نہیں درمیان ہمارے اور درمیان عرفہ کے مگر پانچ راتیں حکم کیا ہمکو یہہ کہ صحبت کریں ہم اپنی بیبیوں سے پہر جاویں
ہم میدان عرفہ میں اس حالت سے کہ ٹپکاتی ہوں عضو مخصوص ہمارے منی کو یعنی قریب جماع کی ہوئے ہونگے اور اسکو عیب گنتے تہے جاہلیت میں بلکہ باعث نقصان کا جانتے تہے
کہا عطاء نے کہ اشارہ کیا جابر نے ساتھ ہاتھ اپنے کے گویا کہ میں دیکھتا ہوں طرف اشارہ کرنے کی ساتھ ہاتھ اپنے کے کہ ہلاتے تہے اوسکو کہا جابر نے پس کہڑے ہوئے نبی صلی اللہ
علیہ وسلم درمیان ہمارے یعنی خطبہ کے طور پر فرمایا کہ تحقیق جانا تم نے کہ تحقیق میں بہت ڈرتا ہوں بہ نسبت تمہارے خدا سے اور بہت سچا ہوں تم میں اور بہت نیک ہوں

وعن عروة بن الزبير قال قد حج النبي صلى الله عليه وسلم فأخبرتني عائشة أن أول شيء بدأ به حين قدم أنه توضأ
ثم طاف بالبيت ثم لم تكن عمرة ثم حج أبو بكر فكان أول شيء بدأ به الطواف بالبيت ثم لم تكن عمرة ثم عمر ثم
عثمان مثل ذلك متفق عليه اور روایت ہے عروہ بن زبیر سے کہ کہا تحقیق حج کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پس خبر دی مجھکو
پہر کہ شروع کی ساتھہ اوسکے حضرت نے اوسوقت کہ آئے مکہ میں یہہ تہی کہ وضو کیا پہر طواف کیا خانہ کعبہ کا یعنی طواف عمرہ کا کیا اسیطرح
پہر نہوا عمرہ پہر حج کیا ابوبکر نے یعنی بعد حضرت کے پس تہا اول وہ چیز کہ شروع کیا ساتھہ اوسکے طواف خانہ کعبہ کا پہر نہوا عمرہ پہر حضرت عمر نے
کیا مانند اسکے نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے ف وضو کیا یعنی وضو پر وضو کیا اسلیے کہ پہلا گذر ہی چکا ہے کہ حضرت نے ذی طوی میں غسل کیا تہا وضو
شرط ہے صحت طواف کی جمہور کے نزدیک اور ہمارے نزدیک واجب ہے اور نہوا عمرہ اوپر کی حدیثوں سے معلوم ہوا کہ حضرت اور صحابہ نے بعد آنیکے
ولیکن جو کہ ہدی لائے تہے احرام باندہے رہے اور جو نہ لائے تہے وہ احرام سے نکل گئے پس مراد نہوا عمرہ سے یہہ ہے کہ حج کو فسخ یعنی موقوف کرکے عمرہ نہیں کیا اور احرام سے
باہر نہیں آئے بلکہ احرام پر رہے اسلیے کہ قارن تہے دن نحر کے احرام سے نکلے اور عروہ نے یہہ کلام واسطے رد کرنے اون لوگوں کے کیا کہ گمان کرتے تہے کہ حضرت نے
حج کو فسخ کرکے عمرہ کیا یا یہہ مراد ہے کہ سب صحابہ جو ساتھ تہے فقط عمرہ بعد حج کے نہیں کیا بلکہ اکتفا کیا اوسی عمرے پر کہ حج کے ساتھہ ملا ہوا تہا ۱۲ ح وعن ابن عمر
قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم إذا طاف في الحج أو العمرة أول ما يقدم سعى ثلاثة أطواف ومشى أربعة ثم سجد سجدتين
ثم يطوف بين الصفا والمروة متفق عليه اور روایت ہے ابن عمر سے کہ کہا تہے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جسوقت طواف کرتے بیچ حج کے یا عمرہ کے اول
آنے میں جلدی چلتے تین شوط میں اور چلتے اپنی چال چار بار پہر نماز پڑہتے دو رکعت یعنی طواف کی پہر سعی کرتے درمیان صفا اور مروہ کے نقل کی یہہ بخاری
اور مسلم نے ف کعبہ کے گرد جو ایکبار پہرے تو اوسکو شوط کہتے ہیں اور سات شوط کا ایک طواف ہوتا ہے پس طواف کرتے تین بار تو حضرت جلدی چلتے
تہے اسطرح کہ قدم پاس پاس رکہتے جلد جلد اور دوڑتے نہ تہے اور چار بار اپنی چال ۱۲ ح وعنه قال رمل رسول الله صلى الله
عليه وسلم من الحجر إلى الحجر ثلاثا ومشى أربعا وكان يسعى ببطن المسيل إذا طاف بين الصفا والمروة رواه مسلم اور روایت
ہے ابن عمر سے کہ کہا جلدی کی چلنے میں بیچ طواف کے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے حجر اسود سے تا حجر اسود تین پہیروں میں اور چلے موافق چال اپنی کے
چار پہیروں میں اور تہے دوڑتے بطن مسیل میں جسوقت کہ سعی کرتے درمیان صفا اور مروہ کے نقل کی یہہ مسلم نے ف سعی کرنے یعنی پہرنا درمیان صفا
اور مروہ کے سات بار واجب ہے ہمارے نزدیک اور رکن ہے امام شافعی کی نزدیک اور بطن مسیل نام ایک جگہہ کا ہے درمیان صفا اور مروہ کے اوسکے
سرو پر نشان بنادیے ہیں سبز اوسکے بیچ میں جلدی چلنا سنت ہے سبکے نزدیک تب سعی کہتے ہیں ۱۲ ح وعن جابر قال إن رسول الله صلى الله
عليه وسلم لما قدم مكة أتى الحجر فاستلمه ثم مشى على يمينه فرمل ثلاثا ومشى أربعا رواه مسلم اور روایت ہے جابر سے کہ کہا
تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جب آئے مکہ میں تو آئے حجر اسود کے پاس پس بوسہ دیا اوسکو پہر چلے داہنے ہاتہہ اپنی کی طرف پس جلدی چلے بازو ہلاکر یعنی جیسے کہ پہلوان
چلتے ہیں تین بار اور اپنی چال چلے چار بار نقل کی یہہ مسلم نے وعن الزبير بن عربي قال سأل رجل ابن عمر عن استلام الحجر فقال رأيت رسول
الله صلى الله عليه وسلم يستلمه ويقبله رواه البخاري اور روایت ہے زبیر بن عربی سے کہ کہا پوچہا ایک شخص نے ابن عمر سے احوال بوسہ دینے حجر اسود
کا سو کہا دیکہا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ ہاتہہ لگاتے تہے اوسکو اور بوسہ دیتے تہے اوسکو نقل کی یہہ بخاری نے وعن ابن عمر قال لم أر النبي
صلى الله عليه وسلم يستلم من البيت إلا الركنين اليمانيين متفق عليه اور روایت ہے ابن عمر سے کہ کہا نہیں دیکہا میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ ہاتہہ
لگاتے ہوں خانہ کعبہ کے گرد کونوں کو مگر دو کونوں کو کہ جانب یمن کے ہیں نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے ف کعبہ کے چار رکن یعنی چار کونے ہیں ایک وہ ہے کہ جس میں حجر اسود ہے اور دوسرا

اور روایت ہی ابن عباس سی یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ سلم نی فرمایا طواف کرنا گرد خانہ کعبہ کی مانند نماز کی ہی مگر تحقیق تم بولتی ہو او سمین پس جو کوئی بولی او سمین پس بولی مگر ساتہ نیکی کی نقل کی یہ ترمذی اور نسائی اور دارمی نی اور ذکر کیا ترمذی نی ایک جماعت کو کہ موقوف کی ہی یہ حدیث ابن عباس پر **ف** مانند نماز کی ہی یعنی ثواب مین لیکن فرق یہ ہی کہ طواف مین کلام کرتی ہو اور کلام مفسد نہین جیسی نماز مین مفسد ہی اور مراد یہ ہی کہ کلام اور جو چیزین کہ حکم مین کلام کی ہین منافی نماز کی یعنی کہانا اور پینا اور تمام افعال کثیرہ مفسد طواف کی نہین اور رہا تا گیا فعل آنحضرت صلی اللہ علیہ سلم کی سی کہ نہین شرط ہی ہوتا مین منہ کرنا قبلہ کی طرف اور نہین شرط کیا گیا ہی واسطی اہل طواف کی وقت اور ادا شرطین نماز کی یعنی طہارت حقیقیہ و حکمیہ اور ڈہکنا ستر کا معتبر ہین نزدیک شافعی کی مانند نماز کی یعنی یہ چیزین جیسی نماز مین شرط ہین ویسی ہی طواف مین بہی شرط ہین اور واجب ہی نزدیک ہمارے اور یہ جو کہا کہ نقل کرنا موقوف سی صحیح ہی پس وہ مانند نماز کی ہی یعنی جس طرح سی کہ جیسی نماز ہوجاتی ہی اور طواف کو جو مانند نماز کی کہا اس سی معلوم ہوا کہ نماز افضل ہی طواف سی **ع ح** ⁂ **وَعَنْهُ** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَزَلَ الْحَجَرُ الْاَسْوَدُ مِنَ الْجَنَّةِ وَهُوَ اَشَدُّ بَيَاضًا مِنَ اللَّبَنِ فَسَوَّدَتْهُ خَطَايَا بَنِيْ اٰدَمَ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ اور روایت ہی ابن عباس سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ سلم نی کہ اترا حجر اسود بہشت سی اور وہ تہا زیادہ سفید دودہ سی پس سیاہ کر دیا اوسکو گناہوں بنی آدم کی نی نقل کی یہ احمد و ترمذی نی اور کہا یہ حدیث حسن صحیح ہی **ف** یعنی لوگون نی جو اوسکو ہاتہ لگائی اونکی گناہون کی تاثیر سی سیاہ ہو گیا پس دیکہا چاہی کہ جب پتہر مین یہ اثر ہوا گناہون کا تو کیا حال ہوتا ہوگا اونکی دلون کا بسبب کرنے گناہون کی معاذ اللہ منہ **ع ح** ⁂ **وَعَنْهُ** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْحَجَرِ وَاللّٰهِ لَيَبْعَثَنَّهُ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ لَهٗ عَيْنَانِ يُبْصِرُ بِهِمَا وَلِسَانٌ يَنْطِقُ بِهٖ يَشْهَدُ عَلٰى مَنِ اسْتَلَمَهٗ بِحَقٍّ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ اور روایت ہی ابن عباس سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ سلم نی بیچ حق حجر اسود کی قسم ہی اللہ کی البتہ اوٹہاویگا اوسکو اللہ دن قیامت کی واسطی اوسکی ہونگی دو آنکہین دیکہی گا ساتہ اونکی اور ہوگی زبان بولیگا ساتہ اوسکی گواہی دیگا اوس شخص کی لیی کہ بوسہ دیا ہوگا اوسکو ساتہ حق کی نقل کی یہ ترمذی اور ابن ماجہ اور دارمی نی **ف** ساتہ حق کی یعنی جسنی ساتہ ایمان اور صدق اور یقین کی اور واسطی طلب ثواب کی بوسہ دیا ہوگا اوسکی لیی گواہی دیگا کہ اسنی مجہی بوسہ دیا تہا اور یہ حدیث بہی محمول ہی ظاہر پر اسلیی کہ حق سبحانہ قادر ہی اوپر پیدا کرنی بینائی اور گویائی کی جمادات مین **ع ح** ⁂ **وَعَنِ** ابْنِ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّ الرُّكْنَ وَالْمَقَامَ يَاقُوْتَتَانِ مِنْ يَاقُوْتِ الْجَنَّةِ طَمَسَ اللّٰهُ نُوْرَهُمَا وَلَوْ لَمْ يَطْمِسْ نُوْرَهُمَا لَاَضَاءَتَا مَا بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہی ابن عمر سی کہ کہا سنا مین نی رسول خدا صلی اللہ علیہ سلم سی کہ فرماتی تہی تحقیق حجر اسود اور مقام ابراہیم یاقوتون سی ہین یاقوتون بہشت کی سی دور کیا اللہ تعالی نی نور اون دونون کا اور اگر نہ دور کرتا نور اونکا البتہ روشن کر دیتی اوس چیز کو کہ درمیان مشرق و مغرب کی ہی نقل کی یہ ترمذی نی **ف** شاید حکمت اونکی نور دور کرنی مین یہ ہی کہ تا ایمان غیب پر رہی **ع ح** ⁂ **وَعَنْ** عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ اَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ يُزَاحِمُ عَلَى الرُّكْنَيْنِ زِحَامًا مَا رَاَيْتُ اَحَدًا مِنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُزَاحِمُ عَلَيْهِ قَالَ اِنْ اَفْعَلْ فَاِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّ مَسْحَهُمَا كَفَّارَةٌ لِلْخَطَايَا وَسَمِعْتُهٗ يَقُوْلُ مَنْ طَافَ بِهٰذَا الْبَيْتِ اُسْبُوْعًا فَاَحْصَاهُ كَانَ كَعِتْقِ رَقَبَةٍ وَسَمِعْتُهٗ يَقُوْلُ لَا يَضَعُ قَدَمًا وَلَا يَرْفَعُ اُخْرٰى اِلَّا حَطَّ اللّٰهُ عَنْهُ بِهَا خَطِيْئَةً وَكَتَبَ لَهٗ بِهَا حَسَنَةً اور روایت ہی عبید بن عمیر سی یہ کہ ابن عمر تہی غلبہ کرتی اوپر دو رکنون کی یعنی حجر اسود اور رکن یمانی کی غلبہ کرنا کہ نہین دیکہا مین نی کسی کو اصحاب رسول خدا صلی اللہ علیہ سلم کی سی کہ غلبہ کرتا ہو اوسپر یعنی ہر ایک یا ان دونون رکنون سی کہتی ابن عمر اگر کرون مین غلبہ اوپر ان رکنون کی پس تحقیق سنا مین نی رسول خدا صلی اللہ علیہ سلم سی کہ فرماتی تہی تحقیق ہاتہ لگانا ان دونون رکنون کا کفارہ ہی واسطی گناہون کی اور سنا مین نی حضرت کو کہ فرماتی تہی

جو کوئی طواف کرے بیچ خانہ کعبہ کے سات بار اور محافظت کرے اوسکی یعنی واجبات وسنن و آداب اوسکے بجا لاوے ہوگا ثواب اوسکا مانند ثواب آزاد کرنی بندہ کے
اور سنا مین نے حضرت کو کہ فرماتے تھے نہین رکھتا کوئی قدم اور نہین اوٹھاتا دوسرا یعنی طواف مین مگر کہ دور کرتا ہے اللہ تعالیٰ اوس کے سبب اوس کی گناہ
کو اور لکھتا ہے اوسکی نیکی سبب اوسکی نقل کی یہ ترمذی نے **ف** غالباً یہ نے لوگون پر یعنی لوگونکے بہاڑ بھیڑ کرنا وہان پہونچنے ہاتھ لگانیکی لیے لیکن سطرح کہ لوگونکو
ایذا ہوتی اور اگر لوگونکو ایذا ہوکر ڈھکیلتا ہوا وہان پہونچی تو گنہگار ہوگا ایسی صورت مین چاہئے کہ دور ہی سے ہاتھ کی اشارہ کرے چنانچہ بیان اسکا اوپر گذرچکا
اور سات بار مین احتمال ہین ایک تو یہ کہ سات شوط کرے یعنی سات بار گرد کعبہ کے پھرے کہ سات شوط کا ایک طواف ہوتا ہے اور دوسرے یہ کہ سات طواف کرے
اور تیسرے یہ کہ سات روز تک طواف کرے ح ع ذ ظ ہر مولانا ۔ **وَعَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ السَّائِبِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَا بَيْنَ الرُّكْنَيْنِ رَبَّنَا اٰتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِي الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ
اور روایت ہے عبداللہ بن سائب سے کہ کہا سنا مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ فرماتے تھے درمیان دونون رکنون کے یعنی حجر اسود اور رکن یمانی کی
اے رب ہمارے دے ہمکو دنیا مین بھلائی اور آخرت مین بھلائی اور بچا ہمکو عذاب آگ کی سے نقل کی یہ ابو داؤد نے **وَعَنْ** صَفِيَّةَ بِنْتِ شَيْبَةَ قَالَتْ
اَخْبَرَتْنِيْ بِنْتُ اَبِيْ تُجْرَاةَ قَالَتْ دَخَلْتُ مَعَ نِسْوَةٍ مِنْ قُرَيْشٍ دَارَ اٰلِ اَبِيْ حُسَيْنٍ نَنْظُرُ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَسْعٰى بَيْنَ الصَّفَا
وَالْمَرْوَةِ فَرَاَيْتُهٗ يَسْعٰى وَاِنَّ مِيْزَرَهٗ لَيَدُوْرُ مِنْ شِدَّةِ السَّعْيِ وَسَمِعْتُهٗ يَقُوْلُ اسْعَوْا فَاِنَّ اللّٰهَ كَتَبَ عَلَيْكُمُ السَّعْيَ رَوَاهُ فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ وَرَوَى اَحْمَدُ
اور روایت ہے صفیہ بیٹی شیبہ کی سے کہ کہا خبر دی مجھکو بیٹی ابی تجراۃ کی نے کہا گئی مین ساتھ عورتون قریش کی گھر آل ابی حسین کی مین تاکہ دیکھین ہم رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم کی اور وہ پھرتے ہوئے درمیان صفا اور مروہ کی یعنی تاکہ مشرف ہووین اونکے جمال باکمال سے اور متنبہ ہووین اونکے عمل و برکت سے پس دیکھا
مین نے اونکو دوڑتے ہوئے درمیان صفا اور مروہ کی اس حال مین کہ تحقیق تہبند اونکا البتہ پھرتا تھا یعنی گرد پانون اونکی کی بسبب شدت دوڑنے کے
اور سنا مین نے اونکو کہ فرماتے تھے سعی کرو پس تحقیق اللہ تعالیٰ نے لکھا تمپر سعی کرنا نقل کی یہ شرح السنۃ مین اور نقل کی احمد نے ساتھ اختلاف کی
ف لکھا تمپر سعی کرنا امام شافعی تو اوسکی معنی یہ لیتے ہین کہ فرض کیا اونکی نزدیک سعی کرنی درمیان صفا اور مروہ کی فرض ہے جو نہ کرے اوسکا حج باطل ہوتا ہے
اور امام اعظم لکھنے کی معنی یہ لیتے ہین کہ واجب کیا اونکی نزدیک سعی کرنی واجب ہے اوسکی ترک سے دم واجب ہوتا ہے یعنی ذبح وغیرہ ذبح کرنا آتا ہے ع **وَعَنْ**
قُدَامَةَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمَّارٍ قَالَ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْعٰى بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ عَلٰى بَعِيْرٍ لَا ضَرْبَ وَلَا طَرْدَ وَلَا اِلَيْكَ
اِلَيْكَ رَوَاهُ فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ اور روایت ہے قدامہ بن عبداللہ بن عمار سے کہ کہا دیکھا مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو سعی کرتے ہوئے درمیان
صفا اور مروہ کی اونٹ پر نہ مارنا تھا اور نہ ہانکنا تھا اور نہ کہنا تھا ایک طرف ہوجاؤ ایک طرف ہوجاؤ نقل کی یہ شرح السنۃ مین **ف** اونٹ پر اس سے معلوم ہوا
کہ حضرت نے سوار ہوکر کی اور اوپر کی حدیث سے اور اور بعضی حدیثون سے معلوم ہوتا ہے کہ پیادہ پا کی تطبیق اون مین یون دیجاتی ہے کہ کسی سعی کرنے مین پیادہ پا تھے
اور کسی مین سوار ہوکر تعلیم کی لیے یا بسبب کسی اور عذر کی اور امام ابو حنیفہ کی نزدیک پیادہ پا سعی کرنی بشرط قدرت کی واجب ہے پس بلا عذر ترک کرے تو
دم آتا ہے اور نہ مارنا تھا یعنی نہ لوگونکو مارتے تھے اور نہ ہانکتے تھے یعنی ہاتھ سے ہٹاتے نہ تھے اونکو اور نہ کہتے تھے ایک طرف ہوجاؤ جیسے کہ عادت ہے بادشاہون اور
امیرونکی اور مقصود اس سے طعن ہے اون لوگونپر کہ یہ حرکت کرتے ہین ع ح **وَعَنْ** يَعْلَى بْنِ اُمَيَّةَ قَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
طَافَ بِالْبَيْتِ مُضْطَبِعًا بِبُرْدٍ اَخْضَرَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْ دَاوٗدَ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ اور روایت ہے یعلیٰ بن امیہ سے کہ کہا تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے طواف کیا
خانہ کعبہ کا اس حال مین کہ اضطباع کرنیوالے تھے ساتھ چادر سبز کی یعنی سبز خطونکی چادر تھی نقل کی یہ ترمذی اور ابو داؤد اور ابن ماجہ اور دارمی نے **ف** اضطباع
کہتے ہین چادر کو داہنی بغل کی نیچے سے نکال کر بائین کندھے پر ڈال لینا جیسے بانکی اوڑھتے ہین اور سبب اس طرح کی اوڑھنی کا اوپر مذکور ہوچکا ہی ع ح

اور روایت ہے ابن عباس سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا طواف گرد خانہ کعبہ کی مانند نماز کی ہے مگر تحقیق تم بولتے ہو اوس میں پس جو کوئی بات کرے
پس نہ بولے مگر ساتھ نیکی کے نقل کی یہ ترمذی اور نسائی اور دارمی نے اور ذکر کیا ترمذی نے ایک جماعت کو کہ موقوف کی ہے یہ حدیث ابن عباس پر ف
نماز کی ہے یعنی ثواب میں لیکن فرق یہ ہے کہ طواف میں کلام کرتے ہو اور کلام مفسد نماز ہے نماز میں مفسد ہے اور مراد یہ ہے کہ کلام اوسمیں جو بہتر ہو کیونکہ
کلام کرنا بیچ منافی نماز کی یعنی کھانا اور پینا اور تمام افعال کثیرہ مفسد طواف کے نہیں اور رہا نہ گیا فعل آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سے کہ نہیں شرط ہے
بیچ منہ کرنا قبلہ کو بلکہ پھیرنا اوس میں شرط کیا گیا ہے اہل طواف کی وقت اور اور شرط طہارت نماز کی یعنی طہارت حقیقیہ و حکمیہ اور ستر کا معتبر ہونا
شافعی کی مانند نماز کی یعنی یہ چیزیں جیسی نماز میں شرط ہوتی ہیں طواف میں بھی شرط ہیں اور ہمارے نزدیک واجب ہیں کا ترک لازم ہوتی ہے
کعبہ اور طواف کو جو مانند نماز کی معلوم ہوا کہ نماز افضل ہے طواف سے ف ع ح + **وَعَنْهُ** قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَزَلَ الْحَجَرُ الْأَسْوَدُ مِنَ الْجَنَّةِ وَهُوَ أَشَدُّ بَيَاضًا مِنَ اللَّبَنِ فَسَوَّدَتْهُ خَطَايَا بَنِي آدَمَ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ
وَقَالَ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ اور روایت ہے ابن عباس سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ اوترا حجر اسود بہشت سے اور وہ تھا زیادہ
سفید دودھ سے پس سیاہ کر دیا اوسکو گناہوں بنی آدم کی نے نقل کی یہ احمد و ترمذی نے اور کہا یہ حدیث حسن صحیح ہے ف یعنی لوگوں نے چھوا اوسکو
گناہوں کی تاثیر سے سیاہ ہو گیا پس دیکھا چاہیے کہ جب پتھر میں یہ اثر ہوا گناہوں کا تو کیا حال ہوتا ہوگا اونکی دلوں کا بسبب
گناہونکی معاذ اللہ منہ ع ح + **وَعَنْهُ** قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْحَجَرِ وَاللّٰهِ لَيَبْعَثَنَّهُ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ
لَهُ عَيْنَانِ يُبْصِرُ بِهِمَا وَلِسَانٌ يَنْطِقُ بِهِ يَشْهَدُ عَلَى مَنِ اسْتَلَمَهُ بِحَقٍّ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَهْ وَالدَّارِمِيُّ
اور روایت ہے ابن عباس سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بیچ حق حجر اسود کی قسم ہے اللہ کی البتہ اوٹھاویگا اوسکو اللہ دن قیامت
کے واسطے اوسکی ہونگی دو آنکھیں دیکھیگا ساتھ اونکی اور ہوگی زبان بولیگا ساتھ اوسکی گواہی دیگا اوس شخص کی لیے کہ بوسہ دیا ہوگا اوسکو ساتھ حق کے
یہ ترمذی اور ابن ماجہ اور دارمی نے ف ساتھ حق کی یعنی ساتھ ایمان اور صدق اور یقین کی اور واسطے طلب ثواب کی بوسہ دیا ہوگا اوسکو نہ
کہ ہنسی سے بوسہ دیا تھا اور یہ حدیث بیچ اصول ہے ظاہر پر کہ حق سبحانہ قادر ہے اوپر پیدا کرنے بینائی اور گویائی کی جمادات میں ح + **وَعَنِ**
ابْنِ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ الرُّكْنَ وَالْمَقَامَ يَاقُوتَتَانِ مِنْ يَاقُوتِ الْجَنَّةِ طَمَسَ اللّٰهُ نُورَهُمَا
وَلَوْ لَمْ يَطْمِسْ نُورَهُمَا لَأَضَاءَتَا مَا بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہے ابن عمر سے کہا سنا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
سے کہ فرماتے تھے تحقیق حجر اسود اور مقام ابراہیم یاقوت ہیں یاقوتوں بہشت کے سے دور کیا اللہ تعالیٰ نے نور ان دونوں کا اور اگر نہ دور کرتا نور ا
البتہ روشن کر دیتے اوس چیز کو کہ درمیان مشرق و مغرب کے ہے نقل کی یہ ترمذی نے ف شاید حکمت اونکی نور دور کرنے میں یہ ہے کہ تا ایمان غیب
وَعَنْ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ يُزَاحِمُ عَلَى الرُّكْنَيْنِ زِحَامًا مَا رَأَيْتُ أَحَدًا مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ يُزَاحِمُ عَلَيْهِ قَالَ إِنْ أَفْعَلْ فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ مَسْحَهُمَا كَفَّارَةٌ لِلْخَطَايَا وَسَمِعْتُهُ يَقُولُ
مَنْ طَافَ بِهٰذَا الْبَيْتِ أُسْبُوعًا فَأَحْصَاهُ كَانَ كَعِتْقِ رَقَبَةٍ وَسَمِعْتُهُ يَقُولُ لَا يَضَعُ قَدَمًا وَلَا يَرْفَعُ أُخْرَى إِلَّا حَطَّ اللّٰهُ عَنْهُ بِهَا خَطِيئَةً وَكَتَبَ لَهُ بِهَا حَسَنَةً رَوَاهُ
اور روایت ہے عبید بن عمیر سے یہ کہ ابن عمر تھے بھیڑ کرتے ہوکر اوپر دونوں رکنوں کے یعنی حجر اسود اور رکن یمانی کی بھیڑ کرنا کہ نہیں دیکھا میں نے کسی کو
اصحاب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے سے کہ بھیڑ کرتا ہو اوسپر پس کہا ابن عمر نے اگر کروں میں تو تحقیق سنا میں نے
میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے تحقیق ہاتھ لگانا ان دونوں رکنوں کا کفارہ ہے واسطے گناہوں کی اور سنا میں نے حضرت کو فرماتے

جو کوئی طواف کرے خانہ کعبہ کا سات بار اور محافظت کرے اوسکی یعنی واجبات وسنن و آداب اوسکی بجالاوے ہوگا ثواب اوسکا مانند ثواب آزاد کرنے بردہ کے
اور سنا میں نے حضرت کو کہ فرماتے تھے نہیں رکھتا کوئی قدم اور نہیں اوٹھاتا دوسرا یعنی طواف میں مگر کہ دور کرتا ہے اللہ تعالیٰ اوس کے سبب اوسکا گناہ
اور لکھتا ہے اوسکے لیے بسبب اوسکے نیکی نقل کی یہ ترمذی نے ف غلبہ کرنے لوگون پر یعنی لوگونکو بہار حجر کرتا ہان پہنچتے ہاتھ لگانے کے لیے لیکن اسطرح کہ لوگونکو
ایذا نہو اور اگر لوگونکو ایذا ہو کہ دھکیلتا ہوا وہان پہونچے تو گنہگار ہوگا ایسی صورتمین چاہیے کہ دور سے ساتھ ہاتھ کے اشارہ کرے چنانچہ بیان اسکا اوپر ہوچکا ہے
اور سات بار میں تین احتمال ہیں ایک تو یہ کہ سات شوط کرے یعنی سات بار گرد کعبہ کے پھرے کہ سات شوط کا ایک طواف ہوتا ہے اور دوسرے یہ کہ سات طواف کرے
اور تیسرے یہ کہ سات روز تک طواف کرے دع مظہر و مولانا + وَعَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ السَّائِبِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ
وَسَلَّمَ یَقُوْلُ مَا بَیْنَ الرُّکْنَیْنِ رَبَّنَا اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَۃً وَّفِی الْاٰخِرَۃِ حَسَنَۃً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ رَوَاہُ اَبُوْدَاؤُدَ
اور روایت ہے عبد اللہ بن سائب سے کہ کہا سنا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ فرماتے تھے درمیان دونون رکنون کے یعنی حجر اسود اور رکن یمانی کے اے
رب ہمارے دے ہمکو دنیا میں بھلائی اور آخرت میں بھلائی اور بچا ہمکو عذاب آگ کے سے نقل کی یہ ابو داود نے وَعَنْ صَفِیَّۃَ بِنْتِ شَیْبَۃَ قَالَتْ
اَخْبَرَتْنِیْ بِنْتُ اَبِیْ تَجْرَاۃَ قَالَتْ دَخَلْتُ مَعَ نِسْوَۃٍ مِّنْ قُرَیْشٍ دَارَ اٰلِ اَبِیْ حُسَیْنٍ نَّنْظُرُ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَھُوَ یَسْعٰی بَیْنَ الصَّفَا
وَالْمَرْوَۃِ فَرَاَیْتُہٗ یَسْعٰی وَاِنَّ مِئْزَرَہٗ لَیَدُوْرُ مِنْ شِدَّۃِ السَّعْیِ وَسَمِعْتُہٗ یَقُوْلُ اسْعَوْا فَاِنَّ اللّٰہَ کَتَبَ عَلَیْکُمُ السَّعْیَ رَوَاہُ فِیْ شَرْحِ السُّنَّۃِ وَرَوَی اَحْمَدُ مَعَ اخْتِلَافٍ
اور روایت ہے صفیہ بیٹی شیبہ کی سے کہ کہا خبر دی مجکو بیٹی ابی تجراۃ کی نے کہا گئی میں ساتھ چند عورتون قریش کی گھر آل ابی حسین کے میں تا کہ دیکھیں ہم طرف رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم کی اور وہ پھرتے ہوتے درمیان صفا اور مروہ کی یعنی تا کہ مشرف ہوں اونکے جمال با کمال سے اور مستفید ہوں اونکے عمل و برکت سے پس دیکھا
میں نے اونکو دوڑتے ہوئے درمیان صفا اور مروہ کی اس حال میں کہ تحقیق تہ بند اونکا البتہ پھرتا تھا یعنی گرد پانون اونکے کے بسبب شدت دوڑنے کے
اور سنا میں نے اونکو کہ فرماتے تھے سعی کرو پس تحقیق اللہ تعالیٰ نے لکھا تم پر سعی کرنا نقل کی یہ شرح السنہ میں اور نقل کی احمد نے ساتھ اختلاف کے
ف لکھا تم پر سعی کرنا امام شافعی تو اوسکے معنی لیتے ہیں کہ فرض کیا اونکے نزدیک سعی کرنے درمیان صفا اور مروہ کی فرض ہے جو سعی نکرے اوسکا حج باطل ہوتا ہے
اور امام اعظم لکھنے کے معنی لیتے ہیں کہ واجب کیا اونکے نزدیک سعی کرنی واجب ہے ہو سکے ترک سے دم واجب ہوتا ہے یعنی دنبہ وغیرہ ذبح کرنا آتا ہے دع + وَعَنْ
قُدَامَۃَ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَمَّارٍ قَالَ رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَسْعٰی بَیْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَۃِ عَلٰی بَعِیْرٍ لَّا ضَرْبَ وَلَا طَرْدَ وَلَا اِلَیْکَ
اِلَیْکَ رَوَاہُ فِیْ شَرْحِ السُّنَّۃِ اور روایت ہے قدامہ بن عبد اللہ بن عمار سے کہ کہا دیکھا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو سعی کرتے ہوئے درمیان
صفا اور مروہ کی اونٹ پر نہ مارنا تھا لوگونکو اور نہ ہانکنا تھا اور نہ کہنا تھا ایک طرف ہو جاؤ ایکطرف ہو جاؤ نقل کی یہ شرح السنہ میں ف اونٹ پر اس سے معلوم ہوا
کہ سعی حضرت نے سوار ہو کر کی اور اوپر کی حدیث سے اور اور بعضی حدیثوں سے معلوم ہوتا ہے کہ پیادہ پا کی تطبیق ان میں یون دیجاتی ہے کہ کسی سعی کرنے میں پیادہ پا سعی
کی اور کسی میں سوار ہو کر تعلیم کے لیے یا بسبب کسی اور عذر کے اور امام ابو حنیفہ کے نزدیک پیادہ پا سعی کرنی بشرط قدرت کے واجب ہے پس بلا عذر ترک کرے تو
دم آتا ہے اور نہ مارنا تھا یعنی نہ لوگونکو مارتے تھے اور نہ ہانکنا یعنی ہاتھ سے ہٹاتے تھے اونکو اور نہ کہتے تھے ایکطرف ہو جاؤ جیسے کہ عادت ہے بادشاہون اور
ظالمون کی اور متعصبون سے اس سے طعن ہے اون لوگون پر کہ یہ حرکت کرتے ہیں دع + وَعَنْ یَعْلَی بْنِ اُمَیَّۃَ قَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
طَافَ بِالْبَیْتِ مُضْطَبِعًا بِبُرْدٍ اَخْضَرَ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْدَاؤُدَ وَابْنُ مَاجَۃَ وَالدَّارِمِیُّ اور روایت ہے یعلی بن امیہ سے کہ کہا تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے طواف کیا
خانہ کعبہ کا اس حال میں کہ اضطباع کرنیوالے تھے ساتھ چادر سبز کے یعنی سبز خطونکی چادر سے نقل کی یہ ترمذی اور ابو داود اور ابن ماجہ اور دارمی نے ف اضطباع
کہتے ہیں کہ چادر داہنی بغل کے نیچے سے نکال کر بائیں کندھے پر ڈالے جیسے بانکے اوڑھتے ہیں اور سب اسطرح کی اوڑھنی کا اوپر مذکور ہو چکا ہے دع +

وعن ابن عباس ان رسول الله صلى الله عليه وسلم واصحابه اعتمروا من الجعرانة فرملوا بالبيت ثلاثا وجعلوا اردیتهم تحت اباطهم ثم قذفوها على عواتقهم اليسرى رواه ابوداؤد اور روایت ہے ابن عباس سے کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور اصحاب آپ کے نے عمرہ کیا جعرانہ سے کہ نام ہے ایک جگہ کا آس پاس مکہ کے پس جلد چلے بیچ طواف خانہ کعبہ کے تین بار اور کیا اپنی چادروں کو نیچے اپنی بغلوں کے پھر ڈالا ان کو اوپر کندھوں بائیں کے نقل کی ابوداؤد نے ف یعنی اضطباع کیا جو کہ اوپر مذکور ہوا اور اضطباع سنت ہے ساری طواف میں بخلاف رمل یعنی جلدی چلنے کی کہ وہ تین شوطوں میں ہے اور نہیں مستحب ہے اضطباع سوائے طواف کے اور یہ جو عوام ابتدا احرام سے اضطباع کرتے ہیں حج میں یا عمرے میں اسکی کچھ اصل نہیں بلکہ مکروہ ہے نماز میں

الفصل الثالث عن ابن عمر قال ما تركنا استلام هذين الركنين اليماني والحجر في شدة ولا رخاء منذ رأيت رسول الله صلى الله عليه وسلم يستلمهما متفق عليه وفي رواية لهما قال نافع رأيت ابن عمر يستلم الحجر بيده ثم قبل يده وقال ما تركته منذ رأيت رسول الله صلى الله عليه وسلم يفعله روایت ہے ابن عمر سے کہا نہیں چھوڑا ہم نے لگانا ان دونوں رکنوں کا رکن یمانی اور حجر اسود کا بیچ تنگی اور نہ آسانی میں جب سے کہ دیکھا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ ہاتھ لگاتے تھے ان دونوں کو نقل کی بخاری اور مسلم نے اور ایک روایت بخاری اور مسلم کی میں یہ ہے کہ کہا نافع نے دیکھا میں نے ابن عمر کو کہ لگاتے تھے حجر اسود کو ہاتھ اپنا پھر بوسہ دیتے تھے ہاتھ اپنے کو اور کہا نہیں چھوڑا میں نے اسکو جب سے کہ دیکھا میں نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کرتے ہوئے اسکو ۔ وعن ام سلمة قالت شكوت الى رسول الله صلى الله عليه وسلم اني اشتكي فقال طوفي من وراء الناس وانت راكبة فطفت ورسول الله صلى الله عليه وسلم يصلي الى جنب البيت يقرأ بالطور وكتاب مسطور متفق عليه اور روایت ہے ام سلمہ سے کہا شکایت کی میں نے طرف رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ کہ تحقیق میں بیمار ہوں یعنی پیادہ پا طواف نہیں کر سکتی پس فرمایا طواف کر تو پیچھے لوگوں کے اس حال میں کہ تو سوار ہو پس طواف کیا میں نے اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھتے تھے طرف پہلو خانہ کعبہ کی یعنی متصل دیوار کعبہ کی پڑھتے تھے سورۃ والطور وکتاب مسطور نقل کی بخاری اور مسلم نے ف یعنی سورۃ طور ایک رکعت میں پڑھی جیسی کہ عادت شریف تھی یا دونوں رکعتوں میں پڑھی ہو اور اس حدیث سے معلوم ہوا کہ بسبب عذر کی سوار ہو کر طواف کرنا جائز ہے اور بلا عذر نہیں جائز بلکہ پیادہ پا طواف کرنا واجب ہے ۔ وعن عابس بن ربيعة قال رأيت عمر يقبل الحجر ويقول اني لاعلم انك حجر ما تنفع ولا تضر ولولا اني رأيت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقبلك ما قبلتك متفق عليه اور روایت ہے عابس بن ربیعہ سے کہ کہا دیکھا میں نے حضرت عمر رض کو کہ بوسہ دیتے تھے حجر اسود کو اور کہتے تحقیق میں البتہ جانتا ہوں کہ تحقیق تو پتھر ہے نہ نفع پہونچا سکتا ہے اور نہ ضرر اور اگر تحقیق نہ دیکھا ہوتا میں نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو بوسہ دیتے تجھ کو نہ بوسہ دیتا میں تجھ کو نقل کی بخاری اور مسلم نے ف یہ حضرت عمر رض نے اسلیے کہا کہ بعضے نو مسلم نفع ضرر پتھروں کا سبب پوجنے اسکی کے اور مراد حضرت عمر رض کی یہ تھی کہ یہ پتھر ذاتہ کچھ نفع اور ضرر نہیں پہونچا سکتا اگرچہ بسبب اتباع اور پیروی حکم رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کی نفع ہوتا ہے اور اسکی چومنے سے کہ ثواب پاتا ہے ۔ وعن ابي هريرة ان النبي صلى الله عليه وسلم قال وكل به سبعون ملكا يعني الركن اليماني فمن قال اللهم اني اسألك العفو والعافية في الدنيا والاخرة ربنا اتنا في الدنيا حسنة وفي الاخرة حسنة وقنا عذاب النار قالوا امين رواه ابن ماجة اور روایت ہے ابی ہریرہ رض سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ متعین ہیں ساتھ اسکی ستر فرشتے یعنی رکن یمانی پر پس جو کوئی کہے یا الہی تحقیق میں مانگتا ہوں تجھ سے درگذر کرنا گناہوں سے اور عافیت دنیا و آخرت میں اے رب ہمارے دے ہمکو دنیا میں بھلائی اور آخرت میں بھلائی اور بچا ہمکو عذاب آگ سے کہتے ہیں فرشتے قبول کر نقل کی یہ ابن ماجہ نے ف جبکہ رکن یمانی کی یہ فضیلت ہوئی تو رکن اسود کی اس سے بھی زیادہ ہوگی اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ فضیلت اور خاصیت رکن یمانی ہی کی ہو

لی ہیں انہیں فضیلتین کی وجہ سے جو ان ازمین میں ثنا فاتی ہی آئین اور اس حدیث مین جو یہ لکھا ہی کہ حضرت درمیان دونوں رکنون کی ربنا اٰتنا پڑھتی تہی مطلب
اسکا یہ ہی کہ طرف رکن یمانی کی اور حجر اسود کی یہ بات جانتی مین تو شک نہیں ہی کہ واقع ہوگی وہ درمیان ان دونوں کی ایکی مشیرا وہ دعا کی ہی طواف مین تو درست ہی نہیں سکی
عوام بلا مکرر آتی ہین ع ⁂ وَعَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ طَافَ بِالْبَيْتِ سَبْعًا وَلَا يَتَكَلَّمُ اِلَّا بِسُبْحَانَ
اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ مُحِيَتْ عَنْهُ عَشْرُ سَيِّئَاتٍ وَكُتِبَتْ لَهُ عَشْرُ حَسَنَاتٍ
وَرُفِعَ لَهُ عَشْرُ دَرَجَاتٍ وَمَنْ طَافَ فَتَكَلَّمَ وَهُوَ فِي تِلْكَ الْحَالِ خَاضَ فِي الرَّحْمَةِ بِرِجْلَيْهِ كَخَائِضِ الْمَاءِ بِرِجْلَيْهِ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ
اور روایت ہی ابی ہریرہ رضی سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کہ طواف کرے خانہ کعبہ کا سات بار اور نہ کلام کرے مگر سبحان اللہ والحمد للہ ولا الٰہ الا اللہ واللہ اکبر
ولا حول ولا قوۃ الا باللہ کی دور کیجاتی ہین اوس سے دس برائیان اور لکہی جاتی ہین واسطی اوسکی دس نیکیان اور بلند کیجاتی ہین واسطی اوسکی دس درجے اور جو شخص کہ طواف کرے
اور کلام کرے اور وہ بیچ اس حالت کی ہی یعنی حالت طواف مین داخل ہوتا ہی دریای رحمت مین ساتھ دونوں پاؤن اپنی کی مانند داخل ہونیوالی پانی کی ساتھ پاؤن اپنی کی
نقل کی یہ ابن ماجہ نے ف کلام کرے یعنی کلمات مذکورہ پڑہے اور دوبارہ لائی اس کلام کو تاکہ بیان ثواب بین غیر اول کی آور ظاہر معنی بلا تکلف یہ ہین کہ کلام کرے
سوای ان کلمات کی مانند اور لوگون کی اور مانند اخبار علما اخیار کی اور اولیا کرام کی واللہ اعلم ⁂ ع ⁂

بَابُ الْوُقُوْفِ بِعَرَفَةَ باب بیچ بیان ٹہرنی کی

میدان عرفہ مین ف عرفہ نام ہی مکان مخصوص کا اور آتا ہی بمعنی زمان کی بہی کہ روز عرفہ ہی اور عرفات ساتھ لفظ جمع کی فقط بمعنی مکان ہی کہ آتا ہی
جمع باعتبار جوانب و اطراف کی ہی اور عرفہ اسکا نام سلیے کہا گیا کہ حضرت آدم و حوا مین تعارف واقع ہوا اوس مکان مین بعد اوترنے کی جنت سی یا اسلیے ہوا کہ جبریل
تعلیم کرتی تہی حضرت ابراہیم کو افعال حج کی اور کہتی تہی عرفت یعنی پہچانا تو وہ کہتی تہی عرفت یعنی پہچانا مین نے اور وقوف عرفہ کا ایک رکن عظیم حج کا ہی
دو رکنون مین سے ⁂ ع ⁂

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ فصل پہلی

عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اَبِي بَكْرٍ الثَّقَفِيِّ اَنَّهُ سَاَلَ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ وَهُمَا غَادِيَانِ
مِنْ مِنًى اِلٰى عَرَفَةَ كَيْفَ كُنْتُمْ تَصْنَعُوْنَ فِيْ هٰذَا الْيَوْمِ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ كَانَ يُهِلُّ مِنَّا الْمُهِلُّ فَلَا يُنْكَرُ عَلَيْهِ
وَيُكَبِّرُ مِنَّا الْمُكَبِّرُ فَلَا يُنْكَرُ عَلَيْهِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ روایت ہی محمد بن ابی بکر ثقفی سے کہ انہون نے پوچھا انس بن مالک سے
اور اس حال مین کہ دونوں جاتی تہی صبح کی وقت منی سے طرف عرفات کی کہ کسطرح کرتے تہی تم اس دن مین یعنی عرفہ مین ساتھ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی
پس کہا انس نے لبیک کہتا تہا ہم مین سے لبیک کہنی والا پس نہ انکار کیا جاتا تہا اوسپر اور تکبیر کہتا تہا تکبیر کہنی والا ہم مین سے پس نہین انکار کیا جاتا تہا اوسپر
نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف کہا طیبی نے کہ تکبیر کہنی جائز ہی اوس دن حاجیونکی لیے مانند اور اذکار کی لیکن سنت نہین بلکہ سنت اونکی لیے لبیک کہنی ہی
یہانتک کہ رمی کرین جمرۃ العقبہ پر انتہی اور تکبیر کہنی صبح عرفہ سے بہی نمازونکی بعد واجب ہی حاجیون اور غیر حاجیونکی لیے آخر ایام تشریق تک یعنی تیرہوین کی عصر تک
اور واجب ہی ہر فرض … ولی پر فتوی اسیپر ہی ⁂ ع ⁂ وَعَنْ جَابِرٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَحَرْتُ هٰهُنَا
وَمِنًى كُلُّهَا مَنْحَرٌ فَانْحَرُوْا فِيْ رِحَالِكُمْ وَوَقَفْتُ هٰهُنَا وَعَرَفَةُ كُلُّهَا مَوْقِفٌ وَوَقَفْتُ هٰهُنَا وَجَمْعٌ كُلُّهَا مَوْقِفٌ رَوَاهُ مُسْلِمٌ
اور روایت ہی جابر سے یہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا نحر کیا مین نے اس جگہ اور منی تمام جگہ نحر کرنیکی ہی پس نحر کرو اپنی ڈیرون مین اور وقوف کیا
مین نے یعنی ٹہیرا اس جگہ اور عرفات تمام جگہ وقوف کی ہی اور وقوف کیا مین نے اس جگہ اور مزدلفہ تمام جگہ ہی وقوف کی نقل کی یہ مسلم نے ف نحر کیا
مین نے اس جگہ اشارہ کیا حضرت نے طرف جگہ معین کی منی مین کہ جہان حضرت نے نحر کیا تہا اور اب وہ جگہ معلوم و معروف ہی اور اسکو منحر النبی کہتی ہین پس
اوسکی طرف حضرت نے اشارہ کرکی کہا کہ مین نے تو یہان نحر کیا ہی اور منی مین ہر جگہ نحر کرنا درست ہی اور اسیطرح عرفات مین اپنی وقوف کی جگہ کیطرف
اشارہ کرکی فرمایا کہ مین نے تو وقوف یہان کیا ہی اور تمام عرفات مین یعنی سوای بطن عرنہ کی وقوف درست ہی اور مزدلفہ مین کہ اوسکو جمع بہی کہتی ہین

یعنی دو قزح کی جگہ کہ طرف کو ترتیب مشعر حرام کی ہی باشارہ کہ کر ذرا آگی ہین نی از میان وقوف کیا ہی اور تمام مزدلفہ مین وقوف درست ہی یعنی سوای وادی محسر کی
اور سیوت تمکت ہوا خیرت کی جگہ افضل ہی اہ م م ﴿وعن﴾ عائشة قالت ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال ما من يوم اكثر
من ان يعتق الله فيه عبدا من النار من يوم عرفة وانه ليدنو ثم يباهي بهم الملائكة فيقول ما اراد هؤلاء رواه مسلم
اور روایت ہی عائشہ سی کہ کہا حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا نہین کوئی دن کہ زیادہ ہو اوس سی آزاد کرنا اللہ تعالی کا اوس مین بندہ کو آگ سی ہی
یعنی اس عرفہ کی دن عرفات مین سب دنون سی زیادہ اللہ تعالی آزاد کرتا ہی بندونکو آگ سی اور تحقیق اللہ تعالی البتہ نزدیک ہوتا ہی یعنی ساتھ رحمت کی
پہر فخر کرتا ہی ساتھ حاجیونکی روبرو فرشتونکی پہر فرماتا ہی کیا چاہتی ہین یہ لوگ یعنی جو کچہ یہ چاہتی ہین وہ دونگا نقل کی یہ مسلم نی

الفصل الثاني

فصل دوسری ﴿عن﴾ عمرو بن عبد الله بن صفوان عن خال له يقال له يزيد بن شيبان قال كنا في موقف لنا بعرفة يباعده
عمرو من موقف الامام جدا فاتانا ابن مربع الانصاري فقال اني رسول رسول الله صلى الله عليه وسلم اليكم يقول لكم
قفوا على مشاعركم فانكم على ارث من ارث ابيكم ابراهيم عليه السلام رواه الترمذي وابو داود والنسائي وابن ماجة
روایت ہی عمرو بن عبد اللہ بن صفوان سی کہ نقل کی اپنی ماموں سی کہ کہا جاتا تہا اوسکو یزید بن شیبان کہا تہی ہم بیچ جگہ ٹہرنی اپنی کی تہی وسطی ہمارے بیچ
میدان عرفہ کی کہ دور بیان کرتا تہا اوسکو عمرو جگہ ٹہرنی امام کی سی بہت دور پس آیا ہمارے پاس ابن مربع انصاری کی پہر کہا تحقیق مین ایلچی ہون رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کا طرف تمہاری فرماتی ہین حضرت واسطی تمہارے کہ ٹہرو اوپر جگہ عبادت اپنی کی پس تحقیق تم ہو اوپر میراث کی یعنی متابعت کی میراث باپ اپنی کی
ابراہیم علیہ السلام نقل کی یہ ترمذی اور ابو داود اور نسائی اور ابن ماجہ نی ف حاصل معنی حدیث کی یہ ہین کہ عرب کی ہر قوم و قبیلہ کا اگلی زمانہ مین ایک موقف
معین تہا عرفات مین کہ وہان ٹہرتی تہی اور موقف قبیلہ یزید بن شیبان کا بہت دور تہا موقف آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سی کہ موقف امام عبارت
اوس سی ہی پس اونہون نی چاہا کہ حضرت سی عرض کرین کہ ہم آپ کی پاس کہڑی ہون حضرت نی ہدایت کیا کہ اس بات کی درخواست کرینگے ایک صحابی کا
کہ ابن مربع اونکا نام تہا اونکو یہ کہلا بہیجا کہ اپنی ہی قدیمی موقف پر رہو جو کہ تمہاری باپ دادے سی چلا آتا ہی کہ مشاعر عبارت اسی سی ہی احتمال ہی کہ عرفات تمام
موقف ہی دوری اور نزدیکی موقف امام سی کچہ فرق نہین کرتی ہیں یہ بات اونکی تسلی کی لیے کہلا بہیجی تا آپس مین خلاف و نزاع نہ واقع ہو اح ﴿وعن﴾
جابر ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال كل عرفة موقف وكل منى منحر وكل المزدلفة موقف وكل فجاج مكة طريق ومنحر
رواه ابو داود والدارمي اور روایت ہی جابر سی یہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا جو میدان ہی عرفہ کا جگہ ٹہرنی کی ہی اور جو جگہ ہی منا مین
ذبح کرنیکی ہی اور جو جگہ ہی مزدلفہ مین جگہ ٹہرنیکی ہی اور سب راہین مکہ کی راہ ہی اور جگہ ذبح کرنیکی نقل کی یہ ابو داود اور دارمی نی ف یعنی جس راہ سی مکہ مین جاوین
درست ہی اور جس جگہ مکہ مین ہدی ذبح کرین درست ہی یعنی ذبح کرنا اوسکا حرم مین چاہیی اور مکہ حرم مین ہی لیکن منی مین عادت ہوئی ہی ذبح کرنی کی کہ
دن نحر کی کہ دسوین ذی الحجہ کی ہی منی مین ہوتی ہین وہان ذبح کرتی ہین اور مقصود اصل جواز ہی انتہی آنحضرت کی نزول کی جگہ اور ذبح کی جگہ درا اوسکی افضل ہی اح
﴿وعن﴾ خالد بن هوذة قال رايت النبي صلى الله عليه وسلم يخطب الناس يوم عرفة على بعير قائما في الركابين رواه ابو داود
اور روایت ہی خالد بن ہوذہ سی کہا کہ دیکہا مین نی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ خطبہ پڑہاتی تہی لوگون کو دن عرفہ کی یعنی عرفات مین اونٹ پر کہڑی ہوکر دونون
رکابون پر نقل کی یہ ابو داود نی ف اونچی ہونیکی لیے رکابون پر کہڑی ہوئی تاکہ دور و نزدیک سب سنین اح ﴿وعن﴾ عمرو بن شعيب عن ابيه
عن جده ان النبي صلى الله عليه وسلم قال خير الدعاء دعاء يوم عرفة وخير ما قلت انا والنبيون من قبلي لا اله الا الله وحده
لا شريك له له الملك وله الحمد وهو على كل شيء قدير رواه الترمذي وروى مالك عن طلحة بن عبيد الله الى قوله لا شريك له

اور روایت ہی عمرو بن شعیب سی کہ نقل کی اونہی نی اپنی باپ یعنی شعیب سی اونہون نی نقل کی اپنی دادا سی یعنی عبد اللہ بن عمرو سی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا بہتر
دعاؤنکی دعا دن عرفہ کی ہی یعنی عرفات مین اور بہتر چیز کہ کہی مین نی اور نبیون نی پہلی مجھسی یہ ہی نہین کوئی معبود مگر اللہ اکیلا نہین
شریک کوئی اوسکا اوسیکی لیی ہی بادشاہت اور اوسی کی لیی ہی تعریف اور وہ ہر چیز پر قادر ہی نقل کی یہ ترمذی نی اور نقل کی مالک نی طلحہ بن عبید اللہ سی قول
لا شریک لہ تک وَعَنْ طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ كَرِيزٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا رُئِيَ الشَّيْطَانُ يَوْمًا هُوَ فِيهِ أَصْغَرُ
وَلَا أَدْحَرُ وَلَا أَحْقَرُ وَلَا أَغْيَظُ مِنْهُ فِي يَوْمِ عَرَفَةَ وَمَا ذَاكَ إِلَّا لِمَا يَرَى مِنْ تَنَزُّلِ الرَّحْمَةِ وَتَجَاوُزِ اللهِ عَنِ الذُّنُوبِ الْعِظَامِ إِلَّا
مَا رُئِيَ يَوْمَ بَدْرٍ فَإِنَّهُ قَدْ رَأَى جِبْرِيلَ يَزَعُ الْمَلَائِكَةَ رَوَاهُ مَالِكٌ مُرْسَلًا وَفِي شَرْحِ السُّنَّةِ بِلَفْظِ الْمَصَابِيحِ روایت ہی طلحہ بن عبید اللہ بن کریز سی کہ رسول
صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا نہین دیکہا گیا شیطان کسی دن کہ وہ اوس مین بہت ذلیل اور بہت راندہ ہوا اور بہت حقیر اور بہت غصہ مین ہوا ہو اپنی سی برابر دن عرفہ کی
یعنی شیطان ہمیشہ بہلائیان دیکہکر آدمیون سی غصہ کہاتا ہی اور حقیر ہوتا ہی اور روز عرفہ کی سب دنون سی زیادہ خوار اور غصہ ناک ہوتا ہی اور نہین یہ مگر اس
سبب سی کہ دیکہتا ہی اترنا رحمت کا یعنی خاص اور عام پر اور معاف کرنا اللہ کا بڑی گناہونکو مگر وہ کہ دیکہا گیا دن بدر کی یعنی اوسدن کہ تہی مسلمانون کی
عزت اور شوکت اسلام کی ہوئی خواری وغیرہ شیطان کی مانند خواری وغیرہ عرفہ کی تہی یا زیادہ پس تحقیق شیطان نی دیکہا جبرئیل کو کہ ترتیب دیتی ہین اور برابر
کرتی ہین فرشتونکی صفونکو یعنی لشکر کو اونکی لڑائی کی بیچ نقل کی یہ مالک نی بطریق ارسال کی اور شرح السنہ مین روایت کی یہ حدیث ساتہ لفظ مصابیح کی وَعَنْ
جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا كَانَ يَوْمُ عَرَفَةَ إِنَّ اللهَ يَنْزِلُ إِلَى السَّمَاءِ الدُّنْيَا فَيُبَاهِي بِهِمُ الْمَلَائِكَةَ فَيَقُولُ انْظُرُوا
إِلَى عِبَادِي أَتَوْنِي شُعْثًا غُبْرًا ضَاجِّينَ مِنْ كُلِّ فَجٍّ عَمِيقٍ أُشْهِدُكُمْ أَنِّي قَدْ غَفَرْتُ لَهُمْ فَيَقُولُ الْمَلَائِكَةُ يَا رَبِّ فُلَانٌ كَانَ يُرَهَّقُ وَفُلَانٌ وَفُلَانَةٌ
قَالَ يَقُولُ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ قَدْ غَفَرْتُ لَهُمْ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَا مِنْ يَوْمٍ أَكْثَرَ عَتِيقًا مِنَ النَّارِ مِنْ يَوْمِ عَرَفَةَ رَوَاهُ فِي شَرْحِ السُّنَّةِ
اور روایت ہی جابر سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جسوقت کہ ہوتا ہی دن عرفہ کا تحقیق اللہ تعالی نزول فرماتا ہی طرف آسمان دنیا کی یعنی قریب آتا ہی
ساتہ رحمت و احسان کریم کی پہر فخر کرتا ہی ساتہ حاجیونکی سر پر فرشتونکی اور فرماتا ہی دیکہو طرف میری بندونکی آئی میری پاس پراگندہ بال گرد آلودہ چلاتی ہوئی
راہ دور سی یعنی ساتہ لبیک کی گواہ کرتا ہون تمکو کہ تحقیق بخشا مین نی اونکو پہر کہتی ہین فرشتی ای پروردگار ہماری فلانا شخص ہی کہ نسبت بہ گناہ کیا جاتا ہی
اور فلانا شخص اور فلانی عورت گناہ کرتی ہین فرمایا حضرت نی فرماتا ہی اللہ عز وجل کہ تحقیق بخشا مین نی اونکو بہی فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی پس نہین کوئی دن کہ
بہت آزاد کیی جاوین اوسمین آگ سی برابر دن عرفہ کی نقل کی یہ شرح السنہ مین

الفصل الثالث

نقل ہی یہ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ
كَانَ قُرَيْشٌ وَمَنْ دَانَ دِينَهَا يَقِفُونَ بِالْمُزْدَلِفَةِ وَكَانُوا يُسَمَّوْنَ الْحُمْسَ وَكَانَ سَائِرُ الْعَرَبِ يَقِفُونَ بِعَرَفَةَ فَلَمَّا جَاءَ الْإِسْلَامُ أَمَرَ اللهُ نَبِيَّهُ
أَنْ يَأْتِيَ عَرَفَاتٍ فَيَقِفَ بِهَا ثُمَّ يُفِيضَ مِنْهَا فَذَلِكَ قَوْلُهُ عَزَّ وَجَلَّ ثُمَّ أَفِيضُوا مِنْ حَيْثُ أَفَاضَ النَّاسُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ روایت ہی عائشہ سی کہ کہا تہی قریش اور جو شخص کہ
تابع تہی بیچ دین قریش کی کہڑی ہوتی تہی مزدلفہ مین اور تہی قریش نام رکہی جاتی تہی حمس یعنی شجاع اور تہی تمام عرب ٹہرتی تہی بیچ میدان عرفہ کی پس جب آیا اسلام حکم کیا اللہ
نی نبی اپنی کو یہ کہ آوین عرفات مین اور ٹہرین اوسمین پہر پہرین وہان سی پس یہی ہی معنی قول اللہ عز وجل کی پہر پہرو جس جگہ سی کہ پہرتی ہین لوگ نقل کی
یہ بخاری اور مسلم نی ف مزدلفہ حرم مین ہی اور عرفات حل مین پس قریش اور جو کہ تابع اونکی دین کی تہی مزدلفہ مین ٹہرتی تہی اور یہہ ترفع اور تفوق کی
کر کہ باہر نہین نکلتی تہی کہ ہم اہل اللہ اور رہنی والی اوسکی حرم کی ہین ہم حرم سی باہر نہین نکلتی اور سوای قریش کی اور لوگ عرفات مین ٹہرتی تہی پس جب اسلام آیا تو
قریش نی یہ بات چہوڑ دی اور حکم ہوا کہ عرفات مین وقوف کیا کرین جیسی اور لوگ کرتی ہین ۲؎ وَعَنْ عَبَّاسِ بْنِ مِرْدَاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعَا لِأُمَّتِهِ عَشِيَّةَ عَرَفَةَ بِالْمَغْفِرَةِ فَأُجِيبَ إِنِّي قَدْ غَفَرْتُ لَهُمْ مَا خَلَا الْمَظَالِمَ فَإِنِّي آخُذُ لِلْمَظْلُومِ مِنْهُ قَالَ أَيْ رَبِّ إِنْ شِئْتَ

أعطيت المظلوم من الجنة وغفرت للظالم فلم يجب عشيته فلما أصبح بالمزدلفة أعاد الدعاء فأجيب إلى ما سأل
قال فضحك رسول الله صلى الله عليه وسلم أو قال تبسم فقال له أبو بكر وعمر بأبي أنت وأمي إن هذه لساعة
ما كنت تضحك فيها فما الذي أضحكك أضحك الله سنك قال إن عدو الله إبليس لما علم أن الله عز وجل
قد استجاب دعائي وغفر لأمتي أخذ التراب فجعل يحثوه على رأسه ويدعو بالويل والثبور فأضحكني ما رأيت
من جزعه رواه ابن ماجة وروى البيهقي في كتاب البعث والنشور اور روایت ہی عباس بن مرداس سی یہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی دعا مانگی
واسطی امت اپنی کی عرفہ کی شام کو بخشش کی پس قبول کی گئی کہ تحقیق میں نی بخشا واسطی انکی سوای حقوق عباد کی پس تحقیق میں لونگا واسطی مظلوم کی حق اوسکا
ظالم سی کہا حضرت نی ای رب میری اگر چاہی تو دی مظلوم کو نعمتوں جنت کی سی عوض بدلا اوسکی حق کی کہ ظالم نی لیا ہی اور بخشدی واسطی ظالم کی پس قبول
نہی کی گئی عرفہ کی شام کو پس جب صبح کی حضرت نی مزدلفہ میں پھر مانگی دعا پس قبول کی گئی وہ چیز کہ مانگی تھی کہا راوی نی پس ہنسی حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
یا کہا راوی نی مسکرائی پس کہا واسطی حضرت کی ابو بکر رض اور عمر رض نی قربان ہو باپ میرا اور ماں میری تمہاری تحقیق یہ وقت کہ نہیں تھی تم ہنستی بیچ اوس کی
مقتضا حال اس ساعت کا نہیں ہی کہ ہنسو تم پس کس چیز نی ہنسایا تمکو ہمیشہ ہنساوی اللہ تمہاری دانتوں کو یعنی ہمیشہ خوش رہو فرمایا حضرت نی کہ تحقیق دشمن خدا
ابلیس نی جب جانا کہ تحقیق اللہ عز وجل نی قبول کی دعا میری اور بخشا واسطی امت میری کی لی مٹی پس شروع کی ڈالنی مٹی اپنی سر پر اور پکارنا شروع کیا ساتھ وائی
ہلاکت کی یعنی کہنی لگا واویلاہ واثبوراہ پس ہنسایا مجھکو اس چیز نی کہ دیکھی میں نی اضطراب اوسکی سی نقل کی یہ ابن ماجہ نی اور نقل کی بیہقی نی کتاب بعث ونشور
اوسکی کی **ف** ظاہر اس حدیث سی معلوم ہوتا ہی کہ مغفرت عام ہوئی کہ حق اللہ بھی بخشی گئی اور حقوق بندوں کی بھی لیکن یہ قابل قید لگانی کی ہی کہ آنحضرت کی
ساتھ تھی اوس سال میں اونکی لیے یہ بات ہوئی یا اونکی حق میں ہی کہ جسکا حج مقبول ہو کہ فسق و فجور حج میں نہ واقع ہوا ہو محمول ہی اوس ظالم پر کہ توبہ کی لیکن بابت
ادای حقوق سی عاجز ہی کہ فرمایا اللہ تعالی نی ان اللہ لا یغفر ان یشرک بہ ویغفر ما دون ذلک لمن یشاء جانا چاہی کہ شفاعت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی
پہونچیگی ہر مسلمان کو خواہ صالح ہو خواہ گنہگار پس صالح کی زیادہ کریگا اللہ تعالی درجات جنت میں بسبب شفاعت کی اور بخشیگا اکثر گنہگاروں کو بسبب شفاعت کی
پھر داخل کریگا اونکو جنت میں اور جو لوگ کہ دوزخ میں ہونگی پس اثر حضرت کی شفاعت کا اونکی حق میں یہ ہوگا کہ کم ہوجائیگا عذاب یا کم ہوجائیگی مدت
اور اسیطرح مغفرت اللہ تعالی کی پہونچیگی انشاء اللہ تعالی ہر مسلمان کو خواہ صالح ہو خواہ فاجر پس صالح کی تو درجی بلند ہونگی جنت میں زیادہ اوس چیز کی کہ
مستحق تھا اوسکا بسبب عمل کی اور فاجر کو یا تو داخل کریگا جنت میں بغیر عذاب کی یا کم کردیگا مدت اوسکی عذاب کی پس یہ بھی ایک نوع ہی مغفرت کی واللہ اعلم

باب الدفع من عرفة والمزدلفة اب ہی یہ باب بیان پھرنی کی عرفات و مزدلفہ سی الفصل الاول

فصل پہلی عن هشام بن عروة عن أبيه قال سئل أسامة بن زيد كيف كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يسير في حجة
الوداع حين دفع قال كان يسير العنق فإذا وجد فجوة نص متفق عليه روایت ہی ہشام بن عروہ سی کہ نقل کی اونی باپ اپنی یعنی عروہ نی کہا عروہ نی
پوچھی گئی اسامہ بن زید کہ کسطرح تھی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم چلتی حجۃ الوداع میں جسوقت کہ پھرتی عرفات سی کہا تھی چلتی جلد پس جب پاتی راہ کشادہ
فراخ یعنی بہت سواری نقل کی یہ بخاری و مسلم نی وعن ابن عباس أنه دفع مع النبي صلى الله عليه وسلم يوم عرفة
فسمع النبي صلى الله عليه وسلم وراءه زجرا شديدا وضربا للإبل فأشار بسوطه إليهم وقال يا أيها الناس
عليكم بالسكينة فإن البر ليس بالإيضاع رواه البخاري اور روایت ہی ابن عباس سی یہ کہ وہ پھری ساتھ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی دن
عرفہ کی یعنی عرفات سی طرف منی کی پس سنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی پیچھی اپنی زجر شدید یعنی ہانکنا جانوروں کا ساتھ آواز بلند کی اور مارنا اونٹوں کو پس

دوڑانا اونٹ کا ساتھ کوڑے کے اور ہاتھ کی طرف لوگوں کی یعنی آگاہ ہو متوجہ ہوں طرف حضرت کی اور سنیں بات حضرت کی اور فرمایا اے لوگو لازم ہے تمکو آرام سے چلنا اسلیے کہ تحقیق نیکی نہیں ہے دوڑانا نقل کی یہ بخاری نے **ف** یعنی نیکی نقط دوڑانے ہی میں نہیں ہے بلکہ ساتھ ادا کرنے افعال حج کی اور پرہیز کرنے ممنوعات حج کی حاصل کیہ جلدی کرنی نیکیوں کیطرف خوب ہے لیکن جسطرح کہ پہونچے طرف مکروہات کی اور مترتب ہوا ضرر یہ گناہ ہے پس نہ منافات ہوئی اس حدیث میں اور پہلی حدیث میں • ع • **وَعَنْهُ** اَنَّ اُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ كَانَ رِدْفَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ عَرَفَةَ اِلَى الْمُزْدَلِفَةِ ثُمَّ اَرْدَفَ الْفَضْلَ مِنَ الْمُزْدَلِفَةِ اِلَى مِنًى فَكِلَاهُمَا قَالَ لَمْ يَزَلِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُلَبِّي حَتّٰى رَمٰى جَمْرَةَ الْعَقَبَةِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے ابن عباس سے یہ کہ اسامہ بن زید تھے پیچھے بیٹھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی عرفہ سے مزدلفہ تک پھر پیچھے بٹھا لیا فضل کو مزدلفہ سے منا تک پس دونوں نے کہا ہمیشہ رہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم لبیک کہتے یہانتک کہ پھینکی کنکریاں جمرۃ العقبہ پر یعنی دن نحر کے جب پہلی کنکری جمرۃ العقبہ پر ماری تو لبیک کہنی موقوف کی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **وَعَنِ** ابْنِ عُمَرَ قَالَ جَمَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ بِجَمْعٍ كُلَّ وَاحِدَةٍ مِنْهُمَا بِاِقَامَةٍ وَلَمْ يُسَبِّحْ بَيْنَهُمَا وَلَا عَلٰى اِثْرِ كُلِّ وَاحِدَةٍ مِنْهُمَا رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہے ابن عمر سے کہ کہا جمع کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز مغرب اور عشا کی مزدلفہ میں یعنی عشا کی وقت۔ دونوں اکٹھی پڑھیں پڑھی ہر ایک ان میں سے ساتھ تکبیر کی یعنی مغرب کی لیے جدی تکبیر کہی اور عشا کی لیے جدی اور نفل نہ پڑھے درمیان ان دونوں کی اور نہ پیچھے ہر ایک کی ان دونوں میں سے نقل کی یہ بخاری نے **ف** ان نمازوں کی بعد جو نفل پڑھنے کی نفی کی تو اس سے نفی سنتوں کی اور وتر وں کی بعد ان دونوں کی نہیں لازم آتی • ع • باب قصہ حجۃ الوداع میں جو بڑی حدیث جابر سے گذری اور اس میں جو یہ جملہ ہے لم یسبح بینہما شیئا اسکی شرح میں ملا علی رح نے لکھا ہے کہ جب مغرب عشا مزدلفہ میں پڑھ چکی تو سنتیں مغرب کی اور عشا کی اور وتر پڑھے چنانچہ ایک روایت میں بھی یہ آیا ہے انتہی اور شیخ عابد سندی نے بھی بیچ حاشیہ درمختار کی اسمیں خلاف نقل کر کے لکھا ہے کہ صحیح یہ ہے کہ بعد عشا کی سنتیں اور وتر پڑھے **وَعَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ مَا رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰى صَلٰوةً اِلَّا لِمِيْقَاتِهَا اِلَّا صَلٰوتَيْنِ صَلٰوةَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ بِجَمْعٍ وَصَلَّى الْفَجْرَ يَوْمَئِذٍ قَبْلَ مِيْقَاتِهَا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے عبد اللہ بن مسعود سے کہ کہا نہیں دیکھا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو نماز پڑھتے ہوئے کوئی نماز مگر اپنے وقت میں سوائے دو نمازوں کی نماز مغرب کی اور عشا کی مزدلفہ میں یعنی مغرب کی نماز عشا کی وقت میں پڑھی اور پڑھی نماز فجر کی اس دن یعنی مزدلفہ میں دن نحر کی پہلے وقت اسکی سے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** سوائے ان دو نمازوں کی الخ اور نماز ظہر اور عصر کی بھی حضرت نے عرفات میں جمع کی ہیں یعنی عصر ظہر کی وقت میں پڑھی اوسکا ذکر یہاں نہیں کیا اسلیے کہ ہر کوئی جانتا تھا بسبب اسکی کہ دن تھا ماجت اوسکی جان لینے کی کچھ نہیں اور پہلے وقت سے مراد یہ ہے کہ تاریکی میں پڑھی پہلے وقت معمولی سے کہ اوجالے میں پڑھتے تھے نہ یہ کہ پڑھی پہلے فجر کی اسلیے کہ پہلے فجر سے پڑھنی نماز فجر کی درست نہیں سب عالموں کی نزدیک • ع • **وَعَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اَنَا مِمَّنْ قَدَّمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةَ الْمُزْدَلِفَةِ فِيْ ضَعَفَةِ اَهْلِهٖ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے ابن عباس سے کہ کہا میں ان شخصوں میں تھا کہ آگے بھیجا تھا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مزدلفہ کی رات کو بیچ زمرے ضعیفوں اہل بیت کی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** ضعیفوں سے مراد عورتیں اور لڑکے ہیں انکو حضرت نے پہلے روانہ کر دیا تھا منجملہ انکے ابن عباس بھی تھے اور حضرت بعد روشن ہونے صبح کی پہلے طلوع ہونے آفتاب کی سوار ہوئے سنت یہی ہے اور حضرت نے اہل کو بھیج دیا تاکہ ایذا نپاویں بسبب اژدحام کی یہ جائز ہے اور اور روایت میں آیا ہے چنانچہ وہ آگے آتی ہے کہ حضرت نے ان لوگوں کو آگے روانہ کیا اور فرمایا جمرۃ العقبہ کی کنکریاں [illegible]

فهجّر بالصلوة يوم عرفة فقال عبد الله بن عمر صدق إنهم كانوا يجمعون بين الظهر والعصر في السنة فقلت لسالم أفعل ذلك رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال سالم وهل يتبعون بذلك إلا سنته رواه البخاري

اور روایت ہی ابن شہاب سی کہ کہا خبر دی مجکو سالم بن عبد اللہ بن عمر نی یہ کہ حجاج بن یوسف نی اوس سال کہ قتل کیا عبد اللہ بن زبیر کو یعنی کہ مکہ پر چڑھا پوچھا عبد اللہ بن عمر سی کہ کس طرح کریں ہم بیچ ٹھہرنی کی بیچ عرفہ کی یعنی نماز ظہر و عصر کی پہلی وقوف کی پڑہیں یا پیچھے اوسکی پس کہا سالم نی اگر ارادہ کرتی ہو تو سنت کا پس سویری پڑہو یعنی ظہر و عصر دن عرفہ کی پس کہا عبد اللہ ابن عمر نی کہ سچ کہا سالم نی کہ تھی صحابہ جمع کرتی درمیان ظہر و عصر کی دیکھی اوسکو طریقہ سنت کی کہا ابن شہاب نی کہا میں نی سالم کو کیا کیا ہی پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نی پس کہا سالم نی کہ نہیں اتباع کرتی ہیں یعنی اس طرح نماز پڑہتی ہیں مگر طریقہ آنحضرت کا نقل کی یہ بخاری نی ف حجاج بن یوسف ظالم مشہور ہی کہ جسنی ایک لاکہ اور بیس ہزار آدمی باندہ کر قتل کیے تھی وہ عبد الملک بن مروان کیطرفسی عبد اللہ بن زبیر پر چڑہ کر آیا تہا مکہ میں اور اونکو سولی پر کہینچا بعد ازان عبد الملک نی اوس سال حجاج بن یوسف کو امیر کیا حاجیوں پر اور حکم کیا اوسکو کہ پیروی کیا تمام افعال حج میں عبد اللہ بن عمر کی پس تمام افعال کی اور پوچھتا رہتا اونسی مسائل حج کی اور مخالفت اونکی نکرا اسی حالت میں اوسی پیشل نکہ پوچھا

باب رمی الجمار

باب ہی بیچ بیان پہینکنی کنکریوں کی سار ون ف جمار جمع ہی جمرہ کی اور کہتی ہیں سنگریزہ کو اور جمار جمع نام اون سنگریزوں کا ہی کہ منارونپر مارتی ہیں اور جن منار ونپر کہ سنگریزی مارتی ہیں اونکو جمرات کہتی ہیں بسبب پہینکنی جمار کی اونپر اور جمرات تین ہیں جمرہ اولی اور جمرہ وسطی اور جمرۃ العقبہ عید کی روز فقط جمرۃ العقبہ پر کنکریاں مارتی ہیں اور گیارہویں اور بارہویں اور تیرہویں کو تینوں پر اور اونپر کنکریاں ماری جاتی ہیں

الفصل الاول

فصل پہلی عن جابر قال رأيت النبي صلى الله عليه وسلم يرمي على راحلته يوم النحر ويقول لتأخذوا مناسككم فإني لا أدري لعلي لا أحج بعد حجتي هذه رواه مسلم روایت ہی جابر سی کہا دیکہا میں نی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ مارتی تہی کنکریاں سواری اپنی سواری پر دن نحر کی اور فرماتی کہ سیکہو افعال حج کی اپنی کہ تحقیق میں نہیں جانتا شاید کہ میں نہ حج کروں پیچھی اس حج اپنی کی نقل کی یہ مسلم نی ف کہا شافعی نی کہ مستحب ہی اوسکو کہ پہونچی منا میں سوار یہ کہ رمی کری جمرۃ العقبہ کو دن نحر کی سوار اور جو کوئی پہونچی منا میں پیادہ رمی کری جمرۃ العقبہ کو پیادہ اور گیارہویں بارہویں کو رمی کری سب جمرات کو پیادہ اور تیرہویں کو سوار اور ہدایہ میں لکہا ہی کہ جس رمی کہ بعد اوسکی رمی ہی جیسی کہ جمرہ اولی اور جمرہ وسطی کی اوسمیں افضل یہ ہی کہ پیادہ مارے اسلیے کہ بعد اوسکی کہڑا رہنا ہی اور دعا کرنی اور حالت پیادہ پائی کی ترتیب ہی ساتہ عاجزی کی اور جو کچہ کہ حدیثوں صحیحہ میں آیا ہی یہ ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی رمی جمرۃ العقبہ کی کی دن نحر کی سوار اور دونوں رمی کی پیادہ سب پر عمل ح

وعنه قال رأيت رسول الله صلى الله عليه وسلم رمى الجمرة بمثل حصى الخذف رواه مسلم اور روایت ہی جابر سی کہ کہا دیکہا میں نی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ مارتی ستاریکو ساتہ مانند کنکریوں خذف کی یعنی چہوٹی چہوٹی کنکریوں کی نقل کی یہ مسلم نی ف طور کنکریاں پہینکنی کا مختلف لکہا ہی لیکن صحیح تر یہ ہی کہ اونگلی شہادت اور انگوٹہی کی سر ونسی پکڑ کر یعنی چٹکی میں رکہکر پہینکی اور قول ہی اسیطرح ہی ع

وعنه قال رمى رسول الله صلى الله عليه وسلم الجمرة يوم النحر ضحى وأما بعد ذلك فإذا زالت الشمس متفق عليه اور روایت ہی جابر سی کہا پہینکیں سی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی کنکریاں منارہ پر دن نحر کی وقت چاشت کی اور پیچھی دن نحر کی جو وقت دوپہر ڈہلی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی ف اگر کنکریاں منارہ پر زوال سی پہلی نہیں تو کافی ہی لیکن ہی برا خلاف رکہنی کی کہ یہ کافی ہی نہیں اور نہ ہی بعد طلوع آفتاب سی تا زوال کی بہی ٹہیک کو اور پیچہی دن نحر کی یعنی ایام تشریق میں کہ تیرہویں تک ہیں بعد زوال کی رمی کرتی تہی کہا ابن ہمام نی کہ اس حدیث سی یہ معلوم ہوا کہ وقت رمی کا دوسری دن یعنی گیارہویں کو نہیں ہوتا ہی مگر بعد زوال کی اور اسیطرح تیسری دن بہی اگر مکہ کو جاوی

کعبے کی گہیان پہر ڈالا اونکی گلی مین نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی ش کہا طیبی نی کہ متفق ہین علماء اسپر کہ اشعار یعنی زخمی کرنا بکریون مین نہین ہی اور
تقلید یعنی ہار ڈالنا اونکی سنت ہی خلاف ہی بعض اسمین امام مالک کا ع * وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ ذَبَحَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ عَائِشَةَ
بَقَرَةً يَوْمَ النَّحْرِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی جابر سی کہ کہا ذبح کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی عائشہ رض کیطرف سی ایک گای دن نحر کی
وَعَنْهُ قَالَ نَحَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ نِسَائِهِ بَقَرَةً فِي حَجَّتِهِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی جابر سی کہ کہا نحر کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی
بیبیون کیطرف سی ایک گای اپنی حجۃ الوداع مین نقل کی یہ مسلم نی ف کہا گیا ہی کہ یہ حدیث اور اوپر کی حدیث محمول ہین اسپر کہ حضرت نی اونکی اذن
سی قربانی کی ہوگی اسلیے کہ قربانی کرنی غیر کیطرف سی بغیر اذن اوسکی کی درست نہین ذکرہ الطیبی * اور مشہور ائمہ کی نزدیک یہ ہی کہ گای سات کیطرف سی قربانی
کرنی جائز ہی اور امام مالک کی نزدیک ایک گای یا ایک بکری وغیرہ تمام گہر والونکیطرف سی کفایت کرتی ہی پس یہ حدیث دلیل اونکی ہوسکتی ہی اگر سات سی زیادہ
بیبیان تہی ہو اور اورونکی نزدیک محمول ہی اسپر کہ سات کیطرف سی کی ہوگی * ع ح * وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ فَتَلْتُ قَلَائِدَ بُدْنِ النَّبِيِّ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدَيَّ ثُمَّ قَلَّدَهَا وَأَشْعَرَهَا وَأَهْدَاهَا فَمَا حَرُمَ عَلَيْهِ شَيْءٌ كَانَ أُحِلَّ لَهُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی عائشہ رض سی کہ کہا بٹی مین نی ہار
نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی اونٹونکی اپنی ہاتہ سی پہر ڈالی اونکی گلی مین اور زخمی کیا اونکو یعنی کوہان اونکی زخمی کیے اور ہدی کرکی بہیجا اونکو طرف کعبہ
کی یعنی جب پہلی سال حج فرض ہوا تو حضرت ابوبکر رض کو امیر حاجیونکا کرکی بہیجا اور اونکی ساتہ اونٹ ہدی کی بہیجی پس نہ حرام ہوئی حضرت پر کوئی چیز کہ تہی حلال
واسطی اونکی یعنی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی ف یعنی حضرت پر احرام کی چیزین حرام نہوئین اور جو حضرت نی ساتہ رفاقت یہ بات اسلیے کہی کہ اونہون نی سنا
ابن عباس کہتی ہین کہ جو کوئی ہدی مکہ کو بہیجی حرام ہوتی ہین اوسپر وہ چیزین کہ حرام ہوتی ہین محرم پر جبتک کہ پہونچی ہدی حرم مین اور ذبح کیا وی پس
یہ حدیث بیان کرکی قول ابن عباس کا رد کیا * ح * وَعَنْهَا قَالَتْ فَتَلْتُ قَلَائِدَهَا مِنْ عِهْنٍ كَانَ عِنْدِي ثُمَّ بَعَثَ بِهَا مَعَ
أَبِي مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی عائشہ رض سی کہ کہا بٹی مین نی ہار اونٹون کی صوف کی کہ تہا میری پاس پہر بہیجا اونکو ہدی کرکی ساتہ
میری باپ یعنی حضرت ابوبکر رض کی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی * وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى رَجُلًا يَسُوقُ
بَدَنَةً فَقَالَ ارْكَبْهَا فَقَالَ إِنَّهَا بَدَنَةٌ فَقَالَ ارْكَبْهَا فَقَالَ إِنَّهَا بَدَنَةٌ قَالَ ارْكَبْهَا وَيْلَكَ فِي الثَّانِيَةِ أَوِ الثَّالِثَةِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ
اور روایت ہی ابی ہریرہ رض سی یہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی دیکہا ایک شخص کو کہ ہانکتا ہی اونٹ پس فرمایا سوار ہو اسپر پہر کہا اوسنی کہ تحقیق ہدی
ہی یعنی کیونکر سوار ہوؤن اسپر گویا سمجہا کہ مطلق ہدی پر سوار ہونا درست نہین فرمایا کہ سوار ہو پہر کہا اوسنی کہ یہ ہدی ہی فرمایا سوار ہو وای ہو تجہے
یعنی مین کہتا ہون اور پہر تو عذر کرتا ہی یہ بات دوسری بار مین فرمائی یا تیسری بار مین نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی * وَعَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ
قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ سُئِلَ عَنْ رُكُوبِ الْهَدْيِ فَقَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ ارْكَبْهَا بِالْمَعْرُوفِ
إِذَا أُلْجِئْتَ إِلَيْهَا حَتَّى تَجِدَ ظَهْرًا رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابی الزبیر سی کہ کہا سنا مین نی جابر بن عبد اللہ سی کہ پوچہی گئی سواری
ہدی کی پس کہا کہ سنا مین نی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرماتی تہی سوار ہو اوسپر اچہی طرح یعنی اسطرح سوار ہو کہ ضرر نہ پہونچی اوسکو جس وقت
کہ ناچار ہو طرف اوسکی یہانتک کہ پاوی تو اور سواری نقل کی یہ مسلم نی ف اختلاف کیا ہی علمانی کہ سوار ہونا ہدی پر درست ہی یا نہین یعنی
بغیر ضرورت کی تو سوار ہووی یا اور حنفیہ کہتی ہین کہ اگر ضرورت پڑی تو سوار ہووی اور نہین تو نہین پس جن روایتون مین کہ مطلق امر سواری کا
ہی محمول ہی ضرورت پر * ع * وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ بَعَثَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِسِتَّ عَشْرَةَ بَدَنَةً مَعَ رَجُلٍ
وَأَمَّرَهُ فِيهَا فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ كَيْفَ أَصْنَعُ بِمَا أُبْدِعَ عَلَيَّ مِنْهَا قَالَ انْحَرْهَا ثُمَّ اصْبُغْ نَعْلَيْهَا فِي دَمِهَا ثُمَّ اجْعَلْهَا عَلَى صَفْحَتِهَا

اور اونٹون کی جہولون اور یہہ کہ تصدق کرون اونکا پہننا اور گوشت اور پوست اور جہولین اور نہ دون قصاب کو اوس میں سے مزدوری قصائی کی اور فرمایا
نہ دین فرمایا حضرت نے ہم اوسکو دیتے ہین یعنی مزدوری اوسکی اپنی پاس سے نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے **ف** مراد اونٹون سے وہ اونٹ ہین کہ حضرت بطریق ہدی کے
لیگئے تہے مکہ مین بیچ حجۃ الوداع کے اور وہ سب سو تہے جیسا کہ اوپر گذرا اور جہول اور مہار اور کہال وغیرہ ہدی کی یہہ دینی قصاب کو اوسکی مزدوری مین
نہین روا ہے ہان اگر دیوے تو جائز ہے بالاجماع اور کہال کو بیچ کر قیمت اوسکی اگر تصدق کرے تو بہی جائز ہے اور جہول اوسکی تصدق کرے بلکہ اوسکی جہول اگر پرانا
پانی ہو اور چہڑکہ ہو تو وہ منقطع ہوجاوے اور اگر دہر تو تصدق کیوے ع رمتفق **وَعَنْ** جَابِرٍ قَالَ كُنَّا لَا نَأْكُلُ مِنْ لُحُوْمِ بُدْنِنَا فَوْقَ ثَلٰثٍ
فَرَخَّصَ لَنَا رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ كُلُوْا وَتَزَوَّدُوْا فَأَكَلْنَا وَتَزَوَّدْنَا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے جابر سے کہ کہا
تہے ہم نکہاتے گوشت قربانی اپنی کا زیادہ تین دن سے پہر رخصت دی ہمکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پس فرمایا کہاو اور توشہ کرو یعنی بعد تین دن
کے بہی پس کہایا ہمنے اور توشہ کیا ہمنے نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے **ف** ابتدائے اسلام مین لوگونکو احتیاج گوشت کی بہت تہی حضرت نے حکم فرمادیا تہا
کہ گوشت قربانی کا بعد تین دن کے جمع نکرکہ رکہا کرو کہا کر یا ہرے رکہ دیا کرو بعد اوسکے احتیاج نرہی اور قربانی کرنیوالوں کو اجازت فرمادی
کہ اگر بعد تین دن کے بہی جمع کرو مضائقہ نہین اور کہا ہمنے کہ مستحب ہے کہانا ہدی نفل اور متعہ اور قران اور قربانی میں سے اور نہین جائز ہے سوائے
اونکے ہدایا مین سے کہانا اوسکا کہ وہ کفارات ہین ع ح **الفصل الثانی** فصل دوسری **عَنْ** ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَهْدٰى عَامَ الْحُدَيْبِيَةِ فِيْ هَدَايَا رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَمَلًا كَانَ لِأَبِيْ جَهْلٍ فِيْ رَأْسِهِ بُرَّةٌ مِنْ فِضَّةٍ
وَفِيْ رِوَايَةٍ مِنْ ذَهَبٍ يَغِيْظُ بِذٰلِكَ الْمُشْرِكِيْنَ رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ روایت ہے ابن عباس سے یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے سال حدیبیہ کے
مین بہیجا ہدایا اپنی کے اونٹ کہ تہا ابو جہل کا اوسکی ناک مین ایک نتہنی تہی چاندی کی اور ایک روایت مین آیا ہے کہ سونے کی تہی غصہ مین ڈالتے تہے
بسبب اوسکے مشرکونکو نقل کی یہہ ابو داؤد نے **ف** حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم چہٹی سال ہجری مین عمرہ کو تشریف لیچلے تہے کہ مشرکون نے حدیبیہ مین
اونکو روک دیا چنانچہ یہہ قصہ مشہور ہے پس اس سفر مین جو حضرت اونٹ ہدی کے لیگئے ذبح کرنیکے لیئے اونمین ایک اونٹ ابو جہل کا بہی تہا کہ بدر کی
لڑائی مین غنیمت مین آیا تہا اوسکو حضرت اسپطر لیگئے تا مشرک دیکہکر غمگین ہوون اور جلین کہ مسلمانون کے ہاتہ پڑا اور ذبح کیا گیا اس سے معلوم ہوا کہ
غمگین کرنا اور غصہ مین ڈالنا کافرونکو مستحب ہے ع ح **وَعَنْ** نَاجِيَةَ الْخُزَاعِيِّ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللهِ كَيْفَ أَصْنَعُ بِمَا عَطِبَ
مِنَ الْبُدْنِ قَالَ انْحَرْهَا ثُمَّ اغْمِسْ نَعْلَهَا فِيْ دَمِهَا ثُمَّ خَلِّ بَيْنَ النَّاسِ وَبَيْنَهَا فَيَأْكُلُوْنَهَا رَوَاهُ مَالِكٌ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ
مَاجَةَ وَرَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ وَالدَّارِمِيُّ عَنْ نَاجِيَةَ الْأَسْلَمِيِّ اور روایت ہے ناجیہ خزاعی سے کہ کہا میں نے یا رسول اللہ کس طرح کرون میں ساتہ اوس
جانور کے کہ قریب مرنیکے پہونچے جانورون ہدی کے مین سے فرمایا کہ ذبح کر ڈال اوسکو پہر رنگ دے جوتی اوسکی اوسکے خون مین یعنی جو کہ اوسکے ہار مین ہے اوسکو
خون مین رنگ کے اوسکی گردن پر چہاپا لگا پہر چہوڑ دے درمیان لوگونکے اور درمیان ہدی کے یعنی منع نکر فقراکو اوسکے کہانے سے پس کہا وین
وہ اوس سے نقل کی یہہ مالک نے اور ترمذی اور ابن ماجہ نے اور نقل کی یہہ ابو داؤد اور دارمی نے ناجیہ اسلمی سے **ف** کہا ہے ع اوس سے یعنی فقرا
سوا اغنیا کے جیسا کہ پہلی فصل مین بیان اسکا مفصل ہو چکا ہے اور ناجیہ اسلمی پس سے ظاہر یہہ ہے کہ اختلاف نسبت مین ہے اور ذات ایک ہے
اسیطرح ناجیہ صحابہ مین ایک ہی ہے پس بعضون نے اسلمی کہا اور بعضون نے خزاعی اور یہہ دونون نام اونکے تہے لکہہ دیئے ہین ع ح **وَعَنْ** عَبْدِ اللهِ
بْنِ قُرْطٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ أَعْظَمَ الْأَيَّامِ عِنْدَ اللهِ يَوْمُ النَّحْرِ ثُمَّ يَوْمُ الْقَرِّ قَالَ ثَوْرٌ وَهُوَ الْيَوْمُ
الثَّانِيْ قَالَ وَقُرِّبَ لِرَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَدَنَاتٌ خَمْسٌ أَوْ سِتٌّ فَطَفِقْنَ يَزْدَلِفْنَ إِلَيْهِ بِأَيَّتِهِنَّ يَبْدَأُ

قال فلما وجبت جنوبها قال فتكلم بكلمة خفية لم افهمها فقلت ما قال قال من شاء اقتطع رواه ابو داود روایت ہے
عبد اللہ بن قرط سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بہت بڑا ان دنوں میں نزدیک اللہ کے دن نحر کا ہے پھر دن قر کا کہا ثور نے کہ راوی حدیث کا ہے
اور وہ دن دوسرا ہے یعنی گیارھویں تاریخ کہا راوی نے اور نزدیک کیے گئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اونٹ پانچ یا چھ پس شروع کیا اونٹوں نے کہ نزدیک ہوں
طرف حضرت کی تاکہ اسکو اونمیں سے پہلے ذبح کریں کہا راوی نے پس جب گر پڑے کروٹوں پر یعنی جانور ذبح ہو کر کہا راوی نے پس بولے حضرت بولنا آہستہ کہ
نہ سمجھا میں اوسکو پھر کہا میں نے یعنی اوس شخص کو کہ پاس تھا میرے کیا فرمایا حضرت نے کہا اوس نے کہ فرمایا جو شخص کہ چاہے کاٹ کر لیجاوے یعنی اس میں سے نقل کیا
ہے ابو داود نے **وذكر حديثا ابن عباس وجابر في باب الاضحية** اور ذکر کی گئیں دونوں حدیثیں ابن عباس اور جابر کی باب الاضحیہ میں **ف**
بہت بڑا دن اہ کہا طیبی نے کہ مراد یہ ہے کہ جملہ بزرگ ایام سے دن نحر کا ہے اسلیے کہ عشرہ افضل ہے اوسکے سوا دیگر انتہی مراد عشرہ رمضان کا ہے یا عشرہ ذی الحجہ
کا ہے پھر بعضی حدیثوں سے معلوم ہوتا ہے کہ افضل ایام عشرہ ذی الحجہ کا ہے اور بعضی سے معلوم ہوتا ہے کہ عشرہ اخیر رمضان کا افضل ایام ہے اور انمیں تطبیق
یوں دیجاوے کہ حدیثوں عشرہ ذی الحجہ کو مقید کریں ساتھ اشہر حرم کے یعنی اشہر حرم میں عشرہ ذی الحجہ کا افضل ہے پس حاصل یہ کہ عشرہ ذی الحجہ کا حرام
مہینوں میں افضل ہے اور عشرہ رمضان کا مطلق افضل ہے اور نہیں بعید ہے یہ کہ کہا جاوے کہ افضلیت مختلف ہے باعتبار حیثیت کے یعنی
رمضان میں روزے رکھے جاتے ہیں اور ثواب عبادت کا بہت ہوتا ہے اور عشرہ اخیر میں اعتکاف ہوتا ہے اس جہت سے تو عشرہ اخیر رمضان کا
افضل ہے اور عشرہ ذی الحجہ میں افعال حج کے اور قربانی ہوتی ہے اس جہت سے وہ افضل ہے اور پھر دن قر کا بعد عید کے دوسرے دن کا یہ نام اسلیے ہوا کہ لوگ
قرار و آرام پکڑتے ہیں اس دن منا میں بعد حج اور تھکنے والے مناسک میں اور حدیث صحیح میں آیا ہے کہ عرفہ افضل ایام ہے پس معلوم ہوا کہ مراد
کہ جملہ افضل ایام سے دن قر کا ہے اور تاکہ اسکو اون میں پہلے ذبح کریں یعنی واسطے حاصل کرنے برکت دست مبارک حضرت کی ہر ایک منتظر اسکا تھا کہ
مجھ کو پہلے ذبح کریں اور یہ معجزہ تھا حضرت کا

الفصل الثالث

فصل تیسری **عن** سلمة بن الاكوع قال قال النبي صلى الله عليه وسلم من ضحى منكم فلا يصبحن بعد ثالثة وفي بيته منه شيء فلما كان العام المقبل قالوا يا رسول الله نفعل كما فعلنا العام الماضي قال كلوا واطعموا وادخروا فان ذلك العام كان بالناس جهد فاردت ان تعينوا فيهم متفق عليه
روایت ہے سلمہ بن اکوع سے کہ کہا فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ قربانی کرے تم میں سے پس نہ صبح کرے پیچھے تیسرے دن کے اس حال میں کہ اوسکے گھر
میں ہو کچھ گوشت قربانی کا پس جبکہ ہوا اگلا برس کہا بعض صحابہ نے اے رسول خدا کے کریں ہم جیسا کیا تھا ہم نے سال گذشتہ میں یعنی نہ رکھیں گوشت
قربانی بعد تین دن کے فرمایا کھاؤ اور کھلاؤ اور ذخیرہ کرو اسلیے کہ تحقیق اوس سال میں لوگوں پر تھی محنت ومشقت و محتاجگی پس چاہا میں نے یعنی
ساتھ منع کرنے کے جمع کرنے سے یہہ کہ مدد کرو تم اونکی یعنی بسبب حاجت کے نہی تھی نہ بسبب اگر رکھو گے اجازت ہے نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے **ف**
ایکسال قحط شدید ہوا تھا مدینہ میں تمام مدینہ بھر گیا تھا ایسے ہی بھوکے لوگوں سے اوس سال حضرت نے فرمایا تھا کہ جتنا گوشت لوگوں پاس ہو تقسیم کر دیں جمع
نکر رکھیں سال آئندہ میں جب حاجت نہ رہی تو اجازت دیدی رکھنے کی **وعن** نبيشة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم
انا كنا نهيناكم عن لحومها ان تأكلوها فوق ثلاث لكي تسعكم جاء الله بالسعة فكلوا وادخروا واتجروا الا وان
هذه الايام ايام اكل وشرب وذكر الله رواه ابو داود اور روایت ہے نبیشہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق
ہم نے منع کیا تھا تمکو گوشت قربانی کا ہے یہہ کہ کھاؤ تم اوسکو زیادہ تین دن سے تاکہ وسعت ہو تمکو یعنی تمہارے فقرا کو بھی پہونچے لایا اللہ تعالیٰ
وسعت پس کھاؤ اور ذخیرہ کرو اور ثواب طلب کرو یعنی ساتھ تصدق کرنے کے خبردار ہو اور تحقیق یہہ دن یعنی منا کے کہ چار دن ہیں ان میں

طَلْحَةَ الْأَنْصَارِيَّ فَأَعْطَاهُ إِيَّاهُ ثُمَّ نَاوَلَ الشِّقَّ الْأَيْسَرَ فَقَالَ احْلِقْ فَحَلَقَهُ فَأَعْطَاهُ أَبَا طَلْحَةَ فَقَالَ اقْسِمْهُ بَيْنَ النَّاسِ

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے انس سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم آئے منا میں پھر آئے جمرۃ العقبہ کے پاس پس پاس اس کے کنکریاں ماریں پھر آئے اپنے مکان میں کہ منا میں تھا اور ذبح کی بدنی اپنی پھر بلایا سر مونڈنے والے کو کہ نام اوسکا معمر بن عبداللہ تھا اور اشارہ کیا کہ سر مونڈنے والے کو داہنی طرف پہلے سر کی پس مونڈا سر حضرت کا پھر بلایا حضرت نے ابو طلحہ انصاری کو اور دیئے بال مونڈے ہوئے اونکو پھر آگے کی بائیں طرف سر کی اور فرمایا مونڈ پس مونڈا سر پس دیئے بال منڈے ہوئے ابو طلحہ کو اور فرمایا تقسیم کرو اونکو درمیان لوگوں کے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** اس سے معلوم ہوا کہ داہنی طرف سے ابتدا کرنی سر منڈانے میں سنت ہے اور یہ بھی معلوم ہوا کہ داہنی طرف کے بالوں کی معتبر اور بعضوں نے کہا کہ داہنی طرف بعد منڈنے والے کی معتبر ہے **وَعَنْ عَائِشَةَ** قَالَتْ كُنْتُ أُطَيِّبُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبْلَ أَنْ يُحْرِمَ وَيَوْمَ النَّحْرِ قَبْلَ أَنْ يَطُوفَ بِالْبَيْتِ بِطِيبٍ فِيهِ مِسْكٌ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے عائشہ سے کہا خوشبو لگاتی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو پہلے احرام باندھنے کے یعنی احرام حج کا باندھتے یا عمرہ کا اور دن نحر کے پہلے طواف کرنے خانہ کعبہ کے یعنی بعد سر منڈانے اور کپڑے پہننے کے ساتھ خوشبوئی کی کہ اوس میں تھا مشک نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** لکھا ہے علمانے کہ اولی بیچ خوشبوئی احرام کی مشک کا ہے اور دن نحر احرام سے نکل آنے میں اور سب چیزیں حلال ہو جاتی ہیں سوا عورت کے اور بعد طواف کے عورت بھی حلال ہو جاتی ہے یعنی جماع کرنا اوس سے **وَعَنِ** ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَفَاضَ يَوْمَ النَّحْرِ ثُمَّ رَجَعَ فَصَلَّى الظُّهْرَ بِمِنًى رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے ابن عمر سے کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم آئے مکہ میں دن نحر کے یعنی بعد رمی اور ذبح کر چکنے کے اور طواف فرض کیا وقت چاشت کے پھر پھرے یعنی واپس آئے مکہ سے اور نماز پڑھی ظہر کی منا میں نقل کی یہ مسلم نے **ف** باب حجۃ الوداع میں جابر سے حدیث گذری اوس سے معلوم ہوا کہ حضرت نے نماز ظہر کی مکہ میں پڑھی اور اس سے معلوم ہوا کہ منا میں پڑھی پس تطبیق کی جابر کی حدیث کے فائدہ میں کر دی گئی ہے جو چاہے وہاں دیکھ لے

الفصل الثاني فصل دوسری

عَنْ عَلِيٍّ وَعَائِشَةَ قَالَا نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ تَحْلِقَ الْمَرْأَةُ رَأْسَهَا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ روایت ہے حضرت علی اور حضرت عائشہ سے کہا دونوں نے کہ منع فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ کہ منڈاوے عورت سر اپنا نقل کی یہ ترمذی نے **ف** یعنی جب احرام سے نکلے تو سر نہ منڈاوے یا مطلق مراد ہے اسلیے کہ سر منڈانا عورت کو حرام ہے مانند داڑھی منڈانے کے مرد کو مگر بضرورت جائز ہے عورت کو سر منڈانا **وَعَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ عَلَى النِّسَاءِ الْحَلْقُ إِنَّمَا عَلَى النِّسَاءِ التَّقْصِيرُ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالدَّارِمِيُّ اور روایت ہے ابن عباس سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں ہے عورتوں پر سر منڈانا سوا اسکے نہیں عورتوں پر ہے کترانا نقل کی یہ ابو داؤد اور ترمذی اور دارمی نے **ف** یعنی عورتیں احرام سے نکلیں تو اونپر سر منڈانا واجب نہیں بلکہ حرام ہے اور واجب ہے اونپر کترانا بالونکا بخلاف مردونکے کہ واجب ہے اونپر ایک ان تین سے اور سر منڈانا افضل ہے پھر ہمارے نزدیک کتروانے میں تو واجب ہے کہ بقدر ایک انگشت کے سر کی چوتھائی سر کے بالونکو کترواوے اور تمام سر کو کتروانا مستحب ہے اور منڈانے میں چوتھائی سر کا منڈوانا واجب ہے اور سارے سر کا افضل مذہب ہمارا یوں ہی اختیار کیا ہے امام نے اور اختیار کیا ہے امام مالک نے کہ واجب ہے منڈوانا اور کتروانا سارے سر کا اور دعوی کیا ہے کہ صواب یہی ہے کذا فی الدر المختار وَهٰذَا الْبَابُ خَالٍ عَنِ الْفَصْلِ الثَّالِثِ اور یہ باب خالی ہے فصل تیسری سے

باب ہے بیچ بیان متفرقات کے

الفصل الأول فصل پہلی

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَفَ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ بِمِنًى لِلنَّاسِ يَسْأَلُونَهُ فَجَاءَهُ رَجُلٌ فَقَالَ لَمْ أَشْعُرْ فَحَلَقْتُ قَبْلَ أَنْ أَذْبَحَ فَقَالَ اذْبَحْ وَلَا حَرَجَ فَجَاءَ آخَرُ فَقَالَ لَمْ أَشْعُرْ فَنَحَرْتُ قَبْلَ أَنْ أَرْمِيَ فَقَالَ ارْمِ وَلَا حَرَجَ فَمَا سُئِلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ شَيْءٍ قُدِّمَ وَلَا أُخِّرَ إِلَّا قَالَ افْعَلْ وَلَا حَرَجَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِي رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ

فَجَاءَ رَجُلٌ فَقَالَ حَلَقْتُ قَبْلَ اَنْ اَذْبَحَ قَالَ اذْبَحْ وَلَا حَرَجَ فَاَتَاهُ اٰخَرُ فَقَالَ اَفَضْتُ اِلَى الْبَيْتِ قَبْلَ اَنْ اَرْمِيَ قَالَ ارْمِ وَلَا حَرَجَ
اور روایت ہے عبداللہ بن عمرو بن العاص سے یہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ٹھیرے حجۃ الوداع میں بیچ منیٰ کے واسطے لوگوں کے کہ پوچھتے تھے مسائل پس
آیا حضرت کے پاس ایک شخص پس کہا نہ جانتا تھا میں پس منڈوایا میں نے سر اپنا پہلے ذبح کرنے سے پس فرمایا کہ ذبح کر اور نہیں گناہ پھر آیا ایک اور شخص اور کہا
کہ نہیں جانتا تھا میں پس نحر کی میں نے پہلے کنکریوں کے پھینکنے سے فرمایا اب پھینک کنکریاں اور نہیں گناہ پس پوچھے گئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کسی چیز کے
مقدم ہونے یا موخر ہونے کو مگر کہ فرمایا کر اور نہیں گناہ نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے اور ایک روایت مسلم کی میں یہ ہے کہ آیا حضرت کے پاس ایک شخص اور
کہا کہ سر منڈایا میں نے پہلے پھینکنے کنکریوں کے فرمایا پھینک نہیں گناہ اور آیا ایک اور شخص اور کہا طواف فرض کیا میں نے خانہ کعبہ کا پہلے پھینکنے کنکریوں کے
فرمایا اب کنکریاں پھینک لے اور نہیں گناہ **ف** دن نحر کے چار چیزوں میں ترتیب سے کرنی چاہییں کہ پہلے منیٰ میں پہنچ کر جمرۃ العقبہ کو کہ نام ایک نشان کا
ہے سات کنکریاں مارے پھر جانور کہ ہمراہ اوسکے ہو ذبح کرے پھر سر منڈاوے پھر مکہ میں جا کر طواف کرے خانہ کعبہ کا اس ترتیب سے کرنا ان چیزوں کا
سنت ہے اکثر علما کے نزدیک واسطے سبب اس حدیث کے اور امام شافعی اور امام احمد بھی انہیں میں ہیں پس نہیں آتا دم یعنی جانور ذبح کرنا انکے نزدیک اگر کوئی
چیز آگے پیچھے ہو جاوے اور کہا ایک جماعت نے کہ یہ ترتیب واجب ہے اور امام اعظم اور امام مالک انہیں میں ہیں وہ کہتے ہیں کہ مراد نفی حرج سے نفی ہونا گناہ کا ہے
بسبب جہل و نسیان کے لیکن دم واجب ہے یعنی اگر کوئی چیز آگے پیچھے ہو جاوے تو ایک بکری یا مانند اوسکے ذبح کرے اور طیبی نے کہا کہ روایت کی ابن
عباس نے مثل اس حدیث کے اور واجب کیا دم پس اگر یہ معنی نہ سمجھے تو کیوں دم واجب کرتے واللہ اعلم ح **وَعَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ
النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُسْأَلُ يَوْمَ النَّحْرِ بِمِنًى فَيَقُوْلُ لَا حَرَجَ فَسَأَلَهُ رَجُلٌ فَقَالَ رَمَيْتُ بَعْدَ مَا اَمْسَيْتُ فَقَالَ لَا حَرَجَ
رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہے ابن عباس سے کہ کہا تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پوچھے جاتے دن نحر کے منیٰ میں پس فرماتے نہیں گناہ پس پوچھا آپ سے ایک شخص نے
کہا کنکریاں پھینکیں میں نے پیچھے شام ہونے کے پس فرمایا نہیں گناہ نقل کی یہ بخاری نے **ف** نزدیک امام کے اگر یوم نحر کو تاخیر کرے کنکریاں پھینکنے میں
غروب تک تو لازم ہوتا ہے دم اور مراد پیچھے شام سے انکے نزدیک بعد عصر ہے اور بیچ مذہب ہمارے کے اس میں تفصیل ہے کہ کنکریاں پھینکنے کو لیے بعد طلوع
فجر کے دن نحر کے وقت جواز کا ہے ساتھ اساءت کے یعنی جائز ہے لیکن برا اور بعد طلوع آفتاب کے زوال تک وقت مسنون ہے اور بعد زوال کے غروب
تک وقت جواز کا ہے بغیر اساءت کے اور رات وقت جواز ہے ساتھ اساءت کے اور اساءت اس صورت میں ہے کہ بلا عذر رات تک تاخیر کرے پس
چرواہے اور مانند انکے اگر رات کو کنکریاں پھینکیں تو انکے حق میں اساءت نہیں چنانچہ اس حدیث میں جو فرمایا کہ نہیں گناہ تو وہ شخص چرواہا یا مانند اوسکے ہوگا اور یوں
فرمایا کہ گناہ نہیں اسلئے کہ معذور تھا اور کہا ابن ہمام نے کہ اگر تاخیر کرے رمی کو صبح تک بلا عذر تو رمی کرے اور اوس پر دم لازم آتا ہے ابو حنیفہ کے نزدیک
صاحبین کے وہ وقت مسنون ہے کہ دونوں کہتے ہیں بعد زوال کے غروب آفتاب تک ہے اور بعد غروب کے طلوع فجر تک وقت کراہت
اور جب طلوع ہوئی فجر تو فوت ہوا وقت ادا کا نزدیک امام صاحب کے اور صاحبین کے نزدیک باقی ہے اور وقت قضا کا باقی ہے اتفاقاً اور جب ڈوبے گا آفتاب
چوتھے دن کا یعنی تیرھویں کا تو فوت ہوتا ہے وقت ادا اور قضا کا سب کے نزدیک ح

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ فصل دوسری

عَنْ عَلِيٍّ قَالَ اَتَاهُ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّي اَفَضْتُ قَبْلَ اَنْ اَحْلِقَ قَالَ احْلِقْ اَوْ قَصِّرْ وَلَا حَرَجَ وَجَاءَ اٰخَرُ فَقَالَ ذَبَحْتُ قَبْلَ اَنْ اَرْمِيَ قَالَ
ارْمِ وَلَا حَرَجَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ روایت ہے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے کہ کہا آیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک شخص اور کہا یا رسول اللہ تحقیق
میں نے طواف افاضہ یعنی طواف فرض کیا پہلے سر منڈانے کے فرمایا اوسکو اب سر منڈا یا کتروا لے اور نہیں گناہ اور آیا ایک اور شخص اور کہا ذبح کیا میں نے پہلے
پھینکنے کنکریوں کے فرمایا پھینک کنکریاں اور نہیں گناہ نقل کی یہ ترمذی نے

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ فصل تیسری

عَنْ اُسَامَةَ بْنِ شَرِيْكٍ

قال خرجت مع رسول الله صلى الله عليه وسلم حاجا فكان الناس يأتونه فمن قائل يا رسول الله سعيت قبل أن أطوف أو أخرت شيئا أو قدمت شيئا فكان يقول لا حرج لا حرج إلا على رجل اقترض عرض رجل مسلم وهو ظالم فذلك الذي حرج وهلك رواه أبو داود۔ روایت ہے اسامہ بن شریک سے کہا نکلا میں ساتھ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے حج کرنے کو پس تھے لوگ آتے حضرت کے پاس بعضا کہتا یا رسول اللہ سعی کی میں نے صفا مروہ کی پہلے طواف کرنے سے یا پیچھے کیا میں نے کوئی چیز یا پہلے کیا کوئی چیز یعنی حج کے افعال ایام منا کے پس تھے حضرت فرماتے نہیں کچھ گناہ لیکن گناہ اوس شخص پر ہے کہ آبروریزی کرے مسلمان کی اس حال میں کہ وہ شخص ہو ظالم پس یہ شخص ہے گنہگار اور ہلاک ہوا نقل کی یہ ابو داؤد نے ف یعنی سعی درمیان صفا و مروہ میں یعنی حج کی پیچھے احرام کے اور طواف قدوم کے اگر آفاقی تھا یا پیچھے طواف نفل کے اگر مکی تھا پہلے طواف کے یعنی طواف افاضہ کے اور لا حرج کا مصاحب ہو کہ بیچ تقدیم و تاخیر افعال منا کے بسبب ناسمجھی کے گناہ نہیں ہے گناہ اوس پر ہے کہ ازراہ ظلم کے کسی کی آبروریزی کرے یعنی اہانت یا غیبت وغیرہ کرے اوس سے اور نکل گیا کہ دین کے لیے کسی کی آبروریزی کرے وہ گنہگار نہیں ہے ۔

باب خطبة يوم النحر ورمي أيام التشريق والتوديع

یہ بیچ بیان خطبہ کے دن نحر کے اور پھینکنے کنکریوں کے تشریق کے دنوں میں کہ وہ تین دن ہیں بعد روز نحر کے اور بیچ بیان طواف رخصت کے ۔

الفصل الأول

فصل پہلی ۔ عن أبي بكرة قال خطبنا النبي صلى الله عليه وسلم يوم النحر قال إن الزمان قد استدار كهيئته يوم خلق الله السموات والأرض السنة اثنا عشر شهرا منها أربعة حرم ثلاث متواليات ذو القعدة وذو الحجة والمحرم ورجب مضر الذي بين جمادى وشعبان وقال أي شهر هذا قلنا الله ورسوله أعلم فسكت حتى ظننا أنه سيسميه بغير اسمه فقال أليس ذا الحجة قلنا بلى قال أي بلد هذا قلنا الله ورسوله أعلم فسكت حتى ظننا أنه سيسميه بغير اسمه قال أليس البلدة قلنا بلى قال فأي يوم هذا قلنا الله ورسوله أعلم فسكت حتى ظننا أنه سيسميه بغير اسمه قال أليس يوم النحر قلنا بلى قال فإن دماءكم وأموالكم وأعراضكم عليكم حرام كحرمة يومكم هذا في بلدكم هذا في شهركم هذا وستلقون ربكم فيسألكم عن أعمالكم ألا فلا ترجعوا بعدي ضلالا يضرب بعضكم رقاب بعض ألا هل بلغت قالوا نعم قال اللهم اشهد فليبلغ الشاهد الغائب فرب مبلغ أوعى من سامع متفق عليه ۔ روایت ہے ابی بکرہ سے کہا خطبہ پڑھا ہم پر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دن نحر کے فرمایا تحقیق زمانہ یعنی برس پھر گیا ہے مانند وضع اپنی کے کہ تھا بیچ دن پیدا کرنے اللہ تعالی کے آسمان و زمین کو یعنی برس بارہ مہینے کا ہو گیا اون میں سے چار مہینے با حرمت ہیں تین پے در پے ذیقعدہ اور ذی الحجہ اور محرم اور رجب مضر کا وہ رجب کہ درمیان جمادی اور شعبان کے ہے اور فرمایا حضرت نے کونسا مہینہ ہے یہ عرض کیا ہم نے اللہ اور رسول اوسکا زیادہ جانتا ہے پھر سکوت فرمایا یہاں تک کہ گمان کیا ہم نے کہ نام رکھینگے اوسکا سوائے غیر نام اوسکے پھر فرمایا کیا نہیں ہے ذی الحجہ کہا ہم نے ہاں فرمایا کونسی بستی ہے یہ عرض کیا ہم نے اللہ اور رسول اوسکا زیادہ جانتا ہے پھر سکوت فرمایا یہاں تک کہ گمان کیا ہم نے کہ وہ نام رکھینگے اوسکا سوائے غیر نام اوسکے فرمایا کیا نہیں ہے بلدہ یعنی مکہ نام مکہ کا ہے عرض کیا ہم نے ہاں فرمایا کونسا دن ہے یہ عرض کیا ہم نے اللہ اور رسول اوسکا [illegible] پھر سکوت فرمایا یہاں تک کہ گمان کیا ہم نے کہ وہ نام رکھینگے اوسکا سوائے غیر نام اوسکے فرمایا کیا نہیں ہے دن نحر کا عرض کیا ہم نے کہ ہاں ہے فرمایا پس تحقیق خون تمہارے اور مال تمہارے اور آبروئیں تمہاری تم پر حرام ہیں یعنی تعرض ان کا حرام ہے مانند حرمت دن تمہارے اس کی تمہارے بیچ اس شہر تمہارے کے اور اس مہینے تمہارے کے اور قریب ہے کہ ملو گے تم پروردگار تمہارے سے پس پوچھے گا تم سے عملوں تمہارے سے خبردار ہو پس نہ پھر جانا پیچھے موت میری کے گمراہ ہو کر کہ مارے بعض تمہارا گردن بعض کی خبردار ہو کیا پہنچا دیا میں نے یعنی احکام الہی کو عرض کیا ہم نے ہاں پہنچا دیا کہا حضرت نے یا الہی تو گواہ رہ یعنی ان کے اقرار پر پس چاہئے کہ پہنچاوے حاضر غائب کو پس بہت لوگ کہ پہنچایا جاتا ہے کلام اونکو زیادہ یاد رکھنے والے ہیں سننے والے سے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف خطبہ فرمایا آپ نے بیچ

اللہ اکبر کہتے جب پھینکتے کنکری کو پھر آگے بڑھتے یہاں تک کہ آتے زمین نرم میں اور کھڑے ہوتے سامنے قبلہ کے پھر دعا مانگتے اور اٹھاتے دونوں ہاتھ اپنے اور کھڑے
رہتے دیر تک پھر پھینکتے منارہ عقبہ کو نالے کے اندر سے سات کنکریاں اللہ اکبر کہتے تھے نزدیک ہر کنکری کے اور نہ ٹھہرتے نزدیک اسکے پھر پھر جاتے اور کہتے اسی طرح
دیکھا میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ کرتے تھے اوسکو نقل کیا یہ بخاری نے ف ترتیب کو رمی کرنے میں ہمارے نزدیک سنت ہے لیکن احتیاط مقتضی اسکی ہے کہ
اسکو ترک نہ کرے کیونکہ واجب ہے امام شافعی وغیرہ کے نزدیک پھر موالات یعنی پے در پے رمی کرنی سنت ہے اور امام مالک کے نزدیک واجب ہے تاکہ اگر اندر
ہدایہ میں لکھا ہے کہ اگر کنکریاں پھینکے جمرۃ العقبہ پر اوپر کی جانب سے تو کافی ہے لیکن یہ خلاف سنت ہے اور پہلے دو مناروں کے پاس ٹھہرنا اور دعا کرنا ثابت
ہوا اور تیسرے کے پاس نہیں حکمت اسکی کچھ معلوم نہیں اگرچہ بعضوں نے کچھ کچھ لکھا ہے ع وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ اسْتَأْذَنَ الْعَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ
رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَبِيتَ بِمَكَّةَ لَيَالِيَ مِنًى مِنْ أَجْلِ سِقَايَتِهِ فَأَذِنَ لَهُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے ابن عمر سے کہا پروانگی
مانگی عباس بیٹے عبد المطلب کے نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ رات کو رہنے کی مکہ میں راتوں منا کی بسبب خدمت سبیل زمزم کے پس اذن دیا حضرت نے
اونکو نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف پانی زمزم کا پینا پیچھے طواف افاضہ کے مستحب ہے پس اوس زمانہ میں کنوئیں کے پاس ایک حوض بنا رہتا تھا آب زمزم سے کہ کنوئیں پر
اگر بسبب اژدہام کے کوئی نہ پی سکے تو اوس حوض میں سے پیوے اور اوسکے داروغہ عباس بن عبد المطلب چچا حضرت کے تھے اور نائب انکے تھے وہ پلایا کرتے تھے
پس جب راتوں میں کہ منا میں رہتے تھے اون دنوں میں پروانگی چاہی حضرت عباس نے کہ حکم ہو تو میں مکہ میں رہوں واسطے خدمت پانی پلانے کے حضرت
نے پروانگی دی اور راتوں کو منا میں رہنا اون راتوں میں واجب ہے جمہور علماء کے نزدیک اور سنت ہے امام ابوحنیفہ کے نزدیک اور ایک روایت شافعی اور احمد
سے بھی یہی ہے اور معتبر رات کو رہنے میں اکثر رات ہے یعنی آدھی رات سے زیادہ اور ویسا ہی حکم اوس جگہ کا ہے کہ قیام رات کا وہاں مستحب ہے مانند لیلۃ القدر
وغیرہ کے کہ اکثر رات قیام کرنا معتبر ہے اور جو کہ سنت کہتے ہیں منا میں رات کو رہنے کو دلیل انکی یہی حدیث ہے کہ اگر واجب ہوتا تو کیونکر حضرت اجازت ترک
رات کو رہنے کی کر دیتے اور کہا بعض علماء ہمارے نے کہ جائز ہے اوسکو کہ مشغول ہو پانی پلانے میں مانند عباس کے اور اوسکو کہ اور عذر شدید
ہو یہ کہ ترک کرے رات کو رہنا منا میں جیسا کہ چرواہوں میں انتہی پس اشارہ کیا طرف اسکے کہ نہیں جائز ہے ترک کرنا سنت کا مگر ساتھ عذر کے اور ساتھ عذر کے
دور ہوتی ہے اوس سے اساءۃ یعنی برائی ع وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَاءَ إِلَى السِّقَايَةِ فَاسْتَسْقَى
فَقَالَ الْعَبَّاسُ يَا فَضْلُ اذْهَبْ إِلَى أُمِّكَ فَأْتِ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِشَرَابٍ مِنْ عِنْدِهَا فَقَالَ اسْقِنِي فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ
إِنَّهُمْ يَجْعَلُونَ أَيْدِيَهُمْ فِيهِ قَالَ اسْقِنِي فَشَرِبَ مِنْهُ ثُمَّ أَتَى زَمْزَمَ وَهُمْ يَسْقُونَ وَيَعْمَلُونَ فِيهَا فَقَالَ اعْمَلُوا فَإِنَّكُمْ عَلَى عَمَلٍ صَالِحٍ
ثُمَّ قَالَ لَوْلَا أَنْ تُغْلَبُوا لَنَزَلْتُ حَتَّى أَضَعَ الْحَبْلَ عَلَى هٰذِهِ وَأَشَارَ إِلَى عَاتِقِهِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہے ابن عباس سے کہ رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم آئے طرف سبیل کے پس مانگا پانی زمزم کا پس کہا عباس نے اپنے بیٹے کو اے فضل جا تو اپنی ماں کے پاس اور لے آ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے
پانی اونکے پاس سے یعنی پانی خاص کہ مستعمل نہو پس فرمایا حضرت نے پلا مجھکو یعنی اس میں سے پس کہا حضرت عباس نے یا رسول اللہ تحقیق لوگ ڈالتے ہیں ہاتھ
اس میں فرمایا پلا مجھکو یعنی اسی میں سے پس پیا حضرت نے اوس پانی میں سے پھر آئے کنوئیں زمزم کے پاس اور لوگ یعنی اولاد عبد المطلب پانی پلاتے تھے لوگوں کو اور محنت
کرتے تھے بیچ اوس کے پس فرمایا کام کئے جاؤ کہ تم بیچ عمل نیک کے ہو پھر فرمایا اگر نہ ہوتا خوف اسکا کہ غلبہ کئے جاؤ گے تم یعنی غالب ہونگے اور لوگ پانی کے
کھینچنے میں بسبب اتباع سنت میرے کے اور نہیں کہیں چھین لیں دیگر تمکو پانی اور یہ کام تمہارا ہاتھ سے جاتا رہیگا البتہ اوترتا میں یعنی اونٹنی پر سے کہ حضرت سوار تھے اوس وقت
پر لوگ دیکھیں اور اسکو احکام حج میں سے جانکر کہ رکھتا میں رسی اوپر اس کے اشارہ کیا طرف مونڈھے اپنے کے نقل کی یہ بخاری نے ف لوگ ڈالتے ہیں ہاتھ اپنے یعنی
گمان یہ ہے کہ اکثر لوگوں کے ہاتھ میلے ہوتے ہیں اور ڈالتے ہیں اسمیں ہاتھ اور ڈالتے ہیں اس لئے آپ کے واسطے الگ رکھا ہوا پانی میں سے منگایا تو حضرت نے فرما

دلالت کرتی ہے اسپر کہ نکاح ہونا میمونہ کا حالت احرام میں ہوا اور حدیث یزید کی یہ ثابت کرتی ہے کہ نکاح انکا بیچ حالت احرام میں ہوا پس اکثر علماء نے
ترجیح دی ہے ابن عباس کی حدیث کو یزید کی حدیث پر اسلئے کہ ابن عباس بہت افضل و اکمل ہیں حفظ و فقہ میں اور حدیث ابن عباس کی بخاری و مسلم میں ہے
اسلئے کہ حدیث عثمان کی جسمیں کہ نہی وارد ہوئی ہے محرم کو نکاح کرنے اور غیر کا نکاح کرنے سے وہ تاویل کی گئی ہے کہ مراد یہ ہے کہ نکاح کرنا اپنا اور غیر کا شان محرم سے
ایسا نہیں ہے بسبب شغل رہنے اسکے عبادت میں نہ یہ کہ مراد تحریم ہو چنانچہ اس حدیث کے فائدہ میں بیان اسکا گذر چکا ہے اور یہ جو حمل کیا ہے
شافعیہ نے حدیث ابن عباس کو اسپر کہ ہوا نکاح حضرت کا احرام میں باین اعتبار کہا کہ نکاح کیا اس بلد میں کہ وہ حرم ہے [illegible] تکلف ہے صریح
اور علماء نے اس مقام کو بہت تفصیل سے لکھا ہے بخوف درازی کے اور سمجھ نہ آنے عوام کے اسپر اکتفا کیا وَعَنْ أَبِي أَيُّوبَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى
اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَغْسِلُ رَأْسَهُ وَهُوَ مُحْرِمٌ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے ابی ایوب سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم دھوتے سر اپنا حالت احرام میں
نقل کی یہ بخاری و مسلم نے **ف** جائز ہے باتفاق محرم کو دھونا سر کا اس طرح کہ نہ ٹوٹے بال اور اگر سر خطمی سے دھوئے تو اوسپر دم آتا ہے یعنی جانور ذبح کرنا
نزدیک ابو حنیفہ اور مالک کے اسلئے کہ خطمی خوشبو کی قسم سے ہے اور اگر سر دھووے صابون یا بیر کے پتوں اور مانند اسکی سے تو نہیں ہے اوسپر کچھ سب کے نزدیک
وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ احْتَجَمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُحْرِمٌ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے ابن عباس سے کہا پچھنے لگوائے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے
حالت احرام میں نقل کیا یہ بخاری و مسلم نے **ف** جائز ہے جمہور کے نزدیک سینگی لینی اگر بال نہ ٹوٹے وَعَنْ عُثْمَانَ حَدَّثَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فِي الرَّجُلِ إِذَا اشْتَكَى عَيْنَيْهِ وَهُوَ مُحْرِمٌ ضَمَّدَهُمَا بِالصَّبِرِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے عثمان سے کہ حدیث کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے بیچ حق ایک شخص کے
کہ جب دکھنے آئیں آنکھیں اوسکی یا ضعف بصارت ہوا اور وہ محرم ہو لیپ کرے انکو ساتھ ایلوے کے نقل کی یہ مسلم نے **ف** تاج المصادر میں تضمید کے معنی لیپ کرنے کے لکھے ہیں اور علماء نے انکو
[illegible] اور طیبی نے کہا کہ تضمید اصل میں کہتے ہیں پٹی باندھنے کو زخم پر اور زخم پر دوا لگانیکو بھی کہتے ہیں اگرچہ باندھا نجاوے پس جاننا چاہیے کہ اگر
سرمہ لگاوے محرم اس طرح کہ اوس میں کچھ خوشبو ہو تو اوسپر صدقہ لازم ہوگا اور اگر بہت ہو خوشبو تو دم آویگا اوسپر اور اگر ایسا سرمہ لگاوے کہ اوسمیں خوشبو
نہو تو کچھ مضائقہ نہیں اور نہیں لازم ہوگا اوسپر کچھ اور اگر [illegible] کسی عضو پر سوائے سر اور مونہہ کے تو نہیں لازم آئیگا اوسپر کچھ لیکن مکروہ ہے
اور اگر [illegible] چوتھائی سر بندھ جائے تو اوسپر دم لازم ہوگا اور کم چوتھائی سے [illegible] تو صدقہ آویگا وَعَنْ أُمِّ الْحُصَيْنِ قَالَتْ رَأَيْتُ أُسَامَةَ
وَبِلَالًا وَأَحَدُهُمَا آخِذٌ بِخِطَامِ نَاقَةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْآخَرُ رَافِعٌ ثَوْبَهُ يَسْتُرُهُ مِنَ الْحَرِّ حَتَّى رَمَى جَمْرَةَ
الْعَقَبَةِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے ام حصین سے کہ کہا دیکھا میں نے اسامہ اور بلال کو اس حال میں کہ ایک ان میں سے یعنی بلال پکڑے ہوئے تھا مہار نبی
صلی اللہ علیہ وسلم کی اونٹنی کی اور دوسرا یعنی اسامہ اوٹھائے ہوئے تھا کپڑا اپنا سایہ کرتا تھا گرمی آفتاب سے یہانتک کہ ماریں کنکریاں جمرۃ العقبہ کو نقل کی
یہ مسلم نے **ف** سایہ کرتا تھا یعنی ساتھ کپڑے کے کہ اونچا تھا سر مبارک سے کہ سر کو نہ لگتا تھا اور ایک روایت میں آیا ہے کہ اوٹھائے ہوئے تھا مانند تاج کے ایک چیز
سر مبارک پر اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جائز ہے محرم کو سایہ کرنا اپنے پر بشرطیکہ سایہ کرنیوالی چیز سر کو نہ لگے اور یہی قول اکثر علماء کا ہے اور مالک اور احمد مکروہ
رکھتے ہیں اسکو ۱۲ ح وَعَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ بِهِ وَهُوَ بِالْحُدَيْبِيَةِ قَبْلَ أَنْ يَدْخُلَ مَكَّةَ
وَهُوَ مُحْرِمٌ وَهُوَ يُوقِدُ تَحْتَ قِدْرٍ وَالْقَمْلُ تَتَهَافَتُ عَلَى وَجْهِهِ فَقَالَ أَتُؤْذِيكَ هَوَامُّكَ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَاحْلِقْ رَأْسَكَ وَأَطْعِمْ فَرَقًا
بَيْنَ سِتَّةِ مَسَاكِينَ وَالْفَرَقُ ثَلَاثَةُ آصُعٍ أَوْ صُمْ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ أَوِ انْسُكْ نَسِيكَةً مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے کعب بن عجرہ سے یہ کہ
نبی صلی اللہ علیہ وسلم گذرے اوسپر اور وہ تھا حدیبیہ میں پہلے داخل ہونے مکہ کے اور تھا کعب محرم اور وہ جلاتا تھا آگ نیچے ہانڈی کے اور جوئیں جھڑتی تھیں اوسکے
مونہہ پر پس فرمایا حضرت نے کیا ایذا دیتی ہیں تجکو جوئیں تیری کہا ہاں فرمایا پس منڈا ڈال سر اپنا اور کھلا ایک فرق کی درمیان چھ مسکینوں کے اور فرق

یا تو بکثا تو ہو سیر صدقہ دیگا اتفاقًا یہ بہہ دم وغیرہ دوا تو تب ہو کر استعمال سے جب لازم ہوتا ہے کہ استعمال کرے اونکو بطور خوشبو لگانیکے اور اگر استعمال کرے اونکو
بطور دوا کے تو نہیں آتا ہے کچھ اسپر کہ یہ بالاجماع بخلاف استعمال کرے فرشتگی کے اور اور خوشبو ہیں انکا کہ اونکا استعمال ہر نوع دم لازم آتا ہے خواہ بطور خوشبو کے
استعمال کرے خواہ بطور دوا کے یہ ہے در مختار **الفصل الثالث** فصل تیسری **عن** نافع ان ابن عمر وجد القر فقال الق
عنی ثوبا یا نافع فالقیت علیہ برنسا فقال تلقی علی ہذا وقد نہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان یلبسه المحرم رواہ
ابو داود ﴿ت﴾ روایت ہے نافع سے یہ کہ ابن عمر نے پائی سردی پس کہا ڈال مجھپر کوئی کپڑا اے نافع پس ڈالی میں اونپر بارانی پس فرمایا ڈالتا ہے تو مجھپر یہ اور تحقیق منع
فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے کہ پہنے اوسکو محرم نقل کی یہہ ابو داود نے ﴿ف﴾ ہمارے مذہب میں یہہ ہے کہ اگر سیے ہوئے کپڑے کو اوسطرح
استعمال کرے کہ معمول ہے اوسکے استعمال کرنیکا تو منع ہے ورنہ نہیں پس بارانی کو بدن پر ڈال لینا منع نہیں چنانچہ بیان اوسکا اوپر ہو چکا ہے اور ابن عمر
نے اس سے منع کیا پس یا تو مذہب انکا یہی ہوگا کہ مطلق سیے ہوئے کو استعمال سے منع کرتے ہونگے اور یا اسلیے منع کیا کہ سر ڈھانک لیا ہو گا شرح مولانا
وعن عبد اللہ بن مالک ابن بحینة قال احتجم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وهو محرم بلحی جمل من طریق مکة
فی وسط راسه متفق علیہ اور روایت ہے عبد اللہ بیٹے مالک کے سے اور ایسا عبد اللہ کہ بیٹا بحینہ کا ہے کہا سینگی کھچوائی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
بیچوں بیچ سر اپنے میں حالت احرام میں بیچ مکان لحی جمل کے راہ مکہ میں نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے ﴿ف﴾ ابن بحینہ دوسری صفت ہے عبد اللہ
کے اسلیے لفظ مالک کے ساتھہ تنوین کے پڑھتے ہیں اور ابن بحینہ میں الف لکھا جاتا ہے اور بحینہ نام تھیں عبد اللہ کی ماں اور بیوی مالک کی اور سر میں سینگی کھینچنے
لینے سے بال ضرور ٹوٹے ہونگے پس یہہ محمول ہے حالت ضرورت پر اور اگر ایسی جگہہ سینگی کھچوائے کہ وہاں بال نہوں تو جائز ہے بغیر فدیہ کے ﴿م﴾ مسئلہ ہے تہائی
سر سے کم منڈاوے یا پچھنوں وغیرہ کے سبب سے بال چوتھائی سر سے کم کے ٹوٹیں تو صدقہ دے یعنی ایک فقیر کو کھلا دے یا دو سیر گیہوں دے اور جو تہائی
سر سے زیادہ منڈاوے بلا عذر یا سینگی بلا عذر لے اور اوس سے بال اسقدر ٹوٹیں تو دم آتا ہے یعنی ایک بکری یا مانند اوسکے ذبح کرے اور اگر بسبب عذر کے
چوتھائی یا چوتھائی سے زیادہ منڈاوے یا بسبب جراحت کے سینگی لے اور اسقدر بال ٹوٹیں تو اختیار ہے محرم کو کہ تین چیزوں میں سے ایک چیز کرے
ذبح کرے بکری یا چھ مسکینوں کو تین صاع گیہوں دے ہر مسکین کو دو دو سیر یا تین روزے رکھے متصل یا متفرق اور اگر حجامت یعنی پچھنوں کی جگہہ سے بال
منڈواوے پچھنے لگانیکے لیے تو دم آتا ہے امام ابو حنیفہ کے نزدیک اور صدقہ صاحبین کے نزدیک اور پچھنوں کی جگہہ سے مراد ہے دونوں کنارے گردن کے اور گدی
اور اگر ساری گردن منڈوا دے تو دم آتا ہے اتفاقًا اور اگر سارے سر سے کم منڈواوے تو صدقہ دینا آتا ہے اور آپ سے بال ٹوٹیں تو کچھہ نہیں آتا ہے
مناسک ملا علی **وعن** انس قال احتجم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وهو محرم علی ظہر القدم من وجع کان بہ
رواہ ابو داود والنسائی اور روایت ہے انس سے کہا سینگی کھچوائی یعنی [illegible] رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اور وہ تھے محرم پشت قدم
پر بسبب درد کے کہ تہا اونکو نقل کی یہہ ابو داود اور نسائی نے ﴿ف﴾ یہہ سینگی لینا مقصود میں بغیر ٹوٹنے بالوں کے پس نہیں اشکال اسمیں
ضرورت تہا **وعن** ابی رافع قال تزوج رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میمونة وهو حلال وبنی بہا وهو حلال
وکنت انا الرسول بینہما رواہ احمد والترمذی وقال ہذا حدیث حسن اور روایت ہے ابی رافع سے کہا نکاح کیا رسول
خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے میمونہ سے اور وہ تھے بغیر احرام کے اور زفاف کیا ساتھہ اونکے یعنی حضرت میمونہ کے اور وہ تھے بغیر احرام کے اور تھا میں پیغام
پہونچانیوالا درمیان حضرت کے اور میمونہ کے نقل کی یہہ احمد اور ترمذی نے اور کہا ترمذی نے یہہ حدیث حسن ہے ﴿ف﴾ اوپر کی حدیث ابن عباس سے
گذر چکی ہے معلوم ہوا کہ حضرت نے حالت احرام میں میمونہ سے نکاح کیا اور اس سے یہہ معلوم ہوا کہ بغیر حالت احرام میں کیا جب یا جائز

[illegible] حدیث بخاری اور مسلم میں آئی ہے [illegible] پیش ذکر کیا ہے

باب گذشت **باب المحرم یجتنب الصید** باب ہے بیچ بیان احرام کے کہ بچے شکار سے محرم کو شکار کرنا اور راہ دکھانا اور
اور اشارہ کرنا طرف شکار کے حرام ہے سب علماء کے نزدیک اور اگر ان افعال میں سے کچھ بھی کر گیا لازم ہوگا اوسپر بدلا یعنی قیمت شکار کی ساتھ تشخیص
دو عادل کے بحسب قیمت اوس جگہ کے کہ شکار کیا ہے یا بحسب قیمت اوس موضع کے کہ قریب تر ہے اوس سے اگر موضع شکار میں نہو اوسکی قیمت پھر اگر چاہے خرید کرے
قیمت اوسکی کا ہدی اگر آسکو قیمت پہنچے بیچ حرم کے اور ذبح کرے اوسکو حرم میں اور اگر چاہے خرید کرے ساتھ قیمت اوسکی کے غلہ اور دیوے ہر فقیر کو آدھا صاع اگر گیہوں
ہوں اور اگر کھجور یا جو ہوں تو ایک ایک صاع یعنی چار چار سیر دیوے کم اس سے نہ دے اور اگر چاہے روزہ رکھے بدلے اناج ہر فقیر کے ایک ایک روزہ پھر اگر
بچ رہے کم طعام فقیر سے یعنی دو سیر سے دیدے اوسکو یا ایک روزہ رکھے بدلے اوسکے اور قصدا شکار کرنیوالا اور بھول کر کرنیوالا برابر ہیں اور اگر زخمی کرے شکار
کو یا کاٹے عضو اوسکا یا اوکھاڑے بال اوسکے بدلہ دے اوس چیز کا کہ ناقص ہوگی قیمت اوسکی سے اور اگر اوکھیڑے پر اوسکے یا کاٹے ہاتھ یا پاؤں اوسکے پس ایسا
ہو جاوے کہ بچا نہ سکے اپنے کو بلی وغیرہ سے پس دے اوسپر قیمت پوری ہے اور اگر دوہے دودھ اوسکا پس قیمت دے اوسکے دودھ کی اور اسیطرح اگر انڈا توڑے تو
اوسکی قیمت دے اور بیچ کھانے محرم کے شکار کو تفصیل ہے کہ اگر محرم آپ شکار کرے یا کوئی اور محرم شکار کرے کھانا اوس شکار کا محرم کو حرام ہے بالاتفاق اور
اگر غیر محرم شکار کرے واسطے اپنے یا محرم کے لیے باذن اوسکے یا بغیر اذن اوسکے اوسمیں کئی مذاہب اور اقوال ہیں علماء کے مذہب بعضے صحابہ کا کہ حضرت
علی انہیں سے ہیں اور بعضے تابعین کا یہہ ہے کہ حرام ہے محرم پر کھانا شکار کا مطلق اور دلیل انکی حدیث صعب بن جثامہ کی ہے اور مذہب امام شافعی
اور احمد کا یہہ ہے کہ اگر محرم آپ شکار کرے یا کوئی اور اوسکے لیے شکار کرے ساتھ اذن اوسکے یا بغیر اذن اوسکے تو حرام ہے اور اگر غیر محرم شکار کرے
اپنے لیے اور کچھ اوس میں سے محرم کے لیے بطریق ہدیہ کے بھیجے حلال ہے اور مذہب امام ابو حنیفہ اور علماء انکا یہہ ہے کہ حلال ہے کھانا گوشت شکار کا
محرم کو جبتک کہ آپ شکار نکرے اور حکم نکرے ساتھ اوسکے اور راہ نہ بتادے اور اشارہ نکرے طرف اوسکے اور مدد نکرے شکار کرنیوالے کو یا کوئی اور محرم
اگرچہ اوسکے لیے شکار کیا جاوے چنانچہ حدیث ابی قتادہ کی دلالت کرتی ہے اسپر اور مراد شکار سے وہ حیوان وحشی ہے بحسب اصل خلقت کے کہ بعد التوحش
نسل اوسکی جنگل میں ہو پس جائز ہے محرم کو ذبح کرنا بکری اور دنبہ اور بھیڑ اور گائیں اور اونٹ اور مرغ اور بط گھر کی پلی ہوئی کا اور محرم پر بدلہ آتا ہے
بسبب ذبح کرنے کبوتر کے اور ہرن پلے ہوئے کے اور شکار کرنا جانور دریائی کا حلال ہے محرم و غیر محرم کو خواہ اوسکو کھاتے ہوں یا نکھاتے ہوں بسبب اس آیت
شریفہ کے احل لکم صید البحر و طعامہ آخر آیت تک پھر جنگل کے جانور جو کھائے جاتے ہیں حرام ہے شکار کرنا اونکا محرم پر بالاتفاق اور جو کہ کھائے نہیں جاتے
ہیں اونکو تقسیم کیا ہے صاحب ہدایہ نے دو قسم پر ایک قسم وہ ہیں کہ ایذا دیتے ہیں طبعا اور ابتدا کرتے ہیں ساتھ ایذا کے اکثر مانند شیر اور چیتے اور بھیڑیے
اور مانند انکے پس جائز ہے محرم کو قتل کرنا اونکا اور نہیں آتا اوسپر کچھہ اور ایک وہ ہیں کہ ابتدا نہیں کرتے ساتھ ایذا کے اکثر مانند چرخ وغیرہ کے پس
جائز ہے محرم کو مارنا اونکا اگر چوٹ کریں اوسپر اور نہیں آتا اوسپر کچھہ اور اگر چوٹ نکریں تو نہیں مباح محرم کو بیکہ ابتدا کرے ساتھ مارنے کے اگر مار یگا اونکو
ابتدا تو لازم ہوگا اوسپر بدلا ہے **الفصل الاول** فصل پہلی عن الصعب بن جثامۃ انہ اھدی لرسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم حمارا وحشیا وھو بالابواء او بودان فرد علیہ فلما رای ما فی وجھہ قال انا لم نردہ علیک الا انا
حرم متفق علیہ روایت ہے صعب بن جثامہ سے یہہ کہ اونہوں نے بطریق تحفہ کے بھیجا واسطے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے گورخر اور حضرت تھے ابواء میں
یا ودان میں پس پھیر دیا حضرت نے اوسپر پس جبکہ دیکھی حضرت نے وہ چیز کہ تھی بیچ چہرہ اوسکی کے یعنی ناخوشی اور غم معلوم کیا بسبب قبول نکرنے کے فرمایا تحقیق
ہم نہیں پھیرا اوسکو تیرے اوپر مگر اس لیے کہ ہم احرام بندھے ہیں نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے ف ابواء اور ودان نام ہیں دو جگہوں کے درمیان

اہلحدیث اور امام شافعی اور ایک گروہ علماء پر یہہ حدیث دلیل ہوئی کہ جو مطلق شکار کا گوشت کھانا محرم کو حرام کہتے ہیں مگر ہمارا مذہب اور مذہب حضرت عمر اور ابوہریرہ اور طلحہ
بن عبید اللہ اور عائشہ رضی اللہ عنہم کا ساتھ ہے پس ہمارے نزدیک مراد یہہ ہے کہ گورخر زندہ شکار کر کے بھیجا تھا اور اسکا لینا محرم کو درست نہیں اس لیے پھیر دیا لیکن
ایک روایت میں آیا ہے کہ گوشت گورخر کا بھیجا تھا اور ایک روایت میں آیا ہے کہ پاؤں گورخر کا بھیجا اور ایک روایت میں آیا ہے کہ ٹکڑا اسکا بھیجا ان روایتوں سے معلوم ہوتا ہے کہ بیان
ہی گوشت اسکا مراد ہے جواب اسکا اولی یہہ ہے کہ گورخر بھیجا ہوگا وہ نہ لیا پھر ران اور پاؤں گورخر کی کہ اسکو بعضوں نے گوشت سے تعبیر کیا اور بعضوں نے ٹکڑا اسکا کہا دوسری
دلیل ہماری یہہ حدیث ہے کہ لایا گیا گورخر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس موضع حج میں حالت احرام میں حضرت نے حکم کیا ابو بکر کو کہ بانٹ دے اسکو
ہمراہیوں کو اور شافعیہ کہتے ہیں کہ پھیر دیا کہ گمان اسکے پھیرنے کا تھا کہ شکار کیا گیا ہے **وَعَنْ** اَبِیْ قَتَادَةَ اَنَّهٗ خَرَجَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فَتَخَلَّفَ مَعَ بَعْضِ اَصْحَابِهٖ وَهُمْ مُحْرِمُوْنَ وَهُوَ غَيْرُ مُحْرِمٍ فَرَاَوْا حِمَارًا وَحْشِيًّا قَبْلَ اَنْ يَّرَاهُ فَلَمَّا رَاَوْهُ تَرَكُوْهُ حَتّٰى رَاٰهُ اَبُوْ قَتَادَةَ
فَرَكِبَ فَرَسًا لَهٗ فَسَاَلَهُمْ اَنْ يُّنَاوِلُوْهُ سَوْطَهٗ فَاَبَوْا فَتَنَاوَلَهٗ فَحَمَلَ عَلَيْهِ فَعَقَرَهٗ ثُمَّ اَكَلَ فَاَكَلُوْا فَنَدِمُوْا فَلَمَّا اَدْرَكُوْا رَسُوْلَ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَاَلُوْهُ قَالَ هَلْ مَعَكُمْ مِنْهُ شَيْءٌ قَالُوْا مَعَنَا رِجْلُهٗ فَاَخَذَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَكَلَهَا مُتَّفَقٌ
عَلَيْهِ وَفِيْ رِوَايَةٍ لَهُمَا فَلَمَّا اَتَوْا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَمِنْكُمْ اَحَدٌ اَمَرَهٗ اَنْ يَّحْمِلَ عَلَيْهَا اَوْ اَشَارَ اِلَيْهَا
قَالُوْا لَا قَالَ فَكُلُوْا مَا بَقِيَ مِنْ لَحْمِهَا اور روایت ہے ابی قتادہ سے یہہ کہ وہ نکلے ساتھ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے یعنی سال حدیبیہ میں پس پیچھے رہ گئے
وہ بعض اپنے یاروں کے ساتھ اور یار اونکے محرم تھے اور ابو قتادہ تھے غیر محرم پس دیکھا اونکے یاروں نے گورخر پہلے اونکے دیکھنے سے پس جب دیکھا یاروں اونکے
نے گورخر کو چھوڑ دیا اوسکو یہانتک کہ دیکھا اوسکو ابو قتادہ نے پس سوار ہوئے اپنے گھوڑے پر پھر مانگا یاروں سے یہہ کہ دیوین اوسکو کوڑا اوسکا پس منع کیا اونہوں
نے کوڑا پھر لیا ابو قتادہ نے کوڑا یعنی گھوڑے سے اوترکر پھر حملہ کیا گورخر پر پس مارا اوسکو پھر کھایا اوسکو اور کھایا ساتھ والوں نے پھر پشیمان ہوئے یعنی بگمان اسکے
کہ محرم کو مطلق شکار کا کھانا درست نہیں ہے پس جبکہ ملے حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا آپ سے یعنی حکم اوسکا کہ آیا کھانا اوسکا درست تھا
ہمکو یا نہیں فرمایا کہ کیا تمہارے پاس اوس میں سے کچھ ہے کہا اونہوں نے ہمارے ساتھ ہے پاؤں اوسکا پس لیا اوسکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اور کھایا اوسکو نقل
کی یہہ بخاری اور مسلم نے اور بیچ ایک روایت اون دونون کی یہہ ہے کہ پس جب آئے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس فرمایا حضرت نے کیا تم میں سے
کسی نے حکم کیا تھا ابو قتادہ کو یہہ کہ حملہ کرے گدہے پر یا اشارہ کیا تھا طرف اوسکی کہا اونہوں نے کہ نہیں فرمایا پس کھاؤ جو باقی رہا ہے اوسکے گوشت میں سے
ف کھایا اوسکو اور ایک روایت صحیحہ میں آیا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں کھایا اوس کی تطبیق انہیں یوں ہے کہ اول حضرت نے کھایا
ہوگا بخوف اسکے کہ کسی محرم نے حکم کیا ہوگا یا مدد کی ہوگی پھر جب یہہ امر تحقیق ہوگیا نوش فرمایا اور حکم کیا تھا [illegible]
اور فرق دلالت اور اشارت میں یہہ ہے کہ دلالت زبان سے ہوتی ہے اور اشارہ ہاتھ سے اور بعضوں نے کہا کہ دلالت غائب میں ہوتی ہے اور اشارت
حاضر میں اور دلالت حرام ہے محرم کو حل میں اور حرم میں اور غیر محرم کو حرام ہے حرم میں حل میں نہیں اور یہہ حدیث دلالت کرتی ہے اسپر کہ مباح ہے محرم کو کھانا گوشت شکار کا
اگر آپ شکار نہ کیا ہو اور دلالت اور اشارت اور مدد نکی ہو اور اس میں رد ہے اونکا کہ جو مطلق شکار کے گوشت کھانیکو منع کہتے ہیں
وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خَمْسٌ لَا جُنَاحَ عَلٰى مَنْ قَتَلَهُنَّ فِي الْحَرَمِ وَالْاِحْرَامِ الْفَارَةُ وَالْغُرَابُ
وَالْحِدَاَةُ وَالْعَقْرَبُ وَالْكَلْبُ الْعَقُوْرُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے ابن عمر سے یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پانچ جانور میں نہیں گناہ اوپر
اوسکے کہ مارے اونکو حرم میں اور احرام میں چوہا اور کوا اور چیل اور بچھو اور کاٹ کھنا کتا نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے **ف** کوے سے مراد کوا سیاہ و سفید ہے کہ
وہ اکثر مردار نجاست کھاتا ہے جیسا کہ روایت آئندہ میں آیا ہے اس سے نکل گیا کوا کھیتی کھانیوالا کہ رنگ اوسکا سیاہ ہوتا ہے اور چونچ اور پاؤں [illegible]

سے اور کتّے کٹ کھنے کی کہ یہ سب جانور ایذا دینے والے ہیں اور حملہ کرنیوالے ہیں ع وَعَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خَمْسٌ
فَوَاسِقُ يُقْتَلْنَ فِي الْحِلِّ وَالْحَرَمِ الْحَيَّةُ وَالْغُرَابُ الْأَبْقَعُ وَالْفَارَةُ وَالْكَلْبُ الْعَقُورُ وَالْحُدَيَّا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے
عائشہ سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا پانچ جانور موذی مارے جاویں حل میں بھی اور حرم میں بھی یعنی بغیر احرام کے ہو یا ساتھ احرام
یا غیر حرم سانپ اور کوا ابلق اور چوہا اور کتا کٹ کھنا اور چیل نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف حرام ہے مارنا اوس کوے کا جس میں منفعت ہے اور
ایسے ہی مارنا اوس کوے کا جس میں بھی منفعت ہو اور نہ ضرر اور مارنا ان جانوروں کا کہ مذکور ہوئے حصر انہیں میں نہیں ہے بلکہ یہی حکم ہے سب موذی
جانوروں کا مانند چیونٹی اور بھڑ اور پسو اور بچھو اور کھٹمل اور مانند اوسکی اور اگر مارے جوں تو صدقہ دیوے جو کچھ چاہے ع الْفَصْلُ
الثَّانِي فصل دوسری عَنْ جَابِرٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَحْمُ الصَّيْدِ لَكُمْ فِي الْإِحْرَامِ حَلَالٌ مَا لَمْ تَصِيدُوهُ
أَوْ يُصَادَ لَكُمْ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ اور روایت ہے جابر سے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ گوشت شکار کا واسطے
تمہارے بیچ احرام کے حلال ہے جبتک کہ نہ کیا ہو تم نے شکار یا نہ کیا گیا ہو واسطے تمہارے نقل کی یہ ابوداؤد اور ترمذی اور نسائی نے ف یعنی اگر تم نے
احرام میں شکار کیا یا تمہارے لیے کیا جاویگا اگرچہ شکار کرنیوالا محرم نہو تو نہیں درست ہوگا کھانا اوسکا دلیل پکڑی ہے ساتھ اس حدیث کے مالک اور شافعی
نے اس پر کہ حرام ہے گوشت اوس شکار کا کہ شکار کیا ہو اوسکو غیر احرام والے نے واسطے احرام والے کے اور امام ابو حنیفہ نے یہ معنی لیے ہیں کہ اگر بطریق تحفہ کے بھیجا جاوے
طرف تمہارے شکار تو اوسکا گوشت حرام ہوگا اور اگر گوشت بھیجے تو نہیں حرام ہوگا معنی اسکے یہ ہیں کہ اگر شکار کیا جاوے بموجب حکم تمہارے کے تو نہیں
درست کھانا اسکا پس نہیں حرام ہوگا گوشت شکار کا کہ ذبح کرے اوسکو غیر محرم احرام والے کے لیے بغیر امر اور دلالت یا اشارہ اوسکے ع وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْجَرَادُ مِنْ صَيْدِ الْبَحْرِ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم
سے فرمایا ٹڈی شکار دریا کا ہے نقل کی یہ ابوداؤد اور ترمذی نے ف کہا علماء ہمارے نے کہ ٹڈی کو شکار دریا کا اسلیے کہا کہ یہ مشابہ ہے شکار دریا کے
اس بات میں کہ بغیر ذبح کے درست ہے بیچ اس میں جائز ہے محرم کو مارنا ٹڈی کا اور لازم آویگا اوسپر سبب مارنے کے تصدق یعنی جو کچھ چاہے
اور ہدایہ میں لکھا ہے کہ ٹڈی شکار جنگل کا ہے کہا ابن ہمام نے کہ اسی پر ہیں اکثر علماء انتہی اور بعض علماء نے کہا کہ اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ جائز ہے
شکار کرنا ٹڈی کا محرم کو اسلیے کہ یہ شکار دریا کا ہے اور شکار دریا کا محرم کو حلال ہے واسطے اس قول اللہ تعالیٰ کے احل لکم صید البحر ع
وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَقْتُلُ الْمُحْرِمُ السَّبُعَ الْعَادِيَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ
وَابْنُ مَاجَهْ اور روایت ہے ابی سعید خدری سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا مار ڈالے محرم درندہ حملہ کرنیوالے کو نقل کی یہ ترمذی اور ابوداؤد
اور ابن ماجہ نے ف حملہ کرنیوالے کو یعنی جو کہ قصد کرے مارنے کا اور زخمی کریگا مانند شیر اور بھیڑیے اور چیتے وغیرہ کے ع وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي
عَمَّارٍ قَالَ سَأَلْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ عَنِ الضَّبُعِ أَصَيْدٌ هِيَ فَقَالَ نَعَمْ فَقُلْتُ أَيُؤْكَلُ فَقَالَ نَعَمْ فَقُلْتُ سَمِعْتَهُ مِنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى
اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَعَمْ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَالشَّافِعِيُّ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ اور روایت ہے عبد الرحمن
بن ابی عمار سے کہا پوچھا میں نے جابر بن عبد اللہ سے حال جانور بجو کا کیا شکار ہے وہ پس کہا ہاں پس کہا میں نے کہ کھایا جاوے کہا کہ ہاں پھر کہا میں نے کہ سنا ہے تم نے اسکو
پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا ہاں نقل کی یہ ترمذی اور نسائی اور شافعی نے اور کہا ترمذی نے کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے ف شکار ہے یعنی شکار
ہے کہ کھانا اوسکا محرم کو جائز نہیں ہے اور کھانا گوشت بجو کا نزدیک امام شافعی کے درست ہے بموجب اس حدیث کے اور امام مالک اور امام اعظم کے
نزدیک نہیں درست بموجب حدیث کے کہ آگے آتی ہے ع وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ سَأَلْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الضَّبُعِ قَالَ

هُوَ صَيْدٌ وَيُجْعَلُ فِيْهِ كَبْشٌ اِذَا اَصَابَهُ الْمُحْرِمُ رَوَاهُ اَبُوْدَاؤُدَ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ اور روایت ہے جابر سے کہا پوچھا میں نے رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم سے حال جانور چرغ کا فرمایا کہ وہ شکار ہے اور دیوے بیچ اوسکے دنبہ یا مینڈھا جس وقت کہ ہووے محرم نقل کی یہہ ابوداؤد اور ابن ماجہ
اور دارمی نے ف یعنی اگر محرم نے احرام کی حالت میں چرغ کو شکار کیا یا خریدا اوسکو اوسکے بدلے ایک دنبہ یا مینڈھا دینا آتا ہے وَعَنْ خُزَيْمَةَ
بْنِ جَزْءٍ قَالَ سَأَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ اَكْلِ الضَّبُعِ قَالَ اَوَيَاْكُلُ الضَّبُعَ اَحَدٌ وَسَاَلْتُهُ عَنْ اَكْلِ الذِّئْبِ قَالَ اَوَيَاْكُلُ الذِّئْبَ اَحَدٌ فِيْهِ
خَيْرٌ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ لَيْسَ اِسْنَادُهُ بِالْقَوِيِّ اور روایت ہے خزیمہ بن جزء سے کہا پوچھا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے حال کہانے چرغ
کے سو فرمایا کیا کہاتا ہے چرغ کو کوئی یعنی نہایت بیجا ہے کسیکو کہانا اور پوچھا میں نے حضرت سے حال کہانے بھیڑیے کا فرمایا کیا کہاتا ہے بھیڑیے کو وہ کوئی کہ اوسمیں ہو بہلائی
یعنی ایمان یا تقوی نقل کی یہہ ترمذی نے اور کہا نہیں اسناد اسکی قوی ف یہہ حدیث نفس الامر میں صحیح ہے اگرچہ ضعیف ہے باعتبار سند کے اور قوت دیتی ہے
اسکو روایت ابن ماجہ کی کہ لفظ اوسکی یہہ ہیں کہ سوال کیا بیچ اکل الضبع اور مؤید ہے اسکی یہہ حدیث کہ حضرت نے منع فرمایا ہے کہانے ہر ذی ناب یعنی صاحب کچلی کے
سے کہ سندوں میں صحیح ہوا اور یہہ ہے ذی ناب درندہ پس سبب تعارض دلیلوں کے بیچ تحریم اور اباحت کے مکروہ تحریمی ہے نزدیک ابوحنیفہ کے بیچ اَلْفَصْلُ
الثَّالِثُ فصل تیسری عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عُثْمَانَ التَّيْمِيِّ قَالَ كُنَّا مَعَ طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ وَنَحْنُ حُرُمٌ فَاُهْدِيَ لَهُ طَيْرٌ
وَطَلْحَةُ رَاقِدٌ فَمِنَّا مَنْ اَكَلَ وَمِنَّا مَنْ تَوَرَّعَ فَلَمَّا اسْتَيْقَظَ طَلْحَةُ وَافَقَ مَنْ اَكَلَهُ قَالَ فَاَكَلْنَاهُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ روایت ہے عبدالرحمن بن عثمان تیمی سے کہا تھے ہم ساتھ طلحہ بن عبیداللہ کے اور ہم تھے محرم پس ہدیہ بہیجا گیا ایک جانور پرندہ یعنی پکا
ہوا اور طلحہ سوتے تھے پس بعضوں نے ہم میں سے کہایا یعنی سمجھکر کہ جائز ہے محرم کو کہانا گوشت شکار کا اگر حکم وغیرہ نکیا ہو اور بعضوں نے ہم میں سے پرہیز کیا
یعنی سمجھکر یہہ کہ محرم کو کہانا اسکا درست نہیں پس جب جاگے طلحہ موافقت کی ان شخصوں کی کہ کہایا تہا اوسکو کہا طلحہ نے پس کہایا ہمنے اسکو یعنی شکل
اسکی کو ساتھ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے نقل کی یہہ مسلم نے ف موافقت کی یعنی ساتھ قول کے یا فعل کے یعنی یا تو یہہ زبانی کہا کہ اچھا کیا یا آپ ہی
باقی رہا ہوا کہایا اور مراد جانور سے یا تو جنس ہے کہ کئی تہے یا وہ جانور بڑا تہا کہ کفایت کیا جماعت کو بیچ بَابُ الْاِحْصَارِ وَفَوْتِ
الْحَجِّ باب ہے بیچ بیان روکنے محرم کے اور فوت ہوجانے حج کے ف روکنے محرم کے ہمارے نزدیک جب باز رکھے محرم کو حج سے بیماری یا دشمن یا خرچ ہوچکے
یا محرم عورت کا یا فنا ہوجاوے اوسکا مال دیں مر جاوے تو چاہیے اوسکو یہہ کہ بہیجے ایک بکری کہ ذبح کیجاوے اور اوسکے طرف سے حرم میں بیچ وقت معین کے اور احرام
سے نکلے بعد ذبح ہونے اوسکے کے بغیر سر منڈانے اور بال کترانے کے اور قارن ہو تو دو جانور بہیجے اور تینوں اماموں کے نزدیک کتاب بسبب دشمن کے
ہوتا ہے پس مبتلا فکر رہتے کب باقی رہتا ہے احرام پر اوسکا اگر عذر جاتا ہے اور حج فوت ہو نکلے احرام سے ساتھ عمل عمرہ کے اور فوت ہونا حج کا یعنی احرام
باندھا تہا اور نہ پایا امکان وقوف کا یعنی عرفات بیچ زمانہ وقوف کے کہ وہ بعد زوال عرفہ سے تا طلوع فجر دن نحر کے ہے اگرچہ ایک ساعت ہو اور یہاں
ایک عجیب مسئلہ ہے کہ اگر کوئی پہونچے وہاں اخیر رات نحر کے میں اور نماز عشا کی پڑہی نہو اور خوف ہو اسکا کہ اگر جاونگا عرفات کو تو فوت ہوگی عشا
اور مشغول ہونگا عشا میں تو فوت ہوگا وقوف بعضوں نے تو کہا ہے کہ مشغول ہو عشا میں اگرچہ فوت ہوا وس سے وقوف اور بعضوں نے
کہا کہ چہوڑے نماز اور جاوے طرف عرفہ کے شرح بیچ ملتقی مسئلہ درمختار میں کہا ہے کہ اگر تنگ ہو وقت عشا کا اور وقوف کا تو چہوڑ دے
نماز اور چلا جاوے عرفات کو اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ فصل پہلی عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَدْ اُحْصِرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَحَلَقَ رَاْسَهُ وَجَامَعَ نِسَاءَهُ وَنَحَرَ هَدْيَهُ حَتّٰى اعْتَمَرَ عَامًا قَابِلًا رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہے ابن عباس سے کہ کہا روکے گئے
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پس منڈوایا سر اپنا اور صحبت کی اپنی عورتوں سے یعنی بعد حلال ہونے کامل کے اور ذبح کی ہدی اپنی یہانتک کہ عمرہ کیا

یعنی وہ قوم صاحب عمرہ کی بسبب منع کرنیکے میسر ہوا اونکو طواف اور سعی کر سکتا ہو تو طواف اور سعی کرے یعنی عمرہ کرے اور احرام سے نکل آوے اور سال آیندہ مین قضا حج کی کرے
بعد ہدی ذبح کرے یا سر منڈوے کہ اگر ہدی نہ پاوے اور اس حدیث مین یہی صورت مذکور ہے اور اگر موقوفات قارن یعنی حج اور عمرہ کی نیت کی ہو تو وہ طواف کرے
واسطے عمرہ کے اور سعی کرے اوسکے پھر دوسرا طواف کرے واسطے فوت ہونے حج کے اور سعی کرے اوسکے پھر سر منڈاوے یا بال کتروا دے اور باطل ہوگا اوس سے
دم قران کا اور اگر متمتع تھا تو باطل ہوگا تمتع اوسکا اور ساقط ہوگا سے دم اوسکا اور اگر ساتھ لایا ہو ہدی کو ذبح کرے اوسکو جو چاہے اور ان سب صورت
کے نزدیک واجب نہین ہے مگر حج ایک سال قضا مین مگر حج سے ع وعن عائشة قالت دخل رسول الله صلى الله عليه وسلم على ضباعة
بنت الزبير فقال لها لعلك اردت الحج قالت والله ما اجدني الا وجعة فقال لها حجي واشترطي وقولي اللهم محلي حيث
حبستني متفق عليه اور روایت ہے عائشہ سے کہا داخل ہوے حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اوپر ضباعہ بیٹی زبیر کے پس فرمایا واسطے اوسکے شاید کہ تو ارادہ
رکھتی ہے حج کا یعنی ہمارے ساتھ پس ہم بھی جاتے ہین کہ چلی تو حج کر لے ہمارے ساتھ کہا اوس نے یعنی ہاں ارادہ رکھتی ہون ولیکن قسم ہے اللہ کی نہین پاتی
مین اپنے تئین مگر بیمار یعنی اپنے مین ضعف پاتی ہون بسبب بیماری کے نہین جانتی کہ حج پورا کر سکون گی پس فرمایا واسطے اوسکے کہ حج کر تو یعنی احرام حج
کا باندہ اور شرط کر تو اور کہہ یا الٰہی میرا مکان نکلنے کا احرام سے اوس جگہ ہوگا کہ روکے تو مجھکو نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے ف یعنی جس جگہ مجھکو مرض
پیدا ہوا اور نہ چل سکون میں خانہ کعبہ کیطرف پس اوس جگہ احرام سے باہر نکل آؤنگی مین اور تینون امام جو کہتے ہین کہ احصار یعنی رکنا بسبب مرض کے
نہین ہوتا وہ دلیل پکڑتے ہین ساتھ اس حدیث کے کہ اگر بسبب مرض کے مباح ہوتا احرام سے باہر نکلنا تو نہ حکم کرتے حضرت اوسکو ساتھ شرط کرنیکے کیونکہ
بیفائدہ ہے اور امام اعظم جو کہتے ہین کہ احصار بسبب مرض کے بھی ہوتا ہے وہ دلیل پکڑتے ہین ساتھ حدیث حجاج بن عمرو انصاری کی کہ آگے آتی ہے اور
دلیل لاتے ہین یہہ کہ ابن عمر منکر تھے شرط کرنیکے اور کہتے کیا نہین کفایت کرتی تمکو سنت تمہارے نبی کی اور یہہ بھی کہتے کہ فائدہ شرط کرنیکا یعنی اس عورت کے
حق مین یہہ تھا کہ جلدی احرام سے نکل آوے اسلیے کہ اگر وہ شرط نکرتی تو دیر کر کے نکلتی یعنی جب پہونچتی ہدی اپنی جگہ پر اور یہی مذہب ہے امام اعظم کا محصر کو
درست نہین کہ احرام سے باہر نکلے یہانتک کہ ذبح کیجاوے ہدی اوسکی حرم مین مگر یہہ کہ شرط کرے یعنی اگر شرط کرلی کہ جہان رکونگی وہان احرام سے
نکل آؤن تو محصر رکنے کے حلال ہو جاتا ہے بغیر ذبح ہونے ہدی کے ع

الفصل الثاني فصل دوسری

عن ابن عباس ان رسول الله
صلى الله عليه وسلم امر اصحابه ان يبدلوا الهدي الذي نحروا عام الحديبية في عمرة القضاء رواه روایت ہے ابن عباس سے
کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم کیا اپنے صحابہ کو یہہ کہ بدلین ہدی کے جانورون کو وہ جانور کہ ذبح کیے تھے سال حدیبیہ کے بیچ عمرۃ القضا کے
نقل کی ف یعنی ہر چند کہ احصار یعنی رکنے کے جانور ہدی کے ذبح کیے تھے سال آیندہ کہ عمرہ قضا کا بجا لاوین اور جانور بدلے اونکو ذبح کرین تا ذبح
کرنا حرم مین واقع ہو اسلیے کہ ہدی احصار کا ذبح نہین کیجاتی ہے مگر حرم مین جیسا کہ مذہب امام ابو حنیفہ کا ہے اور یہہ جس صورت مین کہ ذبح کرنا حدیبیہ
مین غیر حرم مین تھا ظاہر ہے اور اگر ہم کہین کہ حدیبیہ مین بھی حرم مین تھا اسلیے کہ اکثر حدیبیہ حرم مین ہے پس بدل کرنا واسطے احتیاط اور حاصل کرنے
فضیلت کے تھا اور امر واسطے استحباب کے آیا بعد لفظ رواہ کے اصل نسخہ مشکوۃ کے بیچ سفیدی چھوٹی ہوئی ہے اور ایک نسخہ مین لاحق کر دیا ہے لفظ ابو داود
کا اور ایک نسخہ مین یہہ عبارت زیادہ ہے وفيه قصة وفي سنده محمد بن اسحق ع وعن الحجاج بن عمرو الانصاري قال قال رسول الله
صلى الله عليه وسلم من كسر او عرج فقد حل وعليه الحج من قابل رواه الترمذي وابو داود والنسائي وابن ماجة
والدارمي وزاد ابو داود في رواية اخرى او مرض وقال الترمذي هذا حديث حسن وفي المصابيح ضعيف اور روایت ہے
حجاج بن عمرو انصاری سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ ٹوٹ جاوے یعنی پانو اوسکا یا لنگڑا ہو جاوے پس تحقیق ہو گیا حلال

یعنی جائز ہوا اسکو کہ ترک کرے احرام کو اور پھر آوے اپنے وطن کی طرف اور لازم ہے اوسپر حج اگلے سال نقل کی یہہ ترمذی اور ابوداؤد اور نسائی اور ابن ماجہ
اور دارمی نے اور زیادہ کیا ابوداؤد نے ایک روایت میں یا بیمار ہوجاوے اور کہا ترمذی نے یہہ حدیث حسن ہے اور مصابیح میں کہا بغوی نے کہ یہہ ضعیف
ہے ف یا بیمار ہو یعنی جسکو حادث ہو بعد احرام کے کوئی مانع سوای احصار دشمن کے تو بھی جائز ہے ترک کرنا احرام کا یہہ حدیث دلالت کرتی ہے اوسپر کہ
احصار یعنی رکنا بغیر دشمن کے بھی ہوتا ہے جیسا کہ مذہب ابو حنیفہ کا ہے اور یہہ ضعیف ہے یعنی سند بغوی کی ضعیف ہے پس اسکی سند ضعیف ہونے سے یہہ
نہیں لازم آتا کہ سند ترمذی وغیرہ کی بھی ضعیف ہو اور بر تقدیر تعارض کے ترجیح ہوگی حسن کہنے ترمذی کو اوپر ضعیف کہنے بغوی کے اور ایک نسخہ
میں بعد لفظ حسن کے صحیح بھی ہے اور توربشتی نے کہا کہ ضعیف کہنا اسکو اصل ہے ح وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَعْمَرَ الدِّيلِيِّ قَالَ سَمِعْتُ
النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ الْحَجُّ عَرَفَةُ مَنْ أَدْرَكَ عَرَفَةَ لَيْلَةَ جَمْعٍ قَبْلَ طُلُوعِ الْفَجْرِ فَقَدْ أَدْرَكَ الْحَجَّ أَيَّامُ مِنًى ثَلَاثَةٌ فَمَنْ تَعَجَّلَ فِي
يَوْمَيْنِ فَلَا إِثْمَ عَلَيْهِ وَمَنْ تَأَخَّرَ فَلَا إِثْمَ عَلَيْهِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيثٌ
حَسَنٌ صَحِيحٌ اور روایت ہے عبد الرحمن بن یعمر دیلی سے کہا سنا میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے حج عرفہ ہے یعنی بڑا رکن حج کا نویں تاریخ ذی الحجہ کے
وقوف عرفات کا ہے جسنے کہ پایا وقوف عرفات کا رات مزدلفہ کی میں یعنی دسویں رات ذی الحجہ کی میں پہلے طلوع ہونے فجر کے پس تحقیق پایا اوسنے حج
اور منی کے تین دن ہیں یعنی گیارھویں بارھویں تیرھویں کہ جنکو ایام تشریق کہتے ہیں ان تینوں دنوں میں منا میں رہتے ہیں اور رمی کرتے ہیں پس جو شخص کہ جلدی کرے
بیچ دو دن کے پس نہیں گناہ اوسپر اور جو شخص کہ تاخیر کرے پس نہیں گناہ اوسپر نقل کی یہہ ترمذی اور ابوداؤد اور نسائی اور ابن ماجہ اور دارمی نے
اور کہا ترمذی نے یہہ حدیث حسن صحیح ہے ف پایا حج یعنی حج فوت نہوا اور اسکے بعد اگر جماع کیا پہلے وقوف کے اور جسنے وقوف نکیا یعنی ٹھہر
عرفات میں یہانتک کہ فجر ہوگئی واجب ہے اوسپر یہہ کہ نکل آوے احرام سے ساتھ افعال عمرہ کے اور حرام ہے اوسپر ہمیشہ احرام باندھے رہنا سال آئندہ تک اور حج
جو شخص جلدی کرے اوسکو گناہ نہیں یعنی جو شخص کنکریاں تینوں مناروں پر بارھویں تاریخ دوپہر کو مار کر چلا آیا مکہ میں پس نہیں اوسپر کچھ گناہ اور ساقط ہوا
اوس سے تیرھویں رات کا رہنا اور کنکریاں مارنی تیرھویں کو اور جو کوئی بارھویں تاریخ مناروں کو کنکریاں مار کے منا ہی میں ٹھہر رہا یہانتک کہ تیرھویں تاریخ
بھی تینوں مناروں کو کنکریاں ماریں تو اوسپر بھی گناہ نہیں یعنی دونوں باتیں برابر میں جائز ہونے میں اگرچہ تاخیر افضل ہے بسبب کثرت عبادت کے اور
آیا ہے کہ اہل جاہلیت دو فرقے تھے بعضے تعجیل کو گناہ جانتے تھے اور بعضے تاخیر کو پس یہہ حکم نازل ہوا کہ تعجیل اور تاخیر دونوں برابر ہیں اور کسی میں گناہ نہیں ح

بَابُ حَرَمِ مَكَّةَ حَرَسَهَا اللّٰهُ تَعَالٰى

باب ہے بیچ بیان حرمت حرم مکہ کے محفوظ رکھے اوسکو اللہ تعالیٰ آفات سے ف حرم مکہ
ہے دس میل کے گرد کعبہ اور مکہ کے ہے بسبب تعظیم کعبہ کے حرم کو بھی اللہ تعالیٰ نے معظم و مکرم کیا ہے اور حرم اوسکا نام اسلیے ہوا کہ بسبب بزرگی اوسکی کے
حرام کر دی ہیں اللہ تعالیٰ نے اسمیں بہت سی چیزیں کہ وہ حرام نہیں ہیں اور جگہ اور سبب حرم ہونیکا بعضوں نے یہہ کہا ہے کہ حضرت آدم علیہ السلام کو
زمین میں بھیجا تو وہ ڈرے شیاطین سے کہ ہلاک کر ڈالیں مجھکو پس بھیجا اللہ تعالیٰ نے ملائکہ کو تاکہ گھیر لیا اونکو پس جہاں جہاں تک حرم کی حد ہے
وہاں فرشتے کھڑے ہوگئے ہر طرف پس جتنی زمین درمیان کعبہ اور جگہ کھڑے ہونے فرشتوں کے تھی وہ حرم ہوگئی اور بعضوں نے کہا کہ جب حجر اسود کو حضرت
ابراہیم علیہ السلام نے وقت بنانے کعبہ کے رکھا روشن ہوگئی اوس سے زمین ہر طرف سو جس قدر زمین روشن ہوئی بسبب روشنی حجر اسود کے وہ حرم ہوگئی
اور علامات حرم کی اب پر منارے بنے ہوئے ہیں علامت کے ہر طرف مگر جانب جدہ اور جعرانہ کے نہیں ہیں ح

اَلْفَصْلُ الْأَوَّلُ

فصل ہے
عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ لَا هِجْرَةَ وَلٰكِنْ جِهَادٌ وَنِيَّةٌ وَإِذَا اسْتُنْفِرْتُمْ
فَانْفِرُوا وَقَالَ يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ إِنَّ هٰذَا الْبَلَدَ حَرَّمَهُ اللّٰهُ يَوْمَ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضَ فَهُوَ حَرَامٌ بِحُرْمَةِ اللّٰهِ إِلَى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ

وَاِنَّهٗ لَمْ يَحِلَّ الْقِتَالُ فِيْهِ لِاَحَدٍ قَبْلِيْ وَلَمْ يَحِلَّ لِيْ اِلَّا سَاعَةً مِّنْ نَّهَارٍ فَهُوَ حَرَامٌ بِحُرْمَةِ اللّٰهِ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ لَا يُعْضَدُ شَوْكُهٗ
وَلَا يُنَفَّرُ صَيْدُهٗ وَلَا يَلْتَقِطُ لُقَطَتَهٗ اِلَّا مَنْ عَرَّفَهَا وَلَا يُخْتَلٰى خَلَاهَا فَقَالَ الْعَبَّاسُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِلَّا الْاِذْخِرَ فَاِنَّهٗ لِقَيْنِهِمْ وَلِبُيُوْتِهِمْ
فَقَالَ اِلَّا الْاِذْخِرَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِيْ رِوَايَةِ اَبِيْ هُرَيْرَةَ لَا يُعْضَدُ شَجَرُهَا وَلَا يَلْتَقِطُ سَاقِطَتَهَا اِلَّا مُنْشِدٌ روایت ہے ابن عباس سے
کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے دن فتح مکہ کے کہ نہیں ہے ہجرت ولیکن جہاد اور نیت خالص کی عمل میں باقی ہے اور جس وقت کہ بلائے جاؤ تم جہاد کے
لیے یعنی حکم کرے امام جہاد کو تو نکلو پس نکلو اور فرمایا دن فتح مکہ کے کہ تحقیق یہ شہر یعنی ساری میر حرم حرام کیا اسکو اللہ تعالیٰ نے یعنی حرام کیے
لوگوں نے یہ جنگ وغیرہ اسکی اس واسطے کی موجب تعظیم اوسکی اوس دن کہ پیدا کیا آسمانوں کو اور زمین کو یعنی حرمت اسکی قدیم سے ہے پس وہ حرام ہے ساتھ
حرمت اللہ تعالیٰ کی قیامت تک اور تحقیق ہرگز نہیں حلال ہوا قتال اس میں کسی کو پہلے مجھسے اور نہیں حلال ہوا قتال میرے لیے مگر ایک
ساعت دن سے یعنی دن فتح مکہ کے پس وہ حرام کیا گیا یعنی ہر ایک پر بعد اس ساعت کے ساتھ حرمت اللہ کے روز قیامت تک یعنی پہلے نفخہ تک کاٹا نہ
جاوے درخت خار دار اوسکا یعنی اگرچہ ایذا ہوا اوس سے اور نہ بھگایا جاوے شکار اوسکا یعنی نہ متعرض ہوا اوس سے ساتھ شکار کرنے اور وحشت دلانے
اور برانگیختہ کرنے کے اور نہ اوٹھایا جاوے لقطہ اوسکا مگر جو شخص کہ تعریف کرے اوسکو یعنی اوسکو جائز ہے اوٹھانا اوسکا اور نہ کاٹی جاوے گھانس اوسکی پس کہا عباس نے
یا رسول اللہ مگر اذخر یعنی اذخر کہ نام ایک گھانس کا ہے اوسکی اجازت دیجیے اسلیے کہ وہ واسطے لوہاروں اور سناروں اونکی کے ہے یعنی اونکو احتیاج پڑتی
ہے اسکی بیچ گلانی لوہے اور سونے چاندی کی اور واسطے گہروں اونکی کے یعنی گہروں کی چھتوں میں کام آتی ہے پس فرمایا مگر اذخر یعنی اوسکو اوکھاڑو تو
جائز ہے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے اور بیچ روایت ابی ہریرہ کی یہ ہے کہ نہ کاٹا جاوے درخت اوسکا اور نہ اوٹھائی جاوے گری چیز اوسکی مگر تلاش
کرنیوالا **ف** نہیں ہجرۃ الخ یعنی جب حضرت ہجرت کرکے مکہ سے مدینہ کو تشریف لائے تو ہجرت فرض تھی اوسپر جو استطاعت رکھتا تھا پھر جب مکہ فتح
ہوا تو منقطع ہوئی ہجرت کہ فرض تھی اسلیے کہ مکہ دارالحرب نہ رہا پس نہیں حاصل ہوتا اب بسبب ہجرت کے وہ درجہ کہ حاصل ہوا تھا مہاجرین کو ولیکن
حاصل ہوتا ہے اجر بسبب جہاد کے اور اچھی نیت کے اور باقی ہے قیامت تک وہ ہجرت کہ ہوتی ہے واسطے حفاظت دین کے اور احکام اسلام کے اور نہ کاٹا جاوے
درخت خار دار اوسکا جاننا چاہیے یہ درخت اور ہدایہ میں لکھا ہے کہ جو کوئی کاٹے گھانس حرم کی یا درخت اوسکا کہ مملوک نہیں ہے اور آپ سے اوگا ہو تو اوسپر
لازم ہوتی ہے قیمت اوسکی مگر خشک گھانس کو کاٹنے میں قیمت نہیں دینی آتی لیکن کاٹنا اوسکا بھی درست نہیں اور چرانی بھی چار پایوں کو گھانس حرم کی
مگر اذخر کہ اوسکا کاٹنا اور چرانا جائز ہے اور سکاۃ یعنی کھنبی بھی مستثنیٰ ہے اسلیے کہ نباتات سے نہیں ہے اور امام شافعی کے نزدیک جائز ہے چرانا جانور کا
حرم کی گھانس میں اور لقطہ اوس چیز کو کہتے ہیں کہ پڑی پاوے اور مالک اوسکا معلوم نہ ہو تو حکم اوسکا غیر حرم میں یہ ہے کہ تعریف کرے یعنی لوگوں
کو مجمع میں کہتا پھرے کہ کسی کی چیز پڑی پائی ہے پھر اگر مالک نہ ملا اور یہ فقیر ہو تو اپنے کام میں لاوے اور اگر غنی ہو تو تصدق کرے بعد اوس کے اگر مالک آجاوے
تو اوسکو قیمت اوسکی دیوے اور حرم کے لقطہ میں نہیں ہے مگر تعریف جیسا کہ اس حدیث میں فرمایا ہمیشہ تک کہ مالک ملے پس خرچ نکرے اوسکو اور
نہ تصدق کرے اور نہ مالک ہوتا ہے اور یہ مذہب شافعی کا ہے اور اکثر علما نے فرق نہیں کیا ہے درمیان
لقطہ حرم اور غیر اوسکی کے اور مذہب ہمارا بھی یہی ہے اور دلیل اونکی اور حدیثیں ہیں کہ مطلق آئی ہیں چنانچہ باب لقطہ میں آویں گی
انشاء اللہ تعالیٰ اور معنی اس حدیث کے اونکے نزدیک یہ ہیں کہ ایک برس کی قید نکرے بلکہ ہمیشہ تعریف کرے جیسے کہ اور جگہ کرتے ہیں اور مخصوص ساتھ
ایام موسم کے نہیں ہے حاصل یہ کہ اسطرح اسلیے فرمایا کہ کوئی وہم یہ نہ لیجاوے کہ وہاں تعریف مخصوص ایام موسم ہے یہ وہم دور ہو واللہ اعلم ع
وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَا يَحِلُّ لِاَحَدِكُمْ اَنْ يَّحْمِلَ بِمَكَّةَ السِّلَاحَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ روایت ہے

ہو جو کہ کہا سنا میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ نہ حلال ہے تم میں سے کسی کو یہ کہ اوٹھاوے مکہ میں ہتیار نقل کی یہ مسلم نے **ف** یعنی ہتیار اوٹھانا کہ جس سے ڈرن مزدہ ہو کہ نہیں درست یہ قول جمہور علما کا ہے اور حسن نے کہا کہ مطلق ہتیار اوٹھانا مکہ میں کہ وہ حرم ہے یعنی ہو اور ضرورت ہو تو جائز ہے **وَعَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ دَخَلَ مَکَّۃَ یَوْمَ الْفَتْحِ وَعَلٰی رَاْسِہِ الْمِغْفَرُ فَلَمَّا نَزَعَہٗ جَاءَ رَجُلٌ فَقَالَ اِنَّ ابْنَ خَطَلٍ مُتَعَلِّقٌ بِاَسْتَارِ الْکَعْبَۃِ فَقَالَ اقْتُلْہُ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ** اور روایت ہے انس سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم داخل ہوے مکہ میں دن فتح مکہ کے اور اوپر سر مبارک کے خود تہا پس جبکہ اوتارا اوسکو آیا ایک شخص یعنی فضل بن عبید اور کہا کہ تحقیق ابن خطل پکڑے ہوے ہے پردے کعبہ کے پس فرمایا مارڈال اوسکو نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** کہا طیبی نے حضرت جو خود پہنے ہوے تہے مکہ میں داخل ہوے اس سے معلوم ہوا کہ داخل ہونا مکہ میں بغیر احرام کے جائز ہے اوسکو جو ارادہ نہ رکھتا ہو نسک یعنی حج یا عمرہ کا اور یہی ہے قول شافعی کا اور حنفی نے کہا کہ دلیل ہماری یہ حدیث ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نہ تجاوز کرے میقات سے بغیر احرام کے اگر یہ بھی ہے کہ احرام سے تعظیم اوس بقعہ کی ثابت ہے تو حاجی اور عمرہ کرنے والا اور غیر اونکا اور حضرت جو بغیر احرام کے داخل ہوے دن فتح مکہ کے تو حلال ہو گیا تہا حرم واسطے حضرت کے ایک ساعت داخل ہونا بغیر احرام کے جیسا کہ سمجھا جاتا ہے حدیث سے انہ لم تحل لاحد قبلی الخ اور ابن خطل کو کہا طیبی نے کہ مرتد ہو گیا تہا ابن خطل اور وہ تہا ایک مسلمان کو کہ خدمت کرتا تہا اوسکی اور ایک لونڈی گانے والی تہی کہ ہجو کرتی تہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی اور اصحاب کرام کی اور احکام اسلام کی پس حکم کیا اوسکے مار ڈالنے کا اس سے مالک اور شافعی نے دلیل پکڑی ہے اسپر کہ جائز ہے قائم کرنا حدود کا اور قصاص کا بیچ حرم کے اور ابو حنیفہ کہتے ہیں یہ جائز نہیں اور کہتے ہیں کہ اوسکو مارا بسبب مرتد ہونے کے اور یا یہ کہ اگر قتل قصاص ہی کے لیے کیا تو محمول کرتے ہیں اسپر کہ قتل اوسکا بیچ ساعت مباح ہونے حرم کے ہوا ہوگا **وَعَنْ جَابِرٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ دَخَلَ یَوْمَ فَتْحِ مَکَّۃَ وَعَلَیْہِ عِمَامَۃٌ سَوْدَاءُ بِغَیْرِ اِحْرَامٍ رَوَاہُ مُسْلِمٌ** اور روایت ہے جابر سے یہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم داخل ہوے یعنی مکہ میں دن فتح مکہ کے بغیر احرام کے اور اوپر آپ کے عمامہ سیاہ نقل کی یہ مسلم نے **ف** ظاہر یہ معلوم ہوتا ہے کہ حضرت خود پہنے ہوے ہونگے اور اوپر عمامہ باندہا ہوگا اور احرام نہ باندہنے کی تقریر ابھی گذر چکی اور اس حدیث میں دلیل ہے اسپر کہ مستحب ہے پہننا رنگ سیاہ کا جیسا کہ مذہب حنفی ہے **وَعَنْ عَائِشَۃَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَغْزُوْ جَیْشٌ الْکَعْبَۃَ فَاِذَا کَانُوْا بِبَیْدَاءَ مِنَ الْاَرْضِ یُخْسَفُ بِاَوَّلِہِمْ وَاٰخِرِہِمْ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ وَکَیْفَ یُخْسَفُ بِاَوَّلِہِمْ وَاٰخِرِہِمْ وَفِیْہِمْ اَسْوَاقُہُمْ وَمَنْ لَیْسَ مِنْہُمْ قَالَ یُخْسَفُ بِاَوَّلِہِمْ وَاٰخِرِہِمْ ثُمَّ یُبْعَثُوْنَ عَلٰی نِیَّاتِہِمْ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ** اور روایت ہے عائشہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے قصد کریگا ایک لشکر خراب کرنے کعبہ کا پس جس وقت کہ پہونچیگا بیچ میدان ایک زمین کے دہنسایا جاویگا ساتہ اول اونکے اور آخر اونکے یعنی سبکے سب دہنسا دیے جاوینگے کہا میں نے یا رسول اللہ کس طرح سے دہنسایا جاویگا ساتہ اول اونکے اور آخر اونکے اور اوس میں ہونگے بازاری اونکے اور وہ شخص کہ نہیں انمیں سے یعنی کفر میں اور بیچ قصد خراب کرنے کعبہ کے شریک اونکے نہیں ہوں گے بلکہ ضعیف اور قیدی اونکے ہونگے فرمایا دہنسائے جاوینگے ساتہ اول اونکے اور آخر اونکے پہر اوٹہائے جاوینگے اپنی نیتوں پر نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** یہ خبر دی ہے حضرت نے آخری زمانہ کے حال کی کہ حضرت امام مہدی کے وقت میں یہ لشکر بادشاہ کا ہوگا کہ نام اوسکا سفیانی ہوگا ایسا ارادہ کریگا پس فرمایا کہ دہنسائے جاوینگے الخ یعنی وہ دہنسائے جاوینگے نہیں داخل ہونگے لوگ میں یہ بھی اگرچہ قصد انکا اونکا سا نہیں ہو لیکن دیکہ انہوں نے شمار بہیڑ اونکی اور مدد کی اونکی فساد اونکے پہر اوٹہائے جاوینگے سب اپنی نیتوں پر کہ جو نیت اسلام کی رکہتا ہوگا جنتی ہوگا اور جو نیت کفر کی رکہتا ہوگا دوزخی ہوگا **وَعَنْ اَبِیْ ہُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُخَرِّبُ الْکَعْبَۃَ ذُو السُّوَیْقَتَیْنِ مِنَ الْحَبَشَۃِ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ** اور روایت ہے ابو ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے خراب کریگا کعبہ کو صاحب دو پنڈلیوں پتلی والا یعنی پتلی پنڈلی کا حبشیوں میں سے

صلى الله عليه وسلم فيها فقولوا ان الله قد اذن لرسوله ولم ياذن لكم وانما اذن لي فيها ساعة من نهار وقد عادت حرمتها اليوم كحرمتها بالامس وليبلغ الشاهد الغائب فقيل لابي شريح ما قال لك عمرو قال قال انا اعلم بذلك منك يا ابا شريح ان الحرم لا يعيذ عاصيا ولا فارا بدم ولا فارا بخربة متفق عليه وفي البخاري الخربة الجناية روایت ہے ابی شریح عدوی سے یہ کہ اونہون نے کہا واسطے عمرو بن سعید کے اس حال مین کہ وہ بہیجتا تہا لشکر طرف مکہ کے۔ اجازت دی واسطے میرے اے امیر کہ کہون مین تجہہ سے ایک بات کہ خطبہ فرمایا ساتھ اوسکے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اگلے دن فتح مکہ کے سنا اوسکو کانون میرے نے اور یاد رکہا اوسکو دل میرے نے اور دیکہا اوسکو آنکہون میری نے جسوقت کہ فرمایا اوسکو تعریف کی اللہ تعالی کی اور ثنا کی اوسپر پہر فرمایا تحقیق مکہ بزرگی دی ہے اوسکو اللہ نے اور نہین بزرگی دی اوسکو لوگون نے پس نہین حلال واسطے اوس شخص کے کہ ایمان رکہتا ہو ساتھ اللہ اور دن آخرت کے یہ کہ خونریزی کرے اوس مین یعنی اگرچہ لائق قتل کے ہو اور جو کہ لائق قتل کے نہو اوسکو ہر جگہ قتل کرنا حرام ہے خواہ حرم ہو خواہ غیر حرم اور نہین حلال کہ کاٹے اوس مین درخت پس اگر کوئی رخصت ڈہونڈے بسبب لڑنے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے اس مین پس کہو واسطے اوسکے تحقیق اللہ نے اذن دیا واسطے رسول اپنے کے اور نہین اذن دیا تمکو اور رسول اللہ کو نہین کہ اذن دیا واسطے میرے اوس مین ایک ساعت دن مین سے اور ہو گئی تعظیم اوسکی آج کے دن یعنی دن خطبہ مذکورہ فرمانیکے مانند تعظیم اوسکی کے جو کل گذری ہوئی تہی یعنی سوائے ساعت مذکورہ کے اور چاہیئے کہ پہونچا دے حاضر غائب کو پس کہا گیا واسطے ابی شریح کے کیا جواب دیا تجکو عمرو نے کہا ابو شریح نے کہا عمرو نے مین خوب جانتا ہون اسکو یعنی اس حدیث کو تجہہ سے اے ابو شریح تحقیق حرم نہین پناہ دیتی گنہگار کو اور نہ بہاگنے والے کو ساتھ خون کے اور نہ بہاگنے والے کو ساتھ تقصیر کے نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے اور بیچ بخاری کے معنی خربۃ کے قصور کے ہین ف عمرو بن سعید حاکم تہا مدینہ کا عبد الملک بن مروان کی طرف سے پس وہ لشکر بہیجتا تہا طرف مکہ کے واسطے قتل کرنے عبد اللہ بن زبیر کے اور اوسکو ابو شریح صحابی نے کہا جو کہ مذکور ہوا اور گنہگار کہا گیا ہے خروج کرنے خلیفہ پر یعنی اسکے گمان مین عبد الملک خلیفہ برحق تہا اوسپر خروج کیا عبد اللہ بن زبیر نے حالانکہ وہ خلیفہ باطل تہا اور نہ بہاگنے والے کو ساتھ خون کے یعنی جو کوئی کسیکا خون کرکر حرم مین چلا آوے تو حرم اوسکو بہی پناہ نہین دیتی اور نہ بہاگنے والے کو ساتھ تقصیر کے یعنی اگر کوئی فساد دین مین کرے یا اور کوئی قصور کرے جیسے کہ مال کسیکا تلف کرے یا حق کسیکا ضائع کرے اور پہر حرم مین بہاگ کر چلا آوے بدلا اوسکا اوس سے ساقط نہین ہونے کا حاصل یہہ کہ عبد اللہ بن زبیر گنہگار ہے کہ طاعت امام سے نکل گیا ہے اگر حرم سے نکل آویگا وہان سزا اوسکو دینگے اور اگر نہ نکلیگا تو حرم ہی مین اوسکو مارینگے

ح ۲ وعن عياش بن ابي ربيعة المخزومي قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا تزال هذه الامة بخير ما عظموا هذه الحرمة حق تعظيمها فاذا ضيعوا ذلك هلكوا رواه ابن ماجة اور روایت ہے عیاش بن ابی ربیعہ مخزومی سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیشہ رہیگی یہہ امت ساتھ بہلائی کے جب تک تعظیم کرینگے اچہی طرح یعنی حرمت مکہ اور حرم اسکی کے حق تعظیم اوسکی کا اور جسوقت کہ ضائع کرینگے اوس تعظیم کو ہلاک ہو جاوینگے نقل کی یہہ ابن ماجہ نے ف اس مین کچہہ مسائل کہ متعلق حج کے ہین لکہی جاتی ہین تا معلوم ہو کہ افضل ہے حج نفل کرنے سے اور بیچ فرض کے دونی ہے فرمانبرداری والدین کی بخلاف حج نفل کی کہ اس سے فرمانبرداری والدین کی افضل ہے اور بنانا سرا کا افضل ہے حج نفل سے اور اختلاف کیا گیا ہے صدقہ بہتر ہے یعنی صدقہ افضل ہے یا حج نفل مگر آخر مین ترجیح دی ہے افضلیت حج کو اس لئے کہ اوسمین مال بہی خرچ ہوتا ہے اور مشقت بدن کی بہی ہوتی ہے اور بروز وقوف جمعہ کو زیادتی ہے ستر حج کی اور مغفرت کی جاتی ہے اوس مین ہر شخص کے بلا واسطہ اور اسمین اختلاف ہے کہ حج سے بڑے گناہ بہی جہڑ جاتے ہین یا نہین بعضون نے کہا کہ ہان جہڑ جاتے ہین جیسے حربی مسلمان ہوتا ہے تو اوسکے سب گناہ جہڑ جاتے ہین اور بعضون نے کہا کہ حق تعالی اپنے گناہ جہڑ دیتا ہے اور بندون کے حق نہین معاف ہوتے جیسے ذمی مسلمان ہوتا ہے تو اللہ تعالی کے گناہ

معاف ہوتی ہیں یہ تشدید ان کے اور کہا قاضی عیاض نے کہ اجماع ہے اہل سنت کا اس پر کہ بڑے گناہ ہونکو نہیں جہاڑتی ہے مگر توبہ اور نہیں کوئی قائل ہے
ساتھ ساقط ہونے دین کے اگرچہ حق اللہ تعالی کا ہو مانند دین نماز اور زکوۃ کے مگر یہاں گناہ دیر کر کے ادا کرنے قرض کا اور تاخیر کرنے نماز کا اور مانند
انکو کا ساقط ہوجاتا ہے اور جو کہ بعد ازاں گناہ کے قائل ہوئے ہیں مراد انکی یہی ہے اور مستحب ہے داخل ہونا کعبہ میں جبکہ نہ ہو ایذا اوسکو دیا اور کہا ہے نہیں
جائز خریدنا کعبہ کے غلاف اور بیچ دیکا ہے شبہہ ہے بلکہ لیوے تو امام سے لیوے یا اوسکے نائب سے اور جائز ہے اوسکو پہننا اور شاگر چہ جنبی ہو یا حائض ہو
اور اگر کہیں سے کوئی کسیکو قتل کر کے حرم میں آن بیٹھے تو اوسکو قتل نکرے جبتک وہاں سے باہر نہ نکلے مگر جبکہ حرم ہی میں قتل کرے تو وہاں اوسکا مار
ڈالنا جائز ہے اور اگر قتل کرے خانہ کعبہ میں تو اوسمیں قتل نہ کیا جاوے اور مکروہ ہے استنجا کرنا آب زمزم سے نہ نہانا اور مکہ افضل ہے مدینہ سے مگر جسم
قطعہ زمین ہے کہ لگے ہیں اعضا علیہ الصلوۃ والسلام کے یعنی دفن کیے گئے ہیں اوسپر وہ مطلق افضل ہے حتی کہ کعبہ سے اور عرش و کرسی سے بھی اور زیارت
حضرت کی قبر کی مستحب ہے بلکہ بعضوں نے کہا ہے کہ واجب ہے اوسکے لیے کہ فراغت رکھتا ہو اور حج پہلے کرے زیارت سے اگر حج فرض ہو اور نفل ہے
تو اختیار رکھتا ہے چاہے حج پہلے کرے چاہے زیارت جبتک کہ نگذرے مدینہ سے اور اگر مدینہ پر سے گذرے تو پہلے حضرت کی زیارت ہی کرے اور حضرت
او چاہیے کہ نیت کرے ساتھ زیارت کے زیارت حضرت کی مسجد کی بھی لیے کہ فرمایا ہے حضرت نے کہ نماز اوس میں بہتر ہے ہزار نمازوں سے غیر اوسکی سے
سوائے مسجد حرام کے یعنی اوسمیں لاکھ نماز و نکا ثواب ہوتا ہے اور اسیطرح اور عبادتونکا بھی ثواب وہاں زیادہ ہوتا ہے یہ مسائل درمختار میں سے
لکھے گئے پھر چاہا میں نے کہ ترکیب حج کی اور مسائل ضروری اوسکے ایک جا لکھوں اگرچہ ترکیب اور اکثر مسائل حدیثوں کے فائدوں میں متفرق لکھے جا چکے ہیں
مگر ایک جا لکھنی اکٹھے میں عوام کو فائدہ بہت ہوتا ہے پس اس عرصہ میں رسالہ فارسی حضرت مرشد برحق مولانا محمد اسحق صاحب دام ظلہ کا
کہ اسمیں مسائل ضروری حج کے معتبر کتابوں سے بہت اچھی ترتیب سے لکھے ہیں اس عاجز کے ہاتھ لگ گیا اوسکو ہندی زبان میں کر کے ایک فصل میں لکھتا ہوں

فصل جاننا چاہیے کہ جو کوئی ارادہ حج کا کرے اوسکو چاہیے کہ اول تو نیت درست کرے کہ محض اللہ کی رضامندی اور ادای فرض کا ارادہ کرے کیونکہ
خیال نام نمود کا نعوذ باللہ سب محنت برباد جاویگی پھر اگر یہ ہندوستان کا رہنے والا ہے تو جب جہاز میں بیٹھ کر طرف مکہ معظمہ کے جاوے تو محاذی
یلملم سے احرام باندھے اور باندھنا احرام کا چار طرح پر ہے اول فقط احرام حج کا باندھنا کہ اوسکو افراد کہتے ہیں دوسرے یہ کہ احرام عمرہ کا باندھے اور پھر مکہ
معظمہ میں پہونچکر افعال عمرہ کر کے حج کے مہینوں میں کر کے احرام سے نکل آوے پھر احرام باندھ کر حج ادا کرے اس قسم کو تمتع کہتے ہیں تیسرے یہ کہ احرام عمرہ کا باندھ کر
غیر مہینوں حج کے میں اور افعال عمرہ کے کر کر احرام سے نکل آوے چوتھے یہ کہ میقات سے یا محاذی اوسکے پہونچکر احرام حج اور عمرہ کا ساتھ باندھے پس اس
صورت میں مکہ شریفہ میں پہونچکر افعال عمرہ کے بجا لاوے اور احرام سے نہ نکلے جبکہ ایام حج کے آویں افعال حج کے کر کر احرام سے نکلے اسکو قران کہتے ہیں اور یہ امام اعظم
کے نزدیک افراد و تمتع سے بہتر ہے پس جب ارادہ احرام باندھنے کا کرے تو مستحب ہے کہ ناخن ہاتھ پاؤں کے اور بال بغلوں اور زیر ناف کے دور کرے اور لبیں لیوا دے
اور اگر عادت سر منڈانے کی ہو تو سر بھی منڈوا دے یا بالوں میں کنگھی کرے اور اگر بیوی یا لونڈی ساتھ ہووے تو صحبت کرے پھر وضو کرے یا نہا دے اور نہانا افضل
ہے اور باندھے ایک لنگ اور اوڑھے ایک چادر نئی اور سفید اور یہ افضل ہے اور اگر دھوئی ہوئی ہوں یا پہنے ایک کپڑا کہ اوس سے ستر ڈھنکے تو بھی جائز
ہے اور خوشبو لگاوے اور بعد اوسکے پڑھے دو رکعتیں پھر اگر ارادہ قران کا رکھتا ہے تو یوں کہے اللھم انی ارید الحج والعمرۃ فیسرھما لی وتقبلھما منی اور اگر ارادہ تمتع کا رکھے
تو یوں کہے اللھم انی ارید العمرۃ فیسرھا لی وتقبلھا منی اور اگر ارادہ افراد کا رکھے تو یوں کہے اللھم انی ارید الحج فیسرہ لی وتقبلہ منی اور اگر نیت دل ہی سے
کرے تو بھی کافی ہے پھر لبیک کہے پس جب لبیک کہی ساتھ نیت حج یا عمرہ کے تو محرم ہوا اور الفاظ لبیک کے یہ ہیں لبیک اللھم لبیک لبیک لا شریک لک لبیک ان
الحمد والنعمۃ لک والملک لا شریک لک ان الفاظ سے کم نہ کہے اور زیادہ کہنا جائز ہے چنانچہ یہ الفاظ بھی منقول ہیں لبیک وسعدیک والخیر بیدیک لبیک

الرغباء الیک والعمل لبیک لبیک اله الخلق لبیک بعد ازان اکثر اوقات لبیک کہا کرے بعد ہر نماز کے خواہ نماز فرض ہو خواہ نفل اور وقت
سحر کے اور وقت ملنے قافلہ کے اور وقت چڑھنے کی بلندی پر اور وقت اترنے کے نشیب جنگل میں غرض کہ اس سفر میں لبیک کہنا ایسا ہے جیسے نماز میں وقت انتقالات
کے تکبیر کہنی ہے اور ایسی ہی اس سفر میں وقت اترنے چڑھنے کے بلندی پستی کے لبیک کہے اور زبان کو تر رکھے جبکہ محرم ہو تو لازم ہے کہ کتنی چیزوں سے بچے سیا ہوا کپڑا
سینا ہوا کرتہ اور انگرکھا اور جامہ اور فرغل جیسے لبادہ اور پاجامہ اور دستانہ اور ٹوپی اور موزا مگر جوتا کہ اسطرح کا ہو کہ پاؤں کی پشت کھلی رہے اور اگر
اگر ملنے پائے تو موزہ کو کاٹ کر پہنے اور جوتا کھانا اور رنگ کے رنگ میں زعفران اور عصفر کے رنگا ہوا خوشبو دار کپڑا اور خوشبو دار رنگ سے رنگا ہوا
کسنبی اور مانند اسکی کہ اسکی مہک آتی ہو تو درست ہے اور اپنی بیوی سے جماع اور جو چیزیں کہ باعث جماع کی ہیں ذکر کرے مانند بوسہ لینے اور ہاتھ لگانے
کے شہوت سے اور باتیں بیہودگی کی اور ذکر جماع کا روبرو عورتوں کے کرنا اور فسق و فجور کرنا اور کسی سے جنگ و جدل کرنا اور شکار صحرائی وحشی کا کرنا حتیٰ
کہ اشارہ بھی کرنا شکار کی طرف اور بتا دینا اسکو اور مدد کرنی شکار کرنے والے کی اور شکار دریائی مانند مچھلی کے درست ہے اور استعمال خوشبو کا کرنا اور
ناخن اور بال سر اور داڑھی کے بلکہ تمام بدن کے دور کرنے اور منڈانا اور کترنا اور اکھیڑنا اور بال سر اور داڑھی کا خطمی وغیرہ سے دھونا اور چھپانا
منہ کا محرم کو نہانا اور داخل ہونا حمام میں اور گھر اور کجاوہ کے سایہ میں بیٹھنا اور باندھنا ہمیانی کا کمر میں اور لڑنا دشمن سے اور منہ اور سر کسی چیز سے
نہ ڈھانکے اور جوں مارنا اور مارنا کسی جانور کا حالت احرام میں جائز نہیں اور دم واجب نہ ہوگا اور نہ صدقہ دینا ہوگا اور چیل اور سانپ اور بچھو اور
چوہا اور چیچڑی اور کھٹمل اور پسو اور مکھی اور چیونٹی اور گرگٹ اور بھڑ اور مچھر اور درندہ حملہ کرنے والا اور ایذا دینے والا جانور
موذی اور فرائض حج کے چار ہیں اوّل احرام دوسرے وقوف عرفات کا دن عرفہ کے اور وقت اسکا بعد زوال سے فجر عید الضحیٰ تک ہے اور تیسرے طواف الزیارۃ
کہ روز عید ہی کو کرنا بہتر ہے اور ایام نحر سے تاخیر کرنے میں دم لازم آتا ہے اور چوتھے ترتیب ان افعال میں یعنی اول احرام باندھے اور بعد ازان وقوف کرے
اور بعد ازان طواف الزیارۃ اگر ایک بھی ان میں سے فوت ہوگا حج نہیں ہوگا اور واجبات حج کے یہ ہیں وقوف مزدلفہ کا اور سعی کرنی درمیان صفا اور
مروہ کے اور کنکریاں مارنی منارہ پر اور طواف الصدر یعنی طواف الوداع رخصت کرنا آفاقی کو یعنی جو کہ مکہ کا رہنے والا نہو اور سر منڈانا یا بال کترانا اور احرام
میقات سے باندھنا اور وقوف عرفات آفتاب کے غروب ہونے تک اور شروع کرنا طواف کا حجر اسود سے اور بعضوں نے اسکو سنت کہا ہے اور طواف شروع
کرنا داہنی طرف سے اور طواف پیادہ پا کرنا اگر کچھ عذر نہو اور طواف باطہارت کرنا اور طواف میں ستر ڈھکنا اور سعی درمیان صفا اور مروہ کے
صفا سے شروع کرنی اور سعی درمیان صفا اور مروہ کی پیادہ پا کرنی اگر عذر نہو اور ذبح کرنا بکری یا مانند اسکی کا قارن اور متمتع کو اور بعد ہر سات
شوط کے دو رکعتیں پڑھنی اور ترتیب دینا میان رمی اور حلق اور ذبح کی اسطرح کہ اول رمی کرے پھر ذبح پھر حلق پھر طواف زیارت کرے اور طواف
زیارت ایام نحر میں کرنا اور طواف اسطرح کرنا کہ حطیم طواف کے اندر آجاوے اور سعی درمیان صفا اور مروہ کے بعد طواف کی کرنی اور حلق مکان معین
اور زمان معین میں کرنا یعنی حرم میں اور ایام نحر میں اور ترک کرنا ممنوعات کا یعنی جماع وغیرہ بعد وقوف عرفہ کے اور جو چیزیں کہ انکو ترک کرنے سے
دم لازم آتا ہے وہ بھی واجب ہیں اور سوا انکے سنتیں اور آداب اور مستحبات ہیں اور دم عبارت ہے جانور ذبح کرنے سے خواہ اونٹ ہو یا گائے ہو
یا بکری یا مانند اسکی اور بکری اور مانند اسکی ہر جگہ کفایت کرتی ہے مگر جبکہ طواف الزیارت کرے حالت جنابت میں یا حیض میں یا جماع کرے بعد وقوف عرفہ
کے پہلے سر منڈانے کے تو ان میں نہیں کفایت کرتا مگر بدنہ یعنی اونٹ یا گائے اور اپنی ہدی قران اور تمتع اور ہدی نفل اور قربانی اضحیٰ سے کھانا مستحب
ہے سوا انکے جتنے ہیں اسکو کھانا نہیں جائز اور اگر ہدی قران اور تمتع سے عاجز ہو تو اوسپر دس روزے لازم ہیں تین روزے پہلے دن نحر کے اور افضل
یہ ہے کہ اخیر روزہ دن عرفہ کو واقع ہو اور سات روزے بعد از فراغ حج کے رکھے جہاں چاہے رکھے اور اگر پہلے سر منڈانے کے ہدی پر قادر ہو تو اوسپر ہدی لازم

اس وقت روانہ ہو جائے منٰی میں پہنچیگا اور جسوقت ارادہ مکہ میں جانیکا کرے تو نہاوے اور یہہ مستحب ہے اور جانب ثنیۂ علیا سے جو مکہ معظمہ کی ہے جسکا نام ہے داخل ہو

اور دیکھو جانا مکہ میں بہتر ہے اگر چہ جانا سوار اور جب شہر میں داخل ہو تو اوّل مسجد الحرام میں جاوے بعد کہ اسباب کے جہان کہ رکھنا منظور ہو رکھدے اور بہتر اور مستحب ہے کہ وقت داخل ہونے

مسجد الحرام کے لبیک کہے اور دروازہ بنی شیبہ کو کہ اوسکو باب السلام بھی کہتے ہیں نیا بہ میں جاوے اور داخل ہونیکے وقت کی دعا جو شرع میں وارد ہوئی ہے پڑھے اور بعد اسکے

کہ ہوا اللّٰہ اور رحم کیا ہوا اللّٰہ جب بیت اللّٰہ کو دیکھے تو تکبیر و تہلیل کہے اور جب مسجد حرام میں داخل ہو تو طواف عمرہ اور طواف قدوم کہ تمامی ہے اور

مفرد حج کو کرے سنت ہے بجا لاوے اسطرح کہ اوّل مونہہ حجر اسود کی طرف کرکے تکبیر و تہلیل کہے اور حجر اسود کو بوسہ دے اور وقت بوسہ دینے کے دونوں ہاتھ

اوٹھاوے جیسے کہ وقت تکبیر تحریمہ کے اوٹھاتے ہیں اور بوسہ دینا اوس صورت میں ہے کہ کسیکو ایذا نہو اور اگر بسبب انبوہ کے بوسہ نہ دے سکے تو ہاتھ لگا کر ہاتھ

کو چومے اور اگر یہہ بھی نکر سکے تو لکڑی کو لگا کر چومے اور اگر یہہ بھی نکر سکے تو دونوں ہتھیلیوں سے اشارہ کرکے انکو چومے اور تکبیر و تہلیل اور تحمید کہے اور درود

پڑھے اور طواف جانب حجر اسود سے شروع کرے اور سات بار گرد خانہ کعبہ کے پھرے اور طواف بہ ہیأت اضطباع کرے یعنی چادر داہنی بغل کے نیچے سے

نکال کر بائیں مونڈھے پر ڈالے اور سات بار مع حطیم کے طواف کرے اور اوّل تین پھیروں میں رمل بھی کرے یعنی جلد چلے مونڈھے ہلا کر اور سینہ نکال کر

جیسے بانکے چلتے ہیں اور جبکہ حجر اسود پر گذرے اوسیطرح کرے کہ جو پہلے کیا تہا یعنی بوسہ وغیرہ دے اور تکبیر وغیرہ پڑھے اور طواف کو ختم بھی حجر اسود کو بوسہ

دینے پر کرے اور رکن یمانی کو کہ سامنے حجر اسود کے ہے بوسہ نہ دے بلکہ ہاتھ ہی لگاوے بعد ازان دو رکعت نماز ادا کرے کہ حنفیہ کے نزدیک

واجب ہے اور یہہ نماز نزدیک مقام ابراہیم کے پڑہے اور اگر بسبب ازدحام کے وہان نہ پڑھ سکے تو مسجد میں جہان چاہے وہان پڑھے اور اوّل

رکعت میں بعد سورہ فاتحہ کے قل یا ایہا الکافرون پڑھے اور دوسری رکعت میں قل ہو اللّٰہ اور بعد نماز کے دعا مانگے جو چاہے اور چاہ زمزم پر جاکر پانی پیٹ بھر کر

پیوے اور پھر مقام ملتزم پر آوے اور حجر اسود کو بوسہ دے اور تکبیر و تہلیل اور درود پڑھے اور مفرد کو بہتر ہے کہ بعد طواف زیارت کے سعی درمیان صفا

اور مروہ کے کرے اور اگر بعد طواف قدوم کے کرے تو بھی جائز ہے پس مسجد الحرام سے باہر نکلکر طرف صفا کے آوے اور صفا پر اسقدر بلند ہو کہ خانہ کعبہ نظر

پڑے اور بیت اللّٰہ کی طرف مونہہ کرے اور ہاتھ اوٹھاوے دعا کیلئے اور تکبیر و تہلیل اور حمد اور درود پڑھے اور جو چاہے دعا کرے پھر طرف مروہ کے اوترے

اپنی چال اور جب بطن وادی میں پہونچے تو میل اخضر سے میل دوسرے تک جلد چلے اور پھر اپنی چال سے چلے یہانتک کہ مروہ پر چڑہے اور سامنے قبلہ کے کھڑا ہو کر جیسے تکبیر وغیرہ

صفا پر کہی تہی مروہ پر بھی کہے اسیطرح سات بار آمد و رفت کرے شروع صفا سے کرے اور ختم مروہ پر اور شرط سعی کی یہہ ہے کہ بعد طواف کے ہو کیونکہ پہلے

طواف سے سعی کا کرنا سعی کا لازم ہے اور طہارت اس سعی کیلئے اور وقوف عرفہ اور مزدلفہ اور رمی جمار کیلئے شرط نہیں ہے لیکن اولیٰ ہے اور طواف

کیلئے طہارت شرط ہے اور بوقت طواف اور سعی کے نیکی بات کرنی مکروہ ہے اور جب سعی سے فارغ ہو پھر مسجد الحرام میں جاکر دو رکعت نماز پڑھے اور یہہ

بہتر ہے واجب نہیں بعد ازین مکہ معظمہ میں ٹھہرا رہے اور طواف نفل جسقدر چاہے کرے اور ساتویں ذی الحجہ کو مکہ میں امام خطبہ پڑھتا ہے اور اوس میں بیان کرتا ہے

احکام حج کا مانند نکلنے کے طرف منیٰ کے اور وقوف عرفہ اور مزدلفہ اور رمی جمار اور حلق اور ذبح اور طواف اور رہنے کی منیٰ میں وغیرہ ذلک اور اوسکو سننا

بہتر ہے اسیطرح روز عرفہ کے عرفات میں اور گیارہ ذی الحجہ کو منیٰ میں احکام حج کے خطبہ میں بیان ہوتے ہیں اسکو بھی سننا چاہئے اگر احرام مکہ میں باندھا ہو تو آٹھویں

ذی الحجہ کو احرام حج کا باندھے اور بعد طلوع آفتاب کے منیٰ میں آوے اور اگر ظہر پڑھ کر آوے تو بھی مضائقہ نہیں اور رات کو منیٰ میں رہے اور روز عرفہ کی صبح کو فجر کی

تاریکی میں پڑھ کر طرف عرفات کے جاوے اور اگر آٹھویں تاریخ منیٰ میں نہ آوے اور اوسی دن عرفہ کے عرفات کو جاوے تو بھی جائز ہے لیکن خلاف سنت ہے

اور عرفات میں جس جگہ کہ چاہے اوترے سوا بطن عرنہ کے اور بطن عرنہ نزدیک عرفات کے متصل ہے اور اسکے بعد زوال کے نہاوے کہ سنت ہے اور

وقوف کیواسطے کہ فرض ہے بدون اسکے حج ادا نہیں ہوتا اور خطبہ امام کا سنے اور ہمراہ امام کے ظہر اور عصر کی نماز ایک اذان اور دو تکبیر سے پڑھے اور یہہ نماز

اور لبیک اور تہلیل اور تسبیح اور ثنا اور درود ساتھ عاجزی اور تذلل اور اخلاص کے بہت پڑھے اور اپنی حاجت مانگے اور وقت غروب آفتاب کے ہمراہ امام
کو مزدلفہ میں آوے اور درمیان راہ میں استغفار اور لبیک اور تہلیل اور درود اور دعا کا بہت پڑھنا ہے اور مزدلفہ میں آکر ہمراہ امام کے نماز مغرب اور عشا کا
جمع کرے اور رات کو وہیں رہے کہ رات کو وہاں رہنا واجب ہے اور مستحب ہے کہ تمام شب نماز اور تلاوت قرآن اور ذکر اور دعا میں مشغول رہے اور بعد ہونے
فجر کے تاریکی میں نماز ادا کرے اور بعد اسکے وقوف کرے مزدلفہ میں جہاں چاہے سوا بطن وادی محسر کے بلکہ جب وہاں سے گذرے تو جلد وہاں سے گذر جاوے اور بعد فجر کے
وقوف کرے روشنی ہونے تک اور بعد روشنی کے پہلے طلوع ہونے آفتاب کے منا کو روانہ ہو اور وہاں پہونچکر جمرۃ العقبہ پر سات سنگریزے مارے اور جب اول
سنگریزہ مارے تو لبیک موقوف کرے پھر جانور ذبح کرے پھر سر منڈاوے یا بال کترواوے بعد ازاں مکہ میں آکر طواف الزیارۃ کرے اگر سعی پہلے کی ہے پس اس وقت حاجت
سعی کی نہیں اور اگر پہلے سعی نہیں کی تو بعد طواف الزیارۃ کے سعی کرے جس طرح مذکور ہوئی اور بعد سر منڈانے کے مستحب ہے کہ ناخن کترواوے اور لبیں لیوے اور زیر
ناف کے استرہ لیوے اور بعد سر منڈانے کے جو چیز کہ حرام ہوئی تھی محرم پر حلال ہوئی مگر جماع اور جو چیزیں باعث جماع کی ہیں وہ بعد طواف الزیارۃ کے
حلال ہونگی اور بعد طواف الزیارۃ کے منا میں آکر راتوں کو رہے ایام منا میں اونکو مکہ میں جا کر طواف اور زیارت کعبہ کرتا رہے اور راتوں کو منا میں رہے
اور دوسرے دن نحر کے یعنی گیارھویں کو تینوں جمرات یعنی منارون پر رمی کرے پہلا جمرہ کہ متصل مسجد خیف کے ہے اوسکو جمرہ اولی اور جمرہ ادنی کہتے ہیں
اوس پر سات سنگریزے مارے اور بعد ازاں اوس جمرہ پر کہ متصل اوسکے ہے اوسکو جمرہ وسطی کہتے ہیں اور بعد ازاں جمرہ عقبہ پر سات سات سنگریزے مارے اور وقت
مارنے ہر سنگریزہ کے تکبیر کہنا ہے اور اسی طرح تیسرے دن یعنی بارھویں کو تینوں جمرات پر سات سات سنگریزے مارے اور جو چوتھے دن یعنی تیرھویں کو اگر وہاں رہے
تو اوس پر رمی تینوں جمرات کی لازم ہے اور اگر کوچ کیا تو رمی اوس سے ساقط ہوئی اور وقت رمی کا گیارھویں بارھویں تیرھویں میں بعد زوال کے ہے لیکن
تیرھویں کو اگر پہلے زوال کے اور بعد طلوع ہونے فجر کے رمی کرے تو جائز ہے اگرچہ مسنون بعد زوال کے ہے اور گیارھویں اور بارھویں میں پہلے زوال کے
رمی کرنی جائز نہیں مستحب ہے کہ سنگریزے چھوٹے ہوں بہت بڑے نہوں اور پاک ہوں اور نزدیک جمرات کے سنگریزے نہ لیوے بلکہ مزدلفہ سے یا راہ میں سے
لیوے اور چٹکی میں پکڑ کر پھینکے اور وقت رمی کے فاصلہ جمرات سے کم پانچ ہاتھ کے نہو اگر زیادہ ہو تو مضائقہ نہیں اور جو رمی کہ بعد اوسکے رمی ہے یعنی رمی جمرہ اولی
اور جمرہ وسطی کی پیادہ پا کرے اور جو رمی کہ بعد اوسکے رمی نہیں یعنی رمی جمرۃ العقبہ پیادہ اور سوار اوس میں یکسان ہے اور نشیب نالہ میں کھڑے ہو کر طرف
بلندی کے رمی کرے اور اوس وقت منا داہنے ہاتھ کی طرف ہو اور کعبہ بائیں ہاتھ کی طرف اور اگر سنگریزے منارون سے دور پڑیں تو درست نہیں
منارون پر یا نزدیک پڑیں اور سنگریزے داہنے ہاتھ سے پھینکے اور ہر سنگریزہ علیحدہ علیحدہ پھینکے اگر ایک ہی دفعہ سب پھینک دے تو جائز نہیں اگر
ڈالیگا تو وہ ایک ہی کنکر پھینکنا گنا جاویگا بعد ان افعال کے ادا کے محصب میں آکر ایک ساعت ٹھہر کر مکہ میں طواف الصدر کرے جو آفاقی اگر
وہاں سے آنا منظور ہو اور اگر مکہ میں ٹھہرنا منظور ہو تو وقت چلنے کے یہ طواف کرے اور یہ طواف واجب ہے اور اس طواف میں رمل اور سعی نہیں ہے
اور بعد طواف کے چاہ زمزم پر آکر پانی پیٹ بھر کر پیوے کئی بار کر کر اور ہر بار نظر کعبہ کی طرف کرنا ہے اور وہ پانی مونہہ اور سر اور بدن پر بھی ملے
اور پھر طرف بیت الله کے آوے اگر میسر ہو اندر داخل ہو اور اگر اندر نہ جا سکے تو آستانہ کعبہ کو بوسہ دے اور سینہ اور مونہہ اپنا ملتزم سے لگاوے اور کعبہ کے
پردوں کو پکڑ کر گریہ وزاری بہت سا کرے اور اوس وقت بھی ساتھ تکبیر و تہلیل اور اوراد کے اشتغال اور حمد و ثنا کے مشغول ہو اور حاجت اپنی اللہ تعالی
سے مانگے اور مونہہ اپنا کعبہ کی طرف کر کر پچھلے پانوں مسجد سے باہر نکلے اور جس طرف جاوے روانہ ہو اور عمرہ سنت ہے واجب نہیں اور ایک سال میں بکرات ادا
ہونا ہے اور وقت اوسکا تمام سال ہے مگر ایام حج میں مکروہ ہے غیر قارن کو اور ایام حج کے یہ ہیں روز عرفہ اور روز نحر اور ایام تشریق اور رکن عمرہ کا
طواف ہے اور واجب اوس میں دو چیزیں ہیں ایک سعی درمیان صفا اور مروہ کے دوسری سر منڈانا یا بال کتروانا اور شرائط اور سنن اور آداب اوسکے وہی ہیں

ہو حج میں سے اور احکام جنایات کا یہ ہیں کہ جو محرم استعمال کرے خوشبو ... یا استعمال ... کرے یعنی کپڑا
سیا ہوا تمام دن اوسی طرح کہ عادت ہے اوسکی پہننے کی یا ڈھانکے سر کو تمام دن ... یا ایک بغل یا بال زیر ناف کے
یا گردن کو یا ترشوا دے ناخن دونوں ہاتھوں کے یا دونوں پاؤں کے یا ایک ہاتھ یا ایک پاؤں کے یا طواف قدوم ... جنابت میں کرے
یا طواف فرض بے وضو کرے یا عرفات سے پہلے امام کے پھرے یا سعی ترک کرے یا وقوف مزدلفہ ترک کرے یا سب جمرے کی یا رمی ایک روز کی یا سب روزوں کی ترک
کرے یا سر منڈاوے خارج حرم کے یا حالت احرام میں بوسہ لیوے بیوی کا یا چھوئے اوسکو ساتھ شہوت کے یا تاخیر کرے سر منڈانے کو یا طواف زیارت کو ایام نحر سے
یا مقدم کرے فعل حج کو دوسرے فعل حج پر مثلا سر منڈاوے پہلے ذبح سے پس ان سب صورتوں میں دم واجب ہوتا ہے اور اگر تلبید کرے یعنی گوند وغیرہ
سے بال سر کے جماوے یا قارن سر منڈاوے پہلے ذبح سے پس دو دم واجب ہیں اور اگر محرم استعمال کرے خوشبو کو ایک عضو سے کم یا ڈھانکے سر اپنا یا پہنے
کپڑا سیا ہوا کم ایک روز سے یا منڈاوے کم چوتھائی سے یا ترشوا دے ناخن کم پانچ سے یا پانچ ترشوا دے متفرق مجلسوں میں یا طواف قدوم یا طواف الصدر
بے وضو کرے یا ترک کرے رمی ایک ستارہ کی تینوں ستاروں میں سے بعد دن نحر کے یا غیر کا سر مونڈے پس ان صورتوں میں صدقہ واجب ہوتا ہے
اور صدقہ آدھا صاع گیہوں ہے یعنی دو سیر اور اگر محرم استعمال کرے خوشبو کو یا سر منڈاوے یا پہنے کپڑا سیا ہوا ساتھ عذر کے یا بیماری کے پس ان
صورتوں میں محرم پر لازم ہے کہ ایک چیز کرے تین چیزوں میں سے ذبح کرے بکری یا چھ مسکینوں کو تین صاع گیہوں دے ہر مسکین کو آدھا صاع یا تین
روزے رکھے متصل یا متفرق اور اگر محرم شکار کرے یا بتاوے شکار کو یا اشارہ کرے اوسکی طرف پس اوس پر بدلہ لازم آتا ہے یعنی قیمت شکار کی ساتھ تخمینہ
دو عادلوں کی بحسب قیمت اوس جگہ کی کہ شکار کیا ہے یا بحسب قیمت اوس موضع کے کہ قریب ہو اوس سے اگر موضع شکار میں نہ ہو اوسکی قیمت پھر اگر
چاہے خریدے ساتھ قیمت اوسکی کے ہدی اگر آسکے اوس میں پس ذبح کرے اوسکو حرم میں اور اگر چاہے خریدے اوسکا غلہ اور دیوے ہر فقیر کو آدھا
صاع اگر گیہوں ہوں اور اگر کھجور یا جو ہوں تو ایک ایک صاع یعنی چار چار سیر دے اور اگر چاہے روزہ رکھے بدلے اناج ہر فقیر
کے ایک ایک روزہ اور ان سب جنایات میں قصدا کرنیوالا اور بھول کر کرنیوالا اور عالم اور جاہل اور برغبت کرنیوالا اور بجبر کرنیوالا یکساں ہیں
اور اگر محرم خالص خوشبو بہت سی کھاوے تو دم لازم آتا ہے اور سونگھنے خوشبو کی اور پھول خوشبودار اور میوہ خوشبودار کو سے محرم پر کچھ واجب
نہیں ہوتا مگر یہ افعال مکروہ ہیں اور مارنے جوں کو سے قدر ... طعام تصدق کرے مانند ایک مٹھی کے اور یہ اوس صورت میں ہے کہ اپنے بدن سے
یا سر سے یا کپڑے سے پکڑ کر مارے اور اگر زمین میں سے پکڑ کر مارے کچھ واجب نہیں ہوتا اور اگر کپڑے کو آفتاب میں ڈالے اس نیت سے کہ جوئیں مر جاویں اور
جوئیں بہت مریں تو اوس پر لازم ہوتا ہے تصدق کرنا آدھا صاع گیہوں کا اور اگر آفتاب میں خشک ہونیکے لیے ڈالے اور نیت جوئیں مرنے کی نہ ہو اور
مریں تو اوس پر کچھ لازم نہیں ہوتا الحمد للہ تمام ہوئے مسائل حج کے اب لکھی جاتی ہیں دعائیں حج کی تفصیل سے پڑھے وقت احرام کے لبیک اللهم لبیک
لبیک لا شریک لک لبیک ان الحمد والنعمة لک والملک لا شریک لک اور اگر زیادہ اس سے کہے تو نہیں مضائقہ لبیک لبیک وسعدیک
والخیر بیدیک لبیک والرغباء الیک والعمل لبیک لبیک اله الخلق لبیک اور پڑھے بعد احرام کے اللهم انی اسئلک رضاک والجنة
واعوذ بک من غضبک والنار اللهم احرم لک شعری وبشری ودمی من النساء والطیب وکل شیء حرمته علی المحرم
ابتغی بذلک وجهک الکریم اللهم اعنی علی اداء العمرة یا علی اداء فرض الحج وتقبلها منی واجعلنی من وفدک الذین
رضیت عنهم وارتضیت وقبلت اللهم قد احرم لک شعری وبشری ولحمی ودمی وعظامی اور پڑھے وقت داخل ہونیکے حرم
میں اللهم ان هذا حرمک وحرم رسولک فحرم لحمی ودمی وعظمی علی النار اللهم امنی من عذابک یوم تبعث عبادک اور پڑھے مکہ

کہو کہ اللھم قنعنی بما رزقتنی وبارک لی فیہ واخلف علی کل غائبۃ لی بخیر ربنا آتنا فی الدنیا حسنۃ وفی الآخرۃ حسنۃ وقنا عذاب النار اللھم
انی اسالک من خیر ما سالک منہ نبیک محمد صلی اللہ علیہ وسلم واعوذ بک من شر ما استعاذ منہ نبیک محمد صلی اللہ علیہ
وسلم اور جب وقت دیکھے بیت اللہ کو اللھم زد بیتک ھذا تشریفا وتعظیما وتکریما وبرا ومھابۃ اور جب داخل ہو مسجد الحرام کے
اعوذ باللہ العظیم وبوجھہ الکریم وسلطانہ القدیم من الشیطان الرجیم بسم اللہ والصلوٰۃ والسلام علی رسول اللہ اللھم اغفر لی
جمیع ذنوبی وافتح لی ابواب رحمتک اللھم انت السلام ومنک السلام والیک یرجع السلام فحینا ربنا بالسلام وادخلنا
دار السلام تبارکت ربنا وتعالیت یا ذا الجلال والاکرام اور جب پہنچے قریب حجر اسود کے اللہ اکبر کہے اور جب وقت ابتداء طواف کے
اللھم ایمانا بک وتصدیقا بکتابک ووفاء بعھدک واتباعا لسنۃ نبیک محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور جب پہنچے نزدیک دروازہ
بیت کے کہ اللھم ھذا البیت بیتک وھذا الحرم حرمک وھذا الامن امنک وھذا مقام العائذ بک من النار اور نزدیک
رکن عراقی کے پڑھے اللھم انی اعوذ بک من الشرک والشک والکفر والنفاق والشقاق وسوء الاخلاق وسوء المنقلب والمنظر
فی الاھل والمال والولد اور جب پہنچے نزدیک میزاب کے یعنی پرنالہ کعبہ کے اللھم اظلنی تحت عرشک یوم لا ظل الا ظل عرشک اللھم اسقنی
بکاس محمد صلی اللہ علیہ وسلم شربۃ لا اظما بعدھا ابدا اور جب پہنچے نزدیک رکن شامی کے اللھم اجعلہ حجا مبرورا وسعیا مشکورا
وذنبا مغفورا وتجارۃ لن تبور یا عزیز یا غفور رب اغفر وارحم وتجاوز عما تعلم انک
انت الاعز الاکرم اور جب پہنچے رکن یمانی کو اللھم انی اعوذ بک من الکفر ومن عذاب القبر ومن فتنۃ المحیا والممات اعوذ بک
من الخزی فی الحیوۃ الدنیا والآخرۃ اور جب ہو درمیان رکن یمانی اور حجر اسود کے ربنا آتنا فی الدنیا آخر آیت تک اللھم قنعنی بما رزقتنی وبارک لی
فیہ واخلف علی کل غائبۃ لی بخیر لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ لہ الملک ولہ الحمد وھو علی کل شیء قدیر اور
پڑھے یہ دعا مذکورہ تمام طواف میں بھی اور نزدیک ملتزم کے پڑھے اللھم یا رب البیت العتیق اعتق رقبتی من النار واعذنی من کل
سوء وقنعنی بما رزقتنی وبارک لی فیما آتیتنی اور پڑھے نزدیک حطیم کعبہ کے اور وقت سجدہ کے رکعتین کے یا واجد یا ماجد
لا تزل عنی نعمۃ انعمت بہا علی اللھم البیت بیتک وقفت ببابک والتزمت باعتابک ارجو رحمتک واخشی عذابک اللھم حرم شعری
وبشری علی النار اللھم کما صنت وجھی عن سجود غیرک فصن وجھی عن مسألۃ غیرک اللھم یا رب البیت اعتق
رقابنا ورقاب آبائنا وامھاتنا من النار یا کریم یا غفار یا عزیز یا جبار ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم وتب
علینا انک انت التواب الرحیم اور پڑھے نزدیک مقام ابراہیم کے یہ آیت واتخذوا من مقام ابراھیم مصلی اور پڑھے بعد دو رکعت
طواف کے اللھم انک تعلم سری وعلانیتی فاقبل معذرتی وتعلم حاجتی فاعطنی سؤلی وتعلم ما فی نفسی فاغفر لی
ذنوبی اللھم انی اسالک ایمانا یباشر قلبی ویقینا صادقا حتی اعلم انہ لا یصیبنی الا ما کتبت لی ورضا بما قسمت لی
یا ارحم الراحمین اور جب وقت پینے زمزم کے اللھم انی اسالک علما نافعا ورزقا واسعا وشفاء من کل داء اللھم اجعلہ
شفاء من کل سقم وارزقنی الاخلاص والیقین والمعافات فی الدنیا والآخرۃ اور جب چڑھے صفا پر ان الصفا والمروۃ
من شعائر اللہ اللہ اکبر لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ لہ الملک ولہ الحمد یحیی ویمیت وھو حی لا یموت بیدہ الخیر
وھو علی کل شیء قدیر لا الہ الا اللہ وحدہ انجز وعدہ ونصر عبدہ واعز جندہ وھزم الاحزاب وحدہ لا الہ الا

ولا نعبد الا اياه مخلصين له الدين ولو كره الكافرون اور پڑھے درمیان صفا اور مروہ کے رب اغفر وارحم وتجاوز عما تعلم انك
انت الاعز الاكرم اللهم ربنا آتنا في الدنيا حسنة وفي الآخرة حسنة وقنا عذاب النار اور پڑھے دن عرفہ کو عرفات میں
لا اله الا الله وحده لا شريك له له الملك وله الحمد وهو على كل شيء قدير اللهم اجعل في قلبي نورا وفي سمعي نورا وفي بصري
نورا اللهم اشرح لي صدري ويسر لي امري واعوذ بك من وساوس الصدر وشتات الامر وفتنة القبر اللهم اني اعوذ بك
من شر ما يلج في الليل وشر ما يلج في النهار وشر ما تهب به الرياح الله اكبر ولله الحمد الله اكبر ولله الحمد الله اكبر ولله
الحمد لا اله الا الله وحده لا شريك له له الملك وله الحمد اللهم اهدني بالهدى ونقني بالتقوى واغفر لي في الآخرة
والاولى اور تھا اکثر دعا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بعد زوال دن عرفہ کے اللهم لك الحمد كالذي تقول وخيرا مما نقول اللهم لك
صلوتي ونسكي ومحياي ومماتي واليك مآبي ولك رب تراثي اللهم اني اعوذ بك من عذاب القبر ووسوسة الصدر
وشتات الامر اللهم اني اسالك من خير ما تجيء به الرياح واعوذ بك من شر ما تجيء به الرياح اللهم اهدنا بالهدى
وزينا بالتقوى واغفر لنا في الآخرة والاولى اللهم اني اسالك رزقا طيبا مباركا اور پڑھے عرفہ کی رات میں دس بار سبحان
الذي في السماء عرشه سبحان الذي في الارض موطئه سبحان الذي في البحر سبيله سبحان الذي في النار سلطانه سبحان
الذي في الجنة رحمته سبحان الذي في القبر قضاؤه سبحان الذي في الهواء روحه سبحان الذي رفع السماء سبحان الذي
وضع الارض سبحان الذي لا ملجا ولا منجا منه الا اليه اور پڑھے جبکہ دکھائی دیوار میں مدینہ منورہ کی اللهم هذا حرم رسولك
فاجعله لي وقاية من النار وامانا من العذاب وسوء الحساب اور پڑھے نزدیک دروازے مدینہ کے رب ادخلني مدخل صدق
واخرجني مخرج صدق واجعل لي من لدنك سلطانا نصيرا اور کہے نزدیک زیارت روضہ مبارک کے السلام عليك يا رسول الله السلام
عليك يا نبي الله السلام عليك يا حبيب الله السلام عليك يا صفوة الله السلام عليك يا رسول الله السلام عليك يا سيد
ولد آدم السلام عليك يا سيد المرسلين وخاتم النبيين ورسول رب العالمين السلام عليك وعلى آلك واصحابك الطيبين
وازواجك الطاهرات امهات المؤمنين جزاك الله عنا افضل ما جزى نبيا عن امته وصل على محمد كلما ذكرك الذاكرون
وغفل عنك الغافلون

باب حرم المدينة حرسها الله تعالى

باب ہے بیچ بیان حرم یعنی گردی مدینہ کے محفوظ رکھے اوسکو اللہ تعالی ف حدیثیں بیچ حرام ہونے مدینہ اور گردی اوسکی کے آئی ہیں اور اختلاف کیا ہے علماء نے اس میں ہمارے نزدیک معنی اوسکے حرام ہونے کے یہ ہیں کہ اوسکی تعظیم وتکریم کرے نہ یہ کہ وہ حرام ہے مانند مکہ کے پس ہمارے نزدیک حرام نہیں درخت کاٹنے مدینہ اور گرد اوسکی کے اور شکار کرنا اوس میں اور تینوں اماموں کے نزدیک یہ چیزیں حرام ہیں وہاں بھی لیکن ضمان کچھ نہیں بدلہ نہیں آتا

الفصل الاول

فصل پہلی عن علي قال ما كتبنا عن رسول الله صلى الله عليه وسلم الا القرآن وما في هذه الصحيفة قال قال رسول الله
صلى الله عليه وسلم المدينة حرام ما بين عير الى ثور فمن احدث فيها حدثا او آوى محدثا فعليه لعنة الله والملائكة
والناس اجمعين لا يقبل منه صرف ولا عدل ذمة المسلمين واحدة يسعى بها ادناهم فمن اخفر مسلما فعليه لعنة الله
والملائكة والناس اجمعين لا يقبل منه صرف ولا عدل ومن والى قوما بغير اذن مواليه فعليه لعنة الله والملائكة والناس
اجمعين لا يقبل منه صرف ولا عدل متفق عليه وفي رواية لهما من ادعى الى غير ابيه او تولى غير مواليه فعليه لعنة الله

وَالْمَلٰئِكَةِ وَالنَّاسِ اَجْمَعِيْنَ لَا يُقْبَلُ مِنْهُ صَرْفٌ وَّلَا عَدْلٌ روایت ہے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے کہا نہیں لکھا ہم نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
سے سوائے قرآن کے اور اوس چیز کے کہ اس صحیفہ میں ہے کہا حضرت علی نے صحیفہ میں یہ ہے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ حرام ہے درمیان عیر اور ثور کے
پس جو شخص کہ پیدا کرے اس میں بدعت یعنی جو چیز کہ مخالف ہے کتاب و سنت کے یا جگہ دے بدعتی کو پس اوسپر لعنت ہے اللہ کی اور فرشتوں کی اور سب
لوگوں کی نہیں قبول کیا جاتا اوس سے نہ کوئی فرض نہ نفل اور ذمہ مسلمانوں کا ایک ہے سعی حاصل کر سکتا ہے ساتھ اوسکے ادنی اونکا پس
جو شخص کہ توڑے مسلمان کے عہد کو پس اوسپر بھی ہے لعنت اللہ کی اور فرشتوں کی اور سب آدمیوں کی نہیں قبول کی جاتی اوس سے فرض اور نہ نفل اور جو
شخص کہ موالات کرے ایک قوم سے بغیر اذن صاحبوں اپنی کے پس اوسپر لعنت خدا کی اور فرشتوں کی اور سب آدمیوں کی نہیں قبول کیجاتی اوس سے
فرض اور نہ نفل نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے اور ایک روایت بخاری اور مسلم کی میں یہ بھی ہے کہ جو شخص کہ دعوی کرے طرف غیر باپ اپنے کے یعنی کہے میں
فلانے کا بیٹا ہوں اور واقع میں اوسکا بیٹا نہیں یا نسبت کرے اپنی طرف غیر مالکوں اپنے کی پس اوسپر لعنت اللہ کی اور فرشتوں کی اور سب لوگوں کی نہیں
قبول کی جاتی اوس سے فرض اور نہ نفل ف اوس چیز کے کہ اس صحیفہ میں ہے آیا ہے کہ لوگوں نے آپس میں کہا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مخصوص کیا ہے
حضرت علی کو ساتھ اور صحیفہ کے یعنی کتاب کی سوائے قرآن کے اوسکے جواب میں حضرت علی نے یہ فرمایا کہ نہیں لکھا ہم نے حضرت سے سوائے قرآن کے اور اوس چیز
کے کہ صحیفہ میں ہے اور صحیفہ سے مراد ورق کا ہے کہ اوسمیں احکام دیات کے اور اور بعضے احکام لکھے تھے اور وہ حضرت علی کی تلوار کے غلاف میں رہتا تھا اور اون
احکام میں یہ حکم مدینہ کا بھی تھا کہ بیان کیا اور یہ حرام ہے یعنی بزرگ قدر ہے اور منع ہے اس میں ایسی چیز کرنی کہ باعث اوسکے حقارت کی ہو اور نزدیک
شافعیہ کے حرام بمعنی حرم کے ہے یعنی مدینہ مانند حرم مکہ کی ہے جو چیزیں کہ حرم مکہ میں کرنی حرام ہیں مدینہ میں بھی حرام ہیں اور حد اس حرم کے درمیان عیر اور ثور کے
ہے کہ یہ دو پہاڑ ہیں دونو طرف مدینہ شہر کے اور لفظ صرف کے معنی ہیں فرض یا نفل یا توبہ یا شفاعت اور لفظ عدل کے معنی ہیں نفل یا فرض یا فدیہ اور بعضوں نے
کہا شفاعت اور بعضوں نے کہا توبہ اور ذمہ مسلمانوں کا ایک ہے یعنی ایک یہ بھی حکم لکھا ہوا تھا اوس صحیفہ میں کہ عہد و امان مسلمانوں کا مانند شی واحد کے
ہے سعی حاصل کر سکتا ہے ساتھ اوسکے ادنی اونکا یعنی ادنی بھی اختیار عہد و امان دینے کا رکھتا ہے اور اوسکے امان دینے سے اور ونکو سعی کرنی اوسکے عہد پورا کرنے میں لازم
ہوتی ہے حاصل یہ کہ جو کوئی مسلمانوں میں سے اگرچہ حقیر ہو مانند غلام و عورت کے امان دیوے کسی کافر کو اور عہد کرے اوس سے اور اپنی پناہ میں لاوے تو
نہیں جائز ہے کسیکو توڑنا اوسکا اور جو کوئی توڑے مسلمان کے عہد کو یعنی قتل کرے اوس کافر کو یا لیلوے مال اوسکا تو اوسپر بھی لعنت ہے الخ اور جو شخص کہ
موالات کرے یعنی دوستی کرے جاننا چاہیے کہ ولا دو قسم پر ہے ایک تو ولاء موالات وہ یہ ہے کہ عادت عرب کی تھی کہ آپس میں دوستی رکھتے تھے اور عہد باندھتے تھے
اور قسم کہاتے تھے کہ نیک و بد میں آپس میں شریک اور مدد و معاون رہینگے اور آپس میں ایک دوسرے کے دوست سے دوستی رکھینگے اور دشمن سے دشمنی اور
ایام جاہلیت میں امر ناحق و باطل پر بھی مدد کرتے تھے اور اسلام میں امر حق پر مدد کرتے تھے اور اکثر اہل علم عرب میں اکثر صحابہ سے عقد موالات باندھتے تھے
اور دوسرا ولاء عتاقت ہے کہ جس نے غلام آزاد کیا ہو اوس غلام پر حق ولا ثابت ہوا کہ وقت نہونے عصبہ کے اوس غلام کے کہ وہ آزاد کیا ہوا ہے وارث اوس کا
ہوتا ہے کہ ولا بیع فروش سے ہو جو کچھ بیچتا ہے وہ لیتا ہے پس احتمال ہے کہ مراد موالات سے یہاں قسم اول ہو پس معنی یہ ہونگے کہ ایک شخص کی موالی یعنی دوست
ہے کہ بے موت توڑنا چاہیے کہ اور قوم کو موالی ٹھہرا دے بغیر اذن موالی اپنی کے اس لیے کہ اس میں ایک طرح کی عہد شکنی اور ایذا دینی ہے مسلمانوں کو اور احتمال
یہ بھی ہے کہ ولاء عتاقت مراد ہو پس فی صحیح یہ ہیں معنی یہ ہونگے کہ جو کوئی نسبت کرے اپنی آزادی کو غیر آزاد کرنے والے اپنے کی طرف تو مستحق لعنت ہوتا ہے
جیسا کہ مستحق لعنت ہوتا ہے غیر باپ کی طرف نسبت کرنے میں اس صورت میں قید بغیر اذن موالیہ کے بنا بر غالب ہے کہ اکثر ایسا ہی ہوتا ہے کہ اگر غلام آزاد
اذن پاتا ہے آزاد کرنے والے مالک سے اوس بات کا تو وہ اذن نہیں دیتا پس اوس سے کوئی یہ نہ سمجھے کہ اگر مالک اذن دیدے تو نسبت کرنا غیر کی طرف درست ہو اس لیے

کہ جہوٹنا لازم آویگا اور اس حدیث سے یہ معلوم ہوا کہ حضرت علیؓ کے پاس نہین لکہا حضرت سے سواے قرآن کے اور صحیفہ مذکورہ کی پس حضرتؓ کی قول سے صریح باطل ہوتا ہے افترا شیعہ کا کہ حضرت علیؓ کو آنحضرتؐ نے وصیت کی تہی ساتہ خلافت کے اور اور اسرار کے اور خاص اہلبیت کو ایسی چیزین بتائین کہ اور ونکو نہین بتائین پس یہ سب باتین باطل ہین اور اسمین دلیل ہے اسپر کہ مستحب ہے لکہنا علم کا ۔ع ج **وَعَنْ** سَعْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنِّیْ اُحَرِّمُ مَا بَیْنَ لَابَتَیِ الْمَدِیْنَۃِ اَنْ یُّقْطَعَ عِضَاھُھَا اَوْ یُقْتَلَ صَیْدُھَا وَقَالَ الْمَدِیْنَۃُ خَیْرٌ لَّھُمْ لَوْ کَانُوْا یَعْلَمُوْنَ لَا یَدَعُھَا اَحَدٌ رَغْبَۃً عَنْھَا اِلَّا اَبْدَلَ اللّٰہُ فِیْھَا مَنْ ھُوَ خَیْرٌ مِّنْہُ وَلَا یَثْبُتُ اَحَدٌ عَلٰی لَاْوَائِھَا وَجَھْدِھَا اِلَّا کُنْتُ لَہٗ شَفِیْعًا اَوْ شَھِیْدًا یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے سعد بن ابی وقاص سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق مین حرام کرتا ہون درمیان دونون کنارون سنگستان مدینہ کے یہہ کہ کاٹے جاوین درخت خاردار اوسکے یا مارا جاوے شکار اوسکا اور فرمایا مدینہ بہتر ہے واسطے اونکے یعنی واسطے رہنے والون مومنین اوسکی کہ دنیا اور عقبیٰ ہین اگر جانتے یعنی اسکی بہلائیکو تو نہ چہوڑین اوسکو اور نہ جاوین وہانسے اور کہین واسطے فراغت دنیا کی نہ چہوڑیگا اوسکو کوئی بے رغبتی سے مگر بدلیگا اللہ اوسمین اوس شخص کو کہ وہ بہتر ہوگا اوس سے یعنی نہین ضرر کریگا مدینہ کو نہونا اوسکا بلکہ مفید ہوگا اوسکو اور نہین ثابت رہیگا یعنی نہین صبر کریگا کوئی اوسکی سختی اور بہوک پر اور اوسکی مشقت پر مگر ہونگا مین واسطے اوسکے شفاعت کرنیوالا یا فرمایا کہ گواہ ہونگا یعنی اوسکی طاعت کا دن قیامت کے نقل کی یہہ مسلم نے ف نہ کاٹے جاوے الخ حمل کیا ہے اسکو علما ہمارے نے نہی تنزیہی پر اور بے رغبتی سے یعنی جو کوئی بے ضرورت چہوڑیگا وہ اسمین نہین داخل ہے اور اخیر حدیث مین بشارت ہے اوپر خاتمہ بخیر ہونے رہنے والون مدینہ کے اور تنبیہ ہے اسپر کہ لائق ہے مومن کو یہہ کہ ہو صابر و شاکر اور رہے کے حرمین شریفین مین اور نہ نظر کرے طرف ظاہر کی نعمتون اور جگہ کیطرف اسلئے کہ اصل نعمت نعمت آخرت کی ہے بسبب اس حدیث کے اَللّٰھُمَّ لَا عَیْشَ اِلَّا عَیْشُ الْاٰخِرَۃِ **وَعَنْ** اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا یَصْبِرُ عَلٰی لَاْوَاءِ الْمَدِیْنَۃِ وَشِدَّتِھَا اَحَدٌ مِّنْ اُمَّتِیْ اِلَّا کُنْتُ لَہٗ شَفِیْعًا یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہین صبر کریگا مدینہ کی سختی اور بہوک پر اور اوسکی محنت پر کوئی امت میری سے مگر کہ ہونگا مین واسطے اوسکے شفاعت کرنیوالا دن قیامت کے نقل کی یہہ مسلم نے **وَعَنْہُ** قَالَ کَانَ النَّاسُ اِذَا رَاَوْا اَوَّلَ الثَّمَرِ جَاءُوْا بِہٖ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَاِذَا اَخَذَہٗ قَالَ اَللّٰھُمَّ بَارِکْ لَنَا فِیْ ثَمَرِنَا وَبَارِکْ لَنَا فِیْ مَدِیْنَتِنَا وَبَارِکْ لَنَا فِیْ صَاعِنَا وَبَارِکْ لَنَا فِیْ مُدِّنَا اَللّٰھُمَّ اِنَّ اِبْرٰھِیْمَ عَبْدُکَ وَخَلِیْلُکَ وَنَبِیُّکَ وَاِنِّیْ عَبْدُکَ وَنَبِیُّکَ وَاِنَّہٗ دَعَاکَ لِمَکَّۃَ وَاَنَا اَدْعُوْکَ لِلْمَدِیْنَۃِ بِمِثْلِ مَا دَعَاکَ لِمَکَّۃَ وَمِثْلِہٖ مَعَہٗ ثُمَّ قَالَ یَدْعُوْ اَصْغَرَ وَلِیْدٍ لَّہٗ فَیُعْطِیْہِ ذٰلِکَ الثَّمَرَ رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ کہا تہے لوگ جسوقت دیکہتے پہلا پہل لاتے اوسکو طرف نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پس جسوقت کہ لیتے اوسکو حضرت کہتے یا الٰہی برکت دے واسطے ہمارے بیچ میوے ہمارے کے اور برکت دے واسطے ہمارے بیچ گہر ہمارے کے اور برکت دے واسطے ہمارے بیچ صاع ہمارے کے اور برکت دے واسطے ہمارے بیچ مد ہمارے کے یا الٰہی تحقیق ابراہیم بندہ تیرا اور دوست تیرا اور نبی تیرا تہا اور تحقیق مین بندہ تیرا اور نبی تیرا ہون اور تحقیق ابراہیم نے دعا کی تہی تجہسے واسطے مکہ کے یعنی جو کہ اس آیت مین مذکور ہے فَاجْعَلْ اَفْئِدَۃً مِّنَ النَّاسِ الخ اور مین دعا کرتا ہون تجہسے واسطے مدینہ کے مانند اوس چیز کے کہ دعا کی ابراہیم نے تجہسے واسطے مکہ کے اور مثل اوسکے ساتہ اوسکے یعنی دو چند اوسکے کہ دعا کی ابراہیم نے پہر کہا ابو ہریرہ نے بلاتے حضرت چہوٹے لڑکے کو اپنے اہل بیت مین سے پس دیتے اوسکو وہ پہل نقل کی یہہ مسلم نے ف برکت کے معنی ہین زیادہ ہونا نیکی اور بہلائی کا پس برکت میوے کی قوت ہے اور برکت شہر کی یہہ ہے کہ وسعت ہو شہر مین اور لوگ اوسمین بہت آباد ہون سو قبول ہوئی دعا حضرت کی کہ اب بہی بڑہ گئی اور شہر بہی بڑہا اور خوب آباد ہوا مسلمانون سے اور صاع اور مد نام پیمانون کے ہین اونکی برکت سے مراد یہہ ہے کہ فراخی ہو رزق مین اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم

حبیب اللہ تعالیٰ کے دین اور حبیب کا مرتبہ اعلیٰ خلیل سے لیکن حضرت نے یہ صفت اپنی زبان سے نہ فرمائی ادب کو ملحوظ رکھ کر اور نبی کی واسطے تواضع کے حضرت
لیا جیل کو واسطے دینے ثمر کے تاکہ خوش ہو جاوے ۱۲ ع وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اِبْرَاهِیْمَ حَرَّمَ مَکَّةَ
فَجَعَلَهَا حَرَامًا وَاِنِّیْ حَرَّمْتُ الْمَدِیْنَةَ حَرَامًا مَا بَیْنَ مَأْزِمَیْهَا اَنْ لَّا یُهْرَاقَ فِیْهَا دَمٌ وَّلَا یُحْمَلَ فِیْهَا سِلَاحٌ لِقِتَالٍ وَّلَا تُخْبَطَ
فِیْهَا شَجَرَةٌ اِلَّا لِعَلْفٍ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے ابی سعید سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا تحقیق ابراہیم نے بزرگی دی مکہ کو یعنی ظاہر کی بزرگی
اوسکی پس گردانا اوسکو حرام اور تحقیق میں نے بزرگی دی مدینہ کو بزرگی دینا درمیان دونوں طرفوں اوسکی کے ساتھ اسکے کہ نہ خونریزی کیجاوے اوس میں اور نہ
اٹھایا جاوے اوس میں ہتیار واسطے لڑائی کے اور نہ جھاڑا جاوے اوس میں درخت یعنی پتے درخت کے مگر واسطے کھانے جانوروں کے نقل کی یہ مسلم نے ف کہا توربشتی نے
ذکر حرمت المدینہ جو فرمایا مراد اوس سے تحریم ہے تعظیم کی نہ اون احکام کی کہ متعلق ہیں ساتھ حرم کے اور دلیل اسپر یہ قول حضرت کا ہے کہ نہ جھاڑا جاوے
اوس میں درخت مگر واسطے کھانے جانوروں کے اور حرم مکہ کے جو درخت ہیں انکے پتے جھاڑنے کسی حال میں درست نہیں اور شکار کرنا مدینہ میں بعضے صحابہ
سے مروی ہے اور جمہور صحابہ نے نہیں انکار کیا ہے پرند جانوروں کے شکار کرنیکا مدینہ میں اور نہیں پہونچی ہے ہمکو اس میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے نہی کہ جس
سے اعتنا کیا جاوے ۱ھ اور یہ انتہی کلامہ ۱۲ ع ملا علی رحمہ اللہ نے اس مقام کو خوب تفصیل سے لکہا ہے جو چاہے اونکی شرح میں دیکھ لے وَعَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ
اَنَّ سَعْدًا رَكِبَ اِلٰی قَصْرِهٖ بِالْعَقِیْقِ فَوَجَدَ عَبْدًا یَّقْطَعُ شَجَرًا اَوْ یَخْبِطُهٗ فَسَلَبَهٗ فَلَمَّا رَجَعَ سَعْدٌ جَاءَهٗ اَهْلُ الْعَبْدِ فَكَلَّمُوْهُ
اَنْ یَّرُدَّ عَلٰی غُلَامِهِمْ اَوْ عَلَیْهِمْ مَا اَخَذَ مِنْ غُلَامِهِمْ فَقَالَ مَعَاذَ اللّٰهِ اَنْ اَرُدَّ شَیْئًا نَفَّلَنِیْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ
وَسَلَّمَ وَاَبٰی اَنْ یَّرُدَّ عَلَیْهِمْ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے عامر بن سعد سے یہ کہ سعد سوار ہوئے طرف محل اپنی کے کہ عقیق میں تہا پس پایا ایک
غلام کو کہ کاٹتا تہا درخت یا جھاڑتا تہا اوسکے پتے پس لیے سعد نے کپڑے اوس غلام کے پس جب پہرے سعد یعنی طرف مدینہ کے آئے اونکے پاس مالک غلام
کے پس گفتگو کی اونسے یہ کہ پہیر دین اونکے غلام پر یا اونپر اوس چیز کو کہ لی ہے غلام اونکے سے یعنی کپڑے اوسکے پس کہا سعد نے پناہ خدا کی یہ کہ پہیروں میں اوس
چیز کو دلوائی ہے مجکو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اور نہ مانا یہ کہ پہیر دین اونپر نقل کی یہ مسلم نے ف سعد سے مراد سعد بن ابی وقاص ہیں کہ عشرہ مبشرہ
سے ہیں اور عقیق نام ایک جگہ کا ہے قریب مدینہ کے اور یاد رہے یہ بات کہ بعض الفاظ کی روایت میں علیہم کہا یعنی ہمکو دیدے جو کچھ کہ لیا ہے
ہمارے غلام سے اور دلوائی ہے یعنی اذن دیا ہے اسکا کہ جو کوئی دیکھے کسیکو شکار کرتے یا درخت کاٹتے مدینہ میں چہین لیوین کپڑے اوسکے یہ حدیث منسوخ
یا تاویل کی گئی ہے کہ یہ امر بنا بر زجر و تنبیہ کے تہا اور کہا طیبی نے کہ مشہور مذہب مالک اور شافعی میں یہ ہے کہ نہیں لازم آتا بدلہ بیچ شکار مدینہ کے اور کاٹنے
درخت اوسکی کے بلکہ یہ حرام ہے بغیر لازم آنے بدلہ کے اور کہا بعضوں نے کہ واجب ہے بدلہ مانند حرم مکہ کے اور بعضوں نے کہا کہ حرام بہی نہیں انتہی یہ
مذہب ہمارا ہے لیکن مکروہ ہے ۱۲ ع وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَمَّا قَدِمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِیْنَةَ وُعِكَ اَبُوْ بَكْرٍ وَّبِلَالٌ
فَجِئْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَاَخْبَرْتُهٗ فَقَالَ اللّٰهُمَّ حَبِّبْ اِلَیْنَا الْمَدِیْنَةَ كَحُبِّنَا مَكَّةَ اَوْ اَشَدَّ وَصَحِّحْهَا وَبَارِكْ لَنَا فِیْ
صَاعِهَا وَمُدِّهَا وَانْقُلْ حُمَّاهَا فَاجْعَلْهَا بِالْجُحْفَةِ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ اور روایت ہے عائشہ سے کہا جب آئے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم
مدینہ میں تپ میں ہوئے ابوبکر اور بلال پہر آئی میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پاس اور خبر دی میں نے اونکو پس فرمایا الٰہی دوست کر طرف ہماری
مدینہ کو مانند دوستی ہماری کے مکہ کو بلکہ زیادہ تر اوس سے اور درست کر آب و ہوا مدینہ کی اور برکت دے واسطے ہمارے بیچ صاع اسکے اور مد اسکے اور
نکال اسکی تپ کو یعنی شدت و کثرت تپ کو اور اوسکی وبا کو اور کردے اوسکو جحفہ میں نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف آیا ہے کہ حضرت عائشہ نے
حضرت ابوبکر سے پوچھا حالت تپ میں اونکی کہ کیا حال ہے آپکا وہ اوس وقت آواز بلند سے ذکر مکہ کا اور اوسکی ہوا و مٹی کا اور مکانات کا اور لطافت

...والمدينة خير لهم لو كانوا يعلمون وتفتح الشام فيأتي قوم يبسون

فيتحملون باهليهم ومن اطاعهم والمدينة خير لهم لو كانوا يعلمون وتفتح العراق فيأتي قوم يبسون فيتحملون باهليهم
ومن اطاعهم والمدينة خير لهم لو كانوا يعلمون متفق عليه اور روایت ہے سفیان بن ابی زہیر سے کہا سنا میں نے پیغمبر خدا صلی اللہ
علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے فتح کیا جاویگا یمن پس آویگی ایک قوم چلینگے پس کوچ کریگی ساتھ اہل اپنے کے اور تابعداروں اپنے کے اور مدینہ بہتر ہوگا واسطے
اونکے اگر جانیں یعنی بہتر ہونا مدینہ کا تو نہ چھوڑیں اوسکو اور فتح کیا جاویگا شام پس آویگی ایک قوم چلینگے پس کوچ کرینگے ساتھ اہل اپنے کے اور تابعداروں
اپنے کے اور مدینہ بہتر ہوگا واسطے اونکے اگر جانیں تو نہ چھوڑیں مدینہ کو اور فتح کیا جاویگا عراق پس آویگی ایک قوم چلینگے پس کوچ کرینگے ساتھ اہل اپنے کے اور تابعداروں اپنے
کے اور مدینہ بہتر ہوگا واسطے اونکے اگر جانیں تو نہ چھوڑیں مدینہ کو نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے ف یعنی یہہ شہر اسلام میں فتح ہونگے اور یہہ
لوگ واسطے طلب معیشت اور فائدہ دنیا اور لذتوں فانیہ اونکی کے مدینہ سے مع اہل و عیال اور تابعداروں کے نکل کر وہاں جا کر رہیں گے اور اگر جانیں
حقیقت حال کو اور سعادت مبدء و معاد کو تو مدینہ سے نہ نکلیں ح وعن ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم
امرت بقرية تأكل القرى يقولون يثرب وهي المدينة تنفي الناس كما ينفي الكير خبث الحديد متفق عليه اور روایت
ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے امر کیا گیا ہوں میں ساتھ ہجرت کرنیکے ایسی بستی میں کہ غالب آتی ہے سب بستیوں پر کہتے ہیں
اوسکو یثرب اور وہ مدینہ ہے دور کرتا ہے مدینہ بُرے آدمیوں کو جیسے دور کرتی ہے بھٹی میل لوہے کا نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے ف غالب آتی ہے
سب بستیوں پر یعنی جو کوئی اوسمیں بستا ہے غالب ہوتا ہے اور فتح کرتا ہے اور شہروں کو یہہ خاصیت ہے اوسمیں بسبب عظیم الشان کے کہ جو کوئی اوسمیں
آتا ہے اکثر شہروں پر غالب ہوتا ہے پہلی قوم عمالقہ آئی اوسمیں غالب ہوئی اور فتح کیا شہروں اور ولایتوں کو بعد اونکے یہود آئے وہ غالب ہوئے
عمالقہ پر پھر انصار پہونچے وہ غالب آئے یہود پر پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور مہاجرین رضی اللہ عنہم آئے اونکو سب جگہ کا غلبہ ہوا کہ تمام مشرق سے
مغرب تک ہاتھ لیا اور اوس شہر کا نام پہلے یثرب اور اغرب تھا اور پر دیکھو مسجد کو جب حضرت وہاں تشریف لائے اوسکا نام مدینہ رکھا سبب تہذیب
اور عقل کی لوگوں کے اوسمیں اور منع فرمایا کہ اوسکو یثرب نہ کہا کریں یا تو اسلیے کہ وہ نام جاہلیت کا تھا یا اسلیے کہ مشتق ہے تثریب سے یعنی ہلاک و فساد
یا اسلیے کہ یثرب اصل میں نام ایک بت کا یا ایک ظالم کا تھا اور بخاری نے اپنی تاریخ میں ایک حدیث لایا ہے کہ جو کوئی ایکبار یثرب کہے چاہئے کہ دس بار
مدینہ کہے تا کہ تلافی اوسکی کرے اور ایک اور روایت میں آیا ہے کہ استغفار کرے اور مراد بُرے آدمیوں سے اہل کفر و شر کا ہے کہ وہ نفس...

بسبب تو تو اسلام کے انکار کے ہوتے ہیں ح وَعَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى سَمَّى الْمَدِيْنَةَ طَابَةَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے جابر بن سمرہ سے کہ کہا سنا میں نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے تحقیق اللہ تعالی نے نام رکھا مدینہ کا طابہ نقل کی یہ مسلم نے ف یعنی اللہ تعالی نے نام اسکا رکھا اوپر زبان حبیب اپنے کے طابہ اور ایک روایت میں ہے طیبہ یعنی پاک خوش کہ پاک ہے نجاست شرک سے اور موافق ہے ہوا اوسکی طبیعتوں سلیم کو اور خوش ہیں رہنے والے اوسکے ح وَعَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّ اَعْرَابِيًّا بَايَعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَصَابَ الْاَعْرَابِيَّ وَعْكٌ بِالْمَدِيْنَةِ فَاَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ اَقِلْنِيْ بَيْعَتِيْ فَاَبٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ جَاءَهُ فَقَالَ اَقِلْنِيْ بَيْعَتِيْ فَاَبٰى ثُمَّ جَاءَهُ فَقَالَ اَقِلْنِيْ بَيْعَتِيْ فَاَبٰى فَخَرَجَ الْاَعْرَابِيُّ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّمَا الْمَدِيْنَةُ كَالْكِيْرِ تَنْفِيْ خَبَثَهَا وَتَنْصَعُ طَيِّبَهَا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے جابر بن عبد اللہ سے کہ تحقیق ایک اعرابی نے بیعت کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے یعنی ہجرت پر پاس حضرت کے پس پہونچا اعرابی کو تپ مدینہ میں یعنی شدت کی تپ ہوئی کہ مکروہ جانا اوسنے رہنا مدینہ کا اور چاہا نکلنا وہانسے پس آیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور کہا اے محمد پھیر دو مجکو بیعت میری پس انکار کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پھر آیا حضرت کے پاس اور کہا پھیر دو مجکو بیعت میری پس انکار کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پھر آیا حضرت کے پاس اور کہا کہ پھیر دو مجکو بیعت میری پس انکار کیا حضرت نے پھر نکل گیا اعرابی یعنی مدینہ سے بغیر اذن حضرت کے پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے سوا اسکے نہیں کہ مدینہ مانند بھٹی کے ہے دور کرتا ہے میل اپنے کو اور خالص کرتا ہے اچھے اپنے کو یعنی نکال دیتا ہے برے آدمی کو اور خالص کرتا ہے آدمی پاک کو یہ حدیث نقل کی ہے بخاری اور مسلم نے ف حضرت نے انکار کیا بیعت کے پھیر دینے کا اسلئے کہ نہیں جائز تھا پھیر دینا بیعت اسلام کا اور نہ پھیر دینا بیعت اقامت کا ساتھ حضرت کے اور کہا ہے علما نے کہ یہ نکالنا مدینہ کا برے آدمیوں کو اور خالص کرنا اچھوں کو یا تو حضرت کے زمانہ میں تھا یا اخیر زمانہ میں ہوگا کہ جب دجال نکلے گا تو ہلایا اور جھاڑا جاویگا مدینہ تین بار پس باہر نکلیگا اور جاویگا طرف دجال کی ہر کافر و منافق اور احتمال یہ بھی ہے کہ ہر زمانہ میں ہو ح وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى تَنْفِيَ الْمَدِيْنَةُ شِرَارَهَا كَمَا يَنْفِي الْكِيْرُ خَبَثَ الْحَدِيْدِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں قائم ہوگی قیامت یہاں تک کہ دور کریگا مدینہ شریروں اپنے کو جیسے کہ دور کرتی ہے بھٹی میل لوہے کا نقل کی یہ مسلم نے وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى اَنْقَابِ الْمَدِيْنَةِ مَلٰٓئِكَةٌ لَا يَدْخُلُهَا الطَّاعُوْنُ وَلَا الدَّجَّالُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اوپر راہوں یا دروازوں مدینہ کے فرشتے نگہبان ہیں نہیں داخل ہوگی اوس میں بیماری طاعون اور نہ دجال نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف طاعون نام ایک بیماری کا ہے جیسے وبا کہ وہ بیماری حضرت کی دعا سے مدینہ میں نہیں ہوتی یہ صریح معجزہ ہے ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا شیخ ولی اللہ نے المسوی میں اور حضرت شیخ رح نے طاعون کا ترجمہ وبا کیا ہے اور لکھا ہے کہ نہ داخل ہونا وبا کا وقت نکلنے دجال کے ہوگا یا ہمیشہ وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ مِنْ بَلَدٍ اِلَّا سَيَطَؤُهُ الدَّجَّالُ اِلَّا مَكَّةَ وَالْمَدِيْنَةَ لَيْسَ نَقْبٌ مِنْ اَنْقَابِهَا اِلَّا عَلَيْهِ الْمَلٰٓئِكَةُ صَافِّيْنَ يَحْرُسُوْنَهَا فَيَنْزِلُ السَّبَخَةَ فَتَرْجُفُ الْمَدِيْنَةُ بِاَهْلِهَا ثَلٰثَ رَجَفَاتٍ فَيَخْرُجُ اِلَيْهِ كُلُّ كَافِرٍ وَّمُنَافِقٍ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے انس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں کوئی شہر مگر کہ پامال کریگا اوسکو دجال سوای مکہ و مدینہ کے نہیں کوئی راہ راہوں مدینہ کے سے مگر ہے اوپر ایک کے مکہ و مدینہ کے سے مگر کہ اوسپر فرشتے ہیں صف باندھے ہوئے نگہبانی کرتے ہیں اوسکی پس اوتریگا دجال بیچ شور زمین کے باہر مدینہ سے پس ہلیگا مدینہ ساتھ رہنے والوں اپنے کے تین بار پس نکلیگا طرف دجال کے ہر کافر و منافق نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے وَعَنْ سَعْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

لا یکید اہل المدینۃ احد الا انماع کما ینماع الملح فی الماء متفق علیہ اور روایت ہے سعد سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ
وسلم نے نہیں مکر کریگا مدینہ والوں سے کوئی مگر کہ گل جاویگا جیسا کہ گلتا ہے نمک پانی میں نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے ف یزید پلید ایسے ہی حال ہوا کہ
چند روز بعد واقعہ حرہ کی بیماری ق اور سل کے مرا ہلاک ہو گیا ہے وعن انس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان اذا قدم من سفر
فنظر الی جدرات المدینۃ اوضع راحلتہ وان کان علی دابۃ حرکہا من حبہا رواہ البخاری اور روایت ہے انس سے یہہ کہ تحقیق نبی صلی اللہ
علیہ وسلم تھے جس وقت کہ آتے سفر سے پس دیکھتے طرف دیوارون مدینہ کے دوڑاتے اونٹنی اپنی کو اور اگر ہوتے اوپر چوپایہ یعنی گھوڑے یا خچر یا مانند اسکے پس جلد چلاتے اوسکو
بسبب محبت مدینہ کے نقل کی یہہ بخاری نے وعنہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم طلع لہ احد فقال ہذا جبل یحبنا ونحبہ
اللہم ان ابراہیم حرم مکۃ وانی احرم ما بین لابتیہا متفق علیہ اور روایت ہے انس سے یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو ظاہر ہوا
پہاڑ احد پس فرمایا یہہ پہاڑ ہے دوست رکھتا ہے ہمکو اور دوست رکھتے ہیں ہم اسکو یا الٰہی تحقیق ابراہیم نے حرام کیا مکہ کو یعنی ظاہر کیا حرام ہونا اوسکا اور
تحقیق میں حرام کرتا ہوں اس جگہ کو کہ درمیان دونوں طرفون سنگستان مدینہ کے ہے نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے ف تحقیق یہہ ہے کہ یہہ محمول ہے
ظاہر پر اسلیے کہ پیدا کیا ہے اللہ تعالیٰ نے علم اور فہم اور محبت و عداوت جمادات میں بھی جیسے کہ لائق حال اونکے ہے پس خصوصاً محبت انکی انبیا اور اولیا
کے ساتھ خصوصاً سید انبیا اور سلطان اولیا سے کہ محبوب عالم اور محبوب پروردگار عالم کے ہیں اور جسکو خدا دوست رکھتا ہے اوسکو سب چیز دوست
رکھتی ہے اسلیے کہ ہر چیز مخلوق اور تابعدار اوسکے ہیں چنانچہ نالہ ستون کھجور کا حضرت کی مفارقت سے دلیل صریح ہے اس دعوی کے اور میں حرام کرتا ہوں
یعنی بزرگ کرتا ہوں پس حرام سے یہہ نہیں مراد ہے کہ مانند مکہ کے حرام ہے یعنی اوسکے درخت کاٹنے وغیر ذلک درست نہیں ہے ۲ ع وعن سہل
بن سعد قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم احد جبل یحبنا ونحبہ رواہ البخاری اور روایت ہے سہل بن سعد سے کہا
فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے احد پہاڑ ہے کہ دوست رکھتا ہے ہمکو اور دوست رکھتے ہیں ہم اوسکو نقل کی یہہ بخاری نے

الفصل الثانی

فصل دوسری عن سلیمان بن ابی عبد اللہ قال رأیت سعد بن ابی وقاص اخذ رجلا یصید فی حرم المدینۃ الذی
حرم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فسلبہ ثیابہ فجاء موالیہ فکلموہ فیہ فقال ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
حرم ہذا الحرم وقال من اخذ احدا یصید فیہ فلیسلبہ فلا ارد علیکم طعمۃ اطعمنیہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم ولکن ان شئتم دفعت الیکم ثمنہ رواہ ابو داود روایت ہے سلیمان بن ابی عبد اللہ سے کہ کہا دیکھا میں نے سعد بن ابی وقاص کو
کہ پکڑا ایک شخص کو کہ شکار کرتا تھا بیچ حرم یعنی گرد مدینہ کے وہ حرم کہ حرام ٹھہرایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پس چھین لیے سعد نے کپڑے اوسکے
پس آئے مالک اوسکے اور کلام کیا سعد سے بیچ مقدمہ اوسکی کے پس کہا سعد نے کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے حرام ٹھہرایا ہے یہہ حرم اور فرمایا ہے کہ جو
شخص پکڑے اوس کسیکو کہ شکار کرتا ہو اوس میں پس چاہیے کہ چھین لے اسباب اوسکا پس نہیں پھیرونگا میں تم پر وہ بخشش کہ دلوائی ہے مجکو وہ رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نے لیکن اگر چاہو تم دوں میں تمکو مول اوسکا یعنی اوتنا احسان کرنے نقل کی یہہ ابو داود نے وعن صالح مولی لسعد ان
سعدا وجد عبیدا من عبید المدینۃ یقطعون من شجر المدینۃ فاخذ متاعہم وقال یعنی لموالیہم سمعت رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم ینہی ان یقطع من شجر المدینۃ شیء وقال من قطع منہ شیئا فلمن اخذہ سلبہ رواہ ابو داود اور
روایت ہے صالح سے کہ غلام آزاد تھا سعد کا یہہ کہ تحقیق سعد نے پایا کتنے ایک غلام غلاموں مدینہ کے سے کہ کاٹتے تھے درخت مدینہ کا پس لیا سعد نے اسباب
اونکا اور کہا یعنی غلاموں کے مالکوں کو کہ سنا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ منع فرماتے تھے یہہ کہ کاٹا جاوے درخت مدینہ کے سے کچھ اور فرمایا

ہوا اور حدیث کو پس ایسا ہی ہوگا واسطے اوس شخص کے جو پکڑے اوسکو نقل کیا ہے ابوداؤد نے ف سلب کہتے ہیں مقتول کے اسباب کو
جو کہ اوسکے ساتھ ہو مصنف کو وہم ہوا ہے کہ ساتھ نام سعد کا نہیں ہے بلکہ ساتھ مولی سعد کے اور مولی سعد کے ہیں **وعن**
الزبير قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان صيد وج وعضاهه حرام محرم لله رواه ابوداؤد وقال محي السنة
وج ذكروا انها من ناحية الطائف وقال الخطابي انه بدل انها اور روایت ہے زبیر سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
شکار وج کا اور درخت خاردار اوسکے حرام ہیں حرام کیے گئے ہیں واسطے اللہ کے نقل کیا ہے ابوداؤد نے اور کہا محی السنہ نے وج ذکر کیا علما نے کہ تحقیق وہ ایک
جا ہے طرف طائف کی اور کہا خطابی نے بدلے انہا انہ ف واسطے اللہ کے یعنی بسبب حکم اللہ تعالی کے یا واسطے دشمنوں اوسکے کے یعنی غازیوں کے
اور کہا ہے علما نے کہ حرمت وج کی بطریق حمی کے ہے یعنی اوس میں سے ندر کرے اور شکار غازیوں کے گھوڑوں کے لیے حرام تھا اوس وقت پھر شکار کرنا اور کاٹنا
درخت وغیرہ کا مباح ہو گیا اور یہ کہ حرمت اوسکی بطریق حرم کے تھی اور اگر بطریق حرم کے تھی تو ایک وقت مخصوص میں تھی پھر منسوخ ہو گئی
اور کہا شافعی نے کہ نہ شکار کیا جاوے اوس میں اور نہ درخت اوسکا کاٹا جاوے لیکن ضمان یعنی بدلہ اوس میں نہیں ذکر کیا ہے ۔ ع ۔ ح
وعن ابن عمر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من استطاع ان يموت بالمدينة فليمت بها فاني اشفع
لمن يموت بها رواه احمد والترمذي وقال هذا حديث حسن صحيح غريب اسنادا اور روایت ہے ابن عمر سے کہا فرمایا
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ طاقت رکھے یہ کہ مرے مدینہ میں پس چاہیے کہ مرے مدینہ میں پس تحقیق میں شفاعت کرونگا واسطے اوس
شخص کے کہ مرے مدینہ میں نقل کیا ہے احمد اور ترمذی نے اور کہا یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے باعتبار سند کے ف اول جملہ حدیث کے معنی یہ ہیں
کہ جو کوئی کہ رہے مدینہ میں یہانتک کہ آوے اوسکو موت پس چاہیے کہ رہے وہاں یہانتک کہ مرے اوس میں کہ میں شفاعت اوسکی کرونگا اگر گنہگار
ہوگا گناہ بخشواونگا اور اگر نیک ہوگا تو درجہ اوسکا بلند کروا دونگا اور مراد شفاعت سے خاص شفاعت ہے کہ جیسے واسطے رہنے والوں کے لیے ہوگی جو
اور کسی کو نہیں ہونیکی والا شفاعت عام حضرت کی سب مسلمانوں کے لیے ہوگی پس افضل یہ ہے کہ جسکی عمر شرعی ہو یا کشف وغیرہ سے معلوم ہو کہ
موت قریب پہونچی تو وہ مدینہ منورہ میں جا رہے تا اس نعمت عظمی کو پہونچے کیا خوب دعا ہے حضرت عمر کی اللهم ارزقني شهادة في سبيلك واجعل
موتي ببلد رسولك یا الہی یہ دولت ہمسری زر و دلہ کو بھی نصیب کیجیو یا ارحم الراحمین ۔ ع **وعن ابي هريرة قال قال رسول الله**
صلى الله عليه وسلم آخر قرية من قرى الاسلام خرابا المدينة رواه الترمذي وقال هذا حديث حسن غريب
اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے آخر بستی بستیوں اسلام کی سے خراب ہونے میں مدینہ ہوگا نقل کی یہ ترمذی نے
اور کہا یہ حدیث حسن غریب ہے ف یعنی قریب قیامت کے سب شہر غیرہ ویران ہونگے اور مدینہ سب کے پیچھے ویران ہوگا یہ فضیلت حضرت کی
برکت سے مدینہ کو حاصل ہوئی ۔ ع **وعن جرير بن عبد الله عن النبي صلى الله عليه وسلم قال ان الله اوحى الي اي**
هؤلاء الثلثة نزلت فهي دار هجرتك المدينة او البحرين او قنسرين رواه الترمذي روایت ہے جریر سے کہ
نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا تحقیق اللہ تعالی نے وحی کی طرف میری کہ جونسی ان بستیوں میں سے اوترے گا تو یعنی ہجرت کرکے پس جاوے
پھر ہجرت تمہاری کا مدینہ یا بحرین یا قنسرین نقل کی یہ ترمذی نے ف بحرین ایک جزیرہ ہے دریای عمان میں اور قنسرین نام ہے ایک شہر کا
شام کے شہروں میں سے اور حاصل حدیث کا یہ ہے کہ اللہ تعالی نے مجھے اختیار دیا کہ ان تین جگہوں میں سے جہاں چاہو ہجرت کرو اور تاریخ مدینہ
میں لکھا ہے کہ پہلے ہجرت کے واسطے حضرت اختیار دیے گئے ان جگہوں مذکورہ کے پھر آخر کو مدینہ معین ہوا ۔

الفصل الثالث

فصل تیسری عَنْ اَبِیْ بَکْرَۃَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا یَدْخُلُ الْمَدِیْنَۃَ رُعْبُ الْمَسِیْحِ الدَّجَّالِ لَهَا یَوْمَئِذٍ سَبْعَةُ اَبْوَابٍ عَلٰی کُلِّ بَابٍ مَلَکَانِ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ روایت ہے ابی بکرہ سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا نہیں داخل ہوگا مدینہ میں خوف کانے دجال کا اور مدینہ کے اوس دن یعنی جس دن نکلے دجال کے سات دروازے ہونگے یعنی سات راہیں ہونگی ہر دروازے پر دو دو فرشتے ہونگے یعنی وہ آمین یا امین محافظت کے لیے نقل کی یہہ بخاری نے وَعَنْ اَنَسٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ بِالْمَدِیْنَةِ ضِعْفَیْ مَا جَعَلْتَ بِمَكَّةَ مِنَ الْبَرَکَةِ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ اور روایت ہے انس سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا کہ یا الٰہی کر دے مدینہ میں دو چند اوس چیز کی سے کہ کر دی ہے تو نے مکہ میں نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے ف یعنی مدینہ کی قوت میں بہ نسبت قوت مکہ کے دو چند برکت دے اور یہہ منافی نہیں ہے یہ ذکر کر افضل اوس ہے باعتبار زیادہ ہونے حسنات کے ۱۲ وَعَنْ رَجُلٍ مِّنْ اٰلِ الْخَطَّابِ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ زَارَنِیْ مُتَعَمِّدًا کَانَ فِیْ جِوَارِیْ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ وَمَنْ سَکَنَ الْمَدِیْنَةَ وَصَبَرَ عَلٰی بَلَائِهَا کُنْتُ لَهٗ شَهِیْدًا اَوْ شَفِیْعًا یَوْمَ الْقِیٰمَةِ وَمَنْ مَاتَ فِیْ اَحَدِ الْحَرَمَیْنِ بَعَثَهُ اللّٰهُ مِنَ الْاٰمِنِیْنَ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ اور روایت ہے ایک شخص سے کہ اولاد خطاب کے سے تھا نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا جس شخص نے زیارت کی میری قصد کر کے ہوگا بیچ ہمسائگی اور پناہ میری کے دن قیامت کے اور جو شخص کہ رہا مدینہ میں اور صبر کیا اوسکی سختیوں پر ہونگا میں واسطے اوسکے یعنی طاعت اوسکی کے گواہ اور شفاعت کرنے والا یعنی اوسکے گناہوں کے دن قیامت کے اور جو شخص کہ مرے گا بیچ ایک کے دونوں حرموں میں سے یعنی مکہ و مدینہ کے اوٹھاویگا اوسکو اللہ تعالیٰ امن والوں میں سے یعنی امن میں ہوگا خوف بڑے سے دن قیامت کے ف قصد کے یعنی خاص میری زیارت کے لیے آیا نہ طلب ثواب کے نہ واسطے تجارت اور سیر اور دکھاوے اور ہر مانند اسکے حاصل یہہ کہ کوئی غرض دنیوی نہ دینی تھی محض میری زیارت کے لیے آیا ۱۲ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ مَرْفُوْعًا مَنْ حَجَّ فَزَارَ قَبْرِیْ بَعْدَ مَوْتِیْ کَانَ کَمَنْ زَارَنِیْ فِیْ حَیَاتِیْ رَوَاهُمَا الْبَیْهَقِیُّ فِیْ شُعَبِ الْاِیْمَانِ اور روایت ہے ابن عمر سے بطریق مرفوع کے کہ جس شخص نے حج کیا پھر زیارت کی میری قبر کی پیچھے مرنے میری کے ہوگا مانند اوس شخص کے زیارت کی میری بیچ زندگی میری کے نقل کیں یہہ دونوں حدیثیں بیہقی نے شعب الایمان میں ف یعنی اس لیے کہ حضرت حیات النبی ہیں اور دلالت کرتی ہے یہہ حدیث اسپر کہ مناسب تر یہہ ہے کہ زیارت بعد حج کے کرے اور ایک اور روایت میں آیا ہے کہ فرمایا حضرت نے کہ جو کوئی زیارت کرے قبر شریف میری کی واجب لازم ہوتی ہے اوسکے لیے شفاعت میری اور ایک روایت میں آیا ہے کہ جسنے حج کیا بیت اللہ کا اور نہ زیارت کی میری پس تحقیق ظلم کیا مجھپر اور ایک اور روایت میں آیا ہے کہ جسنے قصد کیا طرف مکے یعنی حج کے لیے پھر قصد کیا میری زیارت کا اور مشرف ہونے کا میری مسجد میں تو اوسکے لیے دو حج ہیں یعنی مقبول لکھی جاتی ہیں ۱۲ جذب القلوب وَعَنْ یَحْیَی بْنِ سَعِیْدٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ جَالِسًا وَقَبْرٌ یُحْفَرُ بِالْمَدِیْنَةِ فَاطَّلَعَ رَجُلٌ فِی الْقَبْرِ فَقَالَ بِئْسَ مَضْجَعُ الْمُؤْمِنِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِئْسَمَا قُلْتَ قَالَ الرَّجُلُ اِنِّیْ لَمْ اُرِدْ هٰذَا اِنَّمَا اَرَدْتُ الْقَتْلَ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا مِثْلَ الْقَتْلِ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ مَا عَلَی الْاَرْضِ بُقْعَةٌ اَحَبُّ اِلَیَّ اَنْ یَّکُوْنَ قَبْرِیْ بِهَا مِنْهَا ثَلٰثَ مَرَّاتٍ رَوَاهُ مَالِكٌ مُرْسَلًا روایت ہے یحییٰ بن سعید سے یہہ کہ تحقیق پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم تھے بیٹھے اور ایک قبر کھودی جاتی تھی مدینہ میں پس جھانکا ایک شخص نے قبر میں اور کہا بری خوابگاہ ہے مومن کی ہے یعنی یہہ قبر پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بری ہے وہ چیز کہ کہی تو نے کہا اوس شخص نے کہ تحقیق میں نے نہیں ارادہ کیا اسکا سوا اسکے نہیں ارادہ کیا ہے میں نے قتل فی سبیل اللہ کا پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نہیں ہے کوئی چیز مانند قتل فی سبیل اللہ کے نہیں ہے زمین پر کوئی جگہ کہ محبوب ہے نزدیک میرے یہہ کہ ہو قبر میری اوس میں مدینہ سے تین بار فرمائی حضرت نے یہہ بات روایت کی یہہ مالک نے بطریق ارسال کے ف یعنی وہ چیز

یعنی اس لیے کہ ایسا کہا تو نے قبر مومن کو باوجودیکہ قبر اسکی باغ ہے باغوں جنت کے سے اوس نے کہا کہ میرا ارادہ یہ نہیں کیا کہ قبر مطلق بری خوابگاہ ہے بلکہ
یہ ارادہ کیا تھا میں نے کہ شہید ہونا اللہ کی راہ میں بہتر ہے گھر میں مرنے سے حضرت نے اوسکی بات کو پسند فرمایا اور فرمایا کہ نہیں ہے کوئی چیز مانند شہید ہونیکے [illegible]
پھر ذکر کی فضیلت اوسکی کہ مرے اور دفن کیا جاوے مدینہ میں برابر ہے کہ شہید ہو یا غیر شہید ہو ساتھ اس عبارت کے کہ نہیں ہے زمین میں پر الخ وعن
ابن عباس قال عمر بن الخطاب سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم وهو بوادي العقيق يقول اتاني الليلة آت من ربي فقال صل في
هذا الوادي المبارك وقل عمرة في حجة وفي رواية وقل عمرة وحجة رواه البخاري وروایت ہے ابن عباس سے کہ کہا عمر بن خطاب نے سنا میں نے رسول اللہ صلے اللہ
علیہ وسلم سے اور وہ تھے بیچ وادی عقیق کے فرماتے آیا میرے پاس آج کی رات ایک آنیوالا پروردگار میرے کی طرف سے یعنی فرشتہ اور کہا نماز پڑھ اس جنگل
مبارک میں اور کہہ عمرہ حج میں اور ایک روایت میں ہے کہ کہہ عمرہ اور حج یعنی کہا اوس میں مانند عمرہ اور حج کے ہے نقل کی یہہ بخاری نے ف وادی عقیق
نام ایک جنگل کا ہے مدینہ کے جنگلوں میں سے اور کہہ عمرہ حج میں یعنی وہان کی نماز کو گن برابر عمرے کے کہ حج میں ہے مقصود بیان کرنا فضیلت نماز کا ہے
اوس جنگل میں کہ حکم عمرہ اور حج کا رکھتی ہے اور فضائل مدینہ منورہ کے سوائے فضائل مذکورہ کے اور بھی بہت منقول ہیں لکھا ہے علماء نے کہ حکیم مطلق
جل وعلی نے بیچ مٹی اور میووں اس شہر پاک کے شفا رکھی ہے اکثر حدیثوں میں آیا ہے کہ مدینہ کے غبار میں شفا ہے ہر بیماری سے اور بعضے طرق میں آیا ہے
کہ شفا ہے جذام اور برص سے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بعضے صحابہ کو حکم فرمایا کہ علاج تپ کا ساتھ اوس خاک پاک کے کریں اور مدینہ منورہ میں
صحابہ اور تابعین سے یہہ بات برابر چلی آتی ہے اور بیچ لیجانے اس مٹی کے واسطے دوا کے آثار وارد ہوئے ہیں اور اکثر علماء نے اس علاج کو تجربہ کیا ہے شیخ مجد الدین
فیروزآبادی فرماتے ہیں کہ میں نے خود اسکا تجربہ کیا ہے کہ میرا غلام برسوں تپ کاہل سے عارضہ تپ میں گرفتار تھا یہ مٹی تھوڑے سے پانی میں ڈالی اور اوس
غلام کو پلائی دوسرے دن صحت پائی اور میں نے بھی یعنی حضرت شیخ عبد الحق نے تجربہ اس معالجہ کا کیا جن ایام میں کہ میں وہان وارد تھا گرفتار ہوا ساتھ
عارضہ آماس قدموں کے کہ باتفاق طبیبوں کے اس سے خوف ہلاک کا ہے طلب شفا کے ساتھ اسی خاک پاک کے تھوڑے سے دنوں میں ساتھ بہت سہل کے
اس علت سے نجات پائی اور شفا الطلب کے فرمدینہ کے میوؤں سے صحیحین کی حدیث میں آئی ہے کہ جو کوئی سات کھجوریں عجوہ کہ ایک قسم ہے کھجور کی نہار منہ
کھاوے کوئی زہر اور کوئی سحر اسپر تاثیر نہیں کریگا اور بڑی بزرگی اس شہر کی یہہ ہے کہ حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو وصیت کی تھی اون
شہر شریف کے رہنیوالوں کی تعظیم وتکریم کرے کہ لائق ہے امت میری کو کہ محافظت کریں حرمت ہمسایوں میری کی اور بیچ رعایت حقوق اونکی کے قصور
نکریں اور جو کچھ اونسے صادر ہو مواخذہ نکریں اور حتی المقدور درگذر کریں جبتک کہ یہہ پرہیز کریں کبائر سے یعنی جبکہ کبیرہ کریں تو جو کچھ حکم شریعت ہو بیچ
حق اللہ کے اور حق بندوں کے قائم کریں جو کوئی حفاظت انکی حرمت کی کریگا روز قیامت میں اوسکا گواہ اور شفاعت کرنیوالا ہونگا اور جو کوئی
حق حرمت اہل مدینہ کا نگاہ نرکھیگا پلایا جاویگا طینۃ الخبال سے اور طینۃ الخبال ایک حوض ہے دوزخ میں کہ اوس میں پیپ لہو دوزخیوں کا جمع ہوتا ہے
اور آیا ہے کہ ایک روز حضرت نے اپنے دست مبارک اوٹھائے اور دعا کی کہ خداوندا جو کوئی ساتھ میرے اور ساتھ شہر والوں کے میرے برائی کا خیال کرے جلدی اسکو
ہلاک کر اور فرمایا حضرت نے جو کوئی اہل مدینہ کو ڈراوے گویا مجھے ڈرایا اور نسائی میں آیا ہے کہ جس نے ڈرایا اہل مدینہ کو از راہ ظلم کے ڈراویگا اوسکو اللہ
اور ہوگی اوسپر لعنت اللہ کی اور فرشتوں کی اور سب لوگوں کی اور اور روایت میں آیا ہے کہ کوئی عمل اوسکا نہیں مقبول نہ فرض اور نہ نفل
اور آداب جملہ نکو یہہ ہیں کہ جسقدر ہو وہان رہے اوسکو غنیمت جانے اور حتی الامکان حاضر مسجد شریف میں رہے اور اعتکاف اوس میں کرے اور خیرات
کرے اور تمام اوقات کو صرف نماز روزہ اور درود اور دعا و تلاوت کرے اور اگر مسجد میں ہو نظر حجرہ شریفہ سے نہ اوٹھاوے اور اگر باہر مسجد کے
ہو گنبد شریف پر نگاہ رکھے ساتھ ہیبت اور تعظیم اور خضوع اور خشوع کے کہ کلام اوسکا بیچ استحباب کے حکم نظر کرنیکا طرف کعبہ کے ہے اور نورانیت اور